بعون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان سبحانہ تعالی

اکسیر القلوب

ترجمہ

مفرح القلوب

مطبع منشی نولکشور میں بطبع معقول چھپا ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے کہ پروردگار عالموں کا ہے اور درود اور سلام نازل ہو جیو اوپر سردار رسولوں کے
اور اونکی سب آل اور اصحاب پر اور بعد حمد اور صلوٰۃ کی فقیر حقیر جانی محمد اکبر مشہور محمد ارزانی ظاہر کرتا ہے
اوپر عقل صداقت انتمای پڑھنے والوں اس اوراق کے اور ڈھونڈھنے والوں اس نسخہ کی کہ بعد تالیف کرنے
طب الاکبر اور حدود الامراض کے مقصود زیادہ سب غرضوں سے یہ امر ہوا کہ ایک کتاب بیچ ذکر کلیات کے اس طور پر
کہ حاوی قوانین اور ذخیرہ قواعد دلنشین کے ہو لکھوں لیکن فرصت نہ ملتی تہی اتفاقاً بعض دوست صادق الاخلاص
اور مخلص کثیر الاختصاص کہ نفع دیوے اونکو اللہ پاک اس نے قانونچہ محمد بن المحمود الچغمینی سے پڑھنے میں میرے پاس
مشغول تہے اور وہ نسخہ نہایت اختصار اور لطافت میں ہے اور بنظر آسانی حفظ مقدمات کلیہ کی اگر کہیں کہ وہ اوسکے
مقابلے میں قانون شیخ رئیس کا گویا ہی لائق ہے اور تہوڑی پارسی فارسی خوان سے کہ اوسکی سماعت سے بہی بہرہ ور تہے
درخواست شرح کی کی پس مجھکو شرح کرنا اوسکا ضرور ہوا اور سوچا پوشیدگی کا منہ آئینہ مطلب سے بقدر
اپنی امکان کے پھیلا اور دور کیا ہر چند دو نسخہ شرحیں بہت بہتر کہتا ہے لیکن جناب حکیم مطلق الیہ المرجع والمآب سے
امید یہ ہے کہ فائدہ اس شرح کا سب شرحوں سے عام زائد ہو و ما توفیقی الا باللہ اور چونکہ یہ شرح فوائد مرغوب
اور دلائل مطلوب پر شامل ہے مفرح القلوب نام اسکا رکہا گیا امید غایت سرا سر ہدایت قبولیت بخشی داور فرد سے ہے

یہ ہے کہ مؤلف ذرہ کی مانند بیقدر کو کمال اعتبار بخشیں عزیزون بزرگ قدر کی نظرون مین مقبول کرین اپنے احسان
اور کرم سے جان تو کہ اس رسالہ مین دو مقالے ہین **المقالۃ الاولی فی الامور الطبیعیۃ وہی تشتمل علی**
خمسۃ فصول مقالہ پہلا ثابت ہے بیچ امور طبیعیہ کے یعنے اون احکام کہ طرف طبیعت کی منسوب ہین اور تعریف
ان امور کی جمہور حکمائے یون کی ہے کہ وہ امور ایسے بنیادی ہین کہ وجود بدن کا اون پر موقوف ہے اور
قوام بدن کا اونہین سے ہے اور اگر اونمین سے ایک کا بھی عدم فرض کرین بدن کو ہرگز وجود نہو اور وہ امور سات ہین
ارکان امزجہ اخلاط اعضا ارواح قوی افعال وجہ نسبت ان امور کی طرف طبیعت کی یہ ہے کہ بعضے انمین سے
یعنے ارکان اور امزجہ اور اخلاط اور اعضا اور ارواح ذی طبیعت کی مادہ ہین اور بعضے یعنے امزجہ اور قوی
صورت ذی طبیعت کی ہین اس سبب سے کہ امزجہ صورت اولے ہین اور قوی صورت ثانوی اور بعضے یعنے افعال
غایت ذی طبیعت کی ہین اور یہ ہی وجہ نسبت کی ہوسکتی ہے کہ امور مذکورہ کو سوا افعال کے جس طرح سے کہ
اوپر لکھا گیا مادہ اور صورت خود طبیعت کی گنین اور چونکہ درمیان قوت اور فعل کے تعلق شدید ہے اطبانے افعال کو
امور طبیعیہ سے لاحق کیا ورنہ حقیقت مین افعال تعریف امور طبیعیہ سے خارج ہین کما لایخفی اور طبیعت بموجب
قول بقراط کی ایک قوت ہے کہ مدبر بدن آدمی کی ہے اوسکو شعور اور ارادہ نہین ہے اور مبدء حرکت اور سکون بدنی
اور بموجب قول افلاطون کے ایک قوت الہی ہے کہ اوپر مصالح بدن کے موکل ہے اور علامہ نے کہا کہ اصطلاح طب مین
طبیعت کو اوپر چار معنی کے اطلاق کرتے ہین ایک اوپر مزاج کے کہ بدن مین پایا جاتا ہے دوسرا اوپر ہیئت ترکیبی
بدن کے تیسرا اوپر قوت مدبرہ بدن کے چوتہا اوپر حرکت نفس کے اور علامہ قرشی سے حکایت کرتے ہین کہ طبیعت
وہ قوت ہے کہ اوسکی شان سے ہی حفظ کمالات اوس جز کی کہ طبیعت اوسمین پائی جاتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ طبیعت
مبدء اول بالذات ہے واسطے حرکت اور سکون اوس جسم کی کہ طبیعت اوس جسم مین ہے اور مراد مبدء سے وہ چیز ہے
کہ مسائل اور احکام اوس چیز پر موقوف ہون اور یہ مقالہ شامل ہے اوپر پانچ فصل کے **الفصل الاول**
فی الارکان مع الامزجۃ فصل پہلی ثابت ہے بیچ بیان ارکان اور امزجہ کے اما الارکان فہی اجسام بسیطۃ ہی
اجزاء اولیۃ لبدن الانسان وغیرہ اما ارکان پس جسم ہین بسیط کہ اجزاء اولے ہین بدن آدمی کے اور غیر آدمی کے
سوالیدہ ثلثہ سے یعنے حیوانات ونباتات ومعادن وہی التی لایمکن ان تنقسم الی اجسام مختلفۃ الصورۃ والطبائع اور وہ
ارکان اونہین سے ہین کہ انقسام اونکا طرف اجسام مختلفۃ الصورۃ والطبائع کے ممکن نہین ہے یعنے جو رکن ارکان سے ہے
کہ صورت اور طبیعت مخصوصہ رکھتا ہے جب تک وہ بسیط ہے اوسی صورت اور طبیعت مخصوصہ اپنی پر ہے

بیچ کوئی جزو کی اوسکے اجزا سی امتیاز اور اختلاف نہین ہے جانا چاہیے کہ لغت مین رکن جزو کو کہتے ہین
اولی ہو یا ثانوی جزو اولی مانند عناصر کے اور جزو ثانوی مانند اخلاط کے لیکن از روے اصطلاح کے رکن
مخصوص ہے جزو اول سی کہ اوسکو ارکان اور عناصر اور اسطقس اور اصل اور مادہ اور ہیولی کہتے ہین فائدہ جسم کو
اس اعتبار سے کہ وہ مرکب بالفعل کا جزو ہے رکن کہتے ہین اور اس اعتبار سے کہ انقلاب اور استحالہ ایک کا سا تھہ
دوسرے کی ہوتا ہے اصل کہتے ہین یعنی اجسام سے ہر ایک جسم گویا اصل ہے اپنی غیر کا اور اس اعتبار سے کہ شروع ترکیب کی
اس سے ہوتی ہے عنصر اور اس اعتبار سے کہ انتہا تحلیل کی اسی پر ہوتی ہے اسطقس کہتے ہین اور معنی اسطقس کے
لغت یونانی مین ما یتحلیل الیہ الشی ہے اور اس اعتبار سے کہ وہ صورت مطلق کو بدون تخصیص صورت معین کے قبول کرتا ہے ہیولی
اور اس اعتبار سے کہ وہ قابل صورت معین کو ہی مادہ کہتے ہین ایسا ہی لکھا ہے علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے
لیکن جسم ایک جوہر ہے کہ ابعاد ثلثہ کو قبول کرے یعنی طول اور عرض اور عمق کو اور وہ جسم مرکب ہے ہیولی اور صورت سے
اور بسیط کی کئی معنی ہین ایک وہ کہ جزو نہ رکھتا ہو مانند نقطہ اور وحدت کے دوسرا وہ کہ اجسام مختلفۃ الصور سے
مرکب نہو مانند ارکان اور کواکب اور افلاک کے تیسرا وہ کہ جزو محسوس اوسکا کل کے نام اور حد مین شریک ہو
مانند گوشت اور ہڈی وغیرہ کی اعضاے بسیطہ سے چوتہا وہ کہ قلیل الاجزا ہو نسبت دوسرے کی مانند عضلہ کے کہ اوسکو
باوجود مرکب ہونے کی بسیط کہتی ہین اس سبب سے کہ وہ بہ نسبت باقی اعضاے مرکبہ کے قلیل الاجزا ہے فائدہ ارکان کو کہ بسیط
کہتے ہین اس لحاظ سے کہ وہ جسم مختلف الصور والطبائع سے مرکب نہین ہے نہ اس لحاظ سے کہ وہ مطلق مرکب نہین ہین بلکہ
وہ مرکب ہین لیکن اشیای مختلف الحقائق سے اس سبب سے کہ ہر جسم بسیط مرکب ہے دو جوہر سے کہ وہ مختلفۃ الحقائق ہین یہ
ایک ہیولی اور دوسرا صورت جسمیہ اور اگر صورت نوعیہ کو بھی لحاظ کرین تین جوہر سے ترکیب ہوگی
اور صورت نوعیہ سوا صورت جسمیہ کے بھی کہ اختلاف خواص کا اوس سے متعلق ہے پس یہہ تعریف بسیط ہونے کے
خالی ہونا حقائق مختلفہ سے کچھ دخل نہین ہے اور اگر ایسا ہوتا کوئی جسم بسیط نہوتا اس لیے کہ ہر جسم بسیط بھی
دو جوہر سے ترکیب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور جو کوئی جسم اس سے خالی نہین پس خالی ہونیکو جسکا حقائق مختلفہ سے
دخل نہین ہے وہی اربعۃ النار وہی حارۃ یابسۃ والہواء وہی حار رطب والماء وہو بارد رطب والارض وہی
باردۃ یابسۃ اور ارکان چار ہین ایک رکن آگ ہے کہ گرم اور خشک ہے رکن دوسرا ہوا ہے کہ وہ گرم اور تر ہے رکن تیسرا
پانی کہ وہ سرد اور تر ہے رکن چوتہا زمین کہ وہ سرد اور خشک ہے اب جان تو کہ عناصر بعضے خفیف ہین اور بعضے ثقیل
اور ہر ایک خفیف اور ثقیل ہے مطلق ہے یا مضاف جو خفیف مطلق ہے وہ آگ ہے اسی سبب سے طالب غایت محیط کو

اور جانب محدب اوسکی جانب مقعر فلک قمر کو مماس ہے اور جو خفیف مضاف ہے ہوا ہے اسی سبب سے طالب جانب محیط کا ہے
اور محدب اوسکی مماس مقعر آگ ہے اور ہوا مین تین درجے ہین جیسا کہ کہا جاویگا اور جو ثقیل مطلق ہے زمین ہے
اسی سبب سے وہ طالب غایت مرکز کو ہے اور سب ارکان سے نیچے ہے اور ثقیل مضاف پانی ہے اسی سبب سے جہت مرکز کو
طالب ہے اور نیچے ہوا کی اور اوپر زمین کے واقع ہے اور ہر ایک عنصر کو ایک مکان ہے مخصوص کہا ہے وہ مکان باعتبار اوسکی
مقتضائے طبع کے ہے ورنہ نسبت امور قاسرہ کی ایک عنصر دوسرے عنصر کے مکان مین وارد ہو سکتا ہے کما لا یخفی
معنے خفیف کی یہ ہین کہ میل اوسکا بالطبع طرف محیط کے ہو اور ثقیل وہ ہے کہ بالطبع طرف مرکز کے مائل ہو اور محیط
مقعر فلک ہے اور مرکز نقطہ مفروضہ وسط زمین مین ہے کہ ہر جزو فلک کا بعد اوس نقطے سے برابر ہو **فائدہ**
ہر ایک عنصر مین دو کیفیت ہین جیسا کہ کہا گیا اور تخصیص عنصر کی ساتھہ دو کیفیت کی بحکم واہب العطیات کی ہے
کہ عقل اوسکی تعقل مین قاصر ہے اور حکما اسکو خواص صورت نوعیہ سے کہتے ہین یعنے ہر صورت نوعیہ کو اوسکے
خالق نے ایسی خاصیت دی ہے کہ وہ کیفیت اوسمین پیدا ہوئی لیکن حکما واسطے اثبات کیفیات کے عناصر مین محتاج
استدلال کے ہوے ہین نہ اختصاص کیفیات مین لیکن دلیل اوپر حرارت اوس آگ کی کہ اپنے مکان مین ہے
یہ ہے کہ جو آگ ہمارے پاس ہے گرمی اوسکی ظاہر اور محسوس ہے باوجود اسکی کہ یہ مرکب ہے نہ بسیط پس بسیط بطریق اولی گرم ہوگی
اس لیے کہ وہ خالص ہے یعنی کسی سے ملی نہین اور وہ اپنے مکان پر ہے اور اثر گرمی قوی کا جلانا اور خشک کرنا اور
پگھلانا ہے اور دلیل اوپر خشکی آگ کے دشوار ہے قبول کرنا اوسکا اشکال کو ہے اسی سبب سے کہ اگر آگ نہوتی مانند
پانی اور ہوا کی اشکال جیسے ہیلوا اور جو ہیلو وغیرہ آسانی سے قبول کرتی اور جو مخالف اسکی ہے اس سبب سے
کہ آگ سوا شکل صنوبری کی اور کوئی شکل سے متشکل نہین ہوتی اسی سبب سے تنور آگ سے بھرتا نہین ہے
گوشے اوسکی طرف سے خالی رہتا ہین اور دوسری دلیل یہ ہے کہ آگ اگر خشک نہو جاتی ہے کہ تر ہوتی واسطے کہ اگر اشکال کو
بسہولیت قبول کرے اوسکو تر کہتے ہین ورنہ خشک اور درمیان ان دونون کے کوئی واسطہ نہین ہے پس اگر آگ
رطب ہوتی لکڑی تر جلد زیادہ جلتی خشک لکڑی سے اس لیے کہ استحالہ عنصر کا طرف عنصر موافق کے اوسکی کیفیت کی آسانی
ہوتا ہے اور جو ایسا نہین ہے ویسا بھی نہین اگر کوئی کہے کہ تر لکڑی مین برودت اوسکی مانع سرعت استحالہ کی ہے
نہ رطوبت اوسکی ہم جواب دینگے کہ سوکھی لکڑی مین خشکی بھی چاہیے کہ مانع ہووے پس دونو لکڑی یعنے تر اور خشک
جلنے مین برابر ہوتی اور ایسا نہین ہے اور دلیل تیسری یہ ہے کہ آگ اگر سرد اور تر ہوتی گرمی بہت اوسمین نہوتی
اس سبب سے کہ رطوبت افراط حرارت کو مانع ہوتی ہے اور ایسا اگر نہوتا گرمی ہوا کی شدید معلوم ہوتی پس معلوم ہوا

کہ ہوا مین رطوبت مانع ہے افراط حرارت سے بخلاف آگ کی اور دلیل جو تھی یہ ہے کہ اگر آگ تر ہوتی جب سردی
اوسکو پہونچتی اور اوسکو سرد کرتی آگ پانی ہوجاتی اس سبب سے کہ استحالہ ایک عنصر کا دوسرے عنصر کے
کیفیت مین مناسب ہو آسانی سے ہوتا ہے لیکن حال یہ ہے کہ آگ جب سرد ہوتی ہے مٹی ہوجاتی ہے جیساکہ
صاعقہ مین دیکھا جاتا ہے اور صاعقہ ایک جسم ناری ہے کہ سرد ہوکر میل طرف زمین کی کرتی ہے پس ثابت ہوا
کہ آگ گرم اور خشک ہے اگر کوئی کہے کہ یہ آگ کہ یہان ہے قبول تفرق اور اتصال کو آسانی سے کرتی ہے
پابس کیونکر ہوئی ہم کہین گے کہ یہ امر ہمارے مقصد مین قدح نہین کرتا ہے اس سبب سے کہ شاید آگ خالص کہ اپنی مکان مین ہے
قبول نہ کرتی ہو تفرق اور اتصال کو بآسانی اور حال یہ ہے کہ یہ آگ مرکب ہو اسیے بھی شکل صنوبری اپنی بآسانی
نہین چھوڑتی ہے اور شاید بیچ اثبات ذات خشکی کے عدم قبول اشکال بسہولت کافی ہو اور عدم تفرق و اتصال
اجزا اسکا آسانی سے دلیل شدت یبوست کی ہو اور مقرر ہے کہ جسکی آگ کی ارض کی خشکی سے کمتر ہے پس ثابت ہوا
کہ آگ گرم اور خشک ہے جاننا چاہیے کہ آگ بتبعیت فلک کے کہ دائم الحرکت ہے ہمیشہ حرکت کرتی ہے لیکن دلیل اوپر گرم ہونے
ہوا کی یہ ہے کہ ہوا اگر سرد ہوتی ثقالت اور کثافت اوسمین پائی جاتی اس سبب سے کہ برودت علت اون دونون کی
اور حال یہ ہے کہ ہوا ہلکی ہے اور لطیف اور محلل اور مجفف پانی کی اور مفروش اوپر ہے اور یہ صفات حرارت کو لازم ہین
نہایت کار یہ ہے کہ گرمی اوسکی بسبب رطوبت کی شدید نہین ہے اور دلیل دوسری یہ ہے کہ پانی جب زیادہ گرم ہوتا ہے
ہوا ہوجاتا ہے باوجود اسکے کہ دونو رطوبت مین شریک ہین اس سے معلوم ہوا کہ درمیان اون دونو کی مخالفت
نہ تھی مگر حرارت مین پس جب حرارت پانی مین اثر کی اور برودت اوسکی دور ہوئی صورت نوعیہ پانی کی بدل کر
صورت نوعیہ ہوا کی اوسکی قائم ہوا باوجود گرمی ہوا کے سرد محسوس ہوتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ یہ ہوا مرکب ہے
اجزا سے بارده پانی اور ارضی سے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہوا اگرچہ گرم ہے لیکن بہ نسبت ہمارے بدنون کے سرد ہے
جیسا پانی نیمگرم بہ نسبت گرم پانی کے سرد معلوم ہوتا ہے لہذا ہوا جب چلتی ہے زیادہ سرد معلوم ہوتی ہے بسبب
تبدیل اجزای ہوا کے یعنے جو اجزا ہوا کی کہ بدن سے ملی ہین بسبب ملنے کی تھوڑی دیر مین بدن کی گرمی سے گرم ہوجاتی ہین
جب ہوا چلی وہ اجزا گرم شدہ علیحدہ ہوئی اوسکی جگہہ اور اجزا ہوا کی بدن سے ملی بہ نسبت اون اجزا کے سرد ہین لیکن
دلیل اوپر رطوبت ہوا کی بآسانی قبول کرنا اشکال کا ہے اور رطوبت ہوا کی زیادہ ہے رطوبت پانی سے اس سبب سے
ہوا مین کچھہ ممانعت نہین ہے یعنے حرکت جسم کی اوسمین نہایت آسانی سے بدون مانع کے ہوتی ہے بخلاف
پانی کے اور ہوا کے چار درجہ مین ایک درجہ کہ پاس مقعر نار کا ہے وہ اوپر اپنی طبع کے ہے یعنے گرم اور تر اس سبب سے

کرہ لبسیط ہے اور انتہا اس طبقے کے نیچے کی جانب وہان تک ہے کہ جہان تک دخان صعود کرتا ہے اور بعد
اس کے لبسیط کی درجہ ہوائے دخانی کا ہے اور طبیعت اس طبقے کی گرم اور خشک ہے بسبب ملنے دخان کے اور جاننا چاہیے
نہایت درجہ تصاعد اکثر دخان کا پہلے درجہ تک ہے اور کبھی بعض دخان قوی الحرارۃ اور شدید النار یتہ
اس طبقے سے تجاوز کرکے اور طبقہ لبسیط کو بھی قطع کرکے نار مین لاحق ہوتا ہے لیکن وہان ٹھہر نہین سکتا ہے
بمجرد پہونچنے کے کرہ نار تک بسبب صدمہ حرکت دوریہ نار کے پھر لوٹتا ہے اور طبقہ زمہریر سے بھی نیچے آتا ہے
اور سبب تولید ریاح کا ہوتا ہے جیسا بحث ریاح مین بعد ذکر اقالیم کے آویگا اور بعد درجہ دخانی کے درجہ
ہوائے بخاری کا ہے اور نہایت صعود بخار کا یہان تک ہے اور یہ درجہ شدید البرودۃ اور مسمی بہ زمہریر ہے اور پیدائش
بدلی اور اولی کی یہان ہے اور وجہ برودت اس درجے کی علاوہ انجرہ باردہ اور ارضی کا ہے اور اگرچہ حرارت سبب
تصعید انجرہ کی ہے لیکن جبتک بخار اس درجے تک پہونچتا ہے وہ حرارت قاسرہ زائل ہوجاتی ہے اور بخار مرتفع
اپنی اصل پر رجوع کرکے ہوا کو سرد کرتا ہے اور جو حرارت انعکاسی آفتاب کی اس درجے تک نہین پہونچتی
اور انجرہ ہمیشہ صعود کرتے ہین بالضرورت اس درجے مین لازم ہوتی ہے اور اسی درجے سے انجرہ باردہ ہبوط یعنی نزول
کرکے ہوائے ماتحت اپنی مین ملکر ہوا کو سرد کرتے ہین لہذا ہوائے متغیم مین گرمی محسوس ہوتی ہے بسبب منع کرنے
بدلی کے نزول انجرۂ باردہ کو فائدہ اگر کوئی کہے کہ بخار نسبت دخان کے ہلکا ہے پس وجہ اوپر ہونے طبقہ دخانی کے
کیا ہے ہم کہینگے اگرچہ دخان بہ نسبت بخار کے ثقیل ہے لیکن اجزائے ارضی دخان کے بسبب یبوست ذاتی کی اجزاء متصعدہ ناری کو
روکتے ہین اور محافظت کرتے ہین بخلاف بخار کے کہ اجزائے مائی اوسکے بسبب رطوبت کی اجزائے ناری متصعد کو
روک نہین سکتی پس دخان بسبب باقی رہنے فاعل کے زیادہ صعود کرتا ہے اور طبقہ چوتھا طبقہ زمہریر سے سطح پانی
اور زمین تک ہے اور احوال اوسکا باعتبار حرارت انعکاسی اور بخار نزول کرنے والیکی حرارت اور برودت مین
مختلف ہے جیسا دیکھا جاتا ہے بیچ رات اور دن کی اور جاڑے اور گرمی مین اور ہوائے صاف اور ہوا بدلی والی کی
اور قوی زیادہ اسباب سخونت اس ہوا کی حرارت انعکاسی آفتاب کی ہے لہذا جس قدر زمین سے ہم دیر جاوین
اور حال یہ کہ آفتاب سر پر قریب ہوتا ہے سردی زیادہ محسوس ہوگی اس سبب سے اونچے مواضع مین گرمی کم محسوس ہوتی ہے
مانند پہاڑون کے بسبب کی پہونچنے حرارت انعکاسی کے طرف اون مواضع کی اور چاہیے کہ واسطے انعکاس حرارت شمس
وغیرہ کی ہونا جسم کثیف کا شرط ہے اس سبب سے کہ انعکاس بدون ممانعت نفوذ نور کے نہین ہوسکتا ہی پس ان
ارکان سے قابل انعکاس کا سوائے پانی اور ارض کے اور کوئی نہین ہین اس لیے کہ یہ دونو کثیف ہین اور جو زمین

ہوائے متغیم یعنی ہوا ابر والی ۱۲

زیادہ کثیف ہے انعکاس کو زیادہ قابل ہے اسی سبب سے بسبب حرارت آفتاب کے جسقدر زمین گرم ہوتی ہے پانی
نہیں گرم ہوتا اگرچہ پانی وہاں ہو جہاں زمین ہے اور پانی اور زمین باوجود اسکے کہ سرد ہیں لیکن بسبب اثر
حرارت انعکاسی کے سردی انکی جیسی چاہیے ظاہر نہیں ہوتی لہذا اگر پانی کو اوسکی جگہہ سے اوٹھا کر ہوا میں لٹکا دیں
سرد زیادہ معلوم ہوتا ہے نسبت اوسکی کہ پہلی تھا بسبب زائل ہونے سبب گرمی کے اور میل کرنے پانی کی طرف اپنی طبیعت کے
اور جو مسافت کہ حرارت انعکاسی وہان تک پہونچتی ہے سترہ فرسخ ہے زمین سے اوپر کی جانب اور بعضے کہتے ہیں کہ
طبقہ دخانی مماس کرہ نار کا ہے اور طبقہ مذکورہ شہور ہے مسافت میں منقطع ہوا ہے اور رقیق ہے اور نیچے اوسکی
طبقہ بسیط ہے اور نیچے اوسکی طبقہ بخاری ہے یعنی زمہریر ہے اور نیچے اوسکے طبقہ انعکاسیہ اور بعض لوگ ہوا کو تین طبقے
کہتے ہیں اور طبقہ دخانی کو کرہ نار سے گنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ دو طبقے ہے ایک بسیط دوسرا نیچے اوسکے کہ
مرکب ہے اوخنہ مرتفعہ سے ہے نیارک اور شہب وہان پیدا ہوتی ہیں واللہ اعلم لیکن دلیل اوپر برودت پانی کے کثافت
اوسکی جرم کی ہے اور رقافت کرنا سرکا حس لامسہ سے اور برودت اوسکی نہایت شدید ہے اس سبب سے کہ کوئی اور عنصر
اوس سے سرد زیادہ محسوس نہیں ہوتا ہے اور دلیل اوسکی رطوبت پر سہولت قبول انشکال کی ہے اور پوشیدہ نرہے کہ
پانی بالطبع جامد یعنے بستہ ہے لیکن اوس سبب سے کہ اوسکو پہونچتا ہے مانند حرارت آفتاب کی جمود دور ہو کر قبول تفرق
واتصال اور تشکل بانشکال آسانی سے ہوتا ہے اسی سبب سے پانی کو رطب کہتے ہیں لیے جیسا کہ رطب وہی جسم کو کہتے ہیں
کہ قابل اتصال اور انفصال اور تشکل کا ہو آسانی سے بالطبع اسیطرح اوس جسم کو کہتے ہیں کہ اگرچہ بالطبع جامد ہو
لیکن اوس سبب سے قابل سہولت اتصال اور انفصال اور تشکل ہوتا ہو ہوا پہلی قسم سے ہے اور پانی دوسری قسم سے شیخ رئیس نے
یون ہی کہا ہے بیچ کتاب شفا کے اور ظاہر ہے کہ پانی اگر بالطبع بستہ ہوتا وقت دور ہونے قاسر کے کہ جمود کو منع کرتا ہے
پانی بستہ ہوتا اور بستہ ہونا پانی کا کرہ زمہریر میں اور وقت جاڑے کی اور شہرون کثیر البرودت میں اس قول کو
تائید کرتا ہے اور ثابت ہوا ہے کہ برودت پانی کی اقوی ہے برودت عناصر باقیہ سے اور پانی سرد ہوا کا ہے پس کثافت
پانی کا کہ برودت علت کثافت کی ہے اور عنصر سبب سرد ہونے پانی کا بالقسر نہیں ہوسکتا ہے اور یہ
کثافت نہیں ہے مگر بسبب میل کرنے پانی کے اور طبیعت اپنی کی پس ثابت ہوئی یہ بات کہ پانی بالطبع جامد ہے
نہ سائل اور یہ ایسا دقیقہ لازم المعرفت ہے کہ بیان اوسکا ضرور ہے اور جمودت بالطبع پانی کی کہ بیان کی گئی
اس سے ضرورت اوسکی لازم نہیں آتی اس سبب سے کہ پانی وہ ہے کہ ہرگز اور کوئی وجہ سے قبول اتصال اور
انفصال اور تفرق اور تشکل کا آسانی سے نہ کر سکے جب تک کہ وہ بسیط ہے اور پانی بسبب تھوڑی

گرمی کے سہل القبول ہوتا ہے پس رطب ہوگا نہ یابس اور پانی طبعی شیرین ہے شوریت کہ دریاے شور کی پانی مین
محسوس ہوتی ہے بسبب ملنے اجزاء ارضی کی ہے شیرینی پانی مینہ کی اور شیرینی بخار پانی شور کی کہ حکمت عملی سے کرتے ہین
اس بات کی تائید کرتی ہے کہ جو بخار پانی کا اجزاے کثیفہ ارضی سے جدا ہوتا ہے اپنی طبیعت اور صرفہ اصلی پر رجوع
اور حکمت بیچ شور ہونے پانی دریاے شور کے یہ ہے کہ تو مزاج اوسکا گرم اور خشک اور عفونت سے دور ہو اور ایسا اگر نہو
تمام عالم مین وباے عام لازم ہوتی اس سبب سے کہ رطوبت جسم کثیف کی مادہ عفونت کی ہے فائدہ تقاضا طبعی
پانی کا یہ تھا کہ اوپر سب اجزاے زمین کے محیط ہوتا اور حائل ہوتا درمیان ہوا اور زمین کے لیکن جو کھلی ہونا
بعض زمین کا واسطے ظہور مرکبات کے درکار تھا خالق الخلق نے ایک حیلہ کیا تو پانی بعضے اجزای زمین مین آگیا
اور زمین ایکطرف سے کھل گئی اور حیلہ یہ تھا کہ اوسنے کواکب کو تاثیر بخشی کہ وہ اپنی قوتون سے بعضے عناصر کو
گرم کرتے ہین اور اس سبب سے عنصر تبخر یا تدحض ہوتی ہین پس جسوقت بعضے اجزاے زمین کی گرم ہو اور بخار
اور اجزے بنکر صعود کر گئے اوسقدر اجزا زمین کی خالی اور کاواک رہے اس سبب سے کہ زمین سیال نہین ہے
تو جبر نقصان کرسکے اور جو پانی طالب جہت مرکز کا ہے بالطبع اون خالی جگہون مین آتا ہے اور زمین جاے ہوا کی
ہوتی ہے واسطے ظہور موالید ثلثہ کی اور تخصیص کشف تھوڑی زمین کی جملہ صنعتین پیدا کرنے والی زمین اور
آسمانون سے ہی اور کرہ زمین کا جو مختلف الاجزا ہے بلندی اور پستی مین ہو سکتا ہے کہ رفت گھسنے پانی کے
زمین مین جو اونچی ہے ظاہر ہوا اسواسطے کہ پانی متساوی البعد ہے مرکز سے نزدیک پست ہونا اوسکی بعض جزو کے
بسبب گھسنے کی زمین مین پستی کل پانی مین واقع ہوتی ہے مثلاً ہم اگر کلوخ سوکھا ناہموار کو درمیان پانی
قلیل تعداد کے کہ کلوخ کچھ ہر طرف سے محیط نہو سکے رکھین پانی اس کلوخ مین تداخل کریگا پس جا جا کلوخ کو اونچی ہین
مکشوف رہینگے اور گمان نہو کہ پانی سب اجزاے زمین مین نفوذ کرتا ہے اسواسطے پانی طالب غایت مرکز کا رہتا ہے
اور تاثیر کواکب کی قریب مرکز کو نہین پہونچتی تو بسبب تدحض کے بنظر ضرورت خلا کے نفوذ پانی کا لازم آتا اور
جو استحالہ ایک عنصر کا ساتھہ دوسرے عنصر کبھی تاثیرات کواکب سے ہین کہ اونین سپرد کی گئی ہین کوئی عنصر مین
نقصان واقع نہین ہوتا ہے تبخر اور تدحض سے اس لیے کہ بدل اسکا دوسرے عنصر سے آجاتا ہے پانی کہ زمین کو گڑہے مین
آتا ہے آہستہ آہستہ زمین ہو جاتا ہے اور پھر جو اجزاے زمین مین بسبب تدحض کے سوراخ پڑتا ہے اور پانی وہان آکر
زمین ہو جاتا ہے اسیطرح استحالات عناصر مین بقاے عالم تک باقی رہینگی لیکن دلیل پر بودن زمین کی گول
اوسکی ہے اسی سبب سے زمین سب عنصرون کی وسط مین واقع ہوئی اسواسطے کہ سب جگہون مین بیچ جگہہ رہے

کہ آسمان سے دور ہوا اور دور زیادہ جگہون مین دائرہ آسمان سے مرکز ہے پس جو ثقیل بالطبع ہے چاہیے کہ
اپنے مرکز کی طرف رجوع کرے اسواسطے کہ نسبت مرکز کی طرف جمیع اجزاء دائرہ اور کرہ کے برابر ہے
اور جب یہ بات ثابت ہوئی پھر بیان وجہ ہونی زمین کے وسط مین کچھ حاجت نہ رہی اور جو بعضے لوگ اسکی بیان مین
کہتے ہین کہ قوت دافعہ آسمان کی ہر طرف سے زمین کو دفع کرتی ہے یا قوت جاذبہ اسکی ہر طرف سے جذب
کرتی ہے اس سبب سے زمین وسط مین واقع ہوئی خوب نہین ہے اس سبب کہ اس سے لازم آتا ہے کہ زمین
وسط مین بالطبع واقع نہین ہے بلکہ بالقسر اور جو یہ خلاف مفروض ہے لیکن دلیل ویر یبوست زمین کے عسیر قبول کے
تفرق اور انفصال اور تشکل کو جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ خشکی زمین کی حس لامسہ سے مدرک
نہین ہوتی اسیطرح رطوبت پانی کی اسواسطے کہ یبوست اور رطوبت کیفیات انفعالیہ سے ہین اور واسطے
احساس کے لمس سے فعل محسوس سے اور انفعال حاسہ سے لازم ہے اسیلیے کہ احساس نام قبول کرنے اثر کا ہے
محسوس مین حاس سے لیکن ارتصاص اور درشتی کہ لامس تحت وبالی شے کا پاتا ہے نہ اس سبب کہ یبس کو
محسوس کرتا ہے بلکہ اس سبب سے کہ جو شی بالیبس عاسر ہے غمز کو قبول نہین کرتی پس عقل حکم کرتی ہے کہ یہ شی یابس ہے
اسیطرح رطوبت پانی کی بھی لمس سے مدرک نہین ہوتی اور آلدونت کہ اوسکے لمس سے معلوم ہوتی ہے بسبب لطافت اور اسکی
قوام کے ہے کہ جو جرم اوسکا بسبب برودت کے محسوس ہوتا ہے اور قبول کرتا ہے وارد ہونے ہر ایک چیز کو ایسی میں
آسانی سے عقل حکم کرتی ہے اس امر پر کہ وہ رطب ہے بخلاف حرارت اور برودت کی کہ کیفیات فاعلیہ لذاتہا ہین
اور قوت لمس سے محسوس ہوتی ہین فائدہ ضروریہ جو کچھ کہ کہا گیا ہے ہونا زمین کا وسط مین اور کروی ہونا
افلاک اور عناصر کا موافق تجویز عقل حکماء کی ہے لیکن شرع شریف سے خلاف اسکے ظاہر ہوتا ہے اور جو شرع میں ہے
وہ حق ہے اسواسطے کہ قول حکما کا از روے استدلال کے ہی اور استدلال کو استقلال نہین ہے مولوی روم علیہ الرحمہ
فرماتی ہین بیت پاے استدلالیان چوبین بود پاے چوبین سخت بی تمکین بود انتباہ نفع ارکا
موجودات مین تلطیف اور نضج اور تنفیذ ہوا کا ہے جسمون مین اور توڑنا سردی زمین اور پانی کا ہے
اور فائدہ ہوا کا تخلخل اور کشادگی اجسام کا اور سوا اسکے اور فائدہ پانی کا یہ ہے کہ اور ارکان اوسکی سبب سے
ہیئت کو قبول کرتے ہین اور فائدہ زمین کا وہ ہے کہ ہر ایک چیز اوسکے سبب سے مضبوط ہوتی ہے اور ہیئت
رکی رہتی ہے واما الامزجہ فنقول ان الارکان اذا صغرت اجزاؤہا و تماست لیکن مزاج اسلیے پس ہم کہتے ہین
کہ اجزاے ارکان کے جسوقت خورد اور چھوٹے ہون اور ایک جزو دوسرے سے مس کرے فعل بعضہا فی بعض

لقوا بالمتضادۃ اثر کرتی ہین بعضی اون سے بیچ بعضے کے اپنی قوتین متضادہ سے وکسر کل واحد منہا سورۃ کیفیۃ الاخر
اور توڑتے ہین ہر ایک ارکان سے غلبہ اور تیزی کیفیت دوسری کی فاذا انتہے الفعل والانفعال منہا الی حد ما
جسوقت منتہی ہوتی ہین تاثیر اور تاثر ارکان کی طرف ایک حد کے حدث لذلک المرکب کیفیۃ متشابہۃ فی اجزائہ سمے المزاج
حاصل ہوتی ہے اس مرکب کو ایک کیفیت متشابہ اور برابر اوسکے اجزا مین اور وہ مزاج ہے یعنے وہ کیفیت حاصلہ
مسمے بمزاج ہے اور جان تو کہ قسم دوسری امور طبیعیہ کہ مزاج ہے وہ مصدر ہے مانند ممازجت کی کہ ارکان و مجاز کے اوپر
کیفیت ممتزجہ محصولہ کہی جاتی ہین اس سبب سے کہ مزاج یعنے ملنا سبب حاصل ہونے کیفیت کا ہے اور اس سبب سے کہ
پیدا ہونا مزاج کا موقوف ہے اوپر ملنے عناصر کے اور ملنا موقوف ہے اوپر فعل اور انفعال ہر ایک کے اور عناصر اجسام ہین
اور ہر جسم کو مادہ اور صورت لازم ہے اور کیفیت اوسکو عارض ہے اور نسبت مادہ کی جسم کو وجود بالقوہ ہی اور بسبب
صورت کی وجود بالفعل ہیں اختلاف کیا ہے علما نے اس امر مین کہ ان تینون سے فعل اور انفعال کس کی طرف منسوب ہے
جیسا کہ شرح جامع قول مین کہا جاتا ہے قول پہلا یہ ہے کہ ہر ایک کیفیت کیفیات اربعہ سے اپنی ضد مین فعل کرتی ہے
اور منفعل ہوتی ہے وہ ضد اوس سے مثلاً حرارت برودت مین اثر کرتی ہے اور برودت حرارت مین اور رطوبت
یبوست مین اثر کرتی ہے اور یبوست رطوبت مین اور مشہور نزدیک اطبا کی یہی ہے اور جو اوپر مذکور ہو چکا کہ
رطوبت اور یبوست کیفیات انفعالی ہین اور یہاں فعل طرف اون کے منسوب اس سبب سے کہ رطوبت یبوست مین
اور یبوست رطوبت مین اثر کرتی ہے پس درمیان دونون قول کے تخالف واقع ہوا اطبا نے واسطے دفع اس تخالف کے
دو وجہ کہا ہے ایک وہ کہ مراد انکی انفعالی ہونے سے یہ ہے کہ یہ حرارت اور برودت مین فعل نہین کرتی ہین نہ یہ
کہ اپنی ضد مین فعل نہ کرتی ہون مثلاً یبوست کہ ضد رطوبت کی ہے آپس مین فعل اور انفعال کرتے ہین لیکن
حرارت اور برودت مین فعل نہین کرتی ان سے منفعل البتہ ہوتی ہین بخلاف حرارت اور برودت کے کہ آپس مین فعل
اور انفعال رکھتے ہین اور بہی رطوبت اور یبوست مین فعل کرتی ہین پس جانب انفعال کی رطوبت اور یبوست
مین عام واقع ہوئی اور جانب فعل کی خاص اس سبب سے کیفیت انفعالی مشہور ہوئین دوسری وجہ یہ کہ اگرچہ
رطوبت اور یبوست سے فعل اپنی ضد مین اور بہی غیر ضد مین متحقق ہے لیکن فعل بواسطہ حرارت اور برودت کے
ظاہر زیادہ ہے اور انفعال بواسطہ رطوبت اور یبوست کی پس بسبب کثرت ظہور فعل کے حرارت اور برودت مین
اور بسبب کثرت ظہور انفعال کے رطوبت اور یبوست ہین اونکو فاعلی اور انکو انفعالی کہتے ہین ورنہ
فی الحقیقت ہر ایک کیفیات اربعہ سے فاعل ہین اور بہی منفعل اور یہ کلام موافق اونکی مذہب کے ہی جو قائل ہیں

اس قول کی ہین توجیہ ابطال اس قول کے امام رازی سے روایت کی ہے کہ قول دو چیز سے خالی نہین ہے
یا انکسار کوئی کیفیت اوسکی ضد سے مقدم ہے اور انکسار اوسکی ضد کی سو یہ محال ہے اس سبب سے کہ جو چیز قبل
انکسار کے کسر نکر سکے اور حال یہ کہ وہ قبل شکستہ ہونیکے قوی تھی بعد انکسار کیونکر کاسر ہو سکتی ہے اور اسلیے
اپنے کاسر کی تیزی کہ کسر اور انکسار ہر ایک سے معاً ظاہر ہو بدون سبقت کے سو یہ بھی محال ہے اس سبب سے کہ کسر غالبیت کو
چاہتا ہے اور انکسار مغلوبیت کو اور ہونا ایک چیز کا غالب بھی ہو اور مغلوب بھی ایکوقت مین ایک جہت سے
ممکن نہین ہے اور صاحب نفیسی نے اسکے دفع مین کہا ہے کہ ذات کیفیت کی فاعل ہے بدون لحاظ تیزی کے اور
تیزی کیفیت کی منفعل ہے اور ظاہر ہے کہ جو فعل اور انفعال اور اعتبار مختلف سے ہون کچھ قباحت نہین ہے
فعل اور انفعال معاً ہو یا مقدم اور موخر لیکن تیزی اور غلبہ کیفیت کو مغائر ذات کیفیت کی سمجھنا
اس حیثیت سے کہ اسناد فعل کیطرف ذات کیفیت کی اور اسناد انفعال کی بالاستقلال طرف تیزی اور
غلبہ کیفیت کی کرین غوض تام چاہتا ہے تو اوپر اوسکے پوشیدگی کے جز ہو قول دوسرا یہ کہ فعل صورت کا
بتوسط کیفیت کے ہے اور مادہ منفعل اور یہ مذہب حکما کا ہے اور اسکی تحقیق مین کہا ہے کہ جسم مین تین چیزین ہین
صورت اور مادہ اور کیفیت صورت بالذات فاعل ہے اپنے مادے مین اور مادہ منفعل ہے اور نتیجہ انکے فعل اور
انفعال کا پیدا ہونا کوئی کیفیت کا ہے کیفیات سے بیچ جسم کے اسی سبب سے کوئی جسم بدون کیفیت کے نہین ہے پس مادہ
کہ بالذات لیاقت انفعال کی رکھتا ہے فاعل نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ منفعل فاعل نہین ہوتا لیکن کیفیت
دو حال سے خالی نہین ہے یا حلول کیفیت کا جسم مین بسبب صورت کے ہے یعنے صورت مبدا اوس کیفیت کی ہے
جیسے حرارت واسطے آگ کی اور برودت واسطے پانی یا بسبب مادہ کے ہے یعنے کیفیت مادہ سے علاقہ رکھتی ہے جیسے
رطوبت واسطے پانی کے اور یبوست واسطے زمین کے پس جو کیفیت کہ صورت سے علاقہ رکھتی ہے جب صورت فاعل
ہوگی وہ کیفیت بھی فاعل ہوگی اور جو کیفیت مادہ سے علاقہ رکھتی ہے جب مادہ منفعل ہوگا وہ کیفیت بھی منفعل ہوگی
اسی سبب سے حرارت اور برودت کو کیفیات فاعلی کہتے ہین اور رطوبت اور یبوست کو کیفیات منفعلی اور یہ کیفیتین انکی
باعث تمام ہونے فعل اور انفعال مذکور کی نہین ہو سکتین اوس سبب سے کہ امام مذکور نے ابطال پہلے قول مین
کہا ہے لیکن تیزی اور غلبہ کیفیات کی منکسر ہوتی ہے پس وجود کاسر کا لازم ہوا اور جو مغایرت درمیان کاسر اور
منکسر کے شرط ہے اور جسم مین کوئی چیز واسطے کاسر ہونے کے نہ رہی مگر صورت پس بالضرورت واجب ہوا
کہ فعل کو طرف صورت کی ہم نسبت کرین اور اس سبب سے کہ اثر صورت کا بیچ دوسرے مادہ کے بالذات نہین پہنچ سکتا ہے

اوس کیفیت کو کہ صورت سے علاقہ رکھتی ہے واسطہ کرین ہم پس تحقیق ہوا کہ صورت ایک عنصر کی وہ عنصر
دوسرے کو مستحیل کرتی ہے طرف اپنی کیفیت کی اور تیزی کیفیت اوس عنصر کی شکستہ ہوتی ہے اور اس سبب سے
کہ یہہ کلام بعض علماے عظام کی مانند شیخ رئیس وغیرہ کی اسناد فعل اور انفعال کیطرف کیفیات کی واقع ہے
قائل دوسرے قول کے اس کلام کی تاویل اسطرح کرتے ہین کہ مراد تفاعل کیفیات سے تفاعل مبادی کیفیات کا ہے
لیکن جو نزدیک اطبا کی مبادی کیفیات کی کہ عبارت صور اور مواد ہین بحس ظاہر محسوس نہین ہوتی اور تعریف
شی مجہول سے غیر ممکن ہے منفاعل کو طرف کیفیات کے کہ محسوس ور ظاہر ہین منسوب کیا ورنہ حقیقت مین مقصود تفاعل
مبادی کیفیات کا ہے جان تو کہ مائیت صورت پانی کی اور ناریت صورت آگ کی ہے لیکن سردی پانی کی اور رطوبت
اوسکی اور حرارت اور یبوست آگ کی اعراض ہین کہ لاحق ہوتی ہین جسم پانی اور آگ کو اور مسمی کیفیت ہین اور
اس قول دوسرے پر کہ مذہب حکماے کا لوگون نے دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ جو ثابت ہوا کہ صورت یہہ غیر اپنے
مادی کے فعل نہین کرتی مگر متوسط کیفیت کی اور مادہ منفعل نہین ہوتا ہے مگر اوسی کیفیت مین کہ اوس مین ہے
پس اس صورت مین لازم آیا کہ اسناد فعل اور انفعال کیطرف کیفیت کی ہوا اور یہ خلاف فرض کے ہی اور
اس اعتراض کے دفع مین لوگون نے کہا ہے کہ کیفیت فاعل ہے باعتبار صورت کی اور منفعل ہے باعتبار مادے کی
اور جسوقت فعل اور انفعال دو اعتبار مختلف سے ہوے تحقیق اونکا ایک چیز مین منع نہوگا اور بعضون نے کہا کہ
فاعل صورت ہے بواسطہ ذات کیفیت کی اور منفعل ہا وہ ہے یہہ تیزی کیفیت کی نہ یہہ ذات کیفیت کے پس اعتبار
مختلف ہوگئی اور اعتراض دفع ہوا اعتراض دوسری یہ کہ جسوقت پانی گرم کو سرد پانی مین ملاتے ہین نیم گرم
ہوتا ہے اور یہ سواے فعل اور انفعال ہر ایک کے نہین ہوسکتا اور بہرحال یہ صورت دونو پانی کی مختلف نہین
بلکہ واحد ہے اسلیے کہ تجزی اور تقسیم جسم سے کہ اوپر اپنی نوعیت کے ہو صورت مین تخلف واقع نہین ہوتا ہے پس نسبت
تفاعل کی طرف کیفیات کی متحقق ہوا اور دفع اس اعتراض کا اس طور کیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ صورت
پانی گرم کی مغائر ہو پہلی صورت کو کہ قبل گرم ہونے کے تھی اور اوس سبب سے کہ اجسام یہہ صورت جسمیہ کے آپس
واحد ہین اور مخالفت نہین ہے مگر یہہ صورت نوعیہ کے اور حکم تخالف نوع پر نہین کرسکتے مگر باعتبار کیفیات کے
خواہ تغیر ایک کیفیت مین ہو خواہ دو کیفیت مین پس جسوقت پانی سرد گرم ہوا اگرچہ رطوبت مین اتحاد ہے
لیکن حرارت مین تفاوت بڑا لازم آتا ہے کہ صورت اوسکی بہی مستحیل دوسری صورت سے
ہوئی ہو لیکن پانی رہنا اوسکی ہئیت کا اوپر قوام سابق کے قادم مقصود نہین ہے اس لیے کہ یہہ باقی رہے

یا فانی ہوئی صورت نوعیہ کی تشکل مخصوص کچھ دخل نہیں رکھتی ہے مثلاً اگر گیہوں کو آٹا کریں صورت
گیہوں اور آٹے کی مختلف ہو گی باوجود اسکے کہ تشکل حبوبی باطل ہوئی اور علت اسکی یہی ہے کہ کیفیت مین تغیر
نہیں ہوا پس ثابت ہوا کہ تغیر کیفیت کا لازم ہے اختلاف صورت کو اور نہیں دخل ہے ہیئت شخصی کے باقی رہنے
اور فانی ہونے مین اور جو کلام شیخ رئیس سے مفہوم ہوتا ہے باعث بطلان اس اعتراض کا ہے جیسا کہ شیخ نے شفا میں
کہا کہ ایک علت ہے واسطے گرم کرنے عنصر پانی کی اور تسخین علت ہے واسطے ابطال استعداد بالفعل کے کہ پانی اسواسطے
قبول کرنے کیفیت پانی کی یا اوسکی حفظ کی رکھتا ہے اور یہ کلام دلالت صریح کرتا ہے اوپر باقی رہنے صورت نوعیہ کے
گرم پانی مین باوجود بطلان کیفیت کے پس سمجھ تو اور صاحب نفیسی نے لکھا کہ کیفیت مرکب اوپر کیفیت بسیط کے قیاس
نکرنا چاہیے اس لیے کہ کیفیت بسیط کی تابع صورت کی ہوتی ہے لہذا بطلان کیفیت بسیط سے بطلان صورت نوعیہ کا
نہیں ہوتا لیکن بطلان صورت کو بطلان کیفیت لازم ہے بخلاف کیفیت مرکب کے کہ اوسمین صورت تابع کیفیت کے ہے
لہذا بطلان کیفیت مرکب کو بطلان صورت لازم ہوتا ہے اور یہ بات بھی مؤید قول شیخ کو ہے اسواسطے کہ پانی
بسیط ہے پس گرم ہونا اوسکا صورت کو باطل نہیں کرتا ہے قول تیسرا یہ وہ کہ کیفیت فاعل ہو اور مادہ
منفعل اور مختار بعض متاخرین کا یہی قول ہے اور دلیل اسپر یون لاتے ہین کہ تسخین پانی گرم کی کہ مشہود ہوتی ہے
بدیہی ہے اور تسخین سوا تسخین کے نہیں ہو سکتی اور محقق ہوا ہے کہ پانی گرم اپنی صورت نوعیہ پر ہے کہ ثابت ہے اور وہ مسخن
نہ مسخن پس ثابت ہوا کہ فاعل سخونت کی کیفیت ہو اور جو کیفیت عارضی فاعل ہو سکتی ہے کیفیت ذاتی
بطریق اولی فاعل ہوگی اور اس سبب سے کہ فاعل منفعل نہیں ہو سکتا بالضرور چاہیے کہ مادہ منفعل ہو پس
ثابت ہوئی یہ بات کہ کیفیت فاعل ہے اور مادہ منفعل ہے بیچ امتزاج عناصر کے اور بعض لوگ اس قول کو بھی
رد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ فاعل اسجگہہ صورت پانی گرم ہوی کی ہے بتوسط کیفیت عرضی کے اور صورت
ہر عنصر کی اپنے مادے مین فعل بالذات کرتی ہے اور مادے غیر اپنے مین بواسطہ کیفیت کے خواہ کیفیت ذاتی ہو
یا عرضی اور بیچ دفع اس دلیل کے کہتے ہین کہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ صورت پانی گرم کی سرد ہوا اپنے مادے کو
بالذات اور مسخن ہو مادہ غیر کو بکیفیت عرضی سے اور یہ باطل ہے بالبداہت اسلیے کہ لازم آتا ہے تعاند افعال
طبیعت واحدہ کا آن واحدہ مین دو امر منافی کو فائدہ یہہ مشتبہ ہوئی مزاج کے اجزاے مرکب مین تین توجیہ کی ہے
ایک وہ کہ مراد اس تشابہ سے تشابہ حسی ہے اس معنی سے کہ اگرچہ حرارت قائم ہے جز ناری سے اور برودت
جز مائی سے لیکن ظاہر نہیں ہوتی ہے ممتزج مین تفاوت دونون کیفیت مین بیچ حس کے مانند سکنجبین کے

کہ مرکب ہے شہد اور سرکہ سے کہ ہرچند قیام حلاوت کا شہد سے اور قیام ترشی کا سرکہ سے ہی لیکن مجموعہ سے
ایک کیفیت اور حاصل ہوتی ہے کہ اون دونون کیفیتونکو چھپا لیا اور اونکے علیحدہ علیحدہ دریافت ہونے سے
مانع ہوئی ہے توجیہ دوسری یہ کہ مراد تشابہ حقیقی ہے اس معنی سے کہ سب عنصر کیفیات متعددہ متضادہ کو
چھوڑکر کیفیت واحدہ حقیقیہ کہ متوسط ہے درمیان کیفیات متضادہ کے پہن لیا توجیہ تیسری یہ کہ مراد
تشابہ نوعی ہے اس معنی سے کہ کیفیت مزاجی حادث ترکیب سے کہ متوسط ہے کوئی توسط کرکے درمیان کیفیات
ارکان اربعہ کے اور قائم ہے جزو ناری سے متشابہ ہے نوع مین اوس کیفیت متوسطہ موصوفہ کو کہ قائم ہے جزو مائی سے اور
یہ ایسا ہوتا ہے کہ جزو ناری مثلا سرد ہو نسبت اوس سے کہ پہلے تہا اور جزو مائی گرم ہو نسبت اوسکے کہ پہلے تہا
اسیطرح رطوبت اور یبوست پس کیفیت مزاجی کہ قائم ہے ساتھہ ایک اجزائے مرکب کے ہرچند غیر اور سوا ہے بحسب
عدد مین اوس کیفیت مزاجی کی کہ قائم ہے ساتھہ دوسرے جزو کے لیکن دونون نوع مین متشابہ ہین اور اسی سبب سے
کہتے ہین کہ کیفیت واحدہ بالعدد ساتھہ محال متعددہ کی قائم نہین ہو سکتی ہے اور قیاس کر تو ان دونون پر
ہوا اور مٹی کو حاصل کلام کا یہ ہے کہ امتزاج عناصر اربعہ اور تفاعل انکی کیفیات سے ایک کیفیت ایسی حاصل ہوتی
کہ ساتھہ نوع ہر ایک کے کیفیات اجزائے مرکب سے تشابہ اور موافقت رکھتی ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ صورتین
عناصر کی مرکب مین ویسی ہی باقی رہتی ہین اور پیدا ہونا صورت اور کیفیت متشابہ کا وقت ترکیب کے
اون صورتونکو باطل نہین کرتا ہے اسی سبب سے جب کوئی جسم کو کہ قرع اور انبیق مین مقطر کرتے ہین اجزائے
اربعہ عناصر کے اوس سے متمیز ہوتی ہین باقی اوپر اپنی صورتون کے اس طور پر کہ اجزائے مائی اور ارضی خود ظاہر
اور محسوس ہو کر دلالت کرتے ہین اوپر مٹی اور پانی کے اور اجزائے بخاری دلالت کرتے ہین اوپر ہوا کے
اور اسیطرح اوپر آگ کے بھی بسبب صعود کرنے کی اور جو کچھ بعض لوگون نے کہا ہے کہ ترکیب سے صورتین عناصر کی
باطل ہو جاتی ہین باطل ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے اور فائدہ اس قول کا کہ ہمنے متوسط کو مقید کیا
ساتھہ قید کوئی توسط کے یہ ہے کہ توسط تمام مزاجہائے مزاج مین داخل رہین اسلیے کہ اجزائے گرم جب
اوس جزو پر [illegible] کیے جاوین اور اجزائے بارد پانچ کیفیت اس مرکب کی مائل بحرارت ہوگی پس متوسط مطلق نہوگی اور یہ کیفیت مزاج سے
خارج ہوگا انتباہ اگر کوئی قائل کہے کہ حد مزاج کی منتقض ہوتی ہے اور [illegible] کہ ممتزج مین حادث ہوتی ہین اس سبب سے کہ جیسا مزاج پر
یہ مضمون صادق آتا ہے کہ مزاج ایک کیفیت ہے کہ پیدا ہوتی ہے ممتزج مین تفاعل کیفیات سے اور متشابہ ہوتی ہے اجزا اوس مرکب کے اسیطرح رنگ
وغیرہ پر بھی صادق آتی ہے اسطرح کہ رنگ کیفیت ہے کہ پیدا ہوتی ہے تفاعل کیفیات سے اور متشابہ ہوتی ہے ہم اجزائے مرکب کے جواب اسکا یہ ہے

کہ یہ رنگ وغیرہ کیفیات تفاعل مذکور سے پیدا نہین ہوتی ہین بلکہ صورت سے پیدا ہوتی ہین کہ وہ صورت
پیدا ہوتی ہے مزاج سے اور مزاج پیدا ہوتا ہے تفاعل مذکور سے اور مراد حد مزاج مین وہ چیز ہے کہ
تفاعل مذکور سے حادث ہو بلا واسطہ پس مزاج اور رنگ وغیرہ جدا ہو گئے اور نقض لازم نہ آئی

وَیَنقَسِمُ بِحَسَبِ القِسمَۃِ العَقلِیَّۃِ اِلٰی مَا یَکُونُ مُعتَدِلًا بِالحَقِیقَۃِ وَ ھُوَ اَن یَکُونَ المَقَادِیرُ مِنَ الکَیفِیَّاتِ المُتَضَادَّۃِ فِی المُمتَزَجِ
مُتَسَاوِیَۃً وَ یُسَمّٰی مُعتَدِلًا بِالحَقِیقَۃِ اور منقسم ہوتا ہے مزاج باعتبار قسمت عقلی کے یعنے باعتبار تجویز عقلی کے نہ باعتبار
وجود کی خارج مین طرف اوس چیز کے کہ معتدل بالحقیقت ہے اور وہ یہ ہے کہ مقدار کیفیات متضادہ کی
بیچ مرکب کی برابر ہون اور اسکو حکما معتدل بالحقیقت کہتے ہین اِلٰی مَا یَکُونُ خَارِجًا عَنِ الاِعتِدَالِ الحَقِیقِی
اور منقسم ہوتا ہے مزاج طرف اوس چیز کے کہ وہ خارج ہے اعتدال حقیقی سے لٰکِنَّ القِسمَ الاَوَّلَ مِمَّا لَا یُمکِنُ اَن
یُوجَدَ فِی الخَارِجِ اَصلًا لیکن قسم اول یعنے معتدل حقیقی اون مین سے ہے کہ ممکن نہین ہے پایا جانا اوسکا خارج مین
ہرگز بَلِ الَّذِی یُوجَدُ مِنَ الاَمزِجَۃِ اِنَّمَا ھُوَ خَارِجٌ عَنِ الاِعتِدَالِ الحَقِیقِی بلکہ جو مزاج پایا جاتا ہے مزاجون سے نہین ہے
مگر خارج اعتدال حقیقی سے فائدہ مزاج یا معتدل ہے یا غیر معتدل از روے حقیقت کے لیکن معتدل وہ ہے کہ بیچ مزاج کے
کیفیات اربعہ برابر ہون اسطور پر کہ میل عناصر کی کہ حامل کیفیات کی ہین طرف اون کے مکانون کے برابر ہو اور ظاہر ہے
کہ یہ نہین ہو سکتا مگر اوس صورت مین کہ قوی یعنے صورتین نوعیہ اونکی برابر ہون اس سبب سے کہ وہی صورتین
جاننے والی ہین آثار کو اور اونہین آثار سے میل ہے اور یہ مستلزم اس بات کو ہے کہ عناصر برابر ہون از روے
کمیت کے باعتبار حجم کے اور از روے کیفیت کی بھی باعتبار شدت اور ضعف کے اس لیے کہ جسوقت مقدار اجرام عناصر
برابر ہونگے از روے حجم کے طبائع اونکی کہ مقتضی آثار کے ہین بھی برابر اور متکافی ہونگی اور جسوقت مختلف ہونگے
غالب حجم مین غالب میل مین ہوگا یقیناً اسواسطے کہ جسم محل ہے اور صورت حال اور بسبب تجزی جسم کے
صورت بھی متجزی ہوتی ہے پس اختلاف صورتونکا بیچ اقتضاے میل کے بسبب اختلاف کمیت اجسام کی ہے
اور تناسب صورتونکا بسبب متناسب ہونے مقدار اجسام کے ہے اور قید حجم کی بیچ کمیت اجسام اسواسطے ہے
کہ آگ اور ہوا خفیف ہین تقدیر وزن کی اون مین نہین کر سکتے بالجملہ معتدل حقیقی کہ مذکور ہوا وجود
اوسکا خارج مین ممتنع ہے اور دلیل امتناع پر یہ ہے کہ عناصر متساوی صورتون مین دو وجہ سے باہر نہین ہین
ایک وہ کہ واسطے اون کے کوئی ایسا قاسر ہو کہ منع کرے اور عناصر کو میل کرنے سے طرف اونکی مکانونکے
پس ظاہر ہے کہ اس صورت مین ترکیب حاصل نہو سکی گی اس سبب سے کہ عناصر بالطبع مائل ورشاق اپنے حیاز کو ہونگے

اگر مائل نہون لازم آتا ہے کہ مکان مطلوب بالطبع متروک بالطبع ہو اور یہ محال ہے دوسری وجہ یہ کہ واسطے عناصر کے کوئی قاسر ایسا ہو کہ تشتت اور تفرق اجزا کو مانع ہو لیکن یہ بھی ممکن نہین ہے اس سبب سے کہ قاسر مرکب کو بیچ مکان ایک بسیط کے ان بسائط سے رکھیگا یا اور مکان مین اور ظاہر ہے کہ مکان اور سوائے امکنہ تا بسائط کے نیچے آسمان کے موجود نہین ہے اسلیے کہ خلا محال ہے اور کوئی بسیط نہین ہے سوا ان چار بسائط کے اور اگر قاسر اس مرکب کو بیچ مکان ایک بسیط کے رکھیگا اس صورت مین ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اور یہی محال ہے اور اگر کہین کہ وہ قاسر بھی بالطبع مائل طرف مکان ایک بسیط کے ہی وہان رکھیگا اور ترجیح بلا مرجح لازم نہ آویگی ہم جواب دینگے کہ ایسا قاسر ضرور ہے کہ صاحب جسم ہوگا اسواسطے کہ اقتضا مکان معین کا خاصہ طبیعت جسم کا ہے اور جب قاسر کیواسطے جسم ثابت ہوا محال ہے کہ دو جسم مختلف الماہیۃ تقاضا کرین مکان واحد کو بالطبع جیسا کہ ثابت کیا ہے لوگون نے اور بھی یہ قاسر یا بسیط ہوگا یا مرکب اگر بسیط ہے البتہ عناصر اربعہ سے خارج ہوگا اور اس امر کا کوئی قائل نہین ہے اور اگر مرکب ہے یہ بھی محتاج ہوگا طرف قاسر کے اس صورت مین یا تسلسل لازم آویگا یا دور اور یہ دونون باطل مین بس ثابت ہوا یہ امر کہ معتدل حقیقی نہین پایا جاتا ہے خارج مین ہرگز لیکن غیر معتدل یعنے خارج اعتدال حقیقی سے بھی اور یہ دو قسم کا ہے ایک معتدل بالفرض دوسرا خارج اعتدال مفروض سے اور یہ دونون خارج مین موجود مین جیسا کہ کہا جاتا ہے وجہ تسمیہ اول کی یہ ہے کہ اطبا معتدل بالفرض اور مقسم ہوتا ہے مزاج دوسرے مرتبہ طرف اوس چیز کے اوسکو اطبا معتدل بالفرض کہتے ہین اور اطلاق اعتدال کی اس پر نظر مشتق ہونے کی عدل فی القسمت سے ہی ورنہ نظر تفاوت یعنی تکافو کی یہ غیر معتدل ہے وہ یا بنکون موضوع یا نوع مزاج وہ ہو اعلم الاجزا اور وہ یہ ہے کہ ہووے کوئی موضوع کیواسطے ایک نوع مزاج کا کہ وہ بہترین مزاجون کا ہو بیچ حق اوس موضوع کے اور موضوع بدن بالکل ہو یا ایک عضو اوس کا اور مراد بہترین مزاجون سے وہ ہی کہ واسطے ہر مرکب باعتبار تقاضائے اوسکے حال کے حاصل ہو عناصر سے باعتبار کمیات اور کیفیات کے وہ مقدار کہ لائق مزاج اوس مرکب کے ہو اور باعث تکمیل اوس فعل کا ہو کہ اوس مرکب سے مطلوب ہے مثلاً شیر کہ مقصود اوس سے شجاعت ہے زیادتی حرارت کی کہ موجب شجاعت کی ہوتی ہے اوسمین ضرور ہے اور اوسکو اعتدال اسدی کہتے ہین اسیطرح خرگوش مین کہ وہ مستحق خوف اور نامردی کا ہے زیادتی برودت کی کہ موجب نامردی اور خوف کی ہے اوسمین لازم ہے اور اسکو اعتدال ارنبی کہتے ہین اور قیاس کر تو

ان دونوں پر اور جو والی یا یکون خارجا عن ہذا الاعتدال اور منقسم ہوتا ہے مزاج طرف اوس چیز کے کہ خارج ہو
اس اعتدال مفروض سے والمعتدل بہذا المعنی یعرض لہ ثمانیۃ اوجہ من الاعتبارات اور معتدل اس معنی سے
یعنی معتدل فرضی کو عارض ہوتی ہیں آٹھ وجہ اعتباروں سے احدہا المعتدل النوعی بالقیاس الی ما ہو خارج عنہ
وہو المزاج الذی یحصل للانسان مثلا بالقیاس الی سائر الکائنات ایک اون سے معتدل نوعی ہے بقیاس اوسکی کہ وہ خارج ہے اسکی
نوع سے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ اوسکو حاصل ہو مثلا بنظر تمام موجودات کے بواسطہ ظہور آثار نفسانی کی اوسمیں
افضل ہے اور مرکبات ارضیہ دلیل ہے اوسکی اعتدال کی ہے نسبت اوروں کے والثانی المعتدل النوعی بالقیاس
الی ما ہو داخل فی نوعہ وہو المزاج الذی یحصل لاعدل شخص من اشخاص نوع الانسان اور دوسرا اوس سے معتدل نوعی ہے
بقیاس اوسکی کہ داخل اوسکی نوع میں داخل ہے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ حاصل ہوتا ہے اوسکو کہ اعدل ہو اشخاص نوع انسان سے جانا چاہیے کہ اعتدال نوعی
بقیاس خارج کی طرف نوع کے محتاج ہوتا ہے اپنے وجود میں کہ وہ حاصل ہوتا ہے ہر فرد کو افراد نوع سے موافق
تفاوت مرتبے کی اور اعتدال نوعی بقیاس داخل کے طرف نوع کے محتاج ہوتا ہے بیچ جید اور خوب ہونے کمالات کے
اور یہ مزاج حاصل نہیں ہوتا ہے مگر اوس شخص کو کہ واقع ہو بیچ وسط کی تفصیل اسکی یہ کہ اعتدال مزاج انسانی ایک
عرض کشادہ رکھتا ہے اور اوسکی دو طرف ہیں اور ہر طرف کیواسطے ایک حد ہے کہ اگر آدمی اوس حد سے تجاوز کرے
من حیث المزاج مزاج انسانی سے خارج ہو جاوے اور درمیان دو طرف کے وجود وسط حقیقی کا کہ اوسکو حاق وسط کہتے ہیں
ضرور ہے اور یہ وسط بنسبت اوسکی کہ مائل بطرف ہے معتدل ہوتا ہے اور جو میل بطرف رکھتا ہے نسبت اوس وسط کی
معتدل نہیں ہوتا ہے اور بعد اعتدال اور قرب اوسمیں ہے باعتبار دوری اور نزدیکی کے اسی وسط سے پس جو آدمی
کہ مزاج اوسکا بیچ وسط کے ہے معتدل زیادہ ہے بنظر اوسکے کہ اس سے بعید ہے اور داخل ہے اسکی نوع میں
اور اسیطرح جو قریب وسط کے ہے معتدل ہے نسبت اوسکی میل بطرف رکھتا ہے لیکن مقصود اور مراد
اعتدال نوعی بقیاس داخل سے معتدل زیادہ ہے الثالث المعتدل الصنفی بالقیاس الی ما ہو خارج عن صنفہ وہو المزاج
الذی یحصل لسکان اقلیم من الاقالیم تیسرا معتدل صنفی ہے بقیاس اوسکی کہ اسکی صنف سے خارج ہے اور وہ ایسا
مزاج ہے کہ حاصل ہے تمام ایک اقلیم کے رہنے والوں کو اقالیم سے یعنی ایک گروہ نوع سے کہ ممتاز ہو غیر اپنی گروہ سے
داخل اسکی نوع میں ہے مثلا وہ مزاج کہ ہر شخص کو کہ خاص ہندی ہے لائق زیادہ ہے اوسکو من حیث ہندیگی کے
مزاج حبشی وغیرہ اصناف سے کہ نوع میں داخل ہیں یہاں تک کہ اگر اوس مزاج سے کہ مخصوص اوسکی صنف سے ہے
خارج ہو اوس صنف سے نہوگا الرابع المعتدل الصنفی بالقیاس الی ما ہو داخل فی صنفہ وہو المزاج الذی

تحصیل لاعدل شخص من اشخاص صنف معین چوتھا معتدل صنفی ہے بقیاس اوسکے
کہ صنف مین داخل ہے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ حاصل ہا معتدل ترین شخص کو اشخاص صنف معین سے
اور جان تو کہ جو کچھ بیچ اعتدال نوعی نظر مداخل کے کہا گیا مانند وسیع ہونے عرض اعتدال کے اور
اثبات دو طرف اور وسط حقیقی کے یہان بھی اسیطرح لحاظ کرنا چاہیے تو روشن ہو کہ جو شخص اشخاص
صنف معین سے بیچ حاق وسط کے ہے وہ معتدل تر ہے نسبت اور اشخاص کے کہ اسکی صنف مین داخل مین اشتباہ اعتدال نوعی ہو
یا صنفی دو حال سے خالی نہین ہے ایک وہ کہ نفس اعتدال کہ اوسکے سبب اپنے غیر سے ممتاز ہوتا ہے لحاظ کیا جاوے کامل ہو یا اعتدال ناقص
اور یہی مراد ہے اعتدال نوعی اور صنفی نظر بخارج ہے دوسرا وہ کہ تمام اعتدال کہ اوسکے سبب سے نوع یا صنف مین کمال مستحق ہوتا ہے لحاظ لیا جاوے اور وہ
نہین ہو سکتا ہے مگر بقیاس داخل کے تو منتظر اون افراد کے کہ اوسط مین واقع ہین تمامی اعتدال نوع یا صنف مین ثابت ہو اور یہی مراد ہے
اعتدال نوعی اور صنفی نظر مداخل سے اور جو بعید ہونگے بلکہ متوسط ہونگے یہ بحث اعتدال ثمانیہ کی خوب دریافت
نہین ہوئی ہے اس مختصر مین تفصیل لکھی گئی تھی کہ کچھ شبہہ نرہے اور ایک کو دوسرے سے اشتباہ نہو الخامس المعتدل الشخصی
بالقیاس الی ما ہو خارج عنہ وہو المزاج الذی یحصل لشخص معین حتی یکون موجودا صحیحا پانچوان معتدل شخصی ہے
بقیاس اوسکی کہ وہ اس شخص سے باہر ہے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ حاصل ہوتا ہے شخص معین کو تو ہو وہ شخص موجود صحیح
حاصل اسکا یہ ہے کہ اگر ایک فرد معین کو کسی صنف سے قیاس کرین او پر اعتدال فرد ہوگی کہ اوسی صنف سے ہو
پس وہ فرد کہ بہتر اور صحیح زیادہ پاوین ہم نسبت بعض افراد اوس صنف کے اگرچہ بنظر بعض کے غیر معتدل ہو
اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاج اس شخص کا من حیث ہو شخص کے لائق زیادہ ہے اسی شخص کو مزاجون بعض اشخاص
کو اوسکی صنف سے ہین السادس المعتدل الشخصی بالقیاس الی احوالہ فی نفسہ وہو المزاج الذی اذا حصل لشخص کان
علے افضل ما ینبغی ان یکون علیہ چھٹا معتدل شخصی ہے بقیاس اوسکی ذات کے احوال کے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ جسوقت
حاصل ہو شخص کو وہ شخص ایسی بہتر حالت پر ہو کہ اوس حالت پر ہونا اوسکو لائق ہے حاصل یہ ہے کہ جو شخص صنف
اعتدال سے نسبت اور اشخاص کے احوال اسکی بنظر اوسکی ذات کے بھی متفاوت ہے تو وہ مزاج کہ بہترین حالات
اوسکو حاصل ہے لائق زیادہ ہے اوسکو اور مزاجون سے کہ اوسکو اور حالتون مین ہوتا ہے پس جو مزاج اوسکی افضل
احوال کا ساتھ مزاج اور حالات کے کہ غیر افضل ہین قیاس کرین اور معتدل زیادہ پاتے ہین اور یہی
مراد ہے اعتدال شخصی بقیاس داخل کے السابع المعتدل العضوی بالقیاس الی غیرہ وہو المزاج الذی یجب
ان یکون لنوع کل عضو من الاعضاء یخالف بہ غیرہ ساتوان معتدل عضوی ہے بقیاس غیر کے

اعضاء سے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ واجب ہے ہونا اوس مزاج کا ہر عضو کو اعضاء سے ممتاز اور مخالف وہ عضو
نسبت اوسی مزاج مخصوص کے اپنی غیر سے ہو اور یہ ایسا ہو کہ ایک عضو کا ساتھ اور عضو کے جو قیاس کرتے ہیں
مزاج بعضے عضو کا بنظر اور اعضا کی معتدل ہو مثلاً اعتدال دماغ کا وہ ہے کہ سرد اور تر ہو اور رطوبت
اوسکی سب اعضا سے زائد ہو لیکن یہ مزاج اگرچہ بیچ حق دماغ کے معتدل ہے لیکن جو جلد کو اس پر قیاس کریں تو
جلد معتدل زیادہ ہے اس واسطے کہ کیفیات اربعہ بیچ جلد کی اعتدال سے قریب زیادہ ہیں جیسا بیچ باب اعضا کے
کہا جاویگا الثامن المعتدل العضوی بالقیاس الی احوالہ فی نفسہ وہو المزاج الذی اذا حصل للعضو کان علی
افضل ما ینبغی ان یکون علیہ آٹھواں معتدل عضوی ہے بقیاس اوسکی ذات کے احوال کو اور وہ ایسا
مزاج ہے کہ جو وہ مزاج حاصل ہو عضو کو وہ عضو بہترین حالات پر ہو کہ لائق ہے ہونا اوس عضو کا اوپر اوس حالت کے
اور ظاہر ہے کہ مزاج ہر عضو کا کہ بیچ بہترین حالات کے موجود ہے لائق زیادہ ہے اوس عضو کو امر جو باقی احوال اوسکی
احوال سے اور یہی مراد ہے اعتدال عضوی سے بنظر داخل کے واما الخارج عن الاعتدال بحسب اصطلاح الاطباء
ینقسم الی ثمانیۃ اقسام لیکن خارج اعتدال مفروض سے بطور اصطلاح طبیبوں کے منقسم ہوتا ہے آٹھ قسم پر لانہ اما ان
یکون آخر مما ینبغی اس سبب سے کہ تحقیق وہ یا گرم زائد اوس سے کہ چاہیے یعنی نسبت بحال معتدل مفروض کے
گرمی اوسمیں زائد ہو او ابرد منہ یا سرد زیادہ اوس سے ہو او ارطب منہ یا تر زیادہ ہو اوس سے او ایبس منہ یا خشک زیادہ
اوس سے او اخر وارطب منہ یا گرم زیادہ اور تر زیادہ ہو اوس سے یعنی بیچ دو کیفیت کی زائد ہو او اخر وایبس منہ
یا گرم زائد اور خشک زائد ہو اوس سے او ابرد وارطب منہ یا سرد زائد اور تر زیادہ ہو اوس سے او ابرد وایبس منہ
یا سرد زائد اور خشک زائد ہو اوس سے فائدہ مزاج خارج اعتدال مفروض سے آٹھ قسم میں منحصر ہے اسلیے کہ
خروج اوسکا اگر زیادتی ایک کیفیت سے ہو اور کیفیات چار ہیں پس چار قسم ہوا اور اون چار کو مفرد کہتے ہیں
اور اگر خروج بسبب زیادتی دو کیفیت کی لازم ہے کہ وہ دو کیفیت ہوں کہ آپس میں ضد نہوں اسواسطے
کہ اجتماع ضد کا محال ہے پس یہ بھی چار قسم ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا انکو مرکب کہتے ہیں پس ثابت ہوا
کہ غیر معتدل آٹھ قسم ہیں چار مفرد اور چار مرکب تنبیہ لفظ معتدل کو بیچ اصطلاح اطبا کے کئی جگہہ پر بولتے ہیں
ایک وہاں کہ کیفیات متضادہ برابر ہوں اور اوسکو معتدل حقیقی کہتے ہیں کہ اوسکا ذکر ہو چکا ہے
اور اوسکے لیے وجود نہیں ہے دوسرا وہاں کہ مرکب کو وہ مزاج آگیا ہو کہ وہ مزاج اوسکو بہتر ہے
اور یہ مشتق عدل فی القسمت سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک نوع کا مزاج

اوسکے حق مین معتدل ہے تیسرا وہ ہان کہ مرکب قریب باعتدال حقیقی ہو جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ جلد اعدل ہے
سب اعضا سے ہے چوتھا وہ ہان کہ ہو کوئی چیز بدن پر وارد ہوا اور اوسکی حرارت سے منفعل ہو اثر نکرے اوس مین
بسبب پیدا کرنے کیفیت کی کہ وہ کیفیت زائد ہو بدن کی کیفیت سے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلانی دوا معتدل ہے
پانچوان وہ ہان کہ آدمی کو محتاج نکرے طرف اوڑہنے یا ہوا لینے مثلا کے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ خط استوا
اور فصل ربیع کی معتدل ہین اس سبب سے کہ خط استوا مین اور فصل ربیع مین بدن معتدل مزاجون کے
منفعل نہین ہوتی حرارت یا برودت وغیرہ سے تو محتاج اوڑہنے یا ہوا لینے کے ہون چھٹا وہ ہان
کہ جیسے گرمی اوس سے محسوس ہو سردی بھی ویسی معلوم ہو جیسا کہا جاتا ہے کہ فصل خریف کی معتدل ہے
اس لیے کہ بدن فصل خریف مین جیسا گرمی سے منفعل ہوتا ہے سردی سے بھی ویسا منفعل ہوتا ہے **الفصل الثانی**
فی الاخلاط فصل دوسری ثابت ہے بیچ بیان اخلاط کی اور اخلاط جمع خلط کی ہے و الخلط جسم رطب
سیال یستحیل الیہ الغذاء اولاً اور خلط جسم رطب بالفعل ہے کہ قابل سیلان کے ہی اور مستحیل ہوتی ہے
اسکی طرف غذا پہلے استحالہ مین یعنے چیز ماکول کہ معدہ مین وارد ہوتی ہے اپنی صورت نوعیہ چھوڑ کر پہلی
کہ صورت دوسری لیتی ہے وہی صورت خلطی ہی جیسا کہ بیچ بیان تولد اخلاط کی اسی فصل مین مفصل کہا جاویگا
انشاء اللہ تعالی اور بیان تو کہ معنی جسم اور رطب کے بیچ پہلی فصل کے مذکور ہو ہیان معنی سیال کی معلوم کیجیو اور
چھپا نرہے کہ سیال وہ ہے کہ اوسکی شان سے ہو کہ اوسکے اجزا بالطبع میل اور خواہش اسفل کو کرین اس سے
معلوم ہوا کہ رطوبت بیچ سیال ہونے کے شرط نہین ہے اسی سبب سے رل یعنے ریتہ کو سیال کہتے ہین
باوجود اسکے وہ شدید الیبوست ہے اور وجہ سیال کہنے کی یہ ہے کہ اجزا اوسکے بالطبع میل طرف اسفل کے
رکہتے ہین حاصل اسکا یہ ہے کہ جو کچھ بعض لوگون نے کہا ہے کہ مراد سیال سے بالغ فی الرطوبۃ ہے اور اس تقدیر پر
رطب کی بیچ تعریف خلط کی ہے زائد جاتے ہین باطل ہے اور رطب مین قید بالفعل کی اسواسطے ہے لگائی تو یہ
اعتراض وارد نہو کہ صفرا اور سودا یابس ہین پس چاہیے کہ انکو خلط نہ کہین اس سبب سے کہ مراد یبوست سودا اور
صفرا سے یبوست بالقوہ ہی اور مراد رطوبت سے تعریف خلط مین رطوبت بالفعل ہے پس دونون جدا ہوے
فائدہ قول ماتن کا رطب واسطے احتراز کے ہے ہڈی اور گوشت اور غضروف وغیرہ سے تو یہ اعضا
تعریف خلط سے نکل جاوین کہ رطب نہین ہین اور قول اوسکا سیال نے چربی وغیرہ کو نکال دیا کہ سیال نہین ہین
بلکہ منجمد ہین اور یہ گمان نکرین کہ بلغم حقیقی و زجاجی اس تقدیر پر چار خلط سے خارج ہوتے ہین وہ سیال نہین ہی بلکہ

بلغم جصی

پس ہم کہین گے کہ مراد تشبیہ سے ساتھ گچ اور شیشے پگھلائی کے رنگ مین ہے یہ قوام اور بہی جو رطب سیال کے
رطب اور سیال بالطبع مراد ہے اگر غذا رطوبت اور سیلان مین سبب ہے کوئی سغلط کے فتور اور قصور ہو جاے کچھ
قباحت اور اعتراض نہین وہ قول اوسکا یستحیل الیہ الغذاء اخیرا ہے کیلوس سے اس سبب سے کہ لفظ استحالہ کی
دو استعمال مین ایک یہ کہ ہیچ تغیر اور تبدل کیفیات کے اطلاق کرتے ہین نشان اسکا وہ ہے کہ بدون لفظ کے
بولتے ہین جیساکہ کہتے ہین استحال الماء الحار باردا اور استحال الماء الی البارد نہین کہہ سکتے دوسرا وہ کہ کون
اور فساد کی یعنے تغیر اور تبدل صورت نوعیہ مین اطلاق کرتے ہین یہان لفظ الی کا لانا لازم ہے جیساکہ
استحال الماء الی الہواء اور استحال الماء ہواء نہین کہتے ہین اور جو استحالہ غذا کا مقید بالی ہے بدون کون اور
فساد کی نہین ہو سکتا اور استحالہ کیلوس کیفیت ہے نہ نوعیت مین پس وہ حد خلط مین داخل نہین اور بدل باقی رہتا
کیلوس کا اور نوعیت کی اوسکا فرق ہے اس سبب سے کیلوس جب قی مین نکلتا ہے مزا اوس چیز کا کہ کھائی گئی ہے
اسی سے ثابت ہوا کہ کیلوس اپنی صورت نوعیہ پر باقی ہے یعنے صورت نوعیہ غذا بالقوۃ البعیدہ
کہ غذا بالقوۃ القریبہ مراد ہے کیلوس داخل نہین ہو سکتا اور ایسے ہی شراب اور ماء اللحم حد خلط مین داخل نہین ہو سکتا ہے
اس واسطے کہ یہ دونون غذا بالقوۃ البعیدہ مین یقینا اور جو استحالہ معطی مین کہا شرط ہے اور استحالہ
خمری یا ماء اللحمی بدن کا کل کے ہوتا ہے واسطے نکلنے ان دونون کے حد خلط سے یہی بات کافی ہے اور قید کی کچھ حاجت
نہین ہے لیکن غذا وہ ہے کہ جب حیوان کی معدہ پر وارد ہوا اور اوس سے منفعل ہوا اوسکی شان ہے یہ ہو کہ بہ تبعیہ
شرائط مخصوصہ کہ جزو بدن کا ہو جاوے اور غذا کو طب مین دو قسم پر بولتے ہین ایک وہ جسم طب کہ صورت غذائی
کہ غذا بالقوہ کی ہے چہوڑ کر صورت عضوی لیس کر ہی یعنے نہین لیوی اسکو غذا بالفعل کہتے ہین اور دوسرا وہ جسم
کہ وہ صلاحیت اسبات کی رکہی یعنے ادنی تغیر سے یا تغیر کثیر سے باعتبار تفاوت درجون کی معا اوسکا ہو
کہ صورت عنصر کو بعینہ چہوڑ کے اپنی صورت نوعیہ کے بین لیوے اسکو غذا بالقوہ کہتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین
ایک وہ کہ قریب غذا بالفعل کے ہو اسکو غذا بالقوۃ القریبہ کہتے ہین جیسے رطوبت اولے یعنے اخلاط اور بعضے رطوبتو
کہ تھوڑے تغیر مین غذا بالفعل ہو جاتی ہین دوسرا وہ کہ بعید ہو اسکو غذا بالقوۃ البعیدہ کہتے ہین جیسے روٹی اور
گوشت وغیرہ اور یہ قول یستحیل الیہ الغذاء کے غذا سے مراد یہی قسم اخیر ہے یعنے غذا بالقوۃ البعیدہ اور
یہ وقت کھانے سے جب تلک کہ جزو بدن کی ہو جاے استحالہ سے منتقل ہوتی ہے جیساکہ عنقریب کہا جاتا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ اور قول اولاً سے رطوبت ثانیہ نکل گئی اس واسطے کہ وہ غیر خلط کی ہیئت مین بولنا

خلط کا اوسپر مجاز ہے اور رجحان لوگ کہ اس مین کچھ خلاف نہین ہے کہ رطوبت ثانیہ کے بیان اوسکا
کیفیت تولد اخلاط مین مفصل ہے امور طبعیہ سے ہے اور امور طبیعیہ منحصر ہین سات قسم مین پس اگر اوسکو
خلط مین شمار کرین لازم آتا ہے کہ امور طبعی آٹھ ہون اور یہ خلاف معروف ہے اور اعضا سے بھی
شمار نہین کر سکتے اس سبب سے کہ یہ رطوبات مہیا کی گئی ہین واسطے تغذیہ کے پس اعضا سے
شمار کرنا جائز ہوگا اسلیے کہ اعضا واسطے تغذیہ کے یا نہین ہین باقی رہی یہ بات کہ پھر اسکو اخلاط پر
کیون داخل کرتے ہین کہتے ہین کہ شمار کرنا اوسکو خلط سے کہ خلط واسطے مقابلات کے اخلاط سے اور واسطے
باقی رہنے ضرورت کلی کے کہ نیز امور طبعیہ کا سات قسم مین منافی اوسکو اخراج کی حد خلط سے نہین ہو سکتا
اسلیے کہ اخراج اوسکا حقیقۃ ہے اور شمار کرنا بسبب ضرورت کے ہے سوال جب حد خلط مین اولیت
استحالہ کی ضبط ہوئی ہے پس کہ وہ خون کہ بلغم سے پیدا ہوا اور وہ سودا کہ احتراق اخلاط سے پیدا ہو
ان دونوکو خلط کہین لیکن انکو کہ خلط کہنے مین کیا وجہ ہے جواب اولیت باعتبار اونکی نوع کی دونون مین
پائی جاتی ہے کہ خلط ہونا انکا پیدا ہوا ہے کیلوس سے ابتداً یعنے کیلوس سے مثل انکے یعنے بلغم اور اخلاط کے
پیدا ہوے اور اوسکی خلط ہونے مین شبہ نہین ہے لیکن دمویت اور سوداویت کہ باعتبار استحالہ ایک خلط کے
طرف دوسرے خلط کی دوسرے مرتبہ ظاہر ہوئی ایک امر زائد ہے اور خلطیت کے اسواسطے کہ درمیان اون دونون کے
کوئی جسم مغائر بصورت واسطہ نہین ہوا ہے پس ثابت ہوا کہ وہ دونون پیدا ہوے ہین اول استحالہ
کیلوس سے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور جاننا چاہیے کہ خلط اگرچہ جلا ہو حد خلطیت سے نہین نکلتا ہے اسواسطے کہ احتراق
اگرچہ شدید ہو لیکن خلط کو حد خلط سے نہین نکالتا ہے اور احتراق اس سے زیادہ نہین ہوتا کہ قوام اوسکا
غلیظ ہو اور ساتھ اسکے اشکال کو بسہولت قبول کرتا ہے اور کثرت اور قلت باعتبار شدت اور خفت احتراق کے

و انواعہ اربعۃ اور اقسام خلط کے چار ہین اور حصر اونکا چار مین اسطور پر ہے کہ عنصر چار ہین اور غذا جو
مرکب ہے عناصر سے پس بالضرور چاہیے کہ بیچ غذا کے قوت ایک عنصر کی غالب ہو اس سبب سے کہ برابری محال ہے
اور جو ایک قوت عنصر کی غذا مین زیادہ ہوگی بالضرورت چاہیے کہ وہ خلط کہ مناسب طبیعت اوس
قوت زائد کی ہو ظاہر ہو لہذا ہر یک خلط اوپر طبیعت ایک عنصر کے واقع ہے اولہا الدم وہو حار رطب
اول اور افضل اخلاط مین خون ہے اور وہ گرم اور تر ہے اس دلیل سے کہ ہم دیکھتے ہین کہ جو خون مین تیز
زیادہ ہوتا ہے حرارت اور رطوبت غالب ہوتی ہے اور بیماریان گرم اور تر پیدا ہوتی ہین اور غذا جو

گرم اور تر ہے مانند گوشت اور شراب کے پیدا ہوتا ہے اور بیچ وقت گرم اور تر کے اور بیچ سن نمو کے کہ گرم اور
تر ہے شدت کرتا ہے اور بیماریاں خونی جیسے ہیں سرد اور خشک سے دور ہوتی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ
خون سرد ہے اس دلیل سے کہ عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے اسی سبب سے ہر مہینے میں حیض لاتی ہیں اور نہیں شک ہے
کہ مزاج انکا بارد ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ پیدائش خون کی عورتوں کے بدن میں
زیادہ ہوتی ہے مردوں کے بدن سے لیکن جو انکے بدن میں تحلیل کم ہے بواسطہ سردی مزاج کے کہ مسام کو
کثیف کرتی ہے زائد معلوم ہوتا ہے اور بھی کمی حرکات کی انمیں سردی مزاج کو مدد دیتی ہے پس طبیعت بحکم
اپنے خالق کے خون کو حیض سے دفع کرتی ہے اور فائدہ خون کا بیچ بدن کے غذا دینا ہے یعنے جو کچھہ بدن سے بسبب
تحلیل کے کم ہوتا ہے خون بدل اوسکا ہوتا ہے اور یہ بدل جبتک کہ سن نمو ہے زیادہ نقصان سے وارد ہوتا ہے
اور سن وقوف میں بقدر نقصان کے اور بیچ سن انحطاط کے کمتر نقصان سے اور حقیقت میں نادمی خون ہے اور
اخلاط مانند ابازیر مصلح کے ہیں ایسا ہی شیخ نے کہا ہے و الصفرا اور وہ ہے حارۃ یابسہ اور انواع غلطے سے صفرا ہے
اور وہ گرم اور خشک ہے اور اوسکا طبع آگ کے ہی لہذا جب اسہال میں نکلتا ہے کنارے مقعد میں انواع ابریز سوزش
محسوس ہوتی ہے اور تیز سوزش بیچ مقعد کی اور کڑوائی موہنہ میں معلوم ہوتی ہے اور صفرا امراض گرم اور خشک پیدا کرتا ہے اور
اوس سے نفع پاتے ہیں اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ خون کو لطیف کرے تو اوس سبب سے خون مجاری تنگ میں گذر کرتا ہے اور خون اگرچہ نسبت بلغم کے رقیق
لطیف ہے لیکن بہ نسبت صفرا کے غلیظ زیادہ ہے اور سبب ملنے بلغم اور سودا کے زیادہ غلیظ ہوتا ہے پس حکیم حقیقی نے صفرا کو ساتھہ اوسکے مرکب کیا تو خون عروق
تنگ راہ والے میں نفوذ کرسکے دوسرا فائدہ یہ ہے یعنے اعضا کی غذا میں ہونا صفرا کا ضرور ہے مانند ریہ
یعنے پھیپھڑے کے اس سبب سے کہ وہ عضو لطیف ہے اور غذا عضو لطیف کی بہی چاہیے کہ لطیف ہو اور صفرا بھی
لطیف ہے ملنا اوسکا خون سے لازم آیا تو کردیوے صفرا اوس عضو کی غذا مناسب اوسکی تیسرا فائدہ
یہ ہے کہ آدمی کو اوپر تقاضا حاجت کی خبردار کرے اسطور پر کہ صفرا اوپر معا مستقیم کے بہنے کرتا ہے
وقت حاجت کے اور بسبب لذع اور حدت اور جلا کے رطوبت کو کہ سطح داخلی امعا میں واسطے منع کرنے ضرر کے
ثقل غذا سے واقع ہے چھیلتا ہے پس امعا تیزی صفرا سے خبر پاکر قوت دافعہ اوسکے دفع پر خواہش کرتی ہے
اور آدمی براز کرنے پر متوجہ ہوتا ہے و البلغم وهو بارد رطب اور انواع اخلاط سے بلغم ہے اور وہ سرد
اور تر ہے اور طبیعت پانی کے اس دلیل سے کہ زیادتی اوسکی بیماریاں سرد اور تر پیدا کرتی ہے اور
اور گرم اور خشک سے دور ہوتی ہیں اور بیچ مزاجوں اور سنوں اور اوقات سرد اور تر کے زیادہ

ہوتا ہے اور غذا یہ سرد اور تر سے پیدا ہوتا ہے اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ جب غذا کوئی وقت بدن کو نہین پہونچتی ہے
بلغم خون ہو جاتا ہے اور بدل ما یتحلل کا ہوتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضا اور مفاصل کو تر رکھتا ہے
تو حرکات کی گرمی سے کہ مخفف ہے خشکی نہ پڑے تیسرا فائدہ یہ ہے کہ بیچ غذای بعض اعضا کی مانند دماغ اور
نخاع کے داخل ہوتا ہے اس سبب سے کہ دماغ بھی بلغمی مزاج ہے لہذا سرد اور تر ہے اور درمیان غذا اور
مغتذی کے مناسبت لازم ہے چوتھا فائدہ یہ ہے کہ خون کو لزج کرتا ہے اور قوت دیتا ہے
اوسکو کہ اعضا سے چپکتا ہے والسوداء ہی باردۃ یابسۃ اور اقسام اخلاط سے سودا ہے اور وہ سرد اور خشک ہے
اور پرہیز زمین کی دلیل اوسکی خشکی اور سردی کی یہ ہے کہ وہ پیدا ہوتا ہے غذا مین سرد اور خشک سے
اور وہ پیدا کرتا ہے امراض سرد اور خشک کو کہ نفع پاتے ہین اشیائے گرم اور تر سے اور نزدیک محققون کے
سردی بلغم کی زائد ہے سودا کی سردی سے جیسے گرمی صفرا کی زیادہ ہے خون کی گرمی سے اور فائدہ
سودا کا یہ ہے کہ خون کو غلیظ اور متین کرے وقت حاجت کی یعنے نزدیک توقف خون کے واسطے مشابہ
ہونیکے عضو سے یعنے ہو جانے جزو عضو کے اور عمل سودا کا بیچ خون کے اسوقت مین مانند عمل پیشتر مایہ کے
دودھ مین اور جو فائدہ صفرا مین مذکور ہوا کہ صفرا خون غلیظ کو رقیق کرتا ہے تو نفوذ کرے مجاری تنگ مین
ساتھ اس قول کے کہ سودا خون کو غلیظ کرتا ہے منافات اور مخالفت نہین رکھتا ہے اس سبب سے
کہ اکٹھا ہونا ان دونو فائدے کا کہ آپس مین ضد ہین ایکوقت مین مقصود نہین ہے بلکہ ایکوقت مین حاجت
اسکی ہے اور دوسرے وقت مین احتیاج اوسکی اور قدرت ان تصرفات پر بحکم خداوند سبحانہ طبیعت کو ہے
تو خون کہ مرکب ہے اور اخلاط سے کبھی بسبب تاثیر صفرا کے متاثر کرتی ہے یعنے وقت نفوذ کرنے
خون کے تنگ مجاری مین اور کبھی تاثیر سودا سے یعنے وقت پہونچنے خون کے نزدیک اعضا کی اور فائدہ
اوسکا یہ ہے کہ بیچ غذا سے بعضے اعضا کے داخل ہوتا ہے مانند ہڈیان اور رباط اور غضروف وغیرہ کے
کہ سخت پیدا کیے گئے ہین واسطے مشابہت کے درمیان غاذی اور مغتذی کے اور جو اعضا کہ سودا
اونکے غذا مین داخل ہوتا ہے بہت ہین اون اعضا سے کہ بلغم اونکی غذا مین داخل ہوتا ہے اور جو اعضا
کہ بلغم اونکی غذا مین داخل ہوتا ہے بہت ہین اون اعضا سے کہ اونکی غذا مین صفرا پڑتا ہے دوسرا فائدہ
یہ ہے کہ تھوڑا سودا سے وقت حاجت کے اوپر فم معدہ کے گرتا ہے تو خبر کرے آدمی کو بھوک سے
اور تحریک بھوک کی کرے جاننا چاہیے کہ طحال یعنے تلی گھر سودا کا ہے اور درمیان طحال اور فم معدہ کے

ایات اوسکی یہ ہے جسوقت آدمی کو حاجت غذا کی ہوتی ہے تہوڑا سودا اوبہنے اوسی راہ سے فم معدہ پر گرتا ہے
اور بسبب اپنی ترشی اور زمختی یعنے کسیلاپن کے فم معدہ کو کہ عصبی اور قوی الحس ہے لذع کرتا ہے
اور اوسکے اجزا کو نچوڑتا ہے اور تحوت دیتا ہے تو آدمی دریافت کرتا ہے اوس کیفیت کو کہ مسمے بجوع ہے
اور دلیل اسبات پر کہ ترشی باعث جوع کے اور محرک بہوک کی ہے یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین بعضے آدمی کو کہ بہوک
اونکی ضعیف ہوتی ہے جب ترشی کہاتے ہین بہوک اونکی ظاہر ہوتی ہے لہذا اکثر مشہور تین روزے دار سرکے
افطار کرتے ہین اور اگر نکرین بہوک مطلق ظاہر نہین ہوتی یا جیسی کہ چاہیے چنانچہ یہ امر پوشیدہ نہین ہے
فائدہ فضل اخلاط مین خون ہے اسی سبب سے بدن کو حسن اور جمال دیتا ہے اور محبوب طبیعت کا ہے
اسواسطے کہ مناسب زندگی اور مزاج روح کے ہے اسی سبب سے جب مسہل دیتے ہین جبتک طبیعت کو
مقدور ہے طبیعت اوسکو نہین چہوڑتی ہے اور اخلاط کو نکالتی ہے اور بعد خون کے بلغم کو فضیلت ہے
اسواسطے کہ وہ خون بالقوہ ہے اور بعد بلغم کے صفرا کو ہے اسواسطے کہ بیچ حرارت کے خون سے
موافقت رکہتا ہے اور وجہ ذکر کرنے صفرا کی بعد خون کے بسبب موافق ہونے صفرا کے ساتھ خون کی حرارت مین ہے
ورنہ حقیقت مین مرتبہ اوسکے ذکر کا بعد بلغم کے ہے جیسا کہ اکثر کتابون معتبر مین ہے اور بعد
صفرا کے سودا ہے اگرچہ اس اعتبار سے کہ سودا ضد خون کا ہے کچہہ فضیلت نہین رکہتا ہے لیکن جو سودا
قوام بدن مین محتاج الیہ اور رکن ہے مانند اور اخلاط کے اور مقابلہ کرنے والا خون کا ہی فضیلت سی خالی نہین ہے
اسلیے کہ راہین فضل کی مختلف ہوتی ہین وکل واحد منہما ینقسم الی طبیعی وغیر طبیعی اور ہر ایک اخلاط سے
منقسم ہوتا ہے دو قسم پر ایک طبیعی دوسرا غیر طبیعی اما الدم الطبیعی فہو احمر اللون لانتن لہ حلو جدًا
اما خون طبیعی پس وہ سرخ رنگ ہے اور بوی بد نہین رکہتا اور شیرین زیادہ ہے نسبت اور خلط شیرین کے
جاننا چاہیے کہ بیچ اصطلاح اطبا کے خلط طبیعی اوسکو کہتے ہین کہ کبد مین پیدا ہوا ور بدن کو نفع دے
پس جو خلط کہ کبد مین پیدا ہو لیکن بدن کو اوس سے نفع نہو یا جو خلط کہ اور عضو مین پیدا ہوا اونکو غیر طبیعی
کہتے ہین اور خون طبیعی کی چار صفت ہین تین اونمین سے مصنف نے ذکر کیا ہے اور چوتہی اعتدال قوام ہے
چنانچہ چارون مفصل ذکر کرتے ہین ساتھ بہت فائدون کے جان تو کہ پہلی صفت خون مین سرخ ہونا ہے
اسواسطے کہ کبد بہی سرخ ہے اور اوسکا مولد ہے اس معنی سے کہ اوسکو مشابہ اپنے کرتا ہے تو اوس سے
غذا کرے اور ظاہر ہے کہ جب سفیدی کیلوس کی جسم سے دور ہو کر سرخ ہو جاوے دلیل استحالہ

تمام کی ہوتی ہے بسبب مشابہت کے اور دلیل دوسری اوپر فضیلت سرخی کے یہ ہے کہ سرخی دلیل معتدل ہونے گرمی کی ہے جیسے زردی دلیل زیادتی گرمی کی اور سیاہی دلیل غلبہ سردی کی اور سفیدی دلیل خامی کی ہے اور سرخی خون کی باعتبار مکان کے ہے متفاوت ہوتی ہے جو خون دل اور شرائین مین ہے ناصع الحمرہ ہے نسبت اوس خون کے اور وہ اور کبد مین ہے ورنہ حقیقت مین خون طبیعی خالی ہے جس جگہہ کہ ہو اسواسطے کہ ناصع الحمرہ وہ سرخی ہے کہ مائل بہ شقرت و زردی ہو اور جو خون کبد اور وریدون مین ہے خالی ہے یعنے سرخ صرف کچہ زردی اور سیاہی اوسمین نہو اور سرخی اسکی نسبت خون شرائین کے غلیظ ہوتی ہے صفت دوسری وہ ہے کہ بو بی متعفن اور بوی ترش وغیرہ روایح ردی نہ رکہتا ہو حاصل یہ ہے کہ کوئی قسم بوے بد اور ترش وغیرہ نہ رکہتا ہو اور مائن نے بر سبیل مثال کے کیلئے من کو ذکر کیا ہے ورنہ مقصود سب روایح ردیہ سے خالی ہوتا ہے اور ساتھ اسکے چاہیے کہ عدیم الرایحہ بھی نہو کہ یہ دلیل غلبہ سردی کی ہے صفت تیسری وہ ہے کہ معتدل القوام ہو یعنی قوام اسکا متوسط ہو درمیان قوام صفرا اور بلغم اور سودا کے مانند صفرا کے پتلا نہو اور مانند دونون خلط باقی کے گاڑہا نہو اسواسطے کہ بہت پتلا ہو یون کی غذا ہونے کی صلاحیت نہین رکہتا ہے اور گاڑہا بہت پیدائش روح کی لیاقت نہین رکہتا ہے اور معتدل دونون کی صلاحیت رکہتا ہے اور جو یہ صفت ظاہر تھی مصنف نے ذکر نہ کیا صفت چوتہی وہ ہے کہ شدید الحلاوت اور شیرین ہو یعنے لذیذ ہو اور مزہ اوسکا مشابہ مزہ شیرین چیز کے ہو مانند شہد اور شکر کے نہ یہ کہ شیرینی اوسکی مثل شیرینی شہد اور شکر کے ہو اور فائدہ اوسکی شیرینی کا یہ ہے کہ اعضا اوسکو جلد اور زیادہ جذب کرین اسواسطے کہ اعضا سب شیرین ہین مگر بعضے اعضا مین باوجود شیرینی کے تہوڑی کڑوائی محسوس ہوتی ہے مانند شہد کے کہ جب حد معین سے زیادہ جوش کرے مائل بہ تلخی ہوتا ہے اور بعض اعضا مین کسیلا پن اور بعض مین پہیکا پن جیسے فواکہ شیرین بعضے مائل بہ کسیلا پن ہین مانند بسر کے اور بعضے مائل بہ پہیکا پن مانند تربوز کے اما غیر الطبیعی فھو الذی یخالفہ اور خون غیر طبیعی وہ ہے کہ مخالف خون طبیعی کے ہو اور یہ غیر طبیعی دو حال سے خالی نہین ہے ایک وہ کہ سب صفات طبیعی مین مخالف ہو جیسے خون بد بو منتن غلیظ القوام معدوم الحلاوۃ یعنے بد بو قوام مین گاڑہا ہو اور شیرین نہو اوسکو غیر طبیعی مطلق کہتے ہین دوسرا وہ کہ بعضے صفات مین مخالف ہو اسکو غیر طبیعی بیچ صفت مخالف کے

کہین گے مثلاً اگر خون سرخی سے خالی ہو اوسکو غیر طبیعی رنگ مین کہین گے اور اگر ساتھ بدبو کے ہو غیر طبیعی بو مین کہین گے اور اگر مزا بگڑا ہو یا قوام غیر طبیعی مزے مین یا قوام مین کہین گے اسی قیاس پر اگر مخالفت دو صفت مین یا تین مین ہو غیر طبیعی کو بھی اونہین سے مقید کرینگے جیسا کہ کہتے ہین مخالف رنگ اور بو کو غیر طبیعی ہے رنگ اور بو مین چہپا نرہے کہ خون غیر طبیعی دو قسم ہے ایک وہ کہ خون اپنی ذات مین بدون ملنے اور خلط کے کوئی سبب نے دائرہ طبیعی سے باہر آوے دوسرا وہ کہ بسبب ملنے کوئی خلط کے اخلاط اربعہ سے غیر طبیعی ہوا جس خلط نے کہ اوسکو بگاڑا ہے نشان اوس خلط کا خون مین ظاہر ہوگا بدن مین اور بعد نکلنے کے بدن سے جیسا کہ چھپا نہین ہے اور یہ غیر طبیعی کبھی ساتھ عفونت کے ہوتا ہے اور کبھی بدون عفونت کے اور تعفن خون کو تپ مطبقہ لازم ہے اگر تعفن داخل رگون مین ہو اور اگر خارج رگون سے ہو تپ نہین پیدا کرتا ہے مگر یہ کہ ورم بڑا پیدا کیا ہو خصوصاً باطن مین کہ اس تعفن سے تپ عرضی لازم ہوگی اگر کہین کہ خون ساتھ اور اخلاط کے مرکب ہے جسوقت وہ بگڑیگا چاہیے کہ جو اخلاط اوس سے ملے ہین بگڑ جاوین اور مرض دموی اکیلے کو وجود نہو ہم جواب دینگے کہ اگرچہ اخلاط ساتھ خون کے مرکب ہین لیکن تب بھی خون اپنی بساطت پر باقی ہے وہ ساتھ اخلاط کے ملکر ایک ذات نہین ہوا ہے تو فساد خون کا مستلزم ہو فساد اور اخلاط کو اسیطرح جو خلط کہ ساتھ خون کے مرکب ہے رگون مین آپسمین امتیاز رکھتے ہین ایکذات نہین ہوئے ہین اسی سبب سے وقت کہانے مسہل کے وہی خلط اسہال مین نکلتا ہے کہ دوا ئے مسہل اوس سے مخصوص ہے اور تعفن اوس خلط کا موجب عفونت اور خلط کا نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ مادہ ہر خلط کا متفاوت ہے اور متغیر ہونا ہر خلط کا خاص ہے ایک سبب سے اور ہر ایک سبب مغیر مغائر ہے مغیر دوسرے کے لہذا جو چیز کہ مفسد صفرا ہے مفسد بلغم کو نہین ہے اسواسطے کہ جو اخلاط کہ آپس مین مخالف ہین مفسد ہر ایک کا بھی آپس مین مخالف ہوگا اور بالفرض اگر ایک چیز دو خلط کو مفسد ہو یا زیادہ دسے لیکن افساد ایک خلط سے افساد دوسرے کا لازم نہین آتا ہے بسبب اختلاف مادون کے اسواسطے کہ مادہ تعفن کا سریع الانفعال ہے اور مادہ بعضے کا بطی الانفعال ہے اور وہ بھی مشروط بشرائط ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ فساد خون کا اور اخلاط کو فاسد نہین کرتا ہے

اور فاسد کرنا لازم نہین ہے اور نہ واجب ہے جان تو کہ بعضی آدمی مین خون نہایت رقیق او رہت ہوتا
یہان تک کہ پسینے مین نکلتا ہے اور کبھی قوام خون کا غلیظ زیادہ ہوتا ہے یہان تک کہ بستہ ہو جاتا ہے جیسا کہ
مجذوم مین فائدہ معلم اول یعنے ارسطو نے کہا ہے کہ جو خون کہ بستہ ہو جاتا ہے مگر خون اونٹ اور خرگوش کا
اور جو حیوان کہ دلیل و سطبر ہے خون اوسکا غلیظ ہے اور جو حیوان کہ صاحب وہم کا ہے دماغ اور دل اور حجاب درکبد
رکھتا ہے اما الصفرا الطبیعیۃ فھی زعوۃ الدم الطبیعی وھو احمر تام مع خفیف حاد اما صفرای طبیعی پس وہ
سر جوش و کف خون طبیعی کا ہے اور وہ سرخ خالص اور ہلکا اور تیز ہے جان تو کہ اوپر کہہ چکے ہین کہ جو خلط
طبیعی ہے پیدائش اوسکی کبد مین ہے اور اوصاف ذاتی صفرا کے تین ہین ایک وہ کہ سرخی اوسکی مائل بزردی ہے
مانند بال زعفران کے اور زیہ بسبب اوسکے زیادتی لطافت کی ہے اوپر خون کے اور مقرر ہے کہ جسم سرخ کہ لطیف
اور رقیق ہو زردی مارتا ہے دوسرا وہ کہ ہلکا ہو اسواسطے کہ اوپر طبیعت آگ کے ہے اور اس سبب سے سب اخلاط سے
اوپر ہوتا ہے تیسرا وہ کہ تیز ہو اسواسطے کہ بسبب زیادتی جوش کے پیدا ہوتا ہے اور وہ موجب شدت گرمی کا ہے
اسی سبب سے گزرنا اوسکا اوپر امعا اور مری کے سوزش اور لذع پیدا کرتا ہے واما غیر الطبیعی فاقسامہ اربعۃ
لیکن صفرای غیر طبیعی پس چار قسم ہے الاول المرۃ الصفرا وھی صفراء تخالطھا رطوبۃ رقیقۃ پہلے مرہ صفرا ہے
اور وہ ایسا صفرا ہے کہ رطوبت رقیق بلغمی اوس سے مرکب ہو جان تو کہ مرہ بکسر میم اور تشدید رای مہملہ
ساتھ ہاکی بیچ لغت کے بمعنے شدت اور قوت ہے جو صفرا قوی زیادہ سب اخلاط مین ہے اوسکو مرہ کہتے ہین
اور اسیطرح سودا کو بھی لیکن جو خاص اس قسم کا اصطلاح مین نام مرہ صفرا ہوا ہے اسواسطے کہ جو اور اقسام صفرا کے
ایک ایک نام سے خالص ہوے بسبب مشابہت کے کہ آگے کہا جاوے گا اور اس قسم مین مشابہت نہ تھی پس
اس قسم کا نام عام رکھا تو اور اقسام سے ممتاز ہو اور وجہ دوسری یہ ہے کہ یہ قسم بنسبت اور اقسام صفرا کے کثیر الوجود ہے
پس تسمیہ اسکا اس نام سے خبر دیتا ہے اس امر پر کہ گویا صفرا منحصر اسی قسم مین ہے اور رنگ اس قسم کا زرد ہوتا ہے
اسواسطے کہ رنگ صفرای طبیعی کا سرخ ہے اور رنگ بلغم کا سپید اور ملنے سرخی سے ساتھ سفیدی کے زردی حاصل
ہوتی ہے الثانی المحیۃ وھی التی یخالطھا رطوبۃ غلیظۃ نوع دوسری صفرای نا طبیعی سے مسمی الصفری مخی ہے
اور وہ ایسا صفرا ہے کہ اوسمین رطوبت غلیظہ بلغمی ملی ہو اور مشابہ زردی انڈے کی ہو از روے
قوام اور رنگ کے لہذا منسوب بمح کیا ہے اور مح بضم میم اور حای مہملہ صفرۃ البیض یعنے زردی انڈے کی ہے
اور یہ قسم بھی زرد ہوتی ہے اوس سبب سے کہ پہلے نوع مین بیان کیا گیا الثالث الصفرا الکراثیۃ وہیہ

ان تکون مرکبۃ من الصفراء المحترقۃ ومن المرۃ الصفراء وقولہ ہا انما تکون فی المعدۃ نوع تیسری کا نام
صفراے کراثی ہے یعنے موافق رنگ گندنا کی اور وہ ایسا صفرا ہے کہ صفرا جلا ہوا اور مرہ صفرا مل جاوے اور پیدا
اسکی معدہ مین ہوتی ہے نہ اور جگہ اس طور پر کہ بعضے اجزا صفرا کے جل جاوین بدون ملنے او کسی چیز کے
او سیاہ ہو جاوے شدت احتراق سے پس اور صفراے کہ زردی ملکر مشابہ ہو جاتا ہے ساتھ رنگ پانی
گندنا کی اسواسطے کہ سیاہی اور زردی کے ملنے سے سبزی حاصل ہوتی ہے الرابع الصفراء الزنجاریۃ وہی
اخس انواع الصفراء وطبعہا قریب من السموم نوع چوتھی کا نام صفراے زنگاری ہے اور وہ گرم زیادہ
سب اقسام صفراے سے طبیعت اوسکی نزدیک زہرون کے ہے اور حقیقت مین یہ قسم تیسری قسم مین
داخل ہے ساتھ تھوڑے فرق کے اور وہ ایسا ہے کہ جب احتراق صفرا کا کہ مرکب صفراے غیر محترق سے
ہوتا ہے شدید ہو کراثی ہوتا ہے اور جب احتراق شدید ہو جاوے زنگاری ہوتا ہے اسواسطے کہ شدت گرمی کے
کہ رطوبت دور ہوتی ہے اور ہوا گھس آتی ہے جسم سفیدی مارتا ہے جیسا کہ راکھ مین دیکھا جاتا ہے کہ نسبت
کوئلے کے سفید ہوتی ہے اسواسطے کہ کوئلے مین گرمی نے خوب اثر نہین کیا لہذا رطوبت اوسکی کہ سبب کاوٹ
اوسکے اجزا کی ہے اوسمین باقی ہے اور اوسی سبب سے اوسمین ہوا نہین آسکتی ہے لہذا سیاہ ہے
اور جب گرمی زیادہ اثر کرتی ہے اور رطوبت کو دور کرتی ہے یہان تک کہ اجزا اوسکے آپس سے جدا
ہو جاتے ہین اوسوقت سپیدی مائل ہو جاتی ہے اور ایک نوع اور ہے صفراے ناطبیعی کہ ماتن نے
اوسکو کھلکر بیان نہین کیا وہ ایسا صفرا ہے کہ صفراے طبیعی ساتھ تھوڑے صفراے ناطبیعی یعنے محترق کے
ملے اوسکو صفراے محترق کہتے ہین رنگ اوسکا سرخی مائل کمودت ہوتا ہے بسبب ملنے صفرا کے ساتھ سوداے
اور قید تھوڑے ملنے سودا کی ساتھ صفرا کے اس لیے ہے کہ اگر سودا بہت ملی اسکو اصناف سودا ہی شمار کرینگے
نہ صفراے اسواسطے کہ حکم غالب کو ہوتا ہے او حقیقت مین صفراے محترق یہی ہے اور اگرچہ کراثی اور زنگاری کو
صفراے محترقہ کہتے ہین لیکن مجازا ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ کراثی اور زنگاری کے کہ بعضے اجزاے صفرا المحترق شدہ کے
ساتھ بعضے صفرا کے کہ محترق نہین ہوئے ملتا ہے یہ شرط ہے کہ اختلاط اونکا شدید ہو یہان تک کہ ابصارت
اوسمین فرق نکرسکے اسواسطے کہ اگر ایسا نہو بلکہ اجزاے محترقہ غیر محترقہ سے ممتاز ہون اوسکو سوداے
صفراوی کہینگے یعنے ایسا سودا ہے کہ صفرا کے جلنے سے حاصل ہوا ہے اور فرق بیچ کراثی اور زنگاری کے
اور بیچ اور اقسام کے یون ہے کہ ملنے والا کراثی زنگاری مین خود صفرا ہے باعتبار اختلاف اجزا کے

اور مختلط اور اقسام مین وارد خارجی ہے یعنے مختلط اوسکا اور غیر مختلط اور سبب دونون ایک نہین ہیں

انتباہ بعض طبیبون نے کہا ہے کہ صفراے طبیعی شیرین ہے مانند شہد کے اور علامہ قرشی بھی اسکو تجویز کرتا ہے لہذا بیچ شرح قانون کے لکھا ہے کہ انا قد مرضنا بحمی کنا یقینا فیہا صفراء محضۃ وکان طعمہا حلواً جان تو کہ اختلاط خون کا ساتھ صفرا کے سبب ناطبیعی ہونے صفرا کا نہین ہو سکتا ہے اکثر مین اسواسطے کہ اگر خون کم ہے صفرا اوسکو اپنے طرف مستحیل کر لیتا ہے اور اگر بہت ہے اوسکو خون صفراوی کہتے ہین صفراے ناطبیعی پس ثابت ہوا کہ صفرا ناطبیعی نہین ہوتا ہے مگر بسبب ملنے بلغم کے یا سودا کے بشرط غلبہ صفرا کے اوپر اوسکے از روے کیفیت کے بلغم مین اور از روے کمیت کے سودا مین یا بسبب احتراق بعض اجزاے صفرا کے اور ملنا اوسکا ساتھ اور اجزاے صفرا کے کہ محترق نہین ہین بشرط شدت اختلاط کے جیسا کہ کہا گیا

فائدہ صفرا کے نافذ ہوتا ہے ساتھ خون کے تیزی اوسکی کمتر ہے تیزی اوس صفرا سے کہ جاتا ہے مرارہ مین اسواسطے کہ قلیل الحدت تغذیہ کے مناسب ہے اور کثیر الحدت اوسی ہے واسطے غسل فضول اور خبردار کرنے امعا اور عضلہ مقعدہ کو اوپر نکالنے فضول کے اَمّا البلغم الطبیعی فہو الذی یصلح لان یصیر دماً وکانہ دم قاصر عن تمام النضج لیکن بلغم طبیعی پس وہ ہے کہ صلاحیت اس امر کی رکھے کہ جلد خون ہوے گویا وہ خون ہے کہ ابھی تک نضج خوب نہین پایا یعنے قریب خون بننے کے ہے اور قید قریب کی اسواسطے کیا ہے کہ تو بلغم کھٹا اور پھیکا کہ اقسام غیر طبیعی سے ہین طبیعی سے خارج ہو جاوین اسواسطے کہ یہ دونون اگرچہ صلاحیت خون ہونے کی رکھتے ہین لیکن بعید ہین استحالہ مین لیکن پھیکا نسبت کھٹے کے قلیل البعد ہے اور جو بلغم مانند خون کے مہیا کیا گیا ہے واسطے غذا ہونیکے اوسکے لیے مفرغہ نہین ہے جیسا کہ واسطے صفرا کے مرارہ اور واسطے سودا کے طحال ہے بلکہ وہ ساتھ خون کے رگون مین جاری رہتا ہے تو وقت حاجت کے خون ہو جاوے اور بلغم طبیعی کی دو صفت ہین ایک میٹھا ہے قلیل اسواسطے کہ وہ قریب نضج کے ہے اور شیرینی تابع نضج کو لازم ہے جیسا کہ خون مین کہا گیا دوسرا اعتدال قوام کے اور وہ خون سے تھوڑا غلیظ ہوتا ہے بسبب کمی نضج کے اور بلغم طبیعی شدید البرد نہین ہے بلکہ وہ بقیاس بدن کے قلیل البرد ہے اور بقیاس خون اور صفرا کے سرد ہے وَاَمّا غیر الطبیعی فاقسامہ خمسۃ لیکن غیر طبیعی پس اقسام اوسکے پانچ ہین جان تو کہ بلغم غیر طبیعی وہ ہے کہ خون ہو جانے سے بعید ہو یا غیر ممکن الاستحالہ بخون ہو پیدائش اوسکی کبد مین ہو خواہ اور جگہ مانند معدہ اور ماساریقا کے

اور جو کچھ پہلے تغیر بلغم مین یا از روے مزے کے ہوتا ہے یا از روے قوام کے لیکن تغیر از روے رنگ اور
بو کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ سب اقسام بلغم کے سفید عدیم الرائحہ ہین اسواسطے بلغم بارد ہی اور برد
موجب سفیدی کا اور باعث عدم رائحہ کا ہے پس اگر اوسمین کوئی چیز ملکر اوسکے رنگ کو متغیر کرے
اوسکو اقسام ملنے والی سے شمار کرینگے اقسام بلغم سے شمار نہین کیا جاوے گا اسی سبب سے صفراے محیہ کو
اقسام صفرا سے جانتے ہین باوجود اسکے بلغم نسبت صفرا کے اوسمین زیادہ ہوتا ہے اور وجہ شمار کرنیکی
اقسام ملنے والی سے یہ ہے کہ ہر چیز کو نسبت کرتے ہین اوسکے طرف کہ جو محسوس زیادہ ہو اور بیچ اوس مادہ کے
کہ صفرا اور بلغم ملے ہون جو محسوس ہوتا ہے یعنے رنگ اوسکا وہ زرد ہے نہ سفید **فائدہ** بلغم طبیعی اگر متعفن ہو
اوسکو ناطبیعی مین سے شمار نہین کرتے اسواسطے کہ عفونت ساتھ کسی نوع کے انواع بلغم سے مخصوص
نہین ہے بلکہ سب اقسام مین ہوسکتی ہے اور عام ہے کہ بلغم متعفن طبیعی ہو یا ناطبیعی اور جو بلغم طبیعی
بیچ اصطلاح کے اوس بلغم کو کہتے ہین کہ کبد مین پیدا ہوا ور اون اوصاف کے کہ مذکور ہوے موصوف ہو
متعفن ہونا اوسکا ساتھ باقی رہنے اوصاف مذکورہ کے مقصود مین نہین خلل کرتا ہے اس سبب سے کہ عفونت
اگرچہ حقیقت مین امر غیر طبیعی ہے لیکن جمع ہونا ساتھ بلغم طبیعی مصلح کے منافی نہین ہے الاول
الحلو وہو الذی یخالطہ قدر من الخلط الحار نوع پہلی اقسام خمسہ بلغم سے بلغم شیرین ہے کہ ملا اوسمین
تھوڑا خون اور یہ قسم بیچ اکثر کتابون کے نہین ہے الثانی المالح وہو الذی یخالطہ مرۃ محترقہ
وہو اسخن الاصناف نوع دوسری بلغم شور ہے کہ ملے ساتھ بلغم کے تھوڑ مرہ محترقہ اوس قدر
کہ یبوست اور شوریت پیدا کرے اوس مین اور رنگ زرد غالب نہو اسواسطے کہ اگر زردی
غالب ہوگی اقسام بلغم سے شمار نہوگا جیسا کہ صفراے محیہ مین کیا گیا ہے اور وہ گرم ترین انواع
بلغم سے ہے اور مائل ہے بگرمی اور خشکی ایسا کہا ہے شیخ نے اور یہ کلام یعنے گرم ترین ہونا
بلغم شور کا ساتھ قضیہ کلیہ اطبا کے کہ کہتے ہین کل بلغم بارد رطب کے منافات اور مخالفت نہین ہے
اسواسطے کہ یہ قضیہ کلیہ بنظر خون اور صفرا کے ہے یعنے حکم کرنا سب اقسام بلغم پر یہ برودت اور
رطوبت نسبت خون اور صفرا کے ہے اور بلغم ہرچند گرم ہو نسبت خون کے سرد ہوگا اور ہر چند
میل بخشکی کریگا نظر بصفرا کے رطب ہوگا اور یہی علما نے کہا ہے کہ حکم برودت اور رطوبت باعتبار
طبیعت بلغم کے ہے پس عارض ہونا گرمی اور خشکی کا نسبت کوئی عارض سے اوس حکم کو ناقض نہین ہوسکتا ہے

جیسا کہ گرم ہونا پانی کا ساتھ اوسکی سردی کے طبعی ہے منافات نہین رکھتا ہے اور سبب ترشی کا یہ ہے کہ جو ایک
مقدار معتدل صفرا کا ساتھ بلغم کے ملتا ہے بعضے اجزاے بلغم کو جلاتا ہی پس حاصل ہوتی ہے اوس سے کچھ لذع
کہ اوسکو لذوعت کہتے ہین الثالث الحامض وہو بلغم علت فیہ الحرارۃ ضعیفۃ نوع تیسری ترش ہے کہ بلغم مین
حرارت ضعیفہ اثر کرے اور یہ قسم مائل بہ برودت عجیب ہے اور ترش ہونے کے چار سبب ہین ایک وہ کہ سوداے ترش
ہو ہمین ملے اور مقدار کہ مزے کو کھٹا کرے لیکن رنگ کو متغیر نکرے اسواسطے کہ اگر رنگ کو متغیر کیا اقسام سوداے
شمار کیا جاوے گا نہ بلغم سے سبب دوسرا وہ کہ حرارت غریبہ قوی زیادہ حرارت غریزیہ سے بلغم شیرین مین پیدا ہو کر
اوسکو جوش دے اور حرارت غریزی تحلیل ہو جاوے اور برودت غلبہ کرے اور بلغم ترش ہو جاوے جیسے کہ عصارات
ترش ہوتے ہین شدت گرمی مین سبب تیسرا وہ کہ بیچ بلغم شیرین کے برودت غالب ہو اور حرارت غریزی کے
پس حرارت ذاتی اوسکی مغلوب و منطفی ہو جاوے اور اوس سبب ترشی ظاہر ہو جیسے کہ اکثر عصارات ترش
ہوتے ہین شدت جاڑون مین سبب چوتھا وہ کہ حرارت غریزی ضعیف عمل کرے بیچ بلغم پھیکے کے اور پکانے کے
اور سبب پیدا کرنے تحلل کے کہ حرارت کو لازم ہے بلغم کو مستعد قبول کرنے برد خارجی کے کرے پس ترشی اوسمین ظاہر
جیسے فواکہ پھیکی کہ اوسکو حرارت ضعیفہ کم پکاوے اور وہ ترش ہو جاوین فائدہ بلغم ترش دو وجہ سے خارج نہین ہے
ایک وجہ یہ کہ کوئی چیز غریب ترشی کی سوا بلغمی اوسمین ملے دوسری وجہ یہ ہے کہ بدون ملنے اور چیز کے اوسکو فعل اپنا تغیر ہو جاوے
اور وہ معلوم ہو یا نہو اور سبب ترشی ہونے معلوم کا یا حرارت ہو یا برودت ہو اور سبب ترشی ہونے نامعلوم کا یا حرارت غریزی ہو نقصان جیسا کہ
چارون قسم مین کہا گیا فائدہ برودت سب اقسام بلغم سے بیچ قسم تیسری کے ظاہر ہے اور اسیطرح خشکی بیچ قسم
جو پاس ہے ہو سبب ملنے سوداے اور بیچ باقی اقسام کے سبب خشکی کا ثابت ہونا ثابت کہ سبب پکنے کی اور تحلیل
ساتھ ارضیت کے سبب شور ہی انفعال کے الرابع العفص وہو الذی یخالطہ یغلب علیہ الجوہر الارضی وہو
اکثف الاصناف نوع چوتھی بلغم عفص ہے یعنی زمخت کہ اوسکو کسیلا اور کھٹا کہتے ہین اور وہ ایسا بلغم ہے
کہ غالب آوے اوسپر جوہر ارضی اور یہ قسم بلغم سے کثیف ترین اقسام مین ہے اور پیدا ہونا اسکا
دو طور پر ہے ایک وہ کہ سوداے عفص جیسے کچا اوسمین ملے اور مزہ اوسکا تغیر کردے اور جیسا کہ
سودا جبتک پکا نہین ہے کسیلا ہوتا ہے اور بعد پکنے کے ترش ہوتا ہے پس اگر سوداے کچا بلغم مین ملتا ہے
اوسکو بھی کسیلا کرتا ہے اور اگر سوداے پکا اوسمین ملتا ہے اوسکو ترش کرتا ہے دوسرا وہ کہ سردی
شدید اوپر بلغم کے غلبہ کرے اور اوسکی مائیت کو منجمد کرے اور اوس سبب سے مستحیل بہ ارضیت

اور عفص ہو جاوی مانند فواکہ نو پیدا کے کہ ابھی تک حرارت ضعیفہ نے کہ باعث ترشی کے ہی اور حرارت قوی نے کہ باعث
حلاوت کی ہی کچھ اوسمین اثر نہ کیا ہو کسیلا ہوتا ہے اور یہ قسم بھی بسبب برودت اور یبوست کے ہی بلکہ اسکا میل بلغم ترش سے زیادہ ہے
اور علت برودت اور یبوست کی او وجہ سے ہونے اسکے مناقضہ کے ساتھ قضیہ کلیہ اطبا کے کہ بلغم رطب ہے بیچ بحث ترش

اور شور کے مذکور کی گئی ہے الخامس التفہ وہو الذی لا طعم لہ و یغلب علیہ الجوہر المائی وہو ابرد
الاصناف نوع پانچوین تفہ ہے یعنے پھیکا اور وہ ایسا ہے کہ بمزہ ہو اور اس پر جوہر مائی غالب ہے
اور سرد ترین اقسام بلغم سے ہے اور کثیر النضاجت اور بعید مستحیل ہونے سے طرف خون کے اور اس قسم کو
مسیخ بھی کہتے ہین بسیم مفتوح اور سین مہملہ مکسور اور یاے تحتانی ساکن اور خاے معجمہ کے اوپر وزن
فعیل کے اسواسطے کہ لغت مین مسیخ اور تفہ مترادف ہین اور سبب بمزہ ہونیکا یہ ہے کہ وہ ساتھ کوئی چیز
مغیر کے ملا نہین اور متعفن نہین ہوا اسواسطے کہ وہ بلغم کہ ابھی نضج نہین پایا ہو اور متعفن ہو یہان تک
کہ لطیف اوسمین سے تحلیل ہو جاوے بہت ٹھہرنے سی اور باقی غلیظ ہو جاوے اسمین سے بھی زیادہ ہوتی ہے
بسبب کثافت کے لیکن جو اختلاط مغیر اور مبدل مزے سے خالی ہے ساتھ کسی مزے کے معلوم سے
موصوف نہین ہے اور اوپر اوس کیفیت کے کہ مائیت کو لازم ہوتی ہے یعنے بے طعمی پر باقی ہے
اور یہان اعتراض کیا ہے لوگون نے اسطرح سے کہ اطبانے اس قسم کو بیچ اقسام اوس بلغم کے کہ غیر طبیعی
از روے مزے کے ہے ضبط کیا ہے پس جو چیز کہ مزہ نرکھے اوسکو مزے والی مین ذکر کرنا مناسب نہین ہوتا ہے
جواب اسکا دو طور سے دیتی ہین ایک یہ کہ مسیخ کو اقسام بلغم مزے والے سے نہین گنا ہے بلکہ اقسام بلغم سے
گنا ہے از روے مقسم کے یعنے بلغم دو طرح سے ہے ایک وہ کہ مزہ رکھتا ہے دوسرا وہ کہ مزہ نہین رکھتا ہے پس مقسم
از روے بلغم کے دو قسم ہوتا ہے جیسا درست ہے کہ کہین حیوان از روے نطق کے یا انسان ہے یا غیر انسان
ساتھ اس امر کے غیر انسان ناطق نہین ہوتا ہے دوسرا یہ کہ لفظ طعم کی کبھی اوس چیز پر بولتے ہین کہ جس پر
حس ذوق حکم کرے اور محکوم علیہ کیفیت موجود ہو یا محکوم علیہ غیر کیفیت موجود ہو **فائدہ**
بلغم یا طبیعی ہی یا از روے مزے کے ہوتا ہے یا از روے قوام کے جو از روے مزے کے ہے اور ماتن نے اوسکو ذکر کیا ہم کہہ چکے اب جو بلغم غیر طبیعی
از روے قوام کے ہے اور ماتن نے اوس سے تعرض نہین کیا ہم بیان کرتے ہین جان تو کہ بلغم غیر طبیعی از روے قوام کے
دو قسم ہے ایک وہ کہ متفق القوام ہو دوسرا وہ کہ مختلف القوام ہو پس پہلی بیچ بیان متفق القوام کے
اور یہ دو طرح پر ہے ایک وہ کہ نہایت پتلا ہو اور سبب اوسکا غالب ہونا اجزاے مائیہ کا ہے اوپر اور جو خاکیت

رقت سے مشابہ پانی کے ہے اوسکو پانی کہتے ہین اور وہ بواسطہ رقت کے سریع الاثر ہے عضو مین دوسرا وہ کہ نہایت غلیظ ہو اوسکو جصی کہتے ہین اور اس سے گمان ہو کہ تشبیہ ساتھ جص یعنے گچ باعتبار کثافت قوام کے ہے کہ وہ مانند گچ کے غلیظ ہے اسواسطے کہ قوام کوئی بلغم کا بلغم سے اس کثافت کو نہین پہونچتا ہے بلکہ تشبیہ اوسکی اس اعتبار سے ہے کہ جو گچ پانی مین ڈالین سفیدی اوسمین مشابہ تھوڑی غلظت کے ظاہر ہوتی ہے اسیطرح یہ بلغم بیچ سفیدی اور غلظت ساتھ اوسکے مشابہ ہے اور وہ غلیظ ترین اقسام بلغم سے ہے قسم دوسری بیچ مختلف القوام کے اور یہ بھی دو قسم ہے ایک وہ کہ اختلاف اوسکا محسوس ہو بسبب خامی کے اور اسکو خام کہتے ہین بسبب باقی رہنے کے اوپر خامی اپنی کے اگر کہین کہ جو چیز کہ اختلاف اوسمین محسوس ہو کیونکر اوسکے اختلاف کا حکم کر سکتے ہین جواب اسکا یہ ہے کہ حکم اس سبب سے کہ بعضے اجزا اوسکے جسم قابل مین سرعت کے ساتھ گلتے ہین اور بعضے اجزا اوسکے اس جلدی سے نہین گلتے پس کہا اس وجہ سے اختلاف کا حکم کرتے ہین اگرچہ اوسکے قوام مین اختلاف محسوس نہین ہے دوسرا وہ کہ اختلاف اوسکا معلوم ہو اور محسوس اسکو مخاطی کہتے ہین بسبب مشابہت کے ساتھ مخاط کے اسواسطے کہ مخاط یعنے بلغم ناک کا اکثر مختلف القوام ہوتا ہے

حس مین واما السوداء الطبیعیۃ فھی عکر الدم لیکن سوداے طبیعی پس وہ دُرد خون طبیعی کا ہے اسواسطے کہ نسبت سودا کے ساتھ باقی اخلاط کے مانند نسبت زمین کے ساتھ باقی ارکان کے ہے اور تمیز کرنا اوسکے سب اخلاط سے مانند تمیز ارضیت کے ہے اجسام سائلہ سے اور ارکان مین کوئی قابل ترسب کا نہین ہے مگر خون پس اگر خون محمود ہے رسوب اوسکا بھی محمود ہے یعنے طبیعی اور اگر محمود نہین ہے رسوب اوسکا بھی محمود نہین ہے اور غیر طبیعی ہے اور حصر قابلیت ترسب اجزا کا بیچ خون کے اس سبب سے ہے کہ مادہ خون کا لائق ترسب کے ہے بخلاف بلغم کے کہ غایت لزوجت سے صلاحیت اس کام کی نہین رکھتا ہے اسواسطے کہ اجزا اوسکے آپسمین متشبث ہین اجزاے ارضی کہ اوسمین ہین اور اجزا کو چھاڑ کر نیچے نہین بیٹھ سکتے ہین اور صفرا بھی قابل اس کام کے نہین ہے تین وجہ سے ایک یہ کہ مادہ اوسکا لطیف ہے اجزاے ارضی کمتر رکھتا ہے اور جو اجزاے ارضی کم ہوے پھاڑنے پر اچھی طرح نیچے آنے پر قادر نہو سکے وجہ دوسری یہ کہ مادہ صفرا کا دائم الحرکت ہے اور جو جسم مائل کہ متحرک ہوتا ہے اجزاے ارضی اوس سے مترسب نہین ہوتے جیسا کہ پانی جاری مین دیکھا جاتا ہے کہ اجزا ارضی جیسے پانی بند مین نیچے بیٹھتے ہین جاری پانی مین نہین بیٹھتے ہین وجہ تیسری یہ کہ مادہ صفرا کا بدن مین قلیل المقدار ہے اور رسوب اوسکا

کہ وہ قابل قبول ہے یا دفع ہو جاتا ہے تصرف حرارت غریزی سے یا متعفن ہوتا ہے تصرف حرارت غریبی سے
اور جب متعفن ہوا لطیف اوسکا تحلیل ہو جاتا ہے اور باقی کثیف ہو کر سوداے احتراقی ہوتا ہے نہ رسوبی
اور جب متحقق ہوا کہ واسطے رسوبیت کے اتنی شرطین درکار ہین سودا الطبیعی اوسے قابل اس کام کے نہوگا
کہ ترسب اوسکے اجزا مین ہو نہین سکتا پس ثابت ہوا کہ قابل رسوبیت کا مادہ خون کا ہے فقط و اما غیر الطبیعی
فہی الخلط المحترق لیکن سوداے ناطبیعی وہ خلط محترق یعنے جلا ہوا ہے جاننا چاہیے کہ جو خلط اخلاط اربعہ سے
کہ جلی یعنے اجزاے لطیفہ اوسکی تحلیل ہو جاوین اور اجزاے کثیفہ باقی رہین وہ سوداے غیر طبیعی ہے اور اسکو
سوداے احتراقی اور مرہ سودا کہتے ہین اسواسطے کہ محترق ساتھ قوت اور تیزی کے ہوتا ہے اور معنے
مرہ کے قوت ہے لیکن جان تو کہ تیزی سوداے محترق کی بیچ قوت اور ضعف کے باعتبار تیزی اوس خلط کے
کہ اوس سے حاصل ہوتی ہے مختلف ہوتی ہے جو احتراق صفرا سے ہو تیز زیادہ ہے اوس سے کہ احتراق خون
سے ہو اور جو احتراق سودا سے ہو تیز زائد ہوتا ہے کہ جو احتراق بلغم سے ہو اور اسیطرح بیچ قلت فساد کے
اور سرعت فساد کے احوال اسکا بھی مختلف ہے سوداے دموی قلیل الفساد اور بطی الرداءت ہے اسواسطے
کہ خون افضل اخلاط ہے اور مناسب حیات اور صحت کے ہے اور سوداے صفراوی شدید الفساد اور
سریع الرداءۃ ہے بواسطہ افراط تیزی اور لذع کے اور سرعت نفوذ کے لیکن علاج بھی جلد قبول کرتا ہے
اور بیچ تھوڑی مدت کے آخر ہو جاتا ہے بسبب لطافت مادہ کے اور سوداے سوداوی جو سوداے رقیق سے ہو
ردی زیادہ ہے اوس سے کہ سوداے غلیظ سے حاصل ہو اسواسطے کہ وہ بسبب رقت کے گھسنے والا زائد
اور نافذ ہے لیکن اگر تدارک کیا جاوے علاج کو جلد قبول کرتا ہے اسواسطے کہ مادہ رقیق جلد تحلیل ہو جاتا ہے
اور جو سوداے غلیظ سے ہو غلیان اوسکا اور چپکنا اوسکا اعضا مین کمتر ہوتا ہے واسطے غلظ مادی کے
لہذا بیچ تحلیل اور نضج اور قبول علاج کے عاصی ہوتا ہے اور سوداے بلغمی رقیق ہو یا غلیظ کمتر قبول
کرتا ہے رداءت کو نسبت اخلاط ثلثہ کے لیکن جو مادہ اوسکا غلیظ ہے اور لزج تحلیل جلد نہین ہوتا ہے
اور ضرر اوسکا اگرچہ کمتر ہے لیکن دیر تک رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس باب مین غلیظ نسبت رقیق کے
زیادہ ہے فائدہ سوداے دموی کہ بیچ اوسکے اجزاے احتراق عام نہو مزہ اوسکا شور ہوتا ہے
مائل بشیرینی تھوڑی سے ہوتا ہے اور جو بیچ اوسکے احتراق عام ہوتا ہے کڑوا ہوتا ہے اور سوداے
صفراوی کڑوا زیادہ ہوتا ہے اور سوداے بلغمی جو کچھ کہ بلغم مالح سے ہوتا ہے کڑوا مائل بشوریت ہوتا ہے

اور جو بلغم غلیظ سے ہوتا ہے مائل ترشی ہوتا ہے یا مائل کسیلا پن اور سوداے سوداوی جو کہ سوداے رقیق سے ہو شدید الحموضت ہوتا ہے اور ساتھ سرکہ کے مشابہ ہوتا ہے بیچ مزے اور بو کے اور جو سوداے غلیظ سے ہوتا ہے ترشی اوسمین کمتر ہوتی ہے اور مائل بہ کسیلا پن ہوتا ہے **انتباہ** سوداے غیر طبیعی تین طرح ہے ایک یہ کہ احتراق اخلاط سے ہو اور یہ مفصل کہا گیا دوسرا وہ کہ برد خارجی یا داخلی کوئی خلط اخلاط سے بستہ ہو کر سودا غیر طبیعی ہووے اور اس سبب سے کہ یہ قسم قلیل الوجود ہے ماتن پیچھے اسکے بیان کے نہوا اور یہ سودا مخصوص بخشن اور غلیظ ہوتا ہے اور بدون تیزی کے ہوتا ہے خصوصاً جو بستہ ہونے خلط غیر حاد سے ہو تیسرا وہ ورد خون نا طبیعی کا ہووے اور اس قسم کو اطبا نے ذکر نہین کیا بسبب اوسکے ظاہر ہونے کے اسواسطے کہ جو خون غیر طبیعی ہو ظاہر ہے کہ رسوب اوسکا بھی غیر طبیعی ہوگا اور راسب نہین ہوتا ہے مگر سودا واما کیفیۃ

قولد الاخلاط فاعلم ان الغذاء ہو الجسم الذی من شانہ ان یصیر جزءً من بدن الانسان اذا ورد علی المعدۃ استحال فیہا الی جوہر شبیہ بماء الکشک الثخین الذی یسمی کیلوسا لیکن کیفیت پیدا ہونے اخلاط کے پس جان تو کہ بتحقیق وہ غذا ایسی قسم ہے کہ شان اوسکی سے جو ہونا اوسکا جزو بدن آدمی سے جسوقت وارد ہوتی ہے اوپر معدہ کے مستحیل ہوتی ہے بیچ اوسکی طرف ایسی جوہر کے کہ مانند آب کشک کے غلیظ کے ہے اور یہ جوہر سمے ہے کیلوس بیچ زبان سریانی کے اور پہلا استحالہ یہی ہے اور صورت نوعیہ ماکول کی ویسی ہے باقی ہے جیسا کہ بیچ پہلی مبحث کے کہا گیا دور ابتداے اس ہضم کے وقت شروع ہونے مضغ سے ہے باقی رہنے غذا تک بیچ معدے کے پس جو صاف رہے کلیجے مین جاتا ہے اور جو غلیظ اور کثیف ہے امعا مین جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے ثم ینجذب الصافی منہ الی الکبد من طریق العروق المسماۃ بماساریقا و ینطبخ فی الکبد یسمی کیموسا اور کھنچ جاتا ہے قوت جاذبہ کبد سے خلاصہ کیلوس کا طرف کبد کے راہ اون رگون سے کہ ماساریقا اونکا نام ہے اور یہ کئی رگین بال کے مانند ہین بیچ سختی اور تاریکی کے کہ بیچ مقعر کبد اور حدبہ معدے کے واقع ہین اور مقعر کبد سے امعا تک پہونچی ہین واسطے جذب خلاصہ غذا کے معدے اور امعا سے اور منفعت سختی کی یہ ہے کہ جرم انکا مضبوط ہو تو کھلی رہین اور بند نہون اور منفعت باریکی ان رگون کی ظاہر ہے کہ خلاصہ صاف ہو کر کبد مین جاوے اور پیدا کرنے سدے سے دور رہے اور یہ خلاصہ کہ کبد مین جاتا ہے کبد کے سب اجزا مین پہونچتا ہے مانند ابر مردہ کے کہ پانی مین بھگو لین اسواسطے کہ کلیجا جوف نہین رکھتا ہے بلکہ متخلخل ہے اور نفع اسکا بھی دخش ہے

کہ توغف ذا ہو اسطہ ملاقات اپنی سرجوش کے ساتھ اجزاے کبد کے جلد پک جاوے اور اخلاط بنجاوے
اور یہان صورت نوعیہ غذا کی مستحیل بصورت اخلاط ہوتی ہے جیسا کہ ابتدا سے بحث اخلاط مین کہا گیا
اور جو وہ خلاصہ کبد مین پکتا ہے اخلاط اربعہ اوس سے ظاہر ہوتے ہین اور فضلہ اس ہضم کا کہ مائیت ہے
مثانے مین جاتا ہے اور نضج ثالث بیچ کبد کے اور بعد اسکے عروق مین ہوتا ہے اور بعد اسکے عروق مین
ہوتا ہے اوسکو زبان سریانی مین کیموس کہتے ہین لیحصل منہ شئی غوۃ وشئی کالرسوب وقد یکون معہما شئی
محترق اذا افرط الطبخ وشئی نیج اذا قصر الطبخ پس حاصل ہوتی ہے اوس خلاصہ مطبوخہ فی الکبد سے ایک چیز
مانند سرجوش کے اور ایک چیز مانند درد کے اور کبھی ہوتی ہے ساتھ سرجوش اور درد کے ایک چیز جلی ہوئی
جسوقت کہ طبخ بہت ہو اور کبھی ہوتی ہے ایک چیز کچی جسوقت کہ ناقص ہو طبخ اور جو پیدائش سرجوش
اور رسوب کی کہ اخلاط طبیعی ہین حرارت معتدلہ سے ہے اور پیدائش محترق کی کہ غیر طبیعی ہے حرارت مفرطہ سے
اعتراض کرتے ہین کہ حاصل ہونا انکا ایک طبخ مین کیونکر ہوگا اس سبب سے کہ لازم آتا ہے کہ حرارت فاعلہ
واحدہ ایکوقت مین بھی معتدل ہو بھی مفرط اور یہ محال ہے جواب اسکا یہ ہے کہ حرارت اگرچہ واحدہ ہے
لیکن تفاوت باعتبار مواد کے ہے لہذا حرارت واحد کو خارج مین بھی دیکھتے ہین کہ بیچ بعضے
مواد کے جلانے والی ہوتی ہے اور بیچ حق بعضی مادے کے پتلی کرنے والی اور نرم کرنے والی
جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور یہی جواب ہے بیچ جمع ہونے خام کے ساتھ اونکے فالرغوۃ
ہے الصفراء الطبیعیۃ پس سرجوش صفرائے طبیعی ہے والمحترق لطیفہ صفراء غیر طبیعیۃ اور چیز جلی ہوئی
لطیف اوسمین سے صفرائے ناطبیعی ہے وکثیفہ سوداء غیر طبیعیۃ اور کثیف اوسمین سے سوداے ناطبیعی ہے
والشئی النیج ہو البلغم اور چیز کچی وہی بلغم ہے طبیعی ہو یا ناطبیعی جان تو کہ بیچ پیدائش بلغم طبیعی کے
دو قول ہین ایک وہ کہ بعضے طبخون مین پیدا ہوتا ہے ہر طبخ کبدی مین پیدا نہین ہوتا و صاحب قول
ماتن کا بھی یہی ہے اور وہ اعتراض کہ اس قول پر وارد ہوتی ہے کہ بلغم طبیعی کا پیدا ہونا ضرور ہے
اسواسطے کہ جزو اعظم غذای بعض اعضا کا ہے پس چاہیے کہ بیچ ہر طبخ کبدی کے پیدا ہونا اوسکا
ضرور ہو جواب اوسکا یہ ہے کہ نہ پیدا ہونا اوسکا ہر طبخ کبدی مین اوسکی ضروری ہونے کو نقصان
نہین کرتا البتہ بعضے طبخ مین ضروری ہے گو ہر طبخ مین ضروری نہو نہین دیکھتا ہے تو کہ پینا پانی کا ضروری ہے
غذا کیواسطے لیکن ہر ساعت ضروری نہین ہے اور نہ احتیاج ہونا ہر لحظہ اوسکی طرف اوسکے ضروری

ہونے کو نقصان نہین کرتا ہے قول دوسرا وہ کہ ہر طبخ کبدی مین پیدا ہوتا ہے مانند اور اخلاط طبیعی کے
اس دلیل سے کہ غذا مرکب ہے عناصر اربعہ سے اور اس ہضم مین عنصر ہے وہ خلط کہ مناسب اوسکی ہے
پیدا ہوتا ہے یقیناً اور مختار شیخ کا فرونی اور اکثر متاخرین کا بھی ہے لیکن بلغم ناطبیعی بالاتفاق
اور ہر طبخ اور اخلاط ناطبیعی ہر طبخ مین ہمیشہ پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ وہ ضروری نہین ہین واما اصطفے
من ہذہ الجملۃ نضجا فہو الدم لیکن جو صاف اور پختہ ہے ان سب سے وہ خون ہے یہی طریق پیدا ہونے اخلاط کا مگر
اور چونکہ وجود ہر خلط کا موقوف ہے اوپر وجود علل اربعہ کے کہ فاعلی اور مادی اور صوری اور غائی ہین اور
پہچان اونکی واجب ہے اسواسطے کہ علم وجود کوئی چیز کا کامل نہین ہوتا ہے مگر بعد علم اوسکے سببونکے کہتا ہے
ماتن کہ فسببہ الفاعلی ہو حرارۃ معتدلۃ پس سبب فاعلی خون کا حرارت ہے کہ متوسط ہو نہ مفرط نہ کوتاہ
وسببہ المادی ہو المعتدل من الاغذیۃ والاشربۃ الفاضلۃ اور سبب مادی خون کا غذا مین اور شربت
معتدل کامل الکیموس ہین مانند گوشت بکری کے بچے اور روٹی کے وسببہ الصوری النضج الفاضل
اور سبب صوری خون کا نضج کامل ہے وسببہ الغائی تغذیۃ البدن وتسخینہ وترطیبہ اور سبب غائی خون کے
کئی چیزین ہین ایک وہ کہ بدن کو غذا دے دوسرے وہ کہ بدن کو گرم کرے اپنی حرارت ذاتی سے اور سبب پیدا کرنے ارواح کے
تیسرا وہ کہ بدن کو تر رکھے والصفراء سببہا الفاعلی اما الطبیعی منہا فحرارۃ معتدلۃ لیکن صفرائے طبیعی
پس سبب فاعلی اوسکا حرارت معتدل ہی واما المحترقۃ منہا فالحرارۃ المفرطۃ اور سبب فاعلی
صفرائے محترقہ کا حرارت مفرطہ ہے وسببہا المادی اللطیف الحار والحلو الدسم والحریف من الاغذیۃ
اور سبب مادی غذائے طبیعی اور ناطبیعی کا غذائی لطیف گرم ہے اور شیرین اور چکنی اور تیز
وسببہا الصوری فی الطبیعی منہا ہو النضج الفاضل اور سبب صوری صفرائے طبیعی کا نضج کامل ہے
وفی غیر الطبیعی منہا ہو النضج الفاضل اور سبب صوری صفرائے ناطبیعی کا افراط حرارت نضج
کی ہے وسببہا الغائی تغذیۃ الاعضاء التی یجب ان یکون فی غذائہا قسط من الصفراء وتلطیف الدم
لیسہل بہا نفوذہ فی المجاری الضیقۃ ولذعۃ الامعاء تحس بالحاجۃ الی دفع الفضلۃ اور سبب غائی
صفرا کا کئی چیزین ہے ایک وہ کہ بیچ غذائے بعض اعضا کے کہ مانند ریہ کے داخل ہو دوسرا وہ کہ خون کو
لطیف کرے تو بیچ مجاری تنگ کے نفوذ کر سکے تیسرا وہ کہ امعا کو لذع کرے تو حاجت دفع کرنے
فضلہ کی معلوم ہو جیسا کہ بیچ مقدمہ مبحث اخلاط کے کہا گیا وسبب البلغم الفاعلی حرارۃ مقصرۃ

اور سبب فاعلی بلغم طبیعی ہو یا غیر طبیعی حرارت قاصر ہے اور قصور اس حرارت کا نسبت اور اخلاط کے ہے ورنہ بعض اقسام
بلغم کے جیسے بلغم شور بدون وجود حرارت فاعلی قوی کے نہیں ہو سکتا ہی وسبب المادی الغلیظة الرطبة التی البارد من الاغذیة
اور سبب مادی بلغم کا غذای غلیظ تر لزج سرد ہے مانند تازی مچھلی و کھیرا و ککڑی کی وسببه الصوری قصور النضج
اور سبب صوری بلغم کا نضج قاصر ہے وسببه الغائی ان یکون معدا لتغذیة البدن عند فقدان الغذاء وسببه
وتغذیة بعض الاعضاء التی یجب ان یکون فی غذائها قسط من البلغم اور سبب غائی بلغم کے کئی ہیں ایک وہ
کہ بلغم آمادہ اور مہیا ہو اس امر پر کہ جو بدن کوئی وقت غذا نہ پاوے خون ہو کر غذای بدن ہو جاوے دوسرا
کہ تغذیہ بعضوں کی کرے تیسرا وہ کہ بیچ غذای بعض اعضا کے داخل ہو جیسا کہ کہا گیا وسبب السوداء الفاعلی اما الطبیعیة
منها فحرارة معتدلة لیکن سبب فاعلی سودای طبیعی کا حرارت معتدلہ ہے اسواسطے کہ وہ درد خون طبیعی کا ہے اور
اور اعتدال حرارت کا بیچ فاعل ہونے حرارت کے اوسمین نسبت حرارت غیر طبیعی کے ہے ورنہ شک نہیں ہے
کہ وہ حرارت اعتدال حرارت فاعلی خون سے متجاوز ہے واما المحترقة فحرارة متجاوزة عن الاعتدال
لیکن سبب فاعلی سودا کے محترقہ کا حرارت زیادہ ہے اعتدال سے اور جان تو کہ سبب فاعلی سودا کا جو دوسری
قوی کا ہے وسببها المادی هو الغلیظ قلیل الرطوبة من الاغذیة اور سبب مادی سوداوی کا غذای غلیظ
قلیل الرطوبة ہے مانند بیگن اور مچھلی شور اور گوشت سوکھائے گئے کے خاصة بیل و بھینسے کا و امثال منها اور سبب مادی
سودا کا غذای گریہہ ہے وسببها الصوری الثقل الراسب بحیث لا یستحیل و لا یتحلل اور سبب صوری سودا کا ثقل ترشین ہے
کہ شامل غذا اور تحلیل نہ پاوے جیسا کہ چاہیے وسببها الغائی تغذیة الاعضاء التی یجب ان یکون فی غذائها
قسط من السوداء وتنبیه شهوة الطعام بان تنصب الی فم المعدة من الطحال بحیث یقبضه و یدغدغه فیحرکه
حرکة الشهوة اور سبب غائی سودا کئی ہیں ایک وہ کہ داخل ہو بیچ غذای بعض اعضا کے تھوڑا اوس سے داخل ہونا
اوس عضو کی غذا میں ضرور ہے دوسرا وہ کہ آرزو سے کھانے کی اوبھارے اس طرح سے کہ تھوڑا اوس سے اوپر معدے کے
گرے اور چونکہ کسیلا ہے اور کھٹا بسبب کسیلاپن کے فم معدہ کو سکوڑیگا اور بسبب ترشی کے گدگداویگا
پس آدمی غذا مانگے گا پس اگر یہ گرنا بعد خالی ہونے معدے کے اور باعتبار معتاد طبیعت کے ہے اسکو
شہوت صادق یعنے سچی بھوک کہتے ہیں اور علت غائی سودا کی یہی قسم ہے ورنہ شہوت کاذب یعنے جھوٹی بھوک
بعد وہ مرض ہے اور مرض علت غائی نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ غایت مطلوب طبیعی ہوتی ہے اور مرض مطلوب نہیں ہوتی فائدہ
حقیقت ہضم پہلی اور ہضم دوسری کی ظاہر ہوئی ہے اب کیفیت ہضم تیسری اور ہضم چوتھی کی کہی جاتی ہے تو چار دن

ہضم پر خبر ہو جاوے جان تو کہ ہضم تیسرا بیچ عروق کے ہے اور وہ عبارت ہے تحلیل ہونے رطوبت اولیٰ سے ساتھ رطوبت ثانیہ کے اس طور پر کہ اجزاے مادی ستمید کے باعتبار مزاج ہر عضو کے کہ وہ جزو اوس سے مناسبت کرتا ہے مستعد و متکیف ہو جاوے چھپا نرہے کہ جو بیچ عروق کے اخلاط نضج پاتے ہین ایسا نہین ہے کہ وہ سب الکیسر تیہ رطوبت ثانیہ بنجاتی ہین اور جنس خلط کے عروق مین نہین رہتے بلکہ اخلاط عروق مین باقی رہتی ہین اور ساتھ اسکے بعض اوس خلط سے کوئی کوئی وقت رطوبت ثانیہ بن جاتا ہے پس بیچ عروق کے رطوبت اولیٰ اور رطوبت ثانی ہمیشہ موجود ہین بخلاف کیلوس کے کہ وہ معدے سے جگر مین جاتا ہے اور جب پکتا ہے سب اخلاط بن جاتا ہے اور جگر مادہ کیلوسی سے خالی ہو جاتا ہے جبتک کہ اور کیلوس آوے اور اخلاط بیچ جگر کے تمام ہونے نضج تک رہتے ہین بعد نضج کے اپنی اپنی محل مین چلے جاتے ہین مگر اوس قدر کہ اوسکی غذا ہووے اور کبھی کوئی خلط زیادہ اوس مقدار سے کہ چاہیے جگر مین رکیا رہتا اور ورم پیدا کرتا ہے بالجملہ رطوبت ثانیہ کہ اوسکا ذکر ہم کر رہے ہین دو قسم سے خالی نہین ہے ایک قسم فضول ہے اور بدن کو اس سے کچھ حاجت نہین ہے اور وہ خلط ناطبیعی مین داخل ہے نکالنا اوسکا واجب ہے اور اگر نہ نکالین ستر کر حمیات پیدا کرے قسم دوسری کہ فضول نہین ہے یعنی محتاج الیہ بدن کی ہے اسکی چار قسمین ہین ایک وہ کہ بیچ عروق و صغیرہ کی موجود ہے دوسری قسم وہ جو ہر عضو ہو جاوے باعتبار مزاج کے فقط او منقصود مخصم تیسری سے یہی ہے تیسری قسم وہ ہے کہ بمنزلہ شبنم کے اعضا مین منتشر ہے چوتھی قسم وہ کہ التیام اور التصاق اعضا کا اوس سے ہے اور چوتھا ہضم کہ اعضا مین ہے وہ عبارت ہے ہرجانا رطوبت ثانیہ کا قابل غذا ہو جانے اعضا کے اور غذا بالفعل اسی جگہ ہوتی ہے اسواسطے کہ مادہ غذا عضو کی ہوتی ہے اور فضلہ ان دونون ہضم کا پسینا اور میل ہین کہ بدن اور ناک اور کان سے نکلتے ہین اور دفع ہوتے ہین اور ہضم کہ بعد ہضم کے ہے نام اوسکا کیموس ہے فائدہ بیچ تحقیق لفظ نضج اور بیان علل اربعہ کے ساتھ مثالون کے ہے جان تو کہ حکمانے تعریف نضج کی یون کی ہے کہ النضج ہو حالۃ من الحرارۃ بجسم ذی الرطوبۃ الی موافقۃ الغایۃ المطلوبۃ یعنے نضج وہ ہے کہ حرارت اثر کرے بیچ جسم کے کہ تری رکھتا ہو اور اوس جسم کو پھیر کر ایسی حالت پر پہونچاوے کہ اوس سے غایت مطلوب تھی اور اس پر اعتراض کیا ہے کہ بیچ حد نضج کے حرارت لی گئی ہے اور اطبا اس امر پر متفق ہین کہ مزاج صفرا کا بارد ہے پس حد ناقص ہو گیا جواب اسکا یہ ہے کہ حقیقت مین منضج سب اخلاط کی طبیعت ہے اور آلہ طبیعت کا نضج مین حرارت غریزی ہے پس نسبت نضج کی طرف حرارت کے ثابت ہوئی لیکن شیاف بارد ہ بیچ مادہ صفراوی کے

تحقیق لفظ نضج اور تعریف اور اقسام اربعہ ۱۲

کہ جو گاڑھا ہے پتلا اور جو پتلا ہے گاڑھا ہو جاوے اور جو لیسدار ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے اس واسطے کہ غرض نضج سے معتدل ہونا اخلاط کا اور قوام
تر و غش قنع کر عصیان بکر نے فضل نضج کو جو باقبول کرے مادہ سودا کا محتاج ترقیق کا اور بلغم ترقیق اور تقطیع کا اور صفرا تغلیظ کا ہوتا ہے
لیکن خون محتاج نضج کا نہین نکالنے مین لیکن اس سبب سے کہ مرکب اخلاط ثلثہ کا ہے باعتبار غلبہ اخلاط ملنے والے کے
وقت نکالنے خون کے کبھی ساتھ تغلیظ کے اور کبھی ساتھ ترقیق کے حاجت پڑتی ہے اور مراعات اس امر کی مفید ہوتی
جیسا کہ مجربون پر پوشیدہ نہین ہے لیکن سبب بیچ لغت کے حبل ہے معنے رسی کے یہان کہ ہندی اوسکی رسی اور بیچ ...
جو چیز کہ اوس سے وسیلہ کرین واسطے حاصل ہونے کوئی امر کے اسوسے اور بیچ اصطلاح حکما کے ...
کہ موقوف علیہ کوئی چیز کی ہو عام ہے کہ ماہیت اوس چیز کی موقوف ہو یا وجود اوسکا پس اگر سبب تام ہے
مرادف علت کا ہے اور اگر سبب ناقص ہے مرادف علت ناقصہ کا ہے اور علت تامہ وہ چیز ہے کہ وجود معلول کا نزدیک
اوسکے وجود کے واجب ہے مانند روشنی کے آفتاب کو اور گرمی آگ کو اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ علت اسم وہ چیز ہے
کہ حیلہ یا موقوف علیہ وجود اوس چیز ... اور علت ناقصہ ... اور ... معلول ... اور وہ چار
قسم ہین مادی صوری فاعلی غائی اسواسطے کہ سبب یا داخل ہے یا نہ اگر داخل ہے لیکن بالقوہ
پس اوسکو مادی کہتے ہین مانند لوہے کے نسبت تلوار کے اور اگر داخل ہو لیکن بالفعل تو اوسکو صوری کہتے ہین
مانند صورت تلوار کے کہ ٹیڑھی ہو یا سیدھی اور سوا اسکے ہے اور جو داخل نہین ہے یعنی مسبب سے خارج ہے اگر
ایجاد کرنیوالا مسبب کا ہے اوسکو فاعلی کہتے ہین جیسے تلوار بنانیوالا نسبت تلوار کے اور اگر وہ مسبب سے مقصود ہے
اسکو غائی کہتے ہین مانند لڑائی کے ساتھ دشمن کے اور علت غائی اگرچہ وجود مین موخر ہے لیکن ذہن مین مقدم ہوتی ہے

الفصل الثالث فی الاعضا

فصل تیسری ثابت ہے بیچ بیان اعضا کے وہی اجسام متولدہ من اول مزاج الاخلاط کما ان الاخلاط اجسام متولدہ
من اول مزاج الارکان اور اعضا وہ اجسام ہین کہ پیدا ہوتی ہین اول ملنے اخلاط سے جیسا کہ اخلاط وہ اجسام ہین
کہ پیدا ہوتے ہین اول مزاج ارکان سے **فائدہ** اس مقام مین بیان کئی امر کا لازم ہے تو شبہے کہ اوپر تعریف
اعضا اور اخلاط کے وارد ہوتے ہین دفع ہو جاوین ایک امر یہ ہے کہ جاننا چاہیے کہ مراد پیدایش اعضا کی
اول مزاج اخلاط سے وہ ہے کہ عضو پیدا ہوا اون جسم سے کہ وہ جسم اول مزاج اخلاط سے پیدا ہوا ہے اسواسطے کہ اخلاط سے
رطوبت ثانیہ ہوتی ہے اور رطوبت ثانیہ سے اعضا اور اگر یہ قید نہ کرین کہ رطوبت ثانیہ اور وہ خلط کہ خلط دوسری سے پیدا
ہوتا ہے وہ عضو مین داخل ہو جاوے واسطے کہ سکون من اول مزاج الاخلاط اون دونون پر صادق آتا ہے بخلاف اوسکے

پس قید واسطے کے لازم ہوئی تو حد عضو کی تمام ہو دوسرا امر یہ کہ مراد تکون اعضا کا رطوبت ثانیہ سی عام ہے کہ بدون واسطے کے ہو مانند پیدایش اعضای مفردکے اوس سے یا بواسطہ ہو مانند پیدایش اعضا آلیہ کے اوس سے اسواسطے کہ اعضای مفردہ رطوبت ثانیہ سے ہوتی ہین اور پر اعضای مرکبہ اعضای مفردہ سے پس عضو مفرد رطوبت ثانیہ سے ہوتا ہے اور اعضای مرکب عضو مفردہ سے پس اعضای مفردہ میان اون دونون کے واسطہ ہوتی ہین اور اس قید تعمیم سے عضو مرکب حد عضو مین داخل ہوتا ہے تیسرا امر یہ کہ بیچ پیدایش اخلاط کے اول مزاج ارکان سے بھی قید مذکور کو لازم رکھین اسواسطے کہ اول مزاج ارکان سے نبات ہوتی ہے اور نبات سی اخلاط پس نبات درمیان اون دونون کے واسطہ ہوتی ہے اور عام ہے کہ تولد اخلاط کا نبات سی بدون واسطے کی ہو مانند تولد اخلاط کے اغذیہ نباتیہ سے یا واسطہ ہو مانند تولد اخلاط کے اغذیہ حیوانیہ سی اور تولد حیوان کے اغذیہ نباتیہ سی اور تولد اخلاط کی اخلاط سے چوتھا امر یہ کہ بیچ اخراج ارواح کی تعریف اعضا سی تاویل کرین اسواسطے کہ اجسام متولد ہین اول مزاج الاخلاط اوسکے حق مین بھی صادق آتا ہے اور تاویل اوسکی دو طور پر ہے ایک یہ کہ مراد جسم سے کہ بیچ تعریف عضو کے ہے جسم کثیف ہے اور روح لطیف ہے پس روح تعریف اعضا سے نکلا ہوا ہوے گی دوسرے یہ کہ مقصود پیدایش اعضای جسم سے کہ حاصل ہوا ہے اول مزاج اخلاط سے واجب ہونا پیدایش اعضا کی ہے اوس جسم سے یعنی وجود اعضا کا بدون اوسکے واسطے کے ممکن نہووے اور اس قید سے ارواح تعریف اعضا سے خارج ہوئین اسواسطے کہ تولد ارواح کا رطوبت ثانیہ سے بطریق وجوب کے نہین ہے کبھی ارواح اوس سے پیدا ہوتی ہین اور کبھی اخذ اسے بدون واسطے کے بلکہ اجزاے اخلاط کے لطیف ہو اور منجذب ہوکر اونمین مزاج روحی حاصل ہوتا ہے بدون مقدم ہونے اوس مزاج کے کہ اخلاط بسبب اوس مزاج کے صورت ثانیہ ہو جاوین وہی تنقسم الی رئیسۃ وغیر رئیسۃ اور اعضا منقسم ہوتے ہین طرف رئیسہ وغیر رئیسہ کی والتی لیست برئیسۃ تنقسم الی خادمۃ الرئیسۃ والی غیر خادمۃ الرئیسۃ اور جو اعضا کہ رئیس نہین ہین اونکی دو قسم ہین ایک خادم رئیس کے اور دوسری غیر خادم رئیس کے والتی لیست بخادمۃ الرئیسۃ تنقسم الی مروسۃ وغیر مروسۃ اور جو اعضا کہ خادم رئیس کے نہین ہین دو قسم ہین ایک مروسہ دوسری غیر مروسہ اما الاعضاء الرئیسۃ فہی التی تکون مبادی القوی محتاجا الیہا فی بقاء الشخص او النوع لیکن اعضای رئیسہ پس وہ مبادی ہوتی قوتون کی ہین اور طرف اونکے حاجت ہوتی ہے بیچ باقی رہنے شخص کے یا باقی رہنے نوع کے جان تو کہ مبدء وہ ہے کہ سبب وجود کا ہو اور عام ہے کہ فاعلی ہو یا قابلی اور اعضای رئیسہ بالکل ایک وجہ سے

مبدء فاعلی ہین اور دوسری وجہ سے مبدء قابلی وجہ فاعلیت کی فاعل ہونا انکا واسطے ارواح کے کہ حامل قوتون کے ہین اسواسطے کہ جو ارواح مبدء قابلی کے قوی ہین اور اعضا مبدء فاعلی ارواح کے پس مبدء ہونا اعضا کا واسطے قوی کے ثابت ہوا اسواسطے کہ مبدء مبدء شی کا مبدء ہوتا ہے واسطے اس شی کے اور وجہ قابلیت کی قابل ہونا اونکا ہے نفس کو اسواسطے کہ نفس قابض ہوتا ہے اوپر قوی مذکورہ کے مفیض مطلق سے اور ہونا ہر عضو کا اعضاے رئیسہ سے فاعل اور قابل مذہب اکثر محققون کا ہے بیچ بیان ارواح اور قوی کے مفصل کہا جاویگا اور اوپر مذہب امام کے بعضے اعضای رئیسہ مبدء فاعلی ارواح کے ہین مانند دل کے اور بعضے دوسری مبدء قابلی ارواح کی ہین اسواسطے کہ فاعلیت اور قابلیت اوسکے نزدیک بنظر حفظ ارواح کے ہے اور فاعل ارواح کا سواے دل کے اور کوئی عضو کو نہین کہتا ہے جیسا کہ بحث ارواح مین کہا جاویگا اما بحسب بقاء الشخص لیکن اعضای رئیسہ کہ مبادی قوت کے ہین باعتبار بقای شخص کے یعنی بقاے وجود حیوان کا از روی شخص کے اوسی قوت پر موقوف ہی فثلثہ پس وہ عضو تین ہین القلب ایک اونمین سے دل ہے وہو مبدء القوۃ الحیوانیہ اور دل مبدء قوت حیوانی کا ہے اور حاجت طرف اس قوت کے اس سبب سے ہی کہ بدن مرکب ہے عناصر اربعہ سے اور ہر ایک اونمین سے اپنی مکان کو چاہتے ہین بالطبع اور ہمیشہ بیچ ارادہ جدائی اور انفکاک کے ہین پس احتیاج ضرور ہوئی طرف ایسی قوت کے کہ بجبر اونکو پکڑ رکھے اور آپس سے جدا ہونے نہ دیوی لہذا وہ فاسد اور متعفن نہین ہوتی جبتک کہ یہ قوت اونمین ہے اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کی بیچ دل کے دو ہین ایک یہ کہ دل سب اعضا سے پہلے پیدا ہوتا ہے اور حرکت کرتا ہے اور آخر اوس عضو ہی ہے کہ ساکن ہوتا ہے نزدیک قوت کے جیسا کہ مقرر کیا ہے حکمانے اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ معدن زندگی کا اور اوسکی قوت کا وہی ہو دوسرے یہ کہ جسوقت کوئی شریان شرائین سے مضبوط باندھین پیچھے موضع بندش سے اثر قوت حیوانی کا منقطع ہو جاویگا اور عضو ندکور فاسد اور متعفن ہو جاتا ہے مانند اعضاے مردہ کے اور جو ثابت ہوا کہ شریان دل سے جمتی ہین پس مبدء ہونا دل کا واسطے اس قوت کی متحقق ہوا والدماغ اور عضو دوسرا اون سے دماغ ہی وہو مبدء قوۃ الحس و الحرکۃ اور وہ مبدء قوت حس اور حرکت کا ہے یعنے قوت نفسانی کا اور حاجت طرف اس قوت کے اسواسطے ہے کہ بعض اشیا بدن کو ضرر کرتے ہین اور بعضے نافع پس لازم ہے کہ بدن مین ایک چیز ہو کہ اوسکے واسطے سے بدن کو خبر ہو اوپر ضار اور نافع کے اور بھی بدن مین حرکت ہو تو اوسکے سبب سے نافع کو طلب کری اور ضار سے پرہیز کرے اور جو اس کام کے لیے مخصوص قوت نفسانی ہے اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کے بیچ دماغ کے تین چیز ہین ایک وہ کہ جسوقت بعضے اعصاب کو خوب باندہین یا کٹ جاوے

النمی للانثیین لیکن مود اعضا کہ خادم اعضای رئیسہ کے ہین پس نظیر اوسکی مانند اعصاب کے دماغ کو اور شریانا
ہین دل کو اور اوردہ ہین جگر کو اور اوعیہ منی ہین خصیون کو **فائدہ** جو اعضا کہ خادم ہین دو قسم کے
ہین مہیئے اور مودی مہیئے وہ ہے کہ کوئی چیز کو مستعد کرے واسطے قبول کرنے فعل مخدوم کے اور مودی
وہ ہی کہ جس چیز کو کہ مخدوم نے اوسمین فعل کیا ہے اوسکو مخدوم سے نقل کر کے طرف اور اعضا کے کہ قابل
اوس چیز کے ہین پہونچاوے لیکن مہیئے پس مانند ریہ کے ہے دلکو اسواسطے کہ ہوا کو تعدیل کر کے دلمین بھیجتا ہے
اور یہان ایک فائدہ واجب الاستعمال ہے کہ اطبانے اختلاف کیا ہے کہ ہوا بسیط روح ہوتی ہے یا نہین
مذہب بعضون کا یہ ہے کہ جسوقت مزاج ہوکا دل مین تعدیل پایا روح ہوجاتی ہے اگرچہ اوسکے ساتھ اور
کوئی چیز نملے لیکن شیخ رئیس اوسکو منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جائز نہین ہے کہ عنصر بسیط اکیلا متحمل اوس
منشا جو ہر مرکب کی ہو لیکن جسوقت منشق ملتی ہے ساتھ اجزای لطیفہ خون کے کہ بیچ دل کے ہین اور اوس اختلاط سے مزاج صالح
روح مین پیدا ہوتا ہے پس خلاف نہین ہے اسمین کہ ہوا مذکور اس معنی سے روح ہوتی ہے یعنی بیہ ہوا ساتھ ملنے دوسری کے روح ہوتی ہے
اور اطبا کو اس مین اتفاق ہے اور کبد اور باقی اعضا غذا کے خادم بھی ہین دماغ اور معدہ خادم ہے
جگر کا اور اوعیہ منی کے خادم ہیئے خصیون کے ہین لیکن خادم مودی دل اور دماغ اور جگر کے بیچ فن کے مذکور ہین
اور خادم مودی خصیون کے بیچ مردون کے احلیل ہے اور رگین کہ درمیان احلیل اور خصیون کے واقع ہین اور بیچ عورتون
کے وہ رگین ہین کہ خصیون طرف رحم کے اونہین سے منی واقع ہوتی ہے اور رحم بھی خادم ہے اسلیئے کہ بچہ
تیار کرتا ہے لیکن مہیئے ہے اور نہ مودی اور جو خادم ہیئے اعضای رئیسہ شخصیہ کے اور خادم مودی اعضای رئیسہ
نوعیہ کے تمام ہیں اور مشہور تھی مانی مذکور ہین تشریح میں جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور جان تو کہ اوعیہ منی
عبارت ہین اون رگون ... سے کہ پیچیدا ہین اور جلد اونکی گوشت غدودی سے بھری ہین اور موضوع ہین
نزدیک خصیون کے اور اونکو مولد منی کہتے ہین اسواسطے کہ خون کو مستعد کرتی ہین کہ جب خصیون مین پہونچتا
منی ہوجاتا ہے اور اونکو مولد منی کہنا درست ہے اسواسطے کہ مولد الشی مین یہ شرط نہین ہے کہ مکمل الشی ہو
خون جب رگون مین پہونچتا ہے منی ہوتا ہے لیکن کمال اوسکا اور سفیدی اوسمین بعد پہونچنے کے خصیون مین
ہوتی ہے اور شی شی ہے کامل ہو یا ناقص وواما الاعضاء المروستہ فہی الاعضاء التی تجری الیہا القوی من الاعضاء
الرئیسۃ کالکلی والمعدۃ والطحال والرئۃ لیکن اعضاء مروسہ وہ اعضا ہین کہ جاری ہوتی ہین اونکی طرف قوتین
اعضای رئیسہ سے مانند گردی اور معدہ اور تلی اور پھیپھڑے کے جان تو کہ عضو مروس چار قسم ہر ایک وہ

ف
بیان اور تعریف
خادم مہیئے در مودی

کہ رئیس ہو لیکن خادم نہو وہ دماغ ہے اور خصیتان دوسرا وہ کہ رئیس ہو اور بھی خادم ہو وہ کبد ہے اسواسطے کہ وہ قوت تغذیہ کی اعضا کو دیتا ہے اس سبب سے رئیس ہے اور قبول کرتا ہے قوت حیات کو دل سے پس مرؤس ہے تیسرا وہ کہ رئیس نہو لیکن خادم ہو وہ معدہ ہے اور مانند اوسکے کہ متن مین مذکور ہین چوتھا وہ کہ نہ خادم ہو اور نہ رئیس وہ لحم حساس ہے ۵ واما الاعضاء التی لیست بخادمۃ ولا مرؤسۃ فھی الاعضاء التی تختص بقوۃ غریزیۃ لہا ولا یجری الیہا من الاعضاء الرئیسۃ قوی اخری کالعظام والغضاریف لیکن وہ اعضا کہ نہ خادم ہین اور نہ مرؤس پس وہ اعضا ہین کہ مخصوص ہین اوس قوت غریزی سے کہ اونکے لیے ہے اور جاری نہین ہوتی ہے اونکی طرف قوتین دوسری اعضائے رئیسہ سے اونکی ذات مین باستقلال قوت غریزی ہے کہ امر تغذیہ کا اوس سے تمام ہوتا ہے اور عضو دوسری سے قوت نہین آتی ہے مانند ہڈیون اور غضروفون اور گوشت غیر حساس کے **فائدہ** مراد عدم جریان قوی سے ایک عضو سے طرف ان اعضا کے قوت طبیعی اور نفسانی ہے نہ حیوانی کہ ہر عضو ہے حیات کو دل سے قبول کرتا ہے یقیناً اور شک نہین ہے کہ ہڈی وغیرہ موصوف ہین بحیات

وتنقسم الاعضاء بالجملۃ الی مفردۃ وھی التی ای جزء محسوس اخذ منہا کان مشارکا للکل فی الاسم والحد او اعضا تمامہ منقسم ہوتی ہین طرف مفرد کی اور مفرد وہ عضو ہے کہ جو جزو محسوس اوس سے لیا جاوے وہ جزو شریک کل کے بیچ نام اور تعریف کے ہو والی مرکبۃ وھی التی لا یکون کذلک وتسمی اعضاء آلیۃ اور طرف مرکب وہ عضو ہے کہ ایسا نہو اور اسکو اعضائے آلیہ کہتے ہین **فائدہ** مراد اسے جزو محسوس سے کہ بیچ تعریف عضو مفرد کے واقع ہے یہ ہے کہ ای جزء یقال انہ جزؤہ یعنے جو جزو محسوس کہ اوسکو کہہ سکین کہ یہ جزو فلانے عضو کا ہے اوسکو جو تو لیوے بیچ نام اور تعریف کے ساتھ اپنے کل کے شریک ہو بیچ نوعیت نہ بیچ کلیت کے اور اس تعریف سے شبہی تعریف مفرد سے رفع ہوتے ہین اسواسطے کہ اگر قید یقال انہ جزؤہ کے نہو لازم آتا ہے کہ مثلاً شریان کو مفرد نہ کہین اس لیے کہ اگر اوسکا جزو نہایت چھوٹا عرض مین یا بڑا جزو طول مین ہم کاٹ لین اس جزو کو ساتھ کل کے مشارکت نام اور تعریف مین نہوگی ساتھ اس بات کے کہ وہ جزو حقیقت مین جزو شریان کا ہے اس واسطے کہ وجود شریان کا مشروط ہے اسپر کہ مجوف اور مضاعف ہو اور جو ایک ٹکڑا کٹا ہو اوسکا شامل اوپر شکل شریانی کے نہو کیونکر جانا جاوے گا جزو شریان کا ہے پس جزو مذکور کو شریان نہ کہین گے پس شریان مفرد نہوگی اور حال اسکے مخالف ہے اور جو قید مذکور سے مفید کیا ہونا مفرد کا اوپر شریان کے قائم اور درست ہے

۵ [illegible] قوت غریزیہ

اسیواسطے غشا اور وتر کو اعضای مفردہ سے شمار کرتے ہین ساتھ اس بات کے کہ ہر ایک مرکب ہین عصب و رباط سے اور جو عصب و رباط کو انسے جدا کرین اس عصب و رباط کو غشا اور وتر نہ کہین گے حالانکہ یہ اجزا اونکی ہین اسواسطے کہ یہ اگرچہ اجزا اونکے ہین حقیقت مین لیکن دائرہ یقال لہ جزء سے خارج ہین پس متحقق ہوا کہ بیچ عضو مفرد کے عدم ترکیب اعضا سے شرط نہین ہے بلکہ تشابہ بیچ اجزا کی شرط ہی وہ بھی مقید بقید مذکور اور شمار کرنا عضلہ کا مفردسے ساتھ اسکے کہ وہ مرکب ہے بھی اسیوجہ سے ہی اور بیان اعتراض کیا ہی لوگون نے کہ جو بیچ تعریف مفرد کے جزو کو ساتھ یقال لہ جزء کے مقید کیا ہے جبوقت ہاتھ سے مثلاً بقدر یک تل کے کاٹین شک نہین ہے کہ باقی جزو ہاتھ کا ہے اور شریک ہے کل کو بیچ تعریف کے یعنے بعد قطع کے بھی ساتھ اوس تعریف کے کہ قبل قطع کے صحیح و تمام موصوف ہے پس لازم آتا ہے کہ ہاتھ کو کہ عضو آلی ہے مفرد کہین اور تعریف مفرد کی مانع نہو جواب ویسکا یہ ہے کہ ایسے ہاتھ کو کہ اوس سے مقدار نہایت تھوڑی کاٹا ہو یقیناً ہاتھ کہین گے نہ جزو ہاتھ کا اور معتبر بیچ تعریف کے جزو ہے پس اعتراض رفع ہوگیا اور فایدہ قید کرنے تعریف مفرد کے ساتھ اسکے جزو مذکور اوسکا شریک کل کی نوعیت مین نہ کلیت مین ظاہر ہے اسلیے کہ اگر کلیت ملحوظ ہو جو جزئیت ضد کلیت کی ہے مشارکت جزو کی ساتھ کل کے ہرگز نہو سکے گی مثلاً ایک جزو گوشت وغیرہ سے کہ عضو مفرد مین لیوین وہ جزو محدود بحد کل ہوگا لیکن اس حیثیت سے کہ وہ جزو ہے اور خود منافی کل کی ہوتا ہے تباین اور تخالف درمیان دونون کے بسبب جزئیت او رکلیت کے باقی ہے اگرچہ بیچ نوعیت کے اشتراک ہی مثلاً تعریف ہڈی کی یہ ہے کہ سخت ہو اور سفید پس جو جزو کہ اوس سے فرض کرین گے متصف اسی صفت سے ہوگا اور مراد اشتراک سے بیچ نوعیت کے یہی ہے لیکن جو بیچ ہڈی کے کلیت اور باعتبار ہر موضع کے بدن سے تشخص کو ساتھ ہیئت کے لاحق کرین شک نہین ہے کہ بیچ اوسکے جزو کے یہ حیثیت نہوگی پس متحقق ہوا کہ مقصود بیچ تعریف مفرد کے اشتراک جزو کا ساتھ کل کے باعتبار نوعیت کی ہے نہ باعتبار کلیت کے اعتبار سے جو تعریف مفرد کی معلوم ہوئی مرکب کو اوسکے خلاف سے بھی پوشیدگی تعریف مین نرہی یعنی مرکب وہ ہے کہ جو جزو اوس سے لیوی تو شریک نہو کل کو نہ بیچ نام کے نہ بیچ تعریف کے اور مراد جزو سے بیان عضو کا جزو ہے کہ اوسکو جزو اوس عضو کا کہہ سکتے ہون ورنہ ہاتھ کہ اوس سے نہایت چھوٹا جزو کاٹین لازم آتا ہی کہ مرکب نہو اسواسطے کہ حقیقت مین جزو جیسا کہ چھوٹے کو بولتے ہین بڑے کو بھی کہہ سکتے ہین یعنے جزو قلیل کہ ہاتھ سے جدا کرین وہ بھی حقیقت مین جزو ہاتھ کا ہے اور جو ہاتھ ہے بعد قطع کے اوس سے ویسا باقی ہے وہ بھی بیچ حقیقت کے جزو ہاتھ کا ہے اس واسطے کہ ہاتھ حقیقت مین عبارت مجموعہ سے

لیکن عرف میں جیسے جزو نہایت قلیل کو جزو ہاتھ کا نہیں کہتے ہیں ویسے ہی وہ باقی کو بھی جزو ہاتھ کا نہیں کہہ سکتے ہیں
بلکہ ہاتھ کہتے ہیں اور جان تو کہ عضو مرکب کو عضو آلی کہتے ہیں اس سبب سے کہ وہ آلۂ نفس کا ہے بیچ تمام حرکات
اور افعال کے اور اگرچہ بعضے اعضاے مفرد بھی آلۂ نفس کے ہیں جیسے اعصاب کہ آلۂ نفس کے ہیں بیچ نفوذ روح حساس کے
اعضا میں اور جیسے شرائین کہ آلہ ہیں بیچ نفوذ روح حیوانی کے اعضا میں اور جیسے اوردہ کہ آلہ ہیں بیچ نفوذ خون کے
اعضا میں لیکن نام رکھنا مرکب کا ساتھ آلی کے مناسب زیادہ ہے اس واسطے کہ مقصود پیدایش عضو مرکب سے یہی ہے کہ آلہ ہو
بخلاف مفرد کے کہ مقصود اوسکی پیدایش سے وہ ہے کہ تمامی عضو مرکب کی اوس سے ہو اور اگر ایسا نہو تو عضو مفرد بیچ
پیدایش بدن انسان کی کفایت کرتا احتیاج مرکب کی نہوتی پس تسمیہ ایک شیء کا ساتھ اوس چیز کے کہ مقصود
اوس سے ہوا اولی ہوتا ہے اور جان تو کہ اطبا نے اعضا کو دوسرے طور پر کیا ہے معطی اور غیر معطی اور جو ہر ایک
ان دونوں سے قابل ہوتی ہیں یا غیر قابل پس سب چار قسم ہوتی ہیں ایک معطی قابل اور وہ دماغ اور کبد ہے
دوسرا معطی غیر قابل اور وہ دل ہے اوپر راے جالینوس کے تیسرا غیر معطی قابل وہ مانند گوشت حساس کے
چوتھا غیر معطی غیر قابل وہ مانند ہڈی کے ہے فائدہ بیچ بیان معنی معطی اور غیر معطی اور قابل اور غیر قابل کے
جان تو کہ ہر عضو میں قوت غریزی ہے کہ اوس سے امر اوسکی تغذیہ کا تمام ہوتا ہے ساتھ اسکے بعضے اعضا
مبادی قوت کے ہیں اور اعضاء دوسروں کو قوت دیتے ہیں اسکو معطی کہتے ہیں اور بعضے غیر معطی ہیں
یہ دوسرے عضو سے قبول قوت کا کرتے ہیں قابل ہیں ورنہ غیر قابل جیسا کہ کہا گیا اور مراد اس قوت سے
سوا قوت تغذیہ کے ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے اور اختلاف اس امر میں کہ قوت تغذیہ کی ہر عضو کو بذاتہ
حاصل ہے یا جگر سے پہونچتی ہے بیچ بیان رئیس کے اور غیر رئیس کے کہا گیا ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ معطی ہونے
ریاست شرط ہے لیکن رئیس کو معطی ہونا لازم نہیں ہے اسواسطے کہ بیچ ریاست کے پہونچنا اوسکی قوت کا
اور عضو کو شرط نہیں کیا ہے مبدء ہونا اوسکا واسطے قوت کے کافی ہے بخلاف معطی کے کہ تغذیہ قوت کا
اوس سے اور عضو کو شرط کیا ہے ساتھ ہونے اوس عضو کے مبدء لہذا اخصیون کو ساتھ اس امر کے
کہ رئیس ہیں معطی نہیں کہتے پس معطی رئیس سے اخص ہوتا ہے **الفصل الرابع فی القوی ا**
وہی ثلثة اقسام فصل چوتھی ثابت ہے بیچ بیان قوتوں کے اور قوت تین قسم ہیں نزدیک
اطبا کے لیکن نزدیک فلاسفہ کے قوت چار ہیں اور قوت ایک ہیئت ہے جسم حیوان میں کہ حیوان کو
اوسکے واسطے سے مباشرت افعال کے بالذات ممکن ہے یعنے قوت مبدء فعل کی ہے بالذات اور دلیل

اور پر وجود قوت کے ظاہر ہونا فعل کا ہے اس سبب سے کہ وجود فعل کا بدون مبدا کے محال ہے اور تو دوسری دلیل یہ ہے
کہ شک نہیں ہے کہ بدن بیچ کمیت کے ساتھ سب اجسام کے شریک ہے اور ساتھ اس اشتراک کی بدن سے
وہ آثار ظاہر ہوتے ہین کہ غیر بدن مین نہین پائی جاتی اور یہ صدور آثار کا نہین ہے مگر اوس امر سے کہ وہ امر
جسم مین حال ہو اور جسمیت کو لازم نہو اس واسطے کہ اگر جسمیت کو لازم ہوگا سب اجسام اوسمین
شریک ہونگے اور یہ امر جو متحقق ہوا وہی امر مسمی بقوت ہوا نظر فعل کے اور جان تو کہ قوت کی دو قسم ہین
اولی اور ثانوی اولی قوت حیوانی اور نفسانی اور طبیعی ہین اور ہر ایک انمین سے جنس ہین کہ متضمن ہین
کئی قوت جزئیہ پر جیسا کہ کہا جاوے گا اور ثانوی مانند سمع اور شم اور بصر اور ذوق اور لمس کے
اور یہ قوت اونہین سے ہین کہ بدن اونکی طرف محتاج اور مضطر ہوتا ہے بیچ بقا ہی شخص یا نوع کے
بخلاف قوی اولی کے کہ بدن مضطر الیہ ہی اور قوتین مذکور جو تین قسم ہین ماتن کہتا ہے کہ احدہا قوۃ
طبیعیۃ وہی فی الکبد ایک اون سے قوت طبیعی ہے اور وہ بیچ جگر کے ہے والثانیہا قوۃ حیوانیۃ وہی فی القلب
دوسری قوت حیوانی ہے اور وہ بیچ دل کے ہے والثالثۃ قوۃ نفسانیۃ وہی فی الدماغ تیسری قوت نفسانی ہے
کہ دماغ مین ہے اما القوۃ الطبیعیۃ فتنقسم الی قسمین مخدومۃ وخادمۃ لیکن قوت طبیعی پس منقسم ہوتی ہے
دو قسم کہ مخدومہ ہے اور خادمہ ہے اما المخدومۃ فتنقسم الی ما یتصرف فی الغذاء لبقاء الشخص وہی الغاذیۃ والنامیۃ
لیکن مخدومہ منقسم ہوتی ہے طرف اوس قوت کے کہ تصرف کرتی ہے بیچ غذا کے واسطے بقاے شخص کے
اور وہ قوت غاذیہ اور نامیہ ہے والی ما یتصرف فی الغذاء لبقاء النوع وہی المولدۃ والمصورۃ اور طرف اوس
قوت کے کہ تصرف کرتی ہے بیچ غذا کے واسطے باقی رہنے نوع کے اور وہ مولدہ اور مصورہ ہے واما الغاذیۃ
فہی التی تحیل الغذاء الی مشابہۃ المغتذی لتجعلہ بدل ما یتحلل منہ لیکن غاذیہ پس وہ ہے کہ پھیر دیتی ہے
غذا اوسکی صورت سے طرف مشابہت عضو کے کہ غذا کرنیوالا ہے تو اوس عضو کو پہونچے بدلے اوس چیز کے
کہ عضو سے تحلیل ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ اعضا ہمیشہ تحلیل ہوتے ہین اور اگر بدل نہ پہونچے حیوان ہلاک
ہوجاوے واما النامیۃ فہی التی تزید فی اقطار الجسم علی التناسب الطبیعی لیبلغ تمام النشو لیکن نامیہ پس
وہ قوت ہے کہ زیادہ کرتی ہے اور بڑہاتی ہے بیچ اقطار جسم کے یعنی بیچ طول و عرض و عمق کے تو پہونچے
جسم تمام بڑہنے کو واما المولدۃ فہی علی نوعین نوع یحصل المنی فی الذکر والانثی لیکن مولدہ پس وہ دو قسم ہے
ایک قسم وہ ہے کہ پیدا کرتی ہے منی کو نر اور مادہ مین ونوع یفصل القوی التی فی المنی فیمزجہا تمزیجات

بحسب کل عضو عضو و تسمی المغیرۃ الاولی اور ایک قسم وہ ہے کہ پیدا کرتی ہے ان قوتون کو کہ منی مین ہین بعد اوسکے ملاقی ہے اوسکو آمیزش ہای مختلف سے موافق ہر ہر عضو کی یعنے ہر جزو منی کو مستعد کرتی ہے واسطے قبول کرنے صورت کوئی عضو کے اعضا سے تو بیچ مقابلہ ہر عضو کے ایک جزو منی کا مستعد ہوئے واسطے استحالہ اور ہوجانے عضو کے اور اس قوت کو یعنے مولدہ کو مغیرہ ثانی کہتے ہین اور فعل اس قوت کا دو طرح ہے اس لیے کہ قوت مذکورہ دو قسم ہے جیسا کہ کہا گیا ایک وہ منی کو پیدا کرتی ہے نر اور مادہ مین اور وہ خصیون سے علحدہ نہین ہے دوسرے وہ کہ مفارقت کرے خصیون سے ہمراہ منی کے بیچ اور منی کے تصرف کرے ساتھ تفصیل اور فراج قوتون کے کہ منی مین ہین باعتبار ہر ہر عضو کے اور یہ فعل بیچ منی کے نہین ہوتا ہے مگر وقت ہونے منی کے بیچ رحم کے اسواسطے کہ یہ فعل اگر خصیون مین ظاہر ہو چاہیے کہ بعد ملنے منی نر اور مادہ کے بیچ رحم کی حاجت اور مغیرہ کی پڑے اسواسطے کہ تغیر کیفیتون مین بعد ملنے دونو منی کے ضرور ہے اور تغیر بے مغیر کے نہین ہوتا ہے اور بیچ منی کے سوائے ایک مغیر کے دوسرا سننے نہین کیا اور جو عمل اس قوت کا ثابت ہوا کہ بیچ منی کے وقت ہونے منی کے رحم مین ہوتا ہے لازم آیا کہ عمل قوت مصورہ کا بھی رحم مین ہو بیچ منی کی واسطے برابر ہو پہنچنے عمل مولدہ کے عمل مصورہ کو اسواسطے کہ عمل مولدہ کا مستعد کرنا مادے اعضا کا ہے واسطے قبول کرنے صورت کے اور عمل قوت مصورہ کا پہنانا صورت عضوی کا اوس مادہ مستعدہ کو باعتبار اوسکی خواہش کے پس چاہیے کہ محل دونو قوت کا ایک ہو فائدہ اطبا نے اختلاف کیا ہے بیچ اس امر کے کہ مولدہ اور مصورہ نفس مان سے فائض ہوتی ہین اوپر منی کے وقت ہونے منی کے بیچ رحم کے یا نفس باپ سے فائض ہوتی ہین اوپر منی کے وقت ہونے منی کے خصیون مین اور نکلتی ہے ساتھ منی کے نزدیک نکلنے منی کے خصیون سے اور ظاہر ہوتا ہے فعل اونکا بیچ رحم کے اور قول پہلا صحیح ہے اور دلیل اوپر ضعیف ہونے دوسرے قول کے یہ ہے کہ عضو ٹکڑا بدن کا ہے اور تعلق نفس کا اوس سے نسبت فضلات کے بہت اور زیادہ ہوتا ہے لیکن شک نہین ہے کہ جو وہ ٹکڑا کٹ جاتا ہے بدن سے تعلق نفس کا بھی اوس سے کٹ جاتا ہے لہذا عفونت کو قبول کرتا ہے پس منی کہ فضلون مین سے ہے اور تعلق نفس کا اوس سے نسبت جزو بدن کے کمتر ہے بعد علحدہ ہونے منی کے بدن سے تعلق نفس باپ کا اوس سے کسطرح باقی رہیگا اس عورت تک کہ بیچ کی ہے اور اعضا اوس سے پیدا ہون تکملہ بیچ وجہ تسمیہ مولدہ کے ساتھ مغیرہ اور کے جاننا چاہیے کہ اطلاق مغیرہ کا جیسا کہ اوپر اس قوت کے بعض اطبا نے کیا ہے اوپر غاذیہ کے بھی اطلاق کیا ہے بسبب پائے جانے معنی تغیر کے

دو قوتون مین اور اس سبب سی کہ مولدہ بنظر بدن مولود کی قدم رکھتی ہے غاذیہ پر اوسکو اولی اور اسکو ثانیہ
نام رکھا واسطے فرق ہونے کے درمیان دونونکے اور پوشیدہ نہین ہے کہ یہ مولدہ کہ تصرف کرتی ہے بیچ منی اسکے
کہ مادہ مولود کا ہے جملہ قوتین مان سے یا باپ سے ہے موافق اختلاف دو مذہب کے اور قوتین اس شخص سے
کہ مادہ معمولہ سے موجود ہوا اس واسطے کہ وہ مولدہ کہ جملہ قوی اس شخص سے ہے بعد پیدا ہونے اعضای بیتیہ کے
اور قوتین دوسری کی خصوصاً بعد حاصل ہونے قوت طبیعی کے موجود ہوتی ہے جیسا کہ مخفی نہین ہے پس تسمیہ
مولدہ کا ساتھ اولی کے بنظر اوسکے عمل کے ہے بیچ بدن غیر کے کہ وہ مولود ہے ورنہ بنظر بدن صاحب اپنے کے مغیرہ ثانیہ ہے
اسواسطے کہ عمل اسکا بعد عمل غاذیہ کے ہے بیچ بدن صاحب قوت کے اسلیے کہ عمل غاذیہ کا خون مین ہے اور عمل مولدہ کا
منی مین ہے اور شک نہین ہے کہ منی بعد خون کے پیدا ہوتی ہے پس عامل منی مین ضرور ہے کہ عامل خون سے
موخر ہو **انتباہ** بیچ ہر عضو کے جیسے کہ جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ موقوف علیہ اوس عضو کے تغذیہ کے
ہین قوت مغیرہ ہے یعنی غاذیہ موقوف علیہ ہے اور قوی اربعہ مذکورہ خادم مغیرہ کے ہین اور عمل تام مغیرہ کا وہ ہے
کہ اوس چیز کو کہ ہاضمہ نے مستعد عضو ہونیکا کیا ہو مشابہ عضو کے کرے بالفعل اور جان تو کہ فعل مغیرہ کو کوئی عضو
ساتھ فعل مغیرہ عضو دوسرے کے شراکت نہین رکھتا ہے مگر فقط قوت مغیرہ جگر کے کہ فعل اوسکا ساتھ افعال
مغیرہ اور اعضا کے مشترک ہے اسواسطے کہ عمل اوسکا غذا کو خون کرتا ہے اور شک نہین ہے کہ خون صلاحیت تغذیہ
سب اعضا کی رکھتا ہے بخلاف مغیرہ مری اور معدہ کے مثلاً کہ فعل اونکا کرنا خون کا مشابہ مری اور معدہ کے اور
وہ غذا کہ مستعد واسطے بننے صورت مری اور معدہ کے ہی عضو دوسرا اوس سے ہرگز نفع نہین پاتا ہے بلکہ غذای مذکور
نسبت اور اعضا کے فضلہ ہے اور اس تقریر سے روشن ہوا کہ فعل ہاضمہ کا وہ ہے کہ غذا کو مستعد کرے اس امر پر کہ
عضو ہووے اور بیچ اس حالت کے وہ غذا اوپر نوعیت اپنی کے ہوتی ہے اور فعل مغیرہ کا وہ ہے کہ اوس مادہ
مستعدہ کو مشابہ عضو کے کرے مزاج اور قوام اور رنگ اور ذات مین اور اس حالت مین صورت نوعیہ سابقہ
فاسد ہوتی ہے یقیناً واسطے ہوجانے عضو کے بالفعل اور وہ کہ بعضے اطبا نے اوپر ہاضمہ کے اطلاق مغیرہ کا کیا ہے
بنظر لغت کے ہے ورنہ باصطلاح جمہور کے مغیرہ غیر ہاضمہ کے ہے جیسا کہ فرق درمیان دونو کے ظاہر ہوا ہے
اور اس سبب سے کہ کام قوت غاذیہ ہر عضو کا دو طرح پر ہے ایک وہ کہ غذای مستعد کو ساتھ عضو کے ملا دیوے
دوسرا وہ کہ غذای ملے ہوئے کو مشابہ عضو کے کرے سب جہون سے بعضے اطبا غاذیہ کو بھی مغیرہ اوسے
کہتے ہین بنظر الصاق کے اور مغیرہ ثانیہ بھی غاذیہ کو کہتے ہین بنظر تشبیہ کے لہذا بحر الجواہر مین مصنف اوسکا

کہتا ہو کہ المغیرۃ الاولی ہے اسلیے تلصق الغذا ابعضو بعد فعل الہاضمۃ فیہ والمغیرۃ الثانیۃ ہی التی تشبہہ بالصفۃ الاولی بالعضو
فیجعلہ جزء منہ بلونہ وہیئتہ ومن ضعف بنیۃ یکون البرص والبہق ومن ضعف الاولی یکون الاستسقاء اللحمی وقیل المغیرۃ الاولی ہے
القوۃ المولدۃ والمغیرۃ الثانیۃ ہی الغاذیۃ لان فعل الاولی متقدم علی الثانیۃ فی بدن المولود ولکل ان یصطلح اور بالجملہ لفظ
مغیرہ کے بیچ کتب اس قوم کی تین وجہ سے اطلاق پاتی ہے لہذا مشروحا کہا گیا تو بیچ ہر مقام کے کہ مناسب ہو
سے لیکن اور جو متحقق ہوا کہ بعد ہاضمہ کے سوائے ہاضمہ کے کوئی اور قوت تصرف کرنے والی نہیں ہے اور فعل اوسکا دو قسم ہے
بنظر مغایرت اوسکے فعل کے اجسام نے اوسکو مغیرہ اولی اور ثانیہ نام رکہا ہے جیسا کہ گذرا ہے واما المصورۃ فہی التی یصید عنہا
تخطیط الاعضاء وتشکیلاتہا وتسمی المغیرۃ الثانیۃ لیکن مصورہ پس وہ قوت ہے کہ صادر ہونے مین اوس سے خطوط عضو کے
اور شکلین اونکی یعنی یہ قوت بحکم اپنے خالق کے ہر جزو منی کو پہناتی ہے صورت عضو کی اوس طور پر کہ مقتضی نوع صاحب
منی کے ہو پس اگر منی ملی ہوئی دو نوع حیوان سے ہے حیوان پیدا ہوا اوس سے ساتھ دونو نوع کے کچھ کچھ
مشابہت پیدا کرتا ہے مانند خچر کے کہ یہی شکل گہوڑے کی ہوتا ہے اور یہی شکل گدہے کی واما الخادمۃ فہی الجاذبۃ والماسکۃ
والہاضمۃ والدافعۃ للفضل لیکن قوتین خادم غاذیہ کی چار ہین ایک جاذبہ دوسری ماسکہ تیسری ہاضمہ چوتہی دافعہ ثفل کی
اور احتیاج ان قوتون سے اس لیے ہے کہ ہر چند غاذیہ بیچ تغذیہ عضو کے کافی ہے اس معنے سے کہ اسوقت فعل
اوسکا تمام ہوتا ہے عضو کو غذا پہونچتی ہے لیکن تمامی اوسکی فعل کی موقوف ہے اوپر خادم ہونے ان چار
قوتون کے اور وجہ حاجت غاذیہ کی طرف جاذبہ کی یون ہے کہ یہ ظاہر ہے کہ غذا نزدیک عضو معدی کے
موجود نہین ہے اور آنا غذا کا اپنی جگہ سے بذاتہ اس عضو تک غیر ممکن ہے پس بالضرور کوئی کہینچنے والا چاہیے
تو اوس غذا کو نزدیک عضو مغتذی کے کہینچ لاوے وہ جاذبہ ہے اور حاجت طرف ماسکہ کے یہ ہے کہ غذا
بعد جذب جاذبہ کے ضرور ہے کہ کچھ دیر رہے تو مشابہ ذات عضو مغتذی کے ہو اسواسطے کہ استحالہ کو
زمانہ ضرور چاہیے پس واجب آیا کہ کوئی روکنے والا ہو تو اس مدت تک روکے وہ روکنے والی ماسکہ ہے
اگر کوئی کہے کہ جائز ہے کہ غذا بذاتہ وہان ٹہرے بدون ضابط کے پس حاجت ماسکہ کی کچھ نہین ہے کہینگے ہم
کہ غذا سے مجذوب خون رقیق سیال ہوتا ہے ایسا جسم بدون روکنے ضابط کے سطح عضو پر
نہین ٹہر سکتا ہے اور حاجت ہاضمہ کی یون ہے کہ غذا سے مجذوب ممسوک صورت عضو کی قبول نہین کرتی ہے
مگر بعد اسکے کہ مستعد قبول کرنے کے ہو اور یہ استعداد حاصل نہین ہوتی ہے مگر اسطور پر کہ قوام اور مزاج
اوسکا صالح عضو ہونیکی رکہے اور صلاحیت قوام اور مزاج کی نہین ہوتی ہے بدون تفریق اور جمع اور

رقیق اور تغلیظ اجزای غذای مجذوب کی فاعل ان چیزون کا لازم سو او وہ قوت ہاضمہ ہے اور فرق درمیان ہاضمہ اور غاذیہ کے
کہا گیا کہ غاذیہ غذا کو مشابہ عضو کے کرتی ہے اور ہاضمہ غذا کو مستعد مشابہ ہونیکی کرتی ہے یعنی غاذیہ تشبیہ اور ہاضمہ تہیہ ہے اور
وجہ حاجت دافعہ کی یون ہے کہ شک نہین ہے کہ غذای مجذوب دو جوہر سے مرکب ہے ایک جزو صالح اغتذا کا
دوسرا غیر صالح اوسکا پس بالضرور بیچ عضو کے فضلہ رہیگا اور فضلہ باعث ضرر کا ہی پس دفع اوسکا لازم ہی اور دفع بدون
دفع کرنیوالی کے نہین ہو سکتا ہی وہ قوت دافعہ ہے پس اس کلام سے حاجت چارون قوت کی ثابت ہوئی اور خادم
ان قوتون کی چار کیفیت ہین یعنی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور اس وجہ سے چارون قوت
بھی مخدوم ہین پس خادم حقیقی یعنی خادم صرف کہ اوسکا کوئی خادم نہو چارون کیفیت ہین اور مخدوم حقیقی مصورہ ہے
اور قوتین قوی طبیعیہ سے ایک وجہ سے خادم ہین اور ایک وجہ سے مخدوم جیسا کہ مخفی نہین ہے فائدہ خدمت کیفیات
اربعہ کی واسطے قوای اربعہ کی اس سبب سے ہے کہ تام ہونا قوای مذکورہ کا تمام نہین ہوتا ہے مگر حرکت سے اور
حرکت کہ تمام کرنیوالی افعال ان قوتون کی ہے بدون کیفیات اربعہ کے نہین ہو سکتی ہے اور جو مددگار زیادہ ہین
اوپر حرکت کے حرارت ہی ہر ایک قوت بالذات اوسکی محتاج ہے اور طرف کیفیات باقیہ کی بالعرض جیسا کہ کہا جاتا ہے
لیکن حاجت جاذبہ او دافعہ کی طرف حرکت کے اسواسطے ہی کہ فعل ان دونون کا نقل کرنا ہی ایک مکان سے
دوسرے مکان کو اور نقل نہین ہوتی مگر حرکت سے اور اسیطرح ہاضمہ اسلیے کہ فعل اوسکا احالہ اور طبخ ہے
اور وہ بدون تغلیظ رقیق کے اور بدون ترقیق غلیظ کے اور بدون تقطیع متشبث اور ملی ہوئی کے اور بدون جمع کرنے
متشبث اور متفرق کے نہین ہو سکتا ہی اور یہ سب محتاج حرکت مکانیہ کی ہے لیکن ماسکہ اگرچہ فعل اسکا یہ ہے
کہ ممسوک کو حرکت سے منع کرے لیکن یہ منع بھی بدون حرکت کے نہین ہوتا ہی اسواسطے کہ عمل ماسکہ کا وہ ہے
کہ لیف مورب کو حرکت دے طرف ہیئت اشتمال کے اور کبھی لیف مستعرض بھی مدد کرتی ہے اس امر کو جمع کرتی ہے
اعضای سافلہ کو عضو سے کہ اوپر ممسوک کے شامل ہے پس مانع کریگی ممسوک کو خروج سے قال جالینوس الموارب
والمستعرض اذا اتحدا جمیعا ضاقت المنافذ وذلک معین علی الامساک اس تقریر سے ثابت ہوا کہ احتیاج ہر ایک کی
ان چارون قوت سے طرف حرارت کے ہے لیکن کیفیات تینون باقی بعضی اونمین مخصوص بعض قوتون سے ہے
جیسا کہ کہا جاتا ہے جان تو کہ جاذبہ کو یبوست خدمت کرتی ہے ساتھ حرارت کے اسواسطے کہ جو قوت استرخای
رطوبی بیچ جوہر روح کے کہ حامل قوت کی ہے بیچ آلہ قوی کے تقرر کرتا ہے مانع اونکی افعال کو علی الاتصال ہوتا ہے
اسواسطے کہ رطوبت مرخی ہی اور درمیان جاذبہ اور حرکت کی مخالفت ہی بالذات پس نسبت کہ ضد رطوبت کی بیچ جذب کے مطلوب ہے

تا مقوی اوسکے فعل کو ہو لیکن دافعہ کو یبوست اور برودت دونوں خادم ہین ساتھ حرارت کے اور وجہ خدمت یبوست کی

یہی ہے کہ جاذبہ مین بیان ہوئی اور وجہ خدمت برودت کی دافعہ کو قوی ہے کہ برودت کثیف اور غامر لیست مذکور

کی ہے اور شکل پر کہ ضرور ہوتی ہے بیچ عصر کے تو دفع بالکل حاصل ہوا اور ظاہر ہے کہ نچوڑنا محتاج ہے اسکا کہ نچوڑنے

والا ایک زمانی لائق تک اوپر ہیئت استمال اور عصر کے باقی رہے تو جو کچھ اوسمین ہے نکل آوے لیکن ہاضمہ کو

بھی یبوست اور برودت خادم ہین ساتھ حرارت کے اور وجہ خدمت یبوست کی وہی ہے کہ بیان ہوچکی اور

اسیطرح وجہ خدمت برودت کی اور ظاہر ہے کہ احتیاج برودت کی بیچ امساک بڑی چیز کی زیادہ ہے اسواسطے

کہ ہیئت مذکور ضرور ہے کہ ایک زمانہ دراز تک باقی ہے اور یہ متصور نہین ہوسکتا مگر برودت سے لیکن ہاضمہ کو رطوبت خدمت

کرتی ہے ساتھ حرارت کے اسواسطے کہ رطوبت مدد کرتی ہے ہاضمہ کو بیچ قبول کرنے اوسکے فعل کے کہ احالہ اور طبخ

اور تغییر ہین اور ان قوی اربعہ سے محتاج رطوبت کی نہین ہین مگر ہاضمہ واما الحیوانیۃ فہی التی تفعل انبساط القلب

والشرائین وانقباضہا لترویح الروح واخراج الابخرۃ الدخانیۃ وبہا تکون حرکۃ الخوف والغضب لیکن قوت حیوانی

پس وہ ہے کہ انبساط اور انقباض دل کا اور رگین جہندہ اور ترویح اور اخراج بخارون دخانی کا اوسی سے ہے

اور حرکت خوف اور غضب کی اوس سے متعلق ہے اور یہ ترویح روح کی جذب نسیم سے ہے اور جذب

نسیم کی بھی ازراہ بینی کے ہوتی ہے اور بھی ازراہ منافذ شرائین کے بواسطہ مسام جلد بدن کی اسی سبب سے

بیچ ہوا کے جو دم کو حبس کرین زمانی طویل تک صبر کرسکتے ہین بخلاف اوسکے کہ جو پانی مین اوترین اوسقدر

صبر اوپر حبس نفس کے نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ بیچ پہلی صورت کے اگرچہ استنشاق ہوا کا بینی سے

نہین ہے لیکن منافذ شرائین سے بھی اور بیچ دوسری صورت کے یہ بھی رہتا ہے پس اضطرار

جلد ظاہر نہین ہوتا ہے فائدہ قوت حیوانی وہ ہے کہ جو بیچ اعضا کے حاصل ہوا اعضا کو واسطے

قبول کرنے قوت حس اور حرکت کے مستعد کردیتی بشرط رفع ہونے موانع کے اور حاصل ہونے شرائط کے

اور حیات بدن کی اس قوت سے ہے اور مرکب اوسکا روح حیوانی ہے اور آلہ اوسکا حرارت غریزی ہے

اور قوت نفسانی حادث نہین ہوتی ہے بیچ روح اور اعضا کے مگر بعد حادث ہونے قوت حیوانی کے

بخلاف قوت طبیعی کے کہ وہ سب پر مقدم ہے اور مخصوص حیوان کی نہین ہے بلکہ بیچ نبات کے بھی

موجود ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور دلیل اوپر مغایرت قوت حیوانی کے اور قوت نفسانی کی یہ ہے کہ دیکھتا ہے

تو عضو مفلوج کو کہ زندہ ہے اور ساتھ اسکے حس اور حرکت نہین رکھتا ہے اور حکم اور حیات عضو مفلوج کی اس سبب سے ہے کہ اگر

زندہ نہو تا متعفن ہو جاتا اور فساد اوسمین پڑتا جیسا کہ ابدان موتی مین مشاہدہ ہوتا ہے اور مغایرت اسکی ساتھہ قوت طبیعی کی
ظاہر ہے جان تو کہ کبھی قوت طبیعی باطل ہوتی ہے اور قوت حیوانی باقی رہتی ہے خواہ بطلان ذات قوت طبعی
مین ہوا ہو یا اوسکے فعل مین موافق اختلاف ومذہب کے جیسا بطلان قوت نامیہ کا بیچ سن وقوف کے اور بطلان
قوت مولدہ کا بیچ عورتون کے نزدیک انقطاع حیض کی اور بطلان قوت غاذیہ کا نزدیک حاصل ہونے سوء مزاج کے
بیچ عضو کے موید اس قول کے ہین اگر کہین کہ شیخ رئیس نے کہا ہے کہ ہر عضو کو اپنی ذات مین ایک قوت غریزی ہے
کہ اوسی قوت سے امر تغذیہ اوس عضو کا تمام ہوتا ہے اور جب ایسا ہوا کیونکر جائز ہوگا کہ قوت تغذیہ کی یا فعل اوسکا
معدوم ہوا اور قوت حیوانی باقی ہو ہم کہین گے کہ غریزی ہونا قوت طبیعی کا واسطے اعضا کے اوسیوقت تک ہے
کہ مزاج اونکا اعتدال پر ہے لیکن جب سوء مزاج متغیر بہ بدی ہوا ممکن ہے کہ قوت تغذیہ کی اوسمین نرہے ساتھہ
باقی رہنے حیات کے یا ہم کہین گے کہ قوت طبعی بسبب سوء مزاج کے معدوم نہین ہوتی ہے بلکہ اثر اوسکا
باطل ہوتا ہے بسبب نہ قبول کرنے عضو کی اوسکو اور وجہ نسبت خوف اور غضب اور فرح کی طرف قوت حیوانی کے
باوجود اسکے کہ مبادی ان امور کا قوت نفسانی ہے یہ ہے کہ ہم وقت خوف کے دیکھتے ہین روح کو کہ حامل اس
قوت کی ہے انقباض عارض ہوتا ہے طرف داخل کے اور وقت غضب اور فرح کے عارض ہوتی ہے اوسکو
حرکت طرف خارج کے واما النفسانیۃ وہی تنقسم الی مدرکۃ ومحرکۃ لیکن قوت نفسانی پس منقسم ہوتی ہے ساتھہ مدرکہ
اور محرکہ کے جاننا چاہیے کہ قوت نفسانی بیچ دماغ کے اور حس اور حرکت اوسی سے متعلق ہے اور حاجت حیوان کی
اوسکی طرف ظاہر ہے کہ اوسکو بھاگنا ضار سے اور مائل ہونا اوپر منافع بدن کے بدون حرکت کے ممکن نہین ہے
اسواسطے کہ ہرب اور قرب حرکت ہین اور یہ دونون بدون ادراک ضار اور نافع کے نہین ہو سکتی ہین اور
موجب ادراک کا یہی قوت ہے پس حاجت اوسکی ضروری ہوئی اما المدرکۃ فتنقسم الے ما فی الظاہر والی
ما فی الباطن لیکن مدرکہ منقسم ہوتی ہے طرف اوس چیز کے کہ بیچ ظاہر کے ہے اور طرف اوس چیز کے
کہ بیچ باطن کے ہے اور مراد مدرکہ سے یہان مدرکہ حسی ہے اور جان تو کہ جو مدرک کلیات اور جزویات کا ہے
اوسکو مدرک عقلی کہتے ہین اور وہ نفس ناطقہ ہے اور جو مدرک جزئیات کا ہے فقط اوسکو مدرک حسی کہتے اور
یہ مدرک حسی دو قسم ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے واما التی فی الظاہر فہی السمع والبصر والشم والذوق واللمس لیکن
جو بیچ ظاہر کے ہین یعنے خارج دماغ ہین مدرک ہین حواس خمسہ ظاہری ہین وہ سمع اور بصر اور شم
اور ذوق اور لمس ہین اور ہر ایک حواس سے مفصل کہا جاتا ہے بدد پروردگار آدمیون کے

له وجہ نسبت خوف کی اور غضب اور فرح کی طرف قوت حیوانی کے ۱۲

له نفس ناطقہ مدرک کلیات اور جزئیات کا ہے اور حواس مدرک فقط جزئیات کے ہین ۱۲

جان تو کہ حواس ظاہری مانند جاسوسون کے یعنی ہرکارون کے ہین واسطے حواس باطنی کے اور مراد حاسہ سے وہ قوت ہے کہ دریافت ہونا ایک امر کا اوس سے متعلق ہو چھپا نرہے کہ حواس ظاہری کو پانچ کہنا موافق قول صحیح اور مشہور کی ہے ورنہ بعضون نے آٹھہ کہا ہے اسواسطے قوت لمسی کو چار جانتے ہین ایک وہ ہے کہ حاکم ہے درمیان حار اور بارد کے اور دوسری حاکم درمیان رطب اور یابس کے اور تیسری حاکم درمیان صلب اور لین کے اور چوتھی حاکم درمیان خشن اور املس کے یعنی کہرکہری اور چکنی کے اور بعضون نے حاکم درمیان ثقیل اور خفیف کے زیادہ لیا ہے اور باعث اسکے کہنے کا یہ گمان ہوا ہے کہ گرمی مثلاً مخالف سردی کے ہے اور رطوبت یبوست کی اور صلابت نرمی کی اور خشونت ملاست کی اور واسطے احساس ہر ایک متضاد کے ایک قوت جدا لازم ہے لیکن یہ گمان باطل ہے اسواسطے کہ سیاہی اور سفیدی اور سرخی اور زردی بھی متضاد ساتھہ اسکے کوئی شخص قوت باصرہ کو متعدد نہین کہتا ہے اور اسیطرح ہونا مذوقات اور مشمومات اور مسموعات کا متعدد ظاہر ہے پس چاہیے کہ مدرک انکی بھی متعدد ہون اور حصر حواس کا آٹھہ مین صحیح نہوا اور جو اسکے جواب مین بعض لوگ کہتے ہین اور تضاد کو حس لمس مین محصور کر کے قول قائلین آٹھہ حواس کو تقویت کیا ہے جو آخر کو سرانجام اوسکا تمام نہین ہوتا ہے ترک کرنا اوسکی بیان کا مینے لائق جانا اور مبحث حواس خمسہ ظاہری کو بیچ پانچ فائدی کے بیان کیا ہے **فائدہ** بیچ بیان قوت سمع کی اور سمع قوت ہے کہ سپرد کی گئی بیچ اوس عصب کی کہ مفروش صماخ مین پھیلا ہے اور ادراک اوسکا بحکم خالق تعالی کے موقوف ہے اوپر پہونچنے ہوا ے منضغط کہ تکیف بکیف صوت ہے اور تعریف صوت کی یون ہے کہ صوت ایک چیز ہے کہ حادث ہوتی ہے تموج ہوای منضغط سے بسبب مساس عنیف کے کہ واقع ہے درمیان دو جسم متضاد کے اور اس مساس کو قرع کہتے ہین یا حادث ہوتی ہے بسبب تفریق عنیف کے کہ واقع ہوتی ہے بیچ جسم کے اور اس تفریق کو قلع کہتے ہین اور بیچ مساس اور قلع کے قید عنیف کی یعنی شدید کی اس سبب سے کیا ہے کہ اگر مساس اور قلع آہستگی اور سستی سے ہون اور اونسے محسوس نہوگی اور تموج ہوا کا کہ مساس عنیف یا نہ قلع عنیف اوسکی باعث ہو صدمہ ہے بعد صدمہ کے ساتھہ سکون کے بعد سکون کے اور جو ہوا تکیف ہوتی ہے کیفیت صوت سے یعنی قبول کرتی ہے حرکات کو کہ واجب ہوئی ہے نغمات صوت سے اور ساتھہ اوسی ہیئت اور نظام کے آلہ حاسہ کو پہونچتی ہے اور ادراک اوس سے حاصل ہوتا ہے وہی سمع ہے اور سمجھنا معانی متعددہ کا سماع سے کہ ہر ایک ساتھہ ایک تموج مخصوص کی خاص صنائع صانع مطلق سے ہے کہ سمجھنا اوسکا تفصیل سے خارج ہے لیکن استدلال اسپر کہ حس کرنا آواز کا بسبب پہونچنے ہوای حامل کی صماخ کو ہے تین وجہ سے کرتے ہین

ایک وہ کہ مشہور ہے کہ اگر کوئی انبوبہ لانبا لاکر ایک طرف بیچ صماخ کے یعنی سوراخ کان کوئی شخص کی رکھے
اور طرف دوسری منہہ مین لاکر بلند آواز سے باتین کرے وہ شخص سنیگا لیکن کوئی حضار مجلس سے نہ سنیگا
بسبب نہ پہونچنے تموج ہوا کے طرف اون لوگون کے اسواسطے کہ اس صورت مین تموج ہوا کا انبوبہ مین
محصور ہے دوسرا وجہ استدلال کا یون ہے کہ دیکھا گیا ہے کہ جسوقت ایک شخص فاصلہ دور سے کوئی چیز کو
ایک چیز سے مارے چوٹ اوسکی زیادہ اوسکی آواز سے محسوس ہوتی ہے تیسرا یہ کہ ظاہر ہے کہ آواز
ساتھہ ہوا کے میل کرتی ہے جیسا کہ بیچ آواز موذن کے کہ اوپر منارہ بلند کے کھڑا ہو روشن اور ظاہر ہے کہ وہ
آدمی طرف بہنے ہوا کے ہونگے اوسکی آواز کو سنتے ہین اگرچہ دور ہون اور وہ آدمی کہ جہت مخالف مین
ہوتے ہین نہین سنتے اگرچہ قریب ہون اور جاننا چاہیے کہ جس سمع کا فاصل زیادہ سب حواس سے ہے
اس سبب سے کہ راہ تعلیم اور درس کی اور مشرف ہونیکی معرفت سے کہ عین بینائی ہی کان ہے لہذا
جو کوئی مان سے بہرا پیدا ہوتا ہے بات نہین کہتا اور ناقص رہتا ہے اسواسطے کہ بات جبتک مسموع
نہین ہوتی بولنے مین نہین آتی ہے پس ہونا سمع کا باعث بطلان کلام کا اور اکثر تقلید کا ہوتا ہے
بخلاف اور حواس کے کہ بطلان اوسکا موجب بطلان حاسہ دوسرے کا نہین ہو سکتا ہے اسی وجہ سے
سمع کو پہلے ذکر کیا ہے فائدہ بیچ بیان قوت بصر کے اور وہ ایسی قوت ہے کہ سپرد کی گئی ہے بیچ تقاطع
صلیبی کے کہ درمیان دو عصب مجوف کے واقع ہے اور اوسکی شان سے ہے ادراک روشنی
اور رنگ اور شکل کا جاننا چاہیے کہ اور مقدم دماغ سے اوپر زیادتی کے کہ مشابہ بونڈی پستان کی ہے اور شم
اوس سے لیکن رکھتا ہے دو عصب جمع مین ایک داہنی طرف سے دوسرا بائین طرف سے اور عصب
داہنا طرف بائین کے اوترا ہے اور عصب بایان طرف داہنے کی بیچ اوس جگہہ کے برابر اقصر کے ہے
آپسمین ملی ہین بطریق تقاطع صلیبی کی اور مجموع سے یہان ایک تجویف ہوگئی ہے پس جو داہنی طرف سے آتا ہے بائین آنکھہ کو
پہونچتا ہے اور جو بائین طرف سے آتا ہے داہنی آنکھہ کو پہونچتا ہے اور موضع تقاطع کا محل نور باصرہ کا ہے اسواسطے کہ دونو آنکھہ سے
جو چیز کہ دیکھی جاتی ہے دیکھنے والا ہی نور باصرہ ہے لہذا دونون آنکھہ سے ہر ایک چیز ایک معلوم ہوتی ہے اور جسوقت کسی سبب سے
اوس مجمع النور مین التوا پڑے جیسا کہ اوسکی فضا مین کجی واقع ہو اور ایک تجویف کہ تھی گویا دو تجویف ہو جائین
احولیت عارض ہوتی ہے پس کثیر ہونے محل نور کا اسواسطے اس صورت مین بسبب تفرقہ کے نور مین اثنینیت مرئی مین
متحقق ہوتی ہے اور فعل ہر آنکھہ کا علحدہ معلوم ہوتا ہے تنبیہ بیچ تحقیق ابصار کی اطبا اور حکما طور مختلف رکھتے ہین بعضے کہتے

شعاع نافذ ہوتی ہین اور بعضے بہ تکیفیت ہوا اور بعضے بالانطباع صحیح کہی اور جلیدیہ کی بالجملہ تنقیح اس مبحث کی کما ینبغی ادراک
عقل بشر سے غیر ممکن ہے لہذا طول دیتے اوسکے ذکر سے صفحہ بیاض کو سیاہ نہیں کیا ہے فائدہ بیچ بیان قوت شم کے
اور وہ ایسی قوت ہی کہ سپرد کی گئی ہے بیچ زائدتین کے کہ بیچ مقدم کے جمی ہین مشابہ بوندی پستان کے اوسکی شان سے
ادراک رائحہ کا بحکم خالق تعالی کے اور بیچ کیفیت ادراک کے اختلاف کیا ہے حکمای جمہور اس امر پر ہین کہ ادراک روائح کا اس طرح پر
سے ہے کہ ہوا متکیف بکیفیت ذی رائحہ شم کو پہونچتی ہے پس شامہ اوسکو ادراک کرتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ادراک مذکور اجزای لطیفہ کے
تبخر اور انفصال اجزای ذی الرائحہ کے ہے اجزای ہوائے یعنی اجزا چھوٹے چھوٹے لطیف ذی الرائحہ سے جدا ہوتی ہین اور بیچ اوس
ہوا کے کہ ذی الرائحہ سے محیط ہے متشبث ہوتی ہین جب شامہ سے ملتی ہین مدرک ہوتی ہین اور بیچ رد اس قول کے لوگون نے
کہا ہے کہ اگر ایسا ہوتا بیچ طول زمانی کے حجم ذی الرائحہ کا ناقص اور کم ہو جاتا اسواسطے کہ جدا ہونا اجزا کا کسی چیز سے سبب کم ہونے
اوس چیز کا ہوتا ہے بیچ وزن اور حجم اوس چیز کے اور حال یہ ہے کہ تھوڑی مشک سونگھی جاتی ہے بہت زمانے تک ساتھ
متغیر ہونے ہوا اون کے بدون نقصان کے یعنی حجم اور وزن مشک مین کچھ نقصان ظاہر نہیں ہوتا ہے لیکن امام نے کہا ہے کہ حق یہ ہے
کہ دونوں وجہ ممکن ہین اور بعض لوگ اس امر پر ہین کہ حصول شم کا بسبب فعل ذی رائحہ کے ہے بیچ شامہ کے بدون اسکے کہ واسطہ مشک سے
یا اجزا اوسکی متبخر اور منفصل ہون اور یہ قول نزدیک حکما کے نہایت ضعیف ہے اسلئے لہذا اکثر کتب مین وجہ تیسری مذکور نہیں ہے
اگر کوئی قائل کہے کہ افلاطون وغیرہ سے منقول ہے کہ افلاک شم رکھتے ہین اور اونمین روائح ہین اور حال یہ کہ وہان نہ ہوا ہے
اور نہ تبخر اور نہ تحلیل پس معلوم ہوا کہ ذی الرائحہ عبارت اوس جسم سے ہے کہ واہب الصور نے ایک خاصیت اوسمین رکھی ہو
کہ بیچ شامہ کے فعل کرے بشرط انتفای اسباب مانعہ کے ہم کہیں گے کہ بہ تقدیر ثبوت اور تسلیم کے کہ افلاک مین
تحقق شم کا بطور مذکور کے نسبت شم کا ہے بیچ عنصریات کے بطریق مذکور کے نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے
کہ تفویض آثار صورت نوعیہ کا کہ اونکو خاصیت کہتے ہین اوس تقدیر پر ہے کہ ثبوت آثار کا کیفیات سے
ممکن نہو اور جو ایسا نہیں ہے ویسا ہی نہیں ہے فائدہ بیچ بیان ذوق کے یہ قوت مثبت ہی بیچ اوس عصب کے
کہ مفروش ہے اوپر جرم زبان کے اور ادراک طعوم کا اوسکے نشان سے ہے بواسطہ رطوبت لعابی کی
کہ پہیلی ہے بیچ گوشت غدای کے کہ بیچ جز زبان کے واقع ہے اور کام اوسکا مولد اللعاب ہے اور ادراک
بواسطہ لعاب کے دو حال سے خالی نہیں ہے ایک وہ کہ اجزاے ذی طعم کے ملین ساتھ
لعاب کے پس بیچ زبان کے گہسین اور عصبہ سے ملاقی ہون اور مدرک ہون اور اوپر اس تقدیر کے
فائدہ اس رطوبت کا تسہیل پہونچنے جوہر ذی طعم کا ہے طرف حاسہ ذوق کے دوسرا وہ کہ رطوبت بسبب

مجاورت کے منکشف ہو طعوم سے دن آمیزش کے اور کہ مدرک ہو اور اوپر اس تقدیر کے محسوس حقیقت مین مزہ و رطوبت ہے کہ منکشف ہوتی ہے نہ جرم ذی طعم کے اور اوپر دونون تقدیر کے درمیان ذائقہ کی اور اوسکی محسوس کے واسطے نہین ہوا سلیے کہ جرم ذی طعم کا ساتھہ کیفیت کے ذائقہ سے ملاقی ہوتا ہے بخلاف ابصار کے کہ محتاج ہو اس بات کی کہ درمیان بصر اور مبصر کے جسم شفاف حائل ہو انتباہ بیچ احساس بلغم کے شرط ہی کہ رطوبت لعابی اوپر خلوص اپنے کے ہو یعنی خالص ہو اور کوئی مزہ سی ملی ہو خواہ یہ ملنے والا وارد خارجی ہو خواہ بدنی اسی سبب سے کہ جس شخص پر صفرا غالب ہو شہد کو کڑوا معلوم کرتا ہی بسبب ملنے صفرا کے ساتھہ رطوبت زبان کے اسواسطے کہ وہی دریافت ہوتی ہی ذوق سی اور منع کرتی ہے حس مزے دوسرے کو بسبب اپنی کڑوائی کے کہ غالب ہی کیفیت مین اوپر سبب مزون کے فائدہ بیچ بیان قوت لمس کے اور وہ ایسی قوت ہی کہ سپرد کی گئی ہے بیچ جلد کے اور اکثر گوشت کی اور سوای انکی مانند عنقیہ کی اسکی قوت کی شان سی ہے ادراک حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کا اور مانند انکے کہ لمس سے متعلق ہین اور طریق حصول اس حس کا یون ہے کہ قوت لامسہ منفعل ہوتی ہے ملموس سے وقت ملامسہ کے پس ملموس فاعل ہے اور لامسہ منفعل اور اس سبب سے کہ رطوبت اور یبوست کو کیفیت منفعلی کہتے ہین اعتراض کرتے ہین کہ احساس رطوبت اور یبوست کا لمس سے کیونکر ہوسکیگا لیکن جواب اسکا بحث ارکان مین بیچ ارض کے مذکور ہوا ہے انتباہ نفع ودیعت اس قوت کی بیچ ظاہر بدن کی ظاہر ہے اسواسطے کہ باعث حفاظت حیوان کی مضرتون سی ہے جیساکہ مخفی نہین ہے اور اس سبب سے کہ جلد بیچ محل آفات داخلی اور خارجی کی ہے اور یہ امر موجب بطلان یا نقصان قوت لمس جلد کا ہوتا ہے حکیم مطلق نے اوس گوشت کو کہ نیچے جلد کے ہے بھی ذی حس کیا ہے تو اگر جلد کو کچھہ آفت پہونچے وہ گوشت احساس مین قائم مقام جلد کے ہووے اسواسطے کہ حاجت حیوان کی طرف حس لمس کی شدید زیادہ حاجتون سے ہے اور باعث حفظ جلد کا ہلاک سے ہے اور بعض اعضاے باطنی کہ عدیم الحس مخلوق ہوتی ہین واسطے نفع عظیم کے جیسے کبد اگر ذی حس ہوتا جو مقام تولد اخلاط کا اور بعضی خلط حاد اور لذاع ہین نہایت تکلیف ہوتی ہے اور جیسے تلی اور گودہ کہ جگہہ گرنے اور جاری ہونے خلط لذاع کے ہین اور جیسے پھیپھڑا کہ دائم الحرکۃ ہی لیکن وہ جھلیان کہ اوپر جگر کے اور اعضای عدیم الحس کی محیط ہین حس رکھتی ہین تو وقت درد و آفت کے اوس عضو کو طبیعت اوپر مقابلہ کرنے آفت کے سبقت کرے

لامسہ

لیکن ہڈیان کہ جنہو بدن اور ستون حرکات کی ہین اگرچہ حس رکھین حیوان اکثر الم مین رہتا بسبب ضغطہ اور مزاحمت
اعضا کی اور مصاکات کی کہ بچاو اوسسے ممکن نہین ہے جاننا چاہیے کہ حواس ظاہری حقیقت مین خادم مدرکہ
باطنی کی ہین اور بمنزلہ جاسوس اور مخبرون کے ہین واما التی فی الباطن فالحس المشترک والخیال والمتصرفۃ والوہم
والحافظۃ لیکن جو بیچ باطن کی مدرک ہین حواس خمسہ باطنی ہین کہ مذکور ہوئے اور مفصل ہر ایک کہے جاتے ہین
اما الحس المشترک فہی التی تتادی الیہا جمیع الصور المحسوسۃ لیکن وہ قوت کہ اوسکا نام حس مشترک ہے ایسی قوت ہے
کہ طرف اوسکی پہونچتی ہین صورتین مختلف یعنی حواس ظاہری جو ادراک کرتے ہین اور بیچ حواس باطن کے اوس سے
خبر ہو جاتی ہے اسی حس سے متعلق ہے لہذا اوسکو حس مشترک کہتے ہین یعنی جو حواس ظاہری مدرکات
اپنی کو اوسکو پہونچاتے ہین اشتراک اوسکا حواس ظاہر سے ثابت ہوا اور دلیل اوپر وجود حس مشترک کے
وہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ ہم مین ایک امر ہے کہ حکم کرتا ہے وہ بیچ محسوسات کے از روی تمائز کے اسطور سے
کہ یہ مزہ غیر اس رنگ کے ہے اور حاکم اس حکم کا ضرور ہے کہ جامع ان سبھون کا ہو یعنی چاہیے کہ یہ رنگ اور یہ مزہ
نزدیک حاکم مذکور کے جمع ہون پس واجب ہے کہ بیچ ہمارے ایک چیز ہو کہ صور محسوسات کی اوس مین
جمع ہون اور وہ چیز نفس ناطقہ نہین ہے اسواسطے کہ وہ محسوس کو دریافت نہین کرتا ہے مگر قوت جسمانی بسبب
مناسبت کے دونو مین اور بہی کوئی حس حواس ظاہری سے ایسی نہین ہے کہ سبکو دریافت کرے
اسواسطے کہ ہر ایک اونمین سے اپنی محسوس مخصوص کو دریافت کرتی ہے اس سبب سے بصر مزی کو دریافت
نہین کرتی ہے اور ذوق رنگ کو اور اسیطرح سوای انکے پس واجب ہے کہ وہ چیز غیر نفس ناطقہ کے
اور غیر حواس ظاہری کی ہو اور وہ حس مشترک ہے اور ادراک حس مشترک کا مشروط بحضور مادہ نہین ہے
لیکن ادراک اوسکا اگر سامنے مادی کے ہے مشاہدہ کہتے ہین اور اگر بعد غائب ہونے مادی کی ہے تخئیل کہتے ہین بخیال ادراک
حواس ظاہری کی کہ وہ مشروط بحضور مادہ ہے ومحلہا اول البطن المقدم من الدماغ اور موضع اس قوت کی جانب پہلی بطن مقدم
کی ہے دماغ سے اور فائدہ ہونا حس مشترک کا اس محل مین وہ ہے کہ تو وہ صورتین کہ حواس ظاہری نے اونکو ادراک محسوس کیا ہے
آسانی سے اونکو پہونچین اور دلیل اوپر ہونے حس مشترک کے اسمقام مین تجربہ طبی ہے کہ مشہود ہے یعنی جسوقت مقدم دماغ مین
کچہ آفت پہونچتی ہے بیچ فعل اس قوت کی خلل ہوتا ہے اما الخیال فہی التی تحفظ ما قبلہ الحس المشترک من الصور المحسوسۃ بعد الغیبوبۃ
لیکن حس دوسرا حواس باطنی سے خیال ہے اور وہ ایک قوت ہے کہ حفظ کرتی ہے اوس چیز کو کہ قبول کرتی ہے اوسکو حس مشترک
یعنی صور محسوسہ کہ بعد غائب ہونے اون صورتون کی حس ظاہر سے اور قید غائب ہونیکی اسواسطے ہے کہ صورتین محسوسہ جبتک کہ حس ظاہر مین ہین

حس مشترک سی غائب نہین ہین لیکن بعد غائب ہونیکے اس قوت کی حاجت ہے تو صورتین غائب ہوئین کو محافظت
کرے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ خیال خزانہ حس مشترک کا ہی جان تو کہ اگر یہ قوت بہی خیال نہوتی کوئی چیز بعد غائب ہونیکے
یاد نرہتی اور جو کچہ دوسری مرتبہ محسوس ہوتی بعد غائب ہونے کے آدمی اوسکو نہ پہچانتا پس ضار کو نافع سی اور دوست کو
دشمن سے فرق نکرتا اور امر معاش اور معاد کا خلل پاتا اور دلیل اس امر پر کہ حفظ صور کا اور قوت سی ہے اور ادراک اونکا
اور قوت سی وہ ہی کہ ثابت ہوچکا ہی کہ قبول غیر حفظ کے ہی لہذا پانی قبول شکل کی کرتا ہے لیکن حفظ شکل کی نہین کرسکتا ہے
بسبب نہونی قوت ماسکہ کی یعنی حافظہ کی بیچ پانی کے اور تغائر فعلون مین دلیل ہے اور تغائر قوتون کی اسواسطے کہ واحد سے
نہین صادر ہوتا ہے مگر واحد پس ہونا ایک قوت کا فاعل سی اور حافظ سے معًا محال ہے پس ثابت ہوئی یہ بات
کہ قوت قابلہ غیر قوت حافظہ کی ہے ومحلہ آخر البطن المقدم من الدماغ اور جگہ اسکی جانب آخر بطن مقدم کی ہے دماغ
اور اگرچہ یہ دو قوتین بیچ بطن مقدم کے ہین لیکن خیال آخر بطن مین ہی اور حس مشترک اوسکی پہلی جانب مین اسواسطے
کہ خیال خزانہ اوسکا ہے اور خزانہ ہر قوت کا مناسب ہے کہ پیچہے اوس قوت کے ہو اور دلیل اوپر ہونی اس قوت کے
اسمقام مین مختل ہونا فعل اوس قوت کا ہی وقت واقع ہونے آفت کے موضع مذکور مین **فائدہ** حس مشترک
اور خیال نزدیک اطباکی واحد ہین اور اسیطرح مخیلہ اور وہم اسواسطے کہ نزدیک انکی مدرکہ باطنی تین قوت ہین پس ہر قوت
بیچ ایک بطن کے بطون ثلثہ دماغ سے ہے اور تقسیم مدرکہ باطنی کی پانچ قوت مین اوپر مذہب حکماکی ہی ایسا ہی کہا ہے
شارح سدیدی نی واما المتصرفہ فہی التی تتصرف فی الصور المحسوسۃ ومعانیہا الجزئیۃ بالترکیب والتفصیل لیکن حس تیسرا حواس
باطنی سے متصرفہ ہے اور وہ ایک قوت ہے کہ تصرف کرتی ہے بیچ صورتون محسوسہ کے کہ اونکو حس مشترک نے
درک کرکے خیال کو سپرد کیا ہے اور تصرف کرتی ہی بیچ معانی جزئیہ اون صورتون کے کہ درک کیا ہے اون معانی کو
متوہمہ نے اور یہ تصرف ترکیب سے ہے اور تفصیل سے مثل ان تخیل انسانا ذا راسین فقد رکب راسا علی بدنہ
مانند اسکے تخیل کرے آدمی کو مثلاً کہ دو سر رکہتا ہے پس بہ تحقیق ترکیب کیا سر کو اوپر بدن آدمی کے لیے
یہ تصرف ازروے ترکیب کے ہے اور اگرچہ یہ تخیل غیر نفس الامر کے ہے لیکن باعتبار اوسکی تخیل کے بہ تحقیق
مرکب ہوا ہے ومثل ان یتخیلہ عدیم الراس فقد فصلت راسہ عن بدنہ اور مانند اسکے کہ تخیل کرے آدمی کو
کہ بدون سر کے ہے پس تحقیق جدا کیا قوت نے سر کو بدن آدمی سے اور یہ تصرف ازروے تفصیل
کے ہے اور تحقیق اسکی نہین ہے مگر باعتبار تخیل کے جیسا کہ کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ تصرف
ازروے ترکیب اور تفصیل کے بیچ صور محسوسہ کے ہے اسی سے تصرف اوسکا بیچ معانی کے بہی

دریافت کرسکتے ہین ترکیب اور تفصیل سے فائدہ تصرف قوت مذکور کا بیچ صورتون اور معانی کی ترکیب اور تفصیل سے مجموع اسکا چھ قسم ہی ایک وہ کہ بعضی صورتین ساتھہ بعضی صورتون کی مرکب کرے جیسے تخییل کری مثلاً کوئی آدمی کو کہ دو باز ورکہتا ہی یعنی صورت جناح کی با صورت آدمی بی جناح کی مرکب کرے دوسرا وہ کہ بعضے معانی کو ساتھہ بعضے معانی کے مرکب کرے جیسے تخییل کری دوستی جزئی کو ساتھہ دشمنی جزئی کی اور قید جزئی کی اسلیے ہی کہ معانی کلی کو نفس ناطقہ مدرک ہے اگرچہ یہ ادراک خادم ہونے اس قوت کی ہی واسطے نفس کے تیسرا وہ کہ بعضے معانی کو بعضی صورتون سے مرکب کرے جیسے دوستی جزئی کو کہ بیچ زید کے ہی تخییل کری چوتہا وہ کہ بعض صورتون کو بعضی صورتون سے جدا کری جیسے تخییل کرے کوئی آدمی کو کہ سر نہین رکھتا ہی پانچوان وہ کہ بعض معانی کو بعضی صورتون سے جدا کرے جیسے تخییل کرے دوستی جزئی کو کہ زید سے مسلوب ہے چھٹا وہ کہ بعضے معانی کو بعضے معانی سے جدا کرے جیسے تخییل کرے دوستی جزئی کو کہ دور کی گئی ہے دشمنی جزئی سے اور جاننا چاہیے کہ قوت متصرفہ باعتبار استخدام نفس ناطقہ کے بیچ معانی کلی کی مسمی ہی بمتفکرہ اسواسطے کہ بیچ مواد فکری کے تصرف کرتی ہے اور باعتبار استخدام وہم کے بیچ صور اور معانی جزئیہ کے متخیلہ نام ہے اسواسطے کہ بیچ صورتین خیالی اور اونکے معانی کے تصرف کرتی ہی اگر کہین کہ وہم مدرک معانی ہے نہ مدرک صور کا پس وہم کیونکر متصرفہ کو بیچ صور محسوسہ کے استعمال کرسکتا ہی جواب اسکا یہ ہے کہ قوی باطنی مانند آئینے متقابل کے ہین جو کچھ بیچ ایک کے ان قوتون سے مرتسم اور منتقش ہوتی ہے دوسرے مین بھی بسبب تقابل کے منعکس ہوتی ہے اور بعض فاضلون نے یون جواب دیا ہے کہ وہم سب قوی حسی پر حاکم ہے اور اصل ہی بھی مدرک معانی کا اور بھی مدرک صور کا لیکن بسبب ادراک وہم کے واسطے معانی کے فقط اس سبب سے ہے کہ کوئی قوی حسی سے سواے وہم کے بیچ ادراک معانی کے دخل نہین رکھتی ہے نہ یہ کہ ادراک وہم کا بیچ صورتون کے نہین ہے اور محصور معانی مین ہے بلکہ تمام ادراکات اور اعمال حسی وہم ہی ہین اور قوتین دوسری سے کہ مرتبہ اونکا مرتبہ وہم سے کم ہے پس ہر ایک کو ادراکات اور اعمال حسی سے منسوب کیا لوگون نے طرف اوس قوت کے کہ بیچ ادراک اور تصرف کے وہم سے مشارکت رکھتی ہے ومحلہا اول البطن الاوسط من الدماغ اور موضع قوت متصرفہ کا اول بطن اوسط دماغ کا ہی اور بعض فاضل نے بیچ تخصیص اس قوت کے ساتھہ بطن اوسط کے کہا ہے کہ اگرچہ موضع اس قوت کا سب دماغ ہے بسبب عام ہونے اسکے تصرف کی لیکن سلطنت اور غلبہ اوسکا بیچ بطن اوسط کے ہی تو نزدیکی

اوسکی بھی صورتون سے ہو اور بھی معانی سے اور اسی سبب سے تصرف اوسکا بیچ ہر ایک کے اون سے
آسانی سے ہوسکے اور استخدام وہم کا اوسکے واسطے بھی آسانی سے ہوی انتباہ استخدام نفس ناطقہ کا اس
قوت کو متصور نہین ہوتا ہے مگر بیچ آدمی کے پس قوت متفکرہ خاص واسطے آدمی کے ہے واما الوہم فہی القوۃ
التی تدرک بہا المعانی الجزئیۃ المتعلقۃ بالمحسوسات من الموافقۃ والمخالفۃ والعداوۃ والصداقۃ لیکن حس چوتھا حواس
باطنی سے وہم ہے اور وہ ایک قوت ہے کہ دریافت کیا جاتا ہے بسبب اوسکی معانی جزئیہ کہ متعلق محسوسات سے ہین
یعنی موافقت اور مخالفت اور دشمنی اور دوستی جزئی مانند دوستی جزئی کے کہ دریافت کیجاتی ہے زید سے نسبت
اوسکے لڑکے کی اور اسیطرح دشمنی جزئی کہ دریافت کیجاتی ہے بھیڑیے معین سے نسبت بکری معین کے اور
وجہ نسبت دریافت کرنے معانی کی وہم سے ساتھ اسکے کہ وہم صورتون کو بھی دریافت کرتا ہے ابھی گذر چکی
ہے بیچ قوت متصرفہ کے پس یاد کر تو اور دلیل اوپر وہم ادراک معانی مذکورہ کا ہے اسواسطے کہ کوئی مدرک بدون
مدرک کے نہین ہے لیکن دلیل اوپر مغائر ہونے وہم کے حس مشترک کو ہونا وہم کا ہے اون قوتون سے
کہ حواس ظاہری اپنے محسوس کو اوس تک نہین پہونچاتی ہے اور دلیل اوپر مغائرت وہم کے خیال کو
ظاہر ہے اسواسطے کہ خیال حفاظت صور کی کرتا ہے اور وہم حکم کرتا ہے بیچ محسوسات کے ساتھ معانی
غیر محسوسہ کے ومحلہ آخر البطن الاوسط من الدماغ اور موضع وہم کا آخر بطن اوسط دماغ کا ہے اور دلیل اوپر
ہونے وہم اس مقام مین مختل ہونا فعل وہم کا جب اس جگہ مین آفت واقع ہو اور بعضے علما اسپر ہین کہ قوت
وہمی بیچ سب دماغ کے ہے لیکن بطن اوسط کہ مسمی بدودہ ہے مخصوص زیادہ ہے وہم سے اور ہوسکتا ہے
کہ تعین وہم کا ساتھ اس جگہ کے نسبت اسی اختصاص کے ہو اور ہونا وہم کا بیچ تمام بطون کے متفق علیہ ہو
لیکن ظاہر کلام کا خبر دیتا ہے اوپر اختلاف کے واما الحافظۃ فہی التی تحفظ المعانی المدرکۃ بالوہم لیکن حس
پانچوان حواس باطنی سے حافظہ ہے اور وہ ایک قوت ہے کہ حفظ کرتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے اون
معانی کو کہ وہم سے ادراک کیے گئے ہین لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حافظہ خزانہ وہم کا ہے اور نسبت حافظہ کی
ساتھ وہم کے مانند نسبت خیال کے ہے حس مشترک سے اور قوت حافظہ مددگار وہم کی ہے بسبب
حفظ کے اور ایک قوم اسکو ذاکرہ نام کرتے ہین اسواسطے کہ ذکر تمام نہین ہوتا ہے مگر اسی قوت سے
اسطور پر کہ ذکر عبارت ہے ملاحظہ کرنا محفوظ کو بعد ذہول کے پس ذکر مرکب ہوا دو چیز سے ایک ادراک کرنا
اوس چیز کا مدرک ہوئی ہو دوسرے وقت دوسرا حفظ اور ادراک شان وہم کا ہے اور حفظ کام حافظہ کا ہے جیسے

تخییل عبارت ہی ملاحظہ کرنا صور محفوظہ کا بیچ خیال کے نزدیک غیبوبت اون صورتون کی پس تخییل مرکب دو چیز
سی ہے ایک ادراک اون صورتونکا کہ مدرک ہوی ہین اور وقت ہین دوسرا حفظ اور ادراک شان حس مشترک کا
ہی اور حفظ کام خیال کا ہی پس ثابت ہوا کہ ذاکرہ حقیقت مین مرکب ہے مدرک اور حافظہ سے اور اوسکو متذکرہ
اور مسترجعہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ استعداد اوسکی واسطے استنباط معانی کی اور واسطے تصور معانی کے
جلد ہوتی ہے اور جسوقت معانی گم ہون ذہن سے طلب اعادہ کی کرتی ہے بشرط باقی رہنے علم اوسکو
فقدان کی جاننا چاہیے کہ تذکر عبارت ہی طلب کرنا ملاحظہ معانی محفوظہ کا ہے بعد ذہول کے اوس سے اور استرجاع
اون معانی کا ہے بعد انکے زوال کے اور یہ فعل محتاج عمل کا ہے ایک تصرف کرنا اون صورتون مین کہ خیال
مین ہین اور عرض کرنا یعنی پیش کرنا اون صورتون کا اوپر وہم کے تو معانی اونکے مدرک ہون اور یہ شان متخیلہ
کی ہے دوسرا ادراک معانی کا اور یہ کام وہم کا ہے اور تیسرا حفظ معانی کا اور یہ کام حافظہ کا ہی پس متذکرہ
حقیقت مین مرکب ہے متخیلہ اور واہمہ اور حافظہ سے لیکن بیچ اصطلاح اطبا کی نام حافظہ کا فقط ہوا ہی اور استدلال
اوپر وجود حافظہ کی اوسی طریق سے کہ بیچ خیال کے مضبوط ہی کر سکتے ہین ومحلہا البطن الاخیر من الدماغ
اور جگہہ حافظہ کی بطن اخیر دماغ کا ہی تو وہم سے قریب رہی اور اوسکا خزانہ ہو اور دلیل اوپر ہونے حافظہ اس
جگہہ مین اوسکی فعل کی مختل ہونے سے وقت پہونچنے آفت کی اس جگہہ مین کر سکتے ہین واما المحرکۃ فتنقسم الی باعثۃ
وفاعلۃ لیکن قوت محرکہ پس منقسم ہوتی ہی طرف باعثہ اور فاعلہ کی جو جاننا بحث قوت مدرکہ سے فارغ ہوا شروع
کیا بیچ قوت محرکہ کی کہ قسم اوسکی ہے اور اس سبب سے کہ محرکہ بھی یا باعثہ ہی یا فاعلہ کہتا ہی اما الباعثۃ فہی التی
تدعو الی الحرکۃ نحو النافع او المظنون نافعا لیکن باعثہ وہ قوت ہی کہ پکارتی ہے اور اوٹھاتی ہے فاعلہ کو حرکت
اقبالی سے طرف چیز نافع کی کہ حقیقت مین نافع ہو یا گمان کرتی ہے کہ نافع ہی او تدعو الی الحرکۃ من الضار او المظنون
ضارا یا پکارتی ہے فاعلہ کو طرف حرکت حربی کے اوس چیز سے کہ ضرر دینے والی ہے حقیقت مین یا گمان کرتی ہے
کہ یہ ضار ہی اور جاننا چاہیے کہ باعثہ کو شوقیہ اور نزوعیہ بھی کہتے ہین اور قوت مذکور سوائے قوت متخیلہ اور واہمہ کی ہی اور دلیل اوپر مغایرت
باعثہ کی متخیلہ کو وہ ہی کہ آدمی کبھی تخییل صورت لذیذہ کی کرتا ہی اور آرزومند اوسکا بھی ہوتا ہے اور کبھی آرزومند نہین ہوتا ہے
پس معلوم ہوا کہ وہ قوت کہ مبدء شوق اور عدم شوق کا ہی غیر متخیلہ کی ہی اور اسیطرح مغایرت اسکی ساتھہ واہمہ کے بھی
مؤید ہی جیسا بیچ معانی وہمیہ اور اجماع اور غیر اجماع کی بیچ فعل اور ترک کے مشہور ہوتا ہی اسواسطے کہ اجماع حاصل نہین ہوتا ہے
مگر بعد شوق کے اور بہت ہوتا ہی کہ اوس شخص کو شوق کوئی چیز کا ہماعت ہوتا ہے لیکن عزم اوسکا اوپر نہین ہوتا ہی بسبب جانب مخالف کی اور کسی امر کے

تنبیہ اجماع عبارت ہے عزم شدید سے کہ خالی فتور سے ہو یعنی تردد اوسمین نہو اور اوسکو عزم جزم کہتے ہین اور فعل کا
نام ارادہ ہے اور ترک کا نام کراہیت ہے اور جاننا چاہیے کہ قوت شوقیہ دو قسم ہے شہوانیہ اور غضبیہ اسواسطے کہ شوق اگر
طرف جلب نفع کی ہے شہوانی ہے اور اگر طرف دفع ضرر کی ہے غضبی ہے اور حرکت ارادی چار قوت سے تمام ہوتی ہے
ایک قوت تخیلیہ یا وہمیہ دوسری قوت شوقیہ تیسری قوت عازمہ چوتھی قوت فاعلہ اسواسطے کہ آدمی جسوقت کوئی
چیز کو تصور کرتا ہے نافع ہو یا ضار قوت شوقیہ اوسکو اطاعت کرتی ہے اور جب شوق غالب ہوا قوت عازمہ
ظاہر ہوتی ہے بعد اوسکے فاعلہ کہ محرک عضلہ کی ہے اور کہتے اس امر پر ہین کہ قوت شہوانی اور غضبانی خادم شوقیہ کی ہین
اور قسم اوسکی نہین ہین صاحب موجز اسی امر پر ہے لیکن شیخ رئیس وغیرہ اوس امر پر ہین کہ سابق کہا گیا واما الفاعلۃ
فہی القوۃ المستبعۃ للعضلات المطیعۃ للقوۃ الباعثۃ لیکن قوت فاعلہ کہ قسم باعثہ کی ہے اور فاعل حرکت کی وہ قوت ہے کہ
بیچ عمل اور حرکت کے لاحق ہو عضلہ کو اور مطیع قوت باعثہ کی ہے اور طریق یہ ہے کہ اگر قوت باعثہ اوپر انقباض عضو کے
باعث ہوئی ہے فاعلہ کو درہم کرتی ہے اور عضلہ کو جذب کرتی ہے طرف اوسکی مبدء کی پس وتر بھی کھینچ جاتا ہے
بسبب انجذاب عضلہ کی طرف اپنی مبدء کے پس عرض مین زیادہ ہوتا ہے اور طول مین گھٹتا ہے پس بالضرورہ
عضو کہ وتر مذکور اوس سے ملا ہے منقبض ہوتا ہے اور اگر قوت باعثہ اوپر انبساط عضو کے باعث ہو قوت فاعلہ عضلہ کو
سترخی اور سست کرتی ہے اور مائل کرتی ہے طرف خلاف حیثیت مبدء کی پس اوسکی تبعیت سے وتر بھی
ممتد ہوتا ہے طرف خلاف مبدء اپنے کے پس طول مین زیادہ ہوتا ہے اور عرض مین نقصان قبول کرتا ہے
اور بالضرورہ عضو کہ متعلق اوس وتر سے ہے منبسط اور کشادہ ہوتا ہے یہ ہے کیفیت قبض اور بسط عضو کی تبارک اللہ
احسن الخالقین **الفصل الخامس فی بقیۃ الامور الطبیعیۃ** فصل پانچوین ثابت ہے بیچ بیان بقیہ
امور طبیعیہ کے وہی الافعال الصادرۃ من القوی اور وہ افعال ہین کہ قوت سے صادر ہوتی ہین والارواح
اور دوسری ارواح ہین تنبیہ بیچ چار فصلون کے امور خمسہ طبیعیہ بیان کیے اور دو امر امور طبیعیہ سے کہ باقی تھے
یہان ذکر کیا ہے پس اگر امور طبیعیہ کو سبعہ مذکورہ مین محصور کہین ہم جیسا کہ اوپر اسی کی جمہور ہین اسنان
اور مابعد کو اوپر بقیۃ الامور کے معطوف کرینگے اور معنی عبارت کے یون ہونگے کہ فصل پانچوین ثابت ہے
بیچ بقیہ امور طبیعیہ کے کہ افعال اور ارواح ہین اور بیچ بیان اسنان کے آخر عبارت تک اور اگر محصور
نکہین جیسا کہ اسپر بعض لوگ ہین اور مصنف کو بھی انہین بعض سے شمار کرکے اسنان وغیرہ کو اوپر افعال کے
معطوف کرینگے اور یہی ظاہر تر ہے والاسنان والالوان والسحنۃ والفرق بین الذکر والانثی اور بقیہ امور طبیعیہ سے

اسنان مین اور الوان اور سحنہ اور فرق درمیان نر اور مادہ کی جیساکہ ہر ایک کہا جاویگا اما الافعال فتنقسم الی مفرد و مرکب

لیکن افعال دو طرح ہے مفرد اور مرکب اما المفرد فہو الذی تیم بقوۃ واحدۃ کالجذب والامساک والہضم والدفع

لیکن مفرد وہ ہے کہ ایک قوت سے تمام ہو مانند جذب اور امساک اور ہضم اور دفع کے اور اگر کوئی کہے کہ حصول

ہضم کا موقوف ہے اوپر امساک کے اور پس چاہیے کہ ہضم فعل مرکب ہو فعل ماسکہ اور ہاضمہ سے جواب اوسکا

یہ ہے کہ ماسکہ بیچ حقیقت ہضم کے کہ عبارت تغیر غذا سے ہے دخل نہین رکھتی ہے اور تغیر استحالی فقط ہاضمہ سے

متحقق ہوتا ہے اور ہونا ماسکہ کا بشرط حصول فعل ہاضمہ کے ایک امر زائد ہی اوپر ہضم کے جیساکہ مخفی نہین ہے

جیسے جاذبہ بھی شرط حصول فعل ماسکہ کی ہے اور اسیطرح ہاضمہ کو اور دافعہ کو پس فعل کسی ایک قوت کا

قوای اربعہ سے بیچ حقیقت فعل دوسرے کے مداخلت نہین ہے والمرکب ہو الذی تیم بقوتین کالنفوذ للغذاء

اور فعل مرکب وہ ہی کہ دو قوت سے تمام ہو مانند نفوذ غذا کے فانہ تیم بقوتین الجاذبۃ والدافعۃ اسواسطے کہ نفوذ

غذا موافق طبیعت کے دو قوت سے تمام ہوتا ہے ایک جاذبہ مجذوب الیہ کی دوسری دافعہ مجذوب منہ کی

اور اسی جملہ سے ازدراد ہے یعنی بلع اسواسطے کہ وہ بھی دو قوت سے ہوتا ہے ایک جاذبہ طبیعی اور

دوسری دافعہ ارادی اور یہ موافق قول شیخ رئیس کے ہے لیکن نزدیک قرشی کے جاذبہ ارادیہ اور دافعہ

ارادیہ سے ازدراد تمام ہوتا ہے اور انہین افعال مرکبہ سے ہے شہوت طعام کی اسواسطے کہ وہ بھی

قوت سے ہوتا ہے ایک جاذبہ طبیعی دوسری قوت حساسہ کہ فم معدہ مین ہے بالجملہ جاننا چاہیے کہ ترکیب

قوتون سے بیچ ہونے فعل مرکب کی عام ہی کہ قوای مختلفۃ الحقائق یا متفقۃ الحقائق سے مختلفۃ الحقائق وہ ہین کہ درمیان

دو قوتون کے مغایرت از روی جنس کے ہو جیسے قوت طبعی ساتھ نفسانی کے جمع ہو جیساکہ ذکر کیا گیا بیچ شہوت

طعام کے اور ازدراد کے بھی اوپر موافقت رای شیخ رئیس کی اور متفقۃ الحقائق وہ ہین کہ بیچ جنس کے متحد ہون

جیسے قوای اربعہ طبیعیہ کہ جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ ہر عضو کے ہین اما الارواح فہی اجسام تحدث من بخاریۃ

الاخلاط المحمودۃ ولطافتہا لیکن ارواح وہ اجسام ہین کہ پیدا ہون بخاریت اخلاط نیک سے اور اونکی لطافت سے

اور طریق تولد روح کا یون ہے کہ جو خون بیچ بطن ایسر دل کے وارد ہوتا ہے اور نضج پاکر وہان لطیف

ہوتا ہے اور بعضے اجزا اوسکی بخار لطیف بنتے ہین روح یہی ہے اور دلیل اس بات پر کہ تولد روح کا

اخلاط سے ہے تقویت روح کی ہے وقت تناول غذا کے اور ضعیف ہونا اوسکا وقت قلت اور نہونے غذا کے

اور جو بعض لوگون نے کہا ہے کہ روح ہوای مستنشق سے پیدا ہوتی ہے جیساکہ جالینوس نے تصریح کیا ہے

مقبول نہین اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا بیچ بقای حیات کے بدون غذا کے استنشاق ہوا کا کفایت کرتا بسبب
موجود ہونے مادہ روح کے کہ ہوا ہے اور جو کافی نہین ہے پس تولد روح کا ہوای مذکور سے ہی نہین مگر اتنا
لیکن اسقدر ہے کہ ہوا بیچ تنفیذ اور بتدرق روح کی طرف اعضا کے مدد دیتی ہے مانند پانی کے اور جو لوگ
استدلال کرتے ہین قائلین تولد روح کی ہوای مستنشق سے اسطور پر کہ ہم دیکھتے ہین کہ امتناع تنفس سے
مدت طویل تک باعث ہلاکت کا ہے اور یہ نہین ہے مگر اسی سبب سے کہ مادہ اور بدلہ روح کا ہے
کہ ہوا سے معدوم ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ سبب ہلاکت کا وقت منع کرنے استنشاق کے
دور ہو جانا استعداد قبول کرنے قوت حیوانی کا ہے روح سے اسواسطے کہ روح بہت گرم ہے اور
ہوا کہ نسبت روح کی سرد ہے اور پہونچنا اوسکا ہر ایک آن باعث اوسکی تعدیل کا ہوتا ہے جو اوس سے
باز رکہا گیا روح گرم ہو جاتی ہے اور محترق ہوتی ہے اور مستعد قبول کرنے قوت حیوانی کی نہین رہتی ہے
بالضرور ہلاکت ہو جاتی ہے پس ہلاکت بیچ صورت منع استنشاق کی بسبب نہونے مصلح روح کی ہے
نہ بسبب نہونے اوسکی مادہ کی اور مدد کی جیسا کہ گمان کیا ہے اون لوگون نے اور جاننا چاہیے کہ ارواح
اگرچہ قویٰ کو حامل ہین لیکن نزدیک اطبا کی ثابت ہوا کہ حرکت روح بسبب تحریک قوت کے ہے
اور حاجت قویٰ کی بیچ انتقال کے مبادی سے طرف مقاصد کے اس سبب سے ہے کہ قویٰ
نزدیک اطبا کی کیفیت ہین اور کیفیت جملہ اعراض سے ہے اور انتقال عرض کا بدون انتقال محل کے
کہ اوسکا معروض ہے محال ہے اور اس سبب سے کہ باعث اوپر انتقال معروض کے یہی عرض ہے مقصود مین
کچہ قباحت نہین آتی ہے بسبب تخالف ہونے وجہت احتیاج کی فائدہ جو کلام اطبا مین روح سے
مراد ہے کہا گیا لیکن جو روح بیچ کتب الہی کے کہ مذکور ہے اور زبان شرع کی فرمان قُلِ الرُّوحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّیْ سے بیان کرنے سے ساکت ہوئی بیچ زبان فلاسفہ کے نفس ناطقہ نام ہے اور مشار الیہ لفظ انا
کہ ہر ایک اوسکا کہنے والا ہے یہی ہے اور نزدیک جمہور کے عقل ہی اسکو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ نفس ناطقہ اگرچہ بالذات ساتھ ارواح کی واحد ہی لیکن اعتبار مین مختلف ہے اسواسطے کہ لطیفہ مدرکہ انسانی کو
باعتبار تعلق کے بدن سے اور اوسکی تدبیر کو نفس ناطقہ کہتے ہین اور باعتبار اس امر کے کہ طرف عالم
قدس کے توجہ کرتا ہے روح کہتے ہین اور بعضے بیچ عقل کے اور نفس ناطقہ کی بہی فرق کرتے ہین اور کہتے ہین
کہ عقل ایک قوت ہے واسطے نفس ناطقہ کی اور فاعل حقیقت مین نفس ناطقہ ہی اور عقل اوسکی آلہ ہے بمنزلہ چہری کے

نسبت قاطع کی اور ثابت ہوا ہے کہ تعلق نفس ناطقہ کا ساتھ بدن کے اور فیضان قوی کا نفس سے اوپر بدن کے نہین ہوتا ہے مگر بعد وجود اعضاے رئیسہ کے اور کمال بدن کے انتہا ٭ جو قوتین ہین اور ہر ایک محتاج حامل کی ہین ارواح بھی تین قسم ہوئین جیسا کہ ماتن کہتا ہے وتنقسم الی الطبیعیۃ وہی التی تنفذ من الکبد الی العروق الغیر الضوارب الی جمیع البدن اور منقسم ہوتی ہے روح ساتھ طبیعی کے اور وہ نافذ ہوتی ہے جگر سے بیچ رگون غیر جہندہ کے یعنی اوردہ کی طرف تمام بدن کی والی النفسانیۃ وہی التی تنفذ من الدماغ فی العصب الی اقاصی الاعضاء اور منقسم ہوتی ہے روح ساتھ نفسانی کے کہ وہ نافذ ہوتی ہے دماغ سے بیچ عصب کے نہایت اعضا تک والی الحیوانیۃ وہی التی تنفذ من القلب فی الشرائین الی جمیع البدن اور منقسم ہوتی ہے روح ساتھ حیوانی کے کہ وہ نافذ ہوتی ہے دل سے بیچ شرائین کے سب بدن مین واما الاسنان فہی اربعۃ لیکن اسنان باعتبار تغیرات ظاہری کے اول عمر سے آخر تک چار درجے رکھتے ہین النمو ایک سن نمو ہے وہو الذی یدوم فیہ النمو اور سن نمو وہ ہے کہ نمو اوسمین ہمیشہ ہو ومنتہاہ قریب من ثلثین سنۃ اور نہایت اسکی نزدیک سن تیس برس کی ہے اور اسکو سن حداثت بھی کہتے ہین جاننا چاہیے کہ ظہور نمو کا بیس برس تک خوب ظاہر ہے اور بعد اسکے بھی شک نہین ہے کہ حال آدمی کا بیچ جمال اور کمال وقوت کی ترقی کرتا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ قوت نامیہ ابھی توقف نہین کرتی ہے اسی سبب سے طول مین کرتی ہین اور پھر جمتی ہین بعد بیس برس کے اور بعض لوگون نے تصریح کیا ہے کہ نہایت سن نمو کا اٹھائیس برس ہے لیکن لفظ قریب ثلثین کے بدون تعیین کے قریب زیادہ صواب سے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ مخفی نہین ہے اختلاف احوال سے اور سن نمو بھی چار درجہ رکھتا ہے اور ہر سات برس کے سر پر یعنی بیچ سابوع کے ایسا تغیر پایا جاتا ہے کہ موٴدی ہوتا ہے ایک کمال کو جیسا کہ مشہود ہے کہ نزدیک گذرنے سابوع اول کے کچھ سختی اعضا مین پائی جاتی ہے اور قوی ہوتی ہین افعال پوری قوت سے اور دانت سست اور واہی ہل جاتی ہین قوی دانتون سے اور نظر اسی کمال کی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے علموا الصبیان الصلوٰۃ وہم ابناء سبع اور لیکن نزدیک گذرنے سابوع ثانی کے سختی کافی اور قوت وافی بیچ اعضا کے ظاہر ہوتی ہے اور اسی سبب سے بالغ ہونا مرد اور عورت کا اس سن مین معتبر ہے اور تکالیف شرعی سے اس حال مین مخاطب ہے لیکن نزدیک گذرنے سابوع تیسرے کی آدمی کو کمال قوت ظاہر ہوتی ہے لہذا اس سن مین ڈاڑھی جمتی ہے اور وقار اور توقیر حاصل ہوتا ہے لیکن نزدیک گذرنے سابوع چوتھے فعل قوت نامیہ کا ٹھہر جاتا ہے اسواسطے کہ بیچ اس حال کے سختی اعضا کی نہایت کو پہونچی ہے بسبب کاری کے

وسعت اور شدید متعذر ہوتی ہے ایسا کہا ہے محمد اکسرائی نے لیکن جمہور اطبا نے سن حداثت کو پانچ مرتبے پر مقرر رکھا ہی
اور ہر مرتبے کو نام مخصوص کیا جیسا کہ کہا جاتا ہے جان تو کہ پہلا سن طفولیت کا ہی اور وہ عبارت اس سے ہی کہ مولود کو استعداد
حرکت مکانی کی اور حرکت نہوض یعنی اوٹھنے کی بالفعل نہو دوسرا سن صبا کہ وہ بعد نہوض اور قبل شدت کے ہی اور اس
سن میں بعضو دانت گر جاتے ہیں اور بعضے جمتے ہیں اور جان تو کبھی صبا کو اوپر سب سن نمو کے بھی اطلاق کرتے ہیں
اور وہ اوسوقت کہتے ہیں کہ صبا بیچ مقابلے شباب کی ہو تیسرا سن ترعرع کہ وہ بعد شدت کی ہی اور گرنا اور جمنا
دانتوں کا اس سن میں پورا ہو جاتا ہے لیکن مراہقت یعنی احتلام ابھی واقع نہوا ہو چوتھا سن رہاق کہ وہ عبارت
اوس سے ہے کہ سبزہ مونھ پر ظاہر ہوا اور محتلم ہو پانچوان سن فتی کہ نمو اوس میں ازروے کیف اور کم کے ٹھہر جاوے آہستہ آہستہ وتغلب الحرارۃ
والرطوبۃ فی ہذا السن اور غالب ہوتی ہے حرارت اور رطوبت غریزی اس سن میں بحکم خدا تعالی تو بسبب رطوبت اور حرارت کے
بیچ نمو کہ عبارت تمدید اعضا سے ہے مدد ہو دوسرا سن الوقوف اور دوسرا سن وقوف ہی اور اسکو سن شباب بھی کہتے ہیں سبب
ہونے حرارت کے شباب یعنی قوی و ہو المستکمل للنمو من غیر ظہور نقص اور سن وقوف وہ ہی کہ نمو اوسمیں نہایت کو پہونچا ہو اور بر
اوس حالت کے ثابت ہو بغیر ظہور نقصان کے وانتہاء قریب من خمسۃ وثلثین سنۃ اور نہایت اسکی قریب پینتیس برس کے ہے
لیکن یہ اوس صورت میں ہی کہ رطوبت غریزی وافر ہو اور قواے بدنی قوی ہوں اسواسطے کہ اگر رطوبت غریزی
وافر اور قوتیں شدید ہونگی تو چالیس برس تک سن وقوف رہتا ہی جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے وتغلب الحرارۃ والیبوسۃ
فی ہذا السن اور غلبہ کرتی ہی گرمی اور خشکی اسوقت میں تنبیہ اطبا متفق ہیں اسپر کہ سن شباب اور صبا
حار ہیں لیکن اختلاف کیا ہی اس امر میں کہ حرارت سن شباب کی برابر ہے حرارت سن صبا کی یا کم اور
زیادہ اور اس جگہ کئی قول ہیں **پہلا قول** یہ ہے کہ حرارت لڑکون کی زیادہ ہے حرارت شبان سے
اور دلیل لاے ہیں کہ مخفی نہیں ہے کہ نمو بیچ لڑکون کے ہے اور نمو نہیں ہوتا ہے مگر کثرت رطوبت
غریزی سے اور رطوبت مذکورہ مادہ حرارت کی ہے اور مادہ بذاتہ نمو نہیں کر سکتا بلکہ محتاج ہے
طرف فاعل کے کہ حرارت ہے پس لازم آتا ہے کہ حرارت اسمیں غالب ہو اور یہ بھی مخفی نہیں ہے
کہ افعال طبیعی لڑکون کی یعنی اشتہا اور ہضم باوجود صغر اعضا کے زیادہ جوانون سے ہیں اور یہ دلیل
واضح ہی اوپر کثرت حرارت کے اور مخالفان اس قول کے بیچ رد دلیل پہلی کے جواب دیتے ہیں کہ
نہونا نمو جوانون کا بسبب غلبہ یبوست کے ہے نہ بواسطہ کمی حرارت کے اور شک نہیں ہے کہ امتناع
فعل کا جیسا کہ نہونے فاعل سے ہوتا ہے نہونے استعداد قابل سے بھی ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہی

کہ آدمی کو کوئی کمال نمو سے مقدر ہو پس جسوقت آدمی اوس کمال کو پہونچے جو طبیعت اپنی مقصود طبیعی کو پہونچی پہر تمہیہ مین نہ کوشش کریگی اور حال یہ کہ گرمی اوسکی اوسیطرح ثابت بلکہ زیادہ ہو اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ کثرت اشتہا کی اور شدت ہضم بیچ لڑکون کے بواسطہ کثرت حرکات کی ہوتی ہے اور بواسطہ توجہ تمام اونکی طبیعت کی ان امور پر اسواسطے کہ اسوقت آدمی کو اندیشہ اور دو امنگیر نہین ہوتا ہے سوای اکل کے اور مانند انکے دوسرا قول یہ ہے کہ حرارت جوانون کی زیادہ حرارت لڑکون سے ہے اور یہان بہی دو دلیل لاتے ہین ایک یہ کہ شک نہین ہے کہ حرکات جوانون کی قوی زیادہ ہین حرکات لڑکون سے اور قوت حرکتون کی نہین ہوتی مگر تقویت سبب سے اور سبب اوسکا حرارت ہی اسواسطے کہ بدون حرارت کے نہین پائی جاتی دوسری دلیل یہ کہ مشہود ہی کہ جوانون کو رعاف بہت ہوتا ہے اور یہ دلیل غلبہ خون کا ہے اور غلبہ خون کا بالکل نشان زیادتی حرارت غریزی کی ہے اور مخالف اس قول کے بیچ رد دلیل پہلی کے کہتے ہین کہ ضعف حرکات لڑکون کا نسبت غلبہ رطوبت کی ہے الغین اسواسطے کہ استرخا مانع قوت حرکت کو ہے اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہتے ہین کہ ہم نہین مانتے ہین کہ خون جوانونکا زیادہ خون لڑکون سے ہے بنظر احوال ہر ایک کے یعنے جو خون کہ بیچ لڑکون کے ہی نسبت اون کے حال کے جوانون کے خون سے کمتر نہین ہے اسواسطے کہ نسبت حال جوانون کی جو اوفق ہے بنظر اونکے حال کے لڑکون مین سے جو اونکو مقدر ہوا ہے موافق زیادہ ہے بنظر اونکے حال کی اور کثرت رعاف کی لازم نہین ہے کہ خون کی کثرت سے ہو اسواسطے کہ ہوسکتا ہے کہ بواسطہ خشکی عروق کی ہو اسواسطے کہ یابس انصداع اور پہٹنے کو جلد قبول کرتا ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حرارت لڑکون کی برابر ہو حرارت جوانون کی مقدار مین اور مخالف اوسکے ہو تیزی اور نرمی مین اور یہ قول جالینوس کا ہے مخفی نرہے کہ مراد برابری سے بیچ مقدار کے یہان برابری بیچ قوت تاثیر کے ہے نہ بیچ مقدار کے اسواسطے کہ حرارت کیفیت ہی اوسمین تقدیر مقدار کی نہین ہو سکتی لیکن دلیل اوپر برابری کے متعذر ہونا دونون طرف کا یعنے زیادتی اور نقصان کا ہے اور وجہ متعذر ہونے نقصان گرمی جوانونکی نسبت لڑکون کے بدیہی ہے اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا ضرورۃً ذبول جوان مین ظاہر ہوتا اور لازم ہونا ذبول کا ضعیف ہونے گرمی کو اس سبب سے ہے کہ حرارت غریزی رطوبت اصلی کو حافظ ہے اور امور مخیلہ اور حرارت غریزی کو مانع ہے جسوقت وہ ناقص ہوی ذبول طاری ہوتا ہے اور جو اعتراض کرتے ہین کہ اگرچہ جوانونمین

حرارت ناقص ہو جاتا ہے کہ نمو ہی منحصر ہے جواب اسکا بیچ رد دلیل پہلے قول کے مذکور ہے لیکن وجہ تعدد زیادتی
حرارت کی بیچ جوانون کے یہ ہے کہ زیادتی حرارت غریزی کی دو چیزون سے ایک چیز کو لازم ہے ایک یہ کہ
اقرار کرنا چاہیے اس امر کا کہ جوانون مین نفس دوسرا قابض ہوتا ہے اور نفس سابقہ موجود ہے اور یہ
خلاف ہے اور پیدا اوس صورت مین لازم آتا ہے کہ حرارت غریزی کو جنس حرارت عنصری سے نہ جانین بلکہ کہین
کہ وہ جزو آسمانی ہے کہ قابض ہوتا ہے اوپر بدن کے وقت فیضان نفس کے اور بعد اوسکے اوسی بدن کو وقت جدا ہونے
نفس کے یعنی روح کے بدن سے موجب مذہب محققین کے دوسری چیز وہ کہ اقرار کرنا چاہیے کہ جزو ناری
ملی ساتھ عناصر کے بعد وجود بدن کے اور یہ محال ہے اسواسطے کہ ملنے عناصر کے داخل ہونا اور عنصر کا ممکن
نہین ہے اور پیدا اوس صورت مین لازم آتا ہے کہ حرارت غریزی کو جنس حرارت ناری سے جانین
جیسا کہ یہ مذہب اوس گروہ عام اطبا کا ہے کہ اونکے بیچ تحقیق حاصل نہین ہے بالجملہ حرارت غریزی کو خواہ
اجزای آسمانی سے جانین خواہ جنس عنصری سے جیسا کہ بیان کیا گیا زیادتی اوسمین ممکن نہین ہے اسیطرح
نقصان آخر سن موقوف تک لیکن وہ بات کہ بیچ کتب اطبا کے لکھی ہے کہ فلانی چیز حرارت غریزی کو زائد
کرتی ہے مقصود اوس سے ظاہر ہونا اوسکی اثر کا ہے تردداتی بسبب زوال مانع کے نہ زیادتی ذات حرارت
غریزی کی حقیقت مانند رطوبات غریبہ کے کہ بیچ معدہ کے جمع ہوکر منع کرتی ہین ظہور آثار حرارت کو لہذا ہاضمہ مین
فتور ہوتا ہے اگر کہین کہ رطوبت نے حرارت کو ضعیف کیا صادق ہے اور اسیطرح جسوقت کسی چیز سے ازالہ
اوسکا ہوا اور حرارت اوپر حالت اپنی کے رجوع کرتی ہے اور اگر کہین کہ فلانی چیز زیادہ کرنیوالی حرارت غریزی کی ہے
درست ہے فافہم اور جو اعتراض کرتے ہین کہ اگر حرارت جوانون کی زیادہ حرارت لڑکون سے ہو تو تدبیر
اخراج جوانون کی ممکن نہو اسواسطے کہ اعضا اونکے بڑی زیادہ اعضای لڑکون سے نہین ہین اور تدبیر عضو
صغیر کی کثرت اوسکی اوسکے اندازہ کے موافق مقدر ہے واسطے تدبیر عضو کبیر کی کافی نہین ہوتی ہے
جواب اوسکا یہ ہے کہ اعضا لڑکون کے اگرچہ چھوٹے ہین لیکن جو اوسوقت مین عضو بیچ بڑھنے اور تجدید کے
ہی نسبت ہوتی پس بڑھنا اعضا کا قائم مقام عضو کبیر کی ہے وہ حرارت کہ انکے بدن مین متوجہ بڑھانے
کے ہے جوانون مین بیچ حفظ اونکے اعضا کے کہ کبیر ہین مصروف ہوتی ہے لیکن مخالفت درمیان دونون
حرارت مذکورہ کی بیچ تیزی اور نرمی کی یقیناً ہی شک اوسمین نہین ہے اسواسطے کہ بیچ لڑکون کی جو رطوبت زیادہ ہے
ظہور حرارت کا کمتر ہے اسواسطے کہ حرارت چیز رطب کی ساکن زیادہ اور نرم زیادہ ہوتی ہے اور حرارت شی خشک کی

تیز زیادہ اور گزندہ زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر پانی اور پتھر کو ایک آگ سے گرم کرین گرمی پتھر کی زیادہ تر گرمی پانی سے محسوس ہوتی ہے اور سبب زیادتی رطوبت لڑکونکا یہ ہے کہ موضوع انکا یعنی بدن انکا قریب مبدا کے ہے اسواسطے کہ منی مادہ بدن کا ہے اور وہ گرم اور تر ہے پس جو بدن قریب مبدا کی ہوتا ہے ارطب ہوتا ہے وسن الانحطاط مع بقاء القوۃ وہو سن الکہولۃ اور تیسرا سن انحطاط ہی ساتھہ باقی ہونے قوت کے اور اسکو سن کہولت بھی کہتے ہین وہو الذی تبیین فیہ النقصان الا ان القوۃ لم تضعف بعد اور سن کہولت وہ ہے کہ ظاہر ہو اوس مین نقصان مگر یہ کہ قوت ابھی تک ضعیف نہوئی ہو یعنی اگرچہ نقصان بیچ بدن کے ظاہر ہوتا ہے جیسے جاتی رہنا بصارت اور رونق بدن کا اور سفید ہونا بالون کا اوسپر دلالت کرتی ہین لیکن قصور بیچ قوت کے ظاہر نہین ہوتا ہے اوسقدر کہ اوسکو اعتبار کرین وہذا قریب من ستین سنۃ اور یہ سن قریب ساٹھہ برس کے ہے ویغلب البرد والیبس فی ہذا السن اور غلبہ کرتی ہے سردی اور خشکی اس عمر مین یعنی غلبہ سردی کا بسبب نقصان حرارت غریزی کے اور غلبہ خشکی کا بسبب غلبہ تحلل کی رطوبت پر اسوقت مین وسن الانحطاط مع ظہور ضعف القوۃ وہو سن الشیخوخۃ الی آخر العمر چوتھا سن انحطاط ہی ساتھہ ظہور ضعف ظاہر کے بیچ قوت کے اور اسکو سن شیخوخت کہتے ہین اور حد اسکی آخر عمر تک ہے ویغلب علیہ البرد والرطوبۃ فی ہذا السن اور غالب ہوتی ہے سردی اور رطوبت غریبی بیچ اس سن کے اور وجہ غلبہ سردی اور خشکی کی اس سن مین بھی وہی ہے کہ کہولت مین کہی گئی اور شدت سردی اور خشکی شیخ کی بنسبت کہل کی بھی متحقق ہوئی سختی ہڈیون کی اور خشکی جلد کی دال ہے اوپر غلبہ سردی اور خشکی کے اس سن لیکن غلبہ رطوبت غریبی کا بیچ شیخوخت کے اس سبب سے ہے کہ قوت ہاضمہ اس سن مین بسبب ضعف حرارت کے ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے رطوبات فضلی بدن مین زیادہ ہوتی ہے اور سب اعضا کو تر کرتی ہین نہ ویسی تری کہ بطریق تعزیر کے بیچ جوہر کے در آئی ہو جیسے لڑکون مین ہوتی ہے بلکہ بطور بلت کی یعنی گنگی اور رطوبت لڑکون کی مثال رطوبت شاخ سبز کے ہے اور رطوبت شیخون کی مانند رطوبت لکڑی خشک کے کہ پانی مین تر کیا ہو کہ رطوبت یہان جوہر شی مین نفوذ نہین کرتی ہے اور باوجود امتزاج کی اجزاء یابسہ کو اجزاء رطبیہ سے تمیز کر سکتی ہی بخلاف لکڑی سبز کے کہ اوسمین یہ تمیز ممکن نہین ہے اشتباہ رطوبت غریبی زیادہ کرنیوالی خشکی اصلی کی ہے اسواسطے کہ رطوبت مذکور اوپر اعضا کی محیط ہوتی ہے اور اس سبب سے انکی غذا کو منع کرتی ہے جیسا کہا ہے اور حال یہ کہ آپ لیاقت اغتذا کی نہین رکھتی ہے اس لیئے کہ فضلی ہے پس خواہ مخواہ خشکی زیادہ ہوتی ہی جبتک کہ کام تمام ہوا اور اگر رطوبت غریبی اس سن مین

سن کہولت

سن شیخوخت

ن بیان موت طبیعی اور اختراعی ۱۲

نہوئی خشکی بیچ مشائخ کی نسبت کہول کے بہت ظاہر ہوتی فائدہ موت بیچ اصطلاح حکما کے دو طرح ہے
ایک طبیعی دوسری اختراعی طبیعی وہ ہے کہ رطوبت اصلی صرف ہوجاوے اور موت واقع ہو اور اختراعی
وہ ہے کہ اگرچہ رطوبت اور حرارت غریزی اپنے حال پر ہین لیکن بسبب امور خارجی کے مانند قتل اور غرق وغیرہ کے
یا امور داخلی کے مانند امراض مہلکہ کے موت واقع ہو اور اخترام بجائے مہملہ بمعنی قطع ہے اور اوسکو موت غیر طبیعی بھی
کہتے ہین پوشیدہ نرہے کہ جو مقدار انسان کی کہی گئی باعتبار اکثریت کے اور باعتبار اقالیم معتدل کے ہین
ورنہ بیچ بعض مکانون کے تیس برس کے سن مین شیخوخت ظاہر ہوتی ہے اور بعض مکانون مین ساٹھہ برس
تک شباب رہتا ہی باعتبار اختلاف حال اقالیم کے اور مخفی نرہے کہ واجب ہونا موت کا براہین سے ثابت ہوا
مگر تعیین اکثر مدت حیات کی اور حصر اوسکا بیچ ایکسو اور بیس برس کی دلیل سے ثابت نہین ہوتا ہی اور بعض لوگون سے
روایت کیا گیا ہی کہ ممکن ہے کہ آدمی نو سو ساٹھہ برس تک عمر پاوے فائدہ الالوان لیکن رنگ فالابیض من البلغم
پس رنگ سفید بلغم سے ہے اسواسطے کہ بلغم سفید ہے پس جسوقت وہ غالب ہوتا ہے رنگ اوسکا اوپر جلد کے
ظاہر ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ سردی صرف یہی سفید کرنیوالی جلد کی ہے اسواسطے کہ وہ خون اور صفرا اور
سودا کم پیدا ہونے دیتی ہے اور ساتھہ اسکے جو کچھہ کہ پیدا ہوتا ہے بسبب غلبہ برودت کے غلیظ اور ظاہر
ہوتا ہے اور طرف خارج کے نہین پہونچ سکتا ہی اسلیے کہ سبب حرکت کا حرارت ہے اور حرارت خود
مغلوب ہے اور شک نہین ہی کہ رنگ اصلی جلد کا سفید ہی مانند اور اعضاے اصلی کی اسواسطے کہ عصبانی ہے اور رنگین
ہونا اوسکا اخلاط سے ہے اور جب تک کوئی تلوّن اوسکو نہ پہونچے اپنے رنگ پر رہتی ہے کہ سفید ہے اور فرق
دونون سفیدی مین یہ ہے کہ جو سفیدی بسبب بلغم کے ہوتی ہے اوسمین جلد نرم و مترہل ہوتی ہے اور لمس مین
نداوت و برودت محسوس ہوگی بخلاف اوس سفیدی کے کہ برو سادج سے ہو والاحمر من الدم اور سرخی رنگ کی
شدت غلبہ خون سے ہے اسلیے کہ خلط سرخ یہی خون ہے اور احمر ناصع کہ بیچ بحث صفرا کی مذکور ہوا وہ ایک
قسم رنگ زردی کا تھی اور قید شدت غلبہ خون کی بیچ سرخ ہونے جلد کے اس سبب سے کی گئی کہ خون بہ نسبت
صفرا کی غلیظ ہوتا ہی پس جب تک حد اعتدال سے زیادہ نہوگا تحرک اور سائل طرف ظاہر بدن کی نہوگا اور موجب سرخی کا نہوگا
والاصفر من الصفرا اور زردی رنگ کی اکثر غلبہ صفرا سے ہی اور کبھی ہوتا ہے کہ زردی بسبب کم ہونے خون کے
ہوتی ہے جیسے ناقہون مین اور فرق درمیان ان دونون زردیون کے یہ ہے کہ جو زردی بسبب غلبہ صفرا کے
ہوتی ہے اوسمین اشراق اور چمک اور نشانیان حرارت کی موجود ہوتی ہین بخلاف اوس زردی کے کہ قلت خون سے ہو

اور قیاسات طبیعت کے ساتھ امراض کے اور نکلنا خون کا اوسپر گواہ ہوگا والاسود من السوداء اور رنگ سیاہ
غلبۂ سوداء سے ہے خواہ غلبہ اوسکا بسبب کثرت اوسکے پیدا ہونیکے ہو حقیقۃً یا بسبب واقع ہونے سدہ کے
بیچ مخارج کے ہو کہ سوداء بیچ بدن خون میں جا نہیں سکتا ہے بالضرور منتقل ہو کر طرف ظاہر بدن کے دفع ہوگا اما
السمنۃ فھی حال الجسد فی السمن والھزال لیکن سمنت پس وہ عبارت ہی حالت بدن سے باعتبار فربہ اور لاغر ہونے
بدن کے اور مقصود اس سے بیان کرنا اسباب فربہی اور لاغری کا ہے فالسمن ان کان شحمیا فھو من البرودۃ
والرطوبۃ پس فربہی اگر چربی سے ہے پس وہ برودت اور رطوبت سے ہے اس سبب سے کہ سبب مادی چربی کا
کرمانیت خون کی ہے دم متین سے تر زیادہ ہے اور سبب فاعلی چربی اور منجمد اوسکی برودت ہے لہذا
ابدان باردہ میں اور اعضای باردہ میں مانند اسماء وغیرہ کر بہت پیدا ہوتی ہے اور استقام میں اعتراض کرتے
ہیں کہ قلب گرم زیادہ سب اعضا سے ہے بالاتفاق اور ساتھ اسکی چربی اوسپر بہت ہوتی ہے پس کیا وجہ ہے
جواب اسکا یہ ہے کہ طبیعت بحکم حکیم مطلق جل شانہ کی حتی الامکان ہمیشہ اصلاح بدن میں رہتی ہے اور ہر ایک
عضو کو اوسکے لائق محافظت کرتی ہے پس دل کہ گرم زیادہ سب اعضا سے ہے یبوست اوسپر غالب
ہوتی ہے اور وہ نسبت باقی اعضا کی طرف ترطیب کی محتاج زیادہ ہوتا ہے اسواسطے طبیعت ہمیشہ
مادہ شحمی کو واسطے ترطیب کے دل کی طرف بھیجتی ہے تو بسبب دہنیت کے رطوبت کو مدد دیوے اور
وہ غشا کہ اوپر دل کے محیط ہے بسبب برودت مزاجی کے مادہ شحمی کو عاقد ہوتی ہے اور جسقدر
اوس سے بسبب گرمی دل کی پگھلتی ہے طبیعت اوسکی عوض اور مادہ بھیجتی ہے بموجب اپنی عادت کے
کہ جانب امر دل کی توجہ اور اعتنا بہت رکھتی ہے وان کان لحمیا فھو من الحرارۃ والرطوبۃ اور اگر فربہی سبب
گوشت کے ہی پس وہ حرارت اور رطوبت سے ہے اس سبب سے کہ سبب مادی گوشت کا خون
غلیظ ہے اور خون سب اخلاط سے تر زیادہ ہے اور سبب فاعلی اوسکا حرارت ہے کہ رطوبت مائی خون
کی تحلیل اور تبخیر کر کے صورت لحمی پیدا کرتی ہے والھزال ان کان مع السمرۃ فھو من الحرارۃ والیبس اور لاغری
اگر ساتھ سمرت کے ہے پس وہ گرمی اور خشکی سے ہے اسواسطے کہ سمرت کہ اوسکو ادست بھی کہتے ہیں اور
وہ عبارت ہے سیاہی سے کہ کمتر اور مشرق ہو اور ترجمہ اوسکا گندم رنگ ہے جب ساتھ لاغری کے
ہیچ ہوگی سبب اوسکا احتراق اخلاط کا ہوگا یا حرارت محترقہ جلد کی کہ محلل رطوبات کی اور موجب ہزال کی
ہوگی اور ہر تقدیر پہ دلیل گرمی اور خشکی کی ہے والکان مع البیاض فھو من البرودۃ والیبوسۃ

اور لاغری اگر ساتھ سفیدی کے ہو پس وہ سردی اور خشکی سے ہے اسواسطے کہ سفیدی دلیل کمی خون کی ہے
اور کمی خون کی باعث برودت کی ہے اور لاغری دلیل کمی بلغم کی ہے اور کمی بلغم کی موجب خشکی کی ہے

وأما الفرق بين الذكر والأنثى فالذكر أحر وأيبس لیکن فرق درمیان نر اور مادہ کی باعتبار مزاج کے پس نر گرم زیادہ
اور خشک زیادہ ہے والأنثى أبرد وأرطب اور مادہ سرد زیادہ اور تر زیادہ ہے جاننا چاہیے کہ جنس
عورت کی جنس مرد سے تر زیادہ ہے اور ہر فرد مرد کا گرم زیادہ ہر فرد عورت سے ہے باعتبار افراد اعضا
ہیئت کے اقتضا مزاج والی ضرور کا ہے لیکن بعض باقی اعضا کے اور بنظر مجموع مزاج بدن کے بہت ہے
کہ عورت گرم زیادہ مرد سے ہو لیکن ہیرات سلب کو روشن کرتی اور تعمیم حرارت مردوں کی نقصان نہیں
کرتی ہے اور دلیل اوپر گرمی مردوں کی کئی چیزیں ہیں ایک یہ کہ پیدائش انکی جلد زائد ہوتی ہے پیدائش عورتوں سے
جیسا کہ بیچ تشریح رحم کے کہا جاویگا دوسری یہ کہ اکثر جنین نر ساقط ہوتا ہے اور سرعت پیدائش اور سہولت
سقوط دلیل گرمی مزاج کی ہیں اسواسطے کہ گرمی کیفیت فاعلہ اور محرکہ ہے تیسری یہ کہ پیدائش لڑکے کی داہنی
جانب رحم میں ہوتی ہے اور بیشک نہیں ہے کہ داہنی جانب حیوان کی بائیں جانب سے گرم زیادہ ہے چوتھی یہ
کہ ثابت ہے کہ جس مرد کی منی گرم ہو اوس سے لڑکا اکثر پیدا ہوتا ہے پانچویں یہ کہ محقق ہے کہ افعال
مردوں کے سریع زیادہ اور قوی زیادہ افعال عورتوں سے ہوتی ہیں اور یہ سب چیزیں نشان حرارت کی ہیں
اور جو بعضے متقدمین سے منقول ہے کہ مزاج عورتوں کا گرم زیادہ مزاج مردوں سے ہے اس دلیل سے
کہ عورتوں کو حیض ہوتا ہے اور وہ دلیل غلبہ خون کا ہے جواب اسکا لوگوں نے اسطرح دیا ہے کہ ہم نہیں تسلیم
کرتے ہیں کہ کثرت خون عورتوں کی بسبب کثرت حرارت کے ہو بلکہ بسبب قلت تحلل کے ہے اسواسطے
کہ برودت مزاجی اور کثرت سکون اونکا منع کرتی ہیں خون کو تحلل سے اور جو خون خوب تحلیل نہوا پس حکیم
مطلق نے اخراج اوس خون کا اس طریق سے مقرر فرمایا پس کثرت خون عورتوں کی عارضی ہے نہ
بسبب زیادتی حرارت کے واللہ اعلم

المقالة الثانية في التشريح وهي مشتمل على فصول

مقالہ دوسرا ثابت ہے بیچ تشریح کے اور مشتمل ہے اوپر کئی فصلوں کے جان تو کہ تشریح بیچ لغت کے ظاہر کرنا
اور کھولنا کوئی چیز کا ہے اور بیچ اصطلاح کے عبارت ہے اوس علم سے کہ اوس سے پہچانی جاوے حقیقت
اور صورت اور کیفیت اور کمیت اعضا کی اور چاہیے جاننا کہ نفع علم تشریح سے ظاہر ہے خواہ بطور علم اور نظر کے ہو
خواہ بطور عمل کے لیکن نفع بطور علم اور نظر کے بعد عمل کے بدیہی ہے کہ جو اوپر تشریح کے اطلاع ہو معرفت بدن کی

خوب حاصل ہوتی ہے اور اس سبب سے احوال اور عوارض بدن سے بحث کرنا سہل ہوتا ہے لیکن نفع اطبا
عمل کی کئی طرح پر ہے ایک وہ کہ جو مواضع اعضا کی متحقق ہوں وضع ادویہ موضعیہ کا اسطرح کہ نفوذ اونکی قوت کی
عضو مقصود مین اسہل ہو ممکن ہوتا ہے اور اسیطرح ادویہ مشروبہ مین جو وضع اعضا کی معلوم ہو موافق اوسکے
اوس دوا مین کہ مخصوص اوس عضو سے ہے تصرف خوب کرسکتی ہین مانند مفرح سفید کے ساتہ قوی کے
باعتبار اقتضای محل مرض کے جیسا کہ اپنی جگہہ مین مذکور ہوگا دوسرا یہہ کہ جسوقت کوئی عضو اپنی جگہہ سے ٹل جاوے
یا نکل جاوے رجوع کرنا اوس عضو کو ہیئت طبیعی پر باسانی ہوسکتا ہے تیسرا یہہ کہ نزدیک بطاور قطع شریان
اور عصب کی سبب وضع اعضا کی بخوبی معلوم ہوئی کوئی آفت اور نہ پہونچے کی بالجملہ نفع اور فائدہ علم تشریح کا
محتاج بہ تشریح نہین ہے واسطے سمجھانے کے ایک نمونہ بیان کیا گیا یہی کافی ہے **الفصل الاول
فی العظام** فصل پہلی بیچ تشریح ہڈی کے اور منافع ہڈیون کی بیچ بدن کے ظاہر ہے اما الجمجمۃ فہی
مرکبۃ من سبعۃ اعظم لیکن کاسہ سر پس مرکب ہے سات ہڈی سے اربعۃ کالجدران چار قطعے اونکے
مانند دیوارون کے ہین کہ ہر طرف سے ایک قطعہ کہڑا ہے اور یہ ہڈیان نسبت قحف کے سخت واقع ہین
اس سبب سے کہ وصول صدمات کا اوپر وقوع مقطعات کے زیادہ انہین پر ہے اور سخت زیادہ سب
ہڈیون سے ہڈی موخر کی ہے جدار مقدم کو عظم جبہہ کہتے ہین اور موخر کو عظم قمحدوہ اور دو ہڈی کہ داہنے
اور بائین واقع ہین نام انکے حجرین ہین اور حجری اس سبب سے کہتے ہین کہ سخت ہین بہ نسبت عظم
جبہہ کے اور ان دونون ہڈی مین کان مخلوق ہوئے ہین وواحدۃ کالقاعدۃ اور ایک ہڈی اون سات
ہڈیون سے مانند قاعدہ یعنے سطح سفلی کی ہے واسطے باقی ہڈیون کے اور بنای سب ہڈیونکی
اوسی پر ہے اور یہ ہڈی کثیر الاضلاع اور اسطوانی الشکل اور کثیر الصلابت واقع ہوئی ہے اسواسطے
کہ حامل سب ہڈیون کی ہے اور فضول دماغی ہمیشہ اوسپر گرتی ہین اور بخار بدنی ہمیشہ اوسکی طرف
صعود کرتے ہین اور اوسمین ایک سوراخ ہے کہ اعلاے حنک سے مونہہ تک نافذ ہوا اور فک
اعلی اوسمین مرکوز ہے اور اوسکو عظم وتدی کہتے ہین والباقیتان تیالف منہما القحف اور دو ہڈیان کہ
باقی رہین اور لئے پوشش سر کی ہوئی مانند سقف یعنی چہت کے اوپر دیوارون کے اور یہ دونون
ہڈیان نرم اور ضعیف ہین اور فائدہ رخاوت ان ہڈیون کی اور عدم شدت سختی کی یہ ہے کہ
بخار اوسمین آسانی سے نفوذ کرسکے اور دماغ پر گرانی نہو بعضہا مشدود الی البعض بدروز ویقال لہا الشئون

اور بعضی ان ہڈیون نے بیچ بعضی کی تداخل کیا ہے بسبب درزون کے کہ ا دنکو شئون کہتے ہین اور
جاننا چاہیے کہ ہرایک کو ان ہڈیون سے دندانی ہین اور کاواک مانند آرہی کے دندانی کاواک مین
پیوست ہوتی ہین اور اس وصل کو شان اور درز کہتے ہین اور سب درزین پانچ ہین تین درز حقیقی
ہین کہ حقیقت مین اجزای غرزونی مانند دانتون کہ ہرایک نے بیچ سوراخ دوسرے کے تداخل کیا ہے
اور دو درز دروغین ہین یعنی مانند درز کے دکھلائی دیتی ہین لیکن جرم انکا دوسرے جرم مین عوض
اور تداخل کے نہین کیا ہے بلکہ سطح ظاہری سے زیادہ نہین بڑہتی اوسی مین منحصر ہین لہذا انکو
درز قشری کہتے ہین بسبب پیدا ہونے درزون کے اوپر قشر کی اب یہ پانچون درزیان کیجاتی ہین
جان تو کہ تین درز حقیقی سے ایک درز اکلیلی ہے کہ وہ پیشانی اور دونون ہڈیون یافوخ سے
مشترک ہے اور جو مقطع اسکا منتہی اکلیل کا ہے کہ سر پر رکتے ہین نام اسکا اکلیلی ہوا اور اکلیل کو
فارسی مین تاج کہتے ہین اور یہ درز مانند قوس کے ہے اس شکل پر ⌒ درز دوسری سہمی کہ مستقیم
درمیان سر کے لنبائی مین ہے اور جو درز اکلیلی مانند قوس کے ہے اور درز سہمی سیدہی لنبائی مین
اوسمین گئی ہے اسکو سہم نام رکہا کہ بمنزلہ تیر کے ہے کہ درمیان کمان کے قائم ہو اس شکل پر ⟵
اور اسکو سفودی بہی کہتے ہین بفتح سین مہملہ اور ضم فای مشددہ اور سکون واو اور دال مہملہ اور
یای نسبت کی اور سفود ایک آلہ ہے کہ اوس سے گوشت کو کباب کرتی ہین ایک طرف اوسکا
قوس ہوتا ہے اور اوسکے وسط مین مانند عمود کے قائم اور درز تیسری لامی ہے اور لامی اس سبب سے
کہتے ہین کہ وہ درز مانند لام خط یونان کے ہوتی ہے اور لام یونانی مانند دال خط نسخ ہوتا ہی اس شکل پر
د اور یہ درز مشترک ہے درمیان دونون ہڈی یافوخ اور قمحدوہ کی اور دونون کنارے درز لامی کے
عظم اور ہڈی تک منتہی ہوے ہین لیکن دو درز غیر حقیقی کہ اونکو دروغین اور کاذبین اور قشرین کہتے ہین
لنبائی مین برابر درز سہمی کی سیدہی سیدہی واقع ہین ایک دہنی جانب ہے دوسری بائین ہے
اس شکل پر ═ اور سب درزین صادق اور کاذب ملکر یہ شکل حاصل ہوتی ہے ⋘

وہذہ العظام تسمی قبائل الراس اور یہ ہڈیان ساتون کاسہ سر کو قبائل الراس کہتے ہین اور نفع متعدد
ہونی ہڈیونکا یہ ہے کہ دماغ عضو رئیس اور خزانہ حواس خمس کا ہے اور سر اوسکا وقایہ ہے اور یہی ہے
کہ عضو کبری عظمی کہ متعدد ہڈیون سے بنایا گیا ہو مضبوط ہوتا ہے نسبت اوس عضو کی کہ ایک ٹکڑا ہو اور عفونت

اگر اوسمین واقع ہو تمام سرایت نہین کرتی ہے واما اللحی فالاعلی مرکب من اربعۃ عشر عظماً یعنی لحی اوپر کا
مرکب ہے چودہ ہڈیون سے والاسفل من عظمین مثلاً صفینین اور لحی نیچے کا مرکب ہے دو ہڈیون سے کہ آپس مین ملی ہوئی
ہین یعنی ایک قطعہ داہنی سے اور ایک قطعہ بائین سے اور نیچے ٹھوڑی کے دونون ملی ہین اور بیچ لنخون کی
نہین ہے جاننا چاہیے کہ لحی بالفتح نبت لحیہ کو کہتے ہین یعنی جگہہ جمنے داڑہی کی اور حدان دونون ٹھڈی کی ابہرے
ٹھڈی تک ہے لنبائی مین اور صدغ سے دوسری صدغ تک چوڑائی مین اور صدغ بالضم کنپٹی کو کہتے ہین
اور حد فاصل درمیان لحی اعلی اور اسفل کی ظاہر ہے اور لحی کو ذقن بھی کہتے ہین بفتحتین اب جان تو کہ فک
اعلی چودہ ہڈی سے مرکب ہے اس طرح پر کہ چہہ اونسے دونون آنکہہ کی اور دو ہڈیان اور کہ ہر ایک شاخ
اور دو ہڈیان کہ منحرف واقع ہین اور دو ہڈیان کہ نکلی ہین درمیان مین کہ اونکو عظم وجنہ کہتے ہین اور وجنہ بفتح واو
اور سکون جیم اور نون اور ہای فارسی مین رخسارہ ہے اور دو ہڈیان ناک کی ہین اور جو پہچان عدد ہڈیون مذکور کو
جیسے چاہیے بدون مشاہدے کے جملہ متعسرات سے ہے بعد اوسکے اجمالاً پر قصر کیا گیا اور مخفی نہ رہے کہ بیچ جز ناک کے
دو ہڈیان ہین کہ آدہی ناک تک آئی ہین بعد اوسکے دو غضروف کے ساتھہ اون ہڈیون کے ملی ہین پیدا
ہوئین کہ اونہون نے ہیئت ناک کی تمام کی اور درمیان دونون غضروف اور دونون ہڈی کی ایک
غضروف حائل ہو کر جوف ناک کو دو قسم کر دیا ہے اور متاخرین عبارت انہین دونون سے تجویف سے ہین اور یہ
دونون بیچ جو ناک تک پہونچکر پہر وہان ملک ایک ہو گئی اور اوس مجمع مین دو راہ یعنی دو ثقبہ پیدا ہوئی ایک ہڈی
مصفات سے واسطے نکلنے آلایش دماغ کے دوسرا اخشک سے واسطے وصول نسیم کے ریہ کو اور واسطے
نکلنے رطوبات حلق کے وقت حاجت کے اور مصفات بالکسر ہڈی چہلنے مرتم متخلخل کہ اوسپر دو عصبہ زائدہ کہ
آلہ شم کے ہین موضوع ہین اور اوسمین بہت سوراخ ہین پیدا بمانند سوراخون ابر مردہ کی اور فائدہ سوراخونکا
ظاہر ہے کہ وہی سوراخ واسطہ وصول ہے مشمومات کی اور انحدار فضلات کو ہین لیکن فائدہ تفریج اور بیچ سوراخونکا
وہ ہے کہ ہوای مشموم اونمین تدریج تعدیل پاکر دماغ کو پہونچے اور دماغ سردی ہوای خارجی سے کہ دفعۃ پہونچکر
صدمہ واذیت دیوے محفوظ رہے فتبارک اللہ احسن الخالقین فائدہ چونکہ فک اعلی مین داخل ہے اور تشریح
اوسکی ہڈیون کی ماتن نے مجملاً کیا اس سبب سے ناک کو علیحدہ ذکر نہین کیا اور اسیطرح کان کو کہ عظام
حجریان مین داخل ہین جدا ذکر نہین کیا لیکن فک اسفل دو ہڈی سے زائد نہین ہے جیسا کہ کہا گیا اور دونون فک
اوس جگہہ کہ اونکا منتہی ہے اور وقت حرکت مونہہ کے فاصلہ درمیان دونون کی ظاہر ہے منضم ہوی ہین اور مضبوط

رباطون سے بندھی ہین ومن اثنین وثلثین سنا اور دو کمی بتیس عدد دانت سے مرکب ہین جیسا کہ مفصلا
کہا جاتا ہے جان تو کہ سولہ دانت بیچ فک اعلی کے ہین اور سولہ فک اسفل ہین اور یہ باعتبار اکثر آدمیون کے ہے
ورنہ کبھی بعضی آدمیون مین نواجذ نہین ہوتی پس دونو فک مین زیادہ اٹھائیس عدد دانت بھی نہین ہوتے
لیکن نام دانتون کے اسطرح پر ہین ثنایا اور وہ چار دانت آگے کے ہین دو اوپر اور دو نیچے اور بعد انکے رباعیات
ہین اوسیطرح اور یہ آٹھون دانت عریض ہین اور سر انکے تیز تو قطع اشیا کا آسانی سے ہو بعد انکے انیاب
اور وہ بھی چار ہین دو اوپر اور دو نیچے اور جرم انکی موٹی اور سر انکے نوکدار ہین تو توڑنا اشیاے سخت کا آسان ہو
اور انکو فارسی مین نیش کہتے ہین اور بعد انکے طواحن ہین اور انکو اضراس بھی کہتے ہین اور طواحن سولہ ہین آٹھ
فک اعلی مین اور آٹھ فک اسفل مین ہر جانب سے چار چار اور انکو فارسی مین دندان آسیا کہتے ہین اور یہ موٹی
اور سر انکے چوڑے پیدا کیے گئے ہین تو طحن یعنی سحق اشیا کا آسان ہو اور بعد انکے نواجذ ہین اور وہ بھی چار ہین دو
اوپر اور دو نیچے اور پیچھے انکے جگہ کچھ دانتون کی نہین ہے اور انکو اسنان الحلم بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ اکثر
بعد بلوغ کے نکلتے ہین سن وقوف تک اور انکو فارسی مین دندان خرد اور دندان عقل کہتے ہین اس اعتبار سے
کہ بعد بلوغ کے وقت کمال عقل کے نکلتے ہین نہ یہ کہ اگر بعضے آدمیون مین یہ دانت نکلین نقصان عقل کا ہو کما لا یخفی ثنایا
جمع ثنیہ کی ہے اور انیاب جمع ناب کی اور اضراس جمع ضرس اور نواجذ جمع ناجذ کی فائدہ اگرچہ مجمل اللغۃ مین لکھا ہے
کہ نواجذ درمیان ناب اور اضراس کے ہین اور نہایہ مین کہا کہ نواجذ اسنان ضواحک سے ہے یعنی وقت ضحک کے
ظاہر ہوتے ہین اور بعضے مرادف انیاب اور اضراس کے جانتے ہین لیکن اکثر اور اشہر وہی ہے کہ اوپر کہا گیا یعنی وہ اقصی
دانتون مین ہین جاننا چاہیے کہ کوئی ہڈی حس نہین رکھتی ہے مگر دانت لیکن یہ اوس تقدیر پر ہے کہ دانتون کو
ہڈیون مین شمار کرین اور اگر اعصاب سے جانین حس انکی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور جو دانت ظاہر مین سخت
اور سفید ہین اور ساتھ اسکے صاحب حس ہین انکی پیدایش مین حکما نے اختلاف کیا ہے بعض حکما اسپر ہین کہ وہ ہڈی ہے
اور انکی ذات مین حس نہین ہے اگر صاحب حس ہوتے کاٹنے اور پیسنے سے دانتون کو الم نہ پہونچتا اور وہ الم
اور درد کہ ظاہر ہوتا ہے سبب اوسکا یا سوء مزاج عصب کا ہے کہ جڑ دانتون مین التیام رکھتا ہے یا ورم عمور کا اور جو یہ اعضا
یعنی عصب اور عمور دانتون سے بہت اتصال رکھتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درد والم دانتون مین ہے اور بعض حکما
یہ کہتے ہین کہ دانت عصب ہین اگر عصب نہوتے سردی اور گرمی سے منفعل نہوتے اور ترشی سے خدر نہوتا اور پوشیدہ نہین ہے کہ
خدر سواے عصب کے اور کسی عضو مین نہین ہوتا ہے اور خدر دانت کا نام ضرس ہے لیکن حق یہ ہے کہ جسم دانت کا ہڈی سے

اور عصب واتی اوسکی جرم سے ملی ہین اور یہ عصب دانت کی جڑ مین زیادہ ہی پس احساس درد اور ضربان اور
تحدید کا بواسطہ عصب کی ہے اور سختی اور ریزہ ریزہ ہونا اور اوپت بنا نا چھیلنے اور کاٹنے سے بسبب اصل جرم
کے ہے کہ ہڈی ہی بالجملہ جس دانت مین متحقق ہی حسلا ہر کہ ہوا اور جالینوس نے کہا ہی کہ دانت حس رکھتی ہین اور
کبھی اختلاج کرتی ہین مانند لب کے اور ثابت ابن قرہ اور شیخ رئیس اور اوسکی تابع سب اسپر متفق ہین اور بھی
حکما نے اختلاف کیا ہی اس امر مین کہ تولد دانت کا نطفہ سی ہے یا غذا سی یعنی خون سی لیکن جو تحقیق ہوا یہ ہی کہ پیدایش
دانت کی اوس خون سی ہے کہ مشابہ منی کے ہے اسواسطے کہ لڑکیکو بسبب اسکے کہ وہ قریب العہد ہی پیدایش
سے اعادہ خون کا مشابہ منی کے اصل ہوتا ہے بسبب مشابہت سن کے اور جب قوت فاعلہ نے ملاقی ہوی
مادہ قابلہ سے کہ بیچ منبت اسنان کی ہے بالضرور دانت کو جما دیتی ہے اور جو مادہ اوسکا منی سے شمار کیا مناسب
اگر کہین کہ دانت منی سے پیدا ہوتے ہین ہو سکتا ہی اور اسی سبب سی دانتونکو اعضای اصلیہ سی شمار کیا ہے
اور کہا ہے کہ اعضای اصلیہ وہ ہین کہ منی سے پیدا ہون اور پیدایش اونکی عام ہے کہ بواسطہ ہو جیسی دانت
یا بدون واسطہ کے جیسا کہ باقی اعضای اصلیہ ہین اشتباہ کبھی ہوتا ہے کہ مشائخ مین دانت بعد گر نیکے
پھر جمتے ہین یہان تک کہ لوگون نے حکایت کیا ہی کہ ایک شخص سے چھٹی مرتبہ دانت نکالی تہے پس بیچ جمنے ایسے
دانتون کے کئی قول لوگون نے بیان کیے ہین ایک یہ کہ مادہ پہلی دانت کا کچھ باقی تہا کہ اس آفت مین
بڑہ آیا دوسرا یہ کہ بعضی مشائخ کو ایسا مزاج عارض ہوتا ہے کہ وہ مشابہ مزاج سن صبی ہوتا ہی پس دانت
پیدا ہوتی ہین بالعرض تیسرا یہ کہ یہ دانت نہین ہین حقیقت مین بلکہ یہ جنس ثالیل سی ہین کہ سخت ہو کر
قائم مقام دانت کے ہوی چوتہا یہ کہ جو عصب کہ دانت سے متصل ہے بعد گرنے دانت کے ظاہر اور
مکشوف ہو کر بتدریج سخت ہوتا ہے اور گوشت کہ اوسکے الواح مین تہا چھل جاتا ہے چلانی سے پس
عصب مذکور قائم مقام دانت کے ہوتا ہے اور حقیقت مین دانت نہین ہے واما الیدان فکل واحد منہما

بیان شانہ

مرکبۃ من کتف لیکن دونون ہاتہ پس ہر ایک انمین مرکب ہے کتف سے اور کتف کو فارسی مین شانہ
کہتے ہین اور وہ کتف ایک ہڈی ہی معروف مثلث شکل کہ ایک طرف سے چوڑی اور جرم اوسکا تنگ اور
پہیلا واقع ہوا اور دوسری طرف سی موٹی اور غلیظ اور بعضی اصحاب تشریح سے کہتے ہین کہ اوپر سر شانہ آدمی کے
دو ٹکڑے ہڈی کے ہین کہ اونکو فلقۃ الکتف کہتے ہین اور یہ آدمیون مین خاص ہے اور حیوانون مین نہین ہے
اور دونون ٹکڑے ایک اوپر شانہ کے اور دوسرا نیچے شانہ کے ہین اور نہین دونون زائدہ کی سبب سے کتف ساتہ

اختلاف حکما [illegible] ۱۲

ف اختلاف [illegible] دانت کی [illegible] یا غذا سے ۱۲

پنیر کرون کے مربوط ہے کہ اونکو سنقار العزاب کہتے ہین اور منافع ہر عضو کی ظاہر ہین اور جسقدر کہ لکھی جاوین
اوس سے زائد ہین اب جان تو کہ بیچ کتف کے تین لغت ہین ایک کاف اور سکون ثای مثناۃ فوقانیکا
دوسری کسرہ اول اور سکون ثانی کا تیسرے فتحہ دونون کا اور پوشیدہ نرہے کہ کتف حقیقت مین بیچ
ہاتہ کے دخل نہین ہے اسواسطے کہ شروع ہاتہ کا منکب سے ہے پس شمار کرنا کتف کا ہاتہ مین مجازہے
یا مشہور ہے اوپر اختلاف اقوال کے بیچ حد ہاتہ کے اور منکب اوپر وزن مجلس کے اوس مفصل کو کہتے ہین
کہ مجمع ہڈی شانہ اور بازو کا ہے اور اوسکو فارسی مین دوش کہتے ہین وعضد اور مرکب ہی ہر ایک ہاتہ
بازو سے اور جاننا چاہیے کہ ہڈی بازو کی اگرچہ حقیقت مین مرکب ہے چار ہڈی سے لیکن اصل
ایک ہڈی بڑی ہے اور تین ہڈی اوپر اوسکے سر اور جڑ ملی ہین اور مجموع ایک معلوم ہوتی ہین لہذا
کہتے ہین کہ عضد ایک ہڈی ہے اور ہڈی بازو کی خمدار پیدا کی گئی ہے اور مستدیر اور خم اوسکا
یعنی محدب اوسکا طرف وحشی کے اور مقعر اوسکا طرف انسی کے ہے وحشی اوس جانب کو کہتے ہین
کہ طرف خارج بدن کے ہو اور انسی طرف بدن کو کہتے ہین وساعد مولف من عظمین متلاصقین یسمیان
بالزندین الاعلی والاسفل اور ہر ایک ہاتہ مرکب ہے ساعد سے کہ وہ بنایا گیا ہے دو ہڈی سے کہ آپسمین
ملی ہین یعنا ملی ہین جو ہڈی کہ مقابل انگوٹہے کے ہے زند اعلی کہتے ہین اور جو مقابل چہوٹی انگلی کے ہے
زند اسفل کہتے ہین اور اگرچہ ہڈی ساعد کی بہی چار ٹکڑے ہے لیکن اصل اور بڑی دو ہڈی ہین اور
دو ٹکڑے چہوٹے ایک اوپر اعلی کے اور دوسرا اوپر اسفل کے ملے ہین اور سب چار ان ہڈی دو
معلوم ہوتی ہین لہذا لوگون نے کہا ہے کہ ساعد دو ہڈی سے مرکب ہے اور ہڈی ساعد کی خم نہین
رکہتی اور منافع خمدار ہونی ہڈی عضد کے اور خمدار نہونے ہڈی ساعد کے اور سوا اسکے بیچ پیدائش ہر جزو
اور ہر عضو کے اشکال مختلف سے اسقدر ہین کہ سوای علم الہی کے احاطہ اونکا عسیر ہے تہوری اونمین سے
مطولات مین لکہی ہین ور سسح موضعہ من نمانیۃ اعظم اور ہر ایک ہاتہ سے مرکب ہی رسغ سے کہ وہ مرکب ہے
آٹہہ ہڈی سے اونمین سے سات ہڈی اصلی ہین اور ایک ہڈی زائد جو اصلی ہین دو صف مین رکہین ہین
تین اوسکے جانب ساعد سے اور چار جانب انگلیون کی اور درمیان پشت دست کے دونون صف
آپسمین ملی ہین اور جو ہڈی زائد ہی بیچ طرف خنصر کے اوپر ہڈی صف ثانی کی موضوع ہوئی ہے اور نگہبان اور
پناہ اوس عصب کی ہے کہ کف مین آتا ہے اور ہڈیان مذکور سب خمدار ہین اور سخت اور موٹی اور بیچ بیدن لیف کے

اور شد یدالربط ہین اور اگر ایسی نہوتین بیچ کام ہاتہ کے بہت سستی ظاہر ہوتی اور رسغ ضم اول اور سکون
ثانی کے یا ساتہ ضم ثانی کے پشت دست کو کہتے ہین اور اطبا کی اصطلاح مین پشت پا کو بھی کہتے ہین اور
سیجا ہی بیچ کے صاد بھی آتا ہے اور ہڈیان رسغ ہاتہ اور پانون کو فارسی مین خردہ کہتے ہین وکف مؤلف
من اربعۃ اعظم اور ہر ایک ہاتہ مرکب ہے کف سے کہ وہ مرکب چار ہڈی سے ہے اور پوشیدہ نرہے
کہ بیچ کف کے چار ہڈی ہین کہ انگلیون سے وسط کف تک موضوع ہین تو بیچ تقعیر کف کے مددگار ہون
اور سبابہ اور وسطے اور بنصر اور خنصر انہین چار ہڈیون سے ملی ہین بخلاف ابہام یعنی نر انگشت کی
کہ رسغ کی ہڈی سے ملا ہے اور ہڈی کف کو مشط کہتے ہین اور مشط کو ساتہ رسغ کے پیوند مضبوط ہوا ہے
وخمسۃ اصابع مولفۃ من خمسۃ عشر عظما اور مرکب ہے ہر ایک ہاتہ پانچ انگلی سے کہ وہ مرکب ہین پندرہ
ہڈی سے ہر انگلی مین تین ٹکڑے ہڈی ہر نیچیکا نسبت ٹکڑے اوپرکی برابر ہے تو حامل محمول سے قوی زیادہ ہو
کہ یہ سبب جید ہونی شکل وفعل کا ہے اور یہ ہڈیان بدون تجویف کے ہین اور درمیان سلامیات کی
کہ سوراخ ہین بھرے ہوے ہین چہوٹی چہوٹی ہڈیون سے کہ انکو سمسانیہ کہتے ہین لفتح سین مہملہ اور
سکون میم اور فتح سین مہملہ ثانی اور میم ثانی اور الف اور کسر نون اور فتح یای تحتانی مشدد اور ہا کے اور
سلامیات جمع سلامی کی ہے بالضم وہی المفاصل **فائدہ** جو بیچ مباشرت فعل ہاتہون کے اور کہجلانے
اور رگڑنے بدن کے اور چننے اور اوٹہانے اشیا کی طرف انگلیون کے حاجت بہت تہی خالق مطلق نے
اوپر سر انگلیون کے ناخنون سے مدد دی تو بواسطہ ناخنون کے مقصد خوب انتظام سے حاصل ہوا فتبارک اللہ
احسن الخالقین اور ناخن کو عربی مین ظفر کہتے ہین بالضم اور بضمتین اور اظفار جمع اوسکی ہے اور اظافیر بھی
اور جو جوہری نے کہا کہ جمع ظفر کی اظفر ہے غلط ہے اور جو ظفر مانند شعر کے زوائد سے ہین اور عضا ہین
نہین ہے متن مین ذکر اوسکا نہین آیا واما العنق فمرکب من سبعۃ اعظم ہے فقار العنق لیکن گردن
پس مرکب ہے سات ہڈی سے کہ وہ فقار عنق کے ہین جان تو کہ فقار جمع فقرے کی ہے اور فقار
ہڈیان چہوٹی منقوب الوسط ہین کہ جو گردن سے نشست گاہ تک موضوع ہین اور نخاع دماغ سے
دنبالہ کے مانند انہین منحدر ہوا اور فقار کی پانچ مرتبے ہین پہلی مہری گردن کی اور عدد اونکی سات ہین دوسرے
مہری پشت کی اور عدد اونکے بارہ ہین تیسری مہری کمرگاہ کی اور وہ پانچ ہین چوتہی مہری عجز کی عدد اونکی
تین ہین پانچوین مہری عصعص کی اور وہی تین ہین سب فقرے تیس ۳۰ ہین اور بیچ پیدایش فقرہ کی

منافع بیشمار ہین چنانچہ مطولات مین مسطور ہین اور زیادہ تر ین منافع کا یہ ہے کہ انتصاب قامت اور حرکات اعضا کی
پہونچنے آفتون سے اور بنا ہ نخاع کہ نسبت اعصاب کا ہے وہ واسطے کامل زیادہ فوائد فقرون گردن سے امالہ سر کا بیچ
داہنی طرف اور بائین اور خفض قصیدہ پہ اور مری کا اور سب فقری گردن اور پشت وغیرہ کے سوای بارہوین فقری
پیٹھ کے کہ ساتھ فقری قطن کے متصل ہے دونون پہلو مین زوائد رکھتی ہین بمنزلہ زیادتیان جو بازو کے ہین اور ان زوائد کو
اجنحہ کہتے ہین اور فائدہ انکا مضبوطی جرم فقری کی ہے اور دفع کرنا صدمات خارجی کا اعضای باطنی شریف سے
اور اوپر پیٹھ ان سب فقری کے زوائد ہین مانند کانٹے کے کہ اونکو شوک اور سناسن کہتے ہین بفتح سین مہملہ اور
نون اور الف اور کسرہ سین ثانی اور سکون نون ثانی کے مفرد اسکا سنسنہ ہے اور نام زوائد مفصلی کا کہ واسطے نظام
فقرونکا ہے سیبن سے شواخص اور مفرد اسکا شاخص ہے ہرچند فقری گردنکی چھوٹی زیادہ ہین فقرون ماتحت سے
اسواسطے کہ بیچ اچھی ہونے ہیئت کے اور منتظم ہونے فعل اوس شے کے کہ اجزاے متعدد سے مرکب ہو
واجب ہے کہ حال سنگین زیادہ ہو ان محمول سے لیکن سوراخ فقرون علیا کے کشادہ زیادہ ہین سوراخ فقرون
سفلی سے تو نخاع جو سے موٹا زیادہ ہے نکلے اور جسقدر آگے جاتا ہے بتدریج گھٹتا ہے مانند دم کے جیسا کہ دیکھا
جاتا ہے نہر مین اور جو ورختون مین اور داہنے اور بائین ہر فقری سے ایک ایک عصب نکلا ہے اور فقری

تشریح الترقوہ

اخیر ی ایک عصب فقط جیسا کہ بیچ تشریح اعصاب کے کہا جاویگا انشاء اللہ تعالی و تقدس واما الترقوۃ فمرکبۃ
من عظمین الی آخرہ گردن پس مرکب ہے دو ہڈی سے جانا چاہیے کہ دو ٹکڑے ہڈی کے ناہموار اوپر پہلو مان
مقص کے کہ اونکو ہڈیان سینہ کی کہتے ہین موضوع ہوئی ہین اور بیچ وسط کے کہ اوس جگہ کو نحر کہتے ہین دونون
ٹکڑے ساتھ ہڈیان سینہ کے ملے ہین اور درمیان ان دونون کے فرجہ ہے کہ دیکھا جاتا ہے اور طرف دوسری
انکی ساتھ ہڈی کتف اور عضد کی مربوط ہے اور محدب ہے اور درمیان خم کے سوراخ اور مجری ہین کہ رگین اونکے
دماغ کو گئی ہین اور اعصاب دماغ کی اونسے نازل ہوئی ہین اور اسیکو ترقوہ کہتے ہین اور ترقوہ سواے
آدمی کی اور حیوان مین نہین ہوتا ہے اور بسبب خمیدگی اور مجاری کے کہ اوسمین ہین چنبر نام ہوا ہے

تشریح الصدر

واما الصدر فمرکب من سبعۃ اعظم وہی عظام القص لیکن سینہ مرکب ہے سات ہڈی سے کہ اونکو عظام القص
کہتے ہین اور قص بضم قاف اور صاد مہملہ مشددہ کے سینہ کو کہتے ہین اور بجاے صاد سین مہملہ بھی آتا ہے اور جو
بیچ وضع سینہ کے محافظت دل اور ریہ اور مری کے کام عمدہ تھا حکیم مطلق نے بنیاد اوسکی ہڈی سے فرمائی اور اسی سبب سے
کہ واسطے تنفس کے انبساط اور انقباض ضروری تھا پیدائش ہڈیون مذکور کی نرم کی اور ایک دوسرے کو ساتھ عضلات کے کہ وہ

درمیانی مین ترتیب دیا اور جو اضلاع یعنی پسلیان قفس کی ہڈی سے ملی ہین سات ہین عدد انکی بھی سات لیکے
اور بیچ مقطع اور انتہا ان ہڈیون کے درمیان مین ایک غضروف چوڑا مستدیر الشکل ودیعت کیا تو واسطہ ہو درمیان
اعضای سخت اور نرم کے اور حافظ ہو فم معدہ کو کہ شدید التالم ہی آفات خارجی سے اور اوس غضروف کو عظم الخنجری
کہتے ہین بسبب مشابہت خنجر کے واما الظہر فمرکب من سبعۃ عشر فقرۃ واربعۃ وعشرین ضلعا لیکن پٹھہ مرکب ہی سترہ
فقری اور چوبیس قبرغہ سی اور مراد ظہر سے یہان نیچے گردن سی فقری عجز تک ہی اور اس صورت مین قطن بھی ظہر مین محسوب
ہو گا اور اگر ظہر کو نیچے فقری کے گردن سے اور قطن سے مراد رکھین جیسا کہ معتبرات مین ہی بارہ فقری ظہر کے اور پانچ
فقرے قطن کے ہونگے لیکن اگر ظہر کو مانند قطن سے جدا کہتا اظہر ہوتا بسبب موافقت کے قانون سی اور جان تو
کہ بارہ فقرے کہ نیچے گردن سے قطن تک ہین نام انکا فقار الصدر بھی ہے اور اوپر کہا گیا کہ سب فقرے
اُنچہ رکھتے ہین مگر بارہوان فقرہ ظہر کا اور وجہ نہونے جناح کی اس فقرے مین یہ ہے کہ کنارہ حجاب کا اس
بارہوین فقری سے ملا ہے اگر جناح رکھتا حجاب کو اونچا کرتا اور ہڈیان پہلو کی یعنی پسلیان انہین بارہ فقری سے
ملی ہین ہر طرف سے بارہ عدد لیکن اضلاع اور ضلوع جمع کی ہین اور ضلع ساتھ کسرہ ضاد معجمہ اور سکون
لام کے یا ساتھ فتحہ کے ہڈی قوسی مشہور ہی کہ ترکی مین قبرغہ کہتے ہین جو وہ اونسے کہ سینہ سے ملی ہین
ہر طرف سے سات عدد اور انکا نام اضلاع الصدر ہی اور دس عدد کہ بعد انکے ہین ہر طرف سے پانچ عدد
انکا نام اضلاع الزور اور عظام الخلف ہی اور یہ بتدریج چھوٹی چھوٹی ہین ما فوق اپنی سے اور پانچوین
کہ سب مین چھوٹی اور سب سے آخر مین ہے اوسکو ضلع قصیری کہتے ہین ساتھ صیغہ تصغیر کے اور پوشیدہ
نہ رہی کہ اضلاع صدر کی اوس طرف سی کہ فقرون سی ملی ہین بیچ ہر ضلع کے دو زائدہ نکلی ہین اور بیچ دو فقری کے سوراخ
غائر کہ بیچ جناح فقری کے واقع ہی مذکور ہوی اور اسی جگہ مفصل مضاعف پیدا ہوا اور اوس طرف سے کہ عظام
قص سے ملے ہین بھی دو زائدہ اوپر ہر ضلع کے بیچ اوس فقری کے کہ بیچ ہر ہڈی قص کے واقع ہے
مرکوز ہوی لیکن اضلاع زور کہ اونکو عظام الخلف کہتے ہین وہ بھی اوسیطرح ملے ہین لیکن دوسری طرف
انکی ایک غضروف اوپر سر ہر ایک کے لگایا گیا ہے واسطے دو کام کے ایک وہ کہ سختی ہڈیون کی اعضای
نرم کو کہ حجاب ہی اور سوا اسکی تکلیف نہ دی دوسرا وہ کہ وقت صدمون کے اس سبب سے کہ سر انکی کوئی چیز مین گڑی نہین ہین ٹوٹ
نجاوین بخلاف اضلاع صدر کی کہ سر انکی سینہ کی ہڈیون سے ملی ہین اور آفت ٹوٹنے سے محفوظ ہین اوسطور پر کہ
مذکور ہوا اور فوائد متعدد ہونے اضلاع کے اور ملنا انکا آپس مین ساتھ غضاریف کے اور بعضون کا دراز ہونا اور

بعضون کا کوتاہ ہونا زیادہ اوس سے ہی کہ لکھنے مین آوے للمولفہ ہر عضو دارد نفعہا از حکمت بحر وجود وجود از کثرت احسان وجود وجود و اما العجز فمرکب من ثلث فقرات ویتلوہ عظمان لیسمیان عظمی العانۃ لیکن عجز مرکب ہے تین فقرون سے اور دو ہڈی ساتھ اوسکے ملی ہین کہ اونکو عظمی العانۃ کہتے ہین اب حقیقت فقرون مذکور کی اور وجہ نام رکھنے دونون ہڈیونکی کہی جاتی ہے جان تو کہ عجز کہ او پر وزن عضد اور کتف کی ہی بیچ قطن کے واقع ہی اور ہڈی اسکی ساتھ ہڈی قطن کے مشابہ ہے اور فقری عجز کی سب فقرون سے شدید زیادہ ہین بیچ مستحکم ہونے کے اور مضبوطی مفصل کی اور اجنحہ اوسکے فقرون کی چوڑی زیادہ ہین اور فقرون سے اور مخرج انکی اعصاب کے وسط دونون جانب راست اور بائین کے واقع نہین ہین بلکہ آگے اور پیچھے واقع ہوئی ہین اسواسطے کہ تو مفصل دھک کا کہ بیچ دونون طرف عجز کے واقع ہی مزاحمت نکرسکے اور پوشیدہ نرہے کہ عجز بین دو ٹکڑے ہڈی کے ملے ہین ایک داہنی طرفسے اور ایک بائین طرف سے اور دونون ہڈیان بڑی ہین اور نام خاص نہین رکھتی ہین لیکن اس سبب سی کہ دونون ہڈیون بین چار جہت متحقق ہین ہر جہت کا ایک نام ہی جیسا کہ جو جانب وحشی مین ہے عظم الخاصرہ اور حرقفہ کہتے ہین یعنی ہڈی تہیگاہ یعنی بکہی کی اور حرقفہ بجای مہملہ اور رای مہملہ اور قاف اور فا اور ہا کی ہے اور جو اسفل انسی مین ہی حق الفخذ کہتے ہین یعنی حقہ ران کا اور وہ ایک گڑہا ہی بڑا کہ ہڈی ران کی اوسمین گرمی ہے اور جو جانب قدام کی ہے عظم العانۃ کہتے ہین یعنی ہڈی زہار کی اور دونون ہڈیان وسط زہار مین آپسمین ملی ہین اور زہار جگہ جہنی بالون نیچے ناف کے ہے اور جو طرف خلف کی ہے عظم الورک کہتے ہین یعنی ہڈی سرین یعنی چوتڑ کی فائدہ ہڈیان مذکور بمنزلہ بنیاد کے ہین واسطے سب ہڈیون فوقانی کی اور حامل اور پشتیبان ہی واسطے ہڈیان اسفل کے اور اوپر اس ہڈی کے اعضای شریفہ مانند مثانہ اور رحم اور اوعیہ منی مردون کے اور مقعد اور قضیب اور فرج کے موضوع ہین اور ہرچند ایک جہت اس ہڈی کا نام ہی لیکن مشہور عظم العانۃ ہی تسمیۃ الکل باسم اشہر اجزائہ یعنی کل کا وہ نام ہوا کہ نام مشہور تر جزو کا تہا و اما العصعص فمرکب من ثلث فقرات لیکن عصعص مرکب ہے تین فقری سے اور جان تو کہ یہ فقری غضروفی ہین اور زوائد نہین رکھتے اور اوپر کہا گیا کہ ہر فقری سے دو عصب جمی ہین مگر فقری اخیر عصعص سی کہ ایک عصب جاتا ہے اور عصعص بضم عین مہملہ و سکون صاد مہملہ اور ضمہ یا فتحہ عین ثانی اور سکون صاد ثانی کی ہے اور استخوان نشست گاہ سے مشہور ہی و اما الرجلان کل واحد منہما مرکب من فخذ وساق وقدم لیکن دونون پاؤن پس ہر ایک اونکے مرکب ہین فخذ اور ساق اور قدم سے اما الفخذ فہو اعظم العظام فی البدن اور ران بڑی زائد ہی ہڈیون بدن سے اسواسطے کہ وہ حامل ہی اعضای مافوق کو اور ناقل ہی اعضای تحت کو

اور کوئی ہڈی بیچ بدن آدمی کے ہڈی زیادہ اس سے نہین ہے اور اوسمین تحدب اور تقعر ہے اوسکا طرف
وحشی کے اور تقعر اوسکا طرف انسی کے واقع ہے اور نفع اسکا حسن اطاعت ہے نزدیک جلوس کے اور بنا ہجر
سبب تحدب کے واسطے بڑی عضلی اور اعصاب اور عروق کے اور اوسکی اسفل مین دو زائدہ ہین واسطے مفصل
رکبہ کے بیچ نقرہ اور کاواک ہڈی ساق کر آتی ہین اور ساتہ رباطات قوی کے مستحکم ہوئے اور اوپر مفصل مذکور کے
ایک ہڈی تحضروفی مستدیر الشکل صاحب تقعیر موضوع ہی اور اسی ہڈی کو رضفہ کہتی ہین بفتح را ی
ہوملہ اور سکون ضاد معجمہ اور فتحہ فا کی مع الہا اور عین الرکبہ بہی نام ہے اور نفع اسکا یہ ہے
کہ بسبب تقعر اور کاواکی کے زوائد مفصل کو چہپائی رکہتی ہے اور جو مفصل مذکور مین حرکات قوی اور کثیر واقع ہوئی
ہین واسطے مضبوطی کے یہ بمنزلہ سرپوش کے ہے اور آفات خارجی کو اوس سے منع کرتی ہی اور مقوی ہوتی ہے
اور اوسکو فارسی مین آئینہ زانو کہتے ہین ہر چند ماتن نے اسکو بیان نہین کیا لیکن بنظر فائدہ کثیر کے اور باعتبار
منصب شرح کے مذکور کی گئی والساق مرکب من عظمین مثلاصقین اور ساق مرکب ہی دو ہڈیون سی کہ آپسمین ملی ہین
لمبائی مین اور ساق بہی طرف وحشی کی تحدب رکہتی ہے اور طرف انسی کی تقعر واسطے اون فائدون کے
کہ تحدب فخذ مین کہا گیا تسمیان القصبتین الکبری والصغری دونون ہڈیون کا نام ہی قصبتین ایک کو کبری دوسری کو
صغری کہتے ہین کبری اس سبب سے کہتے ہین کہ دوسری سے لانبی ہے اور حقیقت مین ساق یہی ہے
اور فخذ سے ملی ہے اور جانب انسی کے ہے بخلاف صغری کے کہ وہ چہوٹی زیادہ کبری سے ہے اور فخذ سے
نہین ملی ہے لیکن اسفل سے ساتہ کبری کی سرا منتہی ہوتی ہے اور وہ جانب وحشی کے ہے اور ہڈی
ساق کی کوتاہ ہے بنسبت ہڈی فخذ کے تو اوٹہانے مین قوی اور حرکت مین سبک ہو واللہ اعلم

والقدم مرکبۃ من کعب وعقب وزورقی ونردی وارلبۃ اعظم للرسغ وخمسۃ للمشط وخمسۃ اصابع مرکبۃ من اربعۃ
عشر عظماً اور قدم کہ عبارت ہے نیچے ساق سے پس وہ مرکب ہے بہت ہڈیون سے مانند کعب اور
عقب اور زورقی اور نردی کی اور چار ہڈیان رسغ سے اور پانچ ہڈیان مشط سی اور پانچ انگلی سی کہ جملہ مرکب
ہین چودہ ٹکڑی سے بیچ ہر انگلی کے تین ٹکڑی ہین مگر نر انگشت یعنی انگوٹہا کہ اوس مین دو ٹکری ہین اور سب
ہڈیان قدم کی شرح وار ذکر کیجاتی ہین جان تو کہ کعب کو فارسی مین شتالنگ کہتے ہین اور بلندی اوسکی
دونون جانب قدم کے ظاہر ہے اور یہ وہ جگہ ہے کہ ساق کا ساتہ قدم کی جوڑ ہوا ہے اور وہ واسطہ ہے
درمیان ساق اور عقب کے اور اوپر کی طرف سی دو زائدہ رکہتی ہی کہ ایک اونسی بیچ قصبہ کبری کے اور دوسرا بیچ قصبہ

صغری کی گڑھا ہی اور طرف اسفل کعب کی بیچ عقب کی گڑہی ہی اور طرف وحشی اوسکی کو ساتھ ہڈی نردی کی اتصال رکہتی ہی اور طرف قدم ساتھہ ہڈی زورقی کی **انتباہ** جو کہا گیا ہی کہ کعب درمیان ساق او عقب کی واسطہ ہی اس سی کوئی یہ وہم نکری کہ عقب کو ساتہ ساق کی اتصال نہین ہی اور کعب اون دونونکی درمیان فاصل ہی اسواسطے کہ ساق بیچ عقب کی گڑہی ہی اور اس مفصل کی حوالی مین ہڈی کعب کی اسواسطے استقامت کی جوڑ پیدا کی گئی ہی اور یہہی اوپر سی ساتھ نہین کے اور نیچی سی ساتہ عقب کے مرتکز ہوئی ہی بغیر لشادروان کی اور اسی معنی سی کعب کو درمیان ساق اور عقب کی واسطہ کہا گیا ہے اور کعب بالفتح بلندی کو کہتی ہین اسی سبب سے کہ کاعب وس عورت کو کہتی ہین کہ جسنے چہاتیان نکالی ہون و پشتالنگ کو کہ بلندی رکھتی ہی اس نام سی بولتی ہین اور بلندی پشتالنگ آدمی کی نسبت باقی حیوانون کی زیادہ ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور کعب اشرف زیادہ پاونکی ہڈیون مین ہی بیچ افادہ حرکت کی لیکن عقب کو فارسی مین پاشنہ کہتی ہین اور وہ ہڈی بڑی سخت ہی کہ جانب پیچہی اور داہنی اور بائین سی گول واقع ہی مگر یہ کہ طرف وحشی سی میل باریکی اور درازی کہتی ہی لیکن طرف اسفل سے چوڑی اور صاف پیدا کی گئی تا سیدہی زمین پر ٹھہری اور زوائد ساق کی بیچ فقری عقب کے مرتکز ہوئی اور حوالی اوسکی ہڈی کعب کی مستحکم ہوتی جیسا کہ کہا گیا ہے اور عقب اشرف زیادہ ہی پانونکی ہڈیون سے بیچ ثبات اور استقامت کے اور عقب مانند کتف اور فلس اور فرس کے بہ معنی پاشنہ آیا ہے یعنی ایڈی اور استواے پاشنہ کا یعنی درست بیٹھنا اوسکا اوپر زمین کے نشان بہتری کا ہے چنانچہ حدیث شریف مین مذکور ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو واسطی دیکھنے ایک عورت کے واسطے اپنے بھیجا اور فرمایا کہ انظری علی عقبیہا اور لوگون نے اسکے معنی یون بیان کیئے کہ اذا استوی عقبہا استوی سائر جسدہا لیکن زورقی پیش و ایک ہڈی ہی صاحب تحدب و تقعر کہ حدبہ اوسکا طرف فوقانی کی ہی اور تقعر اوسکا طرف اسفل کی تو گوشت کف پاے کا بہت اوسمین سماوے اور ثبات پر مدد کرے آدرجانا چاہیے کہ زورقی طرف خلف سی ساتہ عقب کی ملی ہی اور جانب وحشی سی ساتہ ہڈی نردی کے اور قدام سے ساتہ ہڈیان رسغ کی لیکن پاشنہ نیچے اوسکے ہے اور دو زائدہ پاشنہ سی نکلی ہین اور زورقی مین ٹھہی تو مضبوط ہو او مجموع سے ایک مفصل حاصل ہو اتو قدم اوس سی دونون طرف حرکت کر سکے اور زورقی اس سبب کے کہتے ہین کہ وہ بسبب تحدب و تقعر اور طول نسبت کے کشتی کے مشابہ ہے اور کشتی کو تازی مین زورق کہتے ہین اور زورقی کو استخوان کف پا اور اخمص کہتے ہین اور اخمص بخاے معجمہ اوپر وزن افعل کی اوس جگہ کو نیچے قدم سے کہتے ہین کہ اوپر زمین کے نہ لگی لیکن نردی ہڈی ہے مسدس یعنے چھہ پہلو اوپر صورت نرد کے کہ جانب وحشی قدم کے یعنے طرف خنصر کے موضوع

لیکن رسنع پاؤن کا مخالف رسنع کفدست کی ہی اس سبب سی کہ رسنع پاؤن کا ایک صف ہی اور رسنع کفدست کی دو صف ہین اور جو
قلیل العدد ہی چنانچہ کہا گیا بالجملہ ہڈی رسنع کی موافق قول انکی چار ہین سترین ہڈیون کی ایک طرف ہی ساتھ زورقی کے طرف ہین اور
قدام سی ساتھ تین ہڈی کے مشط قدم کی ہڈیون سی ملی ہین اور چوتھی ہڈی کا نام نردی ہی جیسا کہ آگے آئی ہین فائدہ مخفی نہ رہے
کہ سب ہڈیان رسنع کی چار ہین ایک اون مین سے بسمت خنصر کے ہی نام اوسکا نردی ہی پس مولف ذکر بعد ذکر نردی کی چار ہڈی رسنع کی
کہا ہی توجیہ اوسکی یون کرسکتے ہین کہ نردی کو بسبب خاص ہونے نردی کے ساتھ ایک اسم اور ہیئت مخصوص کے پہلے ازانجملہ
ذکر کیا اور بیچ شمار عام کے جو اوسکو بیان کیا اس قبیل ذکر کرنے عام کی بعد ذکر کرنے خاص کے ہی اور اس بیان سی تباین اور
تخالف نہ سمجھا جاوی جیسا کہ ظاہر کلام سی معلوم ہوتا ہی اور شاید بمقتضای الانسان مرکب من السہو والنسیان تالیف یا تسطیر مین سہو
واقع ہوا ہو لیکن مشط قدم کی پانچ ہڈیاں ہین بیچ مقابل پانچ انگلی کے تو اتصال انکا ساتھ ہڈیون انگلی کی بطور مقابلہ کرنا ایک شی کا
ساتھ فرد کے کہ مضبوط زیادہ مرتبہ تقابل ہین سی ہی بیچ باب استحکام کے ثابت ہو لیکن پانچ انگلی مرکب ہین چودہ ہڈی سی
اسواسطے کہ انگوٹھا دو ہڈی رکھتا ہی اور باقی انگلیان ہر ایک تین تین ہڈیان اور انکی مفاصل کو بھی سلامیہ کہتے ہین جیسا کہ ہاتھ مین
تحقیق لفظ سلامیہ کی کی گئی ساتھ فوائد کثیرہ کی فصل جملہ عظام بدن الانسان پس یہ ہین سب ہڈیان بدن آدمی کی
پوشیدہ نہ رہی کہ سب ہڈیان بدن کی سوا سمسمانیات کی اور سوای عظم لامی کے کہ بیچ حنجرہ کی ہی اور سوای اوس
ہڈی کے کہ بیچ قاعدہ قلب کے کبھی پائی جاتی ہے جیسا کہ شیخ رئیس اور صاحب کامل الصناعت نے کہا ہی دو سو اڑتالیس
ہوتی ہین اور یہ مذہب اصح کے اور موافق ظاہر کے اور بعض لوگ دو سو چھیالیس کہتے ہین اس سبب سو کہ
ساتھ ہڈی خاصرہ کو ایک شمار کرتے ہین اور اگرچہ ہڈیون کی کہ ہر چند وہ جدا جدا ہین لیکن ظاہر مین تمیز نہین ہوتی ہی
شمار کرین پس عدد سب ہڈیون کے دو سو چھپن ہوتی ہین و منفعتہا تشدید بنیۃ البدن و حفظہ اور فائدہ ہڈیون کا مضبوطی
اور محافظت عمارت بدن کی ہی اور بیچ ہر جزو کی ہزارون صنعتین ظاہر ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین انتباہ ذکر مجملاً
یہ لیجا یون ہی کہ ہڈی سر کی مع اوسکی ور زنہ گیارہ ٹکڑی ہی اور دونون فک سولہ ٹکڑی ہی اور دانت بتیس اور مہری گردن
اور پیٹھ کی تیس ہو چنبر گردن دو ٹکڑی ہی اور دونون کتف دو ٹکڑی ہی اور عظم الکتف دو ٹکڑی ہی اور دونون ہاتھ ساتھ ٹکڑی اور
یعنی پسلیان چوبیس اور ہڈیان سینہ کی سات ٹکڑی ہی اور ہڈی خاصرہ کی دو ٹکڑی اور دونون پاؤن ساتھ ٹکڑی یہ سب دو سو اڑتالیس
ہوتی ہین موافق قول اصح کی لہذا لوگون نے کہا ہی کہ عدد اعضاء رحم کی مطابق عدد ہڈیون بدن کی ہی بیت عدد عظم
چو خواہی کہ بدانی ہشتہ آدمی بیرون آید ازو انجا کہ بیرون می آئی ❊ الفصل الثانی فی بقیۃ الاعضاء المفردہ
متصل دوسری ثابت ہی بیچ باقی اعضای مفردہ کے اور ہر ایک اون اعضا سی مجملاً مذکور ہوتی ہین بسبب اتباع ماتن کے

الفصل الثانی فی بقیۃ الاعضاء المفردہ

تشریح غضروف

اما الغضروف فھو جسم الین من العظم لیکن غضروف پس وہ ایک جسم ہی نرم زیادہ ہڈی سی وا صلب من سائر الاعضاء اور سخت زیادہ ہی سب اعضا سے وخلق لیحسن بہ اتصال العظم بالاعضاء اللینۃ اور پیدا کیا گیا غضروف تو سبب اوسکی پیوند عضلہ اور عصب کا کہ نرم ہین ساتھ ہڈی کو کہ سخت ہی بتدریج ہو جیسا کہ اوپر پہلو کی اور اوپر سر شانہ کو ظاہر ہی اور اگر کوئی آسیب پہونچی عضلہ ہڈی سی کو وقت نہو اور غضروف بسبب اسکے کہ چسپیدہ ہوتا ہی عضلہ کو تکلیف نہین پہونچاتا ہی اور سوا اسکے جس عضو مین کہ حاجت غضروف کی تھی واسطے غرض اور نفع کے پیدا کیا گیا ہی جیسا کہ تعالی شانہ یعنی پس پاک اور بلند ہی شان خالق مطلق کی فائدہ حنجرہ غضروفی ہی اور فائدہ غضروفی ہونیکا یہ ہی کہ وجود و دائم الحرکت ہی مانند پوست اور گوشت کے پڑا رہے اور بھی بسبب نہونے سختی کے حوالی حلق اور الات وقت حرکات کے تکلیف ندے اسواسطے کہ اگر ہڈی کا ہوتا تکلیف دیتا اور بیچ وسط سینہ کی جہان منقطع اور انتہا ہڈیون سینہ کی ہی مقابل فم معدہ کی ایک غضروف ہی مانند سر خنجر کی لہذا اوسکو غضروف خنجری کہتے ہین اور وہ پناہ فم معدہ کا ہی پہونچنی آفتون خارجی سی اور بیچ ناک کی غضروف ہی اور فائدہ اوسکا یہ ہی کہ ناک سیدھی اور منتصب رہی اور اس سبب سی راہ نفس کی خواب مین بند نہو جاوی اور بھی وقت سنکنے کی آسانی سے جمع ہو جاوی اور جب چھوڑ دین پھر کھل جاوی اور اپنی حالت اصلی پر آجاوی اور کان غضروفی ہی اور نفع اوسکا یہ ہی کہ تو کان مانند بادبان کی کھڑا ہی واسطی جمع کرنی آوازون کی اور نزدیک صدمون کی ٹوٹ نجاوی اور قصبہ ریہ غضروفی ہی اور فائدہ اوسکا یہ ہی کہ تو راہ نفس کی ہردم کھلی ہی اور بھی گردن کی جھکنی کو منع نکری اور مادہ نزلہ کو جلد اثر قبول نکری اور فاسد نہو وی اور فقرے عصعص کے بھی غضروف ہین تو اوپر بیٹھنا آسانی سی ہو اور بچون ضرر نہ پہونچی اور جو یہ ٹکڑی مین ہڈیون سی مشابہ زیادہ ہین پیچ شمار عظام کی ان تینون غضروفون کو عظام سی شمار کرتے ہین اور اعضا کہ اونمین غضروف ہین بہت ہین جیسی آنکھہ اور پلک اور قاعدہ دل کا اور آئینہ زانو اور مانند انکی اور جس جگہ غضروف واقع ہو اہمیت منافع ہین

تشریح عصب

اما العصب فھی اجسام بیض لیکن پٹھے جسم سفید ہی اور سفیدی اوسکی اس سبب سے کہ مزاج اوسکا سرد ہی اور جو سرد زیادہ ہوتا ہی بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی اور غلبہ بلغم کا رنگ کو سفید کرتا ہی اور نفع اوسکی سردی کا یہ ہی کہ تو کثرت حرکات سی جل نجاوی اسواسطی کہ وہ آلہ حرکات کا ہی اگر گرم ہوتا کثرت حرکات سے کہ سحن مین جل جاتا لینۃ فی الانعطاف صلبۃ فی الانفصال نرم ہین بیچ لپٹنے کے اور سخت ہین بیچ توڑنے اور جدا کرنے کو جاننا چاہیے کہ اعصاب بالکل مجوف یعنی کھوکھلے نہین مگر دو عصب کہ آنکھہ مین ہیں اور مقام نور کا ہی اور اوسکا نام عصبہ مجوفہ ہی اور اعصاب بعضی لانبی اور بعضی چوڑی ہی اور سب اعصاب تین طرح ہین اور تینون مانند ایک دوسری کی ہین لیکن فعل اور منفعت مین ہر ایک مخالف دوسری کی ہین پہلی نوع کو عصب کہتے ہین سا تہ نام مطلق پر مسمی ہی اور یہان یہی قسم مراد ہی اور دوسری نوع کو رباط کہتے ہین اور تیسری نوع کو وتر جیسا کہ کہا جاویگا

خلقت لیتیم بہا الحس والحرکۃ پیدا کی گئی ہین عصب نبوا اوسکی سبب سے کامل ہوا اعضاے صاحب حس اور حرکت کو
حس اور حرکت اور معلوم ہی کہ حیوان کو نبات اور جماد سی امتیاز ہی بسبب حس اور حرکت اختیاری کی اور اصل قوت حس اور
حرکت کی دماغ ہی اور آلہ دونون کا عصب ہی اور پوشیدہ نرہے کہ عصب دو نفع رکھتاہی ایک ذاتی اور دوسرا عرضی نفع ذاتی
وہ ہی کہ دماغ بواسطہ اعصاب کی افادہ حس اور حرکت کا کرتاہی تمام اعضا کو اور نفع عرضی اوسکا کئی قسم پر ہے
ایک وہ کہ گوشت کو مضبوط اور بدنکو قوی کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ واقع ہونے آفت سے اعضای عدیمۃ الحس کو
کو خبر دیتاہے جیسے کلیجا اور تلی اور پھیپھڑا کہ یہ حس نہین رکھتی لیکن غشای عصبی ان پر پوشیدہ ہی تو اگر اعضاے
مذکورہ مین ورم ہو یا بسبب ریح کے متمدد ہون بسبب ثقل ورم کی اور تفرق ریح کی غشا اونکی کہ منجذب اور
متفرق ہوتی ہے آدمی معلوم کرتاہے کہ درد بیچ کون عضو کی ہی اور جاننا چاہیے کہ دماغ کو مبدء اعصاب
کہاہے ساتھ اوسکے بعضے اعصاب نخاع سے جمی ہین اور یہ اس سبب سی کہ نخاع دماغ سی پیدا ہواہے پس
جوکہ نخاع سے جما گویا دماغ سے جما اس سبب سے کہ مبدء المبدء ایک چیز کا مبدء اس چیز کاہے **فائدہ**
اگر کہین کہ ثابت ہواہے کہ اعصاب سواے عصبہ مجوفہ آنکھ کی سب غیر مجوف ہین پس روح نفسانی کیونکر
اوسمین نافذ ہوکر اعضا کو پہونچتی ہی اور مواد بلغمی کس طرح اوسمین تداخل کرکے فالج وغیرہ پیدا کرتی ہین
جواب اسکا یہ ہی کہ ہرچند اعصاب مین جوف نہین ہی لیکن مسام اور مسالک تنگ اعصاب مین ہین پس واسطے
نفوذ روح کی کہ جسم لطیف ہی اسیقدر منفذ کفایت کرتے ہین ساتھ اسکے روح نافذ بھی قلیل المقدار ہوتی ہی غالباً
اور فقط عالیب کی اسواسطے ہے کہ روح نافذ بیچ عصبہ مجوفہ کی کثیر المقدار ہی لہذا وہ عصبہ مجوف پیدا کیا گیا تو جسم کثیر
اوسمین گنجایش کرے اسواسطے کہ جب تک مکان وسیع نہین ہوتا ہے جسم کثیر اوسمین گنجایش نہین کرسکتا اگرچہ لطیف
ہو لیکن بلغم کہ نسبت سی اعصاب مین تداخل کرتاہی بیچ نہایت رقت اور قلت کے ہوتاہے اور وہ بھی نرور اور قہر
پس ماده باقی فرمی بیچ مسالک تنگ کی تفوذ کرسکتاہے یقیناً اور جو بعضی اعصاب دماغ سی جمی ہین اور بعضی
نخاع سی جماتی کہتاہی کہ وہ منقسم الی ما نبت من الدماغ او منقسم ہوتی ہین اعصاب طرف دس چیز کی جمی ہین دماغ سی
وہی سبعۃ ازواج اور جو دماغ سی جمی ہین سات جوڑ ہین پوشیدہ نرہی کہ اعصاب دماغی سی حس اور حرکت کو استفادہ
نہین کرتی ہین مگر اعضای سر کی اور مونہہ اور حشا جیساکہ مشروحاً کہا جاتاہی لیکن حاجۃ منہ کی اور باقی اعضا سے
سا اور معدہ اور سواے احشای باطنہ کی حس اور حرکت کو اعصاب نخاعی سی استفادہ کرتی ہین جیساکہ ہم بیان کرینگے
انشاء اللہ تعالی اور بیان اسکا سات شعبی مین کیا جاتاہے شعبہ پہلا جان تو کہ زوج پہلا عصب دماغی سے

غور لطیفین مقدم مین دماغ سے نکلا ہی نزدیک زائد تین سے کہ مشابہ حلمتی الثدی یعنی سرپستان کی ہین اور یہ
دونون عصب مجوف ہین اور مقدار انکی تجویف کا اس سے زیادہ نہین ہی کہ سوئی اوسمین گنجایش کرے اور جو عصب کہ داہنی
طرف سے آیا ہے بائین آنکھہ کی طرف اوترا ہی اور جو بائین طرف سے آیا داہنی آنکھہ مین آیا ہی اور بشکل تقاطع صلیبی کے اوکے
سر اونکا کہ طرف آنکھہ کو آیا ہے تھوڑا کشادہ ہی کہ اوپر رطوبت زجاجی کی شامل ہوا ہی اور بیچ وسط کی کہ ملتقی انکا ہی دونون
سے ایک فضا حاصل ہوئی ہی کہ اوسکو مجمع النور کہتی ہین اور نفع حاصل ہونے ایک فضا کی دو مجری سے اس مقام مین
وہ ہی کہ دونون آنکھہ سے ہر چیز ایک دیکھی جاوے اور اگر ایسا نہوتا یعنی ایک فضا حاصل نہین ہوتی بلکہ دو فضا ہوتی
ہر ایک چیز دو دکھلائی مانند احول کی کہ مجمع النور مین التوا اور انحراف پڑتا ہی ایک چیز دو دیکھی جاتی ہین اور جالینوس
کہتا ہی کہ عصب راست اور عصب چپ درمیان راہ مین آپسمین ملاقی ہوی ہین اور اسجگہ مین جوف دونون کا ایک ہو گیا ہین
پس جو عصب کہ جانب راست سے آیا ہی داہنی طرف میل کر کے داہنی آنکھہ مین آیا اور جو عصب کہ بائین جانب سے آیا
بائین طرف میل کر کے بائین آنکھہ مین آیا ہی اس صورت مین تقاطع صلیبی حقیقۃً نہین ہو سکتا ہی او جان تو
کہ تنقیح اس بات کی تشریح سے نہین ہو سکتی کہ اوپر طریق تقاطع کی ہی یا بطور تماس کی اور بالجملہ مطلب حاصل ہے
کہ مجمع النور دونون صورتمین ایک ہی اتصال اور انفصال عصب کا مسطور پر کہ ہو **شعبہ دوسرا** جان تو کہ
زوج دوسرا اعصاب دماغی سے پیچھے زوج پہلے کی جاتا ہی مائل طرف وحشی اور طرف آنکھہ کی اوترا ہی داہنا داہنی آنکھہ مین اور بایان بائین
آنکھہ مین اور سوراخ نقرہ سے کہ اوپر مقلہ کی شامل ہی نکلکر بیچ مقلہ آنکھہ کی منشعب ہوا ہے چھہ شعبے سے اور ہر شعبہ ساتھہ ایک عضلہ کی
عضلات آنکھہ سے ملا ہی واسطے پہنچانے حس اور حرکت کی آنکھہ مین اور یہ زوج دوسرا بہت غلیظ واقع ہوا ہی یہانتک کہ غلظ اوسکا
مقابلہ اور برابری کرتا ہی اوسکی نرمی کو اور اسی سبب سے قادر ہوتا ہی اوپر تحریک کی اسواسطے کہ عصب کو رسید ہے دور نہین گیا تو سختی کو
حاصل کرے بلکہ منتہی ہو سکا کہ جگہ ظاہر ہونے فعل کا ہی اوسکے سبب سے کہ نہایت نرم ہے قریب ہے **انتباہ** اگر کہین اعصاب دماغی بطن
مؤخر سے نکلی ہین اور اعصاب جسی بطن مقدم سے پس نسبت حرکت کی طرف زوج دوسری کی نسبت اوسکا مقدم دماغ سے کس طرح
جائز ہوتی ہی ہم کہینگے کہ قواعد کلی طبا کی اکثر اکثر مین اسی قسم سے ہی تعین حرکت کی اعضا مؤخر سے ورنہ حاصل ہونا حرکت کا بعضے
اعضا مقدم دماغ سے اور اسیطرح حاصل ہونا حس کا بعضے عضا مؤخر دماغ سے بھی متحقق ہی جیسا کہ آگے معلوم ہوگا **فائدہ** جو بعضے اعصاب
کہ دماغ سے ہین ایک کے لیے ایک مخرج مخصوص ہی کہ اوس سے نکلتا ہی اور اپنے مقام مقصد کو پہنچتا ہی اور اس مخرج کو منفذ کہتی ہین اور ثقبہ بھی اور جس جگہ ہمنے یہ
ثقبہ مذکور ہوگا یہی مخرج مراد ہوگا **شعبہ تیسرا** جان تو کہ زوج تیسرا اعصاب دماغی سے اوس موضع سے کہ مشترک ہی درمیان مقدم دماغ اور مؤخر
دماغ کی جاتا ہی متصل قاعدہ دماغ کی اور بعد جمعنی کی ساتھہ زوج چوتھی کی ملکر تھوڑا ملا ہو گیا ہی اور پھر جدا ہو کر چار شعبے ہوتی اور تقسیم ہوتی

شعبون کی اور تفصیل شعبی شعبون کی مفصل کہی جاتی ہی جان تو کہ شعبہ پہلا مخرج عروق سباتی سی نکلا ہی اور طرف
گردن کی منحدر ہوا یہانتک کہ حجاب سینہ تک پہونچا پس پراگندہ ہوا بیچ صفاق اور احشا کی سوای حجاب مورب کی اور
احشای مذکور معدہ اور امعاہین اور شعبہ دوسرا اون سوراخون سی کہ بیچ ہڈی صدغ کے ہین نکلا اور جب مخرج سی تجاوز
کرتا ہی ملتا ہی بعضی شعبون کی کہ زوج پانچوین سے جدا ہوتے ہین اور یہان اوسکا آدہا گیا اور شعبہ تیسرا اسی
مخرج سی اور منفذ زوج دوسرے کی سی نکلا ہی اور تین شاخ ہو شاخ پہلی طرف ناحیہ ماق اکبر کی میل کیا اور بیچ عضلہ صدغین اور ماضغین
اور حاجبین اور جفن اور جبہہ کی متفرق ہوئی ہے اور شاخ دوسری اون ثقبون مین نافذ ہوئی کہ نزدیک لحاظ کی بیچ
ماق اصغر کے واقع ہین بعد اسکی باطن ناک مین پہونچی اور بیچ طبقہ مستنبطہ ناک کی متفرق ہوئی ہے اور شاخ
تیسری اوسی ثقبہ مین منحدر ہوئی ہے کہ بیچ ہڈی وجنہ کے ہی اور یہان متفرق ہو کر دو فرع ہوئی ایک فرع
بیچ داخل تجویف منہ کی گئی اور بیچ دانتون علیا اور لثات عالیہ کے پراگندہ ہوئی تو حس کو انہین پہونچایا اور فرع
دوسری بیچ اعضای ظاہر وجہ کی مانند جلد وجنہ اور اطراف ناک اور لب علیا کی متفرق ہوئی ہے اور شعبہ چوتہا
زوج سرین سے اوسی جگہ سے جدا ہوا ہے اور بیچ فک اعلی کے نافذ ہو کر زبان مین آیا ہی بعد اسکی گرد
اوسکا بیچ طبقہ ظاہری زبان کے متفرق ہوا اور حس ذوق کو پہونچاتا ہے اور جو اس شعبہ سی اور متفرق ہو کر
فاضل رہا بیچ امور اسنان کے اور لثات سفلی کی اور لب اسفل کے پراگندہ ہوا یہ بیان زوج تیسری
اور بیان اوسکی شعبونکا اور بیان اوسکی شعبی شعبون کا شعبہ چوتہا جان تو کہ زوج چوتہا اعصاب دماغی بیچہ
زوج تیسری سی جدا ہے مائل زیادہ طرف قاعدہ دماغ کے اور ساتہ زوج تیسری کے ملا ہی جیسا کہ کہا گیا
پس جدا ہو کر حنک مین آیا اور حس ذوق کو وہان پہونچاتا ہی اور زوج چوتہا چہوٹا ہی لیکن سخت زیادہ ہی نسبت
زوج تیسری کے ہو واسطے کہ وہ حنک مین آیا ہی اور صفاق حنک کا سخت زیادہ ہی صفاق زبان سی اور محل سخت کو
حال بہی سخت مناسب ہے شعبہ پانچوان جان تو کہ زوج پانچوان اعصاب دماغی سی اگرچہ دو فرد رکہتا ہی
لیکن ہر فرد اوس سی دو شق ہو کر بالمناصفہ اور بشکل مضاعف کی ہی بلکہ اکثر اطبا اس امر پر ہین کہ ہر ایک فرد ایک زوج ہی
بالجملہ زوج مذکور دو جانب دماغ سے جدا ہی اور قسم پہلی ہر زوج اوسکی سی طرف غشای مستبطن اذن کی آیا ہی اور بالکل
متفرق ہوا اور قسم مذکور جزء موخر دماغ سی جدا ہی اور حس سمع کی اسی سی ہی لیکن قسم دوسری اوس سی چہوٹی زیادہ ہی قسم
پہلی سی اور ثقبی عظم حجری سی نکلا ہی اور بعد نکلنے کے ساتہ عصب زوج تیسری کی ملا اکثر اوس سے طرف ناحیہ خد کی اور عضلہ عریضہ کی ٹہڈی
اور ثانی کی پہونچا اور باقی طرف عضو صدغین کے اور جو آلہ حس کا مکشوف اور ظاہر چاہیے تہا تو وصول آواز کا اوسمین آسان ہو

اور عصب پانچوان کہ بسبب اوسکی جنبش کی موخر دماغ سے سخت پیدا کیا گیا اور واسطے اس کام کے مخصوص ہوا شعبہ چھٹا جان تو کہ زوج
چھٹا اعصاب دماغی سے موخر دماغ سے نکلا ہے اور وہ ساتھ زوج پانچوین کے شدید الاتصال ہے اور ساتھ اغشیہ اور اربطہ کے مشدود ہو کر گویا دونون
ایک ہو گئے ہیں پس اسکو زوج مذکور زوج پانچوین سے جدا ہو کر تین شاخ ہوا اور ہر شاخ اوس تقسیم سے کہ بیچ غشائی اور زلالی کے واقع ہے نکلا ہے
ما بعد اسکے ایک شاخ اوس سے طرف عضلات حلق کی اور عضلہ جز زبان کی گیا اور زوج ساتوین تو مدد کرتی ہے تحریک میں اور
شاخ دوسری طرف عضلہ کتف کی اور اوس حنجرہ کے کہ وہ قریب کتف کی ہے متصعد ہوتی اور اکثر اوسکی بیچ عضلہ عریضہ کی کہ اوپر
کتف کی ہے متفرق ہوتی اور شاخ تیسری کا اون دونون شاخ سے بڑی ہے طرف احشا کی متصعد ہوتی اوس راہ سے کہ عرق
سباتی اوس راہ سے نکلتی ہے اور شاخ مذکور ساتھ عرق سباتی کے بیچ اس مقام کے کہ جگہ اوترنے اوس شاخ کی اور جگہ چڑھنے
عرق سباتی کا ہے مشدود اور مربوط ہوتی ہے اور وہ شاخ برابر حنجرہ کے پہونچی ہے کئی شعبے شاخ الطا سے جدا ہوتی ہین
اور عضلی حنجرہ تک کہ سر اون عضلون کا اوپر ہے اور حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اوٹھاتی ہین پہونچتے ہین پس جو
شاخ مذکور نیچا اوتر کر تی ہے حنجرہ سے شعبے اوس سے نکلتی ہین اور صعود کر کے ساتھ عضلی حنجرہ کے کہ سر اون عضلون کا اونچا ہے
اور وہ عضلی بیچ انطباق اور انفتاح طرجہالی کی مددگار ہین پہونچتی ہین اور اس سبب سے کہ اسی شاخ کا شعبہ اوپر
آتا ہے واسطے جذب عضلات مذکور کے وقت حاجت کی اس شاخ کو عصب راجع کہتے ہین پس شاخ مذکور بالکل متصعد ہوتی ہے
اور شعبے کئی اوس سے نکل کر بیچ اغشیہ حجاب اور صدر کی اور اوسکی عضلات کے اور بیچ دل اور ریہ اور وہ اور شرائین کہ بیچ اس موضع کے ہین متفرق
ہوتی ہین اور باقی بیچ حجاب صدر کے نافذ ہوتی اور بیچ اغشیہ احشا کی پراگندہ ہو کر ساتھ تھی عانہ کے منتہی ہوتی ہے شعبہ ساتوان جان تو کہ
زوج ساتوان اعصاب دماغی ہے اوس موضع سے کہ مشترک ہے درمیان دماغ اور نخاع کے نکلا ہے اور اکثر اوسکا بیچ عضلہ محرکہ زبان کی اور بیچ اوس
عضلہ کی کہ مشترک ہے بیچ درقی اور لامی کے متفرق ہوا ہے یہ تھی تشریح اعصاب دماغی کی جگہ کیونکہ باحس الحس اولمس حس لبعض الاعضاء اور
حاصل ہوتی ہے بسبب اعصاب دماغی کے حس جو اسی پانچون کی الاعضاء کی جیسا کہ مذکور ہوا دوالی ابتت من النخاع اور منقسم ہوتا ہے عصب طرف [illegible]
کہتے ہین نخاع سے یعنی حرام مغز سے اور جو باتین تشریح اعصاب دماغی سے فارغ ہوا شروع کیا بیچ تشریح اعصاب نخاعی کے جیسا کہ کہتا ہو وجو
احد و ثلثون زوجا و فرد لا زوج له اور عصب کہ نخاع سے جمی ہین کتیس زوج ہین اور ایک فرد تنہا کہ زوج نہین رکھتا اور یہ عصب گویا کہ عصب
جو ہین بیچ درخت اعصاب شاخین اوسکی مانند پہری درخت اور شاخون کی اور بیان اعصاب نخاعی کا چار بحثین کیا جاتا ہے شعبہ پہلا بیچ اعصاب نخاعی گردن کی کہ
فقری گردن سے نکلے ہین اور وہ آٹھ زوج ہین اور ہر زوج اوسکی جدا جدا مذکور ہوتی ہین جان تو کہ زوج پہلا نکلا ہے اوپر بیچ پہلی فقری گردن کی ہے اور بیچ
عضلہ کے پراگندہ ہوا ہے اور یہ زوج سب سے چھوٹا ہے لہذا دوسری زوج ذی جنبہ نقصان کا کیا لیکن دوسرا زوج نکلا ہے اوس سوراخ سے کہ دو بیان
فقری اول کے اور فقری دوسری کے واقع ہے اور وہ سوراخ سے پیچھا ہو کر اعلی نخاع کی طرح صعود کیا ہے اور قدام سے منعطف ہو کر اوپر طبقہ خارج کے درمیان

تشریح اعصاب نخاعی

دو کان کی بیچ ٹھہرا ہے تو تدارک کرے قصور زوج پہلی کا اور پہونچانا حس لمس کا سر مین اکثر اسی زوج سے ہوتا ہے
لیکن تیسرا زوج نکلا ہی اون دو سوراخ سے کہ درمیان دوسرے فقرے اور تیسرے کی واقع ہین اور ہر ایک فرد اوسکی
دو شاخ ہو کر ایک شاخ بیچ عمق عضلہ گردن کی کہ وہان آیا ہی متفرق ہوئی ہی پس طرف فقرون کی صاعد ہو کر بعد
پہونچنی کی برابر فقرون کی اونکی جڑون مین پراگندہ ہوتی ہی بعد اسکی طرف سران فقرون کی بلند ہوتی ہی اور
ملتی ہی ساتھ رباطون غشائی کی کہ سناسن سی اسجگہ تک جمی ہین بعد اسکے منعطف ہو کر نفوذ کرتی ہی طرف دونون
کانونکی واسطے تحریک عضلون کانونکے اور شاخ دوسری طرف قدام کی میل کر کے عضلہ عریضہ تک کہ اوپر کیفیت
کی ہی پہونچی ہی اور بیچ شروع صعود کی ساتھ اس شاخ کی عروق اور عضلات کہ حافظ اوسکے ہین لپٹی ہوی ہین
واسطے تقویت اوسی شاخ کی تو ہو جاوی قوی تر اپنی ذات مین اور شاخ مذکور کبھی ملتی ہی ساتھ عضلہ ممدہ عین
کے اور عضلہ کانون کی بیچ چوپاؤن کی اور پراگندہ ہونا اوس شاخ کا اکثر بیچ عضلے رخسارونکی ہے
لیکن زوج چوتھا نکلا ہی درمیان فقری تیسرے اور چوتھی سی اور یہ بھی مانند تیسری زوج کی دو شاخ رکھتا ہے
اور ایک شاخ قدام مین آئی اور دوسری خلف مین گئی اور شاخ مقدم صغیر ہی لہذا زوج پانچوان اسکی ساتھ ملا ہی
اور لوگون نی کہا کہ اس شاخ سی ایک شعبہ مانند جالے مکڑی نکلا ہی اور اوپر عروق سباتی کی سمت ہوا اور اوپر دونون
شق حجاب منصف صدر کے گذر کر حجاب حاجز کو پہونچا ہے اور شاخ دوسری کہ بڑی ہی طرف خلف کی منعطف ہو کر
بیچ عمق عضلے کی ظاہر ہوتی ہی اور طرف سناسن کی نکلی ہی اور شعبی اوسکے طرف اوس عضلے کی کہ درمیان سر اور گردن کے
مشترک ہین پہونچی ہین پس اپنی غایت تک پہونچکر منعطف ہوی طرف قدام کی اور متصل ہوی ہی ساتھ عضلے
خد اور کانونکے بیچ چوپاؤن کی اور لوگون نی کہا ہی کہ یہانسے طرف پیٹھ کی منحدر ہوتی ہی لیکن زوج نکلا ہی درمیان
چوتھی اور پانچوی فقری سی اور یہ بھی دو شاخ ہو ایک اوس سی کہ مقدم کو آئی ہی چھوٹی ہی طرف عضلہ
رخسارون کی اور اوس عضلے کی کہ دوندہا کرتا ہی سر کو اور اوس عضلے کی کہ مشترک ہی درمیان سر اور گردن کی پہونچی
اور شاخ دوسری کی دو شعبے ہوے ایک شعبہ درمیان شاخ اول و شعبہ ثانی کی واسطہ ہوا اور اوپر کتف کی آیا اور ہوا
چھٹی زوج اور ساتوین سی ساتھ اس شعبی کی ملا ہے اور دوسرا شعبہ ساتھ شعبون زوج پانچوی اور چھٹی اور ساتوین
کی ملا اور بیچ وسط حجاب کی نافذ ہوا ہی لیکن زوج چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان اوسیطرح درمیان دو فقر ونسے یک بعد دیگری نکلا ہی
جیسا کہ زوج آٹھوان اوس ثقبہ سے کہ مشترک ہی درمیان آخر فقری گردن کی اور پہلے فقری پیٹھ کی نکلا ہی اور شعبی انکی جو کہ اسمین
شدید الاختلاط ہین لیکن اکثر شعبے زوج چھٹے کی طرف سطح کتف کی آئے مین اور وہان سی تجاوز نہین کیا اور ہوا اوس سے

ساتھہ عضلی سر اور گردن اور پٹھیہ اور مرکز حجاب کے پہونچکر ساتھہ شعبی زوج خامس کے مصاحب ہوا ہے لیکن زوج
آٹھوان طرف جلد ساعد کے آیا ہے اور ساتھہ عصب پہلی فقرون سینہ کی ملا اور اس زوج سے کچھہ بھی حجاب کو
نہین پہونچا شعبہ دوسرا ہیچ اون اعصاب نخاعی کی کہ صدر کے فقرون مین محصور مین یعنے فقری پٹھیہ کی اور یہہ بارہ
زوج ہین پہلا زوج درمیان فقرہ پہلے اور دوسرے سے نکلکر دو شاخ ہوا ایک شاخ کہ بڑی ہے بیچ عضلون
اضلاع کے اور عضلی پٹھیہ کی متفرق ہوی اور شاخ دوسری طرف اضلاع کے آتی ہے دراز ہوکر ساتھہ زوج آٹھوین
گردن کی مختلط ہوکر ساعد اور کف دست کو پہونچتی ہے واسطے پہونچانے حس اور حرکت کے اسی سبب سے
ذات الجنب مین کبھی درد ہاتھہ مین ہوتا ہے لیکن دوسرا زوج نکلتا ہے اوس سوراخ سے کہ متصل ثقبہ
مذکورہ کی ہے پس ایک جزو اوس سے طرف ظاہر عضد کی متوجہ ہوکر افادہ حس کا عضد کو کرتا ہے اور باقی
ساتھہ باقی ازواج کی جمع ہوکر پھر جدا ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے طرف اوس عضلہ کے کہ اوپر کتف کی موضوع ہے
اور اون عضلون کے کہ اوپر پٹھیہ کے موضوع ہین لیکن زوج تیسرا اور چوتھا اور پانچوان زوج دسوین تک ہر ایک
اپنے نکلتا ہے اون ثقبون سے کہ درمیان فقرون کے واقع ہین لیکن زوج گیارہوان اور بارہوان نکلتے ہین
اون ثقبون سے کہ بیچ فقرہ گیارہوین اور فقری بارہوین کے واقع ہین فائدہ ان اعصاب فقار صدری سے
جو اعصاب کہ سینے کے فقرون سے بہے ہین دو وجہ سے باہر نہین ہین یا یہہ کہ شعبی اونکی کتف مین آئے ہین
یا عضلی پٹھیہ مین اور اون عضلون مین کہ درمیان اضلاع خلف کے واقع ہین اور اوپر خارج سینے کے موضوع ہین
آئی ہین اور جو اعصاب کہ فقرون اضلاع زور سے بہے ہین پہونچتی ہین درمیان اضلاع کے اور عضلی بطن کے
اور ہمراہ شعبی ان اعصاب کی جاری ہوتے ہین اور وہ اور شرائین اور انکے مخارج مین اکثر نخاع کو پہونچتے ہین
شعبہ تیسرا ہیچ اون اعصاب نخاعی کے کہ فقرون قطن سے مخصوص ہین اور یہ پانچ زوج ہین اور ازواج
مذکورہ آپسمین مشترک ہین اس امر مین کہ ہر ایک اپنے نکلا ہے ثقبہ مخصوصہ اپنی سے پس ایک جزو اوس سے
ساتھہ عضلی پٹھیہ کے اور ایک جزو ساتھہ عضلی بطن کے اور ساتھہ عضلی مستنبطہ پٹھیہ کے پہونچتا ہے لیکن تین زوج
اوپر کے ملے ہین ساتھہ اوس عصب کے کہ نازل ہوا ہے دماغ سے اور دو زوج اسفل بڑی بڑی شعبی ہوکر
شعبی اسکی طرف ناحیہ ساقون کی آئی ہین اور ساتھہ ان شعبون کے ایک شعبہ زوج تیسری سے اور ایک شعبہ
پہلے اعصاب عجزی سے ملا ہے لیکن یہ دونون شعبی کہ اوسمین ملی ہین مفصل ورک سے تجاوز نہین کیا ہے بلکہ بیچ عضلی ورک کے
متفرق ہوکر رہگئی ہین اور شعبی دو زوج مذکور کے وہان سے تجاوز کرکے ساقون تک منحدر ہوئی ہین فائدہ جو عصب

کی طرف پانون کے آیا ہے بعضی اوس سے ظاہر اور نمایان اور بعض نیچے عضلی کے مخالف اور مستتر ہے اور اس سبب سے کہ واسطے اوس عضلی کے کہ ناحیہ عانہ سے جمتا ہے کوئی راہ طرف پانون کے نہ تھی نہ پیچھے سے اور نہ باطن فخذ سے ایک فرد اوس عصب سے کہ ساتھ عضلون پانون کے خاص ہے جاری ہو کر طرف جوف کے نافذ ہوا اور بیچ اوس مجرے کے کہ طرف خصیون کے ہین عضلی عانہ تک پہونچا پس منحدر ہوا طرف عضلہ رکبہ کے شعبہ چوتھا بیچ اون اعصاب نخاعی کے کہ فقرون عجز اور عصعص مین تقسیم ہوئے ہین یہہ جیسے زوج ہین اور ایک فرد لیکن پہلا زوج ان سی ساتھہ عصب قطنی کے ملا ہے اوپر قول بعض لوگون کے اور از دواج باقی اور فرد کہ سبھون مین اخیر ہے اور اخیر فقرون عصعص سے جما ہے متفرق ہوئے ہین بیچ عضلی مقعد کے اور بیچ قضیب کے اور بیچ مثانہ اور رحم اور غشای بطن کے اور بیچ اجزاے السنے داخلی ہڈی عانہ کے اور بیچ اوس عضلی کے کہ منشعب ہوا ہے ہڈی عجز سے یہہ تھی تشریح اعصاب نخاعی کی **فائدہ** درمیان دو فقرون کے دو سوراخ واقع ہین کہ اعصاب اوس سے نکلتے ہین بخلاف چار فقرون کے کہ سوراخ خود اونہیں فقرون مین تنہا واقع ہے اور مخرج اونکی عصب کا ہوا ہے ایک اون فقرات سے پہلا فقرہ گردن کا ہے اور دو فقرے فقرات صدر سے کہ گیارہوان اور بارہوان ہین اور ایک فقرہ اخیر کہ عصعص مین ہے اور عصب مفرد اوس سے نکلا ہے جیسا کہ کہا گیا و بہا یکون حس الاعضاء التی دون الرقبۃ وحرکاتہا اور بسبب اعصاب نخاعی کے حاصل ہوتی ہے حس اور حرکت اون اعضا کو کہ نیچے گردن کے ہین یعنی اکثر اعضا سوای گردن کے افادہ حس اور حرکت کا انہین اعصاب سے کرتے ہین ورنہ اوپر بیان کر چکے ہین کہ بیچ بعضے حجابون کے فقرے اعصاب دماغی کا ہے نہ تصرف اعصاب نخاعی کا اور اسیطرح بعضی اعصاب نخاعی بیچ گردن اور سر کی بھی پہونچے ہین اور افادہ حس اور حرکت کا کرتے ہین **انتباہ** اگر کہین کہ ثابت ہوا ہے کہ حس اور حرکت اکثر اعضای تنورہ بدن کی اعصاب نخاعی سے ہین نہ اعصاب دماغی سے پس اوس صورت مین کہ فساد دماغ مین پڑے جو دماغ منبت اعصاب دماغی کا ہے چاہیے کہ ضرر اوسکا اون اعضا مین کہ تصرف اعصاب نخاعی کا اون مین ہے ظاہر ہو لیکن حال یہ ہے کہ بیچ سکتہ اور صرع کے ہم دیکھتے ہین کہ بیچ حس اور حرکت سب اعضا کے فتور ہوتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ بیچ اعضای تنورہ بدن کے افادہ حس اور حرکت کا اعصاب نخاعی سے ہے لیکن اعصاب مذکورہ واسطے سے زیادہ نہین ہین اور مبدء حقیقی انکا کہ نخاع ہے وہ بھی مبدء اور منشاء قوای حساسہ اور محرکہ کا نہین ہے فیضان روح نفسانی کا طرف نخاع کے کہ خلیفہ دماغ کا ہے اور وہان سی سب اعضا کو بواسطہ اعصاب کی نہین ہوتا ہے مگر دماغ سے کہ محل روح اور قوت نفسانی کا ہے کہ حس اور حرکت اوس روح اور قوت سے ہے

تعلق رکھتی ہے اور ظاہر ہے کہ جسوقت سدہ اور اصل کے سدہ ہوا ہو روح مذکور طرف مخارج کے نافذ نہین ہوتی ہے

کما ینبغی یا بالکل باعتبار رفع ہونے سدی کے اور بالضرور بیچ حس اور حرکت سب اعضا کے فتور ہوگا اما الاوتار فہی

تشریح الاوتار

اجسام تنبت من اطراف العضل اوتار جمع وتر کی ہے اور وہ جسم ہین کہ جمتے ہین سر عضلون سے اور تالیف اوتار کی

عصب اور رباط سے ہے اور اکثر اوس عصب اور رباط سے کہ عضلی سے نکلتے ہین مولف ہوے ہین جیسا کہ

بیچ تشریح عضلہ کے کہا جاویگا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ہوسکتا ہے کہ غیر عصب اور رباط سے مخلوق ہون

اور اس امر مین علما کے بہت قول ہین مگر جو قول کہ اقرب بصواب ہے کہا گیا اور گمان نہو کہ ہر عضلی سے

وتر نکلا ہے اسواسطے کہ بعضے عضلی وتر نہین رکہتے ہین جیسے عضلہ پیشانی کا کہ وتر نہین رکہتا ہی اور وجہ شمار

کرنے اوتار کی بیچ اعضای مفرد کے ساتھ اس امر کے کہ وہ عصب اور رباط سے مرکب ہین بیچ بیان

اعضای مفرد اور مرکب کے گذر چکی ہین شبیہۃ بالعصب مشابہ ہین عصب سے بیچ رنگ اور طبع کے اور بیچ قبول

کرنے حرکات مختلف کے اور اوتار متوسط ہین بیچ نرمی عصب کے اور سختی رباط کے اور یہی صاحب

حس ہین اور یہی صاحب حرکت تتصل اطرافہا بالاعضاء مثلا فی الاعضاء المتحرکۃ لیس ملاقی اور متصل ہوتی ہیز

اوتار اعضای متحرکہ کو یعنی طرف اخیر وتر کا کہ مقابل اوسکے بنت کی ہے اعضای محرکہ کو پہونچا ہے فتارۃ

تجذبہا بانجذابہا پس کبہی جذب کرتے ہین اور کہینچتے ہین اعضا کو بسبب کہینچنے اپنے کے وتارۃ ترخیہا

باسترخائہا اور کبہی سست کرتی ہین او منبسط کرتے ہین اعضا کو بسبب استرخای اپنی کے جانا چاہیے

کہ مبدء ظہور حرکت اعضا کی عضلات ہین جسوقت عضلہ متشنج اور مجتمع ہوتا ہے اور اپنے مبدء کی طرف

رجوع کرتا ہے وتر بہی بہ تبعیت اوسکی کہنچ جاتا ہے اور اعضا کو کہینچتا ہے اور جسوقت عضلہ منبسط ہوتا ہی

اور طرف خلاف مبدء کے رجوع کرتا ہے وتر بہی سست ہوتا ہے اور بالضرور استرخا یعنی انبساط

بیچ اعضا کے ظاہر ہوتا ہے والقابض والباسط ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو واما الرباطات فہی اجسام

تشریح الرباط

شبیہۃ بالعصب لیکن رباط ہا پس وہ اجسام ہین کہ عصب کے مشابہ ہین رنگ اور قوام مین لیکن سفیدی

اور سختی اونکی زیادہ ہے سفیدی اور سختی اعصاب سے اسواسطے کہ رباط ہڈی سے جمتا ہی اور عصب

دماغ اور نخاع سے اور مراد شدت صلابت سے یہان عسر الانعطاف ہے نہ عدم الانعطاف کما لا یخفی

تاتی من العظم الی اللحم رباط آتا ہے ہڈی سے طرف گوشت کے وتوصل بین طرفی عظم المفاصل وبین

اعضا ماخری اور ملا دیتا ہے رباط درمیان دو طرف ہڈی منفصل کے یا درمیان اعضای اور کے یعنی بعضے رباط

طرف گوشت کے آتی اور بعضے واسطے ارتباط ہڈی مفصل کے ساتھہ آپس کے یا ارتباط اور عضو کے بیچ
آپس کے پس جملہ منفعت رباط کی معلوم ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ رباط اور عصب متشظی اور شاخ
شاخ ہوکر آپس میں تنسیج ہووین اور درمیان اونکا گوشت سے پر ہووے اور عضلہ پیدا ہووے پس
شاخین رباط کی اور شاخین عصب کی عضلہ کی عضلی سے سر نکالتی ہین اور وتر اونسے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ کہا گیا اور
بعضی غشائین بھی رباط سے پیدا ہوتی ہین جان تو کہ جو رباط عضلی مین آیا اوسکا نام مطلق رباط چاہیے
یعنی سوای رباط کے اور نام اوسکا نہین ہے بخلاف اوس رباط کے کہ جو واسطے اتصال عظام متصل کی یا واسطے
اتصال اور اعضا کو مخصوص ہے اور ایک عضو کو ساتھہ دوسرے کے باندھتا ہے کہ اوسکو عقب بھی کہتے ہین واسطے
مشابہت کے ساتھہ عقب قوس کی اور عقب قوس اوس چیز کو کہتے ہین کہ اوپر کمان کے پیٹتے ہین واسطے مضبوطی
کے اور فارسی مین اوسکو بند کمان کہتے ہین اور رباط مذکور بھی جو واسطے استحکام کے مقرر ہے اوسکو اس نام سے پکارتے ہین
اور رباط حس نہین رکھتا ہے اور نفع بیحس ہونا رباط کا یہ ہے کہ تو کثرت حرکت عضلات سے اور وقوع ہونے رگڑ کے
اوسمین تکلیف اور اذیت اوسکو ہو واما العضلات فہی اجسام لحمی الجسد لیکن عضلی پس وہ اجسام ہین کہ گوشت
اونمین زائد ہے لہذا لحمی الجسد کہتے ہین ورنہ وہ مرکب ہے جیسا کہ ماتن کہتا ہے وترکیبہا من اللحم المحض
ومن العصب والاوتار والرباطات اور ترکیب عضلی کی گوشت خالص سے ہے اور عصب اوتار اور رباطات
سے جیسا کہ کہا گیا کہ شاخین رباط اور عصب کی کہ اسمین بن جاتی ہین اور خلل اور کاواکی اونکی گوشت سے بھری
جاتی ہے اور عضلہ بھی ہے اور بعد خلقت عضلہ کی شاخین کہ اوس سے نکلتی ہین وتر پیدا ہوتا ہے پوشیدہ نہ ہے کہ بیچ وسط
عضلی کے لنبائی مین ایک جسم عصبی مانند محور کے ہے کہ اوسکو محور عضلہ کہتے ہین اور محور مذکور حقیقت مین بیچ
ہر عضلہ کے ہوتا ہے لیکن بڑی عضلون مین نمایان ہے اور چھوٹے عضلون مین مانند عضلی پلک کی کم نمایان ہے اور
وتر اگرچہ بیچ ترکیب عضلہ کے دخل نہین رکھتا ہے کما لا یخفی لیکن اس سبب سے کہ سر عضلی کا نسبت وتر کے ہے
گویا عضلہ بھی اوس سے مرکب ہے اور ماتن نے جو غشا کو بیچ ترکیب عضلی کے ذکر نہ کیا اسکی وجہ ثابت ہے
کہ یہ بات ظاہر تھی بیان کرنا اسکا ضرور نہین ہے یا یہ زعم کیا کہ جو غشا اوسکا اوپر محل ہے اور مداخل نہین ہے اوسکے
قوام مین پس اوسکو بیچ ترکیب کے دخل نہین ہے اور ساتھہ اسکے اگر بجای اوتار کے غشا کہنا خوب تھا ومنفعتہما ان
تحرک الاعضاء بمواسطۃ الاوتار لہا اور نفع عضلون کا یہ ہے کہ حرکت دیوین اعضا کو نزدیک ارادہ طبیعت کی بواسطے
مدد وتر اوتار کے اونکو وان تکسو العظام اور نفع دوسرا عضلونکا یہ ہے کہ ہڈیون کی پوشش ہون جو عضلی اوپر سر

ہڈیون کے موضوع ہین موجب عدم تضرر ہڈیون کے اور اعضا کے ہوتی ہین بسبب پہونچنے سردی اور گرمی کی
اسواسطے کہ عضلہ مرکب ہے اعضای بارد و حار سے بسبب اعتدال اپنے مزاج کے پناہ اعضای تحت
اپنے کا ہوتا ہے سردی اور گرمی سے وتحقن الحرارة الغریزیة فی الجسد لئلا تتحلل اور نگاہ رکھتا ہے حرارت غریزی کو
بیچ بدن کے اور اوسکو منع کرتا ہے تحلیل سے براہ مسام کے بسبب کثیف ہونے جرم کے فائدہ عضلہ نزدیک
شیخ کے اعضای مرکبہ سے ہے لیکن مولف اس امر مین تابع قول جالینوس کی ہو کر اوسکو اعضای مفردہ سے
شمار کرتا ہے اور وجہ اوسکے شمار کرنے کی اعضای مفردہ سے بیچ شروع بحث مفرد اور مرکب کے بیان کی گئی ہے
اور سب عضلے بدن کے پانچ سو انتیس ۵۲۹ ہین اور جو تفصیل انکی اسقدر ضروری نہ تھی مجملاً کفایت کیا گیا واما العروق
الضوارب التی تسمی الشرائین لیکن وہ رگین کہ اوچھلنے والی ہین اونکا شرائین نام ہے فہی اجسام عصبیة
پس وہ اجسام عصبی مضاعف ہین یعنی دو تہ کی ہین تاتی من القلب آتی ہین یعنی نکلتی ہین دل سے مجوفة
درمیان مین کاواک ہین یعنی خالی جیسا کہ رگونکو لازم ہے لیس لہا حس وحرکة فی انفسہا نہین ہے شرائین کو
حس اور حرکت بذاتہ وفی تجویفہا روح کثیر ودم قلیل اور بیچ جوف شرائین کے روح بہت ہے اور خون تھوڑا
ومنفعتہا ان تفید الاعضاء قوة الحیوة التی تحملہا من القلب اور فائدہ شرائین کا یہ ہے کہ پہونچاوین وہ اعضا کو
قوت زندگانی کی کہ اوٹھا لاتے ہین دل سے یعنی قوت حیوانی کہ دل مین ہے راہ اوسکی نفوذ کرنے کی
یہی شرائین ہین بواسطے شرائین کے سب جگہ پہونچتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ دل اور روح کو ترویح
کرتی ہین بسبب انبساط اور انقباض کی اور بسبب نکالنے بخار دخانی کے جذب نسیم سے اسواسطے کہ ہمیشہ
جذب نسیم کا ریہ کی راہ سے ہوتا ہے بواسطہ شریان وریدی کی اسیطرح ہر شریان مسام جلد بدن سے
ہے جذب ہوا کرتی ہے اور بخار دخانی کو دفع کرتی ہے کہ اوس مین ہے اسی سبب سے کھلا رکھنا بدن کا
بیچ ہوائے معتدل کی سبب ترویح اور تفریح تمام کا ہوتا ہے لیکن جو نزدیک ترین راہین پہونچنے
ہوا کی طرف دل کے ریہ ہے فائدہ استنشاق ہوا کا نتھنون اور مونھہ سے خوب ظاہر ہی اور منع کرنا
نسیم کا اس راہ سے باعث ہلاکت ہوتا ہے اور اسی سبب سے کہ حیوان کو طرف پہونچنے نسیم کے
دلمین حاجت شدید ہے حکیم مطلق نے شریان کو کہ بیچ ریہ کی آئی ہے ایک تہ کی مخلوق کیا تو ہوا جلد
اوسمین نفوذ کرے اور حکمت بیچ حائل ہونے شریان کی یہ ہے کہ تو ہوا صاف ہوکر دلکو پہونچے اسواسطے کہ اگر درمیان
ریہ اور دل کے منفذ ہوتا اور واقع ہوتا شرائین کا درمیان ان دونون کی بطور راہ کے ہوتا جیسا کہ بیچ معدے اور جگر کے

شرائین

بواسطہ ماساریقا کی حاصل ہے اور بیچ جگر اور دل کے بواسطہ اور دہ کے ہوای خارجی یکدفعہ بدون توقف
اور اصلاح کے نفوذ کرتی اور دلکو ایذا اور تکلیف پہونچاتی بنا بر علی ہذا بیچ جرم ریہ کے شریان وریدی منتشر
ہوئی ہے تو وہ ہوا کہ ریہ مین آتی ہے مزاج ریہ سے اصلاح پاکر بتدریج بیچ مسام شریان کے
آوے اور دل کو پہونچے فسبحان اللہ العزیز الحکیم اور اس شریان کو شریان وریدی اس سبب سے کہتے ہین
کہ وہ بھی مانند اورید کے ایک طبقہ کی ہے اور فائدہ اوسکا بیچ تشریح ریہ کے آویگا فائدہ شرائین بائین
تجویف دل سے جمع ہین اسواسطے کہ داہنی تجویف اوسکی کہ نزدیک زیادہ کبد سے ہے واسطے جذب
غذا کے مشغول ہے اور نفع مجوف ہونیکا یہ ہے تو روح اوسمین بہت سماوی اور سب اعضا کو پہونچے
اور بھی خون اوسقدر کہ مدد دے روح کو اوسمین ٹھہرے اور نفع طبقیدار ہونے شرائین کا یہ ہے کہ تو روح
حیوانی کہ اصل اور مادہ زندگانی کا ہے محفوظ زیادہ رہے بواسطہ مستقیم ہونے وعا کی اور ظاہر ہے کہ جو چیز
دو طبقے رکھتی ہے اگر اوسکی ایک طبقے مین آفت پہونچے دوسرا طبقہ بیچ حفاظت اوس چیز کے کہ اسکی خوف مین
کفایت کرتی ہے اور نفع مجس ہونے شرائین کا یہ ہے کہ تو حرارت روح اور خون اور حرکت اخلاط سے
متاذی نہو اسواسطے کہ اگر صاحب حس ہوتی تکلیف دائمی حاصل رہتی اور اگرچہ حرکت شرائین کی یہی ہے
لیکن اطبا کو اختلاف ہے کہ حرکت اونکی بالذات ہے یا بالقسر یا بہ تبعیت دل کے جیسا کہ بحث نبض مین
کہا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور مذہب مولف کا یہ ہے کہ وہ بالذات حرکت نہین رکھتی ہین لہذا کہا ہے کہ لیس بہا
حرکۃ فی نفسہا ورنہ حرکت اوسکی ظاہر ہے واما العروق الغیر الضوارب التی تسمی الاوردۃ لیکن وہ رگین
کہ نہین ہیں اچھلتی اور نام اونکا اوردہ ہے فہی اجسام عصبانیۃ غیر مضاعفۃ پس وہ اجسام عصبی ہین کہ ایک
طبقہ رکھتی ہین نامیۃ من الکبد مجوفۃ جمتی ہین جگر سے کاواک یعنی خالی اور لفظ مجوفہ کی بیچ بحث شرائین کے
اور یہان بھی احتمال رکھتی ہے کہ خبر ہو یا حال پس اوسکے آخر مین رفع اور نصب دونون جائز ہے
لیس لہا حرکۃ ولا حس نہین ہے اوسکو حس اور حرکت ہرگز وفیہا دم کثیر وروح قلیل اور انمین خون
بہت اور روح تہوڑی ہے اور گمان نہو کہ بالکل اوردہ دعای خون کے ہین اسواسطے کہ بعضے
اوردہ واسطے جذب غذا کے مخصوص ہین خون نہین تا جیسے ماساریقا اور بعضے واسطے رفع
مائیت کے جیسے وہ رگ کہ درمیان جگر اور گردہ اور مثانہ کے واقع ہے واسطے نفوذ مائیت کے
ومنفعتہا ان تسقی الاعضاء الدم الذی تجذبہ من الکبد اور منفعت اوردہ کی یہ ہے کہ پلاوین اعضا کو

وہ خون کہ اوٹھا لاتی ہین جگر سے یعنی خون کہ بیچ جگر کے پیدا ہوتا ہے بوساطت اوردہ کی تمام اعضا مین پہونچاتی ہے
فائدہ اوردہ جمع ورید کی ہے اور اونکو عروق رسواکن بھی کہتے ہین اور شراءین اور اوردہ کو کہ عصبانی کہتے ہین
یہ مراد ہے کہ مانند عصب کے بیچ لمس کے نرم اور بیچ توڑنے کے سخت ہین نہ یہ کہ کوئی شعبہ عصب کا
انمین ملا ہے اسواسطے کہ شراءین اور اوردہ مفرد ہین حقیقت مین اور یہ مذہب اصح کے اور قید علی الاصح کی
اسواسطے کہی گئی کہ بعض لوگ طرف اس امر کے گئے ہین کہ بیچ سطح داخلی شراءین کی طبقہ داخلی انکا غشا
رقیق مانند جالے مکڑی کے موضوع ہے اور بعض لوگ اوپر سطح خارجی شراءین کے طبقہ خارجیہ انکا بھی کہ منتسج ہین
کہ غشا ہے اور جاننا چاہیے کہ حجم ورید کا بہ نسبت حجم شریان کے بہت ہلکا واقع ہے جیسا کہ لوگون نے کہا ہے
کہ موٹائی جرم شریان کی بہ نسبت جرم ورید کی گیارہ گونہ ہے طبقہ خارجی اوسکا چھ گونہ اور طبقہ داخلی پانچ گونہ اور سب اوردہ ایک طبقہ رکھتی ہین
مگر ورید شریانی کہ جگر سے دلکو آتی ہے اور دل اور ریہ کو غذا دیتی ہے اور وہ دو طبقہ رکھتی ہے اور نفع طبقہ دار
ہونے کا اس ورید شریانی کی یہ ہے کہ تو دلکو غذا خوب صاف ہو کر پہونچے اسواسطے کہ ورید مذکور دل مین
پھیلی ہے اور غذا اوس سے دلکو پہونچتی ہے ترشح کرکے اور اسیطرح ریہ کو اور پوشیدہ نہ ہے کہ جگر کی
سے پہلے دو رگین نکلی ہین کہ وہ جڑ سب اوردہ کی ہین ایک جانب مقعر جگر سے اور دوسری طرف حدبہ سے جو
مقعر سے نکلی ہے اوسکو باب الکبد کہتے ہین اور اوسکی شعبون کو کہ معدی اور امعا کو پہونچے ہین ماساریقا
کہتے ہین کہ واسطے جذب غذا کے خاص ہین جگر کیلوس کو اسی راہ سے جذب کرتا ہے اور جیسا کہ شروع
ہضم معدی کا وقت چبانے سے ہے شروع ہضم کبدی کا وقت وارد ہونے غذا کے ہے بیچ ماساریقا
کے یعنی ماساریقا مین بھی قوت ہضم کی ہے اوپر مذہب اصح کی اور یہ رگین نہایت باریک ہین مانند بال کے
تو غذا صاف اور لطیف جگر مین جاوے اور اگر ایسی نہوتین سدہ بیچ کبد کے لازم رہتا اور آفات قوی
واقع ہوتین اور جیسا کہ کیلوس معدی سے اور غذای لطیف امعا سے انہین رگون مین ہو کر جگر مین منجذب
ہوتا ہے مادہ جگر کا بھی انہین سے بتدریج مندفع ہوتا ہے اور اکثر ورود اوسکی فضلی کا اوپر امعا کی ہے
اور شاید کہ جگر سے معدہ مین اگر بعدی سے امعا مین آتا ہو بالجملہ درمیان معدی اور جگر اور امعا کی سوا
ماساریقا کی اور کوئی راہ نہین ہے اور شعب باریک باب الکبد کی بیچ جرم جگر کے سمت مقعر مین متفرق ہین اونکو عدد اول
ماساریقا کہتے ہین فائدہ کبھی ہوتا ہے کہ ایک شاخ ان ماساریقا سی خصوصا جو ماساریقا کہ امعا سی ملی ہین وسیع اور کشادہ ہو
یہانتک کہ ٹکڑا بڑا مقدار بیضہ کی جگر سی اوسمین گنجایش کر سکتا ہی جیسا کہ بیچ اسہال کبدی کی اہل تجربہ نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک ٹکڑا لحمی

نکلا ہے بعد اوسکے ہلاک ہوا اور ٹکڑے چھوٹی چھوٹی اکثر نکلتے ہین اور ثابت ہوا کہ ٹکڑا مذکور خون بستہ نہین ہے اور جرم امعا سی بھی نہین پس لابدی کہ جگر سے ہوا اور حال یہ کہ آفت بیچ جگر اور ہلاک ہونا بعد اوسکے نکلنے کے تائید کرنیوالا ہے اوپر ہونے اوس ٹکڑے کے جگر سے اور جو سواے ناسازی بقا کی کوئی اور راہ درمیان جگر اور امعا کے نہین ہے بالضرور اعتراف کرنا چاہیے کہ مجری یعنی ناساریقا وسیع ہو گیا اور اس سبب سے کہ حدوث مجرای غریب کا بیچ بدن کے ممکن ہی جیسا کہ بعضون نے اسکو تصریح سے کہا ہے کثرت وسعت مجری کی بعید نہین ہے ساتھ اس امر کے کہ جرم رگ کا قابل تمدید اور وسعت کے ہے اور جو کچھ بعض علما نے بیچ نکلنے ٹکڑے مذکورہ کی لکھا ہی کہ ٹکڑا جگر کا جدا ہو کر بیچ جوف کے گر کر امعا سی ملاقی ہوتا ہے پس طبیعت مدبرہ بباعث امعا کو متہلہل یعنی ڈھیلی کر کی سوراخ پیدا کرتی ہے اسطور پر کہ وہ ٹکڑا اوس مین آتا ہے نہایت بعید معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور جو رگین کہ حدبہ جگر سے نکلی اوسکو جوف کہتے ہین اور بعضی شعبے اوس سی خود جگر ہین متفرق ہین اور باقی نکلکر دو شاخ ہوی ایک صاعد ہو کر اعلا بدن مین منشعب ہوئی اور دوسرے ہابط ہو کر اسفل بدن مین متفرق ہوئی واسطے پہونچانے غذا کے اعضاے اعلی اور اسفل کو اور یہ شعبی قبل پہونچنی کی نہایت کو چار نام سے کہتے ہین جو قریب مبدء کی ہین اونکو جداول اوردہ اور بعد اوسکے سواقی جداول اور بعد اونکی رواضع السواقی اور بعد اونکے عروق الشعری کہتے ہین اور جو انہین سے پیچھے ہین نسبت مقدم کی وہ باریک زیادہ ہین بمنزلہ شاخون کی آدمی اول اجوف سے دو شاخ نکلی اور بیچ گردے اور مثانی کی آئی ہین واسطے دفع مائیت کی اور پہونچانے غذا کے اوران دونو شاخ کو طالعین کہتے ہین اسواسطے کہ مرطالع ہوی ہین جیسا کہ بیچ تشریح گردی کی بیان ہوگا اور مختصر ہین بیچ تشریح شرائین اور اوردہ کی اسی مقدار پر اختصار کیا گیا اور جو ان مین سی قصد کی جاتی ہین بیچ باب استفراغ بالقصد کی مشروحا کہین گے بمدد خدا تعالی والثالث اللحم فیتولد من متین الدم لیکن گوشت پیدا ہوتا ہے متانت خون سی اور اسی واسطی جو گوشت کم ہو جاتا ہی عود کرتا ہی سب سنون مین اصلی کیا دہ اسکا کہ خون ہی وہ ہمیشہ بیچ بدن کی موجود ہی اور اسیطرح فاعل اوسکا موجود ہے یعنی حرارت بخلاف اعضاے منویہ کی کہ عود اونکا بعد نقصان کی دشوار ہی بلکہ متعذر جیسا کہ بیچ عضو کی کہا گیا ویعقدہ الحر والیبس اور عقد کرتی ہی یعنی بستہ کرتی ہی گوشت کو گرمی اور خشکی لیکن گرمی تحلیل کرتی ہی رطوبات مائی کو رقاوت اور ترہل کو پیدا کرتی ہے اور خشکی اوس مائیت کو استمساک کرتی ہی یعنی روکتی ہی اور بیچ عقد کی مدد دیتی ہی ومنفعتہ ان یسحن الاعضا

وید فع آرالمعات عنہا اور نفع گوشت کا وہ ہے کہ گرم کرتا ہے اعضا کو اور دفع کرتا ہے اون سے آفتون کو اور ظاہر ہے
کہ اگر گوشت نہو اعصاب اور عضلات نزدیک صدمون کے متاذی ہون اور بہی سردی تکلیف پہونچاوے
اوپر بیچ قوتون کے ضعف پڑے اور شکل بُری معلوم ہو جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور پوشیدہ نرہے کہ گوشت
اوس طرف سے کہ ساتہہ جلد کی اتصال رکہتا ہے صاحب حس ہے مانند جلد کی اور باقی بیحس ہی اور جو حجم
گوشت کو تین حصہ فرض کرین دو حصہ اوپر کے حس وار ہونگے حاصل یہ ہی کہ اکثر اجزا اوسکے صاحب حس
ہین اور بیحس کمتر ہے اور نفع اوسکی حس مین یہ ہے کہ تو خلیفہ جلد کا ہو بیچ احساس کی وقت واقع ہونی آفت کی
جلد مین اور سبب حس وار ہونے گوشت کا یہ ہی کہ گوشت مین لیف عصبی شامل ہے واما الشحم فیتو لد
من مائیة الدم و دسومتہ لیکن پیہ یعنی چربی پیدا ہوتی ہی اجزای رقیق چرب سے کہ بیچ خون کے ہین اسی سبب سے
شحم سفید اور نرم ہوتی ہی ویعقدہ البرد اور عقد کرتی ہی اوسکو سردی سبب جمود اور رقیق کی لہذا اگر پیدا ہو
اوسکی اوپر غشاؤن کے اور اعضاے عصبانی کی ہے و حرارت اوسکو پگہلاتی ہی ومنفعتہ ان یندی العضو الذی
یجاورہ ویحفظہ اور نفع چربی کا یہ ہے کہ تر رکہی عضو کو کہ ہمسایہ اوسکے ہی اور محفوظ رکہی اوسکو واما الغشاء فانہ
جسم عصبانی رقیق عدیم الحرکۃ لیکن غشا یعنی جہلی جسم ہے عصبی ہلکا بیحرکت اور مراد عصبی سے یہ ہی کہ غشا مانند
عصب کی ہے بیچ رنگ کے اور جاننا چاہیے کہ غشا تین قسم ہی ایک وہ کہ تشنج ہی بسبب عصب سے فقط
مانند اوس غشا کی کہ مجلل نخاع کو ہی دوسرے وہ کہ منتسج ہی لیف رباط سی فقط مانند اوس غشا کی کہ مجلل
دماغ کی ہے اسواسطے کہ غشاے مذکور اوس رباط سی کہ اطراف ہڈی قحف سے جمی ہی حاصل ہوتی ہی تیسرے
وہ کہ منتسج ہی لیف عصب اور رباط سے مثل غشائین تمام بدن کی وله حس قلیل اور غشا کو حس تہوڑی ہے
باعتبار اکثر غشاؤن کی کہ بیچ تمام بدن کے ہین ورنہ وہ غشا کہ دماغ کو مجلل ہے ہرگز حس نہین رکہتی اسواسطے
کہ لیف رباط سے فقط پیدا ہوتی ہی اور رباط کو حس نہین ہی اور غشا کہ مجلل نخاع کو ہی بہت حس رکہتی ہی اسواسطے
کہ لیف عصب فقط سی پیدا ہوتی ہی کہ واسطے پیدایش اوسکے کی عضو صاحب حس اور عضو غیر صاحب حس ہے
لہذا حس قلیل رکہتی ہین اور فائدہ صاحب حس ہونی ان اغشیہ کا یہ ہے کہ اعضاے عدیم الحس کو مانند ریہ اور
طحال اور کبد کو بواسطے اشتمال غشا کی اوپر ان اعضا کی حصہ حس سی ہووے ومنفعتہ ان یغشی الاعضاء ویقیہا
اور نفع غشا کا وہ ہی کہ چہپا لیوے اعضا کو اور پناہ مین رکہے اونکو اور اجل فائدہ غشا کا یہی ہی کہ مولف نے کہا
ورنہ فائدے اور بہی ہین کما لا یخفی اور پوشیدہ نرہے کہ غشا بیچ بدن کی تو فائدی سی خالی نہین ہی ایک وہ کہ اجزای

اوس عضو کی کہ آپ اوسکو پوشیدہ کیا ہے محفوظ اور مجتمع رکہی اوسکی شکل پر جیسا کہ بیچ دماغ کی مشہور ہی کہ اگر غشا
اوسپر مجلل نہو شکل دماغ کی قائم نہ رہی دوسرا فائدہ یہ کہ ایک عضو کو ساتہہ دوسری عضو کی مرتبط کری جیسے
گردی کو ساتہہ پشت کے مرتبط کیا ہے اور ہرچند تعلق گردی کا ساتہہ پشت کے بسبب عصب اور رباط کی ہی
لیکن تمامی تعلق غشا سے ہی تیسرا وہ کہ غشا واسطہ ہو درمیان عضو سخت اور نرم کی تو نرم سخت سی ضرر نہ پاوے
جیسا بیچ اغشیہ ام الدماغ کی ظاہر ہے چوتہا وہ کہ غشا مانع تفرق ہر عضو کا ہو جیسا کہ بیچ مری اور معدہ اور امعاکی
ظاہر ہے پانچویں وہ کہ رگین اوس مین منتسج ہون اور واسطے غذا دینی کی مہیا ہو جیسا کہ بیچ غشاے مشیمی کی
ظاہر ہے چھٹا وہ کہ غشا بسبب حائل ہونے کے انجرہ کدرہ کو بعض اعضاے شریفہ سے منع کرے
جیسا کہ بیچ حجاب حاجز کی ظاہر ہے اسواسطے کہ اگر درمیان اعضاے تنفس کی کہ ریہ اور دل ہین اور درمیان
اعضاے غذا کی کہ معدہ اور مری اور جگر ہین حجاب حاجز کہ بعضی اوسکو دیافرغما کہتے ہین حائل
اور حاجز نہو انجری اعضاے غذا کے تکلیف بہت دل اور ریہ کو پہونچتی اور ہمیشہ آفت عظیم موجود رہتی
ساتوان وہ کہ غشا حفظ حرارت کی کرے اور تحلیل نہونی دی جیسا کہ بیچ اوس غشا کے کہ اوپر جوف کی
ممتد ہے اور اوسکو صفاق کہتے ہین محسوس ہی آٹھوان وہ کہ غشا عضو کو دو حصہ کرے بسبب حائل
ہونے کے اوس عضو مین تو اگر کوئی آفت اوس عضو کو پہونچے تمام نہو یعنی سب عضو کو نہ پہونچے بلکہ جہان تک
ممکن ہو ایک جانب مین رہے جیسا کہ بیچ اوس غشا کی کہ منصف دماغ ہی یعنی دماغ کو لنبائی مین دو حصہ
کیا ہے معلوم ہی لہذا جبتک کہ مادہ خوب قوی نہین ہوتا سکتہ اور لقوہ مرکب اور فالج مرکب نہین ہوتا ہے
اسواسطے کہ اگر مادہ تہوڑا ہے اور دفع اوسکا طرف خارج کی ممکن نہین ہی طبیعت مادہ کو ایکطرف مین
دفع کرتی ہے تو آفت عام نہو نوان وہ کہ غشا بیچ اعضاے عدیم الحس کے افاضہ حس کا کرے جیسا کہ
بیچ جگر اور شش اور طحال کی ظاہر ہے واما الجلد فانہ جسم عصبانی لیکن جلد یعنی پوست جسم عصبی ہے
کہ بنایا گیا ہے شظایاے اطراف عصب سی اور عروق سے اور بافت اسکی نسبت اغشیہ اور صفاق کی
غلیظ زیادہ ہی اور جلد آدمی کی بقیاس حیوانات کے رقیق زیادہ ہے اور کم ہوئی اور ضعیف القوت
ولہ حس کثیر اور جلد کو حس بہت ہے واسطے حاصل کرنیکے عصب سے اور کثرت حس کی اسلیے ہے
کہ منافی کو جلد ادراک کرے اور اس سبب سے حیوان اپنی تئین آفت سے بچاوے اور ہلاک نہو اور پوشیدہ
نہین ہے کہ معتدل ترسب اعضا مین جلد ہے اسواسطے کہ کیفیات اربعہ اس مین برابر ہین اسطور سے

کہ اگر جلد کہ ساتھہ اعضاے گرم کے قیاس کرین سرد ہے اور جو ساتھہ اعضاے سرد کی قیاس کرین گرم ہے اور جو ساتھہ
اعضاے رطب کی قیاس کرین خشک ہے اور جو ساتھہ اعضاے خشک کی قیاس کرین تر ہی پس وہ معتدل ہے
اور جان تو کہ گرم ترین اعضا مین دل ہے اور سرد ترین اعضا مین عصب اور تر زیادہ اعضا مین دماغ ہی اور خشک
زیادہ اعضا مین ہڈی ہے و منفعتہ ستر الاعضاء اور فائدہ جلد کا ستر او چھپانا اعضا کا ہی تو اونکو محافظت کرے
آفات سی اور پناہ مین رکھی او جاننا چاہیے کہ جو جلد عروق دقیق اور شظایای عصب سے منتسج ہوتی ہے سوراخ
باریک کہ درمیان بناوٹ کے واقع ہوے اونکو مسام کہتے ہین اور نفع مسام کا وہ ہے کہ تو اوس سبب سے
بدن تنفس کرے اور نسیم داخل ہو اور فضلی نکلین او ظاہر ہے کہ جلد بعض موضع کی غلیظ ہے اور جلد بعض
موضع کی رقیق او بعضی جلد بدون بال کی ہے اور بعضی جلد نسبت بعضی کے کثیر الحس ہے جیسا کہ اوپر لکہا گیا
اور جلد حقیقت مین مرکب ہی لیکن مؤلف نے اور بعض حکماے اسکو مفردہ سے شمار کیا ہے جیسا کہ وجہ اسکی
مکرر بیان کی گئی ہے واما الشعر فمنہ ما یزین الجسد لیکن موی یعنی بال پس بعضے اون سے وہ چیز ہین کہ زینت
دیتی ہین بدنکو وہو شعر الراس وہ وہ بال سر کے ہو اور بال بہا جیون کے اسی قبیل سی ہین ومنہ ما یزین بعض
الناس دون بعض او بعضی بالون سے وہ چیز ہین کہ زینت دیتی ہین بعض آدمی کو نہ بعض دوسریکو مثل اللحیۃ
نظیر اوسکی ڈاڑہی ہے اسواسطے کہ بیچ حق مردونکی زینت ہے نہ بیچ حق عورتون کے ومنہ ما فیہ المنفعۃ والزینۃ
او بعضی اون بالون سے وہ چیز ہین کہ اونمین منفعت اور زینت دونون ہین مثل ہدب العین او نظیر
اوسکی پلک ہے کہ باوجود زینت کی تقویت دیتی ہے نور باصرہ کو بسبب جمع کرنے اور منع کرنیکی اجسام
صغیر کو گرنے سے بیچ آنکہہ کے وقت کہلی ہوئے آنکہہ کے ومنہ ما فیہ المنفعۃ دون الزینۃ اور بعضے بالو
وہ چیز ہین کہ اونمین منفعت اکیلی ہی نہ زینت مثل سائر شعر الجسد مانند بال تمام بدن کی فانہ ینقی بہ البدن
عن الفضول پس محقق ہی کہ بال مذکور سے پاک ہوتا ہے بدن فضلے سے یعنی فضلی بدنی کہ بیچ ہضم اخیر کے
ہوتی ہین بواسطہ اوسکی دفع ہوتے ہین فائدہ بیچ بیان خلقت بال کی جان تو کہ وہ بخار دخانی کہ اجزا سے
مائی اوس سی اکثر تحلیل ہو جاوین او تہوڑی کہ تماسک اجزای ارضی کا اونسی ہو سکتا ہے اوسمین رہ جاوین
جب مسام مین آتا ہے او ایک زمانہ لائق تک وہان محتبس رہتا ہے بدون مستحیل ہونی کی طرف کیفیت
غیر ملائم کی پس بخار مذکور منعقد ہوتا ہے ساتھہ مادہ شعری کے یعنی وہ بخار مادہ شعری ہو جاتا ہے
اور جو پیچھے سے مدد پہونچتی ہی قوت واقعہ سے خصوصاً کہ رطوبت بدن کی لزج او چرب ہو مادہ منعقدہ مسام

سے نکلتا ہے لپٹا ہوکر یہ ہے طریق پیدایش بال کا پس جہان بخار نافذ مسام مین نافذ نہو یا نافذ ہو لیکن اوس زمانے تک کہ جس مین انعقاد ہوتا ہے محتبس نرہے یا محتبس ہو لیکن کیفیت اوسکی سوء المزاج سے متغیر ہوجاوے اور کیفیت غیر ملائم حاصل ہو اول صورتون مین بال پیدا نہونگی اور نفوذ نکرنا بخار کا بیچ مسام کے اور کئی وجہ کی ہے ایک وہ کہ مادہ تھوڑا ہو یعنی بخار دخانی کمتر پیدا ہو بسبب کمی گرمی کی اور نہ جمنا ڈاڑہی کا بیچ عنّینون کے اور خصیون کی اسی قبیل سے ہے وجہ دوسری وہ کہ خون مادہ بخار دخانی کا ہے کمتر پیدا ہوا اور گرنا بال کا ناقھون مین بواسطے نہ پہونچنے مدد کی اسی قبیل سے ہے تیسری وجہ یہ کہ رطوبت اس بخار مین اکثر ہو اور دخانیت کمتر اور ظاہر ہے کہ جبتک ناریت غالب نہو بخار میل طرف نکلنے کے نہ کریگا اور نہ نکلنا ڈاڑہی کا بیچ لڑکون کی اسی سبب سے ہے چوتھی وجہ یہ کہ منافذ یعنی مسام نہایت تنگ ہون بسبب برودت مزاج یا لبس مکثف کی پس مادہ بال کا اوسقدر کہ چاہیے گنجایش نہیں کرسکتا پانچوین وجہ کہ سیلان فضول کا مانند حیض وغیرہ کی باعث امالہ بخار کا ہو لیکن نہ ٹھہرنا بخار کا مسام مین اوس زمانے تک کہ بال پیدا ہون تین وجہ پر ہے ایک وہ کہ مادہ رقیق ہو اور اس سبب سے جلد تحلیل ہوجاوے اور ظاہر ہی کہ جبتک کسافت دخانیت کو لازم ہے بخار مین نہو انعقاد کو قبول نہین کرتا اس سبب سی کہ ٹھہرتا نہین ہی دوسری وجہ یہ کہ مسام کشادہ ہون نہایت اور اس سبب سی مادہ مستعد جلد نکل جاوے اور تحلیل ہوجاوے تیسری وجہ یہ کہ اگرچہ مادہ اور مسام معتدل ہین لیکن کوئی اسباب محللہ مفرطہ امور بدنی سے یا خارجی سی واقع ہوکر مادہ کو قبل منعقد ہونیکی تحلیل کرے لیکن متکیف ہونا مادے کا کیفیت غیر ملائم سی بدیہی ہے کہ پیدایش فاسد کرتا ہی اور نفوذ مادی کا مسام مین اور ٹھہرنا اوسکا وہان بیچ پیدایش بال کی کفایت نہین کرتا ہے جبتک کہ تغیر و تکیف سی ساتھ کیفیت غیر صالحہ کے مخلوط نہو جیسا کہ داء الحیہ اور داء الثعلب مین دیکھا جاتا ہے کہ بواسطہ احتباس خلط ردی کے بیچ منافذ کے مادہ شعری بھی فساد قبول کرتا ہے **فائدہ** بعض حکما بال اور ناخن کو فضلات سی شمار کرتی ہین نہ اعضا سے اور شیخ رئیس بھی اونہین سے ہے و اما الظفر فھو جوہر عصبی لیکن ناخن جوہری مشابہ عصب کی بیچ رنگ کی نہ یہ کہ وہ عصب ہے جیسا کہ بعضون نے گمان کیا ہے اسواسطے کہ شیخ رئیس نے تصریح کی ہی اسطور پر کہ ناخن نرم ہڈی سے پیدا ہوئے ہین و منفعتہ ان یدعم الانامل و یعینہا علی تناول الاجسام الصغار اسا کہا اور فائدہ ناخن کا یہ ہے کہ مضبوط اور قائم رکھے سر انگلیون کو اور مدد دیے اونکو اوپر لینے

چھوٹے چھوٹے اجسام کی اور سواے اونکے اور منافع بھی ہین مانند کھجلانی اور چھونے کے اور شاید کہ ناخن بعضی جگہ کام ہتھیار کا کرے اور نرم ناخن کا صاحب انعطاف واقع ہوا تو نزدیک رگڑنے کے اور پہونچنے اشیاے سخت کے منعطف ہوا اور پھٹ نہ جاوے اور جو بیچ محل رگڑنے اور چھلنے کے ہے دائم النشو پیدا کیا گیا

انتباہ بیچ شمار اعضاے مفردہ کے اقوال اطبا کی مختلف واقع ہوئے ہین نزدیک مولف کی چودہ عدد ہین عظم غضروف عصب وتر رباط عضل شریان ورید لحم شحم غشا جلد شعر ظفر اور شیخ رئیس نے بیچ قانون کی کہا کہ عظم غضروف عصب وتر رباط شریان ورید غشا لحم اور ابو سہیل المسیحی نے بیان لکھی شریان اور ورید کو ایک جانا ہے پس جو شیخ رئیس نے کہا نزدیک مسیحی کے آٹھ ہین اور پانچ چیز شحم اور شرب اور مخ اور ظفر اور جلد او نے زائد کیا ہے اور صاحب کامل بھی تیرہ کہتا ہے لیکن بدلی مخ کی شعر کو داخل کرتا ہے اور بعض اطبا سولہ عدد کہتے ہین نو عدد وہ کہ شیخ رئیس نے کہا ہے اور سات یہ ہین شحم سمین غدد جلد ظفر شبند شعر واللہ اعلم بالصواب اور جو مولف بیان اعضاے مفردہ سے فارغ ہوا شروع کرتا ہے بیچ اعضاے مرکبہ کے

الفصل الثالث فی تشریح الاعضاء المرکبۃ کالدماغ والعینین والاذنین واللسان

فصل تیسری ثابت ہے بیچ تشریح اعضاے مرکبہ کے مانند دماغ اور دونو آنکھ اور دونو کان اور زبان کے لیکن اور اعضاے مرکبہ فصلون مختلف بین مفصلا مذکور ہونگی

اما الدماغ فجوہر رخو متخلخل ابیض اللون

لیکن دماغ جوہر نرم متخلخل سفید رنگ ہے نفع رخو ہونیکا وہ ہے تو تشکل اوسکی اچھی ہوا اور متخیلات کو خوب دریافت کرے اسواسطے کہ چیز نرم اشکال کو آسانی سے قبول کرتی ہے اور **فائدہ** دوسرا وہ کہ تو اعصاب کو غذا بہت پہونچے اسواسطے کہ اعصاب دماغ اور نخاع سے غذا کرتی ہین لیکن نرمی مقدم دماغ کی زیادہ ہے اسواسطے کہ وہ منبت اعصاب حس کا ہے اور حس انفعال ہے محسوس سے اور واسطے اس کام کے نرمی لازم ہے لیکن موخر دماغ نرمی کم رکھتا ہے اسواسطے کہ وہ منبت اعصاب حرکت کا ہے اور حرکت کو سختی مبدء کی لازم ہے اور سختی موخر دماغ کی بہ نسبت مقدم دماغ کی ہے ورنہ دماغ بالکل نرم ہے کما لا یخفی

مرکب من المخ والشریانات والاوردۃ والغشاء المسمی بام الدماغ والغشاء الصلب الذی یلاقی القحف

دماغ مرکب ہے مغز اور رگین اور چھلنی والی اور نہ اچھلنے والی سے اور غشا سے کہ اوسکا ام الدماغ نام ہے اور دوسری غشا کہ قحف سے ملاقی ہے لیکن اعصاب کہ اوس سے نکلے ہین اجزاے ذاتی دماغ سے نہین ہین لہذا اوسکی ترکیب مین شمار نہین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ اوردہ اور شرائین کے

دماغ مین آئی ہین پہلے بیچ اسفل دماغ کی اس مین منتسج ہوی ہین اور فوہات یعنی مونہہ ہرایک کی دو سیر مین مفتوح ہوئے اوراوس سے فضائے مقعر جس جگہ بطن اوسط ہے حاصل ہوی اور فضائے مذکورکو اطبا معصرہ کہتے ہین اور معصرہ کے دو نفع ہین ایک وہ کہ خون کہ واسطے غذائے دماغ کی آتا ہے پہلے اس جگہہ مین ٹہرتا ہے اوربیچ تہ او رشکن معصرہ کی بہرتا ہے اور قریب مزاج دماغ کی ہوکر دماغ کی غذا کیواسطے صالح ہوتا ہے دوسرا وہ کہ فضلے دماغی اوسمین مجتمع ہوکر بتدریج خنک مین متحد رہون بعد اوسکی شعبی اوردہ اور شرائین کے معصرہ سے متفرق ہوئے ہین جانب دماغ کے اور نزدیک بطن اوسط کی پہونچکر شعبی مذکورہ فی موٹائی اور غلظت حاصل کیا ہے پس بعضی خلف مین اور داہنے اور بائین کی مین اور بعضی مقدم دماغ مین ممتد ہوئی جو مقدم مین آئے ساتہہ شرائین صاعد کی کہ وہان ہی ملاقی ہوئے شبکیہ او مشیمیہ کہ طبقی آنکہہ کی ہین انہین سے پیدا ہوتی ہین اور درمیان قحف اور خود دماغ کی دو غشا حائل ہین تو پناہ دماغ کی ہون ایک وہ غشا کہ نفس دماغ سے ملی ہی نرم ہے اور رقیق اور اسکو ام الدماغ کہتے ہین اسواسطے کہ وہ حافظ دماغ کی او رمددگار قوی اور افعال دماغ کی ہی پس وہ جزء ہے بیچ بقائے ہیئت دماغ کے اور معنی ام کے اصل او رجڑ ہین اور یہ غشا اوپر دماغ کے محیط ہے اور آخر مین منقطع ہوئی یعنی اوپر موخر دماغ کے شامل نہین ہے اسواسطے کہ موخر دماغ بسبب سختی کی محتاج پناہ کی نہین ہی اور دوسری غشا کہ ملاقی قحف سے ہے سخت ہے اور غلیظ اور اوسکو ام غلیظ اور ام جافیہ کہتے ہین وجہ اطلاق ام کی معلوم ہوئی لیکن وجہ اطلاق جافیہ کی یہ ہے کہ وہ غشا قحف سے بسبب روابط کے مربوط ہے اور اوپر غشائے نرم کی پڑی ہے ایک جوف درمیان دونون غشا کی اکثر جگہہ حاصل ہوا ہے اور فائدہ اوٹہی ہونے اس غشا کا وہ ہے کہ تو دماغ اوسکی ثقل سے متاذی نہو اور ربط کہ اس غشا کو قحف سے مرتبط کیا ہے شئون اور درز سے ظاہر قحف مین نکل آئی ہین اور آپسمین منتسج ہوکر غشائے مجلل قحف نام اوسکا ہوا **فائدہ** بیچ بیان حائل ہونے غشا کے درمیان دماغ اور قحف کے جان تو کہ دماغ نہایت نرم ہے اور ذکی الحس اور بیچ حالت زیادتی اوسکے جوہر کے وقت انبساط کے اور بوقت چلانے کے اور وقت عوارض دوسرون کے کہ دماغ کو مرتفع کرتی ہین یہ غشا اوٹہ جاتی ہے اگر ایسا نہی نہوتا عضو نرم ملاقات عضو سخت سے آفات قوی اور صداع دائمی مین مبتلا رہتا لہذا غشائین حاجز ہوتی ہین تو جو ملاقی ہڈی کی ہے بدون واسطے معین کی ملاقی دماغ کی ہو

اور جو مماس دماغ کی ہے نرم زیادہ ہے اوس سے کہ جو ملاقی ہڈی کی ہین اسواسطے کہ دو عضو مین کہ
آپس مین ضد ہون بسبب سختی و نرمی کے ایک میانجی کفایت نہین کرتا ہے اسواسطے کہ شک نہین ہے
کہ یہ میانجی ایسا چاہیے کہ دونو طرف مناسبت رکھتا ہو ورنہ یہی میانجی سبب تکلیف کا ہوتا ہے اور
دو ضد مین ایک حاجز کہ ہر ایک کو مناسب ہو ایسی جگہ نازک مین ہو نہین سکتا اور نفع دوسرا بیچ
وجود غشا کے حفاظت شکل کی دماغ کی ہے اسواسطے کہ دماغ نرم ہے اور نرم اپنی شکل کی حفاظت
مین محتاج ہوتا ہے طرف قاسر کے اور فائدہ اوسکا حفاظت رگون کی ہے کہ دماغ مین منتشر ہین
التوا سے اور پوشیدہ نرہے کہ ظاہر کلام مصنف سے ایسا مستفاد ہوتا ہے کہ یہ دونون غشا
بیچ ترکیب دماغ کے داخل ہین اور مقوم دماغ ہین لیکن حقیقت مین ایسا نہین ہے اسواسطے
کہ کلام شیخ رئیس وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ غشا دماغ سے خارج ہے اور بیچ وجود نفس دماغ
کے دخل نہین رکھتی ہے پس شمار کرنا مصنف کا غشا کو بیچ تشریح دماغ کے بطریق مجاز کی ہے
بنظر اسکے کہ حفظ شکل دماغ کا اوسپر موقوف ہے اور اگر یہ توجیہ نہ کیجیے لازم آتا ہے کہ ایک شخص
یعنے مصنف جمہور سے علیحدہ ہوا ہے اور یہ امر خوب نہین ہے وھیئتہ الدماغ شبیہتہ بمثلث
اور صورت دماغ کی مشابہ ہے شکل مثلث مخروطی کے یعنے تین گوشے رکھتا ہے کہ دو گوشے
آپس مین قریب اور تیسرا گوشہ بعید اسواسطے کہ ترجمہ مخروط کا لابنا ہی اور جو مخروطیت اسکی نزدیک
اطبا کے خوب ظاہر تھی مولف نے تعرض اور بیان اوسکا نہ کیا اور پوشیدہ نرہے کہ بنیاد اشکال
مربع اور مثلث کی اوپر سطح خطوط کے ہے اور اطلاق اوسکا اوپر صاحب حجم کے صادق نہین
آتا ہے اسلئے کہا کہ شبیہتہ بمثلث بالجملہ وہ سمت کہ درمیان دو گوشہ قریبہ کے ہے غلیظ اور موٹی
پیدا کی گئی اور اوسکا نام قاعدہ ہے اور گوشہ تیسرا کہ مقطع طول کا ہے نام اوسکا زاویہ اور یہ طرف
باریک ہے قاعدہ طرف پیشانی کے ہے اور زاویہ نیچے سر کے جیسا کہ کہتا ہے قاعدۃ من جانب
مقدم الراس قاعدہ دماغ کا موضوع ہے طرف پیشانی کے وزاویۃ التی یحیط بہا الساقان من
جانب المؤخر اور زاویہ دماغ کا کہ پہونچے ہین دونون ساق اوسکو نیچے سر کے ہے جان تو
کہ شکل مثلث مخروطی تین خط سے تمام ہوتی ہے ایک خط کوتاہ اور دو خط طویل اسطور پر
خط کوتاہ طرف قاعدہ ہے اور دو خط طویل کہ دو طرف خط کوتاہ سے ممتد ہوے ہین نام اونکا ساقان

یعنی دو ساق اور ملتقاے ان دونون خط کا زاویہ نام ہے وہیکون الحس والحرکۃ اور دماغ سے
حاصل ہوتی ہے حس اور حرکت ارادی بیچ بعض اعضا کے یعنے دماغ مبدء قوت حس اور حرکت
کا ہے اور قوی بواسطہ اوسکے خادمون کے اعضامین پہونچتے ہین اور قید بعضے کی اس سبب سے
کی ہے کہ حس اور حرکت اکثر اعضا کی نخاع سے ہین جیسا کہ بیچ تشریح اعصاب کے مذکور ہوا
ساتھہ اس امر کی کہ نسبت حس اور حرکت سب اعضا کی طرف دماغ کے جائز ہے اسلیے کہ دماغ
یا مبدء ہے یا مبدء المبدء اما الحس فبواسطۃ العصب اللین لیکن حس پس بسبب عصب
نرم کے ہے کہ مقدم دماغ سے نکلتا ہے واما الحرکۃ فبواسطۃ العصب الصلب لیکن حرکت
پس بسبب عصب سخت کے ہے کہ موخر دماغ سے جدا ہے اور وجہ جمنے اعصاب نرم کی مقدم
دماغ سے اور اعصاب سخت کی موخر سے بیچ بحث عصب کے مذکور ہوئی ہے
فائدہ دماغ تین قسم پر تقسیم ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کو بطن کہتے ہین بطن پہلا بیچ مقدم
دماغ کے ہے اور بڑا ہے دونون بطن اخیر سے اور منبت اعصاب حسی کا اور محل حس مشترک
اور خیال کا ہے اور بطن تیسرا بیچ موخر دماغ کے ہے اور یہ بطن اگرچہ نسبت بطن مقدم کے
بہت چھوٹا ہے لیکن بنظر بطن اوسط کے بڑا ہے اور منبت اعصاب حرکت کا اور محل حافظہ کا
ہے لیکن بطن میانہ کہ وسط دونون بطن کی ہے کچھ وسعت نہین رکھتا ہے بلکہ بمنزلہ موری پانی کی ہے
کہ درمیان دونون بطن کے حادث ہوا ہے طویل اور گردی شکل اور محل قوت متصرفہ اور وہم
کا ہے اور اس بطن کو اس سبب سے کہ مانند دہلیز کے باعث جمع ہوتے دونون بطن کا ہوا ہے
مجمع البطنین کہتے ہین اور انچ بہی کہتے ہین اور اس سبب سے کہ اجزاے دماغ کے کہ اوپر
اس بطن کے حاوی ہین دودی شکل معلوم ہوتے ہین اور یہی بطن مذکور مانند کیڑے کے
حرکت کرتا ہے انبساط اور انقباض سے دودہ کہتے ہین اور سبب اوسکی حرکت کا یہ ہے کہ
اندر اس بطن کے دونون طرف دو زیادتی جوہر دماغ سے سیدہی سیدہی واقع ہوئی ہین اور ساتھ
اربطہ کے مربوط ہوئی ہین اور شان ان زیادتیون سے یہ ہے کہ ایک مرتبہ حرکت کرتے ہین
ساتھ مماسست اور متقاربت کے اور دوسری بار ساتھ جدائی اور مباعدت کے لہذا اطبا نے
انکو ساتھ منفخین کے مشابہت دی ہے جس وقت یہ ممتد ہوتی ہین اور متقاربت کرتی ہین

مجری یعنے بطن بند ہوجاتا ہے اور حرکت انقباضی یہی ہے اور جو بعید ہوتی ہین اور انتہی ہین
کشادگی بیچ مجری کے ظاہر ہوتی ہے اور حرکت انبساطی یہی ہے اور نفع بیچ اس قبض اور بسط کی
تصفیہ روح نفسانی کا ہے ابخرہ دخانی سے اور حرکت دووہ سے دماغ بالکل متحرک ہوتا ہے اور ان
زائدون کو لوزتین اور ثدیین اور عنبتین کہتے ہین اور جاننا کہ بطون بالکل صاحب غضون ہین
بخلاف زائدتین کے کہ وہ املس یعنے صاف اور بدون شکن کے ہین اور غضون بفین اور ضاد
معجمتین کی جمع غضن کی ہے یعنے شکن کہ اوپر سطح عضو کے پڑتی ہے اور مراد غضون سی تزاید
اور ثقبی ہین کہ مانند ٹکڑے خود اور جوشن کے پڑی ہین بیچ جرم دماغ کے اور نفع تزاید کا وہ ہے
کہ اگر روح بہت آوے اور بیچ فضاے بطنون کے گنجایش نہ کرے ان ثقبون مین آوے اور فائدہ
دوسرا نضج روح کا ہے بہ سبب ٹھہرنے روح کے ان تنگیون مین اور متکیف ہونا روح کا بمزاج دماغ
کی جیسا کہ بیچ تجاویف کے نضج پاتی ہی اور مناسبت ساتھ دماغ کے پیدا کرتی ہے اور جاننا تو
کہ دماغ اول سے آخر تک مقابلہ درز سہمی کی دو حصے ہے اور یہ تقسیم بیچ حجابون اور مخ اور بطون کے
بالکل نافذ ہوتی ہے اور اعصاب اور عروق ہر حصے کے جدا ہین اور جو آپسمین شدید الاتصال ہین
فرق درمیان دونون کے محسوس نہین ہے مگر بیچ جزو مقدم کے اور نفع بیچ دو حصے ہونے
دماغ کے یہ ہے کہ اگر ایک جانب مین مادہ دماغی اوترے دوسری جانب سالم رہے اور طبیعت
کی شان سے ہے محفوظ رکہنا اجزاے بدن کا جہان تک کہ ممکن ہو اور پوشیدہ نہ ہے کہ واسطے
دفع فضول دماغی کے دو مجری طبیعی واقع ہین ایک بیچ بطن مقدم کے اوس جگہ کہ دو زائدہ مشابہ
سر پستان کے ہین خود اونہین زائدون سے مادہ نکلتا ہے طرف ناک کے اور دوسرا بیچ بطن
اوسط کے قریب موخر کے اور مادہ بطن اوسط اور موخر کا اسی راہ سے نکلتا ہے طرف تالو کے

تنبیہ استدلال اوپر اس امر کے کہ ہر ایک بطن ساتھ ایک قوت کے خاص ہے کر سکتے ہین
اسطرح کہ جب کوئی بطن مین آفت پڑے گی فعل اوس قوت کا متضرر ہوگا وانا العینان وکلواتہما

تشریح العینین

منہما مرکبۃ من سبع طبقات وثلث رطوبۃ لیکن دونون آنکھ پس ہر ایک اونسے مرکب ہے سات
طبقے اور تین رطوبت سے اگرچہ اوردہ اور شرائین اور اعصاب اور عضلات بھی بیچ ترکیب آنکھ کے
داخل ہین لیکن جو ملاک امر کا بیان کرنا طبقات اور رطوبات کا تہا مولف نے انہین دونون پر کفایت کیا

اور باوجود ظاہر ہونے اس امر کے کہ ضمناً بھی معلوم ہوتا ہے رازی کی مختصر مین نکھولی یعنی مفصلاً بیان نہ کیا لیکن ہم اعصاب کا ذکر کرتے ہین کہ اہم مقصود وہی ہین اسواسطے کہ مجری نور کے ہین اور جان تو کہ طبقات غشا ہین بعضے اونکے موضوع ہین اوپر بعضے کے جیساکہ بیان ہوتا ہے اور رطوبات جسم مائی ہین صاحب جمود یعنی بستہ کہ بیچ طبقات کے محصور ہین اور یہ بھی مذکور ہوتی ہین اور جو ملتحمہ پہلا طبقہ ہے بنظر خارج کی مولف نے اوسی سے شروع کیا اور کہا کہ الطبقة الاولے الملتحمة وہی التی تلی الہواء اور طبقہ پہلا ملتحمہ ہے کہ وہ متصل اور ملاقی ہوا کے ہے جان تو کہ طبقہ مذکور عصبی ذفی ہے اور غلیظ الجرم مختلط ساتہ عضلات محرکہ آنکھ کے اور گوشت سفید چکنے سے بھرا ہوا اور وہ شاخین غشاے صلب سے کہ نیچے پوست سر کے اور اوپر قحف کے واقع ہی ناشی ہوا ہے اور آنکھ کے موٹا ہوکر سب اجزاے آنکھ کو چھپا لیا ہے مگر طبقہ قرنیہ کہ تھوڑا اوس سے واسطے نفوذ نور کی ظاہر اور کھلا رہا اور حوالی اسکے ساتہ ملتحمہ کے التحام اور اتصال لیا لہذا اوسکو ملتحمہ کہتے ہین جہان تک کہ سیاہ یا کبود ہے قرنیہ ہے اور سواے اسکے ملتحمہ حاصل کلام کا یہ ہے کہ قرنیہ بھی ہوا سے مماس ہے **فائدہ** جمنا اس طبقے کا غشاے ما فوق القحف سے موافق راے بقراط کے ہے اور رازی اسپر دلیل لایا ہے کہ جو ورم ملتحمہ کا شدید ہوتا ہے تجاوز کرتا ہے حوالی آنکھ کو یہان تک کہ رخسارے پر پہونچتا ہے اور یہ امر بدون مشارکت غشاے مذکور کے نہین ہوسکتا ہے لیکن ارسجانس اور روفس اس بات پر ہین کہ غشاے سخت دماغ سے کہ داخل قحف مین ہے جما ہے اس استدلال سے کہ رمد شدید ذہن اور حواس کو متغیر کرتا ہے لیکن یہ استدلال لائق اعتبار کے نہین ہے اسواسطے کہ الم غشاے خارجی کا بھی ذہن اور حواس کو متغیر کرتا ہے بسبب مجاورت دماغ کے جیساکہ بیچ صداع ضربی کے دیکھا جاتا ہے اور جو بیماریان کہ اس طبقے مین ہوتی ہین خاصہ بالمشارکت چودہ ہین والطبقة الثانیة القرنیة اور طبقہ دوسرا قرنیہ وہی بعد الملتحمہ اور وہ پیچھے ملتحمہ کے ہے ولا لون لہا اور نہین کوئی رنگ اس طبقہ کو فی ذاتہا وانما تیلون بلون الطبقة التی تحتہا اور رنگین نہین ہوتا ہے مگر رنگ طبقہ کہ اوس طبقے کے پیچھے واقع ہے جان تو کہ قرنیہ طبقہ ہے سخت اور شفاف مانند شاخ سفید یعنے سینگ کہ نہایت باریک اور بلا کا ہوا اور قسمیہ اسکا اسی سبب ہے اور وہ اطراف

طبقہ صلبیہ سے نکلاہے اور عنبیہ محیط ہوا اور واسطے سب طبقات اور رطوبات کے کہ پیچے اسکے ہین پناہ ہوا بسبب حفظ کے لہذا حکیم مطلق نے اسکو چار تہ کا پیدا کیا مانند طبقات سینگ کے کہ اگر کوئی آفت پہونچے بسبب تہ دار ہونے کے اثر آفت کا سب اجزا مین نہ آئے اور ہوسکتا ہے کہ بسبب تہ دار ہونے کے سینگ سے مشابہت دی ہے بالجملہ سخت ترین اجزاے آنکہہ مین یہی ہے کہ ہوا کو مماس اور محاذ ملتحمہ کا نہین ہے واسطے محافظت کے ایسا واقع ہوا تو قائم مقام ملتحمہ کے ہو اور مثال اس طبقہ کی ساتہ رطوبت جلیدیہ کے مانند مثال شیشہ قندیل کے ہے نسبت روشنی چراغ کے یعنی آفات خارجی کو منع کرتا ہے اور نکلنے نور داخلی کو مانع نہین ہوتا ہے بسبب شفاف ہونے کے اور بیماریان کہ اس طبقے مین ہوتی ہین نو ہین والطبقۃ الثالثۃ العنبیۃ طبقہ تیسرا عنبیہ ہے وہی قد تلون سوداء اور وہ بعضے آدمی مین سیاہ ہوتا ہے وقد تلون ارزقاء اور بعضے مین آسمانی گون وقد تلون شہلاء اور بعضے مین مائل بسرخی مانند حدقہ بہیڑ کے وہی البعد القرنیۃ اور وہ نیچے قرنیہ کے ہے ۔ جان تو کہ عنبیہ ایک طبقہ ہے غلیظ الجرم اور بیچ وسط کے اور بمقابلہ جلیدیہ کے ایک ثقبہ واقع ہوا مانند اوس ثقبے کے کہ انگور مین ہوتا ہے جسوقت کہ خوشے سے جدا کرتے ہین اور اسی مشابہت سے یہ نام رکہا ہے غرض اس ثقبے سے نفوذ نور کا ہے اور رنگ طبعی اسکا نزدیک جالینوس کے آسمانی ہے اور نزدیک ارسطو کے سیاہ اور اکثر نزول الماء سیاہ آنکہہ مین ہوتا ہے اور ظاہر اس طبقے کا یعنے جو مماس قرنیہ کی ہے سخت ہے تو سختی قرنیہ سے تکلیف نہ پاوے اور باطن اوسکا نرم اور ملائم اور صاحب خمل اور خشونت واقع ہے مانند اسفنج یعنے ابر مردہ کے اور اس طرف سے ساتہ بیضیہ کے ملا ہوا اور منفعت اوسکے صاحب خمل ہونی کی تین ہین ایک وہ کہ جو پانی نازل ہوتا ہے اوپر عنبیہ کے اور قدح کرنے والا دستکاری سے اوسکو مٹاتا ہے بیچ خمل کے اوسکے خلون سے اٹک جاتا ہے اور مقابلے ثقبہ سے ہٹ کر اور طرف ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہ جو فضلہ آنکہہ پر گرتا ہے بیچ خمل کے ٹہرتا ہے جہان تک کہ ممکن ہے اور اوپر ثقبے کے نہین گرتا ۔ تیسرے وہ کہ رطوبت بیضیہ کہ صاف اور نغزندہ یعنے پہسلنے والی ہے بسبب مجاورت جسم صاحب خمل کی اپنی جگہ پر رہتی ہے اور رسائل نغوتی اور بیماریان کہ اس طبقے کی خاص ہین پانچ ہین

بعد الطبقۃ العنبیۃ الرطوبۃ البیضیۃ اور بعد طبقہ عنبیہ کے رطوبت بیضیہ ہے وہی رطوبۃ صافیۃ

شبیہۃ لبیاض البیض اور وہ رطوبت ہے صاف مشابہ سفیدی انڈے کے رنگ اور صفائی اور قوام
مین لہذا بیضیہ کہتے ہین اور منفعت خلقت اس رطوبت کی آگے اور سامنے رطوبت جلیدیہ
کے یہ ہے کہ روشنی قوی بتدریج رطوبت جلیدیہ پر پڑے اور اوسکے سبب سے جلیدیہ تکلیف نور
قوی اور ہواے گرم سے محفوظ رہے اور تین بیماری اسکی خاص ہین والطبقۃ الرابعۃ العنکبوتیۃ اور
طبقہ چوتھا عنکبوتیہ ہے وہی طبقۃ شبیہۃ بنسج العنکبوت اور وہ پردہ ہے مشابہ بافت مکڑی کی
وہی بعد الرطوبۃ البیضیۃ اور وہ پیچھے رطوبت بیضیہ کے ہے اور یہ طبقہ کنارے شبکیہ سے
جدا ہے اور شاخین پتلی طبقے مشیمیہ سے اسمین ملی اور وہ حائل ہے درمیان جلیدیہ و بیضیہ کے
اور چونکہ یہ طبقہ نہایت ہلکا ہے مانند جالے مکڑی کے اس سبب سے اسکا یہ نام ہوا اور فائدہ اسکے
رقیق ہونے کا یہ ہے کہ ابصار کو منع نہ کرے اور دو بیماری اسکی خاص ہین وبعد ہذہ الطبقۃ الرطوبۃ
الجلیدیۃ اور پیچھے اس طبقے کی رطوبت جلیدیہ ہے وہی رطوبۃ صافیۃ تشبہ الجلید اور وہ رطوبت ہے
صاف مشابہ برف کے اور یہ رطوبت سب اجزاے آنکھ مین اشرف ہے اسواسطے کہ علاقہ حقیقی
بینائی کا اسی سے ہے اور باقی سب اجزا خادم ہین لہذا وسط مین واقع ہوتی ہے تو نہایت محفوظ
رہے اور اس سبب سے کہ وہ بستہ اور صاف ہے مانند برف کے جلیدیہ نام ہوا اسواسطے کہ ترجمہ
جلیدیہ کا برف ہے اور جو شکل مین گول ہے بردیہ بھی کہتے ہین اور ترجمہ برد کا کہ اس جگہ واقع
ہوا ژالہ یعنے اولا ہے اور جانب مقدم اسکی چوڑی ہی اور جانب موخر اسکی لانبی اور فائدہ چوڑائی
جانب مقدم کا یہ ہی کہ اسطے واقع ہونے اشباح کے مواقع بڑے ہون اور چھوٹی مرئی کو بھی حصہ
بہت ہو اور فائدہ لانبے ہونے اوسکے موخر کا یہ ہے کہ اشباح بیچ عصبہ مجوفہ کے خوب پیوست
ہو جائین اور ایک بیماری اسکی خاص ہے اور مشارک بہت ہین وبعدہا الرطوبۃ الزجاجیۃ اور
اور بعد جلیدیہ کے رطوبت زجاجیہ ہے وہی تشبہ الزجاج الذائب اور وہ مشابہ شیشے پگھلانے
کے ہے اسواسطے کہ صاف غلیظ القوام سفید رنگ ہے ساتھ تھوڑی سرخی کے گویا شیشہ
پگھلایا ہے لہذا زجاجیہ کہتے ہین اور وہ اوپر نصف موخر جلیدیہ کے شامل ہوا ہے واسطے پہونچانے
غذا کے جلیدیہ کو بیماریان اسکی دو ہین اور علاج اونکا دشوار ہی بنسبت امراض اور اجزاے آنکھ کے
بسبب دور ہونے وصول اثر دوا کے داخلی ہو یا خارجی اور بسبب دشوار ہونے اطلاع کی اوپر بیماریان

اس رطوبت کے والطبقۃ الخامسۃ الشبکیۃ اور طبقہ پانچوان شبکیہ ہی وہی بعد الزجاجیۃ اور وہ پیچھے زجاجیہ کے ہے اور طبقہ مذکور اطراف عصبہ مجوفہ سے پیدا ہوا ہے اور اوپر زجاجیہ اور جلیدیہ کے پیچھے کی طرف سے شامل ہوا ہے وہان تک کہ درمیان جلیدیہ اور بیضیہ کی ہی اور اس سبب سے کہ اشتمال اسکا ان دونون رطوبت پر مانند شامل ہونے شبکہ کے ہے اوپر شکار کی شبکیہ نام رکھا گیا بیماریان کہ اسمین ہوتی ہین پانچ ہین اور علاج انکا بھی دشوار ہے اسواسطے کہ اثر دوا خوب نہین پہونچتا اور یہی ذکی الحس اور کثیر الشریان ہے الطبقۃ السادسۃ المشیمیۃ پردہ چھٹا مشیمیہ ہی وہی تشبہ المشیمۃ اور وہ مشابہ مشیمہ کے ہے وہی البعد الشبکیۃ اور وہ پیچھے شبکیہ کے ہے جان تو کہ بافت اس طبقے کی اطراف غشاے رقیق دماغی سے اور اورودہ اور شریان سے واقع ہی اور مشیمیہ اس سبب سے کہتے ہین کہ اشتمال اسکا اوپر شبکیہ کے مانند اشتمال مشیمہ کے ہے اوپر جنین کے اور چونکہ طبقہ مذکور کثیر العروق اور منفذ غذاے اور اجزاے آنکھ کا ہے امراض موی اسمین اکثر ہوتی ہین والطبقۃ السابعۃ الصلبیۃ اور پردہ ساتوان صلبیہ ہے وہی البعد المشیمیۃ اور وہ نیچے مشیمیہ کے ہے تلاقی عظم العین متصل ہی ہڈی آنکھ کے یعنے ہڈی گھر آنکھ کے اور وہ اطراف غشاے صلب دماغی سے کہ ساتھ عصبہ مجوفہ کے متصل ہی ناشی ہوا ہے **فائدہ** جو شمار طبقات ساتون کے مذکور ہوے بنا بر قول جمہور کے ہے ورنہ اسمین اختلاف بہت ہے بعضے صلبیہ کو غشا سے گنتے ہین نہ طبقے سے اسواسطے کہ نزدیک ان لوگون کے طبقہ سواے جسم ثخین الجرم کے نہین ہوتا اور درمیان غشا اور طبقے کے فرق کرتے ہین لیکن حق وہ ہے جو ہمنے کہا اور بعضے شبکیہ کو طبقات مین شمار نہین کرتے ہین اور بعضے عنکبوتیہ کو بھی اجزاے شبکیہ سے جانتے ہین اور بعض لوگ ساتھ عنکبوتیہ اور شبکیہ کی ملتحمہ کو بھی اور بعضے ساتھ تینون کی عنبیہ کو بھی اجزاے مشیمیہ سے لیتے ہین اور بعضے ساتھ چارون کے قرنیہ کو اجزاے صلبیہ سے شمار کرتے ہین پس نزدیک بعضون کی سب طبقات چھ ہین اور نزدیک بعضون کی پانچ اور نزدیک بعضون کی چار اور نزدیک بعضون کے تین اور نزدیک بعضون کے دو ہین لیکن لیکن بیچ تینون رطوبت کی اتفاق ہی اسیطرح بیچ طبقے مشیمیہ کے اتنبا و اعصاب آنکھ کی دو قسم ہین ایک وہ کہ حس لمس اور حرکت کو پہونچاتے ہین آنکھ مین دوسرے وہ کہ خاص ہین بینائی کی اور مسمے ہین ساتھ عصبہ مجوفہ کے اور بیچ تشریح اعصاب کی کہا گیا اما الاذن فمی مرکبۃ

طبقات سات ۱۲ اختلاف بیچ شمار

اعصاب آنکھ ۱۲

من اللحم المحض والغضروف والعصب الحساس لیکن کان پس وہ مرکب ہے گوشت خالص اور
ہڈی نرم اور عصب سے کہ حس رکھتا ہی ومنفعتہا قبول الصوت وجمعہ لیدخل الصماخ اور فائدہ
اوسکا قبول کرنا اور جمع کرنا آواز کا ہے تو داخل ہو آواز بیچ سوراخ کان کی اور جان تو کہ صماخ بیچ
عظم حجری کے واقع اور صاحب تفاریج ہی تو ہوا الصلاح پاکر بتدریج آوے اور بیچ انتہای صماخ کے
کہ نام اوسکا جوبہ ہے ہوا ٹھہری اور رکی ہے اور ایک عصب اس منفذ مین اور گرد اگرد جوبہ کی بچھا ہے
اور اس عصب کو غشای طبلی کہتے ہین جسوقت ہوا ے کا مل الصوت صماخ مین نفوذ کرتی ہی اور
جوبہ مین پہونچتی ہی ہوا ے ایستادہ کو حرکت دیتی ہی موافق تموج اپنے کے پس عصب مفروش
منفعل ہوتا ہے اور بحکم اللہ سبحانہ کی سمع حاصل ہوتا ہے اور صماخ بکسر صاد مہملہ و بسین مہملہ بھی
آتا ہی اور جوبہ بضم جیم اور سکون واو اور فتحہ باے موحدہ اور وقف ہا کی نام انتہای صماخ کا ہی طرف
داخل کی اما اللسان فہو مرکب من اللحم والعروق والشریانات والعصب الحساس والغشاء المتصل
بغشاء المری لیکن زبان پس مرکب ہی گوشت اور وریدہ اور شرائین اور عصب حساس اور اوس غشا
سے کہ ملی ہی غشاے مری سی گوشت اسکا رخو یعنے ڈہیلہ ہے اور سفید اور سرخ جو معلوم ہوتا ہے
بسبب خون رگون کی اور عصب اوسکا منشعب ہے اعصاب دماغی سی اور زبان بیچ طول کے
دو حصہ ہی لیکن بسبب شامل ہونی غشا کے تمیز نہین ہوتی ہی درمیان دونو حصہ کی اور اوسکے جڑ مین
ایک غدہ لحمی ہے کہ اوسکو مولد اللعاب کہتے ہین اور نیچے اسکے دو سوراخ ہین کہ میل یعنی سلائی
اوسمین سماتی ہے واسطے نکلنے لعاب کی اور ان سوراخون کو ساکبی اللعاب کہتے ہین یعنی گرانی والی
لعاب کے اور نفع نکلنے لعاب کا نداوۃ یعنے تر ہونا زبان کا ہی تو زبان واسطے نداوۃ کے مسہل الالتقامت
ہوا اور نیچے زبان کی خود زبان مین دو رگ بڑی سبز واقع ہین اور ان رگون سی شعبے بڑے متفرق ہو کر
بیچ جرم زبان کی پہیلے ہین اور یہ دو رگ بڑی کو صردین کہتے ہین اور بہی واسطے حرکت زبان کی اعصاب
اور عضلات مخصوصہ زبان مین واقع ہین ومنفعتہ تقلیب الطعام والمعونۃ علی الازورا اور نفع
زبان کا پہیرنا غذا کا ہے تو بالکل چبائی جاوی اور مدد دینا بیچ نگلنے غذا کے اور بہی مدد دینا اوپر تکلم
اور نفث کے اور آلہ حس ذوق کا ہی اور اس سبب سے کہ جرم اوسکا نازک ہی کیفیات بدن سے
جلد اثر قبول کرتی ہی لہذا رنگین ہونا اسکا باعتبار رنگ مادی کی اول دلائل سی منفرد کیا ہی مانند آنکھ کے

تشریح اللسان

الفصل

الفصل الرابع فی الریۃ والقلب فصل چوتھی ثابت ہے بیچ تشریح پھیپھڑے اور دل کی

اما الریۃ فہی مرکبۃ من اللحم علی لون الورد ومن غضاریف قصبۃ الریۃ والشرایین النابتۃ من القلب
لیکن پھیپھڑا پس وہ مرکب ہے گوشت گلابی رنگ سے اور غضروفین قصبہ ریہ اور شریانون سے
کہ جمے ہین دل سے اور جانین کہ گوشت ریہ کا رخو اور متخلخل ہے ولیس لہا فی نفسہا حس و حرکۃ اور
نہین ہے ریہ کو فی ذاتہ حس اور حرکت اما غشاءہا فلہ حس لیکن غشاء ریہ کے یعنے وہ پردہ
کہ اوپر ریہ کے محیط ہے پس اوسکو حس تھوڑی ہے پوشیدہ نرہے کہ ریہ بالکل شکل تنبورہ کی ہے
بڑا جزو اوسکا بمنزلہ کدوے تنبورہ کی ہے اور مراد فقط ریہ سے خاص یہی ہے اور جو گردن کی مانند اوس سے
نکلا ہے بمنزلہ تنہ کے ہے نام اوسکا قصبۃ الریہ اور اوسکے سر کو حنجرہ کہتے ہین اور تشریح ریہ کی بیچ
تین جزو کے ہم ذکر کرتی ہین جزو پہلا بیچ حنجرہ کے وہ عضو ہے غضروفی مرکب تین غضروف سے
ایک آگے سے اوسکو درقی اور ترسی کہتے ہین درق بفتحہ دال اور رای مہملتین اور قاف کے سپر کو
کہتے ہین اور ترس بفتح تاے فوقانیہ اور سکون راے مہملہ و سین مہملہ کے بھی سپر کو کہتے ہین اور
اس سبب سے کہ یہ غضروف از روے صورت کے یا از روے محافظت کی مشابہ درق یعنی سپر
غازیون کی ہے یہ نام رکھا ہے اور نتو اسکا نیچے زنخ کی محسوس ہوتا ہے اور بعد مانع ہونی کی نشفی میں
معلوم ہوتا ہے اور دو غضروف باقی پیچھے ہین مائل طرف سری کی اور یہ دونون چھوٹے ہین ایک کا
نام نہین ہے لیکن بنام لا اسم لہ مشہور ہے اور دوسرے کو مکبی کہتے ہین اسواسطے کہ وقت نگلنی
طعام اور پانی کی اوپر ثقبہ قصبہ ریہ کے گرتا ہے تو کوئی چیز بیچ قصبہ کے نجاوے اور کھلنا اور بند ہونا
حنجرہ کا اوسی سے ہے اور ظاہر ہے کہ واسطے تنفس کے حاجت کھلنے کی ہمیشہ ہے اور اسیطرح
نزدیک نگلنے کے احتیاج ساتھ بند ہونے کے لازم ہے اسواسطے کہ اگر بند نہوا اور تھوڑا بھی قریب اوسمین
جاوے کھانسی شدید ہوتی ہے اور کھانسی نہین ٹھہرتی جب تک کہ وہ چیز نہ نکلے اور کبھی ہوتا ہے
کہ وہ چیز غشی ہو جاتی ہے اور ہلاک کرتی ہے لہذا تاکید کیا ہے لوگون نے کہ وقت کھانے اور
پینے کے ایسی حرکت نہ کرین کہ احتمال اوترنے کی بیچ قصبہ ریہ کے ہو اور قوی زیادہ اسباب مین
تکلم قوی یا ہنسی ہوتی ہے درمیان نگلنے کے اور مکب بضم میم اور کسرہ کاف اور تشدید باے
موحدہ ہے یعنے اوپر منہ کے گرنے والا اور حنجرہ آلہ تمامی آواز کا اور روکنا نفس کا ہے اور اوسکے

جوف مین ایک قسم ہے مشابہ زبان مضمار کے کہ بند ہوتا ہی اور کہلتا ہے اور آواز اوس سی حاصل ہوتی ہے اسی سبب سے نزدیک حدوث آفت کے بیچ حنجرہ کی فساد آواز مین حاصل ہوتا ہے جزو دوسرا بیچ قصبۂ ریہ کے اور وہ مرکب ہے غضاریف کثیر صاحب زوری جو غضروف کہ مری سے اتصال نہین رکہتا ہے کامل التدویر ہے اور جو اوس سی ملا ہے ناقص التدویر ہے اور دور وہ ایکا بقدر تہائی دائرہ کی واقع ہے اور دونون طرف اوسکے غشا متصل ہوتی ہے کہ متمم اور دائرہ کی ہوتی ہی اور درمیان غضاریف کے اغشیہ نرم حائل ہین کہ آپس مین مرتبط ہین اور بیچ باطن قصبہ کی بالکل ایک غشا املس مائل بہ یبوست اور صلابت مستبطن ہی اور اسیطرح اوپر اوسکے ظاہر کے بہی غشا مستظہر ہے اور وہ قصبۂ ریہ آگے مری کے لہذا اوسکی بیماریون مین دوا اوپر سینے کی اور مری کی بیماریون مین دوا پیٹہ پر لگاتے ہین بسبب قریب ہونے عضو ماؤف کی اوس طرف سی

فائدہ آدمی کو تنفس دائم کی احتیاج ہے لہذا مسلک تنفس کا غضروفی پیدا کیا گیا تو شائبہ انطباق کا نہو اور جو بعض اجزا اوسکے پیچہے سے ساتہ مری کے ملاپ رکہتے ہین غضاریف وہانکی ناقص بنائی گئی اور غشا اوس مقام مین قائم مقام اوسکی ہوئی تو صلابت غضروف سے تکلیف مری کو نہ پہونچے اور بیچ نگلنے چیز کثیر الحجم کے ممانعت نہو اور اس سبب سے کہ وہ آلہ آواز کا ہے باطن اوسکا غشا سے املس کیا گیا تو امر آواز کا کامل ہو اور اس سبب سے کہ وہ جگہ گرنے نوازل مادہ کا اور جگہ صعود کرنے ابخرے دل کا اور جگہ قرع صدمے آواز کا تہا غشاے مذکور مائل بسختی و خشکی کی گئی تو سہل القبول اور صریع الانفعال نہو اور اس سبب سی کہ امتداد اور اجتماع اوسکا وقت تنفس کے اور بہی صدمات سے انزعاج اور تکلیف نہ پاوے سبب غضاریف اوس کی مرابطون غشائی سے آپس مین مربوط ہوے اور علاوہ اسکے ایک غشا اوپر اوسکے پہنائی گئی تو محافظت خوب ہو جزو تیسرا بیچ خود ریہ کے اور وہ مرکب ہے شعبون قصبۂ ریہ سے اور شعبون شریان اور ہڈی سے اور شعبون ورید شریانی سی اور گوشت ڈہیلے متخلخل سی اسطور پر کہ جامع سب شعبون کا ہوا اور اوپر اوسکے ایک غشا محیط ہی اور یہ غشا بہی مانند گوشت ریہ کے صاحب منافذ واقع ہوی ہے تو رطوبات فضاے سینے کی بیچ ریہ کے داخل ہو سکین اسواسطے کہ مجری طبیعی واسطے نکلنے رطوبات فضاے سینے کے یہی ریہ ہے جو کچہ

اوس کی گرد ہوتا ہے بالکل ریہ میں آتا ہے اور قصبہ ریہ کی راہ سے نکلتا ہے اور جان تو کہ ریہ
دو حصے ہے ایک طرف بائیں کے اور دوسرا طرف داہنے جو داہنی طرف ہے اوسکے تین
شعبے ہوئے اور جو بائیں طرف ہے اوسکے دو شعبے ہوئے اور فوائد اسکے تقسیم ہونے کے اور
اسکے تخلخل کے اور اسکے مرکب ہونے کے شعبوں سے اور شریان اور گوشت سے اور فائدہ موجود
ہونے ریہ کا بیچ بدن کے اور راہ پہونچنے ہوا کی دل کو اور رد دینا ہوا کا روح کو تین فائدے ہیں
کہے جاتے ہیں فائدہ پہلا چہ پانہ رہے کہ آدمی کو طرف تنفس کی احتیاج دائمی ہے اور ریہ آلہ تحقیقی
اوسکا ہے لہذا حکیم مطلق نے اوسکو دو قسم کیا اور اجزاے ہر قسم جدا جدا وضع کیا جیسا کہ منفع
کو تقسیم کیا تو اگر ایک قسم کو کوئی آفت پہونچے قسم دوسری امر تنفس کو متقوم ہو اور بھی صاحب
تخلخل کیا مانند اسفنج کے تو ہواے منجذب کو فضا ئین بہت ہوں واسطے انبساط اور تمکن کے
اور ساتھ اسکے وقت انقباض کے اور دفع کے مدد کرے جیسا کہ اسفنج میں دیکھا گیا ہے کہ جسقدر
بہت پانی کو تشرب کرتا ہے جو تھوڑا نچوڑتے ہیں جو کچھ اوسمیں نکل آتا ہے اور یہ کام بدون جسم
متخلخل کے نہیں ہوسکتا ہے اور اس سبب سے کہ انشعاب جسم کا موجب انبساط اوسکے
حجم کا ہوتا ہے سب ریہ آخر سے پانچ شق ہوا اور جو ریہ کے بائیں طرف دل واقع ہوا ہے تین
حصے ریہ کے داہنی طرف اور دو حصے بائیں طرف گئے تو فضاے اس جانب کی مزاحمت سے پاوے
اور پیری دونوں طرف سینے کے برابر ہو اور جانیں کہ دل سے ایک شریان ہے میں آئی ہے اور اس
شریان کو شریان وریدی کہتے ہیں اسواسطے کہ وہ مانند اوردہ کے ایک طبقہ مخلوق ہوئی اور وہ
غذاے پختہ کو دل سے ریہ کو پہونچاتی ہے اور ہواے صاف ریہ سے دل کو بھی لیجاتی ہے
اسطور پر کہ دوسرے فائدے میں بیان کرینگے اور بھی ایک ورید کلیجے سے دل میں آئی ہے اور
وہاں سے ریہ میں واسطے پہونچانے غذا کے ریہ کو اور اوسکو ورید شریانی کہتے ہیں اسواسطے
کہ مانند شرائین کے صاحب دو طبقے کی ہے اکثر پہونچنا غذا کا اسی سے ہے اس لیے کہ شریان وریدی
مخصوص تنفس سے ہے اور غذا کہ اس شریان سے آتی ہے نہایت تھوڑی آتی ہو تو رگ کی
فضا میں امتلا نہو اور نفوذ اور خروج ہوا کو مانع نہو جان تو جو غذا کہ ریہ کو پہونچتی ہے کہ جو پختگی کامل
رکھتی ہے جلد مستحیل بعضو ہوتی ہے اور یہ اسواسطے ہوا کہ ریہ بسبب مشغول ہونے کے طرف امر

تنفس کے اور بسبب دوام حرکت کے خوب ہضم کرنے سے قاصر ہے بنا براں قادر مطلق فی نے اوسکا بھی غذا ایسے پختہ منفعر فرمائی ہے تو تھوڑے تصرف سے صورت غذائی چھوڑ کر شکل عضوی پہن لی گوشت ریہ کا صاحب خلل اور جامع شعبوں رگوں کا ہے اور واسطے غلبہ ہوائیت کے سرخی اوسکی مائل بسفیدی ہے کہ گلابی اوسکو کہتے ہیں **فائدہ** دوسرا منفعت ریہ کی بیچ بدن کے استنشاق ہوا کا ہے اور تصفیہ ہوا کا اور نکالنا فضلات کا جیسا کہ کہا گیا لیکن نفع استنشاق کا وہ ہے کہ ایک تنفس میں یعنے ایک مرتبہ کے دم لینے میں بہت ہوا منجذب ہو اور واسطے پہونچنے بدل کی موجود اور مستعد رہے تو اگر اتفاق حبس نفس کا پڑے اور بیچ داخل ہونے ہوا سے خارجی کے کچھ تعطل واقع ہو جیسا کہ وقت غوطہ مارنے کے اور چلانے کے اور دم روکنے کے قصداً وقت گذرنے کے اپنے قاذورات کے اور سوا اسکے ہوتا ہے اضطرار نہو اور ہوا سے موجودہ ریہ کی واسطے ترویح دل کی ایک زمانہ لائق تک کفایت کرے اسواسطے کہ دل اس سبب سے کہ کثیر الحرارت ہے ہمیشہ طرف برودت کے محتاج رہتا ہے اور کوئی سرد غیر مفرط البرد کہ دم بدم پہونچے اوپر دل کی سوا ہوا کے نہیں ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ہوا اگرچہ گرم ہے لیکن نسبت بدن کی سردی خصوصاً نسبت عضو باطنی شدید الحرارۃ کے ساتھ اس بات کے کہ جو ہوا ہمارے پاس ہے اسنے دمائی سے برودت مائی کو حاصل کیا ہے بالجملہ اکثر حیوان بری اسکے محتاج ہیں اور بیچ سرد دل کی قید غیر مفرط البرد کی ہمنے کی ہے کہ دل معدن روح کا ہے اور روح گرم اور لطیف ہے پس برد مفرط سے افسردہ ہو جاویگی **فائدہ** تیسرا شریان وریدی بیچ جرم ریہ کے متفرق ہوتی ہے اور ایک طبقے کی بنائی گئی تو نفوذ ہوا کا بیچ اوسکے مسام کے آسانی سے ہو اسواسطے پہونچنا ہوا سے ریہ کا دل میں اسی راہ سے ہے کہ مسام کی راہ سے بیچ جوف رگ مذکور کے آتی ہے اور دل کو پہونچتی ہے اور پہلی سے الجزے اوسکے ہوئیں بلکہ نکلتے ہیں نہ یہ کہ منہ شعبوں رگ مذکور کے بیچ جوف ریہ کے کھلے ہوئے واقع ہیں جیسا کہ منہ ماسار یقا کے بیچ معدہ کے اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا پہونچنا ہوا کا کہ اسنے ابھی اوسکا قوی ہے بدون [illegible] کے اور بدون اصلاح پانے کے دل کو ہوتا اور تکلیف دیتا اسلئے کہ مدخل ہوا کا اسمام رگ سے منفذ ہو اتو بسبب ضیق منفذ کے جلد نہ گذرے اور ٹھہرے یہانتک کہ کثافت سے پاک ہو اور مناسبت ساتھ مزاج دل کے پیدا کرے اور عمدہ ترین آلات تنفس میں

ریہ ہے لہذا اوسکو مبدء الحیوۃ کہتے ہین اسواسطے کہ اگرچہ حصول استنشاق کا تمام بدن سے ہوتا ہے
اسلیے کہ براہ مسام جلد سے ہوا بیچ منافذ شرائین کی آتی ہے اور ترویح روح کی کرتی ہے لیکن ترویح دائم
وابستہ ہے استنشاق ریہ سے اور بقاے زندگانی کا اوسی پر موقوف ہے نہایت یہ ہے کہ اگر
حصر نفس کی عادت کرین ایک زمانہ دراز تک اوسپر قدرت پاتے ہین اور اوسوقت مین جو ہوا کہ
ریہ مین محصور ہے امر ترویح دل کو سرانجام دیتی ہے اسواسطے کہ حبس نفس سے بیچ منجذب ہونے
ہواے ریہ کے طرف دل کے فتور پڑتا ہے اسواسطے کہ حرکت دل اور شرائین کی قبض اور بسط
کہتے ہین دائمی ہے خواہ نفس کو روکین خواہ نہ روکین نہایت یہ کہ ہم لینے مین اسکے مدد نہی ہوا
آتی ہے اور ترویح روح کو کرتی ہے اور اوپر تقدیر حبس کے جب تک کہ ہواے محصور بیچ ریہ کے
کثرت آمیزش ابخرۂ قلبی سے گرم نہین ہوئی ہے اور کمتر مزاج دل سے ہے ترویح اوسکی کفایت
کرتی ہے اور جو گرم ہوی اضطرار طرف ہواے خارجی کے ہوگا اور اگرچہ داخل ہونا ہوا کا بیچ منافذ
شرائین کی مسام جلد سے بھی دائمی ہے بنا بر قبض و بسط شرائین کے لیکن تمام اونکے فعل کا
اس امر مین بھی تنفس سے مربوط ہے مگر وہ کہ کثرت عادت کرنے حبس نفس سے جذب نسیم کا
منافذ شرائین سے عادت ہوتی ہے جیساکہ بیچ اہل ریاضت کے مشہور ہوتا ہے کہ بہت تک
حصر النفس رہتے ہین اور پوشیدہ نہ ہی کہ ہوا مدد رقیق روح کی ہے مانند پانی کی واسطے غذا کے
اور جیساکہ پانی خالص غذا نہین ہوتا ہے ہوا اکیلی بھی روح نہین ہوتی اور اوس قوم نے
کہ یہ گمان کیا ہے باطل ہے اسواسطے کہ ثابت ہوا ہے کہ بسیط غذاے مرکب کی نہین ہوتی ہے
بسبب نہونے مناسبت کے درمیان دونون کے اسواسطے کہ درمیان غاذی اور مغتذی
کے مناسبت شرط ہے لیکن پانی جو ساتھ رطوبات کے مرکب ہوتا ہے غذا ہوتا ہے اسیطرح
ہوا ساتھ ابخرون کے مادہ روح ہوتی ہے اما القلب فانہ جسم مخروطی کھیئۃ الصنوبر لیکن دل ایک
جسم ہے مخروطی شکل مانند صورت صنوبر کے یعنی ایک طرف سے موٹا اور دوسری طرف سے
باریک ہے قاعدتہ فی وسط الصدر قاعدہ اوسکا درمیان سینے کے ہے وراسہ مائل
الی جانب الیسار اور سر اوسکا مائل طرف بائین کی اور پوشیدہ نہ ہے کہ سر دل کا نیچے کی
جانب ہے اور مقابل پستان بائین کے پہونچا ہے اور قاعدہ اوسکا اوپر کی جانب ہے

تشریح القلب

اس شکل پر ہے نفع بیچ مائل ہونے دل کی طرف بائیں کے یہ ہے کہ جگر سے بعید ہو واسطے

تفاوت دل اور برابر ہونے دونون طرف بدن کے بیچ حرارت کے اسواسطے کہ دل اور کبد دونون

گرم ہین اور جو دل شریف ترین سب اعضا مین تہا اور سینہ کہ صندوق بدن کا ہی اوس مین

ودیعت کیا گیا تو محفوظ زیادہ وہو احمر قانی اور وہ سرخ رنگ مائل بسیاہی ہی مرکب من اللحم واللیف

والغضروف والغشاء الصلب اور مرکب ہے گوشت اور لیف اور غضروف اور غشاے

سخت سے اور جان تو کہ گوشت اوسکا سخت پیدا کیا گیا ہے تو آفت کو قبول نہ کرے

جلدی سے اور یہی بواسطہ اجتماع حرارت کے تلطیف خون کی بوجہ احسن اور اکمل کرے

تو روح اوس سے پیدا ہو اور لیف اوسکی تین قسم ہے طویل واسطے جذب کی اور عریض واسطے

دفع کی اور مورب واسطے امساک کی تو ہر قسم حرکت کی واقع ہو اور فوائد اور بہی ہین اور غشا اوسکی

اسواسطے سخت پیدا کی گئی ہے تو پناہ ہو آفات کے پہونچنے سے لہذا غشاے مذکور اوپر جرم

دل کی چڑہی اور ملی نہین ہی بلکہ اوٹہی ہوئی اور جدا ہے مگر نزدیک اوسکی اصل کی کہ قاعدہ ہے

اتصال رکہتی ہی اور نفع دوسرا بیچ جدا ہونے غشا کے سہولت انبساط غشا کا ہے اور جانین

کہ ارتباط رباطون کا اور جمنا شرائین کا جانب قاعدہ سے واقع ہے اور یہی اسجگہ ایک عضو ہے

عظمی مانند بنیاد کے کہ کچہ غضروف سے مشابہت رکہتا ہے اور حقیقت مین غضروف

نہین ہے اور نفع اوسکا یہی سبب ہی نکلنی شرائین کی ہے اور یہی اسیطرف وہان کہ مدخل اور ہو

نسیم کا ہے دو ٹکڑے گوشت کے کہ عصبی ہین نکلے ہین اوپر شکل دو کان کی کہ اوسکو اذنی القلب

کہتے ہین دخول نسیم اور خروج بخار کو مستعد کرنے والے ہین جسوقت دل منقبض ہوتا ہے

یہ دونون فراہم ہوتے ہین تو نسیم کو کہ لیا ہی دل کی اندر جاوے اور جو منبسط ہو دونون پہر چوڑی

ہوتی ہین تو ہوا کو حاصل کرین وہو منبع الحرارۃ الغریزیۃ اور دل جگہ پیدا ہونی حرارت غریزی کا ہے

اور معدن روح کا ہے اور بیان وجود حرارت غریزی کا مفصل کہ آتی ہین ہم ولہ بطنان اور

دل کی دو بطن یعنے خانے ہین موافق قول جمہور کے احدہما الایمن ایک اونسے داہنی طرف

ہے وہذا مملو بالدم الکثیر والروح القلیل اور یہ بطن بہرا ہے بہت خون اور تہوڑی روح سے ہے

اسواسطے کہ جگر سے ملا ہے اور عمدہ فعل اوسکا مشغول ہونا جذب غذا سے اور استعمال کرنا غذا کا

ولہ مجاز یجری عیہما من القلب الی الریۃ دم الغذاء اور واسطے اس بطن کی راہین ہین کہ جاری ہوتا ہے بیچ
اوسکے دل سے طرف ریہ کی خون غذا کا یعنے خون کہ وہ غذا ہے ومن الریۃ الی القلب اور جاری ہوتی ہے
ریہ سے طرف دل کے ہوا جان تو کہ ایک مجری طرف جگر کے ہے اور ایک ورید وہان داخل ہوئی ہے
واسطے پہونچانے خون کے جگر سے دل مین اور دوسرا مجرا طرف ریہ کے ہے ایک ورید شریانی اوس سے
نکلکر ریہ کو پہونچی ہے واسطے پہونچانے غذا کے ریہ کو جیسا کہ بیچ تشریح ریہ کے کہا گیا اور اس سبب سے
کہ زیادہ اوپر ایک کی حکم جمع کا رکہتا ہے اطلاق مجاری کا اوپر دو مجرے کے باک نہین ہے اور ہر چند
شریان وریدی سے کہ بطن الیسر سے نکلی ہی بہی حصول جذب ہوا کا اور دفع بخار کا ہوتا ہے لیکن مخصوص
زیادہ اور عمدہ زیادہ اس بات مین ورید شریانی ہے والثانی الایسر اور بطن دوسرا بائین طرف ہے اور
یہ نسبت ایمن کے بڑا زیادہ اور مضبوط زیادہ ہے وہو مملو بالروح الکثیر والدم القلیل اور بطن چپ
بہرا ہے روح حیوانی بہت اور خون تہورے سے ہلاک امر کا دل سے پیدا کرنا روح کا ہی اور عمدہ
غرض وجود خون سے اوسمین پیدائش روح کی ہے اوس سے اور مصاحب ہونا خون کا ساتہ روح کی
بیچ شرائین کے دونون طریق شریان سے اسواسطے کہ خون بمنزلہ مرکب کے واسطے روح حیوانی کے
اور بمنزلہ ذخیرہ کے ہے تو نزدیک نقصان روح کے روح دوسری از روے مدد کے پیدا بہی ہوتی ہے
اسواسطے کہ بیچ شریان کے بہی روح پیدا ہوتی ہے لیکن نہ اسطور پر کہ بیچ دل کے ہوتی ہے اور جو مبدء
شرائین کا دل ہے پیدایش اوسکی شرائین بہی اونکے مبدء کے فیض سے ہے اور اسی سبب سے
ہے تخصیص مبدء ہونے دل کا واسطے روح کے وہو منبت الشرائین اور بطن ایسر محل
جمنے شرائین کا ہے اور یہ بطن بہی دو مُنہ رکہتا ہے ایک مُنہ شریان عظیم ہے کہ سب شریان
بدن کے اوس سے نکلے ہین اور دوسرا مُنہ ایک شریان ہے کہ ریہ کو گئی ہے اور نفوذ ہوا کا
ریہ سے دل کو اس سے بہی حاصل ہوتا ہے اور شریان وریدی نام ہے فائدہ درمیان دو بطن
مذکور کے ایک مجری واقع ہے کہ جو خون کہ ایمن سے ایسر مین آتا ہے یہان نضج پاکر اور ساتہ
معدن روح کے کہ بطن ایسر ہے مناسبت پیدا کرکے آتا ہے اور مجرے مذکور وقت جوڑ ہونے
دل کے وسیع ہوتا ہے اور وقت دراز ہونے دل کے بند ہوتا ہے یعنے انضمام و انبساط اوسکا
موافق انضمام و انبساط دل کے ہی اور قیاس بعض نے کیا ما متقابس بطن اوسط دماغ کے ہے اور بعضے اسکو بہی

بطن کہتے ہین اور دل مین تین بطن ثابت کرتے ہین لیکن جالینوس اور محققان اوسکو دہلیز اور منفذ شمار کرتے ہین اور ہرایک کو درست ہے کہ اصطلاح مقرر کرے اور قاعدہ بطن ایمن کا بہت نیچے ہے بہ نسبت قاعدہ بطن ایسر کے اور حکمت اس مین یہ ہے کہ جو کچہ صاف ہے ایسر مین آوے اور جو کثیف ہے وہان رہ جاوے بسبب تقعر اور تسفل ایمن کے بہ نسبت ایسر کے

انتباہ جو حیوان کہ دل اوسکا بڑا ہو اور قلیل الحرارت نہو دلیر ہوتا ہے اور جو حیوان کہ دل اوسکا چھوٹا ہو لیکن کثیر الحرارت ہو وہ بھی دلیر ہوتا ہے اور جو حیوان کہ دل اوسکا قلیل الحرارت ہوتا ہے اگرچہ بڑا ہو نامرد ہوتا ہے مانند اونٹ اور خرگوش کے اور پوشیدہ نرہے کہ دل الم کو تحمل نہین کرتا ہے اور نہ ورم کو اسی سبب سے بعد ذبح حیوان کی کوئی آفت دل مین پائی نہین جاتی بخلاف اور اعضا کے کہ اکثر یادف دکہلائی دیتے ہین اور کبہی پایا جاتا ہے بیچ دل بعض جانورون کے کبیر الجسد کی ایک ہڈی بمنزلہ غضروف کے اور کبہی دل بعض بندر کا صاحب دو سر کا پایا جاتا ہے اور قوت حیات کی ویسے ہے کہ جو دلکو حیوان سی جدا کرتے ہین حرکت بیچ دل کی ایک زمانی تک محسوس باقی ہین اور جو بعضے اطبا نے کہا ہے کہ دل قبیل عضلہ سے ہے شیخ رئیس اور علما نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ اوسنے خطا کی نہایت یہ کہ وہ شدید المشابہت ہے غضروف سے لیکن حرکت اوسکی غیرارادی ہے اور شک نہین کہ حرکت عضلی کی ارادی ہے

الفصل الخامس فی تشریح حجاب الصدر والمعدۃ والامعاء

فصل پانچوین ثابت ہے بیچ تشریح پردہ سینہ کے اور تشریح معدہ اور امعا کے اما حجاب الصدر فھو مرکب من اللحم والعصب الحساس المحرک لیکن پردہ سینہ کا پس وہ مرکب ہے گوشت سے اور عصب حس والا اور حرکت دینے والے سے ومنفعتہ انبساط الصدر والقباضہ اور نفع اس حجاب کا کہلنا سینہ کا ہے واسطے جذب ہوا کے اور بند ہونا سینے کا واسطے پہیر لانے ہوا کے جیسا کہ منفح مین مشہود ہے اور حجاب مذکور فاصل واقع ہوا ہے درمیان اعضاے تنفس کے اور اعضاے غذا کے تو اعضاے تنفس الجزون غذا سے محفوظ ہین اور وہ آخر ہڈی عظام قص سی نکلا ہے اور اسفل کو منحدر ہوکر اوپر سبیل توربیت کے اور آخر فقرے فقار صدر تک منتہی ہوا اور وہان ساتہ سب اضلاع کے ملتحم ہوا ہے اور راہ بیمین دو سوراخ ہین ایک اکر واسطے نفوذ مری اور شریان کبیر کے اور دوسرا صغیر واسطے صعود جزو

اوس رگ کے کہ نام اوسکا ابہر ہے اور وہی ابہر محدب کبد سے نکلی ہی بالجملہ اس حجاب حاجز کو
جمہور دیافرغما کہتے ہین مگر صاحب اسباب و علامات کہ حجاب متعرض بین الکبد والمعدہ کو اس
نام سے بیان کیا اور بعض لوگ حجاب مذکور کو عضلے سے شمار کرتے ہین **فائدہ** اوس جگہ سے
کہ مبدء اس حجاب کا ہے ایک غشا پیدا ہوئی ہے اور اعلے کو آئی اور دو شق ہوے ایک طرف
خلف سینہ کے اور دوسری طرف قدام کی اوپر اوس جگہ کی کہ ملتقی ترقوتین کا ہے مل گئی ہے
اور جگہ پیدا ہونے ذات العرض اور ذات الصدر کی یہی غشا ہے اگر ورم بیچ شق قدامی کی ہو
ذات الصدر اور اگر بیچ شق خلفی کے ہو ذات العرض کہتے ہین اور اس غشا کو ساتھ حجاب مذکور کے
کچھ علاقہ نہین ہے واما المعدۃ فہی جسم مستدیر الہیئۃ مرکبۃ من اللحم والعصب والعروق والشرائین
لیکن معدہ پس وہ جسم ہے کہ روی شکل مرکب ہے گوشت اور عصب اور رگون کی یعنے اوردہ
اور شرائین سے اور وہ دو طبقہ رکھتا ہے مانند امعا کے طبقہ داخلی عصبانی ہے اور خارجی لحمانی
اور صورت معدہ کی ساتھ کدوے گردن دراز کے مشابہت دیتے ہین اور استدارت اوسکی بیقطر
ماتحت مری کے ہے اور مری بھی جزو معدہ کی ہے جیسا کہ مولف کہتا ہے وتنقسم الی اجزاء
ثلثۃ اور تقسیم ہوتا ہے معدہ طرف تین جزو کے المری وفم المعدۃ وقعرہا ایک مری دوسرا فم معدہ
تیسرا قعر معدہ جیسا کہ ہر ایک ان تینون سے جدا جدا کہے جاتے ہین اما المری فانہ تبتدی من
اقصی الفم الی عند مقطع عظام القص لیکن مری اپس تحقیق وہ شروع ہوتی ہے نہایت
حلق سے اور پہونچتی ہے قریب اوس جگہ تک کہ انتہا ہڈی سینہ کی ہے اور نہین ہے نیچے
اوسکے مگر غضروف خنجری اور پوشیدہ نرہے کہ مری نیچے قصبہ ریہ کے واقع ہے لہذا اسکے
امراض مین رکھنا دوا کا درمیان دونون شانے کے چاہیے اور راہ وارد ہونے طعام اور
شراب کی حلق سے طرف معدہ کے یہی ہے اور وہی مری مرکب ہے گوشت وغیرہ سے
کہ مذکور ہوا بخلاف اوسکے مقطع کے کہ اوسکو فم معدہ کہتے ہین کہ وہ گوشت سے خالی ہے
اور طبقہ غشائی کہ طرف باطن مری کے ہوتا ہے لیفین اوسکے دراز ہین اور طبقہ غشائی کہ
اوپر اوسکے محیط ہوا لیفین اوسکے مستعرض ہین اور حکمت اوسکی درازی ہین اور اوسکی چوڑائی
مین آسانی نکلنے کی ہے کما لا یخفے واما فمہا فعند مقطع عظام القص لیکن فم معدہ نزدیک

تشریح المعدہ

انتہاے ہڈی سینہ کے ہے مقابل عظم خنجری کی وہو عار من اللحم اور وہ گوشت سے خالی ہے
اور عصبہ بیچ اوسکے شدید ہے اور حکمت اس مین یہ ہے کہ شدید الحس ہو واسطے دریافت
کرنے بھوک کے کہ سرمایہ بقاے حیوان کا ہے اور بیچ اس جگہ کے ایک شعبہ عصب دماغ سے
متفرق ہوا ہے واسطے افادہ حس کے اور اسی سبب سے ہے کہ استشمام روایح کریہ کا متلی پیدا
کرتا ہے اور اثر پانی بہت سرد کا درمیان حاجبون کے محسوس ہوتا ہے اسلیے کہ عصب مذکور
جو دماغ سے نکلتا ہے حاجبون پر مرور کرکے طرف فم معدے کے آتا ہے اور فم معدے کو
مبدء الاتساع بھی کہتے ہین اسواسطے کہ اتساع بیچ معدہ کے وہان سے پیدا ہوتا ہے اور
بعضے فواد نام رکھتے ہین واسطے نزدیکی کے فواد سے یعنی دل سے واما قعرہا فقضیہ اللحم لیکن
قعر اوسکا پس اوسمین گوشت ہے اور اس سبب سے ہاضمہ قعر معدہ مین بہت ہے وہو موضع
فوق السرۃ اور محل قعر معدہ کا اوپر ناف کے ہے اور وہ تھوڑا جانب داہنی مائل ہے واسطے
حاصل کرنے حرارت کے کبد سے تو ہضم قوی ہو اور اس واسطے کہ انحدار غذا کا بعد ہضم کے
طرف جگر کے آسانی سے ہو ومنفعتہا ہضم الغذاء اور نفع معدہ کا ہضم غذا کا ہے تو وہ غذا کو مستعد
کرے واسطے فعل کبد کے جیسا کہ مری اور فم مستعد کرنے مین غذا کو واسطے فعل معدے کے

فائدہ جیسے اوپر سے مری ہے نیچے سے معاے اثنا عشری ہے مری مدخل طعام کا ہے
اور معا مخرج اوسکے فضلے کا ہے جیسا کہ مذکور ہوگا لیکن معدہ پیچھے سے ساتہ فقرون کے
اور داہنی جانب سے ساتہ کبد کے اور جانب بائین سے ساتہ طحال کے مربوط ہے
رباطون سے اور یہ بھی مانند مری کے صاحب دو طبقہ کا ہے اور لیفین طبقے داخلی کی لانبی
اور ترچھے ہین اور لیفین طبقے خارجی کی عریض ہین واسطے اوس فائدے کے کہ ہم کہہ آئے ہین

انتباہ غذاے معدے کی خون سے ہے کہ اوسپر ٹپکتا ہے عروق سے یا منصب ہوتا ہے
اوسپر جگر سے اور جو بعض لوگ کہتے ہین کہ غذا اوسکی اوس طعام سے ہے کہ وہ معدے مین
منضم ہوتا ہے معقول نہیں ہے اسواسطے کہ بیچ ہضم کیلوسی کی غذا مستحیل ہوتی ہے کیفیت سے
نہ نوعیت سے اور واسطے تغذیہ کے استحالہ کیلوس کا اوسکی نوعیت سے امر حاصل ہونا
خلط کا لازم ہے اما الامعاء فہی اجسام عصبانیۃ مضاعفۃ ذات حس عرلیۃ من العصب والشحم

فم معدہ کو مبدء الاتساع اور بعضے فواد کہتے ہین

غذا معدہ کی خون سے

والعروق والشرائین لیکن رودے یعنے انتڑیان بس وہ جسم ہین عصبی مضاعف صاحب حس مرکب ہے عصب اور شحم اور عروق اور شرائین سے وہی ستۃ بالعدد اور امعا چہ عدد ہین الاثنا عشری والصائم والدقیق والاعور والقولون والمستقیم چنانچہ ہر ایک جدا جدا لکھی جاتی ہین پوشیدہ نرہے کہ تین انتڑی اوپر کو علیا کہتے ہین اور اس سبب سے کہ جرم اسکا باریک ہی دقاق بھی کہتے ہین اور ان انتڑیون مین چربی نہین ہے بسبب نزدیک ہونے کے اعضای گرم سے لیکن بیچ سطح باطن انکی کے رطوبت لزج واقع ہے قائم مقام چربی کے تو دفع مضرت تیزی صفرا وغیرہ کی کرے جرم امعا سے اور رطوبت مذکورہ کو اغراس کہتے ہین اور وہ جمع غرس کی ہے ساتۃ غین معجمہ کے اور تین انتڑیان نیچے کو سفلی کہتے ہین اور اس سبب سے کہ جرم اونکا غلیظ اور موٹا ہے غلاظ بھی کہتے ہین اور بیچ انکے باطن کے واسطے غرض مذکور کے چربی بچھائی ہے خاصۃ اور ابتداے امعا کی معدے کے نیچے سے اور انتہا اوسکی مقعدہ تک جیسا کہ ہم ذکر کرتے ہین جان تو کہ پہلی انتڑی اثنا عشری ہے اور وہ ملی ہے معدے سے مقابلہ مری کے ہے کہ بیچ وسط اعلاے معدے کے مری ہے بیچ وسط اوسکے اسفل کے یہ ہے واسطے نکلنے ثقل کے اور منہ اوسکا مسمے ہے بنام بواب کے اوپر مذہب اصح کے اور تجویف اسکی نسبت مری کے تنگ واقع ہوئی ہے اور بحکم خداوند تعالے یہ بواب جب تک کہ طعام ہضم پاتا ہے بند رہتی ہے بعد اوسکے کہلتی ہے تو فضلہ منحدر ہو جاوے اور اثنا عشری اس سبب سے کہتے ہین کہ لنبائی اسکی بارہ انگلی مضموم ہوتی ہے اسکی صاحب کی انگلیون سے اور ہر چند بواب نام اسکے منہ کا ہے لیکن کل کو بھی کہتے ہین تسمیہ الشی باسم اشرف اجزائہ اور یہ انتڑی ٹیڑہی نہین ہے مستقیم الطول ہے معا دوسری صائم ہے اور وہ صاحب تلفیف اور التواے اور نفع اوسکے پیدا ہونیکا یہ ہے کہ جو غذا اسمین آوے دیر تک رہے تو جو غذائیت رہ گئی ہو کبد جذب کرے اور صائم اس سبب سے کہتے ہین کہ اکثر امرین خالی رہتی ہے اور کثرت خلو کے دو سبب ہین ایک وہ کہ نزدیک جگر کے ہے اور ماساریقا اکثر اوس سے ملی ہین خلاصہ غذا کا جلد تر جگر مین جاتا ہے اور دوسرا وہ کہ زہرہ یعنے پتے کی بیچ اسی انتڑی کے ہے صفرا لیکر پہنچتا ہے

امعا مین آتا ہے واسطے غسل ثفل کے پہلے صائم پر وارد ہوتا ہے اور جو صفرا بھی شدید الحدت
ہے اور ساتھ رطوبت کے نہین ملا انتڑی مذکور کو خوب دہوتا ہے فضلے سے ان دو سبب سے وہ
انتڑی اکثر خالی رہتی ہے اور صاحب تلفیف ہونا اسکا واسطے ٹھہرنے غذا کے منافی نہین ہے
اوسکے صائم نام ہونے سے اسواسطے کہ زمانہ ٹھہرنے غذا کا بہ نسبت زمانے خالی ہونے کے
بہت قلیل ہوتا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے اور لوگون نے کہا ہے کہ یہ انتڑی مرض مین زیادہ
تنگ ہوتی ہے اور معا تیسری دقیق ہے اور دقاق بھی کہتے ہین تسمیۃ للجز باسم الکل اسواسطے
کہ تینون انتڑی کو دقاق کہتے ہین اور اس سبب سے کہ دو انتڑیان مذکورہ بنام خاص مخصوص ہوئی ہین
اسکو بنام کل کے مسمے کیا بالجملہ وہ آخر امعاے علیا کی ہے نہایت ہلکی ہے اور تلافیف کثیر رکھتی ہے
ساتھ بہت گولاہٹ کے اور نفع تلافیف اور استدارت کا بہت پھرنا غذا کا ہے تو خلاصہ غذا کا
جگر جذب خوب کرے رگون ماساریقا سے اور فائدہ دوسرا پیچ ٹھہرنے غذا کے زمانے
دراز تک وہ ہے کہ تا آدمی جلد جلد محتاج تناول غذا کا نہو اور کشادگی ان تینون انتڑی کی برابر
ہے اور اوسی قدر منفذ کہ پیچ بواب کے ہے یہان تک اوسی قدر وسعت ہے اور ہضم
اگرچہ سب انتڑیون مین ہے لیکن پیچ علیا کے بہت ہے بسبب نزدیکی معدے اور کہتے
انتڑی چوتھی کہ پہلی امعاے سفلی سے اعور ہے اور وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ وہ ایک منفذ رکھتی
ہے واسطے مدخل اور مخرج کے اور بمنزلۂ تھیلی کے واقع ہے جو کچھ اوسمین آتا ہے مرجعیت
قہقری شکل آتا ہے اور منفعت اوسکی اعوریت کی یہ ہے کہ تو بمنزلہ خزانہ کے ہو واسطے ثفل کے
اور اس سبب سے مجری امعا کا سدہ اور قولنج سے محفوظ ہوا اور یہی حاجت تبرز کی ہر وقت نہو
اور نسبت اس انتڑی کے بقیاس اور امعاے غلاظ کے مانند نسبت معدے کے ہے بہ نظر
امعاے دقاق کے یعنے جیساکہ ہضم معدے مین بہ نظر دقاق کے بہت ہے ہضم اس انتڑی مین
بھی بہ نظر قولون اور مستقیم کے زیادہ ہے لہذا میل داہنی طرف اکثر رکھتی ہے واسطے استفادہ حرارت
ہاضمہ کے جگر سے اور طرف پشت کے کمتر ہے اور مبدء تمامی استحالہ غذا کا یہی انتڑی ہے
اور وہ کوئی رباط سے بندھی نہین ہے اسی سبب سے متحرک اور منتقل رہتی ہے اور پیچ بیماری
فتق کے اکثر یہی انتڑی پیچ کیسہ خصیہ کے اونزتی ہے اور فائدہ دوسرا اعوریت مین یہ ہے

کہ بسبب ٹھہرنے فضلے کے اسمین ریدان پیدا ہوں امعا مین اور یہ انتڑی اونکی جگہہ ہے نکی ہو
اور نفع پیدا ایش دیدان کا بہت ہے اور اکثر مرض عفنی بسبب پیدا ایش دیدان کے پیدا نہین ہوتے
لیکن اس شرط سے کہ وہ قلیل العدد اور صغیر الحجم ہون ورنہ پیدا ایش اونکی خود مرض ہے اور لوگون
نے کہا ہے کہ کم کوئی ہوگا کہ دیدان سے خالی ہو اور باوجود اسکے کثرت اور برائی اونکی کہ باعث
مرض کا ہے بہی کم ہے فضل خالق تعالے سے اور پانچوین انتڑی قولون ہے اور یہ ساتھ منہ
اعور کے ملی ہے بخلاف اور امعا کے کہ ہر ایک نیچے دوسرے کے ملی ہے اور وجہ اسکی بیچ
اعور کے معلوم ہوئی ہے اور یہ انتڑی ہرچند غلیظ زیادہ اور امعا سے ہے لیکن تنگ زیادہ
ہے وسعت اسکی نسبت اعور اور مستقیم کے اور وہ جو پیدا ہوتی ہے پہلے داہنی طرف
میل کرتی ہے اور نزدیک جگر کے پہونچکر بائین طرف پھرتی ہے مائل بہ اسفل اور نزدیک
طحال سے گذر کر اور کش ران چپ کے یعنے چڈہے کے نزدیک ہوکر پھر داہنی طرف پھرتی ہے
اور برابر فقرے قطن کے آکر نیچے جہو نکلتی ہے اور مستقیم سے ملتی ہے اور جاننا کہ اوسجگہ کہ بائین
طرف پہونچی ہے نزدیک تلی کی نہایت تنگ ہوئی اور فراہم ہوئی اسی سبب سے جب
تلی ورم کرتی ہے ثفل اور ریح انتڑی سے نکلتا ہے آسانی سے اور حاجت اسکی پڑتی ہے پہلوی چپ کہ
ملین نزدیک نکلنے کے تومد دیوے اوپر نکلنے کے اور پوشیدہ نہ ہے کہ نام اسکا قولنج سے مشتق
ہے اور جو قولنج اکثر اسی مین ہوتا ہے یہ نام اسکا رکہا تسمیۃ الشئے باسم الحال اور نفع پیدا رہونے کا وہی ہے
کہ اوپر بیان ہوا اور معا چہٹی مستقیم ہے اور وہ اگرچہ کوتاہ ہے لیکن فراخ زیادہ ہے قریب فراخی
معدے کے اور نفع فراخی کا یہ ہے کہ تو مخزن ثفل کا ہو اور بہت چیز اوسمین سما سکے تو وقت دفع کی
نکلنا اوس چیز کا آسانی سے ہو اسواسطے کہ جو چیز کہ بہت ہے بالطبع میل اسفل کی طرف رکہتی ہے
واسطے ثقالت کے کہ کثرت کو لازم ہے بخلاف شئے القلیل کی کہ محتاج قاصر کی ہے بیچ نکلنے کے
اور قاسر دافعہ ہے اور شاید کہ دافع سے بہی منفعل نہو بسبب قلت مقدار کے اور بازرہنے
طبیعت کے اوسکے دفع سے اور جاننا چاہیے کہ بعض لیفین اس معا کے صاحب جذب ہین
تو اپنے اوپر سے خصوصاً قولون سے جذب کرے ثفل کو اور پاک رکہے اوسکو سددون کے
پیدا ہونے سے اور مستقیم اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ قولون سے دیر تک سیدہی واقع ہوئی ہے

بدون کجی کے استقامت کیا ہے اوپر قطن کے اور اس کی کنارے نزدیک مقعدہ کے عضلہ ہے کہ
اوسکو شرج کہتے ہیں بشین معجمہ اور جیم کے کام اسکا یہ ہے کہ نزدیک تبرز کے ڈھیلہ ہو جاتا ہی تو منفذ
مقعدہ کا کھل جاوے اور ثقل نکل آوے اور پھر بعد حاصل ہونے حاجت کی منقبض اور بند ہو
تو منفذ میں تنگی آوے اور جو امعا مین ہے بیوقت نہ نکلے اور اوپر سطح داخلی اس معا کی رطوبت
لزج مخاطی واقع ہی ساتھ تمدید کے واسطے حفاظت امعا کی او منع کرنے تکلیف کے عفونت سے اور اس
رطوبت کو بھی اغراس کہتے ہیں اسواسطے کہ اغراس امعاے علیا سے مخصوص نہیں ہی کما لایخفے
اور جاننا چاہیے کہ ثفل جب تک کہ بیچ اعور اور قولون کے نہیں آتا ہے عفونت نہیں کرتا ہے
ومنفعتہا دفع ثقل الطعام

الفصل السادس فی تشریح الکبد والمرارۃ والطحال

فصل چھٹی ثابت ہی بیچ تشریح جگر اور تلخہ اور سپرز کی اما الکبد فہی جسم مرکب من اللحم والعروق والشرائین
والغشاء الذی یستر ہا لیکن جگر وہ جسم ہے مرکب گوشت اور رگون اور شرائین او غشا سے کہ جگر کو
چھپا لیا اور گوشت اوسکا سرخ ہے مانند خون جامد کے ولیس لہا فی نفسہا حس اور کبد کو فی ذاتہ
حس نہیں ہی فائدہ بیحسی ہونی کا یہ ہے کہ تکلیف نہ پاوے تیزی اخلاط سے اسواسطے کہ وہ مولد
اور منشا اخلاط کا ہے اور اکثر اوسمین خلط غیر طبیعی لذاع ہوتا ہے پس اگر صاحب حس ہوتا متاذی
رہتا ہمیشہ واما غشاءہا فانہ حس کثیر لیکن وہ غشا کہ مجلل اور ساتر اور حافظ شکل کبد کی ہی حس بہت
رکھتی ہی اور بسبب نفوذ اوسکے بعض اجزا کے ظاہر گوشت کبد کو بھی حصہ حس سے ہے اور یہ
سب اسواسطے ہے کہ جو کوئی آفت جگر کو پہونچے جگر کو خبردار کرے بیچ اکثر امور کے اور قدرت اوسکے
دفع پر حاصل ہو اور یہی غشا ربط دیتی ہی جگر کو ساتھ غشا سے مجلل معدہ اور امعا کی اور بھی ربط دیتی ہے
ساتھ حجاب کے بوساطت رباط عظیم قوی کے اور ساتھ اضلاع قلب کے بوساطت رباط صغیر
دقیق کی ولونہا شبیہ بالدم الجامد اور رنگ جگر کا مانند خون بستہ کی ہی بیچ کمودت اور غبرت کی اسواسطے
کہ وہ بیچ حقیقت کے خون ہے کہ حرارت سے منعقد ہوا ہے وہی منبت العروق الغیر الضوارب
التی تسمی الاوردۃ اور وہ جگہ جمنے رگون ناجہندہ کا ہے اور رگین مذکور کو اوردہ کہتے ہیں اور مفرد
اوسکا ورید ہے اور بیچ تشریح اوردہ کے کہہ آئے ہیں ہم یہان بھی تھوڑا کہ لازم محل کو ہے
کہا جاتا ہے جان تو کہ دو ورید کلیجے سے نکلین ہیں بمنزلہ جڑ کے ایک جانب حدبہ سے اور دوسری

طرف مقعر سے حدبی کو اجوف اور مقعری کو باب کہتے ہین جو واسطے پہونچانے غذا کے اعضا کو اوپر
نکلنے مائیت کے طرف گردے کے خاص ہوئی شعبے اجوف کے ہین اور جو واسطے جذب خلاصہ
کیلوس کے معدے اور امعا سے خاص ہے اور ماساریقا نام ہوا شعبے باب کے ہین جیسا کہ نیچے ذکر
اوسکے مشروحاً گذرا بالجملہ تشرب جگر کا خلاصہ کیلوس سے مانند تشرب اسفنج کے ہے پانی سے
اسواسطے کہ کبد تجویف وسیع نہین رکھتا ہے مانند معدے کے کہ غذا جمع ہوا ایک فضا مین اور جاننا چاہیے
کہ اوپر جگر کے زیادتیان ہین انگلی کی مانند کہ اونکے سبب سے گرد معدے کے شامل ہوا ہے مانند اوسکی
کہ کوئی شخص کوئی چیز کو ہاتھ مین لیوے اور منبسط الکف ہوا اور ان زیادتیون کو زوائد کہتے ہین اور نفع زوائد
کا حاصل ہونا پیچیدگی اور انحنا ہے واسطے شامل ہونے کبد کے امعا پر اور زوائد کو بعض آدمی مین چار
ہوتی ہین اور بعضے مین پانچ اور بعضے مین وہ بڑے زیادہ زوائد مین مرارہ لٹکا ہے مائلا الی ناحیۃ المعدۃ
اور بیچ طرف مقعر کہ اوپر باب کے ہے ایک منفذ ہے طرف پتے کے واسطے دفع ہونے صفرا کے
اوس سے اور بھی اسی طرف مین منفذ دوسرا ہو طرف تلی کے واسطے دفع ہونے سودا کے اوس سے
اور بھی درمیان جگر اور دل کے ایک رگ واقع ہے واسطے افادہ اور استفادہ کے نام اوسکا ورید شریانی
ہے اور اطبا کو اس مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ جگر سے جمی ہے اور یہی اظہر ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ دل سے نکلی ہی اور جس طور پر کہ ہو وہ میانجی ہی درمیان جگر اور دل کی اور ہرچند بیچ نفس معدے کے
کوئی عصب نہین ہے لیکن ایک عصب باریک معدے سے جگر مین ملا ہے اور اس سبب سے
کہ وہ عصب نہایت باریک ہے معدے کو شراکت جگر سے مضرت کمتر پہونچتی ہے نزدیک لاحق ہونے
آفت کے بیچ جگر کے مگر یہ کہ الم قوی جگر مین ہو کہ اس صورت مین اذیت اوسکی معدہ تک پہونچتی ہے
بسبب مشارکت کے وموضعھا فی الجانب الایمن اور محل جگر کا داہنی طرف ہے وظھرھا ملاصق
بضلوع الخلف اور پشت جگر کی یعنی حدبہ اوسکا ساتھ پسلیان پیچھے کے ملی ہی اور یہ طلب بیچ بعضے
آدمی کے بشدت ہے اور جرم کبد ئی پسلی کو مس کیا ہے اور اوسپر تکیہ کیا ہے اور بیچ بعضے کے
مس شدید اور تکیہ نہین کیا اور شراکت کبد کی ساتھ پسلیون کے اور حجاب کے باعتبار اوسکی مماست
کے ہے وبطنھا ملاصق بالمعدۃ اور شکم جگر کا یعنے مقعر اوسکا معدے سے متصل ہی اور طریق
اشتمال کے واعلاھا ینتھی فیما بین الصدر اور سر جگر کا شروع ہوتا ہے درمیان حجاب سینہ کے

یعنے بہ ابراس حجاب سے واسفلہا ینتہی الی الخاصرۃ اور پائین جگر کا پہونچتا ہے طرف ہڈی خاصرہ کے
نیچے زیادہ قعر معدے سے تھوڑا ومنفعتہا تولید الدم لتغذیۃ الاعضاء اور نفع جگر کا پیدا کرنا خون کا ہے
بسبب احالہ کیلوس کی جیسا کہ بیان ہو گیا اور تخصیص کہ تولید خون کی باوصف اسکے کہ تولید اور اخلاط
کی بھی کرتا ہے واسطے عمدہ ہونے خون کے ہے اور بیچ مبحث اخلاط کے کہا گیا کہ غذا بیچ حقیقت کے
خون ہے اور باقی اخلاط بمنزلہ ابازیر مصلحہ کے ہین واما المرارۃ فملاصقۃ بالکبد لیکن تلخہ یعنے پتا وہ جسم ہے
کہ صغیر عصبانی مانند تھیلی کے ملاصقۃ بالکبد ملا ہے یعنے لٹکا ہے اوپر جگر کے سمت معدے کی جیسا کہ
گذرا ہے اور دو شعبے عصب اور شریان سے کہ اوپر کبد کے آتی ہین اوسمین پہونچتے ہین واسطے افادہ حس
اور حیات کے وہی وعاء المرۃ الصفراء اور مرارہ محل ہے صفرا کا ہے ومنفعتہا جذب المرۃ الصفراء من الکبد
اور نفع اوسکا جذب صفرا کا ہے جگر سے اسواسطے کہ اگر صفرا اسطرف نہ کہچتا اور جگر مین رہتا یرقان لاتا
اور بہت امراض پیدا کرتا اور نفع دوسرا یہ ہے کہ تو اوس سے صفرا اوپر امعا کے گرتا ہے واسطے غسل
اور تنقیہ کے جیسا کہ بیچ باب امعا کے گذرا اور شعبے کثیرہ مجرے مرارہ سے جانب امعا کے واقع ہین اور
بیچ اکثر آدمی کی شعبہ باریک اسفل معدے سے بھی ملا ہے واسطے پاک کرنے معدے کے رطوبات سے
اسواسطے کہ اکثر اجتماع رطوبات کا اوسمین باعث فساد ہضم کا اور آفات کا ہے اور کبھی ہوتا ہے
کہ یہ شعبہ وسیع پیدا ہو یا بہت شعبے طرف معدے کے واقع ہون اور اوس سبب سے آدمی ہمیشہ
بیچ تکلیف کے اور یہ بدخلقت ہے بیچ اکثر امر کے اور کبھی ہوتا ہے کہ یہ عارضی ہون اسواسطے کہ
حدوث مجاری جدیدہ کا ممکن ہے جیسا کہ مقرر ہوا واما الطحال فہو جسم مرکب من اللحم والشرائین متخلخل
اسود اللون شبیہ بالکبد لیس لہ فی نفسہ حس لیکن تلی ایک جسم ہے مرکب گوشت اور شرائین سے
اور صاحب تخلخل ہے واسطے سہولت قبول کرنے کے فضول سوداوی کو اور رنگ اوسکا مائل
بکمودت ہے اور مشابہ کبد کے ہے بیچ رنگ کے اور نہین ہے اوسکو فی ذاتہ حس تو متاذی نہو
اوس چیز سے کہ مستفرغ ہوتی ہے واما غشاوہ فلہ حس کثیر لیکن غشا اوسکی کہ اوسپر مجلل ہوئی عصبی ہے
اور صفاق سے نکلی اوسکو حس بہت ہے تا دریافت کرنا آفتون کا اور دفع کرنا اونکا ممکن ہو
اور جانین کہ غشائے مذکور سے روابط پیدا ہوے کہ اوسکو ساتھ معدہ اور اضلاع وغیرہ
کے مرتبط کیا ہے اور تلی بھی صاحب تحدب ہے حدبہ اوسکا جانب اضلاع کی ہے اور ارتباط اوسکی

حدبہ کا ایسا مضبوط نہیں ہے کہ دوسری طرف سے ہو لہٰذا وہ معدے سے الصاق رکھتے ہیں یہاں تک کہ بیچ سختی
تلی کی اور بیچ سختی جانب بائیں معدے کی فرق مشکل سے کر سکتے ہیں وموضعہ فی الجانب الایسر
بین ضلوع الخلف والمعدۃ اور مکان تلی کا بیچ بائیں طرف کے ہے درمیان پسلیاں خلف
کے اور معدے کے وہو وعاء المرۃ السوداء اور تلی جگہہ رہنے مرہ سودا کا ہے ومنفعتہ جذب المرۃ
السوداء من الکبد اور نفع تلی کا کھینچنا سودا کا ہے جگر سے اور اس جذب میں دو فائدے ہیں ایک
وہ کہ کلیجا سوداے زائد سے پاک رہے اور امراض سوداوی پیدا نہوں دوسرا وہ کہ تھوڑا اوس
سودا سے وقت خالی ہونے معدے کے اوپر فم معدے کے گرے واسطے تنبیہ اوسکے اور شہوت
طعام کی جیسا کہ ابتدا میں کہا گیا جاننا چاہیے کہ تلی دو منفذ رکھتی ہے ایک طرف مقعر کبد کی واسطے جذب
سودا کے اور یہ منفذ بڑا ہے اور دوسرا طرف فم معدے کے واسطے گرنے سودا کا اوپر فم معدہ کے اور یہ
منفذ چھوٹا ہے اور نفع بڑا ہے منفذ پچھلے کا اور چھوٹائی دوسرے کا ظاہر ہے تو سودا جگر سے
بفراغت نکل آوے اور تنقیہ جگر کے ظاہر ہووے اور ہرگاہ فم معدہ کے کم گرے تو کثرت جوع سے
تکلیف ظاہر ہو اور خاصیت تلی کی یہ ہے کہ جو تلی موٹی ہو بدن دبلا ہو اور جو تلی دبلی ہو بدن موٹا ہو
اور بیچ شرائین تلی کے خون پاک مانند جوہر تلی کی ہوتا ہے پس جو فضلہ ہے دفع ہوتا ہے اور جسوقت
ضعف بیچ دافعہ کے پڑتا ہے کبر و صلابت تلی میں واقع ہوتا ہے اور جسوقت ضعف بیچ جاذبہ کے ہوتا ہے
فساد بیچ جگر کے واقع ہوتا ہے اور بیماریاں سوداوی ظاہر ہوتی ہیں

الفصل السابع فی بقیۃ الاعضاء المرکبۃ

فصل ساتویں ثابت ہے بیچ بقیہ اعضاے مرکبہ کے وہی الکلیتان والمثانۃ
والانثیان والقضیب والرحم اور اعضاے مذکورہ یہ ہیں کہ کہا جاتا ہے اما الکلیتان فکل واحدۃ منہما
مرکبۃ من اللحم الصلب قلیل الحمرۃ وشحم کثیر وعروق وشرائین وغشاء لیکن گردے پس ہر ایک ان دونوں سے
مرکب ہے گوشت سخت تھوڑے کم سرخ سے اور بہت چربی سے اور رگوں سے یعنی اوردہ اور
شرائین سے اور نفع سختی گوشت کا یہ ہے کہ تو قوی الجوہر ہو اور انسلاے مائیت سے کہ اکثر بسبب
اختلاط اخلاط حادہ کے حدت کو حاصل کرتی ہے سریع الانفعال نہو اور بھی جگر سے جذب نہیں
کر سکے مگر چیز رقیق کو اور اس سبب سے کہ تلی انعقاد کرتی ہے مائیت کو خون سے سرخی اسکی
بہت نہیں ہے اور جو خشک جرم ہے چربی بہت اوسمیں وارد ہوئی ہے تو تعدیل کرے خشکی کو

ترطیب سے اور فائدہ اوردہ کا تغذیہ اور نفع شرائین کا پہونچانا حیات کا ہے جیسا کہ مخفی نہین ہے
ولیس لہما فی نفسہما حس اور نہین انکو فی ذاتہما حس اور نفع پیچیس ہونی کا نہ تکلیف پانا انکا ہے تیزی اور
شوریت مائیت سے واما غشاہما فلہ حس کثیر لیکن وہ غشا کہ اوپر انکے محیط ہے کثیر الحس ہے اور نفع
اسکا دریافت کرنا تکلیف کا ہے جب عارض ہو وموضعہما اسفل الظہر اور جگہہ انکی نیچے پیٹھ کی ہے
اوس جگہہ کہ کمر کہتے ہین اور گردہ داہنا نسبت بائین گردے کے تھوڑا اونچا واقع ہوا ہے ومنفعتہا
جذب البول من حدبۃ الکبد لتجری الی المثانۃ اور نفع گردون کا جذب کرنا پیشاب کا ہے حدبہ جگر سے
تو جاری کرے اوسکو طرف مثانے کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ باطن ہر گردے کے ایک تجویف ہے
کہ اوسمین آتی ہے مائیت جگر سے بواسطہ اوس رگ کے کہ مسمی بطالع ہے اور یہ رگ گردے مین
آکر پھیر اوپر کو نکلی ہے لہذا طالع کہتے ہین اور ہر گردے سے ایک رگ نکلتی ہے اور ان دونون کو طالعان کہتے ہین
اور جو نکلتی ہین پھیپھڑے اور دل کو پہونچتی ہین اسی سبب سے بیچ بیماری گردون کے منہ کی بو متغیر
ہوجاتی ہے اور راہ پہونچنے غذا کی ریہ اور دل کو اسی راہ سے ہے اور غرض اسمین یہ ہے کہ تو غذا ے
دل اور ریہ کی صاف اور لطیف ہو اور خوب ہضم پائی ہو اور بواسطہ اوسکے نفوذ کے بہت مجاری مین
سبکی حاصل کی ہو اوس مجری کو کہ درمیان گردے اور مثانے کے واقع ہے سربخ کہتے ہین یعنے موری
پانی کی اور کبھی حالب کہتے ہین بجاے مہملہ اور بالجملہ مائیت کہ جگر سے اوپر گردے کی آتی ہے
پانی خالص نہین ہوتا ہے بلکہ خون کے ساتھ ملا ہوتا ہے پس گردہ خون کو پانی سے خوب جدا کرتا ہے اور
تھوڑا خون صاف کو طرف ریہ اور دل کے بھیجتا ہے اور باقی کو اپنی غذا مین صرف کرتا ہے اور
پانی کو مثانے مین پھینکتا ہے اسی سبب سے جب ماسکہ یا ہاضمہ گردے کا ضعیف ہوتا ہے
بول رنگین آتا ہے جیسا بیچ ضعف جگر کے نکلتا ہے واما المثانۃ فہی مرکبۃ من جسم عصبانی مضاعفۃ ومن
عروق وشریانات لیکن مثانہ پس وہ مرکب ہے جسم عصبی الجوہر سے اور متضاعف ہے یعنی دو طبقے دار ہے
اور رگین اور شرائین سے جان تو کہ وہ بلوطی شکل ہی اور طبقہ باطنی اوسکا بسبب طبقے ظاہری کے
سخت واقع ہوا تو صابر ہوا اوپر تیزی اور لذع بول کے اور عصبی بنایا گیا تو تیزی مائیہ کو دریافت
کرے آسانی سے اور اوس سبب سے قوت دافعہ اوسکی حرکت مین آوے اور طبقہ خارجی
صفاقی ہے اور صاحب قوت تو محافظت کرے طبقے داخلی کو اور پھٹنے سے محفوظ ہی اسواسطے

کہ وہ امتلاسے وایسے ہے پیٹ تجاوزے وموضعہا بین العانہ والدبر اور جگہہ مثانے کی درمیان عانہ اور دبر کے ہے لیکن موضوع ہوا ہے اوپر معا مستقیم کے بیچ مردون کے پیچھے ہڈی عانہ کے اور بیچ عورتون کے اوپر اسفل رحم کے ومنفعتہا جمع البول واخراجہ اور نفع اوسکا جمع کرنا پیشاب کا اور نکلنا اوسکا ہے دفعتہ اور کیفیت جمع اور خروج پیشاب کی اس طور پر ہے کہ وہ دو مجرے کہ اونکو حالبین اور بربانج بھی کہتے ہین گردے سے مثانے مین آئے ہین اور پہلو تو بہت کے اور ایسا نہین رہے کہ بہہ دو رگ بمجرد ملنے کے مثانے سے سیدہی اوس مین آئی ہون بلکہ طبقے خارجی مثانے کو سوراخ کرکے بیچ اوس فضا کے کہ درمیان دو طبقے کے ہے آتی ہین اور مثانی کی لنبائی مین جاتی ہین قریب اوس جگہہ کے کہ مخرج بول کا ہے پس اسجگہہ بیچ طبقے باطنی کے نافذ ہوکر بیچ تجویف مثانے کے کہلے ہین اور قدرت خدا ے تعالے سے غشا اندرونی اوپر دہان دونون سوراخ کے پچہی ہے اور پانی اوسکی نواح سے بیچ جوف کے جاتا ہے اور غرض اسمین یہ ہے کہ جو پانی بہت جمع ہو اور طبقہ اندر کا ساتھ طبقے ظاہر کے ملے یہ دو منفذ کہ جگہہ گرنے کی ہین بند ہو جائین اور پانی کو پیچھے آنے کی جگہہ وقت دفع کے ممکن نہو پس قوت دافعہ مثانے کی بحکم سبحانہ کے پانی کو اوسکی گردن کی راہ سے کہ طرف قبل کے واقع ہے باہر نکالے اور یہ گردن مثانے کی بیچ مردون کے تین خم رکہتی ہے اور بیچ عورتون کے ایک خم اور سبب اس گردن کا عضلی محاط سے ہے جو پانی کو بدون ارادت کے نکلنے سے بند ہوئے واما الانسان فلکل واحد منہا عرکبتہ من لحم اسفنجی وسمو ومن عروق وشریانات لیکن خصیان ہر ایک لون سے مرکب ہے گوشت سفید چرب سے اور رگین اور شرائین سے جان تو کہ گوشت خصیہ کا غدی ہے اور نرم صاحب سوراخ مانند گوشت پستان کے اور اونکی رگون کے شعبے بہت ہین اور منہ بہی ہین اور ایک غشا کہ صفاق سے نکلی ہے اوپر دونون خصیون کے شامل ہے جیسا کہ طب اکبر مین ذکر کرچکے ہین ومنفعتہا انضاج المنی اور فائدہ خصیون کا پکانا مادہ منی کا ہے جان تو کہ منی فضلہ ہضم چوتھے کا ہے کہ پیدا ہوتی ہے وقت تقسیم غذا کے بیچ اعضا کے بطریق ترشح اور ٹپکنے کے عروقسے اور وہ جملہ رطوبات غریزی قریب العہد بانعقاد سے ہے اور اعضاے اصلی اوس سے غذا کرتے ہین اور اوسکو کہ فضلہ کہتے ہین یہ اس معنی سے ہے کہ وہ صلاحیت غذا ہونے کی نہین رکھتی ہے اور مانند فضلون کے واجب الدفع ہے جیسا کہ بعض لوگون نے وہم کیا ہے بلکہ اس معنی سے ہے کہ جو ہضم رابع سے

کہ اعضا مین ہوتا ہے ایک جزو لطیف قابل تغذیہ کے زیادہ اور فاضل رہتا ہے غذا سے طبیعت
اوسکو واسطے بقاے نوع کے صرف کرتی ہے اور طریق حاصل ہونے منی کا اوپر قول بقراط کے
ایسا ہے کہ خمیرہ اور اصل اوسکا دماغ سے نازل ہوتا ہے اور اوس سے دو رگ کہ نیچے کانون کے
واقع ہین اور نخاع سے ملی ہین اور نخاع سے گردون مین اور گردون سے خصیون مین پہونچتا ہے اور
ہر عضو رئیس اور غیر رئیس سے شعبہ ان دو رگون مین ملا ہے کہ منی ہر عضو کی اون شعبون سے طرف اون
دو رگون کے جاتی ہے اور ساتھ خمیرہ کے ملتی ہے اور مجموعہ خصیون مین پہونچتا ہے اسطور سے کہ پہلے
بیچ دو رگ تھیلی خصیون کے آتی ہے پس استعداد سفید ہونے کی پیدا کر کے خود بیضون مین آتی ہے
اور بالکل سفید ہوتی ہے پک کر اور ساتھ رنگ محل کے متاثر ہو کر مانند سفیدی نئے دودھ کے بیچ لپٹا کے اوپر جاتا ہے
کہ منی جب تک اعضا مین ہے برنگ خون کے ہے لیکن وہ خون کہ مائل بہ سفیدی ہوتا ہے جو بیچ اوس رگ
کے کہ درمیان گردے اور انثیین کے ہے آتا ہے میل بہ سفیدی کرتا ہے لیکن سرخی غالب ہے
اور جب تک انثیین مین نہین آتا ہے سفید بالکل نہین ہوتا ہے اسی سبب سے نزدیک ضعف
انثیین کے منی سرخ نکلتی ہے اور اوپر ہونے خمیرہ منی کے دماغ سے استدلال کرتی ہین اس سے کہ
قطع کرنا رگون پیچھے کان کا قطع تناسل کرتا ہے یقیناً اور استدلال کرنے اوپر تشریح کے ہر عضو سے
اسطرح پر کہ ثابت ہوا ہے کہ استفراغ تھوڑا منی سے اسقدر ضعف لاتا ہے کہ استفراغ بہت خون کا
نہین لاتا اور یہی جو عضو خصوصاً عضو رئیس کہ باپ کا ضعیف ہو لڑکے کا بھی ضعیف ہوگا اکثر اور
بقول بعض حکما کے طریق حاصل ہونے منی کا یون ہے کہ منی تمام اعضا سے جانب جگر کے آتی ہے
بدون تعیین اصل و خمیرہ کے بیچ کوئی عضو کے پس جگر سے بتوسط شعبون اجوف کے نازل
ہو کر گردون کو جاتی ہے اور وہان مائیت سے صاف ہوتی ہے اور قوام پکڑتی ہے پس بیچ
اوس مجرے کے کہ درمیان گردے اور خصیہ کے واقع ہے اور پیچ بہت رکھتی ہے اور پکتی ہے بسبب پیچ کے مگر
ناقص رہتی ہے خصیون مین جا کر نضج خوب پاتی ہے اور پوشیدہ نرہے کہ اطبا بالکل اتفاق کرتے ہین
اس بات پر کہ منی نر مین بھی ہے اور مادہ مین بھی اور دلیل اوپر ہونے منی کے عورت مین ہونا خصیون
کا ہے اون مین تو خلقت اونکی عبث نہوا اسلیے کہ فعل حکیم کا خالی حکمت سے نہین ہوتا اور حکمت
اونکی پیدایش مین سواے نضج منی کے اور کچھ ظاہر نہین ہے نہایت یہ کہ مادہ کی رقیق زیادہ اور

خون حیض سے مشابہ زیادہ ہے لہذا فیلسوف مقدم اوپر منی مادہ کے اطلاق منی کا نہین کرتے بلکہ
بلفظ طمث بولتے ہین اور یہی اوپر ہونے منی کے تراو رمادہ مین قرآن مجید ناطق ہے کما قال اللہ تعالے
فلینظر الانسان مم خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب اور مفسرین متفق ہین کہ
صلب سے پیٹھ مرد کی اور ترائب سے سینہ عورت کا مراد ہے اور قول حکما بھی آیت سے منافات
نہین رکھتا ہے لامکان خروج منہ کثیرا من الصلب وقلیلہا عن الترائب اور جان تو کہ اطباء اور حکما
متفق ہین اس بات پر کہ یقینا قوت عاقدہ منی نر مین ہے اور قوت منعقدہ منی مادہ مین لیکن اختلاف
کرتے ہین اس امر مین کہ آیا بیچ منی نر کے قوت منعقدہ بھی ہے تو یہ بھی جزو جنین کے ہو سکے اور بیچ
منی مادہ کے قوت عاقدہ بھی ہے تو وہ مجیبہ منی مرد کی ہو سکتی ہے یا نہین ہے تو ترکیب جنین کا سواے
منی مان کے اور طمث کے نہوگا ظاہر ہے کہ جو عاقدیت ساتہ منی نر کے اور منعقدیت ساتہ منی
مادہ کے مخصوص ہو ترکیب جنین کی نہوگی مگر منی مادہ سے اور خون جنین سے کہ مدد اوسکا ہے اور یہی مرد کو
بیچ وجود جنین کے دخل نہو لان العاقد لا یکون منعقدا واجزاء الجنین کلہا منعقد بالجملہ حکما منکر ہین
اور اطبا مثبت نہایت یہ ہے کہ اطبا کہتے ہین کہ قاعدہ منی نر کی قوی زیادہ ہے نسبت منعقدہ منی
نر کے بخلاف مادہ کے کہ منعقدہ اوسکی قوی زیادہ ہے اوسکی عاقدہ سے اور کہا ہے کہ انتساب
منی مرد کی طرف عاقدیت کے اور انتساب منی عورت کی طرف منعقدیت کے اسی جہت سے ہے
جیسا کہ بیچ بحث ارکان کے بیچ وجہ تخصیص حرارت اور برودت کے ساتہ کیفیتان فاعلتین کے
اور تخصیص رطوبت اور یبوست کی ساتہ کیفیتان منفعلتان کے مذکور ہوا پس ایک حکما اور اطبا سے
اوپر اثبات اپنے مطلب کے دلیل لاتے ہین جیسا کہ کہا جاتا ہے فائدہ حکما کہتے ہین کہ اگر دو قوت
بیچ ایک منی کے ہوں لازم آتا ہے کہ ایک چیز قابل بھی ہو اور فاعل بھی اور یہ باطل ہے اور اطبا جواب
دیتے ہین کہ یہ قاعدہ جاری نہین ہوتا ہے مگر جسم بسیط مین کہ تعدد آلات اور قوابل سے خالی ہو تا ہے
اور منی خود مرکب ہے اجسام مختلف سے اور جو اوسکو بسیط کہتے ہین بسبب مشابہ ہونے اوسکے
اجزا کے حس مین ہے پس یہ قاعدہ یہان درست نہ آوے گا پھر حکما ایراد کرتے ہین کہ اگر دو قوت
ایک منی مین موجود ہون چاہیے کہ ایک منی تولید مین کافی ہوا اور احتیاج ملنے دوسری منی کی
نہو اسواسطے کہ منی قوت فاعلہ کی سواے اسکے نہین ہے کہ مبدء تغیر کی ہو دوسرے سے

بیچ دوسرے کے اس راہ سے کہ وہ دوسرا دوسرا ہے پس جسوقت قوت فاعلہ ملاقی ہو قوت
منعقدہ کو اور ظاہر ہو اوس سے فعل وہ قوت مبدء تاثیر کی نہوگی پس قوت کو قوت نہ کہینگے
ہذا خلف یعنی یہ خلاف فرض کے ہے اور جواب دیتے ہین اطبا کہ قوت فاعلہ اگرچہ مبدء
تاثیر کی ہے لیکن ہم نہین تسلیم کرتے کہ علت تامہ ہو اور اوپر اثر کو نہین وارد ہوتی ہے مگر
تقدیر ہونے اوسکے علت تامہ اور جب یہ بات متحقق ہوئی ہوسکتا ہے کہ ملنا دونون منی کا
شرط انعقاد جنین کا ہو ساتھ اس بات کے کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ حصول ولد کا ایک منی
سے جایز ہے بلکہ واقع ہے لیکن یہ قلیل اور نادر ہے اور کیفیت تولد جنین کی بیچ تشریح رحم
کے آویگی فائدہ خصیے سے ایک رگ مانند ہوتے نکلتی ہے اور ایسی معلوم ہوتی ہے
کہ خصیے سے جدا ہے اور اوس سے پیدا نہین ہوتی ہرچند کہ مماس اور ملاقی ہے اور یہ رگین
وسیع ہوتی ہین بیچ اوس نزدیکی کے وسعت محسوس ہے بعد اسکے طرف تنگی کے میل کرکے
پھر وسیع ہوتی ہین خصوصاً بیچ عورتون کے نزدیک منی کے اور رگون مذکور کو اوعیۂ منی
کہتے ہین اور یہ رگین صاعد ہوتی ہین پھر طرف رقبہ مثانہ کے میل کئے ہین سے مجری بول کے
اور تشریح اوعیہ منی عورتون کی بیچ تشریح رحم کے آویگی انتباہ انثیین مردون مین بھی ہین
اور عورتون مین بھی نہایت یہ ہے کہ خصیئے عورتون کے چھوٹے اور چوڑے ہین بیچ دونون کنار
فرج کے چھپے ہین بیچ اصل عنق رحم کے اور بیچ تشریح رحم کے بیان ہوگا واما القضیب فہو
جسم مرکب من لحم قلیل وعصب وعروق وشریانات کثیرۃ لیکن قضیب یعنے الہ وہ جسم
ہے کہ مرکب ہے گوشت تھوڑے اور عصب اور اوردہ اور شرائن بہت سے اور رباطون
اور عضلون سے اور جو اصل اوسکی رباط ہے کہ ہڈی عانہ سے جما ہے اور جزو اعظم بیچ تحریک
کے عضلہ ہے مولف انکے بیان سے متعرض نہین ہوا اسلیے کہ دونون ظاہر تھے یعنے
رباط اور عضلہ اور جان تو کہ گوشت اوسکا بھی عددی ہے اور نازک بعد رباط اوسکا کبر انتفاخ
اور رگین اوسکی وسیع زیادہ ہین بنسبت اوسکی مقدار کے اور یہ سب اسواسطے ہے کہ نعوظ
حاصل ہو بسبب داخل ہونے روح اور ریح اور دم کے اور حقیقت نعوظ طبیعی کی یہی ہے کہ
کہ تجاویف اوسکے رباط کے ریح سے بھر جاوین اور شرائین روح سے اور اوردہ خون سے

اور پوشیدہ نہ رہے کہ قوت اوٹھنے قضیب کی دل سے اور حس اوسکی عصب نخاعی سے کہ فقار عجز
سے نکلا ہے اصل اوسکی دماغ سے ہے اور غذا جگر سے آتی ہے اور شہوت مباشرت کی بمشارکت
جگر اور گردے کے ظاہر ہوتی ہے اور صحت اس امر کی موقوف ہے اوپر صحت اعضائے رئیسہ کے
اور اصل سب کا دل ہے ولہ حس کثیر اور قضیب کو حس بہت ہے خصوصاً حشفہ مین اور کثرت
حس کی بسبب کثرت اور اجتماع عصب کے ہے حشفہ مین اور ظاہر ہے کہ اگر حس بہت نہوتی
لذت تام احتکاک مقام سے ظاہر نہوتی اور آدمی اپنے تئین اس کام مین کہ سراسر حکمت ہے
ذلیل نہ کرتا ؎ آنکہ شیران راکند روبہ مزاج ✤ احتیاج ست احتیاج ست احتیاج ✤ ومنفعتہ
ظاہرۃ اور نفع قضیب کا ظاہر ہے اور جاننا چاہیے کہ قضیب مین تین مجرے ہین ایک مجرے
بول کا دوسرا مجرے منی کا تیسرا مجرے ودی کا اور یہ تینون بیچ جڑ ذکر کے متمیز ہین اور بیچ
احلیل کے کھلے ہین اور احلیل ایک سوراخ ہے جڑ قضیب سے نہایت حشفہ تک اور حکمت
بیچ خلقت تین مجرے کے یہ ہے کہ مجرے بول کا ضرور ہے کہ مائل بسختی ہو تو منفعل اور متالم نہووے
بول سے اور مجرے منی کا لازم ہے کہ نرم ہو تو نزدیک خروج منی کے آسانی سے کھل جاوے
اور منی جلد جیسے کہ مبدء سے نکلے رحم مین آوے اور سبب وجود ان دو مجرے کا واجب ہوا
درمیان دونون کے میانجی کہ وہ مجرے ودی کا ہے بھی لازم ہوا تو مجرے منی کو تر رکھے اور
اوپر دفع منی کی مدد کرے اور جان تو کہ ودی بدال مہملہ رطوبت ہے لعاب دار کہ بعد منی کی نکلتی ہی
بیچ بعضے کے اور یہ عورتون مین بہت ہوتی ہے لیکن مذی بذال معجمہ رطوبت ہے کہ وقت شہوت
کے اوپر سر ذکر کے آتی ہے اور محل اوسکا غدہ ہے بیچ شروع مجرے بول کے کہ واسطے نرم اور
تر کرنے مجرے مذکور کے مخصوص ہے اور جانین کہ بیچ اکثر کے طول قضیب کا کم چہ انگلی مضموم
اوسکے صاحب سے اور گیارہ اونگلی سے زیادہ نہین ہوتا ہے اور طول عنق رحم کا بدستور
واما الرحم فہو جسم عصبانی لیکن رحم یعنے زہدان جسم عصبی ہی یعنی مشابہ عصب کے نرمی اور سفیدی
مین جیسا کہ بیان ہوگا وموضعہ مابین المثانۃ والمعا المستقیم والسرۃ اور محل اوسکا درمیان مثانے
اور انتڑی نیچے اور ناف کے ہے ولہ عنق ینتہی الی الفرج اور واسطے رحم کے گردن ہی کہ پہونچتی ہی
فرج داخلی تک قریب اوس جگہہ کے کہ منفذ بول کا ہے وفی اصلہ الانثیان اور جڑ عنق رحم مین

بیان انثیین زہدان

بیان مجرے بول و منی و ودی

دو خصیے ہین فی منفعتہ قبول الحمل اور فائدہ رحم کا قبول کرنا حمل کا ہے **فائدہ** شکل رحم کی مانند شکل
خصیہ اور قضیب مرد کے ہے کہ مقلوب ہوا خود رحم بجاے کیس خصیہ کے اور عنق اوسکا بجاے
قضیب کے ہے اور قضیب مانند کالبد کے ہے واسطے گردن رحم کے اور گردن رحم کی مانند غلاف
کے ہے واسطے قضیب کے اور طول رحم کا نزدیک ناف سے ہے نزدیک آخر منفذ فرج تک
اور اس سبب سے کہ تشریح رحم کی اوپر اکثر اطبا کے ظاہر اور مبرہن نہین ہے عوام کو کون پوچھتا ہی
اس باب لازم التضیق مین بسط کرنا واجب جانا پوشیدہ نہ ہے کہ فرج ایک موضع ہے مجوف
اور انتہا اوسکی وہان تک ہے کہ رحم سے ملاقی ہے لیکن گردن رحم کی بمنزلہ آستین کے ہے
اور ایلاج باطن گردن رحم مین ہوتا ہے یعنے دخول قضیب کا بیچ خود عنق رحم کے ہوتا ہے
اسواسطے کہ مراد منفذ فرج سے بہی تجویف عنق رحم کی ہے اسلیے کہ منفذ محسوس سواے
اسکے اور نہین ہے لانہ حاجز بین اقطار الفرج و مایولج فیہ و طول اس منفذ کا یعنے عنق رحم کا
بیچ اکثر کے چھہ انگلی سے کم اور گیارہ انگلی سے زیادہ نہین ہوتا اور مردمین بدستور جیسا کہ بیان
ہو چکا اور موافقت مرد کی ساتہ عورت کے بیچ اس امر کے باعث دوستی اور حمل رہنے کی ہی اور نہ
موافق ہونا اس امر مین سبب لڑائی اور عقر کا یعنے نہ حاملہ ہونا اور عنق مذکور اگرچہ عضلی اللحم ہے
ساتہ غضروف کے مشابہ ہے لیکن باطن اوسکا نرم اور گوشت دار ہے تو قضیب کو آسیب
اور صدمہ نہ ہووے اور مانع لذت اور دخول کو نہو اور یہ عنق صاحب شکن واقع ہوا تو بڑہ جاوے
اور دراز ہو سکے جیسا کہ کہا جاتا ہے اور بیچ جڑ عنق کی کہ مقطع وصول سر آلہ کا ہوتا ہی بعد دخول
کی ایک زیادتی محسوس ہوتی ہی وہ فم رحم ہے اور فم رحم بجنسہ بند رہتا ہے خصوصا وقت حمل
کے ایسا بند ہوتا ہے کہ سلائی اوس مین نہین جا سکتی ہے لیکن بیچ حالت جماع کی کھلتا ہی
تو منی کو بلع کرے اور اسیطرح وقت وضع حمل کی اور رحم بالطبع اوپر جذب منی کی شائق ہے
لہذا وقت جماع کی رحم طرف عنق کے خواہش کرتا ہے اس سبب سے کہا ہی کہ ان الرحم کانہ حیوان
فی بطن الحیوان متحرک نحو المطلوب و ہو المنی الطیب اور پوشیدہ نہ ہے کہ مس کرنا قضیب کا فم رحم کو
باعث لذت کا اور سبب منزل ہونے عورتون کا ہے اور بیچ اسی مقام کے خارج عنق سی بیچ
جوف فرج کے دو خصیے موضوع ہین جیسا کہ ذکر اونکا آتا ہے لیکن اوپر فم رحم کی کئی رگین منتسج ہین

افضاء

کر اقتضا میں بکارت عبارت اونکے پچھینے سے ہے اور عنق رحم کہ عبارت نیچے عنق سے ہے بمنزلہ
مثانے کے اور وسیع التقعر اور طول اوسکا بھی موافق انداز طول عنق کے ہے اور جرم اوسکا سفید
اور نرم اور عصبی ہے نفع اوسکی نرمی کا یہ ہے کہ بیچ بڑہنے جنین کے نافرمانی نہ کرے اور فائدہ عصبی
ہونے کا یہ ہے کہ ثقل جنین سے تکلیف نہ پاوے اور رحم کو کہ عصبانی کہتے ہین نہ اس معنی
سے ہے کہ عصب دماغی سے پیدا ہوا ہے بلکہ اس معنی سے ہے کہ جوہر سفید نرم سے مانند
عصب کے پیدا ہوا ہے لیکن ایک عصب دماغ سے طرف رحم کے آیا ہے اور حس کو
پہونچاتا ہے تو منافی کو دریافت کرے اور بھی لذت مجامعت سے متلذذ ہوسکے جیسا کہ
کہا جاتا ہے اور شرکت رحم کی ساتھ دماغ کے اسی عصب سے ہے اور رحم نابالغ کا مثانی سے
چھوٹا ہوتا ہے اور نزدیک حیض کے دونا اوسکا ہوجاتا ہے اور وقت حمل کے اوس سے
بڑا زیادہ ہوتا ہے اور رحم کے دو طبقے ہین ظاہری اور باطنی لیکن طبقہ باطنی بہت رگین
رکھتا ہے اور منہ رگون مذکور کا بیچ جرم طبقے مذکور کے گڑہون کے مانند واقع ہین اور ان
گڑہون کو نقر الرحم کہتے ہین غشائے جنین کی انہین نقر الرحم سے مربوط ہوتی ہے اور حیض
اسی جگہہ سے نکلتا ہے اور غذا بچے کی اس جگہہ سے پہونچتی ہے اور طبقہ مذکورہ عورتون مین
دو خانے رکھتا ہے داہنے اور بائین گویا دو رحم ہین لیکن گردن دونون کی ایک ہے اور
بیچ حیوانات کے خانے رحم کے باعتبار عدد پستان کے ہوتی ہین اور اوسی قدر بچے پیدا
ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ بیچ آدمی کے دو خانے ہوتے ہین دو بچے ایک شکم مین
اکثر ہوتے ہین اور بیچ بعضی عورتون کے دیکھا گیا کہ ایک حمل مین تین بچے بلکہ چار تک
پیدا ہوے اور ہوسکتا ہے کہ رحم ان عورتون کا بھی اوسیقدر خانے رکھتا ہو یا ایک
خانے مین دو بچے پیدا ہوتے ہون بحکم اللہ قادر متعال کے اور جانین کہ بیچ باطن اس طبقے
کے ایک طوق ہے گول عصبی اور بیچ اس طوق کے ایک نتو ہے مانند الیہ کے اور اوپر
اوس نتو کے زوائد واقع ہین مانند بواسیر کے اور حس رحم کی اسی سے ہے لیکن طبقہ ظاہری
مانند غلاف کے ہے کہ ایک تجویف سے زیادہ نہین رکھتا ہے اور اوپر طبقے باطن کے
محیط اور مشتمل ہوا لیکن خصیے عورتون کی دو مانند خصیے مردون کے ہین مگر یہ کہ مردون کی

بڑے اور گول اور بائیں بطول اور دونون کی ایک غشا ہے اور عورتون کے چھوٹے اور بائیں گول اور
ہوتے ہین اور ہر ایک غشا جدا رکھتے ہین لیکن کیسہ کہ مجلل اوپر غشا کے ہے دونون کی واحد ہے
اور اوعیہ منی کی جیسی یہ مردون کے خصیون سے قضیب مین آتی ہین یہ عورتون کی بھی خصیون
سے بوساطت قاذف کی اندر رحم کے آتی ہین جاننا چاہیے کہ دو رگ ٹیڑھی مستقیم الجوف بیضون سے
جانب خاصرتین کے گئی ہین اور طرف حالبین کی پہونچی ہین اور دونون طرف انکے ساتھ اربیتین کی
مربوط ہوکر پھیر اندر فم رحم کے پہونچی ہین اور وہ طرف گردن رحم سے ملی ہین نام اونکا قاذف الرحم ہے
یعنے گرانیوالی منی کو بیچ رحم کے ایک قاذف داہنی ہے دوسری بائین اور منفذ اوعیہ عورتون کا تنگ
ہے لہذا انکو انزال ایک دفعہ مین نہین ہوتا ہے بلکہ بدفعات ہوتا ہے اسی سبب سے تکرار جماع سے
ضعیف نہین ہوتی ہین بخلاف مردون کے اور اوپر کنارہ فم رحم کی دو زیادتی ہین پشت اور چوڑی
داہنے اور بائین سے رکھی ہوئی اونکو قرنی الرحم کہتے ہین وقت معاشرت کے پھیٹ جاتی ہین
اور فم رحم کا اس سبب سے استقبال کرتا ہے منہ کھولے **تنبیہ** جو کچھ یہ مقدار طول عنق رحم
کے کہا گیا اکثری ہے ورنہ اوس سے کم اور زیادہ بھی ہوتا ہے اور بھی کثرت جماع کی رحم کو
بڑھا دیتی ہے اور رحم ساتھ رباطون قوی کے مربوط ہے صلب سے اور ناحیہ ناف اور مثانہ سے
اور عظم عریض سے اور عنق رحم کا بیچ بعض عورتون کی مائل ہوتا ہے طرف بائین کی اور بعض مین
مائل ہوتا ہے طرف داہنی کی جو عوض خلقت رحم سے پیدایش جنین کی ہے کیفیت پیدایش جنین کی بیان کرنا لازم آیا ہے
کیفیت پیدایش جنین کی یہ ہے جان تو کہ جسوقت بیچ رحم صحیح اور نقی کی منی مرد اور عورت کی کہ صلاحیت
پیدایش کی رکھتی ہے آپس مین ملکر قرار پاوے اور واردات خارجی اور موجبات بدنی اور نفسانی
سے کہ باعث اوپر انزلاق منی کی ہین محفوظ رہے بحکم خداوند تعالی قوت عاقدہ سے کہ بیچ منی مرد کی ہے
اور قوت منعقدہ سے کہ بیچ منی عورت کے ہے اور بیچ تشریح انثیین کی بحث منی مین مفصل کہا گیا
ساتھ اوس اختلاف کے کہ درمیان حکما اور اطبا کے ہے ایک غلیان یعنی جوش بیچ اوس منی ممتزج
کے ظاہر ہوتا ہے اور چار نقطے مانند حباب کے نمود ہوتے ہین ایک بیچ مقام دل کی دوسرا بیچ مقام
دماغ کی تیسرا بیچ مقام جگر کے چوتھا اوپر مجموع کے شامل ہوتا ہے اور یہ غلیان بیچ ایک ہفتہ کی
تمام ہوتا ہے اور مسمی ہے بہ احالہ اولے بعد اوسکے نقطے سرخ ظاہر ہوتے ہین اور منافذ عروق کی

بیان قاذف الرحم

کیفیت تولد جنین

ظاہر ہوتے ہین اور خون جنین کا طرف ناف کے جریان پاتا ہے اور یہ بیچ چارون کے تمام ہوتا ہے
مسمے ہے بہ احالۂ ثانیہ بعد اوسکے علقہ ہوتا ہے اور یہ چھہ دن مین تمام ہوتا ہے اور اس کا نام احالۂ ثالثہ ہے
بعد اوسکے مضغہ ہوتا ہے اور بعضے اعضا آپس سے متمائز ہوتے ہین اور تھوڑا خون حیوانی اور طمثی
سے اوسپر ترشح کرتا ہے اور مستعد قبول صورت حیوانی کی ہوتا ہی واہب الصور سے اور تمامی اسکی
بارہ دن مین ہوتی ہے اور اسکا احالۂ رابعہ نام ہے بعد اوسکے مزاج ذکوری یا انوثی فایض ہوتا ہے
اور اعضاے اصلی تمام ہوتے ہین اور یہ تین دن مین تمام ہوتا ہے اور نام اسکا احالۂ خامسہ ہے
بعد اوسکے سب اعضا خلقت پاتے ہین عروق اور مجاری اور مفاصل ظاہر ہوتی ہین اور اوسکو احالۂ
سادسہ کہتے ہین کہ یہ پانچ دن کے تمام ہوتا ہے اور جو تعیین دن احالون کی کہی گئی ہی اکثری ہے
اور ثابت ہوا ہی کہ احالے مذکورہ مردون مین تھوڑی مدت مین ہوتے ہین اور عورتون مین بیچ مدت طویل
کے جیسا کہ کہا ہے کہ خلقت لڑکے کی تیس دن سے چالیس دن تک تمام ہوتی ہے اور
پیدایش لڑکی کی چالیس دن سے پچاس دن تک بعد اوسکے چھہ مہینے کہ اقل مدت وضع حمل کی
ہے جنین نشو و نما مین رہتا ہے اور جاننا چاہیے کہ منی رحم مین آتی ہے اوسکو نطفہ کہتے ہین
اور جو کئی دن اوسپر گذرتے ہین اور غشا اوسپر ظاہر ہوتی ہے مانند پوست کے کہ خمیر پر ظاہر ہوتا ہے
جب خمیر کو ہوا مین رکھتے ہین اوسکو علقہ کہتے ہین اور جو گوشت ہو جاتا ہے مضغہ کہتے ہین اور جب
شکل اعضا کی اور خطوط اوسکے ظاہر ہوتے ہین جنین کہتے ہین بفتح جیم کے اور جب حس اور
حرکت اوسپر فائض ہوتی ہی حیوان کہتے ہین اور اطلاق جنین کا اسوقت مین بھی مجازاً آیا ہے
اور واضح ہو کہ جنین بیچ دونی ایام خلقت کی حرکت کرتا ہے اور سہ چند ایام حرکت نکلتا ہی مثلاً اگر پیدایش
اوسکی پینتیس دن مین تمام ہوئی ہو تو ستر دن مین حرکت کرتا ہے اور دو سو دس دن مین کہ سات مہینے
ہوتی ہین وجود مین آتا ہی اور جو ساتوین مہینے پیدا ہوتا ہے اکثر جیتا ہے اور اگر پیدایش اوسکی
چالیس دن مین ہوئی تو اسی دن مین حرکت کرے اور دو سو چالیس دن مین کہ آٹھ مہینے ہوتی ہین پیدا ہوتا ہے
اور عادت خدا کی یون جاری ہوئی ہی کہ یہ جلد معدوم ہوتا ہے اور کم بلکہ نادر ہی کہ ایک ہفتہ زندہ رہی اور دلائل
عقلی کہ اوسپر قائم کی گئی ہین بھی کہی جاتی ہین اور اسی ہی قیاس کر سکتے ہین ایام تمامی خلقت کی کہ چھہ مہینے مین پیدا
ہوتا ہی یا نو مہینے یا دس مہینے مین اور شاید کہ دو سال تک یا زیادہ بچہ پیٹ مین ہی بعد اوسکے جنی اور نیپھو دوسرا عمر کی

ہوتا ہے اور حساب مذکور یہان دخل نہین رکھتا ہے اشتباہ اوپر زندہ نرہنے اوس لڑکے کی اٹھوین مہینے
پیدا ہوتا ہے اطبا اور منجمین دلیلین رکھتے ہین لیکن جو دلیل کہ معقول زیادہ معلوم ہوتی ہے یہ ہے
کہ مولود ساتوین مہینے بسبب اسکے کہ خلقت اوسکی تمام ہوئی واسطے طلب خروج کی حرکت اور اضطراب
کرتا ہے پس اگر صحیح المزاج اور قوی الحال ہے بحکم اللہ تعالے کے غشاون کو پھاڑ کر نکلتا ہے اور
اگر اتنی قوت نہین ہے تو پھاڑ نہین سکتا لیکن اس حرکت اور اضطراب سے خستہ ہوکر متالم ہوتا ہے
پس اگر نہایت ضعیف اور رنجور ہے پیٹ ہی مرجاتا ہے اور اگر مہلت پائی اور نوین مہینے کو پہونچا تو
خستگی اوسکی زائل ہوتی ہی اور قوت پکڑتا ہے اور نوین مہینے سلامتی سے پیدا ہوتا ہی اور زندہ رہتا ہے
اور اگر بسبب کوئی اسباب کے پھر آٹھوین مہینے حرکت کرے اور نکلے خستگی اس حرکت کی علاوہ
خستگی سابق کے ہوتی ہے اور ہواے خارجی نسبت اوسکے بہت غریب ہوتی ہے پس بالضرور ہلاک ہوتا ہے
اور جلد ہی اور دیر ہی ہلاک ہونے مین باعتبار قرب اور بعد اوسکے خروج کی ہی زمانہ حرکت سے کہ ساتوین
مہینے ہوتی ہے پس اگر آخر آٹھوین مہینے مین پیدا ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ زندہ رہے بسبب
زوال مانع حیات کے کہ خستگی اور الم ہوتے ہین اور اوپر اس تقدیر کے جو عوام کہتے ہین کہ اگر ایکدن بھی
آٹھوین مہینے سے باقی رہے اور لڑکا پیدا ہو تو نہین جیتا یہ مسموع نہین ہے مگر بطریق اہل نجوم
کے کہ ہر مہینے مین حاملہ کو بیچ تصرف ساتون ستارے کے جانتے ہین اور بیچ آٹھوین مہینے کے
زحل کو کہ واسطے تجمید اپنے پرورش کیے ہوے کی خاص ہے اور بیچ مہینے پہلے کے بھی وہی زحل
متصرف ہوتا ہے متصرف جانتے ہین لیکن بیچ ظاہر ہوتے آثار ہلاکت جنین کی بعد پیدا
ہونے کے کوئی امر نزدیک اونکے متحقق ہوگا اور جانتے ہین کہ خون حیض کا بیچ حاملہ کی تین قسم
منقسم ہوتا ہے ایک قسم واسطے غذاے جنین کے خرچ ہوتا ہے اور ایک قسم طرف پستان
کے جاتا ہے واسطے ذخیرہ ہونے مادہ دودھ کے اور ایک قسم فضلہ ہے کہ رحم مین رہتا ہی
واسطے سہولت خروج جنین اور مشیمہ کے اور وقت نفاس کی دفع ہوتا ہے اور بھی معلوم
کرین کہ اوپر جنین کے تین پوشش ہوتی ہین پہلی پوشش نظر خارج مشیمہ کی ہے اور وہ غشا ہی
صاحب دو صفاق رقیق کے درمیان دونون کے رگین منتسج ہوئی ہین اور غشا ہی مذکور محیط ہی
اوپر اور اغشیہ کے اور پوشش دوسری کہ بعد مشیمہ کے ہے اوسکا نام لفائفی ہے اسلیے کہ

وہ مشابہ لفائف کے ہے اور غشائے مذکور جگہہ گرنے بول جنین کا ہی اور بول جنین کا کہ متانی سی
طرف اس غشاکے گرتا ہے ناف کی راہ سی باہر آتا ہے نہ احلیل سے اسواسطے کہ جب تک بیچ رحم کی ہی
مجرے احلیل کا نہایت تنگ ہوتا ہے اور عضلہ اوپر اوسکے محیط ہوتا ہے اور بول بدون ارادہ کے
نکل نہیں سکتا ہے اس راہ سے بخلاف راہ ناف کے کہ بالطبع بول اوس راہ سے نکلتا ہے بدون
ارادہ کے اور اگر واسطے بول کے مجمع نہوتا بیچ رحم کے گرتا شدت تیزی سے بہت الم دیتا اور اگر بیچ مشیمہ کی
گرتا فساد لاتا اور پوشش تیسری کہ بعد لفائفی کے ہے اور جنین سی ملی ہی غشا ہے رقیق زیادہ باقی
غشائے مذکور سے اور فضلہ عرقی جنین کا اس میں گرتا ہے اور اسکا نام نفس ہی اور اس سبب سے
غذائے جنین کی بیچ نہایت رقت اور لطافت کے ہوتی ہے فضلہ برازی اوسمیں کم جمع ہوتا ہی
لہذا کوئی دعا واسطے براز کے حاجت نہیں پڑی اور چیز قلیل کہ بمرور زمان کی بیچ امعا کی جمع ہوتی ہی
جو بیچ نہایت کمی کے ہے طبیعت اوپر اوسکے دفع کے محتاج نہیں ہوتی لہذا ایک غشا اوپر منفذ کی
محتوی ہوتی ہی کہ قابلہ بعد تولد کے اونگلی خنصر سے اوسکو پھاڑتی ہے اوسوقت براز نکلتا ہے فائدہ
بیچ بیان کیفیت ہونے جنین کی بیچ رحم کی جانیں کہ جنین قبل حرکت کرنے کے واسطے نکلنے کے
اس شکل پر رہتا ہے کہ دونوں زانو اوٹھائے ہوتا ہی اور پیٹ سے ملائے ہوئے اور دونوں ہتھیلی ہاتھ
کی اوپر زانو کے رکھے ہوئے ہتھیلی داہنی زانو داہنے پر اور ہتھیلی بائیں زانو بائیں پر اور سر کو اوپر دونوں
زانو کے رکھے ہوئے اسطور پر کہ ناک درمیان دونوں زانو کے ہوتی ہے اور آنکھیں اوسکی اوپر
زانو کے اور اڑیاں پانون کے پیچھے کھڑی ہوتی ہین اور منہ جنین کا طرف پیٹ ماں کی ہوتا ہے اور نفع
ہر ایک وضع کا کہ واضع حقیقی نے رکھا ہے اگرچہ خوب نہیں معلوم ہو سکتا ہے مگر تھوڑا اوپر اہل
بصیرت کے جلوہ کرتا ہے اور اگرچہ سر جنین کا اوپر ہوتا ہے لیکن نزدیک وضع حمل کی بسبب قطع ہونے
علائق کے کہ اوسکو اس شکل پر رکھتی تھی واسطے ثقیل ہونے طرف سر کے بالطبع اولٹا ہو جاتا ہے
اور پیدایش طبیعی یہی ہے کہ سر کے بھل نکلے اور جو پانون کے بھل نکلتا ہے خطرہ رکھتا ہی اور ایک
قوم اس امر پر ہین کہ منہ لڑکی کا طرف پیٹھ ماں کی ہوتا ہے لیکن منہ لڑکے کا طرف پیٹ ماں کی
ہوتا ہے اور غیب نزدیک اللہ سبحانہ کے ہے المقالۃ الثالثۃ فی احوال بدن الانسان
واسبابہا والعلامات الدالۃ علیہا وہی تشتمل علے فصول مقالہ تیسرا ثابت ہے

بیچ حالون بدن آدمی کے اور اسباب حالون اور نشانیون کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر حالون کے
اور مقالہ مذکور شامل ہے اوپر فصلون کے اور معنی ہر ایک کے جدا جدا ہم مفصل بیان کرتے ہین
جان تو کہ احوال جمع حال کی ہی اور حال بیچ اصطلاح عام اطبا کے اطلاق پاتا ہے اوپر ہر عارض کے
کہ ہو لیکن بیچ اصطلاح خاص اطبا کے اطلاق نہین کرتے مگر اوپر تین چیز کے کہ صحت اور مرض اور
حالت ثالثہ ہے نزدیک بعضون کے لیکن وہ لوگ کہ درمیان صحت اور مرض کی واسطہ نہین کہتے ہین
اوسکو صحت اور مرض سے مخصوص جانتے ہین اور بنظر اس اصطلاح خاص کی اسباب اور علامات کو
احوال نہین کہہ سکتے لیکن اسباب جمع سبب کی ہے اور سبب بیچ لغت کے رسی کو کہتے ہین اور
بیچ عرف عام کے ہر چیز کو کہ اوس سے وسیلہ کر سکتے ہین آور بیچ اصطلاح حکما کے ہر چیز کو کہ ضروری ہو
بیچ وجود شے کے پس اگر وہ چیز بیچ حقیقت شے کے داخل ہو مادی اور صوری کہتے ہین اور اگر خارج ہو
فاعلی اور غائی کہتے ہین اور بیچ اصطلاح اطبا کے اوس چیز کو کہ فعل کرے بیچ بدن آدمی کے یا سبب
پیدا کرنے احوال کی یا حفاظت احوال کے خواہ وہ چیز بدنی ہو یا غیر بدنی اور خواہ جوہر ہو جیسی غذا
اور دوا خواہ عرض ہو جیسے حرارت اور برودت اور ہوسکتا ہے کہ شی واحد سبب مرض اور عرض کا ہو
لیکن مختلف اعتبارون سے مثلاً کھانسی کبھی عرض ہوتی ہی جیسے ذات الجنب مین اور کبھی مستحکم
ہوتی ہے فی ذاتہ کہ وہ مرض ہو جاتی ہے اور شاید کہ سبب انصداع رگ کا ہو پس ایک چیز عرض
کبھی ہوئی اور مرض بھی اور سبب بھی لیکن جو جہات مختلف ہین کچھہ قباحت لازم نہین آتی فائدہ
جو سبب کہ بعد زائل ہونے کے اثر اوسکا رہجاوے اوس سبب کو مختلف کہتے ہین ورنہ غیر مختلف
اور اسباب احوال بدن آدمی کے تین طرح ہین بادی اور سابق اور واصل جیسا کہ آگے کہا جاتا ہے
اور اوسکے مقام ہین اور یہان اسقدر جاننا کہ سبب یا ضروری ہے یعنے ممکن نہین ہی حیات
بدون اوسکے اوسکو ستہ ضروریہ کہتے ہین یا ضروری نہین ہے اور یہ غیر ضروری یا ضد طبع کی ہی
جیسے قطع اور غرق اور حرق اور سموم وغیرہ کہ مہلک ہین یا ضد طبع کے نہین ہین مانند اندفان
اور ہجوم کے ریت مین اور بند ہین اوہان سے اور مانند اونکے کہ سوائے ستہ ضروریہ کے ہین اور
ضد طبع کے نہین ہین اور معنی علامت کے قریب آتے ہین

الفصل الاول فی الصحۃ والمرض

فصل پہلی مقالہ تیسرے سے ثابت ہے بیچ بیان صحت اور مرض کے الصحۃ حالۃ للبدن بہا یجری

افعالہ سلیمۃ الجری الطبیعی صحت ایسی حالت ہے واسطے بدن آدمی کے کہ اوسکے سبب سے
جاری ہوتے ہین سب افعال اوپر مجری طبیعی کی اور افعال بدن کے تین ہین طبیعی حیوانی نفسانی
انتباہ قید بدن آدمی کی اسواسطے کہی گئی کہ منصب طبیب کا سواے تکلم کے بیچ بدن آدمی کے
نہین ہی اسواسطے کہ اگر مثلاً تکلم صحت گھوڑے سے کرے اوسکو بیطار کہین گے نہ طبیب اگرچہ متکلم
بدن آدمی کے بھی ہو اور اگر بجاے معا کے بہا کہتا اولے تہا اسواسطے کہ صحت علت
سلامتی افعال کی ہی اور لفظ مع کی اوپر علت ہونے علت کے دلالت نہین کرتی ہی اسواسطے
کہ جائز ہے کہ ایک چیز ساتھ کوئی چیز کے ہو اور اسکی معلول نہو بلکہ معلول علت دوسری کی ہو
یعنے ہو سکتا ہے کہ مثلاً درخت ساتھ پانی چاہ معین کے پایا جاے اور پانی اوس چاہ کا
درخت کی علت نہو بلکہ علت درخت کی پانی اور چاہ کا ہو اور قید ذات بدن کی اسواسطے کی گئی
تو سبب صحت کا کہ مراعات ستہ ضروریہ علی ماینبغی ہے بیچ حد صحت کے داخل نہو اور اس تقدیر پر
حاجت نہین پڑتی ہے اوس بات سے کہ بعضے شارح نے کہا ہے کہ وکان ینبغی ان یقول الصحۃ
حالۃ للبدن بلا واسطۃ لیخرج سبب الصحۃ اور قید سب افعال کی اسواسطے ہی کی تو ظاہر ہو
کہ نزدیک مؤلف کے درمیان صحت اور مرض کے واسطہ نہین ہی اسلیے کہ اگر سلامتی بیچ سب
افعال کی موجود ہے صحت ہے ورنہ مرض اگرچہ آفت سواے ایک فعل کی زیادہ نہو اور مذہب
شیخ بو علی ابن سینا کا یہی ہی بخلاف جالینوس کے کہ درمیان صحت اور مرض کی واسطہ ہے
اور اوس واسطہ کو حالت ثالثہ نام رکہتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر سلامتی بیچ سب افعال کی ہی
صحت ہے اور اگر آفت بیچ سب افعال کے ہے مرض ہے اور اگر بعض افعال سالم ہین
اور بعضے ماؤف نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے اور حالت ثالثہ یہی ہے بالجملہ بطور شیخ رئیس کی
تقابل درمیان صحت اور مرض کے مقابل عدم اور ملکہ کا ہے اور درمیان تقابل مذکور کی واسطہ
نہین ہوتا اسواسطے کہ خروج نفی و اثبات سے ممکن نہین ہے کما لا یخفے لیکن نزدیک جالینوس
کے بیچ صحت اور مرض کی تقابل تضاد ہے اور درمیان اس تقابل کے واسطہ لازم ہی چنانچہ
عنقریب متقابلات اربعہ کہے جاتے ہین اور حق طرف شیخ رئیس کے ہے اسواسطے کہ جذام
اور برص اور حمی وغیرہ کے بیچ اکثر کے بعضے فعل ان صاحبون کے سلامت ہوتے ہین شک نہین ہے

کہ یہ مرض ہین اور بالاتفاق بیچ کتب قدیم کے بنام مرض مسمے ہین پس اگر ایسے حالات کو حالت
ثالثہ ہم کہین تو مرض لازم آتا ہے کہ وجود مرض نہ پایا جاوے مگر نادر اور اسکا فساد ظاہر ہے لیکن
اسقدر جانین کہ درجات صحت کے باعتبار اطاعت آلات او رقوی کے متفاوت ہین و صحت
کہ بیچ لڑکون او ر مشایخ اور ناقہون کے ہے ہر چند نسبت صحت جوان او رغیر ناقہ کے ضعیف
معلوم ہوتی ہے لیکن بنظر احوال او سکے صاحب کے جیسا کہ چاہیے پائی جاتی ہی جیسا کہ بیچ جوان
بھی بعضے کو افضل بعضے سے پاتے ہین ہم اور حال یہ ہے کہ دونون سلیم ہین نہ سقیم ہین ایک کی
شدت قوت سے او سکے مخالف کو صحت سے خالی نہین کر سکتے ہین تامل کر تو او رفکر کر تو اور
پوشیدہ نہ ہے کہ اگر بیچ ایک عضو کے آفت پڑے اور اعضاے دیگر سالم ہون نہین کہہ سکتے
کہ ایک عضو مریض ہے اور اور اعضا صحیح ہین لیکن او سکے صاحب کو البتہ مریض کہتے ہین
بسبب حاصل ہونے مرض کے بیچ او سکے جزو کے اور اوس شخص کو کہ مرض باری والی مین مبتلا ہے
ہر چند بیچ غیر وقت باری کے سب افعال او سکے سالم ہون لیکن اوسکو مریض کہتے ہین نہ صحیح
اسواسطے کہ بیچ حد صحت کے صادر ہونا افعال سلامتی سے قطع نظر ظہور آفت سے کے ہے بیچ وقت
معین کے اور جو بیچ بیماریان باری والی کے حاصل ہونا آفت کا مد نظر ہے صحت مفقود ہوتی ہے
بیچ او سکے حق کے اگرچہ پائی جاتی ہے سلامتی بیچ افعال کے اکثر احوال مین فائدہ جو تقابل ضد
اور تقابل ضد عدم اور ملکہ کا ضمنا مذکور ہوا لازم آیا کہ تقابلات اربعہ کو ہم بیان کرین کہ شامل او پر فوائد
کے ہے جان تو کہ دونون متقابل وہ چیز ہین کہ جمع نہون بیچ ایک چیز کی ایک جہت سی اور وہ چار قسم
ہین ضدین متضایفین متقابلین بایجاب اور سلب متقابلین بعدم اور ملکہ او رحصر ان
چارون مین اس سبب سے ہے کہ اگر دونون وجودی ہین نظر کرینگے ہم کہ تعقل یعنے سمجھنا
ایک کا اوپر دوسرے کے موقوف ہے یا نہ اگر موقوف نہین ہے ضدین کہتے ہین اسواسطے
کہ تعقل سواد کا اوپر تعقل بیاض سے موقوف نہین ہے اور اگر موقوف ہے متضایفین کہتے ہین
جیسے ابوت اور بنوت یعنے باپ ہونا اور بیٹا ہونا اسواسطے کہ ایک بدون دوسرے کی متعقل
نہین ہوتا ہے اور اگر ایک وجودی ہی اور دوسرا عدمی دیکھنا چاہیے کہ عدمی عدم امر وجودی کا ہی
موضع قابل سے تقابل عدم اور ملکہ کہتے ہین مانند بصر اور عمی کے اور علم وجہل کے اسواسطے

کہ معنی عمی کا عدم بصر ہے اوس چیز سے کہ اوسکی شان سے بصر ہے اور اسیطرح جہل عدم علم کا ہے
اوس چیز سے کہ اوسکی شان سے ہے کہ عالم ہو پس لکڑی اور پتھر کو اعمی اور جاہل نہیں کہہ سکتے
اور اگر عدم امر وجودی کا مطلقًا ہے بدون قید موضع قابل کے تقابل ایجاب اور سلب کہتے ہیں
مانند فرس اور لافرس کے لیکن تقابل درمیان دو عدم کے نہیں ہوتا پس سوائے ان چار
صورت کے اور تقابل نہ نکلیگا اور پوشیدہ نرہے کہ مخالفت تضاد سے عام ہے اسواسطے
کہ تضاد وہ ہے کہ درمیان دو چیز کے نہایت خلاف ہو مانند گرم اور سرد اور سیاہی
اور سفیدی کے اور بیچ اس تقابل کے واسطہ لازم ہے مانند فاتر یعنے نیم گرم کے بیچ گرم اور
سرد کے اور مانند اور رنگون کے درمیان سیاہی اور سفیدی کے اور یہان سے مذہب
شیخ رئیس اور جالینوس کا روشن ہوتا ہے کہ شیخ رئیس بیچ صحت اور مرض کی تقابل عدم
اور ملکہ کا کہتے ہین اور جالینوس تقابل ضدین کا پس نزدیک شیخ رئیس کی حالت ثالثہ
موجود نہیں ہے اور نزدیک جالینوس کی ثابت ہے اور ہر ایک شخص کو درست ہے کہ اصطلاح
مقرر کرے **والمرض حالۃ خارجۃ عن المجری الطبیعی و معہا بہا الافعال الضرر بلا واسطۃ**
اور بیماری ایک حالت ہے خارج مجری طبیعی سے اور بسبب اوسکے پہونچتا ہے ضرر افعال کو
بدون واسطہ کے اور عام ہے کہ لحوق ضرر کا بیچ تمام افعال کے ہو یا بعض بین اور فائدہ
تعمیم کا ثابت کرنا مذہب مؤلف کا ہے کہ منکر حالت ثالثہ کا ہے جیسا کہ ذیل صحت کی گذرا
اور قید بلا واسطہ سے سبب مرض کا نکل گیا اور طرف اوس تاویل کے کہ بیچ حد صحت کے
بھی ہمکو حاجت نہ پڑی اور بیچ حد مرض کے مؤلف پر لوگون نے اعتراض کیا ہے
کہ افعال کو معرف لایا ہے اور جمع معرف بلام سے استغراق حاصل ہوتا ہے پس معنی
یون ہونگے کہ مرض وہ حالت ہے کہ بیچ سب افعال کی ضرر پڑے جیسا کہ یہ مذہب جالینوس
کا ہے اور حال یہ ہی کہ مذہب مولف کا مخالف اسکے ہے جواب اسکا یہ ہے کہ الف اور لام
یہان تعریف کا نہین ہے بلکہ عوض مضاف الیہ کے ہے لے افعال البدن پس اس صورت مین
کہ استغراق مین حصر نہین ہو سکتا بلکہ بعض اور جمیع دونون مراد ہو سکتے ہین **و ضرر الفعل ثلاثۃ**
جو حد صحت اور مرض سے مولف نے فراغت پائی شروع کیا بیچ بیان تقسیم ضرر کی اور کیفیت

مضرت کی فعل مین تین طرح ہے تغیر و نقصان و بطلان ایک تغیر ہے اور تغیر فعل مین وہ ہے کہ تصرف کرے قوت کہ مبدء فعل کی ہے بیچ کوئی امر کے کہ تصرف اوس مین سوای مقتضائے طبیعی کے ہو مثلاً تخیل کرے باصرہ اون صور اور اشکال کو کہ خارج مین موجود نہیں ہین اور سبب اوسکا فساد مزاج دماغ کا ہونا پیدا ہونا آفت کا بیچ طبقات اور رطوبات کے اسواسطے کہ اگر بسبب آفت طبقات اور رطوبات کی اشکال اور صور غیر موجودہ متخیل ہوں قبیل نقصان سے بیچ فعل کی ہوینگے نہ تغیر دوسرا نقصان اور وہ یہ ہے کہ صدور افعال کا بسلامت نہو مثلاً باصرہ نہ دیکھے اشیا کو جیسی کہ ہین خواہ باعتبار کمیت خواہ باعتبار کیفیت کے تیسرا بطلان اور وہ یہ ہے کہ فساد بیچ قوت کی پڑے مثلاً عمی البصر ہو یعنے اندھا ہو جاوے **فائدہ** تغیر کہ ایک طور پر نہوا وسکو تشویش کہتے ہین پس تغیر عام ہے اور تشویش خاص اور جو تشویش قسم تغیر کا تھا علحدہ بیان نہ کیا والمرض ینقسم الی المفرد والمرکب جو صحت منقسم نتھی اسکی تحقیق مین کفایت کی تعریف پر اور مرض کہ بہت قسم رکھتا ہے اوسکو تقسیم کیا اور کہا کہ مرض منقسم ہوتا ہے طرف مفرد اور مرکب کی پوشیدہ نرہے کہ تقسیم حال مرض کا دو طور سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ جمع ہونی دو مرض سے یا زیادہ سے ہوا اور وہ ہیئت ظاہر ہو کہ اوسکا نام معین ہوا اور علاج خاص ہوا اور وہ نام اوپر اوسکے اجزا کے اطلاق نہ کر سکین اسکو مرض مرکب کہتے ہین مثال اسکی ورم ہے مثلاً کہ وہ ایسا مرض ہے واحد مسمے بورم اور مرکب ہے تین مرض مفرد سے کہ سوء مزاج مادی اور مرض الترکیب اور تفرق اتصال ہین اور ہر ایک انسے مرض ہے اور ورم ان تینون سے مرکب ہے اور نام ورم کا اوپر کسی ایک کے ان تینون سے علے سبیل الانفراد یعنے اکیلے اکیلے اطلاق نہیں کر سکتے لیکن ہونا سوء مزاج مادی کا جزو ورم کا اس سبب سے ہے کہ جب تک مادہ نہوگا زیادتی عضو مین ظاہر نہوگی اور عام ہے کہ مادہ صاحب قوام ہو مانند اخلاط اور مائیت کے یا غیر قوام والا ہو مانند ریح کے اور اس سبب سے کہ عفونت مادہ مورمہ کو لازم ہے واجب کرتا ہے سوء مزاج کو لیکن ہونا مرض الترکیب کا جزو ورم کا بدیہی ہے اسواسطے کہ آفت بیچ شکل کے اور بیچ مقدار کے ورم مین ضرور ہے اور بدون اسکے ورم ہو نہیں سکتا لیکن ہونا تفرق اتصال کا جزو ورم کا اس سبب سے ہے کہ جب تک تفرق بیچ اتصال اجزاے عضو کی نہیں پڑتا ہے

ٹھہرنا مادہ کا اوسمین اس طور پر کہ ورم پیدا کرے ممکن نہین ہے اور اسی سے فرق کرتے ہین درمیان
نفخہ اور ورم کے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہوگا دوسرا طور یہ ہے کہ مرض خالی ہو جمع ہونے
امراض سے اور ضد ہو مرکب کا اسکو مرض مفرد کہتے ہین اور نظیر اوسکی مرض مرکب مین بیان
ہوئی اور اس سبب سے کہ مفرد کو مرکب پر تقدم بالطبع ہے مؤلف نے مقدم کیا مفرد کو
واما المفرد فثلثة اقسام لیکن مرض مفرد پس تین طرح ہے سوء المزاج و مرض الترکیب و تفرق الاتصال
ایک سوء مزاج دوسرا مرض الترکیب تیسرا تفرق الاتصال اور ہر ایک مفصل کہا جاتا ہے اور
وجہ حصر کی ان تینون مین اس سبب سے ہے کہ عضو یا مفرد ہے یا مرکب پس مرض اگر ساتہ
مفرد کے خاص ہے سوء المزاج اوسکا نام ہے اور اگر ساتہ مرکب کے خاص ہے اوسکا نام
مرض الترکیب ہے اور اگر ساتہ دونون کے مخصوص ہے نام اوسکا تفرق الاتصال ہے
اور معنی خاص ہونا سوء مزاج کا ساتہ عضو مفرد کے یہ ہے کہ مرض مذکور پہلے عضو مفرد سے
لگتا ہے پس مرکب مین متعدی ہو یا متعدی نہو اور اوسی عضو مفرد مین محصور ہو لیکن
ممکن نہین ہے کہ سوء المزاج پہلے عضو مرکب مین پڑے اسواسطے کہ محال ہے کہ مزاج سب کا
اعتدال سے خارج ہو اور مزاج ہر ایک کا اوسکے اجزا سے معتدل ہو لیکن اگر مزاج کوئی
جزو کا اوسکے اجزا سے خارج اعتدال سے ہو اور مزاج باقی اجزا کا اوپر اعتدال کے ہی ہو سکتا ہے
مثلاً بیچ عصب ہاتہ کے گرمی یا سردی پڑے اور مزاج باقی اجزا سے ہاتہ کا سالم ہو اور اسی سے
معلوم کرتے ہین خاص ہونا مرض الترکیب کا ساتہ عضو مرکب کے اور یہ بھی دو طرح ہے ایک
کہ پہلے مرض بیچ عضو مرکب کے پڑے بعد اوسکے بواسطہ عارض ہونے مرض الترکیب کے
عضو مرکب کو عضو مفرد مین وہی مرض پڑے مثال اوسکی تفرق اتصال مفصل کا ہے بسبب
خلع کے بعد اوسکے عارض ہونا تفرق کا بیچ رباط کے یا عصب کے اور سوا اوسکے اعضا ئے
مفرد سے کہ ساتہ مفصل کے محیط ہین دوسرا وہ کہ پہلے مرض بیچ مرکب کے ہو اور نشا یہ کہ
مرض مذکور بیچ عضو مفرد کے نہو مثال اسکی حاصل ہونا فساد شکل کا ہے بیچ ہاتہ کے ساتہ سلامتی
شکل اجزا کے اسواسطے کہ ممکن ہے کہ شکل ہاتہ کی فاسد ہو بسبب فساد وضع بعض اجزا ہاتہ کے
پس شکل اجزا کی غیر فاسد ہو اور شکل کل کی فاسد لیکن مرض تفرق اتصال عام ہے ان دونون کو

یعنے ممکن ہے عارض ہونا اوسکا پہلے بیچ دونون عضو کے مثال اوسکی عارض ہونا تفرق اتصال کا بیچ عضو مفرد کے ظاہر ہے مثلاً بیچ عصب کے یا ہڈی کی یا سوا انکے مفردات سو اگر تفرق پہلے پڑے کوئی مانع نہین ہے لیکن مثال عارض ہونا تفرق اتصال کا بیچ مرکب کے ہی پس انخلاع عضو کا ہے مفصل ہاتہ سے بدون عارض ہوتے تفرق اتصال کے بیچ کسی جزو کے اعضاے مفرد سے اسطرح سے کہ مسترخی ہو رباط مثلاً بہ سبب غلبہ رطوبت کے اوسپر بدون واقع ہونے تفرق اتصال کی اوسمین پس جو مفصل منخلع ہوا متحقق ہوا واقع ہونا تفرق اتصال کا بیچ عضو مرکب کے پہلے بدون واقع ہونے تفرق اتصال کی بیچ عضو مفرد کے **انتباہ** اگر کہین کہ فی الحقیقۃ مرض تفرق اتصال ایک قسم ہے مرض الترکیب کی پس تقسیم مرض مفرد کی طرف تین قسم کے کیونکر ہو سکتی ہے جواب اسکا یہ کہ شک نہین ہے کہ مرض مذکور باعتبار اپنی ذات کے دو طرح ہے اسواسطے کہ یا منسوب بمزاج ہے یا منسوب بہ ترکیب اسلیے کہ تحقیق صحت کا بھی بسبب استواے مزاج کے اور استواے ترکیب کے ہے پس مرض بھی مقابلے اوسکے ہوگا یعنے باعتبار سوء مزاج کی اور سوء الترکیب کی لیکن باعتبار تخصیص عروض مرض کے پہلے ساتہ عضو مفرد کی یا مرکب کے یا ساتہ دونون کے تین قسم پر منقسم ہوتا ہے یقیناً مانند سوء مزاج اور سوء الترکیب اور تفرق الاتصال کے اگرچہ تیسرا قسم ہے دوسرے سے جیسا کہ کہا گیا لیکن اس سبب سے کہ بنظر خصوصیت عارض ہونے اولیت کے تیسرے کو تفرق اتصال نام رکھا دوسرے کو مرض الترکیب کہ نام عام ہے نام رکھا ورنہ فی الحقیقۃ مرض الترکیب عام ہی اور تفرق الاتصال خاص اسلیے کہ کوئی تفرق اتصال بدون مرض الترکیب کے نہین ہو سکتا لیکن مرض الترکیب کو تفرق الاتصال لازم نہین ہی عضو کے ٹیڑے ہونے کو مثلاً تفرق اتصال ضرور نہین ہے لیکن تفرق اتصال کو جس طور پر کہ ہو سوء الترکیب لازم ہے **فائدہ** بعض لوگ اس امر پر ہین کہ تفرق الاتصال فی الحقیقۃ غیر مرض الترکیب کے ہے اور دلیل لاتے ہین کہ سوئی کو بدن مین ہم چبھوتے ہین تفرق حاصل ہوتا ہے اور شکل مین فساد نہین آتا جواب اسکا یہ ہے کہ فساد شکل بیچ خلش سوئی کے باعتبار تفرق کے ہے پس جیسا کہ تفرق اوس مین

غیر محسوس ہے فساد شکل بھی غیر محسوس ہے اور جوابات شافی واسطے اور دلائل کی بھی ہین
اما سوء المزاج اب ہر ایک کو امراض ثلثہ سے مفصل بیان کرتا ہے اور مراد سوء المزاج سے
حاصل ہونا کیفیت خارج اعتدال سے ہے بیچ مزاج عضو کے اور مرض متشابہ الاجزا بھی
کہتے ہین بسبب پہلے تعلق ہونے کے ساتھ اعضائے متشابہ الاجزا کے تسمیہ لہ باسم محلہ
اور جان تو کہ سوء مزاج دو طرح ہے متفق اور مختلف اور بیچ تفسیر معنے ان دو لفظ کی اطبا نے
اختلاف کیا ہے جالینوس کہتا ہے جو سوء مزاج عام ہو تمام بدن مین وہ متفق اور مستوی
ہے اور جو مخصوص ہو ساتھ ایک عضو کے سوائے عضو دوسرے کے مختلف ہے
اور صاحب کامل بھی اسی راہ گیا ہے لیکن ابو سہل مسیحی اوسپر ہے کہ جو تکلیف نہین
دیتا ہے مستوی ہے اور جو تکلیف دیتا ہے مختلف ہے اور محمد ابن زکریا قریب اس
مذہب کے ہے اور شیخ رئیس اور اوسکے تابع اسپر ہین کہ جو بیچ جوہر عضو کی مستقر ہوا اور
اوسمین اور طبیعت مین مقابلہ باقی نہ ہے اور حکم مزاج اصلی کا پیدا کرے مستوی ہے اور
جو ایسا نہو مختلف ہے پس حمی عضنی بطریق شیخ رئیس اور مسیحی کے سوء مزاج مختلف ہے
اور اوبر طور جالینوس کی مستوی اور برص نزدیک شیخ کے مستوی ہے اور نزدیک جالینوس
کے مختلف اسواسطے کہ ایک عضو مین واقع ہے نہ دوسرے عضو مین اور پوشیدہ نہ ہے
کہ ہر ایک اطبا نے بیچ اطلاق الفاظ کے مناسبت ٹھہرائی ہے اور ہر ایک شخص کو درست ہے
کہ اصطلاح مقرر کرے بالجملہ شیخ رئیس مستقر کو مستوی اس سبب سے کہتا ہے کہ وہ مشابہ
مزاج اصلی کے ہوا بیچ نہ تکلیف دینے کے اور جالینوس اور تابع اوسکے عام کو اس سبب سے
مستوی کہتے ہین کہ وہ شامل ہونے مین بیچ سب بدن کے مانند مزاج اصلی کی ہے اور
شیخ رئیس غیر مستقر کو مختلف کہتا ہے اسواسطے کہ وہ مخالف مقتضی مزاج اصلی کے ہے بیچ
پیدا کرنے الم کے اور جالینوس خاص ہونے کو ساتھ ایک عضو کے سوائے دوسری عضو
کے مختلف کہتا ہے اسواسطے کہ وہ خلاف مقتضی مزاج اصلی کے ہے بسبب نہ عام اور
نہ شامل ہونے کے اور پوشیدہ نہ ہے کہ سوء مزاج کبھی پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی عارضی
پیدائشی وہ ہے کہ مزاج بیچ اصل پیدائش کے غیر معتدل ہوا اور اوسکو مزاج غیر حاصل

کہتے ہین اور عارضی وہ ہی کہ بیچ اصل پیدایش کے مزاج سالم رہا ہوا اور اعتدال کی بعد اوسکے
متغیر ہوسو تدبیر سے **فائدہ** سوء مزاج متفق کو مستوی بھی کہتے ہین کما لا یخفی فینقسم
الی المادی والساذج پس منقسم ہوتا ہے سوء مزاج طرف مادے اور ساذج کے اما المادی
فھو ان یکون بسبب خلط له کیفیة فیتکیف البدن بتلک الکیفیة لیکن مادی وہ ہی کہ حاصل ہو
بواسطہ کوئی خلط کے اخلاط اربعہ سے کہ اوس خلط کو کوئی کیفیت ہو پس ضعیف کرے بدن کو
وہ خلط اوس کیفیت غالبہ سے خواہ یہ کیفیت ساتھ عفونت کے ہو یا بدون عفونت کے
مثل حرارة غالبة سببھا وجود الصفراء مانند گرمی بہت کے کہ موجب اوسکا وجود صفرا کا ہو
واما الساذج فھو الذی لا یکون کذلک لیکن بے مادہ وہ ہے کہ ایسا نہو مثل برودة المثلوج
مانند سردی برف زدہ کے وحرارة المدقوق اور گرمی صاحب تپ دق کے اور مانند اسکے نظائر
بہت ہین اور جو تغیر کہ بیچ بدن کے پڑے سوائے خارجی یا داخلی سے اگر علاقہ خلط سے رکھتا ہے
یعنے موجب تغیر کا خلط ہوتا ہے استقلالا اوسکو مادی کہتے ہین اور اگر ساتھ روح کے یا اعضا کی
علاقہ رکھے ساذج کہتے ہین خواہ باعث تغیر روح اور اعضا کی گرمی ہو یا کیفیت دوسری مثال
گرمی کی حمی یوم ہے اور مثال گرمی اعضا کی حمی دقیہ ہے جیسا کہ گذرا اور مثال تعلق حرارت کا
ساتھ خلط کے حمی خلطی ہے اور اسی طرح قیاس کرین تعلق برودت اور رطوبت اور یبوست کو
پس ہر ایک ساذج اور مادی سے آٹھ قسم ہوتا ہے چار مفرد اور چار مرکب اسطور پر کہ حار
بارد رطب یابس حار رطب بارد رطب حار یابس بارد یابس ابدا اسکے ساتھ ساذج
کے ضم کرین خواہ ساتھ مادی کے **انتباہ** اگر کوئی کہے کہ سوء مزاج مفرد مادی متصور نہین
ہو سکتا اسواسطے کہ ہر خلط مین فی ذاتہ دو کیفیت ہین جسوقت کوئی خلط زائد ہوا اوپر قدر معتدل کے
دونون کیفیت اوسکی یقینیا بڑہین گی پس مفرد مادی کا وجود نہوگا جواب اوسکا یہ ہے کہ بیچ وجود
سوء مزاج مفرد مادی کے زیادہ ہونا مادے کا شرط نہین ہے تغیر کفایت کرتا ہے پس ممکن ہے
کہ بسبب غذاؤن کے یا دوائین مرطب کے رطوبت بیچ خون کے زیادہ ہو بدون اسکے کہ کثرت بیچ مقدار
خون کے واجب کرے پس حرارت اوسکی اوپر حال کے ہو اور رطوبت زائد اور اوپر اسی کے اور
کیفیات کو قیاس کرین پس وجود مفرد مادی کا متحقق ہوا اور جواب دوسرا یہ ہے کہ زیادتی مادی کو

زیادتی دونون کیفیت کی لازم نہین ہے اسواسطے کہ ممکن ہے کہ خون جو زیادہ ہو حرارت اوسکی اشتداد کرے اور رطوبت اوسکی برقرار رہے بہ سبب دوا کے یا غذا کے یا اور خلط کے کہ معدل رطوبت کا ہے پس سوء المزاج کو حرارت سے منسوب کرین نہ رطوبت سے وفیہ ما فیہ اور واسطے آسانی متعلمون کے مثالین اقسام سوء المزاج کی کہ سب سولہ ہوتی ہین بیان کیتی جاتی ہین مفصلاً مثال سوء المزاج سازج کی تپ دق ہے اور مثال حار مادی کی حمیات دموی اور صفراوی ہین اور مثال سرد سازج کی جمود ہے کہ سردی خارجی کی پہونچنے سے ہو اور مثال سرد سازج کی فالج ہے اور مثال رطب سازج کی ترہل ہے اور مثال رطب مادی کی استسقائے لحمی ہے اور مثال یابس سازج کی تشنج یابس ہے کہ بعد استفراغ اور رنج اور ریاضت کے پڑے اور مثال یابس مادی کی سرطان اور جذام ہے جو مثالین مفرد سازج اور مادی کی مذکور ہوئین مثالین مرکب کی ضمن اوسی سے روشن ہوتی ہین جاننا چاہیے کہ سوء مزاج جسطرح کہ ہو کبھی بیچ سب بدن کے ہوتا ہے اور کبھی بیچ ایک عضو کے اور سوء مزاج کہ بیچ خلط کی ہوتا ہے جب تک عفونت نہین کرتا تپ نہین پیدا کرتا ہے مگر یہ کہ بیچ خون کے ہو کہ بدون عفونت کے خون تپ لاتا ہے اور اوس تپ کو سونوخس کہتے ہین چنانچہ اوسکے مقام مین مذکور ہوگا اور جسوقت سوء مزاج سے کوئی آفت بیچ عضو کے ظاہر ہو درجہ پہلا ہو اور جو طبیعت عضو کی پھیر دے اور حد اعتدال مخصوص سے نکالے اور تباہ کرے درجہ اخیر ہوتا ہے اور سوء المزاج جب تک اعتدال سے دور نہو کہ ضرر فعل مین پیدا ہو سوء المزاج نہین کہہ سکتے اما مرض الترکیب فینقسم الی مرض الخلقۃ و مرض المقدار و مرض العدد و مرض الوضع لیکن قسم دوسری اقسام مرض مفرد سے مرض ترکیب ہے اور وہ تقسیم ہوتی ہے طرف چار مرض کے جیسا کہ ذکر کیا گیا اقسام اوسکی خلقت اور مقدار اور عدد اور وضع مین اور ہر ایک انمین سے مشرح کہا جاتا ہے اما مرض الخلقۃ فہو اما مرض الشکل لیکن مرض خلقت کی بھی چار قسم ہین جیسا کہ کہتا ہے پس وہ یا مرض الشکل ہے مثل اعوجاج المستقیم و استقامۃ المعوج مانند ٹیڑھے ہونے اوس عضو کی کہ سیدھا چاہیے یا سیدھا ہونا اوس عضو کا کہ ٹیڑھا چاہیے اور مربع ہونا گول کا اور گول ہونا مربع کا اسی قبیل سے ہے اور شکل بیچ اصطلاح حکما کے ایک ہیئت ہے کہ حاصل ہوتی ہے جسم کو بسبب احاطہ

کرنے ایک حد کے مقدار کو جیسا کہ بیچ کرہ کے ہے یا بسبب احاطہ کرنے حدود کی مانند مضلعات کے یعنے مربع اور مسدس وغیرہ کے اور مرض المجاری یا مرض مجاری نوع دوسری اقسام مرض الخلقت سے مرض مجری ہے اور مجری وہ فضا ہے بیچ باطن عضو کے کہ شامل ہو اوس چیز کو کہ نافذ ہوتی ہے ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے خواہ وہ نافذ کثیف ہو مانند خلط کے اخلاط سے یا لطیف ہو مانند روح اور نفس کے اور مرض مجری تین وجہ سے باہر نہین ہے یا من حیث الانساع ہو مثال اوسکی انتشار النور ہے یا من حیث الضیق ہو مثال اوسکی ضیق النفس ہے یا من حیث الانسداد ہو مثال اوسکی پیدا ہونا سدے کا ہے بیچ رگ کے کہ جگر سے مرارہ مین آئی ہے اور مرارہ سے امعا کو گئی ہے اور جاننا چاہیے کہ سدہ اوس مجرے کا کہ درمیان کبد اور مرارہ کی ہے یرقان پیدا کرتا ہے اور سدہ اوس مجرے کا کہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہے قولنج لاتا ہے اور الاوعیہ یا مرض اوعیہ کی نوع تیسری اقسام مرض الخلقت سے مرض اوعیہ ہے اور اوعیہ تجاویف کو کہتے ہین اور تجویف فضا ہے بیچ باطن عضو کے کہ شامل ہو اوس چیز ساکن کو اور معنی وعا کی بھی یہی ہین اور قید حاوی ہونے تجویف کی ساکن سے احتراز ہے اوس سے کہ حاوی ہونا فذ کو اور متحرک اسواسطے کہ اوسکو مجری کہتے ہین نہ تجویف بات تسمیع اور تضییق اور تسدد اسطور سے کہ کشادہ ہو یا تنگ ہو یا بند ہو پوشیدہ نہ ہے کہ تعلق ان تینون کا بھی مجرے سے ہے اور بھی اوعیہ سے ہے اور مثالین مجرے کی کہی گیئین یہان مثالین تجویف کی بیان کرتے ہین ہم لیکن مثال بڑے ہونے اور کشادہ ہونے کی کشادہ ہونا تھیلی خصیون کی ہے بسبب اوتر آنے کوئی جسم کے اوسکے اوپر سے جیسا کہ بیچ قیلہ اور فتق کے ہوتا ہے اور مثال چھوٹے اور تنگ ہونے کی چھوٹا ہونا معدے کا ہے اور اوسکی فضا کی اور یہ کبھی خلقی ہوتا ہے اور کبھی بسبب ورم عضو مجاور کی ہوتا ہی بواسطہ ضغطہ ورم کے معدہ کو اور تنگ ہونا بطون شریفہ دماغ کا وقت صرع کے بھی مثال اسکی ہے اور مثال سدہ کی بند ہونا بطون دماغ کا ہے بیچ سکتہ کی اور مرض چوتھا امراض تجاویف سے ماتن نے ذکر نہین کیا کہ وہ مرض الخلو ہے اور مثال اوسکی خالی ہونا تجاویف دل کا ہے خون اور روح سی نزدیک شدت خوشی مہلکہ اور شدت لذت مہلکہ کر اور مرض الصفائح یا مرض صفائح نوع چوتھی اقسام مرض الخلقت سے مرض الصفائح ہے یعنے وہ مرض کہ سطح عضو سے متعلق ہو داخلی ہو یا خارجی بان تخشن و تملس

مرض المجاری

مرض مجری ۱۲ ف

مرض الاوعیہ

یعنی تجویف ... ۱۲ ف

مرض الصفائح

اسطور سے کہ خشن ہو جاوے یا صاف ہو جاوے یعنے وہ عضو کہ صفائی اور ہمواری اوسکی مطلوب ہے جیسے قضیبہ ریہ ناہموار ہو وے اور وہ کہ خشونت اور ناہمواری اوسکی مطلوب ہی جیسے معدہ اور رحم کہ صاف اور مفقود الحمل ہو اور ظاہر ہے کہ جو فساد بیچ صفائح کے پڑتا ہے فعل مقصود اوس عضو کا ناقص ہوتا ہے یا باطل و اما مرض المقدار اور جنس دوسری مرض الترکیب سے مرض المقدار ہے اور وہ دو قسم ہے جیسا کہ کہتا ہے فھو ان معظم العضو اکثر مما ینبغی پس وہ ہے کہ بڑا ہو عضو زیادہ اوس سے کہ چاہیے او تصغیر یا چھوٹا ہو اوس سے کہ چاہیے خواہ یہ بڑائی اور چھوٹائی خلقی ہو خواہ عرضی اور اسیطرح خواہ عام ہو سب بدن مین یا خاص ہو ساتھ ایک عضو کے مثال زیادتی تمام کی فربھی مفرط ہے اور مثال زیادتی خاص کی عظم زبان ہے اور مثال صغر اور نقصان عام کی ہزال مفرط ہے اور مثال صغر مفرط کی ضمور حدقہ کا ہے اور قیاس کر تو اوپر انکے اور دونکو و اما امراض العدد اور جنس تیسری مرض الترکیب سے مرض العدد ہے اور یہ بھی چار طرح پر ہی جیسا بیان ہوتا ہے فھو ان یزید زیادۃ پس وہ ہے کہ زیادہ ہووے عضو بہت زیادتی سے اما طبیعیۃ کہ وہ زیادتی یا طبیعی ہے کالاصبع الزائدۃ مانند اونگلی کی کہ زیادہ پانچ عدد سے ہو اور اوس زیادتی کو طبیعی اس سبب سے کہتے ہین کہ جنس اوس زیادتی کی بیچ بدن کے موجود ہے ورنہ جو مرض ہی غیر طبیعی ہے اور ضرر زیادتی اونگلی کا منع کرنا اوسکا ہے بطش شدید سے اور سرعت حرکات سے اور منع دخل ہاتھ سے بیچ ظروف تنگ منہ کے اور سوا اسکے او خارجۃ عن الطبیعۃ یا وہ زیادتی خارج ہی طبیعی سے یعنے جنس اوسکی بیچ بدن کے موجود نہین ہے کالثولول مانند ثالیل کے کہ شور سخت مشہور ہین وہ مثال زیادتی غیر طبیعی کی ہے کہ بدن سے ملی ہے لیکن مثال اوس زیادتی کی کہ بدن سے جدا ہو جصات مثانے کے ہین اور رجا کہ بیچ رحم کے ہوتا ہے اور اوس سبب سے عورت مانند حاملہ کے ہوتی ہے او ینقص نقصانا یا ناقص ہو عضو کوئی طرح نقصان سے فی الطبع کہ وہ ناقص ہونا طبیعی ہو یعنے وہ چیز کہ وجود اوسکا طبیعی ہو بیچ اصل خلقت اور مجبول نہو اور مثال اوسکی پیدا ہونا ایک شخص کا ساتھ چار اونگلی کے یا کمتر اوس سے او نقصانا عارضیا یا وہ نقصان لاحق ہو اور مثال اوسکی قطع ہو جانا اونگلی کا اور ہاتھ کا ہے او بیچ بعض نسخے کے فقط زیادتی مذکور ہے اور ذکر نقصان کا نہین ہے ظاہرا واسطے اوسکے وضوح او ظہور کے مقابل سے یا بسبب سہو ناسخ کے ہی اما مرض الوضع

اور جنس چوتھی مرض الترکیب سے مرض الوضع ہے اور وضع بیچ اصطلاح حکما کے ایک ہیئت ہی
کہ حاصل ہوتی ہے ہر چیز کو بنظر نسبت بعضے اجزا کے ساتھ بعض دوسرے کے بیچ قرب اور بعد
کے یا نظر کرنا نسبت اون امور کے کہ اوس چیز سے خارج ہین مثال پہلی قسم کی تفریج اصابع یعنی
کشادہ ہونا اونگلیون کا یا تضمیم اونکا یعنے ملنا اونکا اور مثال دوسری قسم کی کھڑا ہونا اور چت
لیٹنا مثل فساد الوضع لمقاربۃ او مباعدۃ عضو آخر لا علی ما ینبغی لیکن مرض وضع نظیر اوسکی
فساد بیچ وضع کے ہے بسبب نزدیکی ایک عضو کے یا دوری اوسکی عضو دوسرے سے نہ اوس طور پر
کہ لائق ہے یعنے ایک عضو دوسرے عضو سے دور ہو یا نزدیک اوس طرح پر کہ مناسب نہین ہے
پوشیدہ نہ ہے کہ بحث کرنا وضع سے منقسم ہوتا ہے دو قسم پر بسبب اقتضاے وضع کی موضع اور
مشارکت کو اسواسطے کہ عضو کو نسبت کرنے مکان کے ایک ہیئت ہے اور نسبت کرنے غیر مکان
کے یعنے بنظر اعضا کے از روے نزدیکی اور دوری کے ہیئت دوسری ہے پہلی کو وضع اور دوسری کو
مشارکت کہتے ہین پس مجموع امراض وضع کے چھ قسم ہین چار خاص ہین ساتھ موضع خود عضو کی
اور دو خاص ہین ساتھ ہمسایہ کے کہ شریک ہین لیکن وہ چار کہ متعلق ہین ساتھ موضع کی پہلی اونمین
انخلاع عضو کا ہے مفصل سے اور دوسرا انخلاع غیر تام کہ اوسکو وثی کہتے ہین اور تیسرا وہ ہی کہ حرکت
کرے عضو بیچ موضع اپنے کے اور حال یہ ہے کہ واجب تھا سکون اوسکا مانند رعشہ کے اور
چوتھا وہ ہے کہ ساکن ہو عضو اپنے موضع مین اور حال یہ کہ واجب تھا متحرک ہونا اوسکا
مانند تحجر مفاصل کی لیکن وہ دونون کہ متعلق جوار اور ہمسایہ کے ہین نظیر اونکی مؤلف نے ذکر نہین کیا ہی
اسواسطے کہ امتناع اور تعسیر حرکت کا یا طرف جار کے ہو یا طرف جار سے مل جانا اونگلی کا ساتھ اونگلی
کے متعذر ہو یا بہ تعسر مثال اوسکی ہے اور استرخاے پلک مثال دوسری کی ہے اور درد کرنا مفاصل کا
مثال تعسر ثانی کی ہے اسواسطے کہ جو پلک مسترخی ہوئی ہرگز نہین اوٹھتی اور اوپر دوسری پلک
کے پڑی رہتی ہے اور مفاصل جو ورم کرتے ہین تو افراط سے اتساع دشوار ہوتا ہے اور انبساط
کہ دور ہونا ہمسایہ سے ہے آسانی سے نہین ہو سکتا واما تفرق الاتصال لیکن قسم تیسری اقسام
امراض مفرد سے تفرق الاتصال ہے اور مراد یہان وہ تفرق غیر طبیعی ہے کہ باعث ضرر کا ہوتا ہے
ورنہ تفرق کہ اوپر مجرے طبیعت کے ہے مانند تفرق الاتصال ہر ہر معدی کے نزدیک نفوذ غذا کے

امراض تفرق الاتصال

اوسمین اس سے خارج ہے لانہ لیس بمرض وانما کالمنافی المرض فقد یکون فی الاعضاء المفردۃ پس
کبھی ہوتا ہے تفرق الاتصال بیچ اعضاے مفرد کے مثل کسر العظم نظیراوسکی ٹوٹنا ہڈی کا ہے اور تعداد
اعضاے مفرد کی بیچ بحث اعضاء کے گذرا ہے وقد یکون فی الاعضاء الآلیۃ اور کبھی ہوتا ہے بیچ اعضاے
مرکب کے مثل قطع الاصبع مانند کٹ جانے اونگلی کے اور اعضاے مرکبہ بھی بیان ہو چکے اور پوشیدہ
نرہے کہ اقسام تفرق الاتصال کی بہت ہین اور ہر ایک کا نام مخصوص ہے جیسا کہ مفصل بیان کرتا ہون ہم

فائدہ جو تفرق الاتصال کہ بیچ جلد کے ہو اگر منبسط یعنے پھیلا ہے سحج کہتے ہین بفتح سین مہملہ
اور حاے مہملہ اور سکون جیم کے اور اگر غیر منبسط ہے اور دقیق خدش کہتے ہین بفتح خاے معجمہ اور دال
مہملہ اور سکون شین معجمہ کے اور جو بیچ گوشت کے ہو لیکن خارج سے اگر تازہ ہے اور قیح نہین لایا جراحت
کہتے ہین بکسر جیم کے اور فتح لام یا وجہ کہتے ہین بفتح قاف اور جو بیچ گوشت کے پڑے لیکن داخل
سے بسبب تداخل مادے کے اوسمین اگر ابتدا ہے اور ریم نہین لایا قرحہ اور ورم کہتے ہین اور
اگر ریم لایا خراج کہتے ہین بضم خاے معجمہ اور راے مہملہ اور الف اور جیم کے اور اگر بعد نضج کے پھٹ گیا
بھی قرحہ کہتے ہین پس اگر بعد پھٹ جانے کے دیر تک رہے اور تکلیف کم ہوے اور سختی منہ پر
ظاہر ہوے اور بیچ داخل کے گوشت سفید ظاہر ہوا ناصور کہتے ہین اور بعضے لوگ سے کہا ہے
کہ جو چالیس دن انفجار سے گذرے اس نام سے مسمے ہوگا اور جو بیچ ہڈی کے ٹڑی اگر تفرق
بیچ اجزاے صغار کے ہے تفتت کہتے ہین بفتح تاے فوقانی اور فتحہ فا اور ضمہ تاے مشددہ
فوقانی اور سکون فوقانی ثالث کی اور اگر تفرق سے ہڈی کے دو ٹکڑے کیا عرض مین یا کئی ٹکڑے کیے
بڑے بڑے اوسکو کسر کہتے ہین اسواسطے کہ معنی کسر کے توڑنا ہے اور جب تک بیچ منتفرق نہو
دو ٹکڑے سے یا اجزاے بڑے اوس سے جدا نہون توڑنا نہ کہین گے اور اگر بیچ طول کے ہے
صدع کہتی ہین اور جو بیچ قحف کے ہو جدا بیان کرینگے اور جو بیچ عصب کے ہو اگر بیچ عرض
کے ہے بتر کہتے ہین بفتح با اور سکون فوقانی اور راے مہملہ اور اگر بیچ طول کی ہی اور قلیل العدد اوسکو
شق کہتے ہین بفتح شین معجمہ اور سکون قاف اور اگر بیچ طول کے ہے اور کثیر العدد شرح کہتے ہین
بفتح شین معجمہ اور سکون راے مہملہ اور حاے مہملہ کی اور جو بیچ عضو کے ہو اگر بیچ طرف عضلی
کے ہے ہتک بفتح ہا اور سکون فوقانی اور کاف کے اور اگر بیچ عرض کی ہی جبر کہتے ہین بفتح

اسامی تفرق اتصال کا

بجیم اور تشدید راے مہملہ کے اور اگر بیچ طول کے ہے اور کثیر العدد اور ظاہر اور پراگندہ فسخ کہتے ہین
بفتح فا اور سکون سین مہملہ اور خاے معجمہ کے اور جو بیچ عروق کے ہو وریدہون یا شریان اگر بیچ
عرض کے ہے قطع کہتے ہین اور فصل اور اگر بیچ طول کے ہے بھی صدع کہتے ہین اور اگر اسطرح پر
ہے کہ منہ رگ کا کشادہ ہے بثق کہتے ہین بفتح موحدہ اور سکون مثلثہ اور قاف کی اور تفرق وریدکو
مطلقا انفجار کہتے ہین اور شریانی کو ام الدم اور جمہور ام الدم اوسکو کہتے ہین کہ شریان پھٹ جاوے
اور خون نیچے پوست کے جمع ہوا اور نزدیک دبانے کے پھر جاوے شریان مین اور جو بیچ اغشیہ
اور حجب کے پڑے فتق کہتے ہین بفتح فا اور سکون فوقانی اور قاف کے اور جو بیچ غضروف کے
مطلقا پڑے رض کہتے ہین بفتح راے مہملہ اور تشدید ضاد معجمہ کے اور کبھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ
اوپر ٹوٹنے غضروف کے کسر بھی بولتے ہین کما قالوا انکسار الاذن پس اگر تفرق نے تقسیم کیا طرف
دو جزو کی یا طرف اجزاے کبار کے بھی فسخ کہتے ہین اور اگر تقسیم کیا طرف اجزاے صغار کی بھی
تفتت کہتے ہین اور بعض لوگ رض کو تفرق اجزاے صغار غضروف سے خاص کرتے ہین
اور یہ اسامی کہ لفظ بمعنی مصدری واقع ہین اگر فاعلیت منظور ہو بہ صیغہ اسم فاعل پڑہین جس جگہ
لفظ مساعدت کرے درست ہے مانند ساج اور خادش اور کاسر اور یاثق کے تنبیہ تفرق اتصال
کہ بیچ قحف کے یعنے ہڈی سر کے پڑے شجہ بفتح شین معجمہ اور تشدید جیم اور ہاے موقوف کے
نام ہے اور وہ چھ قسم ہے اور ہر ایک قسم کا نام خاص ہے ایک وہ کہ صدع لاوے فقط اوسکو
صادعہ کہتے ہین اور دوسرا وہ کہ کسر بیچ ہڈی کے کرے اوسکو ہاشمہ کہتے ہین تیسرا وہ کہ سفیدی
ہڈی کی ظاہر ہوا اوسکو موضحہ کہتے ہین چوتھا وہ کہ تھوڑی ہڈی چھل جاوے اوسکو منقلہ کہتے ہین
پانچوان ٹوٹنا ہڈی سر کا غشا تک کہ اوسکا ام الدماغ نام ہے پہونچے یعنے سواے پوست تنک کی
اوپر دماغ کے اور کوئی چیز حائل نہ رہی ہو اوسکو مامومہ کہتے ہین اور چھٹا وہ کہ تجویف دماغ تک
پہونچے اوسکو جائفہ کہتے ہین انتباہ یہ سب کہ مذکور ہوا نام اوس تفرق الاتصال کا تھا کہ اعضاے
مفردہ سے خاص تھا لیکن جو بیچ مرکب کے ہو مانند قطع اونگلی کے یا ہات کے اور سوا انکے کبھی واقع
ہوتا ہے میان دو جزو عضو مرکب کے اور ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے بدون اسکے کہ تفرق
اتصال پہونچے عضو متشابہ الاجزا کو یعنے مفرد کو یہ مسمے ہے بہ انفصال اور خلع اور اگر بیچ عصب کے

اور عضو اپنی جگہہ سے زائل ہووہ مسمے بفک ہے اور تفرق اتصال کہ عضو متشابہ الاجزا مین ہو وہ اسکو
انحلال الفرد کہتے ہین اور کبھی انحلال الفرد مطلق تفرق اتصال کو کہتے ہین اور پوشیدہ نرہے کہ بعضے
اعضا احتمال تفرق کے نہین رکھتے ہین مطلقا وہ دل ہے قد سبق الموت لتفرقہ اور دماغ نہین کہ جو
تفرق اتصال بیچ عضو جید المزاج کے ہو جلد اچھا ہوتا ہے اور اگر بیچ فاسد المزاج کے ہو
دیر مین اچھا ہوتا ہے اور قروح خبیثہ جب پھیلتے ہین آکلہ ہوتے ہین فائدہ کبھی تفرق اتصال
بیچ مجرے کے ہوتا ہے اور اوس سبب سے کشادگی مجرے مین ظاہر ہوتی ہے اسی سبب سے
ٹکڑے جگر کے بیچ بعض اسہال کے نکلتے ہین بسبب کشادگی ماساریقا کے اسلیے کہ اون مین
تفرق اتصال واقع ہوتا ہے اور یہ تفرق سطوحی ہے کہ اجزاے عضو کو متفرق کرتا ہے بیچ عرض کے
پس فضا اوسکی فراخ ہوتی ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ بیچ غیر مجاری کے پڑتا ہے اور نیا مجرے
پیدا کرتا ہے جیسا قرشی نے بیچ شرح قانون کے اسی بحث کے لکھا ہے کہ ایک شخص کو
حبس البول تھا مدت سے پس منفتح ہوا پیشاب جلد شکم سے کسی جگہہ سے اور یہ حالت اوسکو
ہمیشہ رہی کہ پیشاب اوسکا وقت حاجت کے اسی جانب سے ترشح کرتا تھا اور راہ مقرر سے
کچھ نہین نکلتا تھا اور بھی اپنا قصہ نقل کیا ہے کہ بیچ ایڑی داہنے پانوں کے خراج ہوا تھا
بعد اوسکے چیرنے کے اوسنے مسہل پیا اور بسبب نہ حاضر ہونے کسی آدمی کے کہ اوسپر
تکیہ کر کے پاخانے مین جاوے دیر تک مبرز کو روکا جو بعد حاضر آنے معتمد علیہ کے قصد کھڑے
ہونے کا کیا قراقر کہ امعا مین تھا طرف جگر کے رجوع کرنا اوسکا معلوم کیا پس ہمیشہ ثقل
اوسکا طرف حدبہ جگر کے اوسوقت مین پاتا تھا اور اکثر وہ ثقل کو حس کرتا تھا کہ طرف سرین
کے نازل ہوتا ہے اور وہان سے ایڑی منفتح مین پہونچکر نفس خراج سے بیچ تھوڑی مدت
کے براز دفع ہوتا تھا اور اسیطرح ایک مدت رہا اور جب کوئی شربت یا خیساندہ کھاتا تھا
مرور اوسکا کبد پر محسوس ہوتا تھا اور خراج کی راہ سے نکلتا تھا جیسا کہ تھا بدون اسکے کہ
کچھ تغیر اوس مین ہووے اور جو واسطے پھرنے طبیعت کے اپنے مجرے پر حقنہ بدفعات
کرتا تھا کچھ نہین نکلتا تھا مگر ایک چیز چھوٹی زیادہ لینڈی بکری سے نہایت سختی مین پس
وہ کہتا ہے کہ مین ڈرا کہ مبادا یہی خراج مخرج معتاد ہو جاوے اوسکے تدارک مین مشغول ہوا

یعنے پائوں کو بلند تکیہ پر ہمیشہ رکھتا تھا اور اکثر چلنے کرتا تھا یہان تک کہ بیچ مدت ایک مہینے کے یا زیادہ اوس سے حالت اصلی پر رجوع کیا اور اسیطرح دیکھا گیا کہ ایک لڑکا ناف کی راہ سے پیدا ہوا یہ سب صنائع حکیم مطلق کے ہین بزرگ ہے شان اوسکی کہ عقول اونکی دریافت سے عاجز ہین سوال اگر کہا جاوے کہ قطع اونگلی بیچ مرض العدد کے شمار کیا ہے اور پھر اوسی کو بیچ مثال تفرق اتصال عضو مرکب کے بھی ذکر کیا اور حال یہ کہ مرض العدد قسم مرض الترکیب کا ہی اور مرض الترکیب قسم تفرق اتصال کا ہے اور مخالفت درمیان دونوں قسیم کے لازم ہے جواب اسکا یہ ہے کہ لانا مثال واحد کا واسطے دو قسیم کے اگر بسبب اختلاف حیثیت کے ہے کچھ نقصان نہیں ہے اسواسطے کہ درمیان اونکے منع الجمع نہیں ہے اسلیے کہ اجتماع مرض الترکیب اور تفرق اتصال کا آپس میں اور ساتھ سوء المزاج کے واقع ہے کما لا یخفے بخلاف دو قسیم کے کہ اونکے درمیان مین ضدیت ہوتی ہے کہ وہان منع الجمع لازم ہوتا ہے مانند اسم اور فعل کی اور ایک مثال واسطے اونکے کفایت نہیں کرتی ہے اگرچہ حیثیت مختلف ہو جیسا کہ نحو مین تصریح ہے واما المرض المرکب اور جو مرض مفرد سے اور اوسکے اقسام ثلثہ سے کہ ہر ایک قسم اوسکی شامل تھی انواع اور اصناف پر مؤلف فارغ ہوا شروع کیا بیچ بیان تعریف مرض مرکب کے اور کہا کہ لیکن مرض مرکب فہو امراض حصل من جملتہا امراض آخر پس وہ کئی بیماریاں ہین کہ حاصل ہوا ون سب سے بیماریان اور یعنی بیماریان مفرد کہ جمع ہون اونکے اجتماع سے مرض مخصوص ساتھ ایک شکل اور ایک نام کو ظاہر ہووے اوسکو مرض مرکب کہتے ہین خواہ یہ مرض مرکب بیچ عضو مفرد کے ہو یا بیچ عضو مرکب کے مثل الاورام والبثور مانند اورام اور بثور کے اسواسطے کہ یہ اجتماع امراض ثلثہ مفردہ سے ترکیب پاتے ہین جیسا کہ کہتا ہے فانہا سوء المزاج المادی وتفرق الاتصال وزیادۃ فی المقدار پس تحقیق کہ ورم اور بثرہ حاصل ہوتے ہین سوء مزاج مادی اور تفرق اتصال اور زیادتی مقدار سے کہ ایک قسم مرض الترکیب سے ہے جیسا کہ عنقریب بیچ شروع تقسیم مرض مفرد اور مرکب کے ہم کہہ آئے ہین اور جو بیان کرنے امراض مرکب سے فارغ ہوا مؤلف شروع کیا بیچ ذکر اوقات مرض کی اور کہا وکل مرض ینتہی الی الصحۃ اور جو مرض کہ منتہی ہوتا ہے طرف صحت کے اور قید انتہا صحت کی اسواسطے ہے کہ ترتیب اوقات کی بدون لحاظ کرنے اس قید کے نہیں ہو سکتی ہے فلہ ازمان اربعۃ پس اوس

منع الجمع پس ... ثبوت ... [illegible]

مرض مرکب

اوقات مرض

اوقات مرض

مرض کے چار زمانے ہین الابتداء وہو الزمان الذی یظہر فیہ المرض ولا یستبان فیہ تزید و زمانہ پہلا ابتدا ہے
کہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اوس زمانے کے مرض بدون اسکے کہ زیادتی اوسمین ظاہر ہو یعنے بعد حدوث
مرض کے کہ جب تک وہ مرض اوپر حالت متشابہ الاحوال کے ثابت ہے بدون ظہور ترقی کے
بیچ حالت مرض کے اوسکو زمانہ ابتدا کہتے ہین اور اسکو مقدر بہ احیان اور ایام نہین کر سکتے اسواسطے
کہ احوال امراض کے متفاوت ہین اور زمانہ ابتدا کا بیچ بعضے امراض کے کوتاہ ہوتا ہی اور بعضون مین
طویل اور کبھی ارادہ کرتے ہین زمانے ابتدا سے تین دن شروع مرض سے قطع نظر اس سی کہ ترقی
بیچ حالت مرض کے ہو یا نہو والتزید وہو الوقت الذی یستبان فیہ اشتدادہ کل وقت بعد وقت
اور زمانہ دوسرا تزید ہے اور تزید وہ وقت ہے کہ ظاہر ہو بیچ اوسکے غلبہ مرض کا ہر وقت بعد وقت
کے یعنے بعد زمانے ابتدا کے جب تک کہ وہ مرض بیچ زیادتی کے ہے وہ وقت تزید کا ہے و وقت
الانتہاء وہو الوقت الذی یقف فیہ المرض علی حالة واحدة اور زمانہ تیسرا انتہا ہے اور انتہا وہ
زمانہ ہے کہ ٹھہرتا ہے بیچ اوسکے مرض اوپر ایک حالت کے یعنے بعد زیادتی کے جو ایک حد کو
پہونچے اور اوپر اوسی حالت کے رہجاوے بدون اسکے کہ زیادہ ہو یا کم اوسکو وقت انتہا
کہتے ہین و وقت الانحطاط اور زمانہ چوتہا انحطاط ہے یعنے کم ہونا وہو الوقت الذی یظہر فیہ
انتقاصہ اور انحطاط وہ زمانہ ہے کہ ظاہر ہوتی ہے بیچ اوسکے خفت اور کمی بیچ مرض کی فائدہ
تحقق ان ازمنہ اربعہ کا اگر باعتبار مرض کے ہے اول سے آخر تک خواہ مرض لازم ہو خواہ
ذی نوبت اونکو اوقات کلی کہتے ہین اور اگر باعتبار نوبت کے ہے اوقات جزوی کہتے ہین
اور مخفی نہین ہے کہ بیچ نوبت کے بھی یہ اوقات چارون موجود ہین لیکن اوقات نوبت کے
بہ نسبت اوقات مرض کے جزئی ہین جیسا کہ اسمین شبہہ نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ حصول
چارون وقت کا بیچ اوس مرض کے متصور ہوتا ہے کہ باوجود انتہا کے اوس مرض کی طرف
صحت کے قلع اوسکے مادہ کا تدریج ہو اور بہی نکس نہ کرے ورنہ ہو سکتا ہے کہ مرض شروع ہو
اور قبل تزید کے یا بیچ تزید کے قبل انتہا کے یا بیچ انتہا کے بدون ظاہر ہونے انحطاط یکبارگی دور
ہو جاوے بسبب کوئی اسباب کے یا بعد کرنے کے بیچ انحطاط کے پھر ابتدا کرے اور عود کرے
اور یہ گویا دوسرا مرض ہے کہ شروع کیا بالجملہ فائدہ پہچانتے ان اوقات کے ہے اندازہ کرنا تدبیر کا

اور تصرف کرنا بیچ غذا کے اور استعمال دوا کے ہے باعتبار ہر وقت کے اور عمدہ اس مقدمہ مین علاج کرنا ہے باعتبار اوقات کے اشتباہ بیچ متعدی ہونے مرض کی ایک شخص سی دوسرے شخص کو شرع شریف مین اختلاف ہے یعنے بمقتضاے حدیث شریف کے کہ لا عدوی الی آخرہ ہے چاہیے کہ اعتقاد اسکا نہ کرے اور حدیث فر وامن المجذوم کو تاویل کرتی ہین اور لوگ اس پر تمسک کر کی اسمین تاویل کرتے ہین و العلم عند اللہ سبحانہ لیکن حکما بالاتفاق کہتے ہین کہ بعضی بیماریان متعدی ہین یعنے منتقلہ اور بعضی متوارثہ کہ مان اور باپ سے لڑکون کو پہونچتی ہین لیکن یہ بھی کہتے ہین کہ کلیہ نہین ہے بلکہ اکثریہ بھی نہین ہے لیکن ممکن الوقوع ہے کہ تجربہ مین ایسا پایا ہے کبھی ہوتی ہین اور کبھی نہین لیکن امراض متعدیہ یہ ہین جذام جرب جدری حصبہ حماے وبائیہ قروح عفنیہ سل رمد برص خصوصاً اگر مسکن تنگ ہو اور بوے مریض کی یا پسینا اوسکا صحیح کو پہونچے اور بواسیر بھی تعدیہ کرتی ہے اگر کوئی شخص اوپر مقام تبرز یا سوری کی تبرز کرے اور آتشک بھی اسی قبیل سی ہی اور ایلاؤس بدستور یہان تک کہ شیخ رئیس نے کہا کہ انہ تعدی من بلاد الی بلاد انتقال الامراض الوافدۃ لیکن امراض متوارثہ یہ ہین برص نقرس سل صرع ابنہ جدری مالیخولیا دق جرب تجر رمد قروح عفنیہ جذام بواسیر حصاۃ کلیہ و مثانہ اور بارہا کہا گیا کہ جو عضو کہ باپ سے ضعیف ہو لڑکے مین بھی بیچ اکثر امر کے وہی عضو ضعیف ہوتا ہے لیکن ضعف اعضاے مان کا کمتر ہے کہ لڑکے مین ظاہر ہو بخلاف امراض مذکورہ کے کہ توارث انکا بیچ مولود کے والدین سے برابر ہے

الفصل الثانی فی الاسباب الضروریۃ المغیرۃ لاحوال بدن الانسان والحافظۃ لہا

فصل دوسری مقالہ تیسرے سے ثابت ہے بیچ اسباب ضروری کی کہ تغیر دینے والے حالتون بدن انسان کے اور حافظ اونکا رکھنی والے اون حالتون کے ہین اور سبب نزدیک اطبا کے وہ چیز ہے کہ بالذات مقدم ہو اور واجب کرے وجود کوئی حالت احوال بدن آدمی سے یا اوسکے ثبات کو بشرط موجود ہونی شرائط کے اور رفع ہونے موانع کے خواہ فی الحال خواہ استقبال مین ایجاد یا حفظ کرے اور عام ہے کہ سبب بدنی ہو یا غیر بدنی اور جوہر ہو یا عرض مثال بدنی کی کہ جوہر ہو زیادتی خلط کی ہے اور مثال بدنی کی کہ عرض ہو عفونت اخلاط ہے لان العفونۃ کیفیۃ وہی عرض لا جوہر اور مثال غیر بدنی کی کہ جوہر ہو

اور تعدیہ مرض متعدی

غذا ہے اور مثال غیر بدنی کی کہ عرض ہو گرمی آفتاب کی ہے اور برودت ہوا کی اور جو سبب کہ موجد
اور موجب حالت کا ہو اوسکو سبب فاعل اور مغیر کہتے ہین اور اگر مثبت حالت کا ہو سبب حافظ
اور مدیم کہتے ہین اور تفصیل ذکر اسباب کی بیچ اسباب مرضہ کے آتی ہی اور بیچ ابتداے اس
مقالۂ ثالثہ کے بھی کہی گئی اور معنی ضروری کا یہ ہے کہ آدمی کو بدون اوسکے زندگی ممکن نہو
وہی ستۃ اقسام اور وہ اسباب ضروری چھہ قسم ہین اور عمدہ بیچ حصر کے استقرا ہے الاول الہوا
والمحیط بالابدان ایک اون چھہ سے ہوا ہے کہ بدنون کو محیط ہے اور جو آدمی کو ہوا کی حاجت
شدید تھی اوپر اسب اسباب کے مقدم کرنا اوسکا لائق معلوم ہوا اور شک نہین ہی کہ حاجت
ہوا کی دم بدم ہے بخلاف اور اسباب کے کہ احتیاج اون سے معرفت اور معین ہی اور مہلت
ہے لیکن جو بعضے اہل ریاضت عادت روکنے دم کی کرتے ہین ایک زمانے دراز تک بحث سے
خارج ہے اسواسطے کہ نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے اور ساتھ اسکے بیچ تشریح ریہ کے ہم کہہ
آئے ہین کہ حصر نفس مستغنی نہین کرتا ہے وہ ہوا کہ بیچ خلل ریہ کے اور فضاے سینہ کی ہے
ترویح قلب کو کرتی ہے بیچ زمانے حبس دخول ہواے خارجی کی لیکن اگر بتدریج عادت نہ کرین
ہلاک ہو جاوین والحاجۃ الیہ انما ہی لترویح القلب وتعدیل الروح التی فیہ اور حاجت طرف ہوا کے
نہین ہی مگر واسطے ترویح دل کے اور اعتدال پر رکھنا اوس روح کو کہ بیچ دل کے ہے اور راہ پہونچنے
ہوا کی دل مین بطور استنشاق کے کیا ریہ سے ہوا اور کیا مسام سب جلد سے بیچ تشریح ریہ اور
دل کے گذر گئی ہے ساتھہ بہت فائدون کے اور جانین کہ ہوا جب تک صاف ہی اور معتدل
اور ابخرہ اور ادخنہ اور جوہر غریب سے کہ منافی مزاج روح کے ہووے اوسمین نہ ملے ہون اور بھی
ظاہر اور کھلی ہو اور بیچ دیوارون اور چھتون کے بند اور رکی نہو ایسی ہوا فاعل صحت کی اور حافظ
اوسکی ہی لیکن جسوقت متغیر ہوا وصاف مذکورہ سے باعث مرض اور ہلاکت کی ہوتی ہے
اور جیسا نفع ہوا کا اسرع ہے فساد اوسکا بھی بیچ بدن کے جلد اثر کرتا ہے اور پوشیدہ نہ رہے
کہ جو اوصاف حمیدہ کہ کہے گئے کہ مکشوف ہو غیر محجوب وہان ہین کہ جہان وبا ے عام نہو ورنہ
بیچ وبا کے معاذ اللہ ہواے محبوس بہتر مکشوف سے ہے اور جاننا چاہیے کہ جو تغیر کہ ہوا مین
ہوتا ہے تین طرح ہے ایک تغیر طبیعی اور وہ یون ہے کہ موافق اقتضاے طبیعت فصلون کی ہو

القسم الاول الهواء

دوسرا تغیر غیر طبیعی کہ مضاد نہو مجری طبیعی کو اور یہ دو حال سے باہر نہین ہے یا اسباب سماوی سی ہے یا اسباب ارضی سے نظیر تغیر ہوا کی اسباب سماوی سے زیادتی حرارت کی ہی یہان تک یہ جاڑے کی جمع ہونے دراری سے ساتہ آفتاب کے اور زیادتی سردی کی ہے یہ گرمی کے نزدیک کسوف آفتاب کے اور دراری جمع دری بضم یا بکسر دال مہملہ اور تشدید راے مہملہ مکسورہ اور سکون یاے تحتانی کی کواکب بڑے بہت روشنی والے کو کہتے ہین اور ستارے مذکور جب ساتھ آفتاب کے جمع ہوتے ہین گرمی ہوا کی زیادہ ہوتی ہے یقیناً اور مثال تغیر ہوا کی اسباب ارضی سی گرمی اور سردی ہوا کی ہے بسبب اختلاف مساکن اور مجاورت پہاڑون اور دریاؤن کے تیسرا تغیر غیر طبیعی کہ مضاد ہے مجری طبیعی کو اور یہ ایسا تغیر ہے کہ نکلتی ہے ہوا اوس چیز سے کہ مقتضی طبیعت ہوا کا ہے اور فاسد ہوتی ہے خواہ جوہر ہوا مین فساد ہو مانند وبا کی یا بیچ کیفیت ہوا کے مانند شدت سردی کے کہ گرمی مین ہو جاوے اور شدت گرمی کی کہ جاڑے مین ہو جاوے اس طور پر کہ ابطال نوع اور افساد بدن کا کرے فائدہ تغیر غیر طبیعی کو کہ غیر مضاد مجری طبیعی کے ہے اس سبب سے غیر طبیعی کہتے ہین کہ موافق مقتضاے طبیعت فصل کی نہین ہے ورنہ اوس نظر سے کہ مجری طبیعی سے خارج نہین ہے اسکو طبیعی کہہ سکتے ہین پس حقیقت مین غیر طبیعی نہین ہو سکتا مگر جو کہ مضاد ہو مجری طبیعی کی جیساکہ تیسری قسم مین مذکور ہے اور مؤلف تغیرات پہلے کو بیان کرتا ہے لیکن تغیر مضادی کو بسبب اوس کے ظاہر ہونے کی بیان نہ کیا

ویختلف حال الهواء بسبب اختلاف الفصول والنواحي والرياح ومجاورة الجبال والبحار والتربة

اور مختلف اور متغیر ہوتا ہے حال ہوا کا بسبب اختلاف فصلون کے اور اقلیمون کے اور ریحان کے اور بسبب ہمسایہ ہونے پہاڑون اور دریاؤن کے اور بسبب اختلاف زمینون کی اما تغیر الفصول لیکن تغیر ہوا کا بسبب فصلون کے پوشیدہ نہ ہے کہ اطبا نے تمام سال کی چار حصے لیے ہین باعتبار اختلاف ہوا کے اور ہر حصے کا ایک نام رکھا ہے اور فصلین کہ نزدیک اطبا کے غیر اوسکے ہین کہ نزدیک منجمون کے ہین اسواسطے کہ فصلین منجمون کی زمانے انتقال شمس سے بیچ ہر ربع کے فلک البروج سے ماخوذ ہین جیساکہ آخر مین کہا جاوے گا اور نزدیک اطبا کے وہ زمانہ کہ اوس مین ہوا معتدل ہو ربیع بلاد معتدل کے حاجت نہین ہوتی طرف اٹھنے متدبہ کے اور ربیع معتدبہ کو ربیع کہتے ہین

فصلون کا تغیر

اور ابتدائے بڑھنا درختون کا کہ عبارت بہار سے ہے اسی فصل مین ہوتا ہے اور قید بلاد معتدل
کی اوسی سے کیا ہے ہمنے کہ بیچ بلاد مائل برودت کے مانند اون بلاد کے کہ نہایت مرتفع واقع
ہین ہرچند اعدل اقالیم سے ہون لیکن بیچ زمانے ربیع کے بیچ شہرون مذکور کے حاجت اوڑھنے کی
ہوتی ہے اور اسیطرح بیچ اون بلاد کے کہ بیچ نہایت غور اور پستی کے واقع ہین ہرچند اعدل اقالیم
سے ہون لیکن بیچ زمانے ربیع کے بیچ شہرون مذکور کے حاجت ترویح کی ہوتی ہے پس اسلیے
تحقیق آثار فصول کے اعتدال شہرون کا بیچ بلندی اور پستی کے ضرور ہے اور فائدہ قید ادنی معتدل کا
بھی ظاہر ہے اور اوس زمانے کو کہ بعد ربیع کے ہے اور حرارت اوس مین غالب ہے صیف کہتے ہین
اور اوس زمانے کو کہ بعد صیف کے ہوتا ہے خریف کہتے ہین اور وہ مقابل ربیع کی واقع ہے
لہذا جیسا کہ ابتدائے نشو اشجار کا خاصہ ربیع کا ہے شروع تغیر رنگ اوراق کا اور گرنا اونکا کہ خزان
کہتے ہین خاصہ اسکا ہے اور اوس زمانے کو کہ بعد خریف کے آتا ہے اور سردی اوس مین غالب
ہوتی ہے شتا کہتے ہین اور یہان مولف طبیعت ہر ایک کی فصول اربعہ سے بیان کرتا ہے
فالربیع معتدل پس ربیع معتدل ہے یعنے بیچ گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کی والصیف حار یابس
اور گرمی گرم خشک ہے اور سبب گرمی کا شدت انعکاس شعاع کا ہے کہ بواسطہ قرب آفتاب
کے سمت الراس سے واقع ہوتا ہے اور سبب خشکی تحلیل رطوبات کا ہے شدت گرمی سے اور
کمی وقوع تری اور بارش کی اوس مین والخریف بارد یابس اور خریف سرد اور خشک ہے نکتہ
جو طبیعت خریف کی سرد اور خشک ہی اور بیچ مقابلی ربیع کے واقع ہوئی بعض لوگون نے گمان کیا ہے
کہ طبیعت ربیع کی گرم اور تر ہے اور اوس سبب سے کہ گرمی اور تری مناسب مزاج نباتات اور حیوانات
کے ہے معتدل بیان کیا لیکن نزدیک اہل تحقیق کے ایسا نہین ہی بلکہ اعتدال اوسکا مطلق ہے
بیچ چارون کیفیت کے اور اوس سبب سے کہ سردی اور خشکی ضد مزاج حیوانات کی اور طبع نباتات
کی ہے مقابلہ اوسکا ساتھ معتدل کے مطلب مین کچھ نقصان نہین کرتا ہے اور جو بعض جگہ
اطلاق معتدل کا اوپر خریف کے بھی آتا ہے بیچ کلام اس قوم کے مراد اوس سے برابر ہونا گرمی اور
سردی کا ہے اور بحث اعتدال سے کہ مذکور ہوتا ہے خارج ہے اور اطلاق لفظ معتدل کا اوپر کئی
معنی کی آتا جیسا کہ بیچ تقسیم مزاج کے کہا گیا والشتاء بارد رطب اور جاڑا سرد اور تر ہے اور بیچ

مقابلے صیف کے واقع ہوا اور علت سردی اور رطوبت سرمائی اور رہونا آفتاب کا ہی سمت الراس
سے اور واقع ہونا اوقات اور بارش کا اور رکھنا مسام کا سیتے ہوے پوشیدہ نہیں ہے کہ زمانہ ہر ایک کا
ربیع اور خریف سے نزدیک اطبا کے کوتاہ زیادہ ہے نسبت زمانے ہر ایک سے کہ صیف اور
شتا سے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے اور جانیں کہ ہر ایک فصل ان فصلوں سے پیدا کرتی ہے
امراض مناسب اپنی طبع کے اور دور کرتی ہے اپنی ضد کو پس فصل گرم واجب کرتی ہے مرض گرم
کو اور دور کرتی ہے مرض سرد کو اور فصل سرد عمل کرتی ہے ضد اوسکے اور قیاس کر تو ان پر اور بقیہ کو
اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ گرمی زیادہ کرتی ہے صفرا کو اور پیدا کرتی ہے امراض صفراوی کو مانند
تپ اور محرقہ اور پیاس اور کرب کے اور جاڑا زیادہ کرتا ہے بلغم کو اور وہ پیدا کرتا ہے امراض بلغمی کو
مانند زکام اور نزلہ اور کھانسی کی اور یہ سبب اوس تقدیر پر ہے کہ فصلیں اوپر طبائع اپنی کے ہوں
اور بہت ہوتا ہے کہ نزدیک تغیر فصل کے اپنی طبیعت سے عکس ہوتا ہے یعنے بیچ جاڑے
کے امراض گرم ہوتے ہیں اور گرمی میں بیماریاں سرد اور جو مرض کہ ضد طبیعت فصل کی ہوتا ہے
دشواری سے اچھا ہوتا ہے بسبب قوی ہونے سبب کے اور کبھی جلد اور آسانی سے گذرتا ہے
بسبب ضد ہونے فصل کے اور بنا اسکی اوپر ضعف اور قوت طبیعت کے ہے لیکن خریف
زیادہ کرتی ہے سودا کو واسطے کمی خون کے اس فصل میں کہ طبیعت اوسکی ضد خون کی ہے
ضعف قوی میں ہوتا ہے اور بہت امراض ظاہر ہوتے ہیں خصوصاً امراض سودا کے لیکن ربیع
اس سبب سے کہ اوسمیں اخلاط رکے ہوے جاڑے کے حرکت میں آتے ہیں اور سائل
ہوتے ہیں اور اعضاے ضعیفہ پر گرتے ہیں پیدا کرتے ہیں جراحات اور اورام حلق کو اور یہ مرض
آدمی کو کہ مادہ اوسکا جاڑے میں ساکن تھا بیچ اس فصل کے غلبہ کرتا ہے اور حدوث امراض
مذکورہ کا اوسمیں بسبب ردی ہونے فصل کی نہیں ہے اسواسطے کہ وہ اصح فصلوں سے
ہے اور مناسب زیادہ ہے ساتھ حیات اور صحت کے بلکہ واسطے پکانے کے اور دفع
کرنے طبیعت کے ہے کہ جو مزاج آدمی کا اس فصل میں قوی ہوتا ہے مواد مجتمعہ کو چاہتا ہے
کہ قلع کرے اور دلیل اوپر مناسب ہونے اس فصل کی ساتھ مزاج روح کے کثرت خون
اور ظہور سرخی اور تازگی رنگ کا بیچ بدن کے ہے اور اسواسطے ظہور نشو و نما کا بیچ نباتات کی

اور جو بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ وہ گرم اور تر ہے اسواسطے کہ امراض حارہ اور رطب کو پیدا کرتا ہے باطل ہے اوس سبب سے کہ کہا ہے ہمنے **فائدہ** بیچ ذکر فصول کے بطور مضمون کے جان تو کہ تحدید مضمون کے بیچ بلاد شمالی کے ربیع زمانہ انتقال آفتاب کا ہے ساتھ حرکت خاصہ اپنے کے اول حمل سے آخر جوزا تک اور صیف زمانہ انتقال آفتاب کا ہے اپنی حرکت خاص سے اول سرطان سے آخر سنبلہ تک اور خریف زمانہ انتقال آفتاب کا ہے اول میزان سے آخر قوس تک اور شتا زمانہ انتقال آفتاب کا ہے اول جدی سے آخر حوت تک **اشتباہ** جو حاصل ہوتے فصول اربعہ سے بیچ ایک سال کو کہا گیا نظر بسکان غیر استوا کے ہے اسواسطے کہ بیچ خط استوا کے فصلین سال کی آٹھ ہوتی ہین اسواسطے کہ ہر فصل دومرتبہ عود کرتی ہے اور ڈیڑہ مہینے مین تغیر بیچ فصل کے ہوتا ہے اسطور پر کہ اول حمل سے نصف ثور تک صیف ہے اور نصف ثور سے اول سرطان تک خریف ہے اور اول سرطان سے نصف اسد تک شتا ہے اور نصف اسد سے اول میزان تک ربیع ہے اور اول میزان سے نصف عقرب تک پھر صیف شروع کرتی ہے اور نصف عقرب سے اول جدی تک خریف اور اول جدی سے نصف دلو تک شتا اور نصف دلو سے اول حمل تک ربیع ہے اور تکرار فصول کی اسواسطے ہے کہ بیچ خط استوا کی آفتاب دومرتبہ سمت الراس پر آتا ہے بیچ اعتدالین کے لہذا دو صیف ہوتے ہین اور اسی طرح دومرتبہ سمت الراس سے دور زیادہ ہوتا ہے بیچ انقلابین کے اس سبب سے دو شتا ہوتے ہین اور جو یہ دونون کے آپس مین تقابل رکھتی ہین بیچ ہر صیف اور شتا کے خریف اور بیچ ہر شتا اور صیف کے ربیع لازم ہے پس بالضرور دو ربیع اور دو خریف بھی واقع ہوتی ہین اور مجموع آٹھ فصل ہوتی ہین اور معنی اعتدالین اور انقلابین کی بیچ بحث اقالیم کے عنقریب آتے ہین انشاء اللہ تعالے

واما النواحی والریاح لیکن نواحی اور ریاح بھی جملہ مغیرات ہوا سے ہین نواحی جمع ناحیہ کی اور ناحیہ طرف کو کہتے ہین اور ریاح جمع ریح کی ہے اور ریح باد کو کہتے ہین اور باد ہوائے متحرک ہے فان الجنوب وناحیتہا یسخن و یرطب پس تحقیق کہ باد جنوب اور طرف جنوب کی گرم کرتی ہین اور تر کرتی ہین والشمال وناحیتہا یبرد و یجفف اور باد شمال اور ناحیہ شمال سردی کرتی ہین اور خشکی والصبا

والدبور وناحیتیہما قریبتان من الاعتدال اور باد صبا یعنے باد مشرقی اور باد دبور یعنے باد مغربی
اور ناحیہ ان دونون کے نزدیک ہین اعتدال سے اور وجہ خصوصیت نواحی اور ہواون کی
ساتہ بیان اونکی طبائع کے آخر اس قسم مین بیچ ذکر پہاڑون کے بعد بیان اقالیم کے آویگی **انتباہ**
تحقیق نواحی کی موقوف ہے اوپر پہچان وسط زمین کے کہ عبارت ہے خط استوا سے اور
اثبات اسکی وسطیت کا متعلق ہے اوپر پہچاننے معدل النہار کے کہ عبارت ہی اوس دائرے
سے کہ واقع ہے بیچ وسط فلک نوین کے بنا برعلیہ تھوڑا بیان افلاک اور زمین کا لازم آیا تو
حقیقت اقالیم کی اچھی طرح معلوم ہو اور یہ بحث دو بحث مین مذکور ہے بحث اول بیچ افلاک
کے اور وہ شامل ہے اوپر ایک مقدمہ اور دو کشف کے مقدمہ بیچ ذکر افلاک کے بطریق کلی کہ
جانین کہ افلاک نزدیک حکما کے سب نو طبقے ہین اور ہر ہر طبقہ شامل اوپر کئی طبقے کے ہے
جیسا کہ آویگا لیکن بیچ شریعت کے اطلاق آسمان کا سات فلک سے مخصوص ہے اور
اوپر دو فلک عالی یعنے آٹھوین اور نوین کے لفظ کرسی اور عرش وارد ہوئی ہے اور سب
نو افلاک بیچ گردش کے ہین اور مقعر ہر فلک علوی کا مماس محدب فلک اپنے ماتحت کا ہے
بدون فاصلہ کے مانند کرۂ عناصر کے اور جو کرہ ہوا کا محیط ہے اپنے تحت کو یعنے نیچے کو
اور اوپر زمین اور پانی کے ہر طرف سے ہوا ہے اسیطرح آگ اوپر ہوا کے اسیطرح فلک اول
اوپر کرۂ نار کے محیط ہے اور فلک ثانی اوپر اول کے آخر تک اسواسطے کہ افلاک کروی
شکل ہین اور نسبت زمین کی ساتہ فلک کے مانند زردی انڈے کے ہے ساتہ اوسکی چھلکی
کے اور افلاک بالکل مغرب سے مشرق کو جاتے ہین مگر فلک الافلاک کہ وہ مخالف اور
افلاک کے مشرق سے مغرب کو جاتا ہے اور افلاک باقی کو اور نار کو بھی قسراً ساتہ اپنے پھراتا ہے
لیکن کروی ہونا افلاک کا او نہونا فاصلے کا درمیان دو آسمان کے بیچ شرع کی ثابت نہین ہے
لیکن علما حرکت آسمان کی بدون خصوصیت جہت کے قائل ہین جیسا کہ آیت والسماء ذات الرجع
سے صاحب تفسیر بیضاوی گردش مراد رکھتا ہے بالجملہ اقوال حکما کے اور جس شخص کی کہ ہون
جو کچھہ شرع شریف سے موافق ہو معتبر ہے ورنہ مردود ہے ظاہر ہو جیو کہ حکما بیچ ہر فلک
کے دو قطب اعتبار کرتے ہین اسواسطے کہ جسم کروی کہ متحرک ہو بحرکت دوری اسطور سے کہ

تجاوز نہ کرے اپنے مکان محصور سے اوسکو وجود دو قطب سے چارہ نہین ہی اور قطب نقطہ
مفروضہ کو کہتے ہین کہ جو جسم کروی دور کرے وہ نقطہ اپنے مکان پر قائم رہے پس بیچ ہر ایک
فلک کے دو نقطے مقابلہ غیر متحرک ضرور ہین اور اس سبب سے کہ حرکت افلاک کی مغرب سے طرف
مشرق کے ہے یا عکس اسکے جیسا گذرا ایک قطب طرف شمال کے اور ایک قطب طرف جنوب
کے لازم آیا بیچ ہر ایک فلک کے اور بیچ اس مقدمے کے اوپر ذکر افلاک سبعہ کے قصر ہوتا ہے
اور آٹھوان اور نوان کہ عمدہ تر بیان اونہین کا ہے بیچ گوشت کے کیا جاوے گا جدا جدا
تفصیل سے پوشیدہ نرہے کہ ہر ایک ان افلاک سبعہ سے متضمن ہے اوپر کئی طبقے کی
بعضے ان طبقون سے محیط اوپر عالم کے ہے بطریق فلک حاوی کے لیکن مرکز اوسکا مرکز
عالم کا ہے اور بعضے محیط سے مرکز اوس کا مرکز عالم نہین ہے اور اس طبقے کو فلک خارج المرکز
کہتے ہین اور بعض محیط نہین ہے بلکہ بیچ ثخن فلک کے واقع ہے بیچ وسط مخصوص کے
اسکو فلک التدویر کہتے ہین بالجملہ ہر طبقے کو فلک کہتے ہین مجازاً اور سب بہ مع جزو اکبر کی
کہ حاوی ہے فلک کلی نام ہین اور فلک کلی سات ہین اور بعد انکے فلک آٹھوان اور نوان
اوپر دو طبقے کے کہ بیچ ضمن فلک کلی کے ہین ہر ایک گردش جدا رکھتا ہے اور افلاک
کلی بعض اجزا اونکے بہ نسبت ہمارے رحوی اور بعضے دولابی اور بعضی حمائلی ہین رحوی بہ نظر
رہنے والے نیچے قطبون کے ہوتے ہین اور دولابی بہ نظر رہنے والے خط استوا کی اور حمائلی
بہ نظر رہنے والے اقلیم متوسط کے کہ ان دو سمت مین ہین اور حرکت فلک التدویر ہر
فلک کی مختلف ہے کبھی موافق فلک کلی کے متحرک ہوتے ہین اور کبھی ضد اوسکے
اور بعضے اونسے جلد گردش کرتے ہین اور بعضے دیر مین بالجملہ فلک التدویر قمر کا اسرع
ہے حرکت مین سب افلاک کے تداویر سے لہذا قمر کو بیک فلک کا کہتے ہین اور
فلک تدویر اوسکا چودہ دن مین ایک دورہ کرتا ہے اور جانین کہ ستارے دو طرح پر
ہین ثوابت اور سیارہ ثوابت بیچ فلک آٹھوین کے مرکوز ہین اور بتبعیت فلک مذکور کے
حرکت کرتے ہین لہذا اونکو ثوابت کہتے ہین لیکن سیارہ سات ہین کہ بیچ افلاک سبعہ
کے واقع ہین بیچ ہر فلک کے ایک اور ان مین سے آفتاب بالذات حرکت کرتا ہے اور

مذکور نہین ہے یعنی فلک التدویر کے لیکن چھہ باقی یعنی فلک التدویر کے مرکز مین اور جو فلک التدویر
حرکت جدا رکھتا ہے فلک کلی سے اور نسبت سیارہ مذکور کی منظر او سکے فلک کے متغیر ہوتی ہے
اون کو بھی سیارہ کہتے ہین ورنہ سوائے آفتاب کے سیارہ حقیقی اور نہین ہے اور نہونا فلک التدویر
کا واسطے آفتاب کے اس واسطے ہے کہ اگر او سکے واسطے فلک التدویر ہوتا وہ بھی مانند اور کواکب
کے راجع ہوتا گرمی اور جاڑے مین پس زمانہ گرمی اور سردی کا دو تا ہوتا اور گرمی اور جاڑا ہر ایک
چھہ مہینے کا ہوتا جیسا کہ نجوم سے معلوم ہوتا ہے اب معلوم کرین کہ اسماے سیارہ کے یہ ہین قمر
عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل اور ہر فلک بنام ستارہ کے کہ اوسمین ہے مضاف ہو
جیسا کہ آتا ہے لیکن آسمان پہلا کہ سب سے نیچے ہے دنیا ہے اوسکو فلک القمر کہتے ہین اور وہ ایک
مہینے مین دورہ تمام کرتا ہے دوسرا فلک العطارد اور وہ قریب ایک سال کے دورہ تمام کرتا ہے
تیسرا فلک الزہرہ وہ ایک سال مین دورہ تمام کرتا ہے چوتھا فلک الشمس وہ بھی ایک سال مین
دورہ تمام کرتا ہے پانچوان فلک المریخ ہے وہ یہ ایک سال اور دو مہینے کی دورہ تمام کرتا ہے چھٹا
فلک المشتری وہ بارہ برس مین دورہ تمام کرتا ہے ساتوان فلک الزحل وہ تیس برس مین دورہ
تمام کرتا ہے یہ تھا بیان افلاک سبعہ کا اور مدت دورہ فلک آٹھوین اور نوین کی اونکے محل مین
آویگی اور اوپر کہا گیا کہ ہر فلک علوی محیط ہے اپنے ماتحت کو اور جو تعیین مدت دورہ ہر ایک کی
مذکور ہوئی بسبب اونکی حرکت طبیعی کے ہے ورنہ بالقسر بسبب فلک الافلاک کی سب افلاک کا
ایک رات دن مین طرف مخالف اونکی حرکت طبیعی کے دورہ تمام ہوتا ہے اور یہ کشف فلک الافلاک
یہ مقدمہ زیادہ ظاہر ہوگا اور حرکات طبیعی آسمانون کی اور ستارون کی ہر ایک دریافت نہین کرتا ہے
حکما نے نظر دقیق رصدی سے دریافت کیا ہے والغیب عند اللہ سبحانہ اور جانین کہ یہ اصطلاح
اس قوم کے حرکت فلک کی کہ مغرب سے طرف مشرق کے ہو مسمے ہے بہ توالی البروج اور اس
لفظ کو خاطر مین رکھین کہ اکثر مکرر آوے گا تمہید ہر چند مناسب مراتب کے وہ تھا کہ بعد مقدمہ
کے کشف فلک ثامن کا کیا جاتا لیکن اس سبب سے کہ بعض چیزین فلک تاسع کی موقوف
علیہ بیان ثامن کی تھی مقدم ہونا کشف تاسع کا لازم ہوا کشف پہلا یہ فلک تاسع کے جان تو
کہ آسمان نوان کا نام فلک الافلاک اور فلک الاطلس اور فلک الاعظم ہے اور حرکت اوسکی

خلاف توالی البروج ہے یعنے مشرق سے طرف مغرب کے جاتا ہے اور دورہ اوسکا نہایت
سرعت حرکت سے ایک رات دن مین تمام ہوتا ہے اور وہ سب افلاک کو اپنے ساتھ حرکت
دیتا ہے بالقسر موافق حرکت اپنی کے پس دورہ قسری سب افلاک باقی کا بتبعیت اوسکے
ایک رات دن مین ہوتا ہے لیکن دورے طبیعی ان کی ضد اس حرکت کے ہین چنانچہ مقدمے مین
مذکور ہوا اور دلیل اس امر پر کہ افلاک بھی ایک رات دن مین دورہ کرتی ہین دیکھنا آفتاب و قمر
اور باقی کواکب کا ہے ثوابت ہون یا سیارہ کہ ہر صبح کو مشرق سے طالع ہوتے ہین اور غروب
سن اور مغرب مین غروب کرتے ہین اور گذر چکا ہے کہ یہ فلک کوئی ستارہ نہین رکھتا ہے لہذا
اسکو اطلس کہتے ہین اب معلوم کرین کہ محیط حقیقی یہی فلک ہے اور زمین مانند مرکز کے ہے
بیچ وسط حقیقی اس فلک کے جو ہر فلک کو دو قطب ضرور ہین یہان بھی فرض کرین ایک سمت
شمال کی دوسرا طرف جنوب کے اور اسکے مقابلے ہین اور درمیان دو قطب کے ایک خط تصور
کرین کہ بیچ باقی افلاک کے گذرا ہے مشرق سے مغرب تک اسطور پر کہ دوری اس خط کی بیچ
ہر جہت فلک کے نسبت دونون قطب کے برابر ہوا اور یہ خط موہوم کو دائرہ معدل النہار
کہتے ہین اور منطقہ بھی قسمیہ اوسکا دائرہ معدل النہار اسواسطے ہے کہ جو آفتاب اپنی حرکت
خاص سے مقابلہ اس دائرے کے آتا ہے بیچ سب معمورہ کے اعتدال رات اور دن مین
ظاہر ہوتا ہے یعنے رات ساتھ دن کے برابر ہوتی ہے لیکن منطقہ اس سبب سے کہتے ہین
کہ بیچ وسط کے ہے اور منطقہ کمربند کو کہتے ہین اور خط مذکور کو موہوم اسلیے کہا ہے تو کوئی وہم
نہ کرے کہ بیچ وسط فلک کے حقیقت مین نقش خطی واقع ہے جانین کہ تعقل مقدمات فلکیات کا
جو مشکلات سے ہے واسطے تسہیل فہم کے ایک مثال لکھی جاتی ہے کہ کرۂ فلک مذکور کو دو کا
فرض کرین شمالاً اور جنوباً اور بیچ وسط حقیقی ہر کاسہ کے ایک نقطہ قطبی ثبت کرین اور ملتقی ان
دو کاسہ متساوی المقدار کو دائرہ معدل النہار تصور کرین اور یہ مقولہ اپنے ذہن مین رکھیں
کہ بیچ پہچاننے حال منطقۃ البروج کے فائدہ دے گا حکما بسبب راے کوتاہ اپنی کے اس فلک
کو محدد کہتے ہین اور کہتے ہین کہ وراے اسکے خلا ہے اور خلا محمد رازی نے بیچ ابطال مذہب
حکما کے کہا ہے کہ من اراد ان یکتال عظمۃ الباری تعالے بمکیال العقل فقد ضل ضلالا بعیدا

کشف دوسرا بیچ بیان فلک ثامن کے اوسکو فلک البروج اور فلک الثوابت کہتے ہین حرکت طبیعی اوسکی مانند اور افلاک کے کہ نیچے اوسکے ہین بطور توالی البروج کے ہے اور کہا ہے کہ بیچ چھتیس ہزار برس کے دورہ تمام کرتا ہے اور سب ستارے سوا سبع سیارہ کی اسمین ثابت اور مرکوز ہین اب جان تو کہ حکما نے اس فلک کو بنظر مشرق اور مغرب کے بارہ حصے برابر کیے ہین پس طول ہر برج کا طرف شمال اور جنوب کے اور عرض اونکا طرف مشرق اور مغرب کے یعنے قطب شمالی سے قطب جنوبی تک راست براست ہر برج مانند قاش خربوزہ کے پہونچے ہین اور ہر حصے کو برج کہتے ہین اور ہر برج کو تین قسم پر منقسم کیا ہے اور ہر قسم کو درجہ کہتے ہین پس فلک البروج تین سو ساٹھ درجہ ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ بسبب صنعت فاطر الارض والسماء کے ہر برج مین جمع ہونے کئی ستارون سے ایک شکل واقع ہوتی ہے وہ برج اوسی شکل پر مسمے ہوا مانند حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور یہ کہ کہتے ہین کہ فلان ستارہ بیچ فلانے برج کے ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ اگر ایک خط مستقیم فرض کرین کہ مرکز زمین سے گذر کر کواکب کو قطع کرے اور کواکب سے گذرے اور فلک الثوابت مین پہونچے اوس برج مین پڑے ورنہ ظاہر ہے کہ سیاری بیچ افلاک تحت کے ہین واقع ہونا بیچ بروج فلک ثامن کی ممکن نہین ہے اور اس فلک کی بھی دو قطب ہین اور اس مقام مین اتفاقاً دو ستارے بھی واقع ہین بیچ شمال اور جنوب کے چنانچہ شمالی مشہود اور مرئی ہے اور ستارہ قطب مشہور ہے لیکن جنوبی اوپر سکان اہل شمال کی مخفی ہے اور کہا ہے کہ ربع مسکون بیچ ناحیہ شمال کی ہے اور ناحیہ جنوب کا بالکل بیچ پانی کے ہے اور بیچ اس آسمان کی بھی دائرہ اوسی طرح کہ بیچ فلک تاسع کے مذکور ہوا فرض کیا جاتا ہے اور اوسکو منطقۃ البروج نام رکہا ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ دونون قطب فلک البروج کی دونون قطب فلک الافلاک سے تھوڑا انحراف واقع ہوا ساتھ اس امر کے کہ مرکز ہر ایک کا واحد ہے یعنے مرکز عالم کا اور بہ سبب ناموافق ہونے اسکے قطب کے ساتھ قطب فلک الافلاک کے منطقہ اسکا کہ منطقۃ البروج ہے ساتھ اوسکے منطقے کے کہ معدل النہار ہے بھی منحرف پڑا ہے اور معدل النہار کو تقاطع کیا بیچ دو جگہہ کے کہ متقابل ہین مع اتحاد سمت دوریہ کے یعنے

گمان نہو کہ دور دائرہ معدل النہار کا طرف شرق اور مغرب کے ہے اور منطقۃ البروج کا اوسکو
تقاطع کیا دور اسکا سمت شمال اور جنوب کے ہے بلکہ دورہ دونون منطقہ کا طرف مشرق او
مغرب کے ہے نہ طرف جنوب اور شمال کے اور قطب دونون کے طرف جنوب اور شمال
کے ساتھ تھوڑے فرق کی ہین پس درمیان دونون منطقے کے دو فضائے وسیع طرف جنوب
اور شمال کے اور دو فضائے تنگ ناحیہ مشرق اور مغرب مین لازم ہوتی ہین چنانچہ کرۂ مصنوعی
سے واضح ہوتا ہے اور معلوم کرین کہ جو یہ مقام باریکی بہت رکھتا ہے بسط کلام ضرور ہوا تو آسانی
سے سمجھا جاوے پس معدل النہار کو جو خط مدور عظیم فرض کرین اور نیچے اوسکے ایک خط اور
منطقۃ البروج سے ویسا تصور کرین اسطور پر کہ اس خط نے دوسرے خط کو قطع حمایلی کیا ہو
چار چیز بیچ منطقۃ البروج کے حاصل ہوتی ہین دو نقطہ مقابل کہ موضع تقاطع خطین کا ہے
یعنے وہان کہ درمیان دونون خط کے تقاطع ہوا اور دو قوس کہ درمیان دونون نقطون کی واقع
ہے اور ظاہر ہے کہ خط منطقۃ البروج نے کہ اوس جگہہ سے کہ معدل النہار کو قطع کیا وہان تک
کہ طرف مقابل کے اوسکو قطع کرے ایک قوس ہے اور وہان سے اوسکے مبدء تک طرف شمالی
قوس دوسرے سے ایک قوس جنوبی اور دوسرا شمالی اوسکو کہ داہنے معدل النہار کے ہے
جنوبی کہتے ہین اور اوسکو کہ بائین معدل النہار کے ہے شمالی کہتے ہین اور بیچ بحث زمین کی
آوے گا کہ ثبات جہت کا اس نظر سے ہے کہ ایک شخص منطرف مشرق کے کرے پس
داہنے اوسکے جنوب ہوا اور بائین اوسکے شمال اور مقابلے اوسکے صبا اور پیچھے اوسکے دبور
اور جو محقق ہوا کہ دائرہ منطقۃ البروج کا مرکب دو قوس سے ہے اور معدل النہار کو قطع حمایلی
کیا جیسا کہ گذرا ہے اب ایک خط اور فرض کرین کہ قطب فلک البروج سے نکلکر بیچ وسط
فلک کے دور کرے اسطرح کہ سمت مشرق کے جاکر اور قطب دوسرے کو قطع کیا اور مغرب
مین جاکر اپنے مکان مین پہونچے اور یہ خط بالضرور منطقۃ البروج کو اور معدل النہار کو بھی قطع کریگا
وسط سے ساتھ دو نقطہ مقابلہ کے پس وہان کہ اس خط نے منطقۃ البروج کو قطع کیا بیچ دو موضع
مقابل کے وسط حقیقی ہر ایک کی وہ قوس سے ہوگی کما لا یخفے اور جو یہ مقرر ہوا چار نقطے
متساوی البعد بیچ منطقۃ البروج کے لازم ہوے اور وہان کہ ساتھ معدل النہار کے تقاطع کیا

بیچ دو وسط ہر واحد کے دونون قوس اوسکے سے کہ محل تقاطع تیسرے دائرے کا ہے اور
یہ جگہہ دور زیادہ اجزاے منطقۃ البروج کا بہ نسبت معدل النہار کے ہے اور از روے انحراف
کے اون دو نقطے متقابلہ کو کہ ملتقی منطقۃ البروج کا ساتہ معدل النہار کے ہین نقطہ اعتدال
کہتے ہین ایک کو نقطہ اعتدال ربیعی اور دوسرے کو نقطہ اعتدال خریفی اور وجہ اضافت
کی کہی جاتی ہے اور وہ دونون نقطے متقابلہ کو کہ بیچ وسط دونون قوس منطقۃ البروج کی واقع
ہین تلاقی دائرہ تیسیرے سے اوسکو نقطہ میل کلی کہتے ہین اور نقطہ انقلاب بہی کہتے ہین ایک ان دونون سے بیچ ناحیہ شمالی
کی ہے اور دوسرا طرف جنوب کے شمالی کو نقطہ انقلاب صیفی کہتے ہین اور جنوبی کو نقطہ انقلاب
شتوی میل کلی اس سبب سے کہتے ہین کہ تمایل اور تباعد منطقۃ البروج کا منطقہ معدل النہار
سے یہان نہایت کو پہونچا اور نقطہ انقلاب کا اس سبب سے کہتے ہین کہ خط مذکور جو نقطہ
اعتدال سے جدا ہوتا ہے جہان تک جاتا ہے حد معدل النہار سے دور پڑتا ہے یہان تک
کہ آدہا قوس تمام ہو پس یہان سے پہر بتدریج نزدیک زیادہ ہوتا ہے معدل النہار سے یہان تک
کہ ساتہ نقطہ اعتدال دوسرے کے پہونچے پس وہ دو نقطے کہ بیچ وسط دو قوس کے
نقطتین اعتدالین کے ہین بسبب انقلاب کی اونسے اس سبب سے ہوتی ہے اب معلوم
کرین کہ بواسطہ حصول چار نقطے متقابلہ کے بیچ منطقۃ البروج کے چار ربع برابر ہوتے ہین ربع
پہلا وہ کہ درمیان اعتدال ربیعی اور انقلاب صیفی کے ہے اور جب تک کہ آفتاب اپنی حرکت
سے اوپر اپنے فلک کے مقابلے اس نصف قوس کے ہو زمانہ ربیع کا ہوتا ہے اسی سبب
سے اس نقطے کو اعتدال ربیعی کہتے ہین یعنے جو آفتاب اس نقطے سے تجاوز کرتا ہے زمانہ
ربیع کا ہوتا ہے جب تک کہ نقطہ انقلاب کو پہونچے ربع دوسرا وہ کہ درمیان نقطہ انقلاب
صیفی اور نقطہ اعتدال خریفی کے ہے اور جب تک کہ آفتاب بیچ اس نصف قوس کی ہوتا ہے
زمانہ صیف کا ہوتا ہے ربع تیسرا وہ کہ درمیان نقطہ اعتدال خریفی اور نقطہ انقلاب شتوی
کے ہے اور جب تک آفتاب بیچ اس نصف قوس کے رہتا ہے زمانہ خریف کا ہوتا ہے ربع چوتہا
وہ کہ درمیان نقطے انقلاب شتوی اور نقطہ اعتدال ربیعی کے ہے اور جب تک آفتاب اس
نصف قوس مین رہتا ہے زمانہ شتا کا ہے یہان سے معنی اضافت الفاظ کی ساتہ فصول اربعہ کی

ظاہر ہوتے ہین اور اوپر کہا گیا کہ آفتاب بیچ فلک چوتھے کی ہی اور وقوع اوسکا بیچ منطقۃ البروج
کے اوسکی سیر طبیعی سے بمعنی مسامتت اور محاذات کے ہے کما لا یخفے اور سب سیارے
بتبعیت فلک التدویر کے حرکت کرتے ہین بخلاف آفتاب کے کہ حرکت اوسکی بالذات ہی
بحکم خداوند سبحانہ کے بیچ ہر برج کے ایک مہینے مین سیر کرتا ہے اسطور پر کہ گذرا اور اس سبب سے
کہ منطقہ فلک چوتھے کا محاذی منطقۃ البروج کے ہے اور سیر آفتاب کی ہمیشہ اوپر اوسکے منطقہ
کے رہتی ہے عبور آفتاب کا اوپر داہنے اور بائین معدل النہار کے واقع ہی مگر بیچ دو موضع
متقابلہ کے کہ بیچ مسامتت نقطے اعتدالین کے ہے پس بیچ ایک سال کے دو مرتبہ آفتاب
بیچ معدل النہار کے آتا ہے اور باقی چھہ مہینے تھوڑا کم طرف داہنے اوسکے رہتا ہے اور چھہ
مہینے تھوڑا کم بائین طرف اور بیچ بحث الارض کے آوے گا کہ ربع مسکون بیچ جانب شمالی
خط استوا کے ہے پس بالضرور بیچ مسامتت جانب شمالی معدل النہار کے بھی ہوتا ہے
بحث دوسرا بیچ بیان ارض کے بیان اوسکا اجمالا بیچ بحث ارکان کے گذرا اور یہان بھی
تھوڑا کہا جاتا ہے جانئین کہ اطبا کو بیچ وضع ارض کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوپر
شکل آدھے کرے کے ہے اور اوپر پانی کے کھڑی اور بعضے کہتے ہین کہ اوپر ہوا کے قائم ہے
اور اوپر شکل سپر کے ہے لیکن اکثر قدما اس امر پر یقین کر دی ہے مانند زردی انڈے کے
بیچ وسط فلک کے واقع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ زمین متحرک ہے بحرکت دولابی اور فلک قائم
ہے تبدل کسی بیچ اجزاے فلک کے نسبت اپنے ہم دیکھتے ہین بسبب انتقال ارض کے ہے لیکن
محققان نے اس قول کو بدیہی البطلان کہا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر زمین پھرتی ہے نہ آسمان تو یقین ہے
کہ گردش اوسکی جملہ متحرکات عنصری سے اسرع ہوتی اور ایک رات دن مین دورہ تمام کرتی اور جو ایسا ہی ہوتا تو طیور
طیران کہ سمت مغرب کے ہوتا ہے ممتنع التقدم ہوتا کما لا یخفے اور پوشیدہ نہ ہے کہ ارض مین طبقہ
ہے ایک وہ کہ ہمارے نزدیک ہے اور وہ مرکب ہے پانی اور ہوا سے دوسرا وہ کہ نیچے اسکے ہے
پانی سے مرکب ہے نہ ہوا سے تیسرا وہ کہ قریب مرکز کے ہے اور وہ خالص اور بسیط ہے اور پانی
وہان نہین پہونچتا ہے اور کہا گیا کہ زمین مانند نقطے کے ہے بیچ دائرہ فلک کے اور جو وہ بیچ وسط
آسمان کے واقع ہوئی بیچ مقابلہ معدل النہار کے ویسا ایک خط اوپر وسط ارض کے فرض کرتے ہین

اور اس خط کو خط استوا نام کرتے ہین بسبب استوا اور برابر ہونے رات اور دن کے یہان ہمیشہ اور اس خط
سے زمین دو حصہ ہوتی ہے عقلاً شمالی اور جنوبی اور یہ دو حصہ مانند دو کاسی کے ہوتے ہین کہ لب دونون کے
آپس مین ملے ہون اور ملتقی ان کا خط استوا ہے اور بیچ وسط حقیقی ہر کاسہ کے ایک نقطہ تصور کیا ہے
پس بیچ کرۂ ارض کے دو نقطہ متقابلہ ثابت ہوتے ہین جنوباً اور شمالاً اور ان دونون کو قطب کہتے ہین
مجازاً اور پھر اس قطب سے قطب دوسرے تک ایک خط اور دوڑاتے ہین اسطرح کہ سمت مشرق
اور مغرب پر گذرے اور ارض کو دو حصے کرے فوقانی اور تحتانی اور اس خط سے سب زمین چار حصے
ہوتی ہے متساوی اور مقرر ہوا کہ دو نو ربع جنوبی اور ایک ربع شمالی پانی مین غرق ہین اور ایک ربع
شمالی مکشوف ہے اسی کو ربع مسکون کہتے ہین اقلیم سبعہ اور سوا انکے ویرانے اور پہاڑ اسی ربع مین
محصور ہین اور نہایت ربع مذکور کے نیچے قطب شمالی فلک آٹھوین کے واقع ہوئی کما لا یخفے لیکن بیچ
تعیین احد الربعین الشمالیین کے کہ مسکون ان مین سے کون ہے حکما قائل ہین کہ متعذر ہے یعنے
معین نہین کر سکتے اور بھی خط تیسرے کو قطب شمالی ارضی سے وہم کیا ہے لوگون نے اسطور پر
کہ زمین کو دو حصے کرے شرقاً اور غرباً اور خط استوا دو جگہہ سے قطع کر کے اپنی جگہہ پر پہونچتا ہے
اور مقطع خط پہلے کا کہ بیچ نصف فوقانی کے بعد گذرنے خط استوا کے وسط ربع مسکون سے بسبب
خط استوا کے حاصل ہوتا ہے قبۃ الارض نام ہے اور بلند زیادہ اجزاے زمین مین نسبت ہماری
یہی ہے اسواسطے کہ نقطہ قبہ کا نسبت نقطون اقطاب ارضی کے اور بنظر نقطی شرقی اور غربی کے
کہ تقاطع پہلے اور دوسرے خط سے واقع ہوا ہے بیچ وسط کے پڑا پس بیچ کرۂ ارض کے چھ نقطے
متقابلہ فرض کرین دو نقطے جنوباً اور شمالاً اور دو نقطے شرقاً اور غرباً اور دو نقطے فوقاً اور تحتاً نقطہ فوقانی کا
قبۃ الارض ہے اور یہ بالضرور بلند زیادہ اجزاے زمین کا ہمارے نزدیک ہے اور نصف خط
ثالث کا کہ درمیان نقطہ قطب شمالی ارض کے اور نقطہ قبۃ الارض کے ہے نصف نہار قبہ نام ہے
اور جانین کہ تسمیہ جہات اربع کا بنظر اوس شخص کے ہے کہ منہ طرف مشرق کے کرے طرف منہ کو
کہ مشرقی ہے صبا کہتے ہین اور طرف پشت کو کہ غربی ہے دبور کہتے ہین اور طرف داہنی اوسکی جنوب
اور طرف بائین کو شمال کہتے ہین اب معلوم کرین کہ حکما نے ربع مسکون کو خط استوا سے قطب شمالی
تک نوے درجہ تخمین کیا ہے اون مین سے تیس درجے سمت قطب سے خارج کر کے عرض اقالیم کو

بیچ ساٹھ درجے باقی کے محصور رکھتے ہین اور نہ قابل ہوناتیس درجہ مذکور کا واسطے سکونت اور
تعمیر اور عمارات کے بسبب غلبہ برودت کے ہے کہ بسبب دور ہونے آفتاب کے وہان ہے
اور بعضے چالیس درجہ طرف قطب سے اور دس درجہ طرف خط استوا سے بھی چھوڑ دیتے ہین اور
اقالیم کو پچاس درجے مین محصور کرتے ہین اور بیچ وجہ نکالنے دس درجے مذکور کے کہا ہے کہ بیچ
عین خط استوا کے بواسطہ غلبہ حرارت کے بھی سکونت منع ہے پس نزدیک انکے بیچ اقلیم اول
اور خط استوا کے فصل ثابت ہوتا ہے دس درجے بخلاف سابقین کے کہ نزدیک انکے
درمیان اونکے فصل نہین ہے ہر تقدیر پر جاننا چاہیے کہ سات اقلیم مانند سات بساط لانبی کے
مشرق سے مغرب تک راست براست بیچ ربع مسکون کے واقع ہین برابر ایک دوسرے کے
اقلیم پہلا طرف خط استوا کے ہے طول اوسکا تین ہزار فرسنخ ہے اور عرض اوسکا ڈیڑھ سو فرسنخ اور اقلیم
ساتوان طرف قطب شمالی زمین کے ہے طول اوسکا اک ہزار اور پانسو فرسنخ ہے اور عرض
اوسکا پچھتر فرسنخ ہے اور کوتا زیادہ اقالیم مین یہی ہے اور پیچھے اسکے آبادی نہین ہے اور اقالیم باقی
درمیان اون دونون اقلیم کے ترتیب واقع ہین اور بیچ طول اور عرض کے اقلیم دوسرا کمتر اقلیم پہلے سے
اور تیسرا دوسرے سے اور چوتھا تیسرے سے اور پانچوان چوتھے سے اور چھٹا پانچوان سے اور
ساتوان چھٹے سے اور ہواے ہر اقلیم کی علیحدہ ہے اور مزاج ہر ایک اقلیم کا جدا اور
ساعات ایام ہر ایک کی مختلف ہین لیکن اقلیم اول وہان ہے کہ نہایت طول دن
بڑے اوس اقلیم کا بارہ ساعت اور ربع ساعت ہو اور طول دن متوسط کا ساڑھے
تیرہ ساعت اور اقلیم دوسرا وہان ہے کہ تیرہ ساعت ہو اور نصف اور ربع ساعت
اور دن میانہ اوسکا چودہ ساعت اور اقلیم تیسرا وہان ہے کہ چودہ ساعت اور ربع ہو
اور میانہ ساڑھے چودہ ساعت اور اقلیم چوتھا وہان ہے کہ چودہ ساعت اور نصف
اور ربع ہو اور میانہ پندرہ ساعت اور اقلیم پانچوان وہان کہ پندرہ ساعت ہو اور نصف اور
ربع ہو اور میانہ سولہ ساعت اور اقلیم چھٹا وہان کہ سولہ ساعت اور نصف اور ربع ہو اور میانہ سترہ
ساعت اور اقلیم ساتوان وہان ہی کہ نہایت طول دن بڑے کی استرہ ساعت اور نصف اور ربع ساعت
اور میانہ اوسکا اٹھارہ ساعت اور بعد اوسکے ویرانہ ہے اور برد اور برف بہت ہے اور کہا ہے کہ

بیان اقالیم

خط استوا جنوب مشرق زمین چین سے شروع ہوا ہے پس بیچ جزیرہ کے کہ اوسکو ہندی میں جمکوٹ کہتے ہین گذرا پستر کنگ دژ مین کہ چین کی زمین مین سے ہے اور مستقر الشیاطین مشہور ہے بعد اوسکے بیچ جزائر زرد کے کہ ارض الذہب مشہور ہے اور بیچ جنوب جزیرہ سراندیپ کے اور اوپر شمال جزائر زنج کے اور بیچ منطقہ بلاد زنج کے پہونچتا ہے بعد اوسکے بیچ صحراے حبشیون کے اور اوپر شمال جبال قمر کے کہ منبع نیل مصر کا ہے بعد اوسکے بیچ جنوب صحراے حبشیون مغرب کے گذر کر بیچ محیط مغربی کے کہ اوقیانوس نام ہے پہونچا اور منجمین نے ہوا ہے ہر اقلیم کو ساتہ ایک سیارہ کے سیارون سبعہ سے منسوب کیا ہے اور ہر ایک کو بیچ اقلیم کے متصرف جانتے ہین بحکم اللہ سبحانہ کے اقلیم پہلا ساتہ زحل کے اور وہ بلاد ہند کے ہین اور دوسرا ساتہ مشتری کے اور وہ بلاد چین کے ہین تیسرا ساتہ مریخ کے اور وہ بلاد ترک کے ہین اور چوتھا ساتہ آفتاب کے اور وہ بلاد خراسان کے ہین پانچوان ساتہ زہرہ کی اور وہ بلاد ماوراء النہر کے ہین چھٹا ساتہ عطارد کے اور وہ بلاد یاجوج ماجوج کے ہین ساتوان ساتہ قمر کے اور وہ بلاد بلخ کے ہین **انتباہ** بعضی ولایتین مخصوص اقلیم مین ہین اور بعضے مشترک یعنے بعض اوسکا ایک اقلیم مین ہے اور بعض دوسری اقلیم مین پس تعیین ولایتون کی اقلیم مین درست نہین آتی لہذا اسامی شہرون کی کہ بیچ جس اقلیم کے واقع ہین بیچ آخر بحث کے لکھے جاتے ہین جس ولایت سے کہ ہون تو آسانی سے معلوم ہو کہ وہ شہر کون اقلیم سے ہے اوپر قول اصح کے **فائدہ** حکما نے اختلاف کیا ہے اس امر مین کہ معتدل ترین اقالیم مین کون اقلیم ہے باعتبار اوضاع علوی کے قطع نظر کرنے کے اسباب ارضی سے شیخ بو علی بن سینا اور اکثر قدما اس امر پر ہین کہ اعدل بقاع خط استوا ہے اور مختار قریشی کا اور اکثر متاخرین کا بہی ہے اور بعضے قدما سے اس امر پر ہین کہ اقلیم رابع اعدل ہے اور امام رازی نے اس قول کو اختیار کیا اور ہر ایک فریقین سے واسطے اثبات اپنے مطلب کے دلائل نقل کرتے ہین لیکن دلائل مطلب شیخ کے وہ ہین کہ شک نہین ہے بیچ اس بات کے کہ آفتاب ہمیشہ خط استوا سے منحرف رہتا ہے اور بیچ ایک سال کی دو مرتبہ اوسکے سمت الراس پر آتا ہے بیچ نقطہ اعتدالین کے پس جلد وہان سے گذر جاتا ہے اسی سبب سے یہان شدت گرمی کی نہین ہے اور اسی طرح سے بسبب قرب اوسکا کہ اوسکے انحراف مین واقع ہے بیچ غایت بعد کے کہ وہ نقطہ انقلابین پر جب پہونچتا ہے بہی تباعد کثیر نہین رکھتی ہے اسی سبب سے سردی اور جاڑا بہی وہان شدت سے نہوتے ہین پس اعدل ہو گیا

اور اگر کوئی قائل کہے کہ اگر آفتاب کا بیچ سمت الراس کے بسبب قرب مسافت کے اقوی
مسخنات سے ہے پس گرم ہونا اوس موضع کا کیا معنی جواب اسکا یہ ہے کہ ثابت ہوا ہے
کہ واسطے ظاہر ہونے اثر کیفیات کے ملازمت مؤثر کی شرط ہے متاثر کو پس سبب اگرچہ
قوی ہو اور توقف نہ کرے اثر نہیں کرتا ہے اور نزدیک توقف کے اگرچہ سبب ضعیف ہو
مؤثر ہوتا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ لوہے کو اگر بیچ آگ ضعیف کے رکھیں گرمی اوسکی زیادہ
اوس سے ہوتی ہے کہ بیچ آگ قوی کے ایک لحظہ رکھیں اسی سبب سے گرمی بعد زوال آفتاب
کے سخت زیادہ ہوتی قبل زوال کی اور سردی بیچ سحر کے زیادہ ہوتی ہے آدہی رات سے بنا
اسکے کہ وقت سحر کے آفتاب قریب طلوع کے ہے اور آدہی رات میں نہایت بعید ہے پس
ثابت ہوا کہ مرور آفتاب کا جو اوپر مدار اقلیم واسع وغیرہ کے زمانے دراز تک ہے اگرچہ سبب
مباعات کے حرارت قوی نہیں ہے لیکن تاثیر قوی کرتا ہے کما قلنا دلیل دوسری یہ ہے
کہ ہم دیکھتے ہیں تمام سکان خط استوا کو کہ احوال انکے اکثر آپس میں مشابہت رکھتے ہیں سبب
تعادل حرارت دن کے ساتھ برودت اونکی رات کے اسواسطے کہ رات اور دن اس جگہہ کا
برابر ہے ہمیشہ بخلاف اور اقالیم کے کہ جو آفتاب بیچ برج شمالی کے آتا ہے دن وہان بہت
بڑا ہوتا ہے رات کوتاہ ہوتی ہے اس سبب سے تشابہ بیچ حال سکان وہان کے نہیں ہے
حجت تیسری وہ ہے کہ فصلیں سال کی خط استوا میں آٹھ ہوتی ہیں بسبب تکرار فصول اربعہ
جیسا کہ بیچ سمت فصول کے عنقریب گذرا ہے اور اسی سبب سے بیچ ہر فصل کی فصول اربعہ
سے فاصلہ بہت نہیں پڑتا ہے اور یہ سب امور گواہی دیتے ہیں اس امر پہ کہ ہوا القبہ مذکورہ
یعنے خط استوا کے متشابہ ہے اور اختلاف بہت اوسمیں واقع نہیں ہوتا ہے پس سکان
وہان کے گویا انتقال کرتے ہیں ہمیشہ ایک حالت متوسط سے طرف اوس حالت کے
کہ اوسکے مشابہ ہے بخلاف اور اقالیم کے کہ سکان وہان کے نسبت تباعد آفتاب کی بیچ ایک
فصل کے اور تقارب کے بیچ فصل دوسری کے گویا انتقال کرتے ہیں ضد سے طرف ضد کے
اور شک نہیں ہے کہ یہ بات واجب کرتی ہے نکابت اور رنج کو بیچ ہوا کے اور اسی سبب سے
تاثیر اختلاف ہواؤں کا بیچ ابدان کے بہت ہوتا ہے اسواسطے کہ احساس ایک ضد کا

اوس شخص کو کہ بیچ ضد دوسرے کے ہے قوی تر ہوتا ہے پس ثابت ہوا یہ امر کہ خط استوا و اقلیم
اول اعدل بقاع ہین لیکن دلیل امام رازی کی یہ ہے کہ جن چیزون سے کہ مذکور ہوئی ہین بیچ اعتدال
خط استوا کے لازم آتا ہے غیر معتدل ہونا اوسکا اسواسطے کہ مقرر ہے کہ آفتاب وہان سے دور زیادہ
نہین جاتا ہے ہرگز اور ساتھ اسکے کہ آفتاب سال بہین دو مرتبہ سمت الراس پر آتا ہے اور یہ بات
بالضرور کثیر کرنے والی حرارت کی ہے اونکا لینے والی اعتدال کی ہے اور اسی سبب سے خط استوا
سے دس درجے تک طرف شمال کی آباد نہین ہے بخلاف اقلیم رابع کے کہ درمیان اقلیمونکے
واقع ہوا ہے اور خیر الامور اوسطہا برودت اور حرارت دونون یہان برابر ہین اسواسطے کہ آفتاب نہ بہت
نزدیک ہے اور نہ بہت دور اور حجت دوسری یہ ہے کہ ثابت ہے کہ توالد اور تناسل اور کثرت آبادی
کی جسقدر کہ بیچ اقلیم رابع کے ہے اوسکے سوا اور کہین نہین ہے اور یہ قوی زیادہ دلیلون کی ہے اوپر
اعتدال اقلیم رابع کے اور لوگ تابع شیخ رئیس کے بیچ دفع کرنے قول امام رازی کے کہتے ہین
کہ کثرت توالد اور تناسل کی ہو سکتی ہے کہ بسبب امور ارضی کی ہو اور کلام ہمارا متعلق اعتدال بسبب
امور سماوی کے ہونا فہم اور جواب حجت پہلی کا آگے ہو چکا کہ السبب اذا لم یدم قل اثرہ و انکان قویا
لیکن صاحب تذکرہ بنظر تطبیق دو قول مختلف کے کہتا ہے کہ اگر مراد اعتدال سے تشابہ احوال ہے
پس شک نہین ہے کہ وہ بیچ خط استوا کے ابلغ ہے اگر مراد اعتدال سے نکالو دونون کیفیت کا ہے
پس شک نہین ہے کہ بیچ اقلیم رابع کے ابلغ ہے بخلاف خط استوا کے اور دلیل اسپر شدت سیاہی
سکان خط استوا کی ہے زنگیون اور حبشیون کی اور بہت پیچدار ہونا اونکی بالون کا اسواسطے کہ یہ
سب حرارت دلی سے ہوتی ہین یقینا اور جواب اسکا تابعان شیخ رئیس اوسے طرح دیتے ہین
کہ یہ عوارض اسباب ارضی سے ہین اور یہ بات خارج ہے مقام نزاع سے بالجملہ جمہور اس امر پر ہین
کہ خط استوا اعدل ہے بعد اوسکے اقالیم رابع لیکن اقالیم اور بالاتفاق خارج ہین اعتدال سے بالکل
یا بعضے اونکے بہر تقدیر بیچ آخر اقلیم ثانی اول کی اور اقلیم ثالث کے غلبہ گرمی کا ہے بسبب دوام مسامتت
آفتاب کے اوپر سر اونکے سکان کے بعد دور ہونے آفتاب کے اونکے سر سے لیکن آخر اقلیم خامس
مین نہایت اقلیم ساتوین تک اور بعد اوسکے غلبہ برودت کا ہے بواسطے بعد آفتاب کے ہمیشہ مسامتت
سر سکان اونکے سے لیکن آخر اقلیم تیسری کا اور اول خامس کا قریب اقلیم رابع کے ہے بسبب

قریب ہوئے اون دونون کے اقلیم رابع سے اور اگر کوئی کہے کہ اقلیم رابع اگر اعدل اور اقالیم سے کہ سواے خط استوا کے ہے ہوتا ہر طرح ادویہ نافعہ مانند افاویہ کے یہان پیدا ہوتی او رحال یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ غیر اوسکے بین جمتی ہین جواب اسکا یہ ہے کہ ادویہ مین بلا شک کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے غالب ہوتی ہے اور واسطے اس کام کی موضع خارج اعتدال سے مناسب ہوتا ہے لہذا بیچ اقلیم رابع کے دواے معتدل جمتی ہین یعنے وہ کہ غذائیت اوسمین اوپر دوائیت کی غالب ہے تو مشابہ بدن آدمی کے ہو پس جمنا دواے مطلق کا نشان عدم اعتدال بنسبت کا ہوتا ہے اور یہ بیچ غیر اقلیم رابع اور اقلیم اول کے لائق زیادہ ہے اب اسامی ہر موضع مشہور کی بیچ ذیل ہر اقلیم کی کہ اوسمین وہ موضع مشہور واقع ہین مجملاً ہم شمار کرتے ہین تو طالب کو کچھہ پہچان حاصل ہو اوپر حقیقت ہر شہر کے اور یہ بحث سات فتح کے مفتوح کرتے ہین اور اقوال سے جو متفق علیہ جمہور متقدمین اور متاخرین کے ہین اختیار کرتے ہین والغیب عند اللہ الملہم الملکم فتح بیچ اقلیم اول کے ابتدا اوسکی شمال جزیرہ یاقوت سے ہے اوپر جنوب بلاد مین کے اور شمال سراندیپ کے اور وسط ہند اور سندہ کے گذرتا ہے اور بحر فارس کو قطع کرتا ہے اور جنوب بلاد عمان سے اور وسط بلاد یمن سے گذر کر بیچ بحر محیط کے منتہی ہوتا ہے اور جزیرہ دو سمت رکھتا ہے شمالی و جنوبی پس شمالی اوس جزیرہ کے یہ اقلیم واقع ہے اور جو مواضع کہ اوسمین واقع ہین یہ ہین یمن ایک ولایت ہے مشہور اور ساتھ یمن اور برکت کی اور بعض بلاد اسکے اس اقلیم سے خارج ہین لیکن جو بلاد یمن سے کہ اس اقلیم مین داخل ہین زبید ہے اور تہامہ اور معرہ اور صنعان اور سبا اور حضرموت اور عدن اور ہجر اور ارم کہ شداد سے منسوب ہے بلاد الزنج ایک ولایت وسیع ہے وہان کے لوگون کو زنگی کہتے ہین بلاد النوبہ کنارے نیل کے واقع ہے اور نوبہ جملہ ارکون حام بن نوح سے تھا کہ ولایت اوسکے نام سے مشہور ہوئی بلاد چین ایک ولایت ہے وسیع اور بیچ اقلیم اول اور ثانی اور ثالث کے شریک ہے اور بعض کہتے ہین کہ چوتھی اقلیم مین بھی شریک ہے اوسکے شہرون اور جزیرون سے کہ بیچ اقلیم اول کے ہین بلد سنجابل ہے اور بلد شیلا اور جزیرہ زانج اور جزیرہ منسا اور جزیرہ رانجا حبشہ ایک ولایت مشہور ہے اور مشترک ہے بیچ اقلیم اول اور دوسرے کے بلاد سودان سے مقدونیہ ایک شہر ہے درمیان زنج اور حبشہ کے

منقالہ ایک شہر ہے قریب زنج کے سنجو یہ ایک جزیرہ ہے بلاد سوادان سے ایک شہر ہے مکدور ایک شہر ہے
بیچ نہایت زنج کے سراندیپ ایک جزیرہ ہے بیچ بحر ہند کے بجاسہ ایک شہر ہے قریب بلاد
سوادان کے جابلص ایک شہر ہے بیچ نہایت مشرق کے فتح بیچ اقلیم دوسرے کے ابتدا
اسکی شرق سے ہوتی ہے پس اوپر وسط بلاد چین کے اور شمال سراندیپ اور بلاد ہند اور قندہار
اور وسط بلاد کابل کے اور جنوب بلاد کرمان کے گذرتا ہے پس بحر فارس کو قطع کرکے اوپر وسط
بلاد رقہ اور افریقیہ کے اور شمال بربر بستان کے اور جنوب قیروان کے اور وسط بلاد سرطانہ کی
گذر کر بیچ بحر اوقیانوس کے منتہی ہوتا ہے وہ اماکنہ کہ اسمین ہین یہ ہین مکہ معظمہ کہ مکہ نام شہر کا ہی
اور بکہ ساتھ باے موحدہ کے جگہہ بیت اللہ اور بطحا کی سرزمین ہے اور مدینہ مطہرہ اور سابق مین
یثرب نام تھا یمامہ ایک ولایت ہے ایک حد بحرین سے اور ایک حد عمان سے اور ایک حد
بحر سے رکھتا ہے ہرمز جزائر فارس سے ہے ہندوستان ایک ولایت وسیع ہے مشتمل
اوپر ولایتون بعید کے اور اشتراک رکھتا ہے بیچ اقلیم دوسرے اور تیسرے اور چوتھے کے
اور اکثر بلاد اوسکے اقلیم ثانی مین ہین لہذا ذکر اوسکا اسکے ذیل مین لائق تر معلوم ہوا مواضع اوسکے بیچ
جس اقلیم کے کہ واقع ہین لکھے جاتے ہین لیکن جو بیچ اس اقلیم کے ہین بلاد دکن اور گجرات وغیرہ
سے یہ ہین دولت آباد اور وہ بیچ زمانے سابق کے دیوگڑہ مشہور تھا قلعہ اوسکا عجائبات سے ہی
احمد نگر معروف ہے اور پٹن احمد نگر سے تین منزل ہے جیول اوپر کنارے عمان کی واقع ہے
اور بنیادر مشہورہ سے ہے دکن سے ہے تلنگانہ ولایت ہے مشہور گول کنڈہ یعنی حیدر آباد
دارالملک تلنگانہ کا ہے بیدر ایک شہر ہے مشہور دکن مین محمد آباد اوسکا نام ہے کلبرکہ بیچ دکن کے
مشہور ہے مسمے بہ احسن آباد برہان پور ایک شہر ہے بڑا بیچ حد خاندیس کے کہ چھ منزل دیوگڑہ
سے ہے احمد آباد دارالملک گجرات کا اور گجرات ایک ولایت ہے بیچ اقلیم دوسرے اور تیسرے کے
مشترک ہے کھنبایت اور سورت دونون بندر مشہور ہین سومناتہ ایک شہر ہے اوپر کنارے دریاے
عمان کے ناگور ایک شہر ہے معروف برار ایک ولایت ہے قریب خاندیس اور دکن کی بگلانہ
ایک ولایت درمیان دکن اور گجرات اور خاندیس کے بنگالہ ایک ولایت ہے بیچ نہایت
وسعت کے منقسم ہوتا ہے ساتھ بائیس ۲۲ تومان کے مانند شریف آباد اور چاٹ گام اور سلیم آباد کی

اور گوار اور سنار گاون اور سری ہمت اور جنت اباد اور گھوڑا گھاٹ اور رنگ آباد اور جہانگیر نگر
کہ بیچ اس زمانے کے دارالملک وسیع سرزمین کا ہے اور اکبر نگر کہ مسمے راج محل ہی اور سواون کے
اوڑیسہ ایک ولایت ہے مشہور بیچ ہند کے اور اوسکو کچ پتی کہتی ہین درمیان کلکتہ اور
بنگالے کے واقع ہوا اجمیر بیچ راجپوتانہ کے واقع ہے اور مزار خواجہ حضرت معین الدین چشتی
رحمۃ اللہ علیہ کا مانند آفتاب روشن کے تابان ہے اجودھن بلاد پنجاب سے ہے بنارس مشہور
ہے بہار ایک شہر ہے بیچ سرحد بنگالہ کے قنوج مشہور ہے کہ بیچ ایک ولایت ہے درمیان
بنگالے اور جبتیا اور کورکان کے لفظ ہند سے یہان تک سب بلاد ہند کے ہین کہ بیچ اس
اقلیم کے واقع ہین بحرین ایک ولایت ہے درمیان بصرہ اور عمان کے حجاز ایک ولایت ہی
درمیان یمن اور شام کے مشتمل اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور طائف اور تہامہ وغیرہ کی مصر ایک
ولایت ہے مشترک بیچ اقلیم دوسری اور تیسری کے جدہ ایک بندر مشہور ہے گنگ دژ ایک
شہر ہے بیچ توران کے تبت ایک ولایت ہے درمیان چین اور ہند کے اور جزیرہ سقوطرہ
بیچ بحر مغرب کی ہے فارس ایک شہر ہے بیچ بلاد بربر کے سند ایک ولایت ہے برابر ہند کے
سند اور ہند دو بھائی تھے اولاد حام بن نوح سے کہ ان موضع مین سکونت رکھتے تھے فتح
بیچ اقلیم تیسری کی ابتدا اوسکی مشرق بلاد چین سے ہے اور اوپر بلاد یاجوج اور ماجوج اور شمال
بلاد ترکستان کے اور وسط بلاد کابل کے گذرتا ہے پس اوپر حصار قندہار اور وسط بلاد کرمان اور سیستان
اور بلاد فارس اور عراق کے اور جنوب دیار بکر کے اور شمال بلاد مغرب کے اور وسط ولایت شام کی
گذرتا ہے پس اوپر بلاد مصر اور اسکندریہ اور وسط قادسیہ اور قیروان اور بلاد گنجہ کے گذر کر بیچ
بحر اعظم کے منتہی ہوتا ہے امکنہ کہ اسمین ہین یہ ہین ایران ایک مملکت ہی بیچ نہایت وسعت کی
عراق عرب ایک ولایت ہے بیچ ایران کے بغداد ایک شہر ہے مشہور اور مرقد شریف اولیاء
کرام سے پر نور ہے کوفہ ایک شہر ہے معروف نجف ایک شہر ہے دو فرسنگ کوفہ سے
سامرہ ایک شہر ہے اور بیچ اصل کے نام اوسکا سر من رای ہے اور مزار فیض آثار حضرت امام علی نقی
اور امام حسن عسکری علیہما السلام کا وہان ہے اور بعض لوگ اوسکو اقلیم چوتھے سے جانتے ہین
مداین شہروں مشہور سے ہے بیچ عراق عرب کے اور بلاد سبعہ مین بہت بڑا ہے ابتدا اوس

اس نام سے پکارتے ہین اورچہ شہر باقی قادسیہ اور رومیہ اور حیرہ اور بابل اور حلوان اور نہروان ہین
اور اس زمانے مین ساتون شہر خراب ہین بصرہ ایک شہر ہے مشہور اور معمور ابلہ بضم ہمزہ اور موحدہ
اور لام مشددہ کے ایک شہر ہے بصرہ سے چودہ فرسخ بیچ نہایت خوبی کی نیز ایک شہر ہے مشہور
عبس کمیا ایک شہر ہے مشہور آنزنوہ ایک شہر ہے کہ عراق سے علاقہ رکھتا ہے فارس ایک
ولایت ہے مشہور دار الجود دار الملک ولایت فارس کا ہے زرنج ایک شہر مختصر ہے بیچ ایران کے
اصطخر شہر تھا انقلاب تھوڑا اوس سے باقی ہے بیضا ایک شہر ہے مشہور مٹی اوسکی نہایت سفید ہے
لہذا بیضا کہتے ہین گازرون ایک شہر ہے ساتھ طراوت کے خوزستان ایک ولایت ہے کہ ہوا
وہان کی فاسد ہے ہواز ایک ناحیہ ہے اور سابق مین خوزستان اسکو کہتے تھے سوس ایک شہر ہے
خوزستان مین سکر مکرم ایک شہر ہے خوزستان مین اور یہ تینون شہر اس زمانے مین ویران ہین
درفول ایک شہر ہے خوزستان مین ششتر دار الملک خوزستان کا ہے کرمان ایک ولایت ہے
شرقی اوسکے مکران ہے اور غربی اوسکے فارس اور شمالی اوسکے خراسان بم ایک شہر ہے کرمان
مین سیستان ایک ولایت ہے کہ حدود اوسکے خراسان سے ہے مقارہ کرمان اور غزنین
اور افغانستان ہند تک فراہ ایک ولایت ہے مختصر قندہار ایک شہر ہے مشہور اور اوسکی
متعلقات سے شہر داور اور بست ہین بیہق ایک شہر ہے متعلقات قندہار سے غزنین ایک
شہر مشہور ہے اور بیچ زمانے قدیم کے غزنین اور قندہار کو زابلستان کہتے تھے لاہور ایک شہر
ہے مشہور بیچ ہند کے نگرکوٹ شہر ہے مشہور بیچ ہند کے سرہند بیچ ہند کے مشہور ہے
اور سہرند بھی کہتے ہین ہانسی ایک شہر ہے بیچ ہند کے کہ قریب شہر حصار کے واقع ہوا ہے
شہر مشہور ہے بیچ ہند کے پانی پت ایک شہر ہے بیچ ہند کے شاہجہان آباد دار الملک زمین
ہند کا ہے اور سابق نام اسکا اسپرو تھا اور دہلی ہے اور آگرہ ایک شہر ہے بیچ ہند کی مشہور
اور اوسکا نام اکبرآباد بھی ہے لکھنؤ ایک شہر ہے مشہور بیچ ہند کے اودہ بلاد ہند سے ہے
کالپی بلاد ہند سے ہے اسلام آباد درمیان آگرہ اور دہلی کے واقع ہے اوسکو متھرا کہتے ہین شام ایک
ولایت ہے مشہور بیچ عرب کے بیت المقدس دار الملک شام کا ہے دمشق ایک شہر ہے شام مین
بعلبک ایک شہر قریب دمشق کے ہے غزہ ایک شہر ہے شام مین حلب ایک شہر ہے شام مین

بیچ ہی درمیان حلب اور فرات کے واقع ہی عسقلان ایک شہر ہے اوپر کنارے بحر شام کے
طرسوس ایک شہر ہے کنارے بحر شام کے فسطاط ایک شہر ہی اوپر شمال نیل کی قاہرہ ایک شہر ہے
درمیان فسطاط اور عین الشمس کے اسکندریہ ایک شہر ہے اوپر کنارے نیل کی عین الشمس
شہر ہے حمراء ایک شہر ہے مصر کا فرما ایک شہر ہی مصر سے تلبس ایک شہر ہے مصر سے فیوم ایک
شہر ہے بیچ غربی نیل کے آبدقوہ بلاد فارس سے ہے راحیم ایک شہر ہے بیچ مصر کے ارجان بلاد
فارس سے ہے القصفا ایک شہر ہے مصر سے بامیان ایک ناحیہ ہے درمیان غور اور خراسان
کے بلاد غزنہ سے حمص بلاد شام سے ہے بلقاء دیار مصر سے ہے انطاکیہ ایک شہر ہی شام سے
بلرم ایک شہر ہے کنارے بحر مغرب کے کہ مدفن ارسطو کا ہے بیت اللحم ایک قریہ ہے دو فرسخ
بیت المقدس سے ہے حصن بلاد کرمان سے ہے شاپور بلاد فارس سے ہی سنجا ایک شہر ہے بیچ نواحی
مصر کے طبریہ ایک شہر ہے قریب دمشق کے مصر ولایت ہے مشترک بیچ اقلیم دوسری اور تیسری کے
پنجاب ایک ولایت ہے بیچ سندھ کے مشہور پٹنا اور ایک شہر ہے درمیان کابل اور لاہور کے درج
اوپر وزن فرسخ کے ایک شہر ہے سیستان ہی واسط ایک شہر ہے درمیان بصرہ اور کوفہ کی بیچ اقلیم
چوتھی کے وہ وسط اقلیموں کے واقع ہے اور اکثر کہ یہاں واقع ہیں یہ ہیں خراسان ایک ولایت ہے
وسیع ترسب ولائتوں عالم سے مرو شہجان اعظم بلاد خراسان سے ہے مہنہ ایک ولایت ہی مختصر
دشت خاوران مضافات مہنہ سے ہے بلخ ایک شہر ہے مشہور چیچکتو میمنہ وو ناحیہ مشہور ہین
اندخو ایک ولایت ہے اور بعضے میمنہ کو داخل اندخو ہین جانتے ہیں ترمذ ایک شہر تھا داخل ماوراء النہر اب اس زمانہ مین
تھوڑی آبادی رکھتا ہے بدخشان ایک ولایت مشہور ہی کابل ایک شہر ہے مشہور کشمیر ایک
شہر ہے معروف غرجستان ایک ولایت مشہور ہے غور ایک ولایت ہے درمیان غزنین اور
خراسان کی اور بعضے اوسکو اقلیم تیسری ہی شمار کرتے ہین بادغیس ایک ولایت ہے وسیع اسفراین
زمانہ مین شیراز مشہور ہے تونشیح ایک قصبہ ہے ہرات ایک شہر ہے مشہور خواف ایک شہر ہی مشہور
جام مقام مشہور ہے ترشیز ایک شہر ہے مشہد مجید ایک ولایت ہے مشہور بیچ خراسان کے
کہ اصفہ ولایت خراسان مین داخل ہے جوین ایک ولایت ہے اور سابق مین بیچ بیہق کے
داخل تھا خبوشان ایک قصبہ ہے بیچ خراسان کے ترشیز ایک شہر ہے بیچ خراسان کے

جنابادایک شہر ہی بیچ خراسان کے نواحی ولایت ہے قہستان ایک ولایت ہی کہ طبس اور ترشیز وغیرہ
اوسکے متعلقات سے ہین بسطام ایک شہر ہے مختصر دامغان بیچ جوار بسطام کے ہے اصفہان معظم بلاد
ایران سے ہے زوارہ ایک شہر ہے اردستان ایک ولایت ہی مشتمل پچاس اور نو گاون کے کاشان
ایک شہر ہے جرفادقان ایک شہر ہے کرہ ایک قصبہ ہے خوانسار ایک موضع ہے فراہان ایک ولایت
ہے تفرش ایک ولایت ہے قم ایک شہر بڑے شہرون عراق سی تھا اب اسقدر آباد نہین ہے ساوہ
ایک شہر ہے ہمدان ایک شہر ہے ری ایک ولایت ہے طہران ایک شہر ہے دماوند ایک شہر ہے
کہ بنیاد اوسکی قدیم ہے سب شہرون عالم سے سمنان ایک شہر ہے استراباد ایک شہر ہے طبرستان
ایک ولایت ہی مازندران ایک ولایت ہی آمل ایک شہر ہی رستمدار ایک ولایت ہی گیلان ایک ولایت ہی قزوین
ایک شہر ہے آذربایجان ایک ولایت ہے تبریز بڑا زیادہ آذربایجان کے شہرون مین ہے اردبیل
ایک شہر ہے خلخال ایک شہر ہے ازدوماد ایک شہر ہے مراغہ ایک شہر ہے بیچ اقلیم پانچوین کے
وہ جانب مشرق سی ابتدا پاکر اوپر وسط بلاد ترکستان اور ماوراء النہر کے گذرتا ہے اور چین کو قطع کرکے
اوپر شمال بلاد خراسان کے اور سجستان اور کرمان اور ہرات کے اور جنوب آذربایجان کے اور وسط ارمینہ
کے اور بلاد روم کے اور جزائر یونان کے گذرتا ہی بعد اوسکی اوپر جنوبی ہیکل الزہرہ کے اور درمیان شہرون
اندلس کے ہوکر بحر اوقیانوس مین منتہی ہوتا ہے شیروان بیچ سابق زمانے کے نام ایک شہر کا تھا
اب کئی شہر اوس سے ملحق ہین اور بعض لوگ اصل شہر شیروان کو کہ قریب باب الابواب کے ہے
بیچ اقلیم چھٹی کے شمار کرتے ہین اور باقی اوسکے نواح کو بیچ اقلیم پانچوین کے باکرہ شیروان کی شہرون سے
ہے علیان اور ارس شیروان کے شہرون سے ہین شماخی ایک شہر ہے قبلا ایک شہر ہی اران ایک
ولایت ہے برابر سغان کے تفلیس ایک شہر ہے اران سے گنجہ ایک شہر ہے بیلقان ایک شہر تھا
خوارزم ایک ولایت ہے ماوراء النہر ایک ولایت ہے شرقی اوسکے فرغانہ اور غربی خوارزم اور شمالی
تاشکند اور جنوبی اوسکے بلخ ہے سمرقند بڑے شہرون توران سی ہی کش ایک شہر ہے جنوب سمرقند کے
کشف ایک شہر ہے بخارا بلاد مشہور توران سے ہے فرغانہ ایک ولایت ہے کہ کنارہ معمورہ عالم کے
واقع ہوئی ہے اوش ایک شہر ہے مرغینان ایک شہر ہے سات فرسنگ اندجان سی مضرہ کوہستان
سے نزدیک مرغینان کے اور بہت قربی رکھتا ہے خجند ایک شہر ہے قریب اندجان کو شاش

ایک شہر ہے قدیم فتح بیچ اقلیم چھٹی کے ابتداے اوسکی مشرق سے ہے اور شمالی دیار یاجوج اور
ماجوج کے اور بلاد خاقان اور کیماک اور اسفنجاب کے گذرتا ہے بعد اوسکے بعضے نواحی خوارزم
سے اور حوالی خزلان سے شمال قسطنطنیہ کے اور ہیکل الزہرہ اور اندلس کو گذر کر بحر اعظم مین منتہی
ہوتا ہے ترکستان سب بلاد ترک کو کہتے ہین حد اوسکی عرض مین جانب شرق سی اقلیم اول سی ہی
اقلیم ساتوین تک اور اکثر انکے صحرانشین ہین فاراب ایک ولایت ہے جند ایک شہر مشہور تھا
اب خراب ہے کاشغر ایک ولایت ہے ختن شہر ہے مشہور طراز سابق مین شہر تہا اب خراب
ہے چکل ایک شہر ہے مشہور تاتار ایک قوم ہین ترک سے بیچ شرقی اس اقلیم کے رہتے ہین
روس ایک گروہ ہین بیچ اس اقلیم کے بلغراج ایک قوم بڑی ہے کہ اصل اونکی ترک ہے ڈاڑہی
مونچہ نہین رکھتے کیماس ایک قوم ہین ترک سے خوز بلاد ترک سے ہے اسفنجاب ایک شہر ہے
بیچ شرقی ترکستان کے قسطنطنیہ ایک شہر مشہور ہے نہایت بڑا اور نام اوسکا استنبول ہے
اور دار الملک سلاطین عثمانیہ کا ہے رومیہ ایک شہر ہے نہایت بڑا ئی مین شیشوبیش ایک بڑا شہر
ہے اور بعضے شلسوف اور کچہ لوگ شلشمون بہی کہتے ہین فرشتہ بلاد فرانج سے ہے فتح بیچ اقلیم
ساتوین کے ابتدا اوسکی جانب مشرق سے ہے اوپر بلاد یاجوج ماجوج کے گذر کر اوپر بلاد کیماس اور
آلان کی اور شمال بلاد خلج کے اور اوپر جنوب بلاد ترخان کے گذرتا ہے اور اس اقلیم مین عمارت اور
آبادی کمتر ہے بلغار ایک شہر ہے مشہور اوائل مین بیچ فصل صیف کے شفق وہان غائب
نہین ہوتی تھی اور کوتاہی دن کی بلغار مین چار ساعت تک پہونچتی ہے اور رات بیس ساعت کی
اور پھر عکس اسکا ہوتا ہے صقلاب ایک ولایت ہے کہ بیچ غربی اقلیم چھٹی کے پڑی ہی اور وہ اگرچہ
ساتوین اقلیم مین داخل ہے لیکن تھوڑا چھٹی اقلیم سے بھی اوسمین ہے اور بعض لوگ
رہنے والون اس دیار کو اقلیم سے خارج گنتے ہین یاجوج وماجوج ایک قوم ہین بہت کہ اقصے
ربعین مشرق مین رہتے ہین اوس پار سد سکندر کے باطن الروم ایک موضع ہے جابلقا ایک
شہر ہے نہایت مغرب مین پوشیدہ نرہے کہ ہر اقلیم مین امکنہ متعدد ہین اس مختصر مین جو مشہور ہین
لکھے گئے اور ونکو قراین سے اور کلیات سے کہ پہلے بیچ تحقیق معرفت اقلیم کے واسطے تقرر
ساعات دن کے گذرے ہین معلوم کر سکتے ہین اور جو مبحث فلک اور ارض سے ہم فارغ ہوئے

اب طرف مطلب متن کے جاتے ہین اوراون تغیرات ہواکو کہ بنا بر اسباب ارضی کی ہوتی ہین بیان کرتے ہین
جیسا کہ صاحب کتاب کہتا ہے اما مجاورۃ الجبال و البحار لیکن وہ اختلاف کہ حاصل ہوتا ہے ہوا مین بواسطہ
ہمسایہ ہونے پہاڑ اور جنگل اور دریا کے فان الجبل متی کان فی ناحیۃ الجنوب پس تحقیق کہ پہاڑ جسوقت
ہووے طرف جنوب شہر کے کان ہواء البلد ابرد ہوتی ہے ہوا ے شہر مذکور کی سرد زیادہ بسبب بہنے
ہوا ے شمال کے کہ سرد اور خشک ہے اور بسبب نہ آنے ہوا ے جنوب کے کہ گرم اور تر ہے ومتی کان
فی ناحیۃ الشمال اور جسوقت ہو طرف شمال شہر کے کان اسخن ہوتی ہے ہوا اوس شہر کی گرم زیادہ بسبب
بہنے ہوا جنوب کی کہ گرم ہے اور بسبب نہ آنے ہوا ے شمال کے کہ سرد ہے اور بھی وہ پہاڑ کہ طرف شمال
شہر کے ہوتا ہے بسبب اوسکے مقابل ہونے کے آفتاب کو بہت گرم ہوتا ہے اور شعاع انعکاسی
اوسکی گرمی اوس شہر کو زیادہ کرتی ہے بخلاف اوس پہاڑ کے کہ جنوب مین ہو کہ آفتاب سے مقابل نہین
رکھتا ہے اسی سبب سے شعاع اوس سے منعکس نہین ہوتی اور وجہ مقابل ہونے پہاڑ شمالی
کی آفتاب سے یہ ہے کہ ثابت ہوا ہے کہ مدار آفتاب کا جنوبی ہے پس ہوا جہاد روسامنا اوسکا پہاڑ
شمالی سے ہوتا ہے اور یہ امر سبب شدت تسخین کا ہے اس سبب سے کہ شعاع آفتاب کی ساتھ شعاع
منعکس کی جمع ہوتی ہے شہر مذکور مین لیکن وہ پہاڑ کہ طرف غربی شہر کے ہو بہتر ہے اوس پہاڑ سے
کہ شرقی مین ہوا اور وجہ بہتر ہونے پہاڑ مغربی کی یہ ہے کہ یہ باد دبور کو آنے نہین دیتا اور باد صبا کو
آنے دیتا ہے اور شہر مین روک رکھتا ہے اور شک نہین ہے کہ باد صبا بہتر ہے باد دبور سے اگرچہ
دونون قریب اعتدال کے ہین اور اونکے اعتدال مین یہ امر کہا گیا ہے کہ جو مہب انکا درمیان
جنوب اور شمال کے ہے طبیعت انکی بھی بین بین ہوتی ہے نہ اوپر طبیعت شمالی کے اور نہ اوپر
طبیعت جنوبی کے اور اسی کو اعتدال کہتے ہین اور علامہ قرشی نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ جو بیچ باب صبا
اور دبور کے لفظ اعتدال کی واقع ہوتی اوس سے مراد یہ ہو کہ یہ دونون ہوا اوپر طبیعت اوس شہر
کی ہوتی ہین کہ اون پر بہتی ہین اور متغیر نہین ہوتی اسلیے کہ فصل آفتاب کا طول مین مختلف نہین ہوتا
پس وہ جگہ کہ یہ ہوائین وہان سے بہتی ہین اور وہ شہر کہ یہ ہوائین وہان گذرتی ہین ساتھ طبیعت
اوس شہر کے کہ مہب ان ہواون کا ہے برابر ہے لہذا ان ہواؤن مین تغیر نہین ہوتا ہے
اور اسی جہت سے نام انکا معتدل ہے نہ یہ کہ یہ ہوائین حقیقت مین معتدل ہین اور وجہ حقیقت نہین

معتدل ہونیکی یہ ہے کہ اسمین شک نہین ہو کہ مشارق یعنی جگہہ طلوع کرنے آفتاب کی مختلف
ہوتی ہین بسبب اختلاف ارض کے پس ہوائین کہ واقع ہوتی ہین بیچ ہر شہر کی اوپر طبیعت
عرض شرقی اوس شہر کے ہوتی ہین اور عرض ہر شہر کا باعتبار بعید ہونے اوس شہر کی خط استوا سے
ہی اور ظاہر ہے کہ اس صورت مین احوال مشارق کی بسبب مقاربت اور مباعدت کی خط استوا سے
کثیر الاختلاف ہے جیسا کہ بیچ بیان اقالیم کے روشن ہوا ہے نہایت یہ کہ ہر اقلیم مشرق سے مغرب تک
ایک طبیعت پر واقع ہے پس وہ ہوا کہ مثلاً شرقی پہلی اقلیم سے بھی جہان تک جاویگی طرف مغرب کے
ایک طور پر رہیگی اور اسیطرح اگر طرف غربی سے ہے اسواسطے کہ ہر اقلیم اول سے آخر تک ایک حال پر ہے
ہی بخلاف اوس ہوا کے کہ شرقی یا غربی دوسرے اقلیم سے بھی کہ وہ یقیناً نسبت اسکے مخالفت رکھتی ہے
بسبب متغائر ہونے طبیعت اقلیمون کے پس ہوا سے مغربی یا مشرقی کو مطلقاً معتدل کہنا درست نہین
آتا ہے اسواسطے کہ شرقی ہر اقلیم کا حکم جدا رکھتا ہے اسیطرح غربی اوسکا لیکن وجہ بہتر ہونی باد شرقی کی
نسبت باد مغربی کے یہ ہے کہ شرقی اکثر اول دن مین بہتی ہے مصاحب حرکت آفتاب کی اور جو آفتاب
بیچ اول عروج کے ہے اس ہوا مین اثر قوی کرتا ہے ازروے تلطیف اور تعدیل و تحلیل فضول
کے اور یہ امر سبب بہتری ہواے مذکور کا ہے بخلاف ہواے مغربی کی کہ جو آفتاب طرف مغرب کی جاتا ہے
وہ ہوا اکثر مین حرکت کرتی ہے حرارت آفتاب سے اور اس سبب سے کہ آفتاب بیچ غروب کے ہے
اثر ضعیف اوسمین کرتا ہے اور اس سبب سے غلظت ہوا مین باقی رہتی ہی اسی سبب سے ہواے
مغربی مائل بسردی اور تری ہوتی ہے اور بہنا ہواے شرقی کا اکثر اول دن مین اور بہنا ہواے مغربی
کا آخر دن مین اس سبب سے ہے کہ مادہ ریاح کا ابخرہ اور ادخنہ ہین کہ صعود کرتے ہین اور واسطے
تصفیہ بخار اور دخان کے حرارت قوی لازم ہے پس بیچ جس جہت کے کہ آفتاب ہوتا ہے
پیدایش ابخرے کی وہان بہت ہوتی ہے مگر یہ کہ مادہ بہت اور شدید الاستعداد ہو واسطے تصعید
کے اسواسطے کہ اس صورت مین تھوڑی حرارت کافی ہوتی ہے اور اس حالت مین ہونا آفتاب کا
اوس سمت مین لازم نہین ہے پس ممکن ہی کہ آفتاب مشرق مین ہو اور باد مغربی حرکت کری اور بالعکس
جیسا کہ دیکھا جاتا ہے یہ کمتر ہے کما لا یخفی اور وجہ دوسری بیچ بہتر ہونے پہاڑ مغربی کے نسبت مشرقی
کے یہ ہے کہ جو پہاڑ طرف مشرق شہر کے ہوتا ہے مانع پہونچنے شعاع آفتاب کو ہوتا ہی اوس شہر میں

اوسوقت تک کہ آفتاب سمت الراس پر آوے پس بخار کی حرارت قوی وہان واقع ہوتی ہی اور وہانکی
رہنے والون کو دفعتا انتقال ہوتا ہے برد قوی سے طرف حرارت قوی کی اور یہہ باعث تکلیف
طبیعت کا ہے بخلاف پہاڑ مغربی کے کہ وہان انتقال حر قوی سے طرف برد قوی کی نہیں ہوتا اسواسطے
کہ برد اول غائب ہونے آفتاب مین قوی نہین ہوتا ہے پس پہاڑ مغربی بہتر ہوتا ہے اور مؤلف
نے پہاڑ مشرقی اور مغربی کو بیان نہین کیا بسبب ظاہر ہونے حکم کی اسواسطے کہ قیاس کرنیسے
اوپر شمالی اور جنوبی کے معلوم ہوسکتا ہے **فائدہ** باد شمالی سرد اور خشک ہے اور وجہ سردی کی
یہ ہے کہ ناحیہ شمالی مین سردی اور برف وہان بہت ہے جیساکہ بیان اقالیم مین مذکور ہوا ہی پس
جو ہوا کہ وہان سے بہتی ہے اوسکی طبیعت کی کیفیت قبول کرتی ہے اور وجہ خشکی کی یہ ہے
کہ ابخرہ مائی اوسکے ساتہ نہین ملتی ہین اس سبب سے کہ گرمی اس طرف مین کم ہی اور تصعد
بخار کو گرمی درکار ہے دوسری وجہ یہ کہ اس طرف مین پانی جاری کمتر ہے بسبب غلبۂ برودت کی
تمام برف بستہ ہوتا ہے اور تصعد بخار کو سیلان مادہ مین لازم ہے لیکن باد جنوبی گرم اور تر ہے
وجہ گرمی کی یہ ہے کہ وہ یا حوالی خط استوا سے بہتی ہی یا نزدیک قطب جنوبی سے پس اگر خط استوا
سے ہے یقیناً گرم ہی بالذات بسبب گرمی کی اور اگر نزدیک قطب جنوبی زمین سی ہی شک نہین ہے
اسمین کہ وہ بالذات سرد ہے اسواسطے کہ دوری دونون قطب کی خط استوا سے برابر ہے اور تاثیر
فلک کی یہان برابر ہے لیکن جو ہوا وہان سے خط استوا پر گذر کر ہمکو پہونچتی ہے گرمی عارضی
حاصل کرتی ہے پس دونون صورت مین گرم ہوگی اگر کہین کہ یہہ بات ہوا شمالی مین بہی ہوسکتی ہی
کہ جو خط استوا پر گذرتے ہی گرم ہوجاوے ہم جواب دینگے کہ گرمی اوسکی اس صورت مین مسلم
ہے لیکن ہم کنارے خط استوا کے واقع ہین ہماری حق مین وہ ہمیشہ سرد ہے اور گرمی اوسکی
خط استوا مین اس مطلب مین نقصان نہین کرتی ہی اسواسطے کہ حکم کیفیات کا نسبت ہمارے
ہوتا ہے لیکن وجہ تر ہونے ہوا جنوبی کی یہ ہے کہ پانی جاری اس ناحیہ مین بہت ہین اور حرارت قوی
جیساکہ ہم کہہ چکے ہین اس سبب سے بخار اوس ہوا مین بہت ملتے ہین بالجملہ ہوا شمالی سخت
کرنے والی ابدان کی اور صاف کرنی والی حواس کی اور قوی کرنے والی دماغ کی اور نیک کرنیوالی
رنگ کی ہے لہذا اوسکی تعریف کرتے ہین اور ہوا جنوبی ارخا کرنیوالی اور ضعیف کرنے والی

ابدان کی ہے اور مکدر کرنیوالی حواس کی اور پیدا کرنے والی کسل اور ثقل کی ہی باد شمالی مثل سرد
پانی کے اور باد جنوبی مانند گرم پانی کے ہے **فائدہ** بیچ بیان پیدا ہونے ہوا کے اور کہا گیا ہی
کہ باد نام ہوا ے متحرک کا ہے اور وجہ حرکت کی نزدیک حکیمون کے پانچ ہین ایک وہ کہ بسبب تاثیر
آفتاب کے پانی اور مٹی سی بخار اور دخان نکلتے ہین اور جب طبقے زمہریر تک پہونچتے ہین گرمی اونکی
ٹوٹ جاتی ہی وہ ثقیل ہوکر پھرتے ہین اونکے تنزول سے بسبب ثقل کی ہوا مین تموج ظاہر ہوتا ہی
اسی تموج کو حرکت کہتے ہین دوسرے وہ کہ دخان تصاعد مین قوی ہوتا ہے اور گرمی اوسکی
کرہ زمہریر سے نہین ٹوٹتی اور وہ کرہ زمہریر سے گذر کر کرہ نار سی ملتا ہی اور اس سبب سی کہ کرہ نار کا ہمیشہ
حرکت مین ہے بسبب حرکت فلک کے پس حرکت دوری فلک کی دخان متصاعدہ کو صدمہ
دیتی ہے اور نیچے کو پھیرتی ہی اور جو وہ زور سے نازل ہوتا ہے ہوا کو بالضرور متموج کرتا ہے جیسے
کوئی چیز زور سے پانی مین مارین پانی ہلتا ہے تیسری وجہ یہ کہ ابر سنگین ہوکر ہبوط کرتا ہی اور ہوا کو
تموج دیتا ہے اور شاید کہ ابر حرکت کرے ایک جانب سے طرف دوسری کی بسبب عوارض
کے پس ہوا کو حرکت مین لاتے چوتھی وجہ یہ کہ بیچ بعض اجزا ے ہوا کے تکاثف ہوجاتا ہے
کوئی سبب سے اور جو تکاثف نام جمع ہونے اجزا کا ہے پس بالضرور وقت تکاثف کے
اور جانب سے ہوا کھچ آتی ہے اور حرکت کرتی ہے پانچوین وجہ یہ کہ ہوا بطریق جزر اور مد کے
حرکت کرے مانند بحر کے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ پانی اور ہوا دو بحر ہین اونمین فرق نہین ہے
مگر اسقدر کہ پانی غلیظ ہے اور حرکت اوسکی ثقیل اور ہوا لطیف ہے اور حرکت اوسکی خفیف
اور ہم لوگ کہ اہل شرع ہین اس بات پر ہین کہ ہوا وغیرہ سب امر حق سے مامور ہین اور ہوا جنود الہی تعالی
سی ہی اور نیچے زمین کے محبوس ہی بقدر احتیاج کی عالم مین چھوڑتے ہین اور ساتھ اسکے
حرکت ہوا کی ان اسباب مقدرہ سے کہ مذکور ہوے ہین اگر اونمین محسوس رکھین مطلب
کی منافی نہین ہی **انتباہ** اگرچہ ذکر ریاح کا متصل مبحث ہوا کے کہ قبل بیان افلاک کی گذرا ہے
مناسب تھا لیکن اس نظر سے کہ بعض چیزین کہ یہان مذکور ہوئی ہین اوپر پہچاننے افلاک کی
اور خط استوا کے اور سوا انکے موقوف نہین ذکر اوسکا بعد ذکر افلاک کی ذیل جبال مین مناسب
زیادہ جانکر بیان کیا وہی کان البحر فی ناحیۃ الجنوب اور جس وقت ہووے دریا بیچ طرف جنوب کے

کموہی شہر کے کان ہواء البلد اسخن ہوتی ہی ہوا اوس شہر کی گرم زیادہ بنسبت اوس شہر کے کہ دریا شمال
مین ہو اور نسبت شمال کی اسواسطے لگی ہے جسنے تو گمان نہو کہ ہوا شہر مذکور کی اوس شہر کی ہوا سی
کہ مجاور دریا کی نہین ہی بھی گرم زیادہ ہے اسواسطے کہ یہ باطل ہی و متی کان فی ناحیۃ الشمال کان ابرد
اور جسوقت ہووے دریا بیچ ناحیہ شمال کی ہوتی ہے ہوا شہر مذکور کی سرد زیادہ پوشیدہ نرہے
کہ جو موضع کہ ہمسایہ دریا کے واقع ہے بالذات مرطب ہی جس سمت مین کہ ہو اسواسطے کہ ابخرہ بخاری
ہوائے مجاور مین ملتی ہین اور اس سبب سے کہ بواسطہ ملنے بخار کے بیچ ہوا کے غلیظ ہو جاتا ہے
ہوائے مذکور موثرات کی تاثیر سے جلد منفعل نہین ہوتی اسی سبب سے بعض لوگ ہوائے مجاور
دریا کو معتدل کہتے ہین اور بیچ ہوائے اوس موضع کے کہ جنوب اوسکے دریا ہو اوس ہی کہ بیچ
اوسکے شمال کے ہو فرق نہین کرتے ہین اور بعض لوگ اعتدال کو بیچ شہر جنوبی البحر کے لازم جانتے ہین
بسبب ٹوٹ جانے حرارت ہوائے جنوبی کے اختلاط ابخرہ باردہ مائی کے اور غلبہ برودت کا
بیچ شہر شمالی البحر کے واجب معلوم کرتے ہین بسبب اعانت کرنے برودت بخار کی ہوائے شمالی
لہذا اور شارح اوپر قول ماتن کے اس مقام مین کہ و متی کان البحر فی ناحیۃ الجنوب کان ہواء البلد اخف
سخن کرتے ہین لیکن حق یہی کہ ان لوگون نے مراد ماتن کو معلوم نہین کیا اور اوپر باریکی کلام اوس
مدقق کی مطلع نہوئے اور وہ یہ ہے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ فعل اور اثر حارہ کا نسبت بارد کے قوی
زیادہ ہے پس باد جنوبی کہ حار ہے اگرچہ اوپر دریا کے گذر کرے اور اعتدال قبول نہ کیے ہوئے
شہر مین پہونچتی ہے لیکن بہت ابخرہ دریا سے اس ہوا مین ہمیشہ آتے ہین اور ساتھ اسکے
بسبب حرارت ذاتی کے بیچ ہوائے اس شہر کے کہ بسبب اختلاط ابخرے کے غلیظ واقع
ہوا ہے اور تاثیر سے عاصی ہے یعنے اثر کو خوب قبول نہین کرتی تاثیر خوب بھی کرتی ہے
اور اثر اوسکا کہ حرارت ہے بیچ ہوائے مذکور کے لسبب غلظ قوام کے دیر تک رہتا ہے نہ یہ کہ
فقط ہونا دریا کا بیچ سر باد جنوب کے زیادہ کرنیوالا گرمی کا ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ بدیہی البطلان ہی
لیکن دریا کہ بیچ ناحیہ شرقی کے ہو ترطیب کرتا ہے فقط اور غربی ترطیب کرتا ہے ساتھ تغلیظ کی
فائدہ کہ پانی بحر یعنے دریائے شور کا بہ تحقیق مجفف اور یبیس ہے پس ہوائے موضع اوسکے
مجاور کی کسطرح مرطب ہوگی کہین گے ہم کہ پانی دریا کا اگرچہ مییبس ہے اسواسطے کہ اجزائے

بورقی ارضی سے مرکب ہوا ہے لیکن بخار اوسکا مرطب ہے اسواسطے کہ بخار دریا کا اجزای مائی ہین کہ اجزاے ارضی سی جدا ہو کر صعود کیا ہے اسی سبب سے کہ پانی مینہ کا شیرین اور میٹھا ہے لانہ بخار متصاعد من البحار و یجتمع فی الزمہریر فینزل او ہوا نہ تکاثف و یستحیل الی الماء واما التربۃ لیکن وہ اختلاف کہ حاصل ہوتا ہے ہوا کو بسبب ہمسایہ ہونے زمین کے حال اوسکا بھی باعتبار رخاوت اور صلابت ارض کی مختلف ہے فان الصخریۃ ایبس پس تحقیق کہ زمین پتھریلی خشک زیادہ ہے اسواسطے کہ سخت زمین سی بخار کم نکلتا ہے بسبب عدم تداخل بہت پانی کی اوسمین والطینیۃ ارطب اور زمین خاکی رطوبت ناک زیادہ ہے نسبت صخری کے جاننا چاہیے کہ مٹی شہر و نکی بیچ تغیر کرنے ہوا کے اور ریاح کے اور میاہ اور نبات کے بھی دخل رکھتی ہے بلکہ بیچ حیوان کی بھی تاثیر کرتی ہی اور مؤلف نے انہین دو پر قصد کیا ہے اس سبب سے کہ اور زمینون کو ان قیاس کرین جیسا کہ معلوم ہے کہ زمین کبریتی مجفف اور مسخن ہی اور اسی طرح زمین ریگی یعنی ریت والی اور شورہ زاری یعنے شورہ کی قریب کبریتی کے ہے اور نزہی مرعب اور متعفن ہے او نزہی بنون مفتوح با مکسور اور زاے معجمہ مکسور اور یاے نسبت کے اوس زمین کو کہتے ہین کہ کہ پانی اوسمین نزدیک ہوا اور گڑہے بھرے پانی سی وہان بہت ہون القسم الثانی فی الماکول والمشروب قسم دوسری اسباب ضروری سے ثابت ہے بیچ بیان خوردنی اور نوشیدنی کے اور وجہ انکے ضروری ہونے کی یہ ہے کہ بدن ہمیشہ تحلیل مین ہے اسباب محللہ داخلی اور خارجی سی اور غذا بدل ما یتحلل ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر غذا نہ پہونچے بدن پیدا نہو قطع نظر بقاے بدن سی پس اضطرار اوسکی طرف لازم ہے لیکن اضطرار طرف مشروب کے اس سبب سے ہے کہ پانی مددگار غذا کا ہے بیچ طبخ اور ترقیق اور تنفید غذا کے پس پانی بھی متمم امر غذا کا ہے اور حاجت طرف اوسکے بھی ضروری ہی اور جاننا چاہیے کہ پانی اکیلا غذا نہین ہوتا ہے لیکن طعام بہی بلکہ غذا ہوتا ہے جیسا آگی اس سے کہہ آئے ہین ہم اعلم ان ما سوی الماء من الاشیاء التی ترد علی البدن و یجری بینہما فعل و انفعال جان تو کہ تحقیق جو چیز کہ سواے پانی کی ہے اون چیزون سے کہ وارد ہوتی ہین اوپر بدن کے یعنے بیچ معدے کے اور جاری ہوتا ہے درمیان بدن کی اور اوس وارد کے فعل اور انفعال ینقسم الی غذاء مطلق تقسیم ہوتی شے وہ وارد بسبب تغیر کے

اسواسطے کہ ... (حاشیہ)
الموسم الثانی فی الماکول والمشروب (حاشیہ)

اورنہونے تغیر کے طرف غذاے مطلق کہ دوا ر معتدل اوطرف دواے معتدل کی و غذا ر دوائی
اورطرف غذا ر دوائی کو غذا ر مطلق اورطرف غذائی مطلق کو وہ بھی کی اورطرف دوائی سمی کی و سم مطلق اور
طرف سم صرف کے یہ چھہ قسم ہوئی ہین کہ بیان ہر ایک کا کیا جاتا ہے ساتہ اورفائدون کی اما الغذا ر
المطلق فھو الذی یتغیر عن البدن لیکن غذا صرف پس وہ ہے کہ شان اوسکی سے ہو کہ متغیر
ہوتی ہے بدن سے یعنے تاثیر حرارت غریزی بدن سے صورت غذائی کو خلع کر کے صورت
خلطی کو قبول کرتی ہے بعد اوسکے صورت عضوی کو ولایغیرہ اور متغیر نہین کرتی بدن کو وہ تغیر
کہ مجری طبعی سی خارج ہو و نتیشبہ بہ اور متشابہ ہوتی ہی بدن سے یعنے بدل ما یتحلل اور جزو بدن ہو تی ہی
مثال اوسکی روٹی ہے اور گوشت اور سوا انکے اور تاثیر غذاے مطلق کی ماکول ہو یا مشروب
فقط مادہ سے ہوتی ہے اور جانین کہ مادہ حقیقت مین فاعل نہین ہے اسواسطے کہ وہ قابل ہے
لیکن اس سبب سے کہ مادہ قبول کرتا ہے صورت عضو کو اور بدل ہوتا ہی عضو متحلل کا اور زیادہ کرتا ہی
عضو کو سن نمو مین نسبت فعل کی طرف مادے کے کی ہے اور اوسکو فاعل نام رکھا بطریق
مجاز کے ورنہ حقیقت مین امور مذکورہ انفعال ہین فعل نہین ہین کما لا یخفے **فائدہ** اگر کہین
کہ جو چیز اثر کرتی ہی مادی سے و کیفیت سے بھی اثر کرتی ہے یقیناً اسواسطے کہ جو غذا اسی خون صالح
پیدا ہو مثلاً بالضرور بدن کو گرم کریگا پس حصر کرنا تاثیر غذا کا بیچ مادی کی ثابت اور درست نہوا جواب
اسکا یہ ہی کہ حکم کرنا بتاثیر کیفیت کی اوس سی مخصوص ہی کہ وہ چیز اوپر صورت نوعی اپنی کی باقی رہے اور کون اور
فساد اوسپر طاری نہو اور ساتہ اسکے تاثیر کرے بدن مین اور بیچ غذاے مطلق کی نہین ہوتا
اسواسطے کہ صورت کیلوسی جب تک نہین چھوٹتی صورت خلطی کہ علت گرمی بدن کی ہے
پیدا نہین ہوتی اور یہ تاثیر مبحث سے خارج ہے اور خون گرم زائد کہ گرم غذا سے پیدا ہوتا ہے
اور خون سرد کہ بارد غذا سے پیدا ہوتا ہے اور کیفیت حار اور بارد کو پیدا کرتے ہین اون کو بھی اسی پر
قیاس کرین کہ پیدا ہونا کیفیت کا اس حیثیت سے معتبر نہین ہی و اما الدوا ر المعتدل فھو الذی
یتغیر عن البدن ولا یغیرہ لیکن دواے معتدل پس وہ ہے کہ بعد ورود بدن کے متغیر ہو حرارت
بدن سے اور متغیر نکرے بدن کو بالکل کما علیہ الاکثر یا تغیر معتد بہ نکرے کما علیہ البعض ولا تشبہ
اور متشابہ بدن کے نہو یعنے جزو بدن کی نہو اور جانین کہ اوپر دوای معتدل کے لفظ دوا کی فقط

بدون قید لفظ معتدل کی اطلاق نہین کرتے ہین اور اگر کہین مجاز ہے اسی سبب سے اوس پتھر
کہ اوسپر شکل کشتی کے بنایا ہو سفینہ سنگ کہتے ہین ساتھ اضافت کے طرف پتھر کے اور اکیلے فقط
سفینہ کی اوسپر اطلاق نہین کرتی اور نہ اطلاق کرنا لفظ اکیلی دوا کا بدون قید کے اوپر دوائے معتدل
کے اسواسطے ہر کہ دوا اوسکو کہتے ہین کہ بعد ورود کے مصلح بدن کی کوئی اثر معتد بہ پیدا کرے زیادہ
اوسپر کہ بدن کو تھا اور یہ معنی دوائے معتدل مین مفقود ہے جیسا کہ معلوم ہوا پس مجموع دوای
معتدل ایک نام ہے وضع کیا واسطے اوس چیز کے کہ صفت اوسکی گذر گئی ہے اور وہ چیز نہ غذا
مطلق ہے اور نہ دوائے مطلق اور نہ غذائے دوائی اور نہ دوای غذائی اور نہ دوای سمی اور نہ سم مطلق
مثال دوائے معتدل کی اور لازمہ دوائے معتدل اور غذائے مطلق کا وہ ہے کہ تناول اونکے سے
تغیر معتد بہ یعنے ایسا تغیر کہ ظاہر ہو حس مین واقع نہین ہوتا ہے باوجود کثرت مقدار کے اونکا رکھائی کہ
اور اسی سے فرق کرتے ہین ان مین اور اوس دوا مین کہ گرم یا سرد ہے درجہ اول مین مثلا جیسا کہ اس
بحث کے آخر مین بیچ بیان درجات کی جو کہا جاوے گا واما الغذاء الدوائی فہو الذی یتغیر عن البدن
لیکن غذائے دوائی پس وہ ہے کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد ورود کے اوسمین و یغیر اور بدن کو
متغیر کرے ویکون آخر شانہ تغیرہ عن البدن اور آخر امر اوسکا یہ ہو کہ متغیر ہو جاوے بدن سے وتشبہ بہ
اور مشابہ ہو بدن کے یعنے جزو بدن کا ہوا اور تاثیر غذائے دوائی کی مادے اور کیفیت سے ہی
ہوتی ہے معا بہ سبب تاثیر اوسکے مادے سے غذا کہتے ہین اور بسبب تاثیر کیفیت سے
دوا اشک نہین ہے کہ وہ ساتھ اس امر کے کہ بدل ما یتحلل ہوتی ہے بدن مین کبھی فعل کرتی ہے
کیفیت سے مثال اوسکی کاہو ہے اور ماء الشعیر اسواسطے کہ یہ دونون غذا اعضا کی ہوتی ہین اور ساتھ
اسکے تبرید بھی کرتے ہین اسلیے کہ خون انسے جو پیدا ہوتا ہے سرد اور تر ہے نسبت آدمی کی اسی سبب سے
تسکین سوزش بدن کی کرتے ہین **فائدہ** جو اثر کرتا ہے مادے اور کیفیت سے اگر تاثیر مادے
کی غالب ہے اوسکو غذائے دوائی کہتے ہین اور اگر تاثیر کیفیت کی غالب ہے اوسکو دوای غذائی
کہتے ہین اور انقلاب جوہر غذائے دوائی کا اور انخلاع اوسکے صورت کا تھوڑے زمانے مین ہوتا ہے
بسبب غلبہ غذائیت کے اسواسطے کہ غذا کی شان سے آسانی انقلاب جوہر کا اور انخلاع صورت کا ہے
بخلاف دوائے غذائی کے کہ بسبب غلبہ دوائیت کے انقلاب اور انخلاع اوسمین آسان نہین ہے

اور حقیقت مین یہ دونون ایک ہین تھوڑی تفاوت سے اسی واسطے مولف نے غذاے دوائی پر
قصر کیا اور دواے غذائی نہین کہا اشتباہ اگر کہین کہ شک نہین ہی کہ کاہو مثلاً جب خون ہوتا ہے
صورت کاہو کی منخلع ہوتی ہے اور جب صورت نرہی کیفیت کہ تقاضا صورت سے حاصل
ہوتی تھی کیونکر رہ سکتی ہے اسواسطے کہ وجود معلول کا بدون علت کے محال ہی اور اس تقدیر پر یہ
لازم آتا ہے کہ خون حاصل ہوا کاہو سے فرق نرکھے اوس خون سے کہ بیگن سے حاصل ہو
جواب اسکا یہ ہے کہ اجزاے دوائی بیچ غذاے دوائی کے اپنی صورت پر باقی رہتی ہین
باوجود استحالہ کیلوس کی ساتھ اخلاط کے اور اسی سبب سے کیفیت اوسکی بھی باقی ہے پس
خون کہ کاہو سے پیدا ہوتا ہے لامحالہ طرف سردی کے مائل ہوگا اور خون بیگن کا مائل بہ گرمی
ہوگا لیکن خون مذکور کہ مرکب ہے اجزاے دوائی سے جسوقت جرم عضو کا اجزاے دوائی کہ اونکی
شان سے نہ مشابہ ہونا ہے عضو سے اوسیطرح باقی رہتے ہین اوپر عضو کے ملصق ہوے
اور یہ التصاق مانند اوس التصاق کے ہے کہ غذا عضو سے ملصق ہوتی ہے بیچ مرض ترہل کے
نہایت یہ ہے کہ ترہل مین علت اوسکی ضعف قوت عضو کا ہی اور یہان ردی اور عاصی ہونا مادے کا
اور اوس سبب سے کہ اجزاے مذکور بہت قلیل ہین باعث تہیج کے نہین ہوتے اور جواب
دوسرا یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ باوجود بطلان صورت غذاے دوائی کے کیفیت اوسکی باقی رہی بیچ خون
کے اسواسطے کہ ثابت ہوا ہے کہ بیچ مرکبات کی صورت تابع ہوتی ہی اور کیفیت متبوع پس بطلان صورت سے
بطلان اوسکی کیفیت کا نہین ہوتا بخلاف بسائط کے جیسا کہ بحث ارکان مین بیان ہو چکا اور
جو کہتے ہین کہ وجود معلول کا بدون وجود علت کے محال ہی مراد اوس سے ایجاد ہے یعنے معلول
بدون علت کے وجود مین نہین آتا ہے کہ بقاے ہر علت کا واسطے بقاے ہر معلول کی شرط ہو
مثلاً نجار علت موجود کرنے سریر کا ہے اور بقاے سریر کا اوسپر موقوف نہین ہی پس ہوسکتا ہے
کہ صورت باطل ہوا اور کیفیت اوسکی مادہ مستحصلہ مین باقی ہو بالجملہ ظاہر ہے کہ جو شخص کہ اغذیہ
لطیفہ کے کھانے کی عادت کرے اعضا اوسکے نرم اور سست ہوتے ہین اور جو شخص کہ اغذیہ
غلیظہ کھاتا ہو اوسکے اعضا سخت اور غلیظ ہوتے ہین اور یہ نہین ہے مگر یہ سبب باقی رہنے
کیفیت اغذیہ مذکور کے بیچ خون متحصلہ کے کما لا یخفی واما الدواء المطلق فهو الذی یتغیر عن البدن

وغیرہ لیکن دواے صرف پس وہ ہے کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد وارد ہونے کے اور متغیر کرے بدن کو اپنی کیفیت سے پس اگر گرم ہے گرمی پیدا کرے اور اگر سرد ہے یا تر یا خشک سردی یا تری یا خشکی کو پیدا کرے باعتبار شدت اور قوت کیفیت کے ویکون آخر شانہ تغیرہ عن البدن اور ہووے آخر کام اوسکا کہ متغیر ہوبن سے اور باطل ہو جاوے تغیر اوسکا من غیران تتشبہ بہ بدن اسکے کہ مشابہ ہو بدن کے یعنے دواے مطلق سے خون نہین حاصل ہوتا ہے تو بدل مایتحلل کا ہو مثال اوسکی مرچ اور دارچینی وغیرہ ہین **فائدہ** شارح قانون لکھتا ہے کہ بیچ دواے مطلق کے اور مطلق دوا کے فرق ہے اسواسطے کہ اگر لفظ دوا کی فقط اطلاق کریں مطلق الدوا اوس سے مفہوم ہوتا ہے اور داخل ہوتی ہے اوس مین دواے غذائی اور دواے سمی لیکن دواے مطلق بسبب مقید ہونے لفظ دوا کے ساتھ لفظ مطلق کے مخصوص ہے ساتھ معنی مقید مذکور کے اور اوسکے مفہوم مین دواے غذائی اور دواے سمی داخل نہین ہوتی اور لائق یہ ہے کہ دواے معتدل بھی بیچ مطلق الدوا کے داخل ہو اور مانند دواے مطلق کے اکیلی ہو پس اوسپر لفظ فقط دوا کی اطلاق نہین کرتے ہین اور اگر اطلاق کریں مجاز ہوگا جیسا کہ اوسکے محل مین بیان ہو گیا اما الدواء السمی فہو الذی یتغیر عن البدن ویغیرہ ویکون آخر شانہ افساد البدن لیکن دواے زہردار پس وہ ہے کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد وارد ہونے کے اور متغیر کرے بدن کو کیفیت سے اور ہو آخر کام اوسکا فاسد کرنا بدن کا اگر کھائی جاوے مقدار شربت کے اور ساتھ اسکے مقرون باصلاح نہو یعنی اوسکی مصلح کے ساتھ نہ کھائی گئی ہو اور معتاد بھی نہو مثال اوسکی افیون اور فرفیون اور سقمونیا وغیرہ ہین اور اوسکو دواے سمی اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ مارنے والی ہے مانند زہر کے لیکن قتل اسکا کیفیت سے ہے اور قتل زہر کا صورت نوعیہ سے ہے اور اسجگہ اعتراض کرتے ہین کہ اطبا نے واسطے ادویہ سمیہ کے بھی اوزان مقرر کیے ہین اور یقیناً مقدار شربت سمین انکا مہلک ہے اسواسطے کہ بیچ چوتھے درجے کے ہین اور حال یہ کہ یہ امر یعنے قتل وظیفہ اور طریقہ صناعت طب سے خارج ہے پس کیونکر درست ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ہلاک کرنا دواے مذکور کا واسطے اوس شخص کے ہے کہ مزاج اوسکا مشاکل اس دوا کی ہو جیسے فرفیون واسطے محرور کے اور کافور واسطے مبرود کے اور اگر کہین کہ آگے آویگا کہ مقرر کرنا

آثار کا اور مقدر کرنا مقدار کا منتظر معتدل المزاج کے ہوتا ہے پس یہ توجیہ صادق نہین آتی ہی
ہم کہین گے کہ تخمین کرنا امور مذکور کا بقیاس معتدل المزاج کے امر اکثری ہے ورنہ بعض مقدار
شربت بہ نسبت امزجہ قوی اور ضعیف اور موافق اور مباین ناکول کی بھی لحاظ کیا ہے اور احتمال ہے
کہ معین کرنا مقدار شربت کا بیچ حق اوس شخص کے کہ چوتھے درجے مین ہو اسی قبیل سے ہو اور
جواب دوسرا یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ قتل اوس دوا سے بھی کی نشان سے ہو کہ جو آخر چوتھے درجے مین
ہو اور مستعمل تراکیب مین کم وبیش سے ہو لیکن یہ جواب ضعیف ہے جواب باصواب یہ ہے
کہ ہم نہین مانتے ہین اس امر کو کہ مقرر کرنا مقدار شربت کا صرف واسطے استعمال کے ہوتا ہی اسواسطے
کہ ہوسکتا ہے کہ واسطے احتراز کے ہو اور صناعت طب مین حفاظت ضرر کا استعمال کوئی چیز کی
ہوتا ہے یا احتراز کرنا کوئی چیز سے بس احتمال ہی کہ مقدر کرنا شربت کا بیچ ادویہ سمیہ کے واسطے
استمرار کے ہونے واسطے استعمال کے اور اگر کہین کہ ہم بیچ تراکیب متقدمین کے پاتے ہین کہ ادویۂ
مذکورہ کا تمام شربت واسطے استعمال کے لکھا ہے پس یہ توجیہ بھی درست نہین ہی ہم کہین گے
کہ ادویۂ مذکور اغلب ہے کہ ساتھ مصلح کے تراکیب مین مستعمل ہوئی ہون اور جو ادویہ سمیہ کہ
بالکہ زہر صرف ساتھ مصلح کی استعمال کیجاوین حکم اونکا قائم نہین رہتا ہے کما لا یخفی اور جانئے کہ مجوزین
متقدمین واسطے اطلاع کی اوپر ماہیت اشیا کے سب چیزون کو کام مین لائے ہین اور ضرر سموم
کا بعد استعمال کی تریاقات مجربہ مین دفع کیا ہے اور بسبب استعمال اتفاقی کے بھی مطلب حاصل
کیا ہے اور اس زمانے مین کہ مخالفت بیچ بعض اشیا کے از روے آثار کے محسوس ہوتا ہی
تاثیر زمانے سے ہے اور بھی ہوسکتا ہے کہ خاصیت اور اثر بیچ باب دوا کے ضبط کی گئی ہو
مطلقاً اور حال یہ کہ وہ خاصیت یا اثر اوس دوا کے تازہ سے خاص ہو یا اثر اوسکا اوسی اقلیم
مین محصور ہو یا موقوف ہو اسپر کہ اپنے جمنے کے موضع سے انتقال کرے جیسا کہ اس قوم
کی کتابون سے ظاہر ہے لیکن وہ کہ بیچ کتابون سلف کے مضبوط کیے گئے ہین شک نہین ہے
کہ تناول کرنا اوسکا خاص اوسی زمانے سے ہے اس زمانے مین نچاہیے وہ مقدار استعمال
کرنا اسواسطے کہ آدمی اگلے قوی القوے اور عظیم الجثہ ہوتے تھے اور اختلاف اوزان شربت
کا کہ بیچ حق ایک دوا کے پایا جاتا ہے بھی اسی سے دریافت کرین کہ احوال معتدل مزاجون کا

کبھی مخالف ہوتا ہے وہ معتدل المزاج کہ جثہ بزرگ رکھتا ہے قیاس اوسکا ساتھ معتدل المزاج صغیر الجثہ کے موافق نہ آوے گا فافہم واما السم المطلق فہو لا یتغیر عن البدن ولیفسدہ لیکن زہر صرف پس وہ ہے کہ متغیر ہو حرارت بدن سے یقیناً اور فاسد کرے بدن آدمی کو اپنی صورت نوعیہ سے بشرط عدم اصلاح اور عادت کے ورنہ مشہور ہے مصرع کار شکر میکند چون زہر عادت میشود۔ مثال سم مطلق کی بیش ہے اور مانند اسکے اور قید بدن انسان کی اسلئے سے ہمنے کی ہے کہ بعضے زہر نسبت بعض حیوانوں کے غذا ہے مانند بیش کے واسطے چوہے کے اور یہ ساقط ہے اعتبار سے اسواسطے کہ ہمارا کلام انسان مین ہے نہ غیر انسان مین اور گمان نہو کہ مراد عدم تغیر سم کا بدن سے نہ گرم ہونا اوسکا ہے بیچ بدن کے بسبب فعل حرارت غریزی کی او سمین اسواسطے کہ اکثر زہر اوس قبیل سے ہین کہ جب تک بیچ بدن کی حرارت غریزی سے گرم نہین ہوتی تاثیر نہین کرتی پس مراد عدم تغیر سے یہ ہے کہ صورت طبیعی اوسکی متغیر نہین ہوتی ہے لیکن بعض زہر اس قبیل سے ہین کہ بدون گرم ہونے کے عمل کرتے ہین بمجرد وارد ہونے کے بدن پر بلکہ بمجرد بو کے مانند بلاہل کی اور بعضے بمجرد دیکھنے کے جیسا کہ بیچ آب حیات کے حکایت کیا گیا ہے **فائدہ** اگر کہین کہ بیچ حد سم کے افساد بدن کا مضبوط ہے اور حال یہ کہ بعضی جگہ مین اوس سے اصلاح ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ حکایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص کو افیون دی تھی پیچھے اوسکے سانپ نے اوسکو کاٹا سانپ کے زہر نے ہلاک افیون سے نجات دی اور اسی طرح قرشی نے نقل کیا کہ مجکو سرسام گرم تھا اس درمیان بچھو نے کاٹا فورا افاقہ ظاہر ہوا اور اسیطرح مبروص کو بیش کھلایا تھا برص اوسکا دور ہوگیا پس تعریف زہر کی منتقض ہوتی جواب اسکا یہ ہے کہ افساد سم کا بدن کو شرط کیا گیا ہے بہت شرطون سے مانند عادت نہونے کی اور نہ اصلاح کرنے کے اور سوا انکے پس افساد مین بھی خالی ہونا مضاد اور مخالف کا قبل استعمال کے شرط ہوا اسواسطے کہ اگر پہلے کوئی امر مہلک کہ ضد اوس زہر کے ہے ظاہر ہوا ہوا اور پیچھے اوسکے استعمال سم کا ہو پس ہوسکتا ہے کہ سم مذکور نسبت ضدیت کے رفع تکلیف اوس امر مہلک کی کرے اور اصلاح بدن کی سم سے بالعرض ظاہر ہو نہ بالذات اور ہمارا کلام آثار ذاتی مین ہے نہ بالعرض مین اور سم بالذات مفسد ہے نہ مصلح فتامل **انتباہ** بیان کیفیت تاثیر موثرات ما کولہ

اور مشروبہ کا مفصلاً یون ہے پوشیدہ نرہے کہ جو چیز ماکول ہو یا مشروب جسم ہے اور ہر ایک جسم
مرکب ہے مادہ اور صورت سے اور کیفیات اوسمین لازم ہین اسواسطے کہ مادہ اور صورت جوہر ہین
اور کیفیات اعراض اور بعض کیفیات صورت سے علاقہ رکھتے ہین مانند حرارت کے نار کو
اور بعضے مادہ سے علاقہ رکھتے ہین مانند یبوست کے نار کو اور یہ مقدمہ بیچ مبحث ارکان کے
مفصل گذر چکا ہے بالجملہ تاثیر جسم مذکور کی بیچ آدمی کے یا صورت سے ہے یا مادہ سے یا کیفیت
سے یا صورت اور مادے سے یا صورت اور کیفیت سے یا مادے اور کیفیت سے یا تینون
سے یعنے صورت اور مادہ اور کیفیت سے اور قرشی نے بیچ شرح کے لکھا ہے کہ میرے نزدیک
حق یہ ہے کہ فعل ادویہ کا مطلقاً صورت نوعیہ سے ہے مگر جسکا فعل مجرد صورت کے یعنے
اکیلی صورت سے ہے اوسکو فاعل بجملہ جوہر کہتے ہین اور جسکا فعل بواسطہ کیفیت کے
ہے اوسکو فاعل بکیفیت کہتے ہین اور ممنوع نہین ہے کہ فاعل بصورت فاعل بکیفیت بھی
ہو لیکن فعل اوسکا غیر اسکے فعل کے ہے لامحالہ جیسے سقمونیا اسہال کرتی ہی صورت سے اور
تسخین کرتی ہی کیفیت حارہ سے لیکن فعل بمادہ خاص ساتہ غذا کے ہے غذاے مطلق ہے
یا غذاے دوائی اور مثالین ہر ایک کی آتی ہین جان تو کہ اگر تاثیر فقط کیفیت سے ہے دواے
مطلق کہتے ہین نظیر اوسکی سونٹھ ہے اور اگر مادے فقط سے ہے غذاے مطلق کہتے ہین
مثال اوسکی گوشت اور گیہون اور اگر فقط صورت نوعیہ سے ہے ذوالخاصیت کہتے ہین اور یہ
دو قسم ہے ایک وہ کہ موافق مزاج انسانی کی اور مددگار حیات کی ہووے اگر وہ چیز مفرد ہے فادزہر
کہتے ہین نظیر اوسکی حجر التیس ہے اور اگر وہ چیز مرکب ہے تریاق کہتے ہین مثال اوسکی تریاق کبیر
دوسری وہ کہ مضاد اور مخالف مزاج کے ہو اور مفسد بدن کی اوسکو سم مطلق کہتے ہین مثال اوسکی
اقسام سموم کے ہین جاننا چاہیے کہ تاثیر سموم کی بیچ بدن کی پیدا کرنا سمیت کا کہ پہل اوسکا قتل اور ہلاک ہے
اکیلی خاصیت نوعیہ سے ہی قطع نظر اوسکی کیفیت سے ساتہ اسکے کہ کوئی سم خالی کیفیت سے نہین ہی اسواسطے
کہ وہ جسم ہے اور جسم کو کیفیات لازم ہین بکمال اور دلیل اس امر پر کہ تاثیر سم کی از روے قتل کی صورت
نوعیہ سے ہے نہ اوسکی کیفیت سے یہ ہی کہ بیشک فعل نار کا اور حرارت اوسکی قوی زیادہ ہے
مرکبات حارہ سے ہین اسواسطے کہ نار بسیط ہے اور قوت بسیط کی اقوی ہوتی ہی اور ساتہ اسکے

دیکھا جاتا ہے کہ شدت تکلیف شرب سموم کی بہت درجے قوی زیادہ ہے آگ کی جلنے سے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ بعضے زہر بمجرد سونگھنے کے قتل کرتے ہین اور بعضے بمجرد دیکھنے کے اور احراق نار کا اگرچہ عام ہو اس مرتبے کو نہین پہونچتا ہے اور کبھی ملاقات آگ کی ایک موضع کی بدن سے تمام بدن مین حرقت اور سوزش کو نہین پہونچاتی ہے بخلاف سم خارجی کے مانند لسع سانپ اور لدغ عقرب کے کہ فوراً تمام بدن مین منتشر ہوتا ہے اور کبھی دیکھا جاتا ہے کہ گرم چیز کے تناول سے نبض عظیم ہوتی ہے اور گرمی ملمس مین ظاہر ہوتی ہے بخلاف ملسوع کی کہ نبض صغیر اور سردی ملمس کی اوسکو لازم ہے پس ان سب باتون سے ثابت ہوا کہ فعل سم کا خاصیت سے ہے نہ کیفیت سے اور سموم مشروبہ کو اوپر سم لسع افاعی وغیرہ کے قیاس کرین اور جانین کہ فرفیون سم افعی کا اور سم عقرب جرارہ کا گرم ہین اور افیون اور سم عقرب غیر جرارہ بارد ہین اور اس مقام مین اعتراض کرتے ہین کہ جو ثابت ہوا کہ کوئی جسم کیفیت فاعلیہ سے خالی نہین ہے اور کیفیت فاعلیہ یقیناً فاعل ہے پس نسبت فعل کی نسبت بعض اشیا کی جیسا کہ گذرا ہے کہ بمجرد صورت کے عمل کرتے ہین لغو ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ہر چیز سے فعل معتد بہ مقصود ہوتا ہے اور نسبت فعل کی طرف اشیا کے اوسی نظر سے کرتے ہین گرمی اور سردی کہ بیچ بعضی دوائین ذوالخاصیت مین ہے لائق اعتبار کی نہین ہے اسواسطے کہ عمدہ اونکے فعل سے یہی ہے کہ خاصیت یعنی صورت نوعیہ سے متعلق ہو مثلاً قتل کہ سم محض کی شان سے ہے مقصود اوسکے وجود سے وہی قتل ہے اور آثار اوسکی کیفیات کی اعتبار سے ساقط ہین لیکن ہو سکتا ہے کہ بعض اشیا سے آثار مختص صورت کے ساتھ آثار مختص کیفیت کی ملحوظ ہون اور اس حالت مین اوسکی عمل کو دونون چیز سے منسوب کرتے ہین جیسا کہ آگے بیان ہوتا ہے اور اگر تاثیر مادی اور کیفیت سے ہے غذائی دوائی یا دوائی غذائی کہتے ہین نظیر اوسکا کاہو ہے اور اگر کیفیت اور صورت سے ہے دوائی ذوالخاصیت کہتے ہین مثال اوسکی کاسنی ہے اسواسطے کہ وہ شدید البرودت ہے اور ساتھ اسکے تفتیح سدون کی کرتی ہے اور تفتیح شئی بارد سے نہین ہوتی مگر خاصیت سے اسواسطے کہ تفتیح اوسکی طبیعت کا مقتضی نہین ہے اور اسی سبب سے ہے کہ کاسنی بیماریون سرد جگر مین نفع کرتی ہے اور اگر تاثیر مادی اور صورت سے ہے غذائی ذوالخاصیت کہتے ہین مثال اوسکی گہی ہے اسواسطے کہ وہ باوجود تغذیہ کی مقابلہ کرتا ہے زہرون سے خصوصاً گہی گاے کا اور اگر تاثیر مادی اور کیفیت اور صورت سے ہے غذائی دوائی ذوالخاصیت کہتے ہین مثال اوسکی سبب ہے اسواسطے

کہ وہ بدن کو غذا دیتا ہے اور تبرید بھی کرتا ہے اور ساتھ اسکے مفرح دل ہے بالخاصیت تکملہ شرح کلیات مین لکھا ہے کہ ان تعریفون پر دو اعتراض وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ غذائے مطلق جسوقت بالفعل گرم ہو یا سرد بدنکو گرم کریگی یا سرد پس اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ اوسکو غذا نہ کہین اسواسطے کہ بیچ تعریف غذا کی لا یغیر البدن ضبط کیا گیا ہے اور غذائے دوائی بھی نہ کہین اسواسطے کہ بیچ اوسکی تعریف کے تقدم تغیر کا بدن سے شرط ہے کمامر پس چاہیے کہ وہ غذا نہ غذائے مطلق ہو نہ غذائے دوائی اور یہ خلاف مفروض ہے اعتراض ثانی یہ کہ افسادنار کا بدن کو بدیہی ہے اور ساتھ اسکے وہ بدن سے متغیر نہوتی پس چاہیے کہ نار بیچ تعریف سم کے داخل ہو وحال خلاف اسکے ہے جواب یہ ہے کہ جو کچھ بیچ اس مبحث کے تاثیر مؤثرات سے مذکور ہوا ہے اوس نظر سے ہے کہ مؤثر بالقوہ اثر کرے بعد ورود کے معدے بین پس جو غذا کہ بالفعل معدے مین اثر کرے اور مؤثرات غیر ماکولہ خارج ہمارے کلام سے ہین اور لائق اعتبار کے نہین اما الادویۃ فدرجاتہ اربعۃ لیکن دوائین پس درجے اونکے چار ہین جو ماتن بیان تاثیر دواؤن سے فارغ ہوا اوس تقسیم سے کہ مراتب قوت اوسکے خارج اعتدال مفروض سے ہے شروع کیا الدرجۃ الاولی ان یکون فعل المتناول بکیفیتہ فعلا غیر محسوس درجہ پہلا وہ ہے کہ جو چیز کھائی جاتی ہے اور تاثیر کرتی ہے کیفیت سے اثر اوس کا فعل نامحسوس ہو یعنے وہ اثر کہ اوسکی کیفیت سے ظاہر ہو بدن مین محسوس نہو مثل ان یسخن ویبرد تسخینا او تبریدا یحس بہ مانند اسکے کہ گرم کرے یا سرد کرے ایسی گرمی یا سردی سے کہ معلوم نہین ہوتی اور یہ مقدمہ ساتھ بہت فوائد کے بعد ترجمہ کلام ماتن کے مفصلا ہم کہین گے الدرجۃ الثانیۃ ان یکون الفعل اقوی من ذلک درجہ دوسرا یہ ہے کہ فعل اوس کا قوی زیادہ پہلے سے ہو یعنے اثر اوس کا محسوس ہو لکن لا یبلغ ان یضر بالافعال ضررا بینا لیکن نہ پہونچے اثر اوسکا اس حد تک کہ ضرر کرے افعال مین ضرر ظاہر والدرجۃ الثالثۃ ان یکون فعلہا یوجب بالذات ضررا بینا درجہ تیسرا یہ ہے کہ اثر دوا کا اسطور پر ہو کہ واجب کرے بمقتضائے ذات اپنی کے ضرر ظاہر ولکن لا یبلغ ان یفسد لیکن نہ پہونچے ضرر اوسکا اس حد تک کہ ہلاک کرے یا تباہ کرے بدن کو والدرجۃ الرابعۃ ان یکون فعلہا بحیث یبلغ ان یہلک درجہ چوتھا وہ ہے کہ ہو فعل اور اثر دوا کا اسطور پر کہ پہونچے اس حد تک کہ ہلاک کرے کھانے والے کو یا تباہ کرے بدن کو اور بعض نسخے مین مہلک و مفسد

درجات ادویہ کا بیان

درجۂ اول کا بیان

واقع ہے وہذہ الخاصیۃ للادویۃ السمیۃ اور یہ خاصیت یعنی ہلاکت کہ بمقتضای کیفیت کی ہی ثابت ہی
ادویہ سمیہ کو جانین کہ قتل سم کا صورت نوعیہ سی ہی اور قتل دوا سمی کا کیفیت سے جیسا کہ کہا جاتا ہے فائدہ
بیچ بیان بعض الفاظ کے کہ اس مبحث میں واقع ہین اور فائدہ قیود کا کہ اونسی بچاو نہین ہی اور اس
فقدہ مجملہ کو مفصل کہنا چاہیئے جانین کہ جو دوا کو آدمی معتدل المزاج کہا تاہے وہ دوا حد سے باہر
نہین ہے یا پیدا کرتی ہے بدن مین ایسی کیفیت کہ وہ زائد ہے اوس کیفیت پر کہ بدن مین نہی
یا نہین پیدا کرتی ہے اگر ایسی کیفیت پیدا نہین کرتی ہے اوسکو معتدل کہتے ہین اور اگر کرتی ہی
اوسکو خارج اعتدال سے کہتے ہین اور ہر ایک انسی دو قسم مین بیان کیجاتی ہے اور بالفعل فائدہ
قیود کا دریافت کرین پوشیدہ نہ ہے کہ دوا باصطلاح اطبا کے وہ ہے کہ جو مادہ اوسکا منفعل ہو
حرارت بدن سے ظاہر ہو اوس سے ایک اثر بیچ بدن کے خواہ اثر معتد بہ ہو اور خواہ موافق بدن
کے ہو یا مخالف اوسکے اور حسب طور پر کہ ہو مشابہ بدن کے ہونا شان دوا سے ہے پس جو
کہا ہے معتدل ہونا یا خارج ہونا اعتدال سے دواؤن سے خاص ہوگا اطلاق اونکا اوپر دواؤن
کے حقیقۃ اور غیر دوا پر مجاز ہوگا اور قید کھانے کی اس سبب سے کی گئی ہے کہ تحقق درجوں کا
سبب استعمال دواؤن کے خارج بدن پر نہین ہو سکتا ہے اور قید تناول آدمی کی اسواسطے
ہے کہ منصب طبیب کا بیان کرنا حال آدمی کا نہ غیر آدمی کا اور بھی امتحان آدمی مین محصور
نہونا ممکن تہا کہ ایک چیز کیفیات متضادہ سے موصوف ہوتی اسواسطے کہ بہت ایسی چیزین
ہین کہ گرم ہین مثلاً نسبت بدن آدمی کے اور یہ نسبت ایسے حیوان کے کہ گرم زیادہ سے
قیاس کرتے ہین سرد ہین جیسے ریوند کہ نسبت گھوڑے کے سرد ہے اور نسبت آدمی کی
گرم اور قید آدمی معتدل کی اس سبب سے کی ہے کہ غیر معتدل لائق امتحان آثار کے نہین ہوتا ہے
اسواسطے کہ دوا سے معتدل بقیاس محرور کے سرد ہوتی ہے اور بقیاس مبرود کے گرم اور اسی
طرح قلیل الحرارت محرور کو گرم زیادہ معلوم ہوتی ہے اور قلیل البرودت مبرود کو سرد زیادہ معلوم ہوتی
ہے پس جب تک کہ مزاج معتدل نہوگا آثار اشیا خوب متحقق نہونگے اور قید احداث کیفیت کی
اس سبب سے ہوئی کہ جو آثار کہ مادی یا صورت نوعیہ سے ہوتے ہین اس بحث سے
خارج ہون اسواسطے کہ تقرر درجات کا خاص واسطے آثار کیفیات کے ہے اور چاہیئے کہ

ہم اب ایک قسم معتدل کی اور خارج اعتدال کی کہین قسم بیچ دوائے معتدل کی اور معنی اوسکو معلوم ہو چکے ہین اور مقصود معتدل فرضی ہے اسواسطے کہ معتدل حقیقی کا وجود نہین ہو سکتا ہی کما لا یخفے اور اس جگہ اعتراض کرتے ہین کہ تمھارے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ دوا وہ ہے کہ اثر کرے بیچ بدن کے اور بیچ تعریف دوائے معتدل کے عدم تاثیر معتبر ہوئی ہے پس لازم آتا ہی کہ اوسکو دوا نہ کہین یا تعریف دوا کی ناقص جانین اور دونون باتین باطل ہین جواب اسکا یہ ہے کہ دوائے معتدل تاثیر سے خالی نہین ہے اور دلیل اوپر ہونے اثر کے اوسمین یہ ہے کہ بیچ بدن محرور صحیح کے سردی کرتی ہے اور بیچ بدن مبرود صحیح کے گرمی جیسا اوپر گذر چکا ہے اور شک نہین ہی کہ تسخین اور تبرید فعل ہین حسب طور پر کہ ہون اور جس بدن مین کہ ہون پہونچنا تاثیر کا کوئی چیز ہے کہ کیفیت سی ہے بیچ ہونے اوس شئے کے دوا کفایت کرتی ہے لیکن تاثیر کہ بیچ تعریف دوائے معتدل کے مذکور ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ تاثیر معتد بہ کہ ابدان معتدلہ مین محسوس ہو سکتی ہی نہ کوئی پوشیدہ نہ ہے کہ یہ اعتراض اوس تقدیر پر ہے کہ دوا کو عام رکھین اور دوائے معتدل کو خاص جیسا کہ رائے بعض حکما کی ہی لیکن اگر اوسکو قسیم اسکا جانین جیسا کہ یہ رائے اکثر حکما کی ہے کوئی اعتراض وارد نہین ہوتی ہے اور بیچ بحث دوائے معتدل کے گذرا ہے کہ لفظ دوائی کی فقط اوپر دوائے معتدل کے اطلاق نہین کرتے مگر مجازاً قسم دوسری بیچ دوائے خارج اعتدال کی عام ہے کہ خروج ایک کیفیت مین ہو جیسے گرمی یا سردی یا تری یا خشکی یا دو کیفیت مین جیسے گرمی و تری یا گرمی و خشکی یا سردی و تری یا سردی و خشکی اور اس سبب سے کہ اجتماع کیفیات متضادہ کا بیچ دوائے مفرد کے ایک جہت سے منع ہے کوئی دوا خارج اعتدال ان آٹھ قسمون سے خارج نہوگی اور قید دوائے مفرد کی اور حصر کرنا منع اجتماع کیفیات متضادہ کا ایک جہت سے اس سبب سے کی ہی کہ تو دوائے مرکب القوی اور متضاد القوے مطالب مین نقض نہ کرے اور بیان ان دونون لفظ کا ساتھ بیان لفظ متوافق القوت کے بعد ذکر درجات اربعہ کے کہا جاتا ہے اور قاعدہ کلیہ حکما کا یہ ہے کہ جو گرم و تر ہے حرارت اوسکی درجہ اول سے تجاوز نہین کرتی اسواسطے کہ اگر گرمی زائد ہوئی رطوبت کو فنا کرتی اسی سبب سے کہ جو دوسرے درجے مین یا اس سے اوپر گرم ہی ہوگی اگر خشک اور خشکی اوسکی بھی اوسی درجے مین ہوگی یا اوس سے نیچے یا اوس سے زیادہ

لیکن جو درجے چوتھے مین گرمی خشکی اوسکی بھی چوتھے درجے مین ہے بعینہٖ اور جمع ہونا رطوبت غریبہ کا
ساتھ یبوست غریزی کے جملہ اضداد سے نہین ہے بسبب اختلاف حیثیت کے اب معلوم کرین
کہ دوا موافق کثرت اور قلت خروج کے مرتبہ اعتدال سے چار اعتبار سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ
خروج ایک درجے مین ہو یعنے ہم فرض کرین کہ ایک دوا کو کہ ایک جزو اوسمین سرد اور دو جزو
گرم ہین مثلاً پس وہ دوا ایک درجے مین خارج ہوگی اور قریب اعتدال کے ہے دوسرا وہ کہ
دو درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو سرد اور تین جزو گرم ہون تیسرا وہ کہ تین درجے مین خارج
ہو یعنے ایک جزو سرد اور چار جزو گرم ہون چوتھا وہ کہ چار درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو
سرد اور پانچ جزو گرم ہون اور یہ دوا مرتبہ اعتدال سے بہت بعید ہے اور چارون صورت مین
ایک جزو ساتھ ایک جزو گرم کے مقابلہ کرتا ہے اور اوسیقدر کہ جزو گرم زائد ہوتے ہین دوا کو اوسی قدر
سے موصوف کرتے ہین اور ہر درجہ ایک نشان رکھتا ہے لیکن نشان
دوا کا درجے پہلے مین یہ ہے کہ جو اوسکو معتدل المزاج او مقدار کہ مستعمل ہی عادت
مین واسطے حصول اعراض کے استعمال کرے وہ دوا اوسکے بدن مین کیفیت غیر محسوس
پیدا کرے اور دلیل اوپر وجود کیفیت نامحسوس کے یہ ہے کہ جو مقدار شربت سی کھاوین
بہ تکرر کھاوین وہ کیفیت ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر وہ دوا اوس کیفیت کو پیدا نکرتی توقت کثرت کے
وہ کیفیت کیون ظاہر ہوتی ہے اور اسی سے فرق کرتے ہین بیچ معتدل اور بیچ اوس دوا کے کہ جو
پہلے درجے مین ہے اسواسطے کہ جو معتدل ہے ہرچند اوسکو مقدار شربت سے زیادہ کھاوین ہرگز
اوس سے کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے ظاہر نہو گی بخلاف دوا ے درجہ پہلے کے اور اگر کہین کہ بعضی
چیزین مثلاً گرم ہین پہلے درجے مین مانند اسطوخودوس کے اور کبھی کھانا شربت معین اوسکا سبب
کثرت اسہال کے کیفیت محسوس پیدا کرتا ہے اور افعال مین تغیر لاتا ہی پس تعریف درجہ پہلے کی
خراب ہوئی ہم کہتے ہین کہ جواب اس اعتراض کا بیچ بیان درجے دوسرے کے کہین گے اور نشان
ہونے دوا کا بیچ درجہ دوسرے کے یہ ہے کہ تناول اوسکے شربت سی کیفیت زائد محسوس ہوتی لیکن
افعال بدنی کو کہ حیوانی اور طبعی اور نفسانی مین ضرر نہ کرے ضرر ظاہر یعنے اگرچہ حقیقت مین خالی ضرر سے
نہین ہوتی لیکن ضرر اوسکا ظاہر نہین ہوتا ہے مگر کہ مقدار شربت سے زیادہ کھاوین اور اسی سے

استدلال کرتے ہین اوپر خالی ہونے کے اضرار سے اور اس جگہ اعتراض کرتے ہین کہ بعضی چیزین کہ ہین مثلاً دوسرے درجے مین مانند تربد اور سقمونیا اور شحم حنظل کے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ اوسکے مقابلہ شربت کے استعمال سے اسہال بافراط ہوتے ہین اور تغیر مجری طبیعی مین اور ضرر افعال مین ظاہر ہوتا ہے لا محالہ پس تعریف تمام نہوئی جواب اسکا یہ ہے کہ جو ضرر بسبب اسہال مفرط کے ہوتا ہے بسبب حرارت دوا کے نہین ہے بلکہ اوسکے اسہال سے ہے اور یہ امر عارضی ہے اور زائد ہے اوپر کیفیات ذاتی کے اور مراد عدم اضرار سے بنظر ذات کے ہے قطع نظر عوارض سے پس اعتراض وارد نہوگا اور جواب دوسرا یہ ہے کہ بدن مین مواد موذی کامن اور چھپے تھے جو دوئیہ مذکورہ کھائی گئین مادے مذکورہ کو سائل کرتی ہین بسبب حرارت کے اور بسبب سیلان مادے متکثر کے ضرر فعل مین ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی بحث سے خارج ہے اسواسطے کہ سیلان امر عرضی ہے پس پیدا ہونا ضرر کا اوس سے خارج ہے ہماری بحث سے یعنے اثر ذاتی سے اور نشان ہونا دوا کا درجے تیسرے مین وہ ہے کہ استعمال مقدار معین اوسکے سے ضرر ظاہر افعال مین ظاہر ہو تقاضائے ذاتی اوسکے سے یعنے بمجرد تسخین اور تبرید کے اور فائدہ اس قید کا گذر چکا ہے اور جو دوا تیسرے درجے مین ہے ہلاک نہین کرتی مگر بہت اور مکرر کھائی جاوے اور نشان ہونے دوا کا چوتھے درجے مین یہ ہے کہ جو مقدار خاص اوسکا کھایا جاوے ہلاک کرے بمجرد تقاضائے ذاتی کے بشرطیکہ قریب اصلاح کے نہوا اور جلد تدارک نکیا جاوے ورنہ ظاہر ہے کہ سم مطلق اصلاح سے حکم دوائے غیر منغب کا لیتا ہے اور بھی بعد کھانے کے اگر تدارک اور تدبیر کرے ضرر نہین کرتا ہے انتباہ ہر ایک ان چارون درجے سے عرض رکھتے ہین کہ دو طرف اوسکے افراط اور تفریط ہین اور درمیان اونکے وسط پس بیچ ہر درجے کے تین مرتبہ لازم آتے ہین اسیواسطے بہت ہوتا ہے کہ دو دوا ایک درجے کی ہوتی ہین اور مقدار شربت بھی مساوی ہوتے ہین اور ساتھ اسکے بہت فرق اونکے فعل مین ہوتا ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ ایک دوا پہلے مرتبہ مین ہے اور دوسری مرتبہ دوسرے مین یا تیسرے مین اور تحقیق مراتب کا یون ہے کہ جو پہلے درجے مین ہے اور ایکدرم شربت اوسکا ہے مثلاً جو دو درم بلکہ ڈیڑھ درم کھاوین اور اثر اوسکا محسوس ہوجاتا ہے نہین کہا خر مرتبے مین ہے اور جو دو درم سے اثر اوسکا محسوس نہو بلکہ تین درم سے محسوس ہو

مرتبے وسط مین ہے اور جو بدون تناول چار درم کے یا زیادہ اثر اوسکا محسوس نہو پہلے مرتبے
سے اور بیچ درجون کے بھی اسیطرح قیاس کرنا چاہیئے نکتہ بیچ تعین درجون کی اطبا کو اختلاف
ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ امر اعتباری ہے اور جو دوا پہلے درجے مین ہے مثلاً اور شربت معین
رکھتی ہے جب زیادہ مقدار سے کھاوین اسطرح پر کہ اثر اوسکا محسوس ہو دوسرے درجے مین
ہوگی اور اسی قیاس پر پس بیچ ہر دوا کے بڑھنے اور گھٹنے مقدار سے انتقال ایک درجے سے
دوسرے درجے کی طرف ہوتا ہے لہذا قرشی بیچ شرح قانون کے لکھتا ہے کہ کل ما ہوفی
درجۃ فانہ اذا اکثر اکلہ امکن ان ینتقل الی الدرجۃ التی فوقہا لیکن مقرر کرنا شربتون کا صرف واسطے
ظاہر ہونے کیفیات اربعہ کے نہین ہے بلکہ واسطے اور غرضون کے کہ حاصل ہونا اوس غرض کا
موقوف اسی قدر سے ہے مثلاً اسنا مکی کہ تنقیہ معتدبہ اوس سے مطلوب ہو بیچ مزاج معتدل کے
سفوف اوسکا تین درم اور بیچ مطبوخ کے سات درم کفایت مطلب کو کرتا ہے اور اسی طرح اور
غرضین کہ ہر دوا سے مقصود ہین پس تخصیص شربات کی ان جہات سے مقرر ہوئی اور بعد تعیین
شربات کے جو آثار کیفیات کو تفحص اور تلاش کیا جسکو جس درجے مین پایا اوسی درجے سے
مضاف اور منسوب کیا اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ تعیین درجہ کا نسبت شربت کے ہے
نہ باعتبار ذات دوا کے اور تخصیص شربت کی ساتھ اغراض مختلف کے یا جو کچھ کہ ہو تحقق درجات
کا بنظر کیفیات اربعہ کے ہے لا غیر کما مر اور بعضے اس امر پر ہین کہ تعیین درجات کا بنظر ذات دوا کی ہے
قطع نظر شربات سے اور کثرت مقدار کے اور تناول اوسکا بہ تکرار دوا کو اوسکے درجے سی نہین
نکالتا ہے حقیقت مین اور سدیدگا ذرونی بیچ شرح کلیات کے اس باب کو تصریح بیان کیا
اور لکھا کہ لائق نہین ہے یہ گمان کرنا کہ دوا تکرار تناول سے اور تکثر مقدار سے انتقال کرتی ہے
درجے مخصوص اپنے سے اسواسطے ہر دوا من حیث الذات ساتھ ایک درجے کے درجات
سے موصوف ہے اوس سے نہین نکلتی ہے تکثیر اور تقلیل مقدار معین سے اگرچہ تاثیر اوسکی
زائد ہوتی ہے کثرت سے اور ناقص ہوتی ہے تقلیل سے اسواسطے کہ زیادتی تاثیر کی واقع نہین
ہوتی ہے بسبب اختلاف اوس نسبت کے کہ درمیان اجزائے گرم اور سرد کے ہے
تو وہ دوا نکلے اپنے درجے سے بلکہ اختلاف تاثیر کی بسبب کثرت مقدار کے ہے لا غیر پس وہ

بیان تعیین درجات
ادویہ کیسی ہی ادویہ کے...
دوا بسبب تکرار کے ... ایک درجہ
سے دوسرے درجہ کی طرف ... نہیں ہوتا

دوا کہ مثلاً گرم ہے بیچ پہلے درجے کے فرض کرتے ہین ہم کہ اوسمین دو جزو گرم ہین اور ایک جزو سرد اور نسبت درمیان واحد اور اثنین کے نسبت ضعف کی ہے یعنے جزو گرم دونا جزو سرد کا ہے اور نسبت مذکور لامحالہ اوسکے تمام اجزا مین ساری ہے لیکن واسطے ظاہر ہونے اوسکے اثر کے کہ پیدا ہونا کیفیت نامحسوسہ کا ہے ایک مقدار معین ہوا گو کہ اوسکے ضمن مین حصول اور انعراض کا بھی ہو پس جسوقت زیادہ کھائی جاوے مقدار سے نہین شک ہے کہ تاثیر اوسکی بھی ترقی کرے گی اپنے مرتبے سے لیکن کثرت سے نسبت کہ بیچ اجزاے گرم اور سرد کی ہے مختلف نہین ہوتی ہے لامحالہ پس دونا کرنا مقدار کا بمنزلہ اسکے ہے کہ گویا دو دوا ایک ہی درجے اور ایک ہی کیفیت کی کھائی ہر ایک شربت کامل اپنے کے اور ظاہر ہے کہ جو ایک دوا کوئی کیفیت پیدا کرتی ہے دوا دوسری کیفیت دوسری کو اور جمع ہونے دو کیفیت ہم مثل سے کیفیت زائد کہ مفرد مین تھی ظاہر آتی ہے پس کثرت مقدار کی شربت معین ساتھ زائد ہونے آثار کے مخرج دوا کو درجہ سے نہین ہوسکتی ہے پس سمجھ لو اسکو کہ نہایت باریک ہے طریق دوسرا بیچ تعین درجات کی پوشیدہ نہ رہے کہ بدن شامل ہے اوپر اقضیہ کے مانند معدے کے اور اوپر مجاری کے مانند عروق کے اور اوپر اخلاط کے کہ عروق مین مخزون ہین اور اوپر رطوبات کے کہ عروق شعریہ اور فوہات سواقی مین محفوظ ہین اور اوپر اعضا کے اور شک نہین ہے کہ روح بیچ تمام اجزاے مذکور کے ساری ہے پس جسوقت کوئی دوا بقدر معین کھائی جاوے بدون افراط اور تفریط کے اس سے خالی نہین ہے کہ بعد متغیر ہونے کے کیفیت بدنی سے اوس ہوا مین کہ اقضیہ مین شامل ہی تاثیر کرے مفقود الاثر ہوتی ہی اوسکو معتدل کہتے ہین یا اثر اوسکا باقی رہتا ہے اوسکو خارج اعتدال ہی کہتے ہین پس اگر تاثیر اوسکی منحصر بیچ روح مجاور مجاری کی ہے اور تجاوز اوس سے ممکن نہین بدون کثرت کے پہلا درجہ ہے اور اگر بیچ روح اور اخلاط کی تاثیر کرے درجہ دوسرا اور اگر بیچ روح اور اخلاط اور رطوبات ثانیہ کے تاثیر کرے درجہ تیسرا اور اگر تاثیر اوسکی بیچ روح اور اخلاط اور رطوبات ثانیہ اور اعضا کے شامل ہی درجہ چوتھا اور یہ نہایت درجہ تاثیر کا ہی اور بیچ اکثر کی جسکی تاثیر مجھے مین ہوتی ہی خصوصا کہ بیچ آخر اس درجے کی سم قاتل ہے مگر یہ کہ باعتبار صورت نوعیہ کے تریاقیت

اسکے ساتھ تنبیہ بیچ بیان مرکب القوے اور متوافق القوے اور متضاد القوے کے پوشیدہ
نہ رہے کہ ہر ایک دوا دو مزاج رکھتی ہے ایک وہ کہ تفاعل عناصر سے ایک کیفیت مباینہ اوسمین ظاہر ہو
کہ متشابہ ہو عناصر اربعہ سے اوسکو مزاج اول کہتے ہین دوسرا وہ کہ تاثیر مزاج اولے سے کیفیت
دوسری بیچ مرکب کے ظاہر ہوا وسکو مزاج ثانوی کہتے ہین مثال مزاج اولے کی ہونا دوا کا
ہے معتدل یا گرم یا سرد یا تر یا خشک مفرد ہون یا مرکب ایسی ترکیب سے کہ حصول اوسکا
ممکن ہوا اور مثال مزاج ثانی کی مانند ردع اور تحلیل اور قبض وغیرہ کے کہ دوا سے ظاہر ہوتی ہین
بعد وارد ہونے کے بدن پر اور وہ سوائے کیفیات اربعہ کے ہے اور جو بیچ ہونے مزاج
ثانی کے تاثیر ضبط ہونی ورود یعنے ملاقات دوا کی بدن سے کہ مذکور ہوا واسطے داخل ہونے
الوان اور روایح کے بیچ تعریف مزاج ثانی کے کافی ہے اور اس سبب سے کہ یہ بحث باریک
ہے مفصلاً کہا جاتا ہے جانین کہ نزدیک جمہور کے مراتب قوی ادویہ کے تین مرتبے ہین
محصور ہین اور قوت اوس سبب کو کہتے ہین کہ جو موجب افعال کا ہوا اور حقیقت مین
افعال محسوسہ اوس سے ہین بیچ ملاقی کے لیکن مرتبہ پہلا فعل محسوس ادویہ کا ہے بسبب
کیفیت متشابہ کے کہ بیچ مبدء ایجاد کے عناصر سے حاصل ہوا اور مزاج اولے بھی ہی مرتبہ
دوسرا فعل محسوس مزاج ثانی صاحب مزاج ثانوی کا بیچ ملاقی کے اور یہ لوازم مزاج اولے سے
ہے اسواسطے کہ صاحب مزاج ثانوی مرکب ہے اون اجزا سے کہ ہر ایک مین کیفیت مزاج
اولے کی مختلف الاثر ہے مانند تسخین بعض اجزا کے اور تبرید بعض کے اور اجتماع اور تفاعل
کیفیات اولے سے کیفیت ثانوی حاصل ہوئی اثر اوسکا غیر آثار مزاج اجزا کے ہوگا مانند ردع اور
اور قبض کی مثلاً پس جب دوا کو مزاج ثانوی طبیعی ہو مرکب القوی کہتے ہین اور جو صناعی ہوا اگر اثر مزاج ثانی کا
موافق آثار اوسکے اجزاے مفرد کے ہے اوس مرکب کو متوافق القوے کہتے ہین اور اگر مخالف ہو مثلاً
تسخین بھی کرے اور تبرید بھی یا صناعی مفرد ہو مانند سرکہ انگور کے کہ بدون ملنے اور اجزا کے بنایا ہوا اوسکو
متضاد القوے کہتے ہین اور اس کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ لفظ مرکب القوے کی خاص ہی ساتھ ادویہ
مفردہ کے اسواسطے کہ مزاج طبیعی بیچ صناعی کے نہین ہو سکتا ہے اس سبب سے کہ جو حاصل ہوتا ہے بیچ صنعت کے
وہ طبیعی نہین ہوتا پس اطلاق اوسکا اوپر صناعی کی بطریق مجاز کے ہوگا سرکے کو مرکب القوے کہنا اسی پر

حمل کیا چاہیے اور معلوم کریں کہ حقیقت میں کوئی دوا ایسی نہیں ہے کہ مرکب القوے نہو اسواسطے
کہ مزاج ثانوی مقدم ہے مزاج اوّلے کو جو گرم ہے یا سرد لامحالہ تحلیل یا ردع وغیرہ کہ آثار مزاج
ثانوی سے ہے اوس میں موجود ہوگا لیکن عرف عام میں اس لفظ کو اطلاق نہیں کرتے مگر اوس
دوا پر کہ متکیف ہو دو قوت متضاد سے مانند گرمی اور سردی کے جیسے کشنیز نزدیک اکثر اطبا
کے لیکن دوا متوافق القوے حاصل نہیں ہوتی مگر اوس تقدیر پر کہ سب اجزا اوسکے ایک
مزاج پر ہون اسلیے کہ مرکب اجزاے سرد سے سرد ہوگا لامحالہ اور مرکب اجزاے گرم سے گرم
اور اسیطرح دوا متضاد القوے نہیں ہوسکتی مگر اوس صورت میں کہ اجزاے مرکب کی مختلف الکیفیات
ہون اسواسطے کہ مرکب گرم اور سرد سے لامحالہ گرم اور سرد ہوگا اور باعتبار غلبہ اجزاے سرد کے یا گرم
کے میل کوئی طرف کریگا اور اوپر تقدیر مساوات کے مساوی ہوگا اور اگر کہیں کہ جو مفرد حار
کو ساتھ مفرد سرد کے ہم ترکیب دیں اور دونوں بیچ حرارت اور برودت کے ایک درجے میں ہون
ساتھ ایک شربت مخصوص کے چاہیے کہ وہ مرکب معتدل ہو نہ حار اور سرد ہم کہینگے کہ ترکیب
ادویہ متضادہ سے پیدا ہونا آثار کیفیات ہر ایک کا اوسسے منتفی نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر دوا
بعد ترکیب کے اوپر اپنی صورت نوعیہ کے ہے اور اثر ہر ایک کا اسیطرح ثابت ہے جزو گرم گرمی
پیدا کرتا ہے البتہ اور جزو سرد سردی پیدا کرتا ہے نہایت یہ کہ کیفیت ایک کی تدارک کیفیت دوسرے کے
کرتی ہے پس اگر حدوث کیفیات اجزاے متضادہ کا بسبب توافق اونکے مادے کے معا ہوتا ہے
کیفیت زائد اگر مدرک نہوگی اور اگر تقدم اور تاخر سے مدرک ہوگی اور پھر معدوم ہوگی نزدیک ظاہر ہونے
مقاوم کے اس سبب سے بیچ امراض مرکبہ کے ادویہ مرکب دیتی ہیں اور طبیعت اپنے خالق
کے حکم سے اثر دواے گرم کا مادے سرد میں پہونچاتی ہے اور اثر دواے سرد کا گرم مادے کو
اور یہ تصرف اگر اوپر طبیعت کے مفوض نہوتا دواے مرکب بیچ امراض مرکبہ کے بسبب مدد کرنے
جزو گرم کے گرمی کو اور بسبب مدد کرنے جزو سرد کے سردی کو عوض کو زیادہ کرتی اور پوشیدہ نرہے
کہ مرکبات کی بہت اقسام ہیں بعضے قبیل معاجین اور اشربہ کے ہیں اور وہ مزاج کہ ان میں پیدا ہوتا ہے
بسبب شدت امتزاج اجزا کے حکم دوسرا حاصل کرتا ہے اور بعضے قبیل سفوف اور امراض کی ہیں اور وہ
مزاج کہ انمیں پیدا ہوتا ہے حکم اوسکا موافق حکم اجزاے مفرد کی ہی تھوڑے تفاوت سے لہذا اکثر معاجین

مرطب

مہلت اور توقف سے استعمال کرنے کو کہا ہے ایک زمانے خاص تک کہ اوس زمانہ مین مزاج
حاصل ہوجاتا ہے بخلاف سفوف اور امراض کے کہ انکو فوراً استعمال کرتے ہین اور مرتبہ تغییر لوازم
مرتبہ پہلے اور دوسرے سے ہے بواسطہ افعال صورت نوعیہ کے اور بالخاصیت عبارت اوسی سے
ہے خواہ بیچ مفرد کے ہو خواہ بیچ مرکب کے چنانچہ مفصل گذر گیا اور یہ ایک امر ہے زائد اوپر مزاج
ادلے او ثانوی کی فافہم واما الغذاء فینقسم الے لطیف لیکن غذا پس منقسم ہوتی ہی طرف لطیف
کے اور عام ہے کہ غذا مطلق ہو یا غذا کے دوائی وہو الذی یتولد منہ دم رقیق اور غذای لطیف
وہ ہے کہ پیدا ہو اوس سے خون تنک یعنے ہلکا اور پتلا اور خاصہ اوسکا یہ ہے کہ منفعل ہو قوت
مغیرہ سے بآسانی اور بھی مستحیل ہوسا تہ جوہر عضو کے بآسانی اور جو غذا اس صفت پر ہوگی ظاہر ہے
کہ تحلل اور تفرق اوسکا بدن سے بھی جلد ہوگا والے الکثیف اور منقسم ہوتی ہی طرف کثیف کے
وہو الذی یتولد منہ دم غلیظ اور وہ ایسی ہی کہ پیدا ہو اوس سے خون غلیظ اور خاصہ اوسکا یہ ہے
کہ منفعل ہو قوت مغیرہ سے بآسانی اور بھی تشابہ اوسکا جوہر اعضا سے اور انفعال اوسکا اعضا سے
بآسانی ہوتا ہے اور جو تعریف لطیف اور غلیظ کی معلوم ہوئی تعریف غذا سے معتدل کی کہ درمیان
انکے ہے بھی ظاہر ہوئی اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ غذا سے مرکب عناصر اربعہ سے ہے اور اوپر
بعضے کی ایک عنصر لطیف یا دو عنصر لطیف غالب ہین اور بیچ بعضے کے ایک یا دو عنصر کثیف پس جو قبیل
پہلے سے ہے لطیف ہے اور جو قبیل دوسرے سے ہے کثیف ہے اور جو انکی درمیان مین
متوسط ہے معتدل ہے اور اسی سبب سے مصنف متعرض بیان معتدل کا نہوا واسطے
اعتماد کرنے کے اوپر متعلم کے مقابست سے وکلواحد منہما ینقسم الے کثیر الغذاء اور ہر ایک لطیف
اور کثیف سے منقسم ہوتا ہے طرف کثیر الغذا کے وہو الذی یستحیل اکثرہ الے الدم اور کثیر الغذا وہ ہے
کہ مستحیل ہو اکثر اوسکا طرف خون کے یعنے خون اوس سے بہت پیدا ہو والی قلیل الغذاء و
ہو الذی یخالفہ اور طرف قلیل الغذا کے اور وہ یہ ہے کہ ضد ہو پہلے کی یعنے خون اوس سے
کمتر پیدا ہو اور ہمنے مخالفت کی جگہ لفظ ضد کی اسواسطے ذکر کی کہ تو واسطہ درمیان دونون کے
پیدا ہو اسواسطے کہ درمیان کثیر الغذا اور قلیل الغذا کے معتدل الغذا واسطہ ہے وکلواحد منہما ینقسم
الی حسن الکیموس اور ہر ایک ان دو سے یعنے کثیر الغذا اور قلیل الغذا سے منقسم ہوتی ہین طرف

مہلت

حسن الکیموس کے وہو الذی یتولد منہ دم صالح اور حسن الکیموس وہ ہی کہ پیدا ہو اوس سے خون نیک طبیعی ۲ الی ردی الکیموس و طرف ردی الکیموس کے وہو الذی یجا الغذا اور ردی الکیموس وہ ہی کہ خلاف حسن الکیموس کے ہو یعنے خون فاسد اوس سے پیدا ہو اور جوان دونوں مین واسطہ تھا مخالفت کو ساتہ ضدیت کے ہمنے نہ بدلا اسواسطے کہ غذا خالی دو چیز سے نہیں ہی یا حسن الکیموس ہے یا ردی الکیموس پس جانین کہ اقسام غذا کے بوجہ مذکور کے اٹھارہ قسم ہین اسطرح پر کہ لطیف کثیر الغذا حسن الکیموس لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس لطیف متوسط الغذا حسن الکیموس لطیف متوسط الغذا ردی الکیموس لطیف قلیل الغذا حسن الکیموس لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس معتدل کثیر الغذا ردی الکیموس معتدل متوسط الغذا حسن الکیموس معتدل متوسط الغذا ردی الکیموس معتدل قلیل الغذا حسن الکیموس معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس کثیف کثیر الغذا حسن الکیموس کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کثیف متوسط الغذا حسن الکیموس کثیف متوسط الغذا ردی الکیموس کثیف قلیل الغذا حسن الکیموس کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس **فائدہ** وجہ حصر اقسام مذکور کی اٹھارہ مین یہ ہے کہ جو غذا ہے لطیف ہے یا کثیف یا معتدل بیچ اوسکے اور ہر ایک ان تینون سے یا کثیر الغذا ہے یا قلیل الغذا اور ضرب کرنے تین سے بیچ تین کے نو ہانہ آتے ہین اور جو ہر ایک ان نو سے یا حسن الکیموس ہون یا ردی الکیموس دونا کرنے نو سے اٹھارہ حاصل ہوتے ہین

مثال اللطیف الکثیر الغذا الحسن الکیموس صفرۃ البیض النیمبرشت نظیر غذائے لطیف کی کہ خون بہت اوس سے پیدا ہو زردی انڈے مرغ کی کہ نیم برشت ہو اور اگر نیم برشت نہو اور تھوڑا جوش کیا ہو یا اصلا نیمبرشت سے ہے بیچ تاثیر او تغذیہ کے اور اسی قبیل سے ہے ماء اللحم کہ گوسفند ایک سالہ کے گوشت سے مرتب کیا ہو اور بیچ آدمی قوی المعدہ کے ماء اللحم گوسالہ کا اوسکے برابر ہے اور شراب بھی اسی قبیل سے ہے خصوصا ریحانی کہ قسم اعلے اور خوش بوے اقسام اوسکا ہے بخلاف احمر غلیظ کے کہ اوس سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور مؤلف نے امثلہ لطیف اپنی قسم پر کہ الطف ہے کفایت کیا اور امثلہ باقی اوسکے ہم بیان کرتے ہین مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی یہ ہے یعنے بھیپھڑا اور لحوم نواھض یعنے گوشت کبوتر بچون کا کہ پر بالکل نکالے ہون اور مثال لطیف متوسط الغذا حسن الکیموس کی انگور ہے اور یہ قول بعضون کے اسواسطے کہ

بعض لوگ اوسکو کثیر الغذا سے شمار کرتے ہین اور روٹی پاک صاف اور مثال لطیف متوسط الغذا
ردی الکیموس کی انجیر خشک ہی اور روٹی بری پکی اور مثال لطیف قلیل الغذا حسن الکیموس کی
کاہو ہے اور انار اور سیب شیرین اور مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی رائی ہے اور
اکثر بقول تیز و مثال الکثیف القلیل الغذا الردی الکیموس القدید و الباذنجان اور نظیر کثیف
قلیل الغذا کی خلط غیر محمود اوس سے پیدا ہو گوشت خشک ہے اور بینگن کالی بیج کا اور مؤلف
نے امثلہ کثیف سے بھی اوپر ایک مثال کے کہ فرد کامل اپنے اقسام مین ہے کفایت کیا ہم
اوسکی سب مثالین بیان کرتے ہین لیکن مثال کثیر الغذا حسن الکیموس کی بیضہ مرغ کا ہے
کہ بہت جوش کیا ہوا اور درجہ نیمبرشتی سے گذرا ہوا اور اس جملہ سے گوشت بھیڑ یکسالہ کا اوس سے
کباب بناوین یا بریان کرین اور ساتھ اسکے کثافت اوسکی نہایت کمتر ہے اور اگر گوشت بھیڑ
ایک سالہ کو پکاوین یہان تک کہ گھل جاوے غذا اوس کی بھی کثیف ہوتی ہے اور مثال کثیف
کثیر الغذا ردی الکیموس کی گوشت بیل کا ہی اور گوشت بط کا اور گوشت گھوڑے کا اور مثال کثیف متوسط الغذا
حسن الکیموس کی اکارع ہین حیوانات کے اور گوشت مجاجیل کا اور مثال کثیف متوسط الغذا
ردی الکیموس کی گوشت شکاری جانورون کا مانند ہرن اور نیل گاے اور خرگوش کی اور مثال کثیف
قلیل الغذا حسن الکیموس کی پنیر ہے کہ نہ تازہ ہو نہ پرانا بلکہ میانہ ہو اور مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس
کی متن مین بیان ہے لیکن مثال معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس کی گوشت میش یکسالہ کا ہے
اور روٹی پاکیزہ اور مثال معتدل کثیر الغذا ردی الکیموس کی قنبیط ہے اور گوشت میش زائد ایک
سال کا اور مثال معتدل متوسط الغذا حسن الکیموس کی گوشت نعاج یعنے گوسفند مادے کا اور
مثال معتدل متوسط الغذا ردی الکیموس کی مچھلی مفدو یعنی سوکھائی اور گوشت معز کا یعنے بز کا اور غالب
یہ ہی کہ یہ بز مادہ کی جو برائیان اطبا سے منقول ہین خاص اوسی دیار سے ہین نہ ان شہرون ہند مین کہ وطن
اقامت ہمارا ہے گوشت بز کا لامحالہ فاضل زیادہ ہے گوشت میش سے اور مثال معتدل قلیل الغذا
حسن الکیموس کی شلغم ہے اور چارمغز یعنے اکھروٹ اور مثال معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس کی جزر یعنے
گاجر یہ امثلہ اغذیہ اٹھارہ قسم کی ہین اس تفصیل سے کسی نے کم ذکر کیا چنانچہ پر صاحب انصاف کی ظاہر ہے
اور جو بیان ادویہ و اغذیہ سے ہم فارغ ہوے اب شروع کرتا ہے اس امر کی کہ درمیان غذاے غلیظ اور دواے غلیظ

اور دواے مغلظ کے اور درمیان غذاے لطیف اور دواے لطیف اور دواے تلطف کی لائق ترمعلوم
ہوا جان تو کہ غذاے غلیظ وہ ہے کہ خون کثیف اوس سے پیدا ہو اور دواے غلیظ وہ ہے کہ حرارت ہمارے
بدن کی قوی نہو اسپر کہ تقسیم کرے اوسکو اجزاے صغار اور نظیر اوسکی لسبد ہے اور دواے مغلظ وہ
کہ اوسکی شان سے ہو تغلیظ قوام اخلاط بدن کا نظیر اوسکی افیون ہے اور غذاے لطیف وہ کہ خون
ہلکا اوس سے پیدا ہو اور دواے لطیف وہ کہ ہماری حرارت بدن کی فعل سے وہ چھوٹی چھوٹی
جزو ہو جاوے مثال اوسکی زعفران ہے اور دواے تلطف وہ کہ اوسکی شان سے ہو
ترقیق قوام مادے کا مثال اوسکی زوفا ہے اب مولف بیان کرتا ہے پانی کو کہ مبدرق
غذا کا ہے اما الماء فلا یغذو لیکن پانی غذا نہین ہوتا ہے وجہ اسکی ظاہر ہے کہ وہ رکن
ہے ارکان سے اور بسیط لائق غذا کے نہین ہوتا اسواسطے کہ بیچ غاذی اور مغتذی کے
مناسبت شرط ہے جیسا کہ گذرا اور مراد اس سے وہ ہے کہ پانی اکیلا بدون ملنے کے
ساتھ غذا کے لیاقت جزو اعضا ہونے کی نہین رکھتا ہے لیکن جب غذا مین ملتا ہے خاصۃ
کہ غذا خشک بالفعل ہو مجموع یعنے دونون سے جسم لائق تغذیہ کے حاصل ہوتا ہے اور
اسوجہ سے پانی ہی غاذی ہے اور لوگون نے کہا ہے کہ اکیلی ہوا بھی روح نہین ہوتی ہے
لیکن جب ساتھ خون دل کے ملتی ہے دونون آپسمین ملکر مجموع سے روح پیدا ہوتی ہے
بالجملہ آدمی کو ارکان سے ساتھ ان دو رکن کے کہ پانی اور ہوا مین احتیاج اور اضطرار ثابت ہے
اور بدون داخل ہونے ان دونون عنصر کے بقاے حیات آدمی کا متعذر ہے کما لا یخفے اور فائدے
اصلی پانی کے بیچ بدن کے بہت ہین ایک وہ کہ غذا کو رقیق کرے اور مستعد کرے واسطے نفوذ
کے مجاری تنگ مین اور واسطے پہونچنے کے اقاصی بدن مین دوسرا وہ کہ غذا کو مستعد قبول ہضم کی
کرے اسواسطے کہ شک نہین ہے کہ اکثر بیچ غذاؤن کے اجزاے ارضی غالب ہوتے ہین اور وہ
عسر الانفعال ہین واسطے قبول کرنے تاثیر خوب ہاضمہ کے پس ملنا جسم رطب کا ضرور ہوتا ہے
اسی سبب سے جو فواکہ کثیر الما ہوتے ہین بعد اونکے تناول کی پانی کی حاجت نہین ہے اور اگر نہین
کہ ہم دیکھتے ہین بعض حیوانون کو کہ غذا کھاتے ہین اور پانی نہین پیتے کہین گے ہم کہ گرمی اونکے
مزاج مین غالب ہے یہان تک کہ اجزاے ارضی غذائی کو پگھلا دیتی ہے جزو بدن کا کرتی ہے اور

پانی کی حاجت نہین پڑتی ہے لیکن مزاج آدمی کا کہ سب حیوانونمین قریب باعتدال واقع ہوا حرارت اوسکی
ایسی نہین ہے اسواسطے محتاج پانی کی ہی تیسرا وہ ہی کہ غذا کو معدے مین جلنے اور احتراق سے مانع ہوتا ہی اسواسطے
کہ ظاہر ہی کہ بوقت تناول غذا کے حرارت غریزی متوجہ باطن کی ہوتی ہے پس اس حالت مین اگر رطوبت
نہو غذا جل جاوے اور آفت تغذیہ مین پڑے چوتھا وہ کہ غذا مجاری تنگ مین روانہ کرے اسواسطے
معنے متبدرق کے یہی ہین اور جاننا چاہیے کہ پانی جب اعضا مین نافذ ہوتا ہے ہمراہ غذا کے
اور تغذیہ سے بچ رہتا ہے بعضا اوس سے تحلیل ہوجاتا ہے پسینے اور بخار مین اور تھوڑا پھیر
آتا ہے طرف جگر کے اور بول سے دفع ہوتا ہے تو خروج فضلون کا بول اور عرق وغیرہ سے آسان ہو
چھٹا وہ کہ اپنی برودت ذاتی سے تیزی حرارت اور یبوست کو تسکین دے ساتوان اعضا کو
تر رکھے اور جو عمدہ کام پانی سے متبدرق تھا مولف اسی قدر پر قصر کرکے کہتا ہے بل یبدرق
الطعام بلکہ پانی روان کرتا ہے غذا کو وافضل المیاہ میاہ العیون اور بہترین پانیونمین پانی چشمے کے
ہین یعنے وہ پانی کہ زمین سے نکلتا ہے اور روان ہوتا ہے لیکن کامل ہونا فضیلت پانی چشمے کی
اوس تقدیر پر ہے کہ ان چیزون سے موصوف ہو ایک وہ کہ منبع اوسکا خالص ہو یعنے وہ زمین کہ پانی
وہانسے نکلتا ہی زمین نیک اور اچھی ہو نطرونیت اور کبریت وغیرہ وہان نہو دوسری وہ کہ مسیل اوسکا خاک ہو یا پتھر
اور جس پانیکا مسیل پتھر ہو وہ عفونت سے دور زیادہ ہوتا ہی اسواسطے کہ مٹی جو پانی سے ملتی ہی مستعد ہوتی ہی واسطے تعفن کے
اور ساتھ اوسکی پانی جاری اوپر مٹی خالص کی بہتر ہے اوس پانی سے کہ پتھر پر جاری ہی اسواسطے کہ طین حر یعنے
مٹی خالص جب پانی جاری سے ملتی ہے تہ نشین ہوجاتی ہی اور پانی کو صاف کرتی ہے آمیزشون سے
اور باوجود اس صفت کے بسبب حریت کے عفونت کو قبول نہین کرتی تیسری وہ کہ جاری ہو جنوب
سے طرف شمال کے یا مغرب سے طرف مشرق کے اور علت اسکی یہ ہے کہ ہوائین شمالی اور مشرقی
افضل ہین جو اونکو پانی کے ساتھ مقابلہ پڑتا ہے بسبب بہنے ریاح کے اوسمین داخل ہوئی ریاح کے
جوہر پانی کا صالح ہوتا ہی چوتھی وہ کہ پانی بلندی سے نیچے کو گرتا ہو اسواسطے کہ یہ بات سبب سرعت حرکت
کی ہوتی ہے اور سرعت حرکت کی لطافت جوہر پانی کو زیادہ کرتی ہے پانچوین وہ کہ بعید المنبع ہو یعنی پانی چشمے کا
وہان بہتر ہی کہ مخرج سے دور ہو اسواسطے کہ کثرت حرکت کی باعث لطافت کی ہوتی ہی لیکن یہ اوس صورت مین
ہے کہ راہ مین اور پانیون سے نہ ملے اور راہ پر زمین ردی کے عبور نکرے ورنہ قریب منبع کا بہتر ہے

افضلیت میاہ العیون

چھٹے وہ کہ خفیف الوزن ہو اسواسطے کہ ہلکاپن دلیل کمی ارضیت کا ہے اور وہ لطافت کو مستلزم ہی اور طریق وزن کرنے پانی کا یہ ہے کہ ایک پیمانہ پانی سے پرکرین اور اوس پانی کو وزن کرین پس دوسرا پانی اوسی پیمانے مین بھرکر وزن کرین جو پانی کہ وزن مین کم ہو سبک ہے اور دوسرا طریق یہ کہ دو ٹکڑے روئی کے کہ وزن مین برابر ہون لیکر دو پانی مین بھگوئین جدا جدا بعد اوسکے سوکھاوین یہان تک کہ کچھ تری نرہے اوسوقت وزن کرین جو ٹکڑا ہلکا ہو پانی اوسکا سبک ہے ساتوین وہ کہ پینے والا خیال کرے کہ پانی شیرین ہے اور شیرینی پانی کی نشان لطافت کی اس سبب سے ہے کہ جو رقیق اور لطیف ہوتا ہے رطوبت منہ کو رقیق اور لطیف کرکے جرم زبان مین رطوبت کو نافذ کرتا ہے اور اس سبب سے کہ رطوبت مذکور مائل بعذوبت ہے قوت ذائقہ اوس سے منفعل ہوکر حلاوت کو دریافت کرتی ہے اور اس سبب سے خیال مین آتا ہے کہ وہ پانی شیرین ہے وگرنہ پوشیدہ نہین ہی کہ پانی صرف کچھ مزہ نہین رکھتا ہے اسواسطے کہ بسیط ہے یا قریب بسیط کے اور جو بسیط ہے مزہ اور وہ چیز کہ جسم مرکب کی خاصون سے ہے نہین رکھتا ہے اور یعنی قریب بسیط کہ ہی کہ اوسمین اجزا ارضی بہت نہین ملے ہین بلکہ وہ اقل قلیل مین لا شئے ہو گئے لائق شمار کے نہین ہین اور شیرینی کہ پانی مذکور سے محسوس ہوتی ہے پہلا درجہ شیرینی کا ہے آٹھوین وہ کہ جو ساتھ شراب کے ملاوین تھوڑا پانی تیزی بہت شراب کو توڑ دے اور یہ دلیل لطافت کی ہوتی ہے اسواسطے کہ جبتک خوب امتزاج نہین ہوتا ہے بیچ شراب کے تغیر ظاہر نہین ہوتا اور شدت امتزاج کی لطافت کو لازم ہے نوین وہ کہ کثیر المقدار ہو اسواسطے کہ وہ بسبب کثرت مقدار مفسد کی ملنے سے جلد متاثر نہین ہوتا دسوین وہ کہ شدید الجریان یعنے تیز بہتا ہو اور ظاہر ہے کہ حرکت قوی لطافت پانی کو زیادہ کرتی ہے گیارہوین وہ کہ سریع التبرد اور سریع التسخن یعنے جلد سرد اور جلد گرم ہو جاتا ہو جاڑے مین جلد سرد ہو اور گرمی مین جلد گرم بارہوین وہ کہ بعد پینے کے معدے سے جلد گذرے اور شراسیف مین تمدد پیدا نہ کرے تیرہوین وہ کہ جو چیز اوسمین لگاوین وہ چیز جلد گھل جاوے اور یہ معانی سوائے لطیف کے اور کسی مین نہین ہوتی اور مؤلف اوصاف مذکورہ سے کئی فضیلتون کامل پر اقتصار کرکے کہتا ہے کہ افضل میاہ العیون ما کانت تربتہ طینیۃ عذبۃ اور شیرین پانیون چشمے مین وہ پانی ہے کہ زمین اوسکی کی مٹی شیرین ہو وکان تجریہا نحو المشرق

اور ہو جریان اوسکا طرف پورب کے ومنبعہا بعید اور ہو مخرج اوسکا دور وسیلہا من اعلے الی اسفل اور ہو روانی یعنے بہا و اوسکا بلندی سے نیچے کو وکانت مکشوفۃ للشمس اور ہووے ستر یعنے کھلا ہوا طرف واقع ہونے آفتاب کے اور جانین کہ یہ اکثر کتب کے واقع ہوا ہے کہ پانی نہر کا بہتر چشمے کے پانی سے ہے اور اس کتاب مین اور قانون مین مطلق پانی چشمے کی تعریف کی ہے پس وہم نہو کہ اس امر مین اطبا نے اختلاف کیا ہے بلکہ مآل دونون کا ایک ہی اسواسطے کہ چشمہ عام ہے اور نہر خاص چشمہ کھلا ہو یا چھپا اوسکو عین کہتے ہین لیکن نہر نزدیک اطبا کے خاص اوس چشمے کو کہتے ہین کہ مستور نہو اور شک نہین ہے کہ عین مکشوف افضل ہے مستور سے اور معنی لفظ عین کے اور طریق اوسکے پیدا ہونے کا اس مبحث کے آخر مین کہا جاوے گا وافضل میاہ المطر ما اجتمع فی الحفرۃ الصخریۃ اور بہترین پانیون مینہ کا وہ پانی ہے کہ جمع ہو بیچ سوراخ پتھر کے اسواسطے کہ موضع سخت لائق اوسکے نہین ہوتا کہ اجزاے ارضی اوس سے جدا ہوکر پانی مین ملین اور اس تقدیر پر کہ جو چینی کے باسنون مین جمع کرین یا سونے اور چاندی کے زیادہ بہتر ہوگا وضربہ الشمال والصبا ووقعت علیہ الشمس اور پہنچا ہو اوسکو ہواے شمال اور ہواے پورب سے اور پڑا ہو اوسپر آفتاب اسواسطے کہ یہ امر زیادہ کرنے والے لطافت کے ہوتے ہین اور شک نہین کہ بہترین پانیون مین پانی مینہ کا ہے بعد اوسکے پانی نہر کا کہ موصوف بصفات مذکورہ ہو اور دلیل اور فضیلت پانی مینہ کی عذوبت اوسکی ہے اور آسانی سے اوترنا اور جلد پکنا اور ہوا لگنے کہ لطافت کو لازم ہین اور معلوم ہو کہ پیدایش مطر کی بخار متصاعد سے ہے کہ متقاطر ہو یا استحالہ ہوا سے ساتھ پانی کے اور ہوا اور بخار دونون لطیف ہین پس جو ان سے پیدا ہو گا لطیف ہوگا اور شرط دوسری بیچ فضیلت پانی مینہ کے یہ ہے کہ صیفی ہو اور سحاب راعد سے ہو لیکن صیفی اس سبب سے بہتر ہو کہ حرارت گرما کی مزید لطافت مطر کی ہوتی ہے وقت صعود مادے کے کہ بخار ہے اور وقت اوسکے اوترنے کے اور شیخ رئیس اور اکثر سلف اور خلف اسی امر پر ہین لیکن ابو سہیل مسیحی کہتا ہے کہ شتوی بہتر ہے اسواسطے کہ ہوا جاڑے کی فصل مین غبار اور دخان سے خالی ہوتی ہے پس جو پانی کہ اسوقت مین نازل ہوتا ہے لا محالہ پاک ہوگا شوائب غریبہ سے اور بھی حرارت منضجہ موجود ہے جو کہ زمانے جاڑے مین ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے جو لطیف ہے وہی نضج ہوگا اور بیچ شرح کلیات کے لکھا ہے کہ وینبغی ان یکون قولہ

فی ہذا الجو لان الصیفی لا یخلو امن غبار و دخان لیکن جو سحاب رعد سے ہو بالاتفاق بہتر ہی اوس سے
کہ بدون رعد کے ہو بشرطیکہ ریاح عاصفہ کے ساتھہ نہو اور وجہ فضیلت ایسے پانی کی یہ ہے کہ رعد
یعنے آواز ابر کی حادث نہین ہوتی ہے مگر تحرک دخان سی کہ سحاب مین رو کا ہے اسواسطے کہ جسوقت
برودت اور کثافت اوپر بدن کے عارض ہوتی ہے بخار کہ اوس مین قصد اپنی خلاصی کا کرتا ہے زور اور
سختی سے نسبت تنگی محل کے اور تفریق سخت سے سحاب آواز مہیب نکالتی ہے اوپر رائے حکما کے
لیکن شرع شریف مین آیا ہے کہ رعد نام ایک فرشتہ کا ہے کہ اوپر اجزاے سحاب کی موکل اور
مامور ہے اور آواز اوس فرشتے سے ظاہر ہوتی ہے واسطے زجر کرنے ابر کے بالجملہ پانی مینہہ کا ساتھہ
رعد کے خالی دخانیت سے ہوتا ہے اگر ریاح تو ی شدید سے بارانہ گیا ہو اسواسطے کہ اکثر ریاح
مذکور سبب اختلاط الجروں کا ساتھہ پانی کے ہوتی ہین اور معلوم رہے کہ پانی مینہہ کا باوجود اوسکے موصوف
ہونے کے ساتھہ صفات محمودہ کے کمتر پانی نہر موصوف سے اس سبب سے ہی کہ عفونت
اوس مین جلد اثر کرتی ہے اور بعض اوسکا سبب بعض اخلاط کا اور ضرر سینہ اور آواز کا ہوتا ہے
پس پانی مینہہ کا از روے ذات کے نہر کے پانی سے بہتر ہے لیکن بہ سبب نقصان عارضی کی
کہ سرعت قبول عفونت کی ہے اکثر اطبا نہر کے پانی کو اسپر فضیلت دیتے ہین اور ظاہر ہے
کہ جو چیز کہ ضرر اوس سے کمتر معلوم ہو اپنے غیر سے بہتر ہوتی ہے جس طور کہ پر سو لیکن بیچ وجہ سرعت
تعفن پانی مینہہ کے اطبا کے کئی قول ہین شیخ رئیس اور ثقات اس امر پر ہین کہ وہ شدید الرقت ہی
او مفرط اللطافت منفعل ارضی اور ہوائی سے جلد متغیر ہوتا ہے اسواسطے کہ لطیف رطب کی شان
سے سرعت انفعال ہے اور بعض اطبا کہتے ہین کہ پیدایش پانی مینہہ کی بخار سے ہے
کہ صعود کرتا ہے رطوبات مختلف سے اور بسبب اختلاف رطوبات کے طبیعت اوسکے ہضم سے
قصور کرتی ہے اور ہر مادے مین تصرف نہین کر سکتی اور یہ امر عفونت کو پہونچا دیتا ہی پس
مثال پانی مینہہ کا جمع ہونا پانی نہر اور پانی کوئین کا ہے کہ جمع ہونا انکا معدے مین ممنوع ہے
بسبب عاجز ہونے طبیعت کے تصرف کرنے سے لیکن یہ قول ضعیف ہی اسواسطے کہ اس سے
لازم آتا ہے کہ پانی مینہہ کا اپنی ذات مین ردی ہو اور ایسا نہین ہی اسواسطے کہ اگر بالذات ردی ہوتا اچھی صفات
سے موصوف نہوتا جیسا کہ بقراط کا قول ہے کہ ان ما المطر اجود المیاہ و اخفہا و زنا اور اسیطرح دیکھا گیا ہی کہ

ہوا ریاح عاصفہ

اور مینہہ کا پانی

باعث بعض امور

بعض تعفن پانی مینہہ

ہر نوع

اگر کوئی شخص بعید العفونت مینہہ کے پانی کو پیتے اور معفنات خارجی سے کنارہ کرے ہرگز ضرر اوسمین
نہین ہوتا ہے اور یہ امر دلیل پاک ہونے اوسکی ذات کا ہے فائدہ جو شخص کہ مستعد عفونت کا
ہو اور ساتھہ شرب پانی مینہہ کے مضطر ہو چاہیے کہ ترشیان کہاوے تو عفونت پیدا نہو واسطے کہ ترشی
عفونت کو مانع ہوتی ہے خصوصاً جو بارد یابس ہو ساتھہ ترشی کی اور پانی مینہہ کا کہ بدون رعد کے
ہوتا ہے اور ساتھہ ریاح عاصفہ کے خالی ردی ہونے سے نہین ہے اصلاح اوسکی طبخ کرنا اوسکا
ہے وما عدا ہذین من المیاہ تہوڑی اور سوا ان دو پانی کے یعنی نہر اور مینہہ کے جو پانی ہین وہی ہین
مانند ماء قنی اور ماء بیر اور ماء نز اور ماء راکد اور معدنیات اور ثلجیات کے اور احکام ہر ایک کے
بیچ علیحدہ فائدے کے کہی جاتے ہین فائدہ بیچ معنی عین کے اور احکام قنی اور بیر اور نز کی جاننا چاہیے
کہ بحکم اللہ تعالے کے پانی بیچ زمین کی پیدا ہوتا ہے اس طریق سے کہ تاثیر حرارت سے اور خاصیت
کواکب سے وہ بخار ماء اور ارض کا کہ ضرورت خلا سے ارض مین تداخل کیا ہے نکلتا ہے اور
بسبب ناریت کے کہ بخار کو لازم ہے بقصد نکلنے کی حرکت کرتا ہے پس جس جانب مین تخلخل اوسمین
ہوتا ہے خواہش کرتا ہے اور بسبب بسط اور اطالت اوسکے بیچ زمین کی برودت مکانی اوسپر غلبہ
کرتی ہے اور ناریت اوس سے دور ہو جاتی ہے اور بالضرور بخار مذکور پانی ہو جاتا ہے اسواسطے
کہ ظاہر ہے کہ جو ناریت بخار سے دور ہو جاوے وہ بخار پانی ہو جاتا ہے پس مدد پہونچنے
بخار کی اگر زیادہ ہے اور پے در پے پہونچتی ہے پانی جمع ہوتا ہے اور جو موضع زمین کا کہ قابل پہٹنے
کے ہے پہاڑ کر دکہلائی دیتا ہے اور یہان پہونچکر اگر نسبت کثرت کے مدد بہت پہونچے پانی
جاری ہوتا ہے باعتبار مدد کے ہمیشہ اور منقطع ہوکر ضعیف ہو یا شدید اور اسکو عین جاری کہتے ہین
اور اگرچہ جریان کو نہ پہونچا بلکہ پست جگہہ مین نکلکر وہان ٹھہر رہا نہایت یہ کہ جب پانی وہان سے
اوٹھا لیوین پانی بدلے اوسکے پہونچتا ہے اوسکو عین واقف کہتے ہین اور فرق عین واقف اور
نز مین آتا ہے اور پوشیدہ نز ہے کہ عین جاری بہتر ہے عین واقف سے بشرط پائی جانے
صفات مذکورہ کے اسواسطے کہ اگر ہواء عین کا زمین شور ہے یا اور روائت ہے اس صورت مین
ظاہر ہے کہ عین واقف کہ نقی المحل ہے افضل ہوگا اور اسی طرح اس حالت مین قریب
منبع کا فاضل زیادہ ہوگا بعید المنبع سے ورنہ بیچ عین موصوف کہا گیا ہے کہ جسقدر منبع کے

ماء القنی

ہو زیادہ ہو فاصل زیادہ ہے لیکن قنی بکسر قاف اور سکون نون تحتانی کی حقیقت مین گڑہا ہی
کہ کہودین اور پانی اوس سے نکلے پس بسبب صنعت کے اوس پانی کو وہان سے جاری کرین یہ
ماء القنی ہے اور ترجمہ اسکا فارسی مین کاریز ہے اور جو عین جاری سی ایک شاخ صنعت سی
کوئی جگہہ لیجاوین اس شاخ نکالی ہوئی کوبھی قنی کہتے ہین مجازاً اور نہ یہی عین ہے اور اسی طرح جو پانی
بستہ سے بسبب صنعت کے جاری کرین اگرچہ اوسکو بھی قنی کہتے ہین مجازاً لیکن حکم اپنی اصل کا
رکہتا ہے نہ حکم قنی حقیقی کا اور بیر کہ فارسی مین چاہ یعنے کنوان کہتے ہین گڑہا بنایا گیا ہے کہ زمین کو

ماء البیر

کہودتے ہین اور پانی وہان جمع ہوتا ہے پس اگر صنعت سے جاری کرین قنی نام ہوگا اور نسبت
قنی کی ساتھہ بیر کے مانند نسبت عین جاری کی ہے ساتھہ عین واقف کے اور احکام پانی کنوئین
کے مختلف ہین باعتبار مکان اور خرچ ہونے کے اور بہترین اوسمین وہ ہے کہ شیرین زیادہ او
بلکا زیادہ اور ہاضم زیادہ ہو اور کشادہ ہو اور مسقف نہو اور خرچ بہت ہو اور اسیطرح بعضے کوئین
دیکھے گئے کہ پانی اوسکا بیچ لطافت اور سبکی کے ساتھہ پانی گنگ کے کہ وہ نہر مشہور ہند
مین ہے اور ساتھہ لطافت کے ہر وقت پہلو مارتے ہین بالجملہ جو پانی کہ صفات محمودہ اوس مین
زیادہ ہون بہتر ہے اپنے کم سے اور عادت کو بھی دخل تام ہے بہت آدمی ہین کہ کنوئین کی
پانی پینے کی عادت رکھتے ہین اور ہرگز ضرر نہین پاتے اور یہ بات مبحث سی خارج ہے لیکن نز

ماء النز

بکسر یا فتح نون اور تشدید زاے معجمہ کے گڑہا ہے بنایا گیا کا نام ہے کہ بیچ زمین رطوبت ناک
کے ہوتا ہے اور پانی نواحی زمین نز کا ٹپک کر وہان جمع ہوتا ہے اور خرچ مین نہین آتا یہ پانی
کنوئین کے پانی سے ردی زیادہ ہوتا ہی فرق اسمین اور عین واقف مین یہ ہے کہ عین مین پانی زمین
کے نیچے سے نکلتا ہے بخلاف نز کے کہ زمین ہمسایہ سے پانی اوسکا ٹپکتا ہی بیچ گڑہے کے
پس جدا جدا ہو گئے دونون اور وجہ انکے ردی ہونے کی یہ ہے کہ پانی رکا رہتا ہے اور
زمین سی مدت دراز تک ملا رہتا ہے **فائدہ** بیچ احکام میاہ راکدہ کی یعنی پانی بستہ اوپر سطح زمین گہری

ماء البطائح

غیر مصنوع کی اور یہ پانی سب مین ردی ہی اسواسطے کہ شدید الاختلاط ہی اجزاے رطبہ ارضی سی بسبب
بہت ہونے توقف کی اور نہ جنبش کرنیکے خاصکر کہ نزکل وہان جمع ہون اور پانی بستہ قصبی کو ماء آجامی کہتے ہین

ماء الآجام

اور آجام جمع اجمہ کی ہی اور ردی زیادہ بستہ پانیون مین پانی تالاب کا ہی کہ سڑ گیا ہو اور اوسکو اطبا ماء البطائح

کہتے ہین اور مامر اگر اجامی ہو یا الطابخی یا سوا انکے معدے سے موافقت نہین رکھتا ہی اور بہت
آفات پیدا کرتا ہے احتراز اوس سے واجب ہی **فائدہ** بیچ میاہ معدنی اور علقی کی ردی ہونا ان
پانیون کا بسبب اختلاط اجزاے غریبہ کے ہے بیچ پانی کی اور بسبب تکثیف پانی کی مزاج طبع
سے بالجملہ پانی کہ اوسمین علق زیادہ ہو حکم اوسکا موافق حکم پانی اجامی کے ہے لیکن معدنیات
سوائے ذہبی اور فضی اور حدیدی کے بسبب فساد جوہر معادن کے مختلف الرداءت ہین
پانی نکلا ہوا اوس سے بھی وہی حکم رکھتا ہے لیکن ذہبی اور فضی اور حدیدی مفید اور مقوی
ہین اسواسطے کہ ذہبی اور فضی مفرح دل کے ہین اور مقوی ارواح اور حدیدی مقوی احشا ہے
اور مصلب اعضا اور مزیل طحال اور نافع ذرب اور محرک جماع ہے اور جانین کہ جوان چیزون کو
پاک پانی مین سرد کرین گرم کر کے بہت مرتبے تو پانی اوس سے قوت حاصل کرے حکم اوس
پانی کا ویسا ہوتا ہے نفع مین لیکن تعریف پانی ذہبی وغیرہ سے گمان نہو کہ وہ بہتر بارعین اور
مطر سے ہے اسواسطے کہ ظہور بعض فوائد کا فضیلت کلی واجب نہین کرتا ہے جو غرض
کہ نہر کے پانی سے مقصود ہے ازروے تبرید اور ترطیب کے اور ازروے موافقت
کی بیچ مزاج معتدلون کی اوسکے غیر مین نہین پائی جاتی نہایت وہ کہ پانی مذکورہ نسبت اور پانی
کے کہ معدنی مین بہت قلیل الرداءت ہین اور منافع سے نزدیک جیسا کہ گذرا ہے پس بمنزلہ
دوا کے ہے اور ہمیشہ پینا اوسکا جائز نہین ہی اسواسطے کہ سب پانی معادن کی عسر القبول پیدا کرتی ہین
اور احکام معدنیات وغیرہ کے جدا فائدے مین کہی جاینگے **فائدہ** بیچ احکام میاہ ثلجیہ اور جمدیہ
وغیرہ کی ثلج برف کو کہتے ہین اور وہ ہوا ہی کہ بستہ ہو کر زمین پر گرتی ہی اور جمد یخ کو کہتے ہین یعنے
وہ پانی کہ بستہ ہو جانا چاہیے کہ جسوقت ایک ان پانیون سے صاف اور روشن ہو اور ساتھ
کوئی چیز ردی کی ملا نہو لامحالہ اصلاح سے نزدیک ہوگا مگر یہ کہ کثیف زیادہ اور اچھے پانیون سے ہوگا
بسبب اوسکی تاثیر کے برد قوی سے اسی سبب سے ہے کہ صاحب درد عصب کو ضرر بہت دیتا ہی لیکن اگر اوسکو جوش
کرین پھر چھاہو جاتا ہی اسواسطے کہ طبخ کثافت کو اوس سے دور کرتا ہی لیکن اگر جمد ردی پانیون کا ہی ظاہر ہی کہ وہ بھی ردی
بل ردی زائد ہوگا اور اسی طرح ثلجی کہ ہوا ہی متغیر اور تبخر سے پیدا ہو یا اوپر موضع ردی کی گرے ردی ہونا اوسکا
ظاہر ہے اور ایسے جمد اور ثلج کو قطعاً پانی مین نہ ملاوین لیکن اگر باسن بھرا ہو پانی کا اسمین رکھکر سرد کرین قباحت

ف
[illegible] معدنی
اور علقی

ف
بیان ذہبی
اور فضی
اور حدیدی

ف
بیان ثلجی
اور جمدی

نہین ہے **فائدہ** بیچ احکام میاہ مختلفہ کے بسبب اختلاف کیفیت یعنی حرارت اور برودت
کے ہون جاننا چاہیے کہ پانی سرد معتدل المقدار سب پانیون کو موافق زیادہ ہے صحیح آدمیون کو واسطے
کہ معدے کو قوت دیتا ہے اور اشتہا کو اوٹھاتا ہے بسبب تکثیف اور جمع کرنے اجزاے معدے کی
اور منع کرتا ہے صعود بخار کو طرف دماغ کے اور ظاہر ہے کہ مقدار معتدل اوس سے بے نیاز کرتا ہے کثرت
پینے سے اور تعدیل کرنا سرد پانی کا اعضا اور اخلاط کو مانند تعدیل کرنے ہواے سرد کے ہے
روح کو اور وہ پانی سرد بیچ منع کرنے جوش اخلاط کی اور عفونت کے قوی زیادہ ہے لہذا اطبا نے
کہا ہے کہ بیچ حمی غلیانی کے اگر افراط عطش مین ہو فقط سرد پانی سے ہم علاج کر سکینگے لیکن پانی بہت سرد
عصب کو نقصان کرتا ہے اور اعضاے متقدم کو بھی اور یہ سب اوصاف کہ بیچ حق سرد پانی کے
لکھے گئے خاص اوس پانی سے ہین کہ بالذات سرد ہوا ہو جیسا پانی پہاڑی اور ابتدا اوسکے نہ یہ کہ
اوسکو عمل اور صنعت سے سرد کیا ہو برف مین یا شورہ مین کہ یہ پانی یہ خواص نہین رکھتا ہے
اور غسل کرنا سرد پانی سے بیچ فصل گرم کی اور وقت گرم کی صحیح المزاج کی قوت کو مدد دیتا ہے اور حرارت غریزی
کو حافظ اور جلد کو مقوی ہوتا ہے لہذا اکثر امراض جلدی کو فائدہ کرتا ہے بشرط تنقیہ اور تعلیل مواد کے
اور منع کرتا ہے تداخل ہواے متعفن کو اسی سبب سے بیچ وبا کے غسل کرنا سرد پانی سے
فائدہ کرتا ہے اور اسکی تعریف کی ہے اطبا نے لیکن گرمی کہ بہت نہانے سرد پانی مین ظاہر ہوتی ہے
بسبب اثر عارضی کی ہے تسدید مسام سے ہوتی ہے اسکا اعتبار نہین ہے لیکن پانی گرم کہ آگ
مین گرم کیا ہو یا دھوپ مین حکم اوسکا باعتبار شدت گرمی کے اور سستی کی اور باعتبار اوسکی پینے کے
ناشتا یا اوپر طعام کے مختلف ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ پینا گرم پانی اوپر
طعام کی ہضم کو فاسد کرتا ہے اور متلی پیدا کرتا ہے اور قے خصوصاً کہ نیم گرم
ہو اسواسطے کہ نیم گرم بیچ فاسد کرنے کے قوی زیادہ ہے بخلاف بہت گرم کے کہ کبھی طعام کو
منحدر کرتا ہے اور وجہ افساد کی رخاوت ہے کہ معدے مین پیدا کرتا ہے حرارت عرضی سے
اور رطوبت ذاتی سے اور کبھی طعام کو فوراً طافی کرتا ہے اور اوپر فم معدے کے لاتا ہے اور شاید کہ
پینا اوسکا استسقا پیدا کرے بسبب ارخاے کبد کے اور دق پیدا کرنے بسبب پہونچانے
حرارت کے دلکو اور بدن کو گھلا دے بسبب افساد ہضم جید کے اور نہ حاصل ہونا تسکین کا

فوراً اوسکے پینے سے بیچ عطش صادق کے بدیہی ہے لیکن عطش کاذب تسکین تام دیتا ہے
بسبب دور کرنے سبب کے اور عطش صادق وہ ہے کہ معدے کی حرارت سے ہو اور
عطش کاذب وہ ہے کہ بلغم غلیظ یا لزج یا شور سے ظاہر ہوا اور اسکا خاصہ ہے کہ سرد پانی
سے زیادہ ہوتی ہے اور گھونٹ گھونٹ پینے بہت گرم پانی سے اور صبر کرنے سے
اوپر پینے پانی کے تسکین قبول کرتی ہے لیکن پینا گرم پانی کا نہار اکثر ہے کہ معدے کو دہنا ہی
بسبب پگھلانے اوس چیز کے کہ معدے مین ہوتی ہے یعنے بلغم اور بسبب دہونے اوس
چیز کے کہ اوس مین ہے جیسے رطوبات اور نرم کرتا ہے پیٹ کو بسبب نرم کرنے ثقل کے
اور سست کرنے جرم امعا کے لیکن کثرت پانی گرم کی مطلقاً ردی ہے اور سست کرنے والی قوا ے
معدے کی ہے لہذا اطبا نے اوس شخص کو کہ عادت اسکی رکھتا ہو واسطے مداومت تہوڑی
مصطگی کے حکم کیا ہے اور پانی نہایت گرم بہت ہے کہ قولنج ریحی اور ثقلی کو کھولتا ہے اور
ریح الطحال کو فائدہ دیتا ہے اور جاننا چاہیے کہ گرم پانی مسکن درد کا ہے اور مدر بول اور حیض
شربا اور نطولا اور ان کئی آدمیون کو فائدہ کرتا ہے ایک اصحاب صرع کو بسبب انفتاح اور
تحلیل مادے کی دوسرا اصحاب مالیخولیا کو بسبب ترطیب اور تسخین اور تلطیف اور ترقیق مادے
غلیظ کے تیسرا اصحاب صداع بارد اور اصحاب ربو کو بسبب تسکین درد اور انفتاح مادے کی
لیکن نفع اوسکا آخر یہ مین ظاہر ہے بسبب تحلیل بقایا ے مادہ مستکنہ کی جو تھا اون لوگون کو
کہ بثور حلق اور عمور مین رکھتے ہون یا ورم پیچھے کان کے ہو بسبب انضاج اور تلیین
مادے کے اس سبب سے کہ یہ مواضع بواسطہ عصب کے سرد پانی سے ضرر پاتی ہین
پانچوان اون لوگون کو کہ حجاب مین قروح اور سینہ مین تفرق اتصال رکھتے ہون اور استعمال
اوس پانی کا کہ دہوپ سے گرم ہوا ہو بالخاصیت مرض پیدا کرتا ہے خصوصاً کہ بیچ باسن
تانبے کے گرم ہو بیچ بلاد گرم اور وقت گرم کے فائدہ بیچ بیان احکام بعض میاہ ردی کے
جانیے کہ پانی شور دبلا کرنے والا اور قشف کرنیوالا ہی پہلے اسہال لاتا ہی بعد اسکے قبض بہ سبب تخفیف
رطوبات کی لہذا جرب اور حکہ پیدا کرتا ہی اور احکام مذکور متعلق اوسکے پینے سے ہین اور تریاق اور مصلح
اوسکا تناول کرنا چکنا اور شیرین کا ہی لیکن غسل اعضا کا اوس سے مزیل جرب اور حکہ اور قوبا کا ہی اور خون

که نیچے جلد کے بستہ ہوتا ہے محلل ہے اور قاتل قمل اور قمقام ہی اور رعشہ اور فالج اور استرخا وغیرہ امراض
عصبی کو خوب نفع کرتا ہے اور خاصہ ماء البحر کا ہے کہ جو سانپ گزیدہ کو یا الم رسیدہ ڈنک بچھو کو تو ہلا دے
تکلیف زہر سے سالم رہے اور بیچ استیصال زیادتیان بواسیر کے استنجا کرنا اوس سے عجیب الاثر ہے
خصوصاً لڑکون کو اور صاحب استسقا کو اوپر کنارے دریا کی رہنا اور اوپر کشتی کی بیٹھکر سیر کرنا
بالخاصیت نفع کرتا ہے اور بحر بیچ اصطلاح اطبا کے دریاے شور کو کہتے ہین اور آب شور عام ہے
که بحری ہو یا زمین شور سے نکلی یا نمک کو شیرین پانی مین ڈالا ہوا اور آب شور غیر بحری قریب آب بحری کی ہے
مگر بیچ بعض خواص کے کہ کہا گیا لیکن آب کدر اور غلیظ پیدا کرنیوالا پتھر اور سددون کا ہی لہذا جو شخص
اوسکے پینے مین مبتلا ہوا وسکو پیچھے اوسکے تناول کرنا مدرات کا لازم ہی تو مدرات بہ سبب نکالنی اجزای
سددہ کے ضرر سے نہ کرین لیکن جو شخص کہ مبطون ہو یعنی اسہال رکھتا ہو بہ سبب ضعف معدے کی
اکثر ان پانیون غلیظ سے نفع پاتا ہی بہ سبب دیری اوترنے پانیون مذکور کے اور آب نوسادری مطلق
طبیعت کا ہے پیتین اوسکو یا اوسمین بیٹھین یا اوس سے حقنہ کرین اور آب شبی سیلان فضول بطن کو اور
نفث الدم اور سیلان اور بواسیر کو نفع کرتا ہے لیکن غسل کرنا اوس سے اکثر تپ یومی استحصافی پیدا کرتا ہی
اور پینا اوسکا تپ عفنی کو بہ سبب پیدا کرنے سددون کی کہ سبب عفونت کی ہین بیچ اون ابدان کی ہے
که وہ مستعد حدوث تپ عفنی کی ہین اور صاحب حدوث تپ عفنی کے وہ ہین کہ مسام اونکی تنگ
ہون اور ارواح اونکی گرم اور حدوث سددون کی استعداد اونمین بہت ہو اور آب کبریتی یعنے وہ
کہ گندہک کی زمین سے نکلے مسخن اور مجفف اور مسہل ہے اور بیٹھنا اوس مین واسطے
داد اور بہق اور جرب اور تقشر جلد اور درد مفاصل اور ریاح باردہ اور سختی تلی اور جگر اور رحم کی اور درد زانو
اور سعفہ اور تعقد عصب کے اور زخم کاٹنے سباع کے نافع ہے اور پینا اوسکا مضعف معدہ اور
باصرہ اور مسخن جگر ہے اور آب زفتی یعنے وہ پانی کہ زفت اور قیر کی کان سے نکلے پینا اوسکا مفتح
سددون کا اور مسمن بدن کا ہے اور سرخ کرنے والا رخسارون کا اور مدمل قروح ہے لیکن قرحہ
امعا پیدا کرتا ہے اور امراض حارہ کو محدث ہی مصلح اوسکا اغذیہ رطبہ اور صمغ عربی اور گل ارمنی ہے
آب تلخ یعنے پانی کڑوا مفتح سددون کا اور ملطف اخلاط غلیظ اور مفسد خون کا ہے مصلح اوسکا شکر اور
عسل اور جوش کرنا ہے آب نحاسی یعنے وہ پانی کہ تانبے کی کان سے نکلے یا تانبے گرم کو اوسمین

کہ سرد کیا ہو واسطے تپ و رقم کے اور ورم لہات کے اور درد کان کی اور تقویت اعضای ضعیفہ کے
نافع ہی اگر اوسکو استعمال کرین بدون پینے کے اور اسی طرح استسقا اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہے
لیکن پینا اوسکا خطرہ رکھتا ہے مصلح اوسکے بھی شکر اور شہد ہین آب رصاص الاسود یعنے
وہ پانی کہ سیسا گرم اوس مین بجھاوین قولنج کو پیدا کرتا ہے اور حبس بول کو بھی اور وہ پانی کہ قلعی
گرم کرکے اوسمین سرد کرین قریب اسکے ہے اور اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سب پانی معادن کے
عسر البول پیدا کرتے ہین خاصہ کہ ایک مدت تک پیین اگرچہ ذہبی اور فضی اور حدیدی ہون فائدہ
بیچ بیان صاف اور پاک کرنے اچھے پانی کے اور اصلاح ردی پانیون کی اور تصفیہ کدر پانیون
کے جاننا چاہیے کہ پانی صالح کو اگر چاہین کہ لطیف زیادہ اور ہلکا زیادہ ہو بیچ مٹی کے باسن کی کھین
اور پانی کہ اوس سے ٹپکے اچھے باسن مین لیوین کہ یہ پانی نہایت الطف ہوتا ہے اور اسکا نام
ماء التقطیر ہے اور ہرچند موضع بلند سے تقاطر کرے بہتر ہے اور وہ تبرید دل گرم کو اور خفقان گرم کو
نفع بہت کرتا ہے لیکن اصلاح میاہ ردی کی کئی طرح سے کرتے ہین ایک وہ کہ تصعید و تقطیر
کرین یعنے عرق بناوین اور بہترین طریق تقطیر مین مختار القراباذ کا یہ ہے کہ پانیون کو دیگ مین ڈالین
اور اوپر دیگ کے لکڑیان رکھین اوپر سبیل تقاطع کے اور ان لکڑیون پر صوف نیا ڈھنکا ہوا رکھین
اسطور پر کہ سر دیگ کو بالکل چھپا لیوے پس نیچے دیگ کے آگ روشن کرین تو بخار صوف مین
آوے اور نیچے دیگ کے ٹپکتا ہے اور صوف کے پانی کو امتحان کرتے ہین جسوقت پانی شیرین
معلوم ہو صوف کو اوٹھا کر ایک باسن مین نچوڑین اور اسیطرح جسقدر کہ چاہین لیوین اور
جو دو تین بار عرق نکالا ہو دیگ کا پانی گراوین اور پانی ڈالین اس عمل سے پانی شور اور تلخ شیرین
ہو جاتا ہے دوسرا وہ کہ اوپر کنارے پانی کے کہ شور اور ردی ہو گڑہا کھودین کشادہ تو پانی وہان تک
اس گڑھے مین ٹپک آوے بعد اوسکے پہلو اس گڑھے کے گڑہا دوسرا کھودین اور پانی کو بطریق
ترشیح کے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین منتقل کرین یہانتک کہ شیرینی پیدا کرے اور پانی
اگر زمین نواحی دریاے شور کی ہو اچھی زمین مین کہ بورقیت سے خالی ہو گڑہا کھودین اور
دریا سے وہان اوٹھا لاوین بعد اوسکے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین پھیرین
یہان تک کہ شیرین ہو تیسرا وہ کہ پانی کو جوش کرین یہان تک کہ جو تہائی رہجاوے بہتر ہو اور

ف آب رصاصی

ف صاف کرنا اچھے پانی کا

ف اصلاح پانی ردی کا

اگر بیچ سو رطل پانی کے ایک رطل سرکہ انگوری ملاوین اور جوش کرین تو چوتھائی حصہ رہجاوے نہایت بہتر ہے اور جاننا چاہیے کہ اطبا بیچ پانی جوش کیے کے اختلاف رکھتے ہین بعضے اس امر پر ہین کہ اوسکو جو جوش کرین لطافت قبول کرتا ہے اور برودت اوسکی دور ہوجاتی ہے اور شیخ رئیس بھی اسی امر پر ہے اور یہ لوگ اوپر اثبات اپنے مدعا کے دلیل لاتے ہین دلیل پہلی وہ کہ تجربہ مین پہونچا ہے کہ نفخ پانی مطبوخ مین کمتر ہوتا ہے اور معدہ سے جلد منحدر ہوتا ہے اور یہ دو صفت خاصہ لطافت کا ہے دلیل دوسری وہ کہ وزن پانی مطبوخ کا ہلکا زیادہ بغیر مطبوخ سے ہوتا ہے اور یہ بھی نشان لطافت کا ہے اور بعضے اس امر پر ہین کہ پانی طبخ سے غلیظ زیادہ اور کثیف زیادہ ہوجاتا ہے اور دلیل لاتے ہین کہ جو اوسکو جوش کرتے ہین شک نہین ہے کہ جو لطیف ہے صعود کرجاتا ہے اسواسطے کہ لطیف شدید زیادہ ہوتا ہے واسطے قبول کرنے صعود کے اور جسوقت لطیف اجزا علیحدہ ہوے جو باقی ہے لامحالہ کثیف ہوگا بسبب غالب ہونے اجزاے ارضی کی اوسپر اور ظاہر ہے کہ ان پانیون سے کوئی خالی اختلاط اجزاے ارضی سے نہین ہے پس طبخ مطلقاً مزید کثافت ہے اور جو خفت وزن اور قلت نفخ کو کہا ہے ہم نہین مانتے ہین کہ سب پانیون مین پایا جاوے جیسا کہ تجربہ سے ظاہر ہوا اور شیخ رئیس بیچ رد اس امر کی کہتا ہے کہ صعود کرنے والا ہرچند لطیف ہے پانی سے لیکن کثیر المخالفت نہین ہے اسواسطے کہ پانی متشابہ الاجزا ہے بسبب بسیط ہونے کے یا قریب بسیط ہونے کے اور موجود نہونا پانی بسیط کا کہ کہتے ہین ثابت نہین ہے اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے باقی رہتا ہے ہرچند غلیظ زیادہ متصعد سے ہے لیکن نسبت اوسکے کہ قبل طبخ سے تھا لطافت حاصل کی ہے لامحالہ اور علت ضرورت حصول لطافت کی طبخ سے یہ ہے کہ غلظت پانی کی دو امر سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ بسبب برودت کے کثافت عارض ہوا اور زوال اسکا طبخ سے ظاہر ہے دوسرا یہ کہ اختلاط اجزاے ارضی سے غلظت ظاہر ہوی ہو یہ بھی طبخ سے دور ہوتا ہے اسواسطے کہ اجزاے ارضی بالطبع پانی سے جدا ہوتے ہین رسوب بکر بسبب ثقل ہونیکے کہ کثافت کو لازم ہے اور لیکن جو اجزا کہ نہایت چھوٹے ہین اور پانی میں طرف غلظت رکھتا ہے اجزاے ارضی پانی سے جدا نہین ہوسکتے اور طبخ سے رقت اور تخلخل پانی مین ظاہر ہوتا ہی اور اس سبب سے

اجزاے صغار ارضی قادر ہوئے ہین اوپر تمیز اور ترسب کے اور پانی لطیف ہوتا ہی پس
طبخ لطافت کو فی الجملہ زیادہ کرتا ہے اور شارح بعد ذکر کرنے دونون قول مختلف کے واسطے
موافقت دونون قول کے کہتا ہے کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین دو طرح ہے ایک وہ کہ
شدت سے نہو مانند پانی عکہ کے یعنے وہ پانی کہ بالذات پاک ہو اور واردات خارجی سے
غلظت حاصل کرے اور شک نہین ہے کہ یہ پانی طبخ سے لطیف ہو جاتا ہے دوسرا
وہ کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین شدید ہو یہان تک کہ جدا ہونا اوس سے دشوار ہو
مانند پانی معادن کے اور پانی دریاے شور کے کہ بالذات غلظت رکھتے ہین ایسے پانی
لامحالہ طبخ سے کثیف ہوتے ہین اور وجہ لطافت کی پہلے پانی ہین اور کثافت کی دوسرے
پانی ہین بسبب طبخ کے دلائل مبالغہ سے پوشیدہ نہین ہے اس لئے کہ کہا گیا ہے کہ اجزاے
ارضی جو باسانی پانی سے جدا ہو سکتے ہین جلد تر رقیق اور متحلل ہوتے ہین اور متحلل اجزاے
ارضی کا زیادہ کرنیوالا لطافت کا ہی بخلاف اسکے کہ جدا ہونا اجزاے ارضی کا پانی سے دشوار ہو کہ
اس صورت مین تحلل اجزاے ارضی مین کمتر ہوتا ہے اور ساتھ اجزاے مائی کی اکثر اور یہ امر کثافت کو
زیادہ کرتا ہی اور طریق دوسرا بیچ دفع کرنے ردائت پانی کی وہ ہے کہ مٹی پاک کو خاصکہ کہ شہر سے
لیا ہو ملاوین پانی مین اور رکھ دیوین تو صاف ہوا وجسقدر مکرر کرین بہتر ہو لیکن طریق تصفیہ پانی
کدر اور غلیظ کا یون ہے کہ گٹھلی زردآلو کی ملا دین یا کل ارمنی کو یا ستو گیہون کو ساتھ تھوڑی شب
یمانی کی یا تھوڑی زاج مسحوق کی لیکن شب اور زاج کو لیئے امکان تک نہ ملانا چاہیے کہ وہ ضرر سے
خالی نہین ہے اور اگر چنگاری اچھی لکڑی کی پانی مین سرد کرین تصفیہ کرتا ہے اور جو بیچ اصلاح
پانی ردی کی گذرا مصفی کدورت کا ہی اور کھانا پیاز کا تریاق پانیون ردی کا ہے اور کھانا ہلیلہ کا
بدستور اور اوقات منع کرنے پینے پانی کے اور منافع دمضار او سکے بیچ تدبیر ماکول اور مشروب کی
آوینگے انشاء اللہ تعالے **القسم الثالث فی النوم والیقظۃ** اور تیسری قسم اسباب
ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ بیان سونے اور جاگنے کے اما النوم فیبرد الظاهر ویسخن الباطن
لیکن سونا پس وہ سرد کرتا ہے ظاہر بدن کو اور گرم کرتا ہے باطن کو وسیلے ان قصر او رکہتا ہے
باطن کو اگر کہتا وہ زمانہ سونیکا و ہیرد و یجفف ان طال اور سرد کرتا ہی اور خشک کرتا ہے باطن کو

القسم الثالث فی النوم والیقظۃ

اگر دراز ہو زمانہ سونیکا اسواسطے کہ خواب طویل اگرچہ اوپر امتلای معدے کی ہو اکثر حکم خواب خالی کا لیتا ہے اسواسطے کہ جو حرارت ہضم کرنی غذا سے فراغت پاتی ہے روح مین لگتی ہے اور روح کو تحلیل کرتی ہے اور خشکی لاتی ہے پس دونون خواب برے ہین اور اچھا خواب معتدل ہے اور جو بیچ ضمن بیان وظائف کے اچھائی درجے سیانے کی سمجھی جاتی ہے مؤلف اوسکے ذکر مین مشغول نہوا لیکن ہم مفصل کہتے ہین

والیقظۃ بضدہ الک اور جاگنا پیدا کرتا ہے ضد اوس چیز کی کہ بیچ سونے کے بیان ہوا پوشیدہ نرہے کہ نوم دو طور ہے طبیعی اور غیر طبیعی یہان تعریف طبیعی کی مذکور ہوتی ہے اور نوم طبیعی اگر اعتدال سے ہو محمود ہے ورنہ مذموم لیکن غیر طبیعی مطلق مذموم ہے اسواسطے کہ وہ مرض ہے مثال اوسکی سبات ہے اوسیطرح بیداری طبیعی ہے اور غیر طبیعی مثال غیر طبیعی کی سہر ہے اور وہ مرض ہے اور یہان بیداری طبیعی مذکور ہوتی ہے لیکن نوم کی اسطرح تعریف کی ہے کہ ہو ترک النفس استعمال الحواس ترکا طبیعیا یعنے سونا وہ ہے کہ چھوڑ دے نفس ناطقہ استعمال کرنی حواس کو بطور ترک طبیعی کے اور طریق حصول خواب کا یہ ہے کہ رطوبت معتدلہ بیچ دماغ کے جمع ہوتی ہے بسبب حاصل ہونی رطوبات بخاری کے عروق سے ساتھ طرف دماغ کی پس رطوبات مذکورہ سست کرتی ہین اعصاب کو اور کثیف کرتی ہین مسالک اعصاب کو اور غلیظ کرتی ہے روح نفسانی کو اور اس سبب سے روح نفسانی بیچ مسالک اعصاب کی نفوذ نہین کرتی ہے اور حواس ظاہری مین سکون ظاہر ہوتا ہے اور حرکت موقوف ہوتی ہے مگر اوسقدر حرکت کہ بیچ زندگی کی ضرور ہے سلامت رہتی ہے مانند تنفس اور نمو اور ہضم کے لیکن یقظہ بالتحریک ضد نوم کے ہے اور تعریف یقظہ کی

ایسی کی ہے کہ حالۃ طبیعۃ یستعمل فیہا الحیوان الات الحس والحرکۃ عند انصباب الروح النفسانیۃ فیہا مؤثرۃ یعنے بیداری ایسی حالت ہے طبیعی کہ کام فرماوے اوس حالت مین حیوان آلات تنفس و حرکت اپنی کو نزدیک نفوذ کرنے روح نفسانی کے آلات مین بشرط تاثیر کے جاننا چاہیے کہ یقظہ مفلوج کا بسبب قید نفوذ کرنے روح کے اور اوسکی تاثیر کے تعریف یقظہ مین داخل رہتا ہے اسواسطے کہ نہ حرکت کرنا اوسکا بسبب نفوذ کرنے روح کے ہے بلکہ بسبب نہ تاثیر کرنے روح کے بواسطہ منفعل ہونے آلات حس اور حرکت کے اوس سے جیساکہ اوسکے محل مین مذکور ہے اور وجہ افضلیت کی نوم اور یقظہ سے ظاہر ہے کہ انتظام حس اور حرکت کا اور نظام اسباب آخرت کا اور معیشت کا موقوف بیداری پر ہے پس بیداری ضرور ہوگی اور اس سبب سے کہ ہمیشہ ہونا

بیداری

بیداری کا سبب تشویش فعل نفس کی اور تحلیل روح کا اور تعب اور ہلاکت کا ہے اگر احتیاج بخواب
بھی لازم آتی تو اوسقدر اجزاے روح سی کہ بہ سبب حرارت او حرکت یقظہ کے خرچ ہوتی ہے
عوض اوسکے بیچ نوم کے پھر پیدا ہوتی ہے اور اطبا نے یقظہ کو حرکت سے مشابہت دی ہی
اور نوم کو سکون سے لیکن تشبیہہ یقظہ کی حرکت سے اس سبب سے ہے کہ حرکت تسخین
اور تجفیف اور تحلیل کرتی ہے اور روح کو طرف ظاہر کے متوجہ کرتی ہے اور یقظہ بدستور تسخین
کرتا ہے بہ سبب پہونچنے روح اور حرارت غریزی کے اور تجفیف اور تحلیل کرتا ہے بہ سبب تقلیل
انغذاے بدن کے او تسمین اور روح کو طرف ظاہر کے لاتا ہے بہ سبب تحریک روح اور حرارت
غریزی کی خارج مین لیکن تشبیہہ نوم کی سکون سی اس سبب سے ہے کہ جیسا سکون ساکن کرتا ہے
روح اور بدن کو اور ترطیب کرتا ہے بہ سبب قلت تحلیل کی اور دور کرتا ہے اعیا اور ماندگی کو او
مدد دیتا ہے اوپر ہضم غذا کے اور نضج مواد کے اور مواد کو تحریک نہین کرتا ہے اسیطرح نوم بھی
روح اور بدن کو ساکن رکھتا ہے اور بدن کو ترطیب کرتا ہے بشرط عدم افراط کے بواسطے
بہت غذا کرنے بدن کے نوم مین اور دور کرتا ہے تعب اور ماندگی کو اور مدد کرتا ہے اوپر
ہضم اور نضج مواد کے اور تحریک نہین کرتا ہے مواد کو لہذا بیچ فساد ہضم اور ثوران اخلاط کے
اچھی تدبیرون سے نوم کو مقرر کیا ہے اور تدبیر خواب اور یقظہ کی اور یہ امر کہ نوم محمود کون ہے
اور مذموم کون اور معتدل کیا فائدہ رکھتا ہے اور کسکو کہتے ہین تفصیل بیچ مبحث تدبیر النوم
والیقظہ کے آویگی القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون قسم چوتھی اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت
ہے بیچ حرکت اور سکون کی اور عام ہے کہ حرکت تمام بدن کی کل مکان سے ہوے یا حرکت
اجزاے بدن کی اجزاے مکان سی ہو اور تعریف حرکت اور سکون کی اسطرح کی ہے کہ الحرکۃ ہی
خروج المادۃ من القوۃ الی الفعل بالتدریج والسکون ہو بقاء المادۃ علی القوۃ او علی الفعل اور حرکت
چار قسم ہے اینی وضعی کمی کیفی اور تعریف ہر ایک کی ان حرکات اربعہ سے بیچ مبحث نبض کے
ساتھہ بہت فائدون کے ہم ذکر کرتے ہین انشاء اللہ تعالی اب وجہ اضطرار انسان کی طرف
نوم اور یقظہ کے بیان کرتے ہین لیکن حاجت طرف حرکت کے اس سبب سے ہے کہ حرارت
غریزی ہمیشہ فعل کرتی ہی بیچ سب اون چیزون کے کہ جو بدن پرورده ہوتی ہین اور بہ سبب دوام

ف القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون

فضل کمال کو الاعضا حنیرین تحلیل فضلات سی عارض ہوتا ہی پس لازم ہی کہ تھوڑا تھوڑا فضلہ زائد رہے
اور ظاہر ہے کہ فضلہ مذکور اگر بہت دنون مین جمع ہو حرارت کو چھپا لیوے اور سرد کری اس سبب
سے حاجت طرف حرکت کے ضرور ہوئی تو حرکت کے سبب سے فضلہ زائدہ تحلیل ہو جاوے اور
حرارت غریزی روشن ہو اور منطفی نہو لان الحرکۃ من شانہا التسخین اور ابن ابی صادق کہتا ہے
کہ حیوان بالطبع محرک پیدا ہوا ہے اور جو چیز جس چیز پر مخلوق ہوئی اوس چیز کا اوس سے تعطل محال
ہے پس حیوان بالذات محتاج طرف حرکت کے ہے قطع نظر اور امر کے لیکن اضطرار آدمی کا
طرف سکون کے واسطے راحت بدن کے ہے تعب حرکت سے اسلیے کہ اگر حرکت ہمیشہ ہو
رطوبات بالکل تحلیل ہو جاوین بلکہ پیدا نہون اور اس سبب سے حرارت بھی زائل ہو جاوے
اور عجائب حکمت اللہ تعالی سی یہ ہے کہ واسطے ہر ایک کے اسباب ضروریہ سے ایک محرک
اور باعث طبیعی مقرر فرمایا ہے تو آدمی کو اوس سے مضطر کرے جیسے بھوک اوپر کھانے کے
اور پیاس اوپر پینے کے اور ماندگی اور اونگھ اوپر سونے کے اور ہونا آدمی کا صناعی الماکل والملبس
والمسکن اوپر حرکت کے اور اسی قیاس پر اور اگر ایسا نہوتا کبھی امر ضروری مین فتور پڑتا اور
ہلاکت کو پہونچتا اما الحرکۃ فتسخن لیکن حرکت بالذات گرم کرتی ہے والسکون یبرد اور سکون سرد کرتا ہے
وحرکۃ الجماع تجفف وتنقص الحرارۃ الغریزیۃ فتبرد اور حرکت جماع کی خشک کرتی ہے اور کم کرتی ہے
حرارت غریزی کو بعد اوسکے سرد کرتی ہے **فائدہ** حرکت چھ طرح ہے شدید ضعیف کثیر
قلیل سریع بطی اور ہر ایک کا حکم جدا ہے لیکن حرکت شدیدہ حرکت قوی کو کہتے ہین اور فرق
اوسمین اور سریع مین یہ ہے کہ حرکت قوی تقاوق اور مانع کو دفع کرتی ہے اور اوس سے اثر
قبول نہین کرتی اور سریع وہ ہے کہ مسافت کو قطع کرے بیچ تھوڑے زمانے کے قوت سی ہو یا
ضعف سے اور ضعیف ضد قوی کی ہے اور بطی ضد سریع کی اور معنی قلیل اور کثیر کی ظاہر ہین بالجملہ فعل
قوی کا مانند فعل ضعیف کے نہین ہوتا اور فعل کثیر کا مانند فعل قلیل کے نہین ہوتا اور فعل سریع کا
مانند فعل بطی کے نہین ہوتا اور درمیان ان تینونکے درجہ وسط کا کہ معتدل ہے لازم ہے پس اقسام
حرکت کی یعنے اضداد ساتھ معتدلات کے نو ہوتے ہین اور جوان کو ساتھ آپس کے کہ ممکن الترکیب ہین
ترکیب کرین ستائیس قسم حاصل ہوتی ہین ضرب کرنے نو سے بیچ تین کی اسطور پر کہ شدید کثیر سریع

شدید کثیر بطی شدید قلیل سریع شدید قلیل بطی شدید کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے شدید قلیل
معتدل بیچ سرعت او ربطو کی شدید بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کی شدید سریع معتدل بیچ کثرت
او رقلت کے شدید معتدل بیچ کثرت او رقلت کے اور معتدل بیچ سرعت او ربطو کی ضعیف قلیل بطی
ضعیف قلیل سریع ضعیف کثیر سریع ضعیف کثیر بطی ضعیف سریع معتدل بیچ قلت او رکثرت
کے ضعیف کثیر معتدل بیچ سرعت او ربطو کے ضعیف قلیل معتدل بیچ سرعت او ربطو کی ضعیف
بطی معتدل بیچ کثرت او رقلت کے ضعیف معتدل بیچ قلت او رکثرت کی او رمعتدل بیچ سرعت
او ربطو کے کثیر سریع معتدل بیچ شدت او رضعف کی کثیر معتدل بیچ شدت او رضعف کے او رمعتدل
بیچ سرعت او ربطو کے قلیل بطی معتدل بیچ شدت او رضعف کے قلیل معتدل بیچ شدت
او رضعف کے او رمعتدل بیچ سرعت او ربطو کے سریع معتدل بیچ سرعت او رضعف کے
او رمعتدل بیچ کثرت او رقلت کے سریع قلیل معتدل بیچ شدت او رضعف کے بطی معتدل
بیچ کثرت او رقلت کی او رمعتدل بیچ ضعف او رشدت کی بطی کثیر معتدل بیچ شدت او رضعف کی
معتدل بیچ تینون کے یعنے بیچ شدت او رضعف کے او ربیچ کثرت او رقلت کی او ربیچ سرعت او ر
بطو کے او رجانین کہ حرکت بالذات تسخین او رتحلیل کرتی ہے او رتبریدلوس سے وقت افراط
کے بالعرض ہی جیسا کہ بیان اوسکا آویگا لیکن تسخین بعض حرکت کی قوی زیادہ ہی تحلیل سے او
تحلیل بعض کی تسخین سے لیکن حرکت سریع قوی قلیل سخونت اوسکی تحلیل سی بہت ہے او ر
حرکت بطی ضعیف کثیر تحلیل اوسکی زیادہ تسخین سے ہے او روجہ کثرت کی بیچ صورت پہلی کے
یہ ہی کہ سخونت تابع قوت کی ہے او رزمانے دراز کی محتاج نہین ہی جسوقت حرکت سرعت او رقوت سی ہو
بیچ تھوڑی زمانیکے حرارت کثیر پیدا کرتی ہی او رساتھہ اسکے تحلیل کم کرتی ہی بسبب قلت زمانے کے اسواسطے
تحلیل کی ترقیق کرنا او ربخار بنانا مادی کا شرط ہے او رواسطے ترقیق او رتبخیر کے طول زمانہ کا لازم ہے او روجہ
کثرت تحلیل کی دوسری صورت مین یہ ہی کہ بسبب طول زمانے کے بیچ مادی کی تبخیر بہت ہوتی ہی او راس سبب سے
کہ میل طرف بطو او رضعف کی رکھتی ہی سخونت کم کرتی ہی اسواسطے کہ اس حالت مین احتکاک ضعیف ہوتا ہی او
غلبہ سخونت کہ شدت احتکاک لازم ہی او رافراط حرکت کی او رسکون کی برودت پیدا کرتی ہی لیکن برودت
کی افراط حرکت سی اس سبب سے ہی کہ بہت حرکت سی رطوبت غریزی تحلیل پاتی ہی او رتحلیل رطوبت سی حرارت

تحلیل ہوتی ہی اور وجہ برودت کی فرط سکون سے اس سبب سی ہی کہ فرط سکون واجب کرتا ہی احتباس رطوبت کو
پس سکون دسپر غالب ہوتا ہی اور واجب کرتا ہی انحصار اور اختلال حرارت غریزی کا پس غالب ہوتی ہی برد اور سکون
معین زیادہ ہی اوپر ہضم غذا کی اس سبب سی کہ قوت ہاضمہ کی معدے مین ہی مثلاً شک نہین ہی کہ جو ہیم معدے مین ہے
پس غذا کہ وارد ہوتی ہی پہلے اثر ہضم کا پہونچتا ہے اون اجزائے غذا کو کہ جو معدے سے ملے ہین بعد اوسکی
تجاوز کرتا ہی ہضم اور اثر کرتا ہے اجزائے مجاور مین یہانتک کہ بیچ تمام غذا کی عام ہوتا ہی پس بیچ وقت ہضم کی اگر سکون
واقع ہی تاثیر ہضم کی بطور برابری کے فعل کو تمام کرنیوالا ہوتا ہے اور اگر حرکت واقع ہوے غذا
معدے مین ہلتی ہے اور ہضم قاصر ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیچ اس صورت اجزائے غذا کے
متبدل ہوتے ہین اور مناسبت اجزائے معین غذا کی ساتھہ معدے کے قائم نہین رہتی ہی
اور اس سبب سے ہضم قصور واقع ہوتا ہے لیکن حرکت ضعف کہ باعث جنبش غذا کی ہو
مانند سکون کے ہے بیچ نہ باطل کرنے ہضم کے لیکن حرکت معتدل قبل تناول غذا کے مقوی
ہضم ہوتی ہی اسلیے کہ گرم کرتی ہی اعضائے ہاضمہ کو اور اوٹھاتی ہے حرارت غریزی کو اور تحلیل
کرتی ہے فضول کو اور حرکت بعد ہضم غذا کے معین زیادہ ہوتی ہے اوپر انحدار کے اس سبب سے
کہ ہلاتی ہی غذا کو اور فضول کو بعد اوسکے اوتار لاتی ہے اعلے سے نیچے کو اور جملہ حرکات سے
ریاضت ہے اور وہ علحدہ کہی جاویگی لیکن خشکی جماع سے اس سبب سے حاصل ہوتی ہے
کہ جماع مین رطوبات قریب العہد بالنعقاد اکثر مستفرغ ہوتے ہین اور نقصان حرارت
غریزی مین ہوتا ہے اسلیے کہ ساتھہ منی کے جو ہر روح بھی نکلتا ہے بسبب لذت کے لہذا جو
شخص کہ جماع سے لذت بہت پاتا ہے ضعف اوسکو بشدت ہوتا ہے اور جب نقصان روح مین
پڑتا ہے برودت بالضرور غالب ہوتی ہے بالجملہ افراط جماع مضر زیادہ سب چیزون سی ہے
خصوصاً کہ ساتھہ انزال کے ہو لیکن اگر موافق تقاضائے طبیعت کے بیچ وقت معتدل کی ساتھہ
صورت مرغوب الطبع کو واقع ہو اور بدون تعب اور تکلیف کی ہو باعث تقویت روح اور انتعاش
حرارت غریزی کا ہے اور بدنکو گرم کرتی ہی گرمی معتدل خصوصاً جوانون کو کہ دموی مزاج ہون اور
اسن مین رکھتی ہی امراض کثیرہ سی پس ایسی جماع جملہ ضروریات سے ہین اور مضرات سی وہی جماع ہے
کہ بدون حاجت کے اور ساتھہ تعب بہت کے اور ساتھہ انزال کثیر کے واقع ہو فائدہ بیچ تدبیر جماع کی

یہ جماع ہے

معاً نشا چاہیے کہ صاحب مزاج گرم اور تر اس کام مین قوی ہوتی ہین اور ضرر کم پاتی ہین جماع سی اور صاحب مزاج گرم اور خشک بھی قوی ہوتے ہین لیکن اثر خشکی کا اونمین ظاہر ہوتا ہے اور لاغری بدن مین اور غور عین ظاہر ہوتا ہے اور صاحب مزاج سرد اور تر اور سرد اور خشک یہ دونون بیچ اس کام کے ضعیف ہین اور جماع کی مضرت سے جلد متاثر ہوتے ہین اور بہتر وقت جماع کا بطور قدما کے وہ ہی کہ غذا معدے سے گذر گئی ہو اور ہضم اول و ثانی تمام ہوا ہو اور شیخ ابو علی بن سینا اور محققان دیگر کہتے ہین کہ اس قول پر التفات نکرنا چاہیے اسواسطے کہ اسوقت مین بھونک ہوتی ہی اور معدہ خالی اور خلو معدے مین جماع نہایت بد ہے پس وقت بہتر وہ ہے کہ طعام معدے مین ہضم ہو چکا ہو لیکن بالکل معدے سے گذر گیا ہو جو حال ہضم کا سب آدمیون مین یکسان نہین ہوتا ہر آدمی کے واسطے اس کام مین وقت معین نہین نکال سکتے ہین بالجملہ باعتبار اکثر امزجہ کے جو اصلح معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ بعد تناول طعام کے اقل مرتبہ جب تک تین ساعت نگذرین شروع جماع مین نہ کرے اور بساط مباشرت کی اوسوقت منبسط کرے کہ شہوت صادق اور داعیہ منی کے پیدا ہو اور قوتین بدن کی سالم اور قوی اور آلہ خوب منتشر ہوا ہو بدون باعث خارجی کے مانند خیال کرنے کے اور مس کرنیکے اور ملاعبت کے اور اوسوقت شروع کرے کہ ہوا معتدل ہو اور قبل دخول کی مس اور ملاعبت بہت کرے اور پستان مدخولہ کی تھوڑی سلے اور قضیب کو اوپر لبہائے فرج کے گھسے تو شہوت عورت کی غلبہ کرے اور اوسکی آنکھہ کی ہیئت مین سرخی اور تغیر ظاہر ہو پس دخول کرے اور چاہیے کہ ایلاج جلدی اور زور سے کرے اور اخراج ملایمت اور تدریج سے اور جسوقت منی جنبش مین آوے نکلنے دے اور ہرگز نہ روکے اور لوگون نے کہا ہی کہ جو جماع الحاح اور بہت حرکت سے ہوتی ہے ضرر کرتی ہے اور آخرکو ضعف باہ مین لاتی ہے اور اسیطرح جماع ساتھہ عورت حائض کے اور ساتھہ اون عورتون کے کہ بہت دنون سے جماع نہ کی گئی ہون مضر ہے اور عورتین بالکر سے جماع کرنا بدستور مضر ہی لیکن باکرہ صاحب شہوت اگر کبھی کبھی ہاتھہ لگے حکم اکسیر کا رکھتی ہی کما لا یخفےٰ علی اہل التجربہ اور جماع کرنا بعد تخمہ کی اور بعد استفراغ قوی کے اور بعد بیخوابی اور ریاضت اور غذا اور رنج اور وقت غم اور ہم مفرط کی بچنا چاہیے کرنا کہ کثرت تحلیل سی خوف غشی کا ہوتا ہے اور یقیناً ضعف لاتا ہی اور بھی وقت مستی اور خمار کے نہ کیا چاہیے اور اوسوقت کہ بدن گرم ہو یا سرد ہو اجتناب جماع سی واجب ہی اور جو کہ یابس المزاج ہو یا دل یا معدہ یا احشا یا آنکہ اعصاب اوسکے ضعیف ہون تقلیل جماع کی اوسکو لازم ہی اور بعد فراغت کے دلی سی پانی سرد اور شربت سرد پینا ...

کہ اسے تشنج اور رعشہ اور استسقا پیدا کرتا ہے اور کبھی سرد پانی سے غسل نہ کیا چاہیے اور ہواے سرد سے محفوظ رکھنا چاہیے اور اگر وقت جماع کے سردی پیٹھ میں ظاہر ہو یا نزدیک اس کام کے لرزہ بدن میں پڑے بالذات و قاعی سے کوئی رنج پہونچے یا اعضا سے بدبو آوے نشان جمع ہونے اخلاط فاسدہ کا ہے اس صورت میں احتراز وطی سے کرے اور تنقیہ بدن کا کرے اور جو شخص کہ بعد جماع کے کبھی تخمی اور شیرین کھا لیتے ہیں ضرر ضعف جماع کا اونکو نہیں پہونچتا ہے اور ہمیشہ پینا دودھ گاے کا باقی رکھنے والا قوت کا ہے اور چنے تھوڑے پانی میں بھگو کر صبح کو اونکو مقشر کر کے موافق طاقت ہاضمہ کے دو تین تولہ کھانا اور پانی اونکا ساتھ تھوڑے شہد یا قند کے ملا کر یا بدون ملانے کے پینا اعادہ کرنے والا باہ مایوسوں کا ہے اور حافظ اور معین قوت بڑی عمر والوں کا ہے اور دودھ مقشر سے کوئی چیز اسکے برابر نہیں پہونچتی ہے مجرب ہے بہترین اشکال جماع میں وہ ہے کہ عورت اوپر نرم بچھونے کے پیٹھ کے بل لیٹی ہو اور مرد اوپر اوسکے ہو اور طریق دوسرے سب مضر ہیں اور لواطت ساتھ اس بات کے شرع شریف میں منہی ہے بیچ حکمت کے بھی مضر کہا ہے اور تجربہ دریافت کیا ہے کہ جو شخص کہ ساتھ عورت کے لواطت کرے خصوصا وقت حمل کی اغلب ہے کہ لڑکا اوسکا علت المشائخ میں مبتلا ہوگا اور جانیں کہ جماع ساتھ مرغوب طناز کی اور صحبت ساتھ شاہد پر عشوہ اور ناز کے کہ سن بلوغ اور امتیاز کو پہونچے ہوں بیچ تقویت امر مباشرت کے اپنا مانند نہیں رکھتی ہے اور باوجود کثرت استفراغ منی کی ضعف کم لاتی ہے لیکن غالب صحت کو بہتر یہ ہے کہ آپ کو اس کام میں مصروف نہ کرے اور قبل گذرنے تین دن کے اوس میں نہ مشغول ہو اسواسطے کہ درمیان ہر استفراغ کے مہلت تین دن کی لازم جاننا چاہیے اور جس وقت افراط جماع سے ضعف بدن میں ظاہر ہو تو ترک اوسکا لازم ہے اور طرف تفریح اور تودیع اور تقویت کے مشغول ہوں ورنہ آفت قوی کو پہونچاتی ہے القسم الخامس فی الاستفراغ والاحتباس قسم پانچویں ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ نکالنے اور روکنے اوس چیز کے کہ بیچ بدن کے ہے اسواسطے کہ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ نکالنا اونکا بدن سے ضروری ہے اور اسی طرح کہ نگاہ رکھنا بعضے کا لازم ہے لیکن وجہ اضطرار اور احتیاج استفراغ کی اس سبب سے ہے

کہ بقائے بدن کا بدون غذا کے محال ہے اور وجود ایسی غذا کا کہ سب مستحیل سا تحصہ جوہر عضو کی ہو
بھی محال ہے بیچ ہر ہضم کے فضلہ باقی رہتا ہے بالضرور پس اگر فضلہ مذکور بدن میں رہی اور نہ نکلی
البتہ فاسد ہوگا اور غذا ئے جدید کو کہ اوس سے لاحق ہوگی فاسد کرے گا اور ہلاکت کو پہونچاویگا تو
پس احتیاج استفراغ کی ثابت ہوئی لیکن حاجت احتباس کی اس وجہ سے ہے کہ بدن
ہمیشہ تحلیل میں ہے اور اس سبب سے احتیاج بدل ما یتحلل کی بھی ہمیشہ ہوتی ہے اور جو
استعمال غذا کا بطریق دوام اور استمرار کے ممکن نہیں بالضرور حاجت اس امر کی ہے کہ غذا اندرون
اعضا کے رہے جب تک کہ نئی غذا وارد ہو پس حاجت بدن کی دونوں کی طرف ثابت ہوئی اسی سبب سے
کہ حکیم مطلق نے اسباب ہر ایک کے بیچ خلقت انسانی کے سپرد فرمایا ہے اور واسطے اوسکے تحلیل
کے ایک ایک قوت مقرر کیا ہے کہ ہر ایک اپنے کام میں مشغول ہے اگر کوئی فتور بیچ کام طبیعت
کے پڑے خارج سے مدد اوسکی کر سکتے ہیں استفراغ سے اور احتباس سے اور اسباب ہر ایک
کے شروع سے مطلقاً مولف ذکر کرتا ہے اما الاحتباس فانما یکون لشدۃ الماسکۃ لیکن
احتباس نہیں ہوتا ہے مگر قوۃ ماسکہ سے اور ظاہر ہے کہ قوت ماسکہ جب قوی ہوتی ہی فضلات کو
نہیں چھوڑتی ہے او ضعف الہاضمۃ او الدافعۃ یا ضعف قوت ہاضمہ سے یا ضعف قوت دافعہ
سے اور پوشیدہ نہیں ہے کہ جب قوت ہاضمہ ضعیف ہوگی غذا دیر میں ہضم ہوگی اور اس
سبب سے فضلے دیر تک رکے رہتے ہیں اسواسطے کہ استفراغ ہضم پر موقوف ہے اگر
بسبب قوت دافعہ کے حرکت نہ پاوے اور ضعف قوت دافعہ کا بدیہی ہے کہ سبب حبس کا ہوتا ہے
او ضیق المجاری یا راہ نکلنے تنگ ہونے سے اور اس صورت میں اگرچہ رقیق نکلتا ہے لیکن غلیظ
فضلہ رکا رہتا ہے اس سبب سے کہ وہ نافذ نہیں ہو سکتا ہے او السدد او غلظ المادۃ
یا سددون سے کہ مجاری میں پڑے یا غلظت سے کہ مادے میں ہو جاوے ان دونوں صورت میں
فضلے آسانی سے دفع نہیں ہوتے اور محتبس رہتے ہیں او کثرتہا یا بہت ہونے مادے سے اور معلوم ہے
کہ مادہ جب بہت ہوتا ہے دافعہ اوسکی دفع پر قدرت نہیں پاتی ہے او لزوجتہا یا لزوجت مادے سے
اور روشن ہے کہ مادہ لزج متشبث اور ملتصق ہوتا ہے اعضا سے اور جلد دفع نہیں ہوتا ہے او فقدان
الاحساس یا گم ہونے حس سے اوپر حاجت دفعی کے جیسا کہ اوس مجری میں کہ درمیان مرارہ اور امعا کے واقع

سدہ پڑتا ہے اور اس سبب سے صفرا امعا پر نہین گرتا اور آدمی کو اوسکے دفع کرنے برازکے
خبر نہین ہوتی اور قولنج یرقانی پیدا ہوتا ہے او انصراف الطبیعۃ الی جہۃ اخری یا پھرنا طبیعت کا
طرف اور جہت کے کہ سوا ے جہت دفع کے ہو مثال اوسکی رکنا پیشاب اور براز کا بیچ بحران
وغیرہ کے کہ مادے یا براق سے نکلے فائدہ جو چیز کہ واجب الاستفراغ ہے جب اوسمین
احتباس ہوگا بہت آفت اوس سے ظاہر ہوگی یا امراض ترکیب ہون مانند استرخا اور تشنج رطب
وغیرہ کے یا امراض مزاجی ہون مانند عفونت اور اختقان کی اور انطفاے حرارت غریزی کی یا امراض
مشترکہ ہون مانند التصدع اور انفجار اوعیہ کا و اما الاستفراغ فانما یکون لاضداد ما ذکرنا لیکن استفراغ
نہین ہوتا ہے مگر اضداد ان چیزون سے کہ ہمنے لکھا ہے اور استفراغ مجفف بدن ہے اسواسطے
کہ اخلاط جسم رطب ہین اور نکلنا رطوبات کا افراط سے سبب خشک ہونے جوہر اعضا کا ہے اور
سبب نکلنے مادہ حرارت کے کہ رطوبت ہے سردی بھی غالب ہوتی ہے لیکن اگر استفراغ افراط سے
نہو اور مادہ مستفرغ بلغم ہو موجب تسخین کا ہوتا ہے نہ تبرید کا اور اسیطرح اگر مادہ مستفرغ سودا ہو
اور استفراغ افراط سے نہو سبب ترطیب کا ہوتا ہے بالعرض اسواسطے کہ معدوم ہونے ایک ضد سے
دوسری ضد غلبہ کرتی ہے مثلاً سودا جب کم ہوگا خون غالب ہوگا اور خون گرم اور تر ہے بسبب قلت سودا کی
کہ بغیر مفرط ہو مرطب ہوگی نہ مجفف اور اسی طرح استفراغ مفرط بھی آفتون کو پیدا کرتا ہے جیسا کہ بیان
ہوچکا لیکن احتباس اور استفراغ معتدل کہ دقت حاجت کی واقع ہون طبیعت سے یا اختیار سے
نافع اور حافظ بدن کے ہین اور استفراغ کے بہت انواع ہین آخر بحث فصد اور حجامت مین
کہے جاوینگے اور ایک قسم اوسکی کہ جماع ہے اوسکو کہہ چکے ہین بیچ ذیل بحث حرکت اور سکون کی
القسم السادس فی الاحداث النفسانیہ قسم چھٹی ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ عوارض نفسانی
کے اور یہ عوارض کیفیات ہین کہ عارض ہوتی ہین نفس کو بتبعیت انفعالات کی کہ پیدا ہوتی ہین اس
سبب سے کہ بیچ بعض قوی النفس کی ہو منتقش ہوتا ہے کہ فلانی چیز مناسب اور نافع ہے واسطے نفس کے
یا منافی اور مضر ہے پس نفس طلب کرتا ہے ملایم اور نافع کو اور بھاگتا ہے منافی مضر سے اور ان عوارض کو
حرکات نفسانی بھی کہتے ہین اور اطلاق اور اضافت حرکت اوپر نفس کی مجازاً ہے اسواسطے کہ مراد حرکت
نفس سے حرکت اوسکے قوی کی ہے اور قوی بھی اپنی ذات سے حرکت نہین کرتی بلکہ بواسطے روح کے کہ

القسم السادس فی الاحداث النفسانیہ

روح قوی کی حامل ہے متحرک ہوتی ہین اور نفس بسبب تحریک ارواح کے کسی جانب حرکت نہین کرتا ہی مگر اوسوقت کہ اوسکے ساتھہ ہو وہ چیز کہ کھینچے اور روان کرے اوسکو اور لائق اس کام کی خون رقیق اور صاف ہے اسی سبب سے جس طرف روح حرکت کرتی ہے خون بھی متحرک ہوتا ہی اور سرخی منہ کی غصے اور خوشی مین اور زردی منہ کی وقت خوف اور شرمندگی کی اس قول کو تائید کرتی ہی اور اقسام اعراض نفسانی کی چھہ ہین غضب فرح فزع غم ہم خجل اور معنی ہر ایک کے کہے جاتے ہین اور سبب عوارض نفسانی کو حرکت روح کی لازم ہے خواہ ہمراہی ہو خواہ بسبب تابعداری کے اور سبب حرکت نفسی کی یہ ہے کہ نفس کو یقیناً انفعال لاحق ہوتا ہے ملائم سے یا منافر سے یا اوس سی کہ ملائمت اور منافرت دونون اوسمین جمع ہون اور انفعال کا لاحق ہونا اس سبب سے ہے کہ نفس کو عارض ہوتا ہی ادراک بسبب حاصل ہونے کمال خاص کے قوت مدرکہ سے اور اس سبب سے منافی کو دریافت کرتا ہی بوجہ منافی ہونے کے اور ادراک انفعال ہے پس اگر یہ چیز کہ نفس کو اوس سے انفعال ہوا ہی ملائم ہی مانند کوئی چیز مفرح کی نفس اوسکو طلب کرتا ہے اور اوسکی طرف متحرک ہوتا ہے تو متحد ہو جاوے اوس سی اسواسطے کہ تقاضا نہایت دوستی کا ملنا ساتھہ محبوب کے ہوتا ہی اور اگر وہ چیز منافی ہی اور ساتھہ اسکے نفس کو اوس سی مقاومت ممکن ہے مانند شئے مغضب کی بھی حرکت کرتا ہے اوسکی طرف تو اوس سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ انتہا مقابلہ کا اقبال اور اتصال سے ہے اور اگر مقابلہ ممکن نہین ہے مانند شئے مفزع کے نفس بھاگتا ہے اوس سے اوسکی مخالف جانب تو خلاصی پاوے اوس سے اور منافی نہو اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ دونون امر یعنے ملائمت اور منافرت اوسی مین جمع ہین مانند شئے مخجل کے نفس ایک مرتبہ تھوڑا تھوڑا طرف داخل کے متحرک ہوتا ہی تو اوس سے بھاگے اور پھر جلدی سے طرف خارج کے حرکت کرتا ہے اس سبب سے کہ عقل اوسکے امر مخجل کو حقیر ظاہر کرتی ہے اور نفس کو شجاعت دلاتی ہی پس گویا خجالت مرکب ہے فزع اور فرح سے اور بالجملہ حرکت نفسی کو حرکت روح کی لازم ہے اور اسی طرح سکون نفسی کو سکون روح کا بھی لازم ہے اور مراد روح سے یہان روح قلبی ہے اسواسطے کہ نزدیک عوارض نفسانی کی بھی روح متحرک ہوتی ہے اسی سبب سے حرکات نفسانی کو قوت حیوانی سی اضافت اور نسبت کرتے ہین ہر چند کہ مبدء حرکات مذکور کا قوت نفسانی ہی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ نفس کو ورود عوارض نفسانی سے

اوسکے اوپر یا نفرت عارض ہوتی یا میل اوسکی طرف اور انمین جو ہو نفس دل کو تسکین اور اطمینان ہو
پس جب عارض ہوتی ہی نفس کو نفرت دل منقبض ہوجاتا ہے تو اوس منافر سے دور ہوجاوے
اور جسوقت نفس کو میل عارض ہوتا ہی دل منبسط ہوتا ہے اوس ملائم سے اور دل معدن قوت
حیوانی کا اور حرارت غریزی کا ہے جب دل منقبض ہوتا ہے قوت اور حرارت بھی منقبض ہوتی ہے
اور جب دل منبسط ہوتا ہے قوت اور حرارت بھی منبسط ہوتی ہی اور کہا گیا کہ بسبب تابعداری دل
کے روح بھی متحرک ہوتی ہی اسواسطے کہ دل حامل روح کا ہے اور ہمراہ روح کی خون بھی متحرک ہوتا ہی
تو ہوجاوے بدل اوس چیز کا کہ تحلیل ہوتی ہے روح سے بسبب حرکت کے اور وجہ اضطرار
کی طرف حرکت نفسانی کی بیچ امور ضروری معاش کے اور بیچ ضروریات بدنی کی امور نفسانی
ہے کہ حاصل کرنا ضروریات بدن کا اوس سے متعلق ہے اسواسطے کہ باعث اوپر تحصیل
ضروریات بدنی کے امور نفسانی ہین اور جسوقت ثابت ہوا کہ حرکات بدنی جملہ ضروریات سے ہین
جیسا کہ بیان کیا گیا اور وجود ان حرکات کا موقوف ہے اوپر عوارض نفسانی کی کہ لازم ہین
روح کی حرکت کو مانند شہوت اور غضب کے پس یہ بھی ضروری ہونگے اسواسطے کہ یہ
موقوف علیہ ہین وجود ضروری کو واسطے اور وجہ اضطرار کی طرف سکون نفسانی کی اس سبب سے
ہی کہ روح لطیف حار اور سہل التحلل ہے اگر ہمیشہ متحرک رہی بالکل تحلیل ہوجاوے پس
احتیاج طرف سکون کے بھی ضروری ہوئی تا روح جسقدر کہ حرکت سے خرچ ہوگئی ہی اور پیدا ہو
اور پوشیدہ نہ ہے کہ حرکت روح کی یا طرف خارج کی ہوتی ہی یا طرف باطن کے اور دونون
صورتین حرکت دفعتہ ہوتی ہی یا تھوڑی تھوڑی جیسا کہ مولف کہتا ہے فمنہا ما یحرک الحرارۃ الی
خارج البدن پس بعضے امور نفسانی سے حرکت دیتے ہین روح کو اور حرارت غریزی کو طرف خارج بدن
کی اما دفعتہ کالغضب والفرح یا یکبارگی یا مانند غصہ اور خوشی کی او قلیلاً قلیلاً کاللذۃ یا تھوڑا تھوڑا مانند
لذت کی کہ جس حاسہ کی ہو ومنہا ما یحرک الحرارۃ الی داخل البدن اور بعضے امور نفسانی حرکت دیتے ہین
حرارت اور روح کو طرف داخل بدن کی اما دفعتہ کالخوف یا یکبارگی مانند ڈر کی واما قلیلاً قلیلاً کالحزن
یا تھوڑا تھوڑا مانند غم کے ومنہا ما یحرک الحرارۃ مرۃ الی داخل ومرۃ الی خارج کالغضب اذا کان مع الخوف
اور بعضے اوسے حرکت دیتی ہین حرارت اور روح کو ایکمرتبہ طرف داخل کی اور ایکمرتبہ طرف خارج کی مانند

غضب کے جو ساتھ خوف کی ملا ہوا اور اس سی زیادہ مفصل ہم کہتے ہین کہ اگر امر متعلق امور نفسانی کا
ملائم اور قوی ہے مانند فرح مفرط یا وہ امر منافر ہے لیکن قوت مقاومت کی قوی ہو مانند غضب
مفرط کے ان دونون صورت مین روح دفعۃً حرکت کرتی ہے طرف خارج کے اور اگر وہ امر ملائم اور
غیر قوی ہے مانند فرح غیر مفرط کے اور لذت غیر مفرط کے اس صورت مین روح حرکت کرتی ہے
طرف خارج کے تھوڑی تھوڑی اور مراد غیر مفرط سے یہ ہے کہ فرح اور لذت معتدل ہون نہ نہایت
تھوڑی کہ وہ لائق اعتبار کے نہین ہی اور اگر وہ امر منافر اور قوی ہے مانند خوف اکیلے شدید کے
اس صورت مین روح حرکت کرتی ہے طرف داخل کے دفعۃً بہ سبب ناامیدی کے مقابلہ کی
اور خوف مفرد یعنی اکیلا وہ ہی کہ ساتھ فرح کی مرکب نہو اسواسطے کہ اگر فزع یعنی خوف ساتھ فرح کے
مرکب ہوگا حرکت طرف داخل کے دفعۃً نہین ہوتی جیسا کہ خجل مین مشہود ہے اور اگر وہ امر منافر اور
غیر قوی ہے مانند غم کے اس صورت مین روح حرکت کرتی ہے طرف داخل کے تھوڑی تھوڑی اسواسطے کہ
اس حالت مین واسطے واقع ہونے موذی کی خوف حاصل ہونے اور ضرر کا نہین رہا ہے اور امید مقابلہ
کی بھی ٹوٹ گئی ہی اور اگر وہ امر مرکب ہے ملائم اور منافر سی مانند ہم کے کہ شامل امید اور خوف کو ہی اور مانند
خجل کی کہ شامل اوپر فزع اور فرح کی اس صورت مین روح حرکت کرتی ہی ایک وقت مین طرف داخل کے
اور خارج کی اور اگر کوئی کہی کہ حرکت جسم کی ایک وقت مین دو جہت مختلف کی طرف محال ہی پس یہ قول
درست نہین ہی ہم کہین گی کہ وقت اوس زمانے کو کہتے ہین کہ قابل تجزی اور تقسیم کے ہو اور مرکب ہو
آنات سے پس حرکت جسم کی ایک وقت دو طرف محال نہوگی لیکن حرکت دو طرف ایک آن مین یقیناً
محال ہی عقل سے اور اس قول سے وہ اعتراض کہ بعض شارح نے اوپر شیخ کی کیا ہی قانون مین رفع
ہوتا ہی تامل و تدبر کیجئے فکر اب معانی الفاظ ستہ کی کہ امر نفسانی اونکو کہتے ہین جو چاہیے ساتھ
آثار کی کہ بدن مین عارض ہوتی ہین لیکن غضب وہ کیفیت نفسانی ہی کہ اوسکی تبعیت سی روح طرف خارج
حرکت کرتی ہی واسطے طلب کرنے انتقام کے موذی سی اور فرح وہ کیفیت ہی کہ حرکت کرتی ہی روح
طرف خارج کی اوسکی مصاحبت سی واسطے طلب حصول کی تلذذ سے اور فزع وہ کیفیت ہی کہ اوسکی مصاحبت
سے روح حرکت کرتی ہی طرف داخل کے واسطے خوف کے موذی سی وہ موذی واقعی ہو یا تخیلی
لیکن جو موذی واقعی ہے اوسمین لفظ الی کا عبارت مین لاتی ہین اور جو تخیلی ہے اوسمین لفظ عن کا لاتی ہین

اور متنفر ہونے کے ڈرنا ہے اور غم وہ کیفیت ہے نفسانی کہ روح حرکت کرتی ہے طرف داخل کے بہ تبعیت اوس کیفیت کے بسبب خوف کے موذی واقعی ہو اور غم کو حزن بھی کہتے ہین اور ترجمہ اوسکا اندوہ ہے اور ہم وہ کیفیت ہے نفسانی کہ اوسکی تبعیت سے حرکت کرتی ہے روح اور حرارت غریزی طرف داخل بدن کے اور طرف خارج کی بھی بسبب حدوث اوس امر کے کہ خیر اوس سے متوقع ہے ساتھ انتظار کرنے شر کے پس ہم مرکب ہوتا ہے رجا سے اور خوف سے اور جوان ہین سے غلبہ کرے اوپر جگہ کے حرکت کرتا ہے نفس اوسکی جانب پس اگر جانب وقوع خیر کی غالب ہو حرکت کرتی ہے روح طرف خارج کے اور اگر جہت شر کے غالب ہے حرکت کرتی ہے طرف داخل کی لہذا اطبا نے کہا ہے کہ ہم یعنی اہتمام طرف کسی چیز کے جہاد فکری ہے اور کہا ہے کہ کبھی ہم کو عارض ہوتا ہے غضب اور حزن لیکن حدوث غضب کا بسبب تصور کرنے فوت ہونے مطلوب کے ہے کہ اس صورت مین روح متحرک ہوتی ہے طرف ظاہر کے واسطے تدارک کے اور بعد اوسکے جو خبر دار ہوتی ہے فوت ہونے تدارک سے پھرتی ہے طرف باطن کے متاسف اور محزون ہو کر پس وہ حرکت مختلف ظاہر ہوتی ہین اور اوس چیز سے کہ اوپر بیان کیا ہے فرق بیچ ہم اور غم کے ظاہر ہوا اور زیادہ اوسکے بھی کہتے ہین تو بالکل شک جاتا رہے جان تو کہ جس وقت کوئی چیز ضروری ہاتھ سے جاوے یا اوس تک پہونچا نہ جاوے یا کوئی کام بد واقع ہوا اسطور پر کہ منع کرنا اوسپر اور ملامت اوس پر اور بدلا اوس سے ممکن نہو اس سبب سے بیچ نفس کے ایک حالت ظاہر ہوتی ہے اوسکو غم کہتے ہین اور جسوقت بیچ تمام کرنے کوئی کام کے اہتمام کرے نہ حصول اوسکا متیقن ہو اور نہ عدم حصول اوسکا یا کوئی چیز حائل اور معلوم ہو کہ وقوع اوسکا یقینی نہو اور اس سبب سے ایک حالت ظاہر ہو اسکو ہم کہتے ہین بالجملہ مطلوب صاحب غم کا دو امر سے باہر نہین ہے یا مطلوب فوت ہوا اور ممکن الحصول نہو یا اوس تک پہونچنا مقدور نہو بخلاف مطلوب صاحب ہم کے کہ ممکن الحصول ہو اگرچہ دشوار ہی سے ہو اور تخجل وہ کیفیت ہے نفسانی کہ اوسکی تبعیت سے روح اور حرارت غریزی طرف داخل کے حرکت کرتی ہے بتدریج بعد اوسکے حرکت طرف خارج کے کرتی ہے اور یہ قبیل حیا کے ہے اور بیچ مغرب کے لکھا ہے کہ خجالت خطا ہے عام لوگون کی ہے اور صواب یہ ہے کہ اوسکو خجلت کہین یا تخجل اشتباہ میر مین اور ظاہر ہوا کہ حرکت روح کی

یا طرف خارج کے ہوتی ہے یا طرف داخل کی اور اوپر گذر چکا ہے کہ حرکت خون کی بھی اوسکو لازم ہے پس جسوقت کہ روح متحرک ہوتی ہے اوسی طرف وارد ہوتی ہے اور طرف مخالف کی سردی بسبب نقصان خون اور روح اور حار غریزی کے اوس جانب سے بالجملہ افراط حرکت روح کی طرف داخل کے ہو یا طرف خارج کے قاتل اور مہلک ہے لیکن وجہ ہلاکت کی حرکت روح سے طرف خارج کے یہ ہے کہ جسوقت کہ اکثر روح باہر میل کرتی ہے اور تھوڑی اندر رہتی ہے وہ تھوڑی بھی بہ سبب ضرورت خلا کے کہ اندر حاصل ہوئی ہے متخلل اور منبسط ہوتی ہے تو پھر کرے اور اس سبب سے قوت روح کی طرف ضعف کے خواہش کرتی ہے اور واسطے تدبیر باطن کے کفایت نہیں کرتی اور بالضرور اندر سرد ہوتا ہے اور جو طرف خارج کے میل کیے تھی بہ سبب تیز ہونے اوسکے مزاج کے تحلیل ہوتی ہے اور جو اندر سے مدد موقوف ہوئی لامحالہ ظاہر بھی سرد ہو جاتا ہے اور غشی اور موت بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ بیچ فرح مفرط اور غضب مفرط کے مشہود ہے لیکن موت بیچ فرح کے اکثر واقع ہوتی ہے نسبت غضب مفرط کے وجہ اوسکی یہ ہے کہ بیچ غضب کے حرکت روح کی نہیں ہوتی مگر ساتھ جوش دل اور ساتھ حصول قوت کے واسطے طلب کرنے انتقام کی اسواسطے کہ طلب کرنا انتقام کا ساتھ ضعف قوت کے نہیں ہو سکتا اور جو ایسا ہو بعید ہے کہ غضب غشی کو پیدا کرے زیادہ ہے موت کے مورث ہونے سے اور اگر واقع ہوگی تو نادر ہے اور وجہ ہلاکت کی حرکت روح سے طرف باطن کی یہ ہے کہ جو روح اور خون طرف باطن کی خواہش کرتے ہیں اوفراط سے مجاری میں اختناق ہوتا ہے بسبب شدت اجتماع اور انحصار روح اور خون کی اور بالضرور حرارت غریزی منطفی ہوتی ہے اور باطن سرد ہوتا ہے اور ظاہر بھی سرد ہوتا ہے بسبب پھرنے روح اور خون کی اوسطرف سے پوشیدہ نرہے کہ جیسے افراط حرکت نفسی ضرر کرتی ہے افراط سکون نفسی بھی ضرر کرتا ہے بسبب پیدا کرنی سردی کی بیچ بدن کے اور بلاوت بیچ ذہن کی پیدا کرتا ہے اسواسطے کہ موجب سخونت اور ذکاوت کا حرکت اور حرارت اور لطافت روح کی ہوتا ہے لہذا صاحب خون غلیظ کا شدید البلاوت ہوتا ہے بالجملہ جو امر کہ حکیم مطلق نے سپرد کیا ہزاروں حکمت اوسمیں شامل ہیں اسی قبیل سے کہ مذکور ہوئیں جانیں کہ نزدیک محققوں کی ثابت ہوا ہے کہ کبھی بدن ہیئت نفسانی سے کہ سوائے غضب اور فرح اور حزن اور فزع اور غم و خجل کی منفعل ہوتا ہے نظیر اون ہیئات موثرہ کی تصورات

نفسانی ہین کہ امور طبیعی اونکو تو ران کرتے ہین اور یہ مقدمہ ہے کہ فلاسفہ نے امکان خوارق عادات کا اوسپر مبتنی کیا ہے اور لکھتے ہین کہ تصورات وہمی کبھی سبب حدوث حادثہ کا ہوتا ہی اور شک نہین ہے اسکے صدق مین لہذا شیخ رئیس نے بیچ قانون کے لکھا کہ اما الذین لہم خوض فی المعرفہ فلا ینکرونہا انکار بالا یجوز وجودہ اور قرشی نی اس باب مین حکایتین لکھی ہین اپنے واقعات سے اور ثقات اور لوگون سے اور ہم تھوڑا اوس سے لکھتے ہین تو اوپر مخالفون کے حجت ہو پوشیدہ نہے کہ تجربہ مین پہونچا کہ وقت مجامعت کے خصوصاً وقت انزال کی جسطرح شکل حسین یا قبیح منظور ہوتی ہے تعمق نظر سے اکثر لڑکا کہ اوس منی سے پیدا ہو مشابہ اوسی شکل کے ہوتا ہے بیچ حسن اور قبح کے نہ بیچ نوعیت کے اسواسطے کہ تصور نفسی بیچ متغیر کرنے نوع کے تصرف نہین کرتا ہے کما لا یخفے اور اسیطرح مشہور ہے کہ کوئی شخص جب کوئی چیز ترش کہاوے پانی منہ مین دیکھنے والے کی ظاہر ہوتا ہے اور دانت اوسکے کند ہوتے ہین اور اسیطرح جس شخص کو رمد ہو دوسرا شخص اگر اوسکو نظر کرے آنکھین اوسکی بھی درد کرتی ہین اکثر اور بدستور اوس شخص کو کہ غلبہ خون کا ہو اور طرف سرخ کے متوجہ ہو سرخ چیز و نکے دیکھنے سے توران کرتا ہے لہذا رعاف والون کو منع کیا ہے دیکھنے سے سرخ چیزون کے اور یہ سب تصورات نفسانی سے ہے اور اسی قبیل سے تبدل مزاج کا بہ تصور مخوفات اور مفرحات کے اور وہ مثال کہ اوسمین احتمال شک کی نہو اور تغیر عظیم دفعتہً ظاہر ہو حال عاشق کا ہے کہ معشوق کے ظلم اور جفا سے درجے سقوط قوت کے پہونچا ہو اور قریب ہلاک کے ہوا ہو جب یکایک دیدار معشوق کا نصیب ہوتا ہے دفعتہً حال اوسکا طرف اصلاح کے عود کرتا ہے اور مزاج مین استقامت ظاہر ہوتی ہے اور اسی قبیل سے ہے کہ کوئی صحت کو تصور کرے یا مرض کو یہانتک کہ وہ تصور کامل ہو پس البتہ موافق اوسکے صحت یا مرض حقیقی عارض ہوتا ہی اور قصہ لڑکون کا اور ملا کا بیچ مثنوی مولوی روم علیہ الرحمتہ کی تونے پڑہا ہوگا اور اسی قبیل سی ہے کہ چلنا اوپر جگہہ تنگ اونچی کے گرادیتا ہے اوس شخص کو کہ گرنیکا تصور کرے ورنہ معتاد لوگ اوپر رسی کی کہ ہوا مین باندہتی ہین چلتے ہین جیسا کہ بازیگرون کو دیکھتے ہین بالجملہ تاثیر امور نفسی کی متیقن او محقق ہی اور تصورات کو بیچ پیدا کرنی حوادث کی دخل تام ہی نہایت وہ کہ باعتبار مقام اور محل کے آثار متفاوت پیدا ہوتے ہین کما ہو ظاہر الفصل الثالث فی الاسباب

سبب معلوم ہونیکے اسکے کہ سبب جنبش خون ہے ... وغیرہ [illegible]

عام خواص و عوام لوگوں کو ... [illegible]

الممرضۃ فصل تیسری مقالہ تیسرے سے ثابت ہے بیچ اون سببون کے کہ مرض کو پیدا کرتے ہین اور معنے سبب مطلق کے اس مقالہ کے شروع مین کیے گئے ہین بیان جو کچھ کہ اس مقام سے علاقہ رکھتا ہے کہا جاتا ہے وتنقسم الی ثلثۃ اقسام اور منقسم ہوتے ہین اسباب ممرضہ تین قسم مین بادیۃ وسابقۃ وواصلۃ ایک اونسے بادی ہے اور دوسرا سابقہ تیسرا واصلہ اور وجہ حصر کی ان تینون مین یہ ہے کہ سبب دو حال سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ بدنی نہوا وسکو بادی کہتے ہین دوسرا وہ کہ بدنی ہو اور بدنی بالاستقرا منحصر ہے بیچ خلطی اور مزاجی اور ترکیبی کے اور سبب بدنی بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ حالت کو واجب کرے واسطے سے اوسکو سابقہ کہتے ہین دوسرا وہ کہ بدون واسطے کے حالت کو پیدا کرے اوسکو واصلہ کہتے ہین اور ہر ایک انسے مفصلاً کہا جاتا ہے فالبادیۃ ہی التی لاتکون خلطیا ولا مزاجیا ولا ترکیبیا پس سبب بادی وہ ہے کہ نہ خلطی ہو اور نہ مزاجی اور نہ ترکیبی بل تکون امرا من الامور الخارجیۃ مثل الہواء الحار بلکہ ہو کوئی امر امور خارج بدن سے مانند ہوا ے حار کے کہ صداع کو پیدا کرے اور مانند ہوای سرد کے کہ استرخا بیچ عصب کے پیدا کرے او من الامور النفسانیۃ کالغضب یا ہو کوئی امر امور نفسانی سے مانند غضب کے کہ موجب گرمی کا ہو بیچ روح کے اور حمی یومی پیدا کرے اور اسی قبیل سے ہین امور نفسانی کہ موجب حمی وغیرہ کی ہون اور شک نہین ہے کہ نفس بدن کے غیر ہے پس جو چیز کہ جانب نفس سے واقع ہو وہ بھی بادی ہے اور بیچ غیر بدنی ہونے کے مانند امور خارجی کے ہے بالجملہ امور خارجی اور امور نفسانی کو بادی کہتے ہین اور اونکو بادی کہنا محتمل تین وجہ کا ہے ایک وہ کہ امور مذکورہ بیچ پیدا کرنے حالت کے شدید الظہور ہین یعنے ظاہر ہوتے ہین طبیعت پر اور غیر طبیعت پر اس سبب سے بادی کہتے ہین اور اوپر اس تقدیر کے چاہیے کہ بادی مشتق ہو بدو وضم بای موحدہ اور سکون دال مہملہ اور واو موقوف سے یعنے ظہور کے دوسری وجہ یہ کہ امور مذکورہ لامحالہ بدن سے خارج ہین مانند بادیہ کے کہ شہر سے خارج ہوتا ہے اس سبب سے بادی نام ہوا اور اس تقدیر کے چاہیے کہ بادی مشتق ہو بیدا سے ساتھہ فتح بای موحدہ اور سکون یای تحتانیہ اور فتح دال مہملہ و الف کے یعنے صحرا کے وجہ تیسری یہ کہ شک نہین ہے کہ امور مذکورہ مبدء امراض کے ہوتے ہین اسواسطے کہ اسباب بدنی مانند امتلاء کے مثلاً البتہ استناد اور نسبت اسباب خارجی سے رکہتے ہین

مانند اغذیہ کثیرہ اور فساد اہویہ کے اور مانند انکے پس انکو بادی کہنا ہوسکتا ہے کہ اس جہت سے ہوا اور اوپر اس تقدیر کے بادی مشتق ہو بدء سے ساتھ فتحہ با موحدہ اور سکون دال مہملہ و ہمزہ موقوف کے معنی ابتدا کے **فائدہ** سبب بادی عام ہے کہ حالت کو واجب کرے بواسطے مانند طعام کثیر کے کہ واجب کرتا ہے امتلا کو بیچ بدن کے اور امتلا واجب کرے مرض کو یا بے واسطہ کرے مانند حرارت ہوا کے کہ موجب صداع کا ہو پہلی صورت میں درمیان سبب بادی کے کہ کثرت طعام کی ہے اور درمیان مرض کے امتلا واسطہ ہوا ہے اور دوسری صورت مین بیچ سبب اور مرض کے کوئی واسطہ نہین ہے حاصل یہ ہے کہ درمیان سبب غیر بدنی اور مرض کے واسطہ ہو یا نہ اس سبب کو بادی کہتے ہین بخلاف سبب بدنی کے کہ اگر اوسمین اور مرض مین واسطہ ہو تو سابقہ کہتے ہین ورنہ واصلہ جیسا کہ مؤلف کہتا ہے والسابقۃ وہی الاسباب البدنیۃ التی تکون بینہا وبین المرض واسطۃ اور سابقہ اور وہ سبب بدنی ہی کہ درمیان اوسکے اور مرض کے واسطہ ہو والواصلۃ وہی الاسباب التی لاتکون بینہا وبین المرض واسطۃ اور واصلہ وہ سبب بدنی ہے کہ نہ ہو درمیان اوسکے اور مرض کے واسطہ مثال السابقۃ الامتلاء للحمی مثال سابقہ کی امتلا ہے واسطے حمی عفنہ کے اسواسطے کہ امتلا واجب کرتا ہے تپ عفنی کو بواسطہ عفونت کے اور تپ کو ساتھ عفنی کے ہمنے مقید کیا کہ حمی یومی کہ امتلا سے ہوتی ہے وہان امتلا سبب واصل ہے اسواسطے کہ درمیان امتلا اور تپ مذکور کے واسطہ نہین ہے کما لا یخفی ومثال الواصلۃ العفونۃ التی یلزمہا الحمی اور مثال واصلہ کی عفونت ہے کہ لازم ہے اوسکو تپ عفنی اسواسطے کہ بیچ عفونت اور تپ کے واسطہ نہین ہے اور اسیطرح امتلا کہ تپ یومی پیدا کرے واصلہ ہے جیسا کہ گذرا ہے **فائدہ** سبب فاعلی اور سبب کے تقدم زمانی ہوتا ہے اور اس تقدیر پر سب سبب کو سابقہ کہہ سکتے ہین لیکن اس سبب سے کہ سبب غیر بدنی کا نام بادی رکھا گیا اور ایک قسم سبب بدنی کا واصلہ بسبب متصل ہونیکے ساتھہ مسبب کی پس قسم دوسری بدنی کی اوسکا نام عام رکھا ہے یعنی سابقہ اور جاننا چاہیے کہ جیسے مرض کے تین سبب ہوتے ہین صحت کے بھی تین سبب ہین مثال سبب بادی صحت کی غذا ہے موافق ہی اور مثال سابقہ کی نضج تام اور مثال واصلہ کی اعتدال مزاج اور استواء ترکیب

وہذہ الاسباب اما ان یحدث سوء المزاج او مرض الترکیب و تفرق الاتصال اور یہ تینون اسباب
یا پیدا کرتے ہین سوء مزاج کو یا مرض ترکیب کو یا مرض تفرق الاتصال کو اور بیان انکا اوپر ہوچکا ہے
اور ذکر اسباب اُن امراض کا کیا جاتا ہے اما سوء المزاج جسوقت مؤلف فارغ ہوا بیان کرنے
اسباب مغیرہ احوال بدن آدمی سے ضروری ہو یا غیر اوسکے اب شروع کیا بیچ ذکر اسباب ہر ایک کے
اجناس ثلثہ امراض مفردہ سے اور کہا کہ اما سوء المزاج فنقول ان اسباب المرض الحار خمستہ لیکن سوء
مزاج پس ہم کہتے ہین کہ تحقیق کہ اسباب مرض گرم کے پانچ ہین اور قول جالینوس کی حرکتہ تجاوز
عن الاعتدال ایک حرکت ہے کہ گذر جاوے حد اعتدال سے تھوڑا تجاوز اور تجوز کو ساتھ قلیل
کے اس سبب سے مقید کیا ہے ہمنے کہ تجوز مفرط سبب برودت کا ہوتا ہے بسبب کثرت تحلیل کے
اور حرکت عام ہے کہ حرکت نفسانی ہو یا بدنی جیسا کہ مؤلف کہتا ہے اما النفسانیۃ یا وہ حرکت نفسانی
ہو کالغضب مانند غصہ کی اور جاننا چاہیے کہ غضب سب حالتین مسخن ہے لیکن اور امور نفسانی احوال
اونکے باعتبار افراط اور عدم افراط کی مختلف ہوتی ہین او بدنیۃ کالمبالغۃ فی الریاضۃ یا بدنی ہو مانند
مبالغہ بیچ ریاضت کی اور یہان بھی مبالغہ غیر مفرط مراد ہے اسواسطے کہ افراط اوسمین باعث تبرید کا ہوتا ہے
بسبب کثرت تحلیل کے او ملاقاۃ حرارۃ بالفعل دوسرا ملاقات کرنا حرارت سے بالفعل کا ہے اور یہان
بھی حرارت غیر مفرط مراد ہے اسواسطے کہ مفرط سردی کی باعث ہے او ملاقاۃ حرارۃ بالقوۃ تیسرا ملاقات
کرنا حرارت بالقوۃ کا ہے مثال اوسکی تناول کرنا غذا کا یا دوا کا کہ بالطبع گرم ہو اور ادویہ کہ استعمال کرنے سے
اور پر خارج بدن کی سخونت پیدا کرتے ہین جاننا چاہیے کہ استعمال دوا گرم کا داخل سے ہو یا خارج
سے سخونت کرتی ہے بسبب کیفیت مسخنہ کے لیکن استعمال اشیاے حارہ کا اوپر ظاہر عضو کی اگر مفرط
مؤدی ہوتی ہے طرف سردی باطن کے بسبب جذب کرنے خون کے اوپر ظاہر کے اسواسطے کہ
سخونت کھینچتی ہے خون کو اوپر محل کے او تکاثف المسام اور سبب چوتھا حرارت کا کثیف ہونا
مسام کا ہے اسواسطے کہ بند ہونا مسام کا سبب احتقان حرارت اور ابخرون کا ہوتا ہے اور یہ امر حرارت
کو زیادہ کرتا ہے اور سبب تکاثف کا خواہ ملاقات اشیاے بارد بالفعل کا ہو مانند پہونچنے سردی کی اور ہواے
سرد کی اور غسل کرنا سرد پانی سے خواہ ملاقات اشیاے قابض کا جیسے نہانا پانی پھٹکی سے خواہ ملاقات پتھر خشک کا
مانند مٹی کی خواہ اور چیز کہ حرارت کو روکی لیکن استعمال کرنا مبردات کا اوپر ظاہر کے اگرچہ افراط سے ہو باطن کو بھی

سمر کرتا ہے کما لا یخفے اور بیچ بعضے نسخون کی والسدد بھی لکھا ہے یعنے سبب چوتھا تکاثف مسام اور سدے کا اور پوشیدہ نرہے کہ اس صورت مین تکاثف کو عام چاہیے رکھنا اور سدے کو خاص اسلیے کہ سدے کو تکاثف لازم ہے اور تکاثف کو سدہ لازم نہین ہے اور معنی سدے کے واقع ہونا ایک جسم کا ہے بیچ عروق تنگ کی اسطرح کہ نکلنے فضول طبیعی کو منع کرے بشرہ سے اور ہوسکتا ہے کہ سدے سے سدہ مسام کا یعنے تکاثف مراد ہوا اور اوپر اس تقدیر کے والسدد عطف تفسیری ہوگا نہ عطف حقیقی اسواسطے کہ عطف حقیقی وہ ہے کہ بیچ معطوف اور معطوف علیہ کی مغایرت ہو از روے معنی لکے والعفونۃ اور سبب پانچوان سخونت کا عفونت ہے اسواسطے کہ عفونت جیساکہ پیدا ہوتی ہی حرارت غریبہ سے حرارت غریبہ کو بھی پیدا کرتی ہے اور علت حدوث عفونت کی حرارت ناری ہے کہ اوپر رطوبات کے کہ ممتنع ہین غلبہ کرے اور جنبش دے اوسکو جنبش غریب پس رطوبات مذکورہ فاسد ہوجاوین اسطور پر کہ لائق اصلاح کے نرہین ساتھہ اوس حالت کے اور جسطرح ہونیچ حالت عفونت کے نوعیت مین فتور نہین آتا ہے یعنے شے عفن اپنی نوع پر باقی رہتی ہے مثلاً خون کہ گندہ ہویا او خلط بعد گندہ ہونے کے بھی وہی ہے کہ تھا مگر یہ کہ شدت حرارت کی عفونت کو مرتبے احراق کو پہونچاوے اس صورت مین جو خلط کہ ہو سودا ہوجاتا ہے اور اپنی نوعیت سے نکل آتا ہے اور یہ اور جیسے بحث عفونت سے خارج ہے اور بیچ بحث حمیات کے کہا جاوے گا جو کچھہ کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ کہ تپ دموی عفنی کا وجود نہین ہے اسواسطے کہ خون جب متعفن ہوتا ہے لطیف اوسکا صفرا اور کثیف اوسکا سودا ہوتا ہے باوجود دو رہونے اوس قول کے کہ ظاہر البطلان ہے بالجملہ جب رطوبت گرم اور متعفن ہوتی ہے ابخرے گرم اوس سے جدا ہوکر اعضا کو کہ ہمسایہ اوسکے ہین گرم کرتے ہین اور اشتعال اور سوزش زیادہ کرتے ہین پس عفونت لامحالہ سبب سخونت کا ہوتی ہے

واسباب المرض البارد ثمانیۃ اور اسباب بیماری سرد کے آٹھہ ہین ملاقاۃ برودۃ بالفعل ایک تو نسی پہونچنا سردی کا ہے کہ بالفعل سرد ہو مانند ہواے سرد کے اور پانی سرد کے اور یہ دونون اسباب برودت سے ہین لیکن بالعرض سخونت کو پیدا کرتے ہین بسبب حقن حرارت کے اور تکثیف مسام کے جیساکہ بیچ اسباب مسخنہ کے شمار کیے گئے ہین وملاقاۃ برودۃ بالقوۃ دوسرا سبب پہونچنا سردی کا ہے کہ بالقوہ سرد ہو مانند اضمدہ اور اطلیہ کے کہ بالطبع مبرد ہین اگرچہ بالفعل گرم ہون

اسباب المرض البارد

اشیا و لفظ ملاقات سے متبادر ہے کہ مبردات مصادقت کریں ظاہر بدن سے لہذا یہ اوسکی
ذیل کے امثلہ ظاہریہ مذکور ہوئے ہین پس اس تقدیر پہ مؤلف نے جو مبردات باطنی کو بیچ اسباب
مبردات کے بیان نہین کیا وجہ اسکی یہ کہنا چاہیے کہ مبردات باطنی بیچ موجب ہونے برودت
کے ظاہر اور واضح تھے اسواسطے کہ جسوقت ملاقات بارد کی ظاہر مین سردی کرتی ہے بدیہی ہے
کہ وہ اوسکا باطن مین لامحالہ سردی کرے گا اور ہوسکتا ہے کہ ملاقات عام ہو خارج سے ہو یا
داخل سے اس صورت مین اور تاویل کی احتیاج نہین ہے وقلۃ الاکل فی الغایۃ سبب تیسرا کم کہانا
ہی نہایت یعنے بہت کم کہانا اور ظاہر ہے کہ جب غذا کم کہاینگے غذا عوض رطوبت متحللہ کے
کافی نہوگی اور تحلل رطوبات کا باعث نقصان حرارت غریزی کا ہے اور نقصان حرارت کا موجب
زیادتی برودت کا اسواسطے کہ حرارت بمنزلہ چراغ کے ہے اور رطوبت بمنزلہ روغن زیتون کی
اور وجود روغن کا جیسا کہ حافظ چراغ کا ہے اپنی ذات سے قطع نظر موانع سے اسیطرح حصول
رطوبات کا حافظ مادہ حرارت کا ہے اور وجہ دوسری یہ کہ بیچ صورت کمی کہانے کے حرارت
طرف تحلیل رطوبت بدنی کے متوجہ ہوتی ہے اور اوسکو فنا کرتی ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ فنا
رطوبت کو فناے حرارت لازم ہے اور فنا ہونا حرارت کا سرد ہونا ہے لامحالہ اور جانین کہ جو غذا ئین
کہ خون اونسے کمتر پیدا ہوتا ہے بیچ حکم قلت اکل کی ہین والافراط فیہ سبب چوتہا افراط کہانے مین ہے
اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب تخمہ اور امتلا کے حرارت عاجز ہوتی ہے ہضم سے اور متعفن
ہوکر منطفی ہوجاتی ہے اور بالضرور برودت زیادہ ہوتی ہے اور نظیر اوسکی بہت روغن ہے کہ چراغ
کو ضرر کرتا ہے والتکاثف المفرط اور سبب پانچوان کثیف ہونا مسام کا ہے بافراط اسواسطے
کہ اس صورت مین بسبب اجتماع ابخرے اور ادخنہ کثیرہ کے حرارت مختنق ہوتی ہے یہان تک
کہ منطفی ہوتی ہے اور سردی بیچ جوہر اعضا کے پیدا ہوتی ہے اور جانین کہ تکاثف بالذات سبب
حرارت کا ہے اور بالعرض سبب برودت کا والحرکۃ المفرطۃ اور سبب چھٹا حرکت ہے بافراط پوشیدہ
نہین ہے کہ حرکت جب کثرت سے ہوگی ہرچند فی الحال مسخن ہوگی لیکن بآل مین سردی لاویگی بسبب تحلیل
حرارت غریزی کی اور عام ہے کہ حرکت عام ہو تمام بدن مین یا ایک عضو خاص اور بدن خاص مین ہو مانند یا صنعت
اور صنعت کی یا نفسی ہو مانند غضب وغیرہ کی یا طبیعی ہو مانند یقظہ کی اور جانین کہ بیچ حق عادت والونکے

وہ افراط کہ بیچ حق غیر معتادون کے ہے افراط نہین ہے بس مرتبہ افراط کا ایک امر ہے نسبی کہ باعتبار
قوت اور ضعف مزاج کے اور عادت کرنے اور نہ عادت کرنے کے مختلف ہوتا ہے ۔ و جو معلوم
ہوا کہ افراط حرکت کی بہ سبب شدت سخونت کے سردی کو پیدا کرتی ہے آخر کو جاننا چاہیے کہ غذا
مسخن بھی یہی حکم رکھتی ہے اور بدستور دواے مسخن کہ خارج سے استعمال کرتے ہین جب مفرط
ہوگی بہ سبب تحلیل کرنے مسامہ کے اور حدت حرارت کے طرف ظاہر کے اور سہولت تحلل کے
سردی کو پیدا کرتی ہے بمنزلہ تنور کے کہ گوشے اوسکے اگر کھول دیوین اور اسی قبیل سے ہے
ملاقات مسخنات کی مانند حرارت نار اور ماہ اور ہوا کے کہ افراط سے ہو اور یہی عمل رکھتا ہے وہ
پانی کہ بالطبع گرم ہو مانند میاہ حمات کے لیکن ادویہ مسخنہ کہ داخل سے مستعمل ہون اور عفونت
کہ بدن مین افراط سے ہوان دونون کو صاحب نفیسی نے کہا ہے کہ کوئی وجہ تبرید کی نہین رکھتے
لیکن کلام صاحب موجز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی باعث برودت کے ہین اسلیے کہ
اوسنے کہا کہ جو چیز تسخین افراط سے کرتی ہے مبرد بھی سخونت اوسکی بالفعل ہو یا بالقوۃ لیکن حق
یہی ہے اور جو نفیسی مین لکھا کہ تبرید ادویہ مشروبہ حارہ کی اور تبرید عفونت کی کوئی وجہ نہین رکھتی ہے
جو خوب فکر کیجائی ہے کوئی وجہ بیچ عدم مفہوم بیت وجہ کے ظاہر نہین ہوتی ہے اسواسطے کہ افراط
حرارت غریبہ کی بواسطہ تحلیل رطوبت غریزی کے حرارت غریزی کو ضعیف کرتی ہے اور ضعف
اوسکا مبرد ہے اور باعث احداث حرارت غریبی کا عام ہے کہ جسطور ہو خارج سے مستعمل ہو
یا داخل سے اور جو وہ کہتا ہے کہ افراط سخونت غذاے مسخن کی برودت پیدا کرتی ہے اس کلام سے
تعجب ہوتا ہے کہ وجہ تبرید دواے ماکولہ حارہ کی کیونکر اوسپر مخفی رہی ورنہ ظاہر ہے کہ تسخین غذا کی
بھی بہ سبب دوائیت کے ہے اسواسطے کہ غذاے مسخن سے غذاے دوائی مراد ہے لامحالہ اسلیے
کہ بیچ غذاے مطلق کے افراط تسخین کی نہین ہوسکتی جیسا کہ اوسکے مقام مین مذکور ہوچکا ہے اور
اگر کہین کہ غذاے مسخن سے سخونت بالفعل مراد ہے ہم کہین گے کہ تناول کرنا اوس غذا کا کہ بالفعل
مفرط الحرارت ہو متعذر ہے اور بحث سے خارج کہ انسان ایسی غذا کو تناول نہین کرسکتا اور اوسپر تقدیر
تسلیم کرنے کے یہ بات بیچ دواے مشروبہ کے کہ بالفعل گرم ہو بھی حاصل ہوسکتی ہے بالجملہ کوئی
فرق درمیان دونون کی ہرگز معلوم نہین ہوتا غذا ہو یا دوا جو حرارت اوسکی مفرط تھی آخر مین سردی کو

پہونچاویگی اسیطرح عفونت مفرط کہ استحالہ حمیات حادہ کا حمی سوداوی سے کرتی ہے اسی قبیل سے ہے والسکون المفرط سبب ساتوان سکون مفرط ہے اور وہ بسبب کثرت رطوبات فضلیہ کے حرارت غریزی کو مخنوق کرکے برودت پیدا کرتی ہے وشدۃ انفتاح المسام سبب آٹھوان کہلنا مسام کا ہے افراط سے جس سبب سے کہ ہوا و ظاہر ہے کہ جو مسام کہل جاوین حرارت بہت تحلیل ہوتی ہے اور اس سبب سے برودت پیدا ہوتی ہے واسباب المرض الیابس اربعۃ اور اسباب بیماری خشک کے چار ہین ملاقاۃ یابس بالفعل ایک اونسے پہونچنا خشکی کا ہی کہ خشک بالفعل ہو مانند آگ اور ہواے گرم کے اور اسی قبیل سے ہے نہر ریت مین اور حمام کرنا قابض پانی سے ویابس بالقوۃ سبب دوسرا استعمال کرنا اوس چیز کا کہ خشک بالقوۃ ہو اور عام ہی کہ داخل بدن مین مستعمل ہو یا خارج مین وقلۃ الاکل سبب تیسرا التقلیل طعام اگرچہ بسبب ضعف ہاضمہ کے ہو اسواسطے کہ کمی غذا کی بسبب کم ہونے بدل ما یتحلل رطوبات کی خشکی پیدا کرتی ہے اور اسی قبیل سے غذا کرنا اوس غذا سے کہ اوسمین غذائیت کمتر ہو اگرچہ مقدار مین بہت کھائی جاوے یا ایسی غذا کھائی جاوے کہ اوس مین غذائیت کمتر ہو لیکن بسبب ضعف ہاضمہ معدہ اور جگر کے ہضم کم ہو یا استفراغ سے نکل جاوے والحرکۃ المفرطۃ سبب چوتھا حرکت مفرط ہے جس طور پر کہ ہو بدنی یا نفسانی یا طبیعی رطوبات کو تحلیل کرتی ہے اور نظیر حرکت طبیعی کی سہر ہے اور سہر جس قدر غیر طبیعی ہو لیکن جو نوم اور یقظہ ایسے امر ہین کہ بالطبع واقع ہوتے ہین اوسکو طبیعی کہتی ہین اور اوپر کہا گیا ہے کہ سہر حرکت سے مناسب اور مشابہ ہے اور نوم سکون سے واسباب المرض الرطب اربعۃ اور اسباب بیماری تر کی بھی چار ہین ملاقات مرطب بالفعل ایک ملاقات تر کرنے والی کی ہی کہ فی الحال مرطب ہو مانند ہواے معتدل کے اور حمام کرنا پانی شیرین سے کہ بہت گرم نہو اور باعتدال ہو اور بعد ہضم کے یا اوپر طعام کے واقع ہو وملاقات مرطب بالقوۃ سبب دوسرا ملاقات مرطب کا ہی کہ بالقوۃ ترطیب کرے مانند دواون کی کہ بالطبع مرطب ہین اور اوپر ظاہر بدن کی استعمال کرین اور رطبات مشروبہ غذا ہون یا دوا اور توجیہ ذکر کرنی ان اسباب کی بیچ بحث اسباب برودت کی معلوم ہی وکثرۃ الاکل سبب تیسرا زیادہ کھانا ہی اور ظاہر ہے کہ بہت کھانے سے اخلاط رطب اکثر پیدا ہوتی ہین اور ظاہر ہی کہ باوجود کثرت طعام کی حال ایسے آدمی کا کہ مانند چارپاون کی ہی دو حال سے

اسباب المرض الیابس

اسباب المرض الرطب

باہر نہیں ہے یا حار البدن ہے یا بارد البدن پہلی صورت میں خون زیادہ ہوتا ہے اور دوسری صورت میں بلغم اور خون اور بلغم لامحالہ مرطب ہیں اور وجہ دوسری یوں کہی ہے کہ اکثار غذا کا اس سبب سے مرطب ہے کہ وہ حرارت غریزی کو چھپا لیتا ہے اور مقرر ہے کہ امر دم مایبنغی بدنکو بدتر رطب ماینبغی سے کرتا ہے والسکون المفرط سبب چوتھا سکون مفرط ہے اور ظاہر ہے کہ بسبب سکون کثیر کے رطوبت بہت جمع ہوتی ہے بدن میں بسبب عدم تحلیل کے کہ حرکت سے ہوتی ہے اور اسی قبیل سے ہے پرہیز کرنا محللات سے اور اسیطرح استعمال منقیات خلط مجفف کا بسبب مائل ہونے مانع الترطیب رطوبت آورکے اور جاننا ہے کہ جو اسباب امزجہ مفردہ کو ذکر کیے گئے ترکیب امکانی ہے اسباب امراض امزجہ مرکبہ کے بھی ظاہر ہوئے مانند حرارت کے کہ ساتھ رطوبت کے جمع ہو یا ساتھ یبوست کے اور اسی طرح برودت کہ مرکب ہو ساتھ ایک کے ان دونوں سے اور ان اسباب کے سبب ہونے کے لیے تین چیز چاہیے ایک کثرت مقدار فاعلی کی دوسری طول ملاقات اوس سبب کی بدن کو تیسرے استعداد بدن کی واسطے قبول کرنے کے یہاں تک اسباب سوء مزاج کے تمام ہوئے اب اسباب سوء الترکیب کے بیان ہوتے ہیں جیساکہ مؤلف کہتا ہے ولنتکلم فی اسباب مرض الترکیب اور چاہیے کہ کلام کریں ہم بیچ اسباب مرض الترکیب کے اور اس سبب سے کہ مرض الترکیب چار قسم ہے مرض الخلقت اور مرض العدد اور مرض المقدار اور مرض الوضع شروع کیا بیچ بیان اسباب مرض الخلقت کے اور وجوہ چار قسم ہے فساد الشکل اور مرض المجاری اور مرض الاوعیہ اور مرض الصفائح شروع کیا اسباب فساد الشکل سے اور اسیواسطے کہا کہ اما فساد الشکل لیکن اسباب فساد الشکل کی اور متغیر ہونا اوسکا مجری طبیعی سے دو طرح پر ہے ایک وہ کہ بیچ اصل پیدائش کی واقع ہو اور اصل خلقت زمانہ ہونے جنین کا ہے بیچ رحم کے اسواسطے کہ اسوقت میں جو بیماریاں اوسپر طاری ہوتی ہیں اسباب باطنی سے اور بعد تولد کے باقی رہیں اونکو مرض خلقی کہتے ہیں دوسرا وہ کہ غیر خلقی ہو اور اسباب ہر ایک کے کہے جاتے ہیں لیکن جو خلقی ہے بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ بسبب قوت کے ہو جیساکہ مؤلف کہتا ہے کہ فہو اما قصور القوۃ المصورۃ پس وہ یعنے فساد الشکل یا قصور قوت مصورہ کا ہے اسطرح کہ ضعیف ہو اور اس سبب سے طاقت نرکھے کہ ہر جزو منی کو صورت عضوی کی دیوے اونس طور پر کہ نوع صاحب منی کی مقتضی ہو اور المغیرۃ یا قصور اور ضعف مغیرہ کا ہے اسطور پر کہ عاجز ہو اوسے

اسباب مرض ترکیب

اسباب فساد الشکل

منی مین تصرف کرنے سے پس طاقت نرکھے کہ ہر جز نطفہ کو کہ بیچ رحم کے حاصل ہوا ہی مرد اور عورت کی منی سے واسطے عضو مخصوص کے مستعد کرے تو حاصل ہو گیا اونمین ایسا مزاج کہ صالح ہو واسطے پیدایش مطلوب کے دوسرا سبب خلقی یہ ہے کہ جانب مادے سے ہو اور یہ بھی دو طرح ہی پہلے وہ کہ بسبب مقدار مادے کے ہو مثلاً مادہ مقدار مین بہت ہو اور عدد طبیعی بڑھ جاوے ظاہر ہونا انگلی زیادہ پانچ عدد سے اسی قبیل سے ہے یا وہ مقدار مین کم ہو اور عدد طبیعی کم ہو جاوے اوس سے کہ چاہیے تھا حاصل ہونا چار انگلی کا یا کم اوس سے نظیر اسکا ہے دوسرا یہ کہ بسبب کیفیت مادے کے ہو مثلاً مادہ غلیظ ہو یا رقیق اوس سے کہ چاہیے پس بواسطے نہ صالح ہونے قوام معتدل کے مادہ اطاعت فعل مصورہ کا نکرے جیسا کہ چاہیے اور فساد شکل کہ جانب مادے سے ہو مولف نے اوسکو کہ نہین کیا بسبب اوسکے ظاہر ہونے کے اور ہو سکتا ہے کہ قصور قوت مصورہ کو ہم عام کرین کہ حقیقۃً ہو یا مجازاً پس جو جانب مادے سے ہے بطریق مجاز کے ہوگا بسبب نہ تصرف کرنے قوت مصورہ کے اوسمین بھی اوپر قصور مصورہ کے حمل کیا جاوے گا اور جو خلقی نہین ہے یعنے بعد خلقت اولی کے واقع ہوتا ہے دو طرح ہی ایک وہ کہ مرضی ہو نظیر اوسکی جذام ہے اور سل لیکن جذام بسبب پھوٹ جانے اعضا کے موذی ہوتا ہے فساد شکل کو اور سل بسبب کم ہونے کے کہ اوس سے ناخن کج ہو کر شکل مین فساد ہوتا ہی اور یہ قسم ظاہر زیادہ تھی مولف نے ذکر نہ کیا دوسرا یہ کہ عرضی ہو یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ وقت جننے کے ہو جیسا کہ مولف لکھتا ہے او اشیاء تقع عند الخروج اذا لم تکن طبیعیا یا وہ چیزین ہین کہ واقع ہوتی ہین وقت نکلنے لڑکے کے کہ نکلنا اوسکا بطور طبیعی کے نہو اور خروج اتصال طبیعی بیچ بیان پیدایش جنین کی بیان ہو چکا اور ظاہر ہے کہ جو لڑکا اوپر غیر وضع مذکور کے نکلے مثلاً پیٹھ کے بھل یا دونون پاؤن کے بھل یا سوا انکی اغلب ہی کہ انصال ورک یا القواے کیہ یا انخلاع کتفین سے شکل مین فساد پڑیگا اور شاید کہ بسبب خروج غیر طبیعی کی بعضے اعضا جنین کی رحم مین پھنس کر ہلاک ہو جاوین دوسرا یہ کہ بعد پیدایش کے ہو جیسا کہ مولف نے کہا کہ او اشیاء تقع عند قمط الطفل یا وہ چیزین ہین کہ واقع ہوتی ہین وقت لپیٹنے لڑکے کے غندق مین اور معلوم ہے کہ جو غندق اعضا لڑکے کی جیسا کہنا لائق ہے لپیٹنے مین دیر تک اوسی ہیئت پر رہین البتہ فساد اعضا مین ہوتا ہے اسواسطے کہ اعضا اوسکے

نرم اور سہل الانعطاف ہین او اشیاء تقع من خارج کسقطۃ او ضربۃ یا وہ چیزین ہین کہ واقع ہوتی ہین خارج
سے مانند سقطہ او ضربہ کے اور اضرار انکا بدیہی ہے او المبادرۃ الی حرکۃ قبل تصلب الاعضاء یا جلدی بیچ
طرف حرکت کے قبل سخت ہونے اعضا کے اسواسطے کہ اس صورت مین ممکن ہے کہ شکل بعض
اعضا کی فاسد ہو اور لپٹ جاوے اوپر بعض اعضا دوسرے کے انتہا مؤلف جو فارغ ہوا ذکر اسباب
فساد شکل سے شروع کیا بیچ اسباب امراض مجاری کے اور اس سبب سے کہ مرض مجری کے تین طور ہوتے ہین
اتساع تضییق انسداد اسباب ان تینون کے علیحدہ بیان کرتا ہے جیسا کہ کہا و اما اسباب اتساع المجاری
لیکن اسباب کشادگی مجاری کے اما ضعف الماسکۃ یا ضعف ماسکہ کا ہے او ظاہر ہے کہ جو ماسکہ اپنی قوت پر
نہ ہے بیچ جمع اور استمساک او قبض اجزاے عضو کے فتور پڑتا ہے اور دافعہ بسبب مغلوب ہونے اوسکے
مانع کے غالب ہوتی ہے بالضرور اتساع بیچ مجری کے واقع ہوتا ہے یہان تک کہ اتساع ماسا ریقا کا کبھی
اوس حد تک پہونچتا ہے کہ بڑے ٹکڑے جگر کے اوس مین آکر دفع ہوتے ہین اسہال سے جیسا کہ
بیچ مرض مجاری کے کہا گیا ساتھ بیان امکان حدوث مجاری جدید کے اور اسباب ضعف ماسکہ کی بہت
ہین او حرکۃ قویۃ من الدافعۃ یا حرکت قوی ہے دافعہ سے اور پوشیدہ نہین ہے کہ جو قوت دافعہ قوت سے
حرکت کرتی ہے اجزاے عضو مین تمدد واقع ہوتا ہے اسطور پر کہ تمام اجزاے عضو کے ہر طرف سے طرف خارج کی
مائل ہوتے ہین اور اتساع مجاری مین ظاہر ہوتا ہے اور یہ دونون سبب بدنی ہین لیکن ضعف ماسکہ
کا بالعرض اتساع پیدا کرتا ہے اور قوت دافعہ کی بالذات او ادویۃ مفتحۃ یا دوائین مفتح ہین کہ استعمال کیجاتی
ہین مانند عاقرقرحا اور دارچینی کے اور مانند انکے دور کرنے والی مادے کی اور کھولنے والی مجاری کی ہوتی ہین
او مرخیۃ یا دوائین مرخی ہین مانند خطمی اور اکلیل الملک اور زلاون کے اور مانند انکے کہ گرم اور تر ہون جیسا
سے اور یہ دونون غیر بدنی ہین لیکن فعل دواے مفتح کا اتساع مین بالذات ہے اور فعل مرخی کا
بالعرض واما اسباب ضیق المجاری فاضداد ہذہ لیکن اسباب تنگی مجاری کے پس ضد اسباب
اتساع کے ہین یعنی قوت ماسکہ کے اور ضعف دافعہ کا اور قابضہ اور مسددہ واما اسباب السدۃ
فہی اما وقوع شئے غریب فی المجری لیکن اسباب انسداد مجاری کے پس وہ یا حصول کوئی چیز غریب
کا ہے بیچ مجاری کے اور عام ہے کہ غریب ہونا اوس چیز کا بالذات ہو مانند حصات کے بیچ مجاری
بول کے پڑے ہون اور ظاہر ہے کہ سنگ ریزہ کہ جنس بدن سے بالذات نہین ہے غریب واقع ہے

اسباب اتساع المجاری

اسباب ضیق المجاری

اسباب السدہ

یا غریب ہونا بیچ مقدار کے ہو مانند ثقل کثیر کے کہ امعا مین واقع ہو یا غرابت اوسکے بیچ کیفیت کی ہو
خواہ غرابت کیفیت کی بسبب غلظت مادےکی ہو یا بہ سبب لزوجت کے یا بسبب جمود کی نظیر
جمود کی بستہ ہونا خون کا ہے بیچ مجری کے اور مثال غلظت اور لزوجت کی ظاہر ہے بالجملہ حاصل ہونا
جسم غریب کا بیچ مجری کے مانع نفوذ اوس چیز کا کہ لائق نفوذ کے ہے ہوتا ہے غرابت اوسکی
جس قسم سے کہ ہو اور التحام المنفذ بہ سبب اندمال قرحۃ فیہ یا فراہم ہونا اور ملنا منفذ کا ہے بواسطے اچھے
ہوجانے قرحہ کے کہ اوس منفذ مین ہو اور انطباق المجری یا ملنا مجری کا ہے اور انطباق تین وجہ سے
ہوتا ہے جیسا کہ مولف کہتا ہے بمجاورۃ ضاغط بسبب ہمسایہ ہونے آماس کے کہ ضغطہ کرے
عضو مجاور کو اور تنگ کرے اوسکی فضا کو اوبتقبض بردشدید یا بہ سبب قبض کرنے سردی مفرط
کے اسواسطے کہ سردی شدید جمع کرتی ہے اجزاے مجری کو سب جوانب سے پس ملجاتے ہین
بعضے اوسکے ساتھہ بعض کے اولشدہ القوۃ الماسکۃ یا شدت قوت ماسکہ سے اسواسطے کہ
ماسکہ جو قوی ہوتی ہے جمع کرتی ہے اجزاے عضو کو زیادہ اوس سے کہ چاہیے بالجملہ مجاورت ورم
کی اور قبض برد کا اور شدت ماسکہ کی اسباب انطباق کے اور انطباق مجری اور التحام منفذ اور وقوع
جسم غریب یہ تینون اسباب انسداد سے ہین جان تو کہ اسباب امراض مجاری کے یہان تک
تمام ہوے اور سبب امراض مجری کے اور اوعیہ کے واحد ہین اور معنی ہر ایک کے بیان
ہو چکے اب اسباب مرض صفائح کے کہ چوتھی قسم مرض الخلقت کی ہے مذکور ہوتے ہین واما اسباب
الخشونۃ فقد یکون من داخل لیکن اسباب ناہمواری اور درشتی سطح عضو کے یعنے کہ کھرے
ہونے پس کبھی ہوتے ہین اندر بدن سے کالمادۃ الحادۃ مانند مادہ تیز کے کہ شدید الجلا ہو
یہ بسبب حدت اور سرعت نفوذ کے رطوبات لزجہ کو کہ اوپر سطح عضو کے واقع ہین
قطع کرے وقد یکون من خارج اور کبھی ہوتے ہین وہ اسباب خارج بدن سے کالدخان والغبار
مانند دہوین اور گرد کے کہ جمع ہوتین اوپر اعضا کے اور بسبب یبوست کے خشونت کو ایجاب
کرتے ہین اوپر جلد کے واما اسباب الملاسۃ فقد تکون لخلط لزج من داخل لیکن اسباب
صفائی سطح عضو کے پس کبھی ہوتے ہین بسبب خلط لزج کے داخل بدن سے اور
ظاہر ہے کہ رطوبت لزجہ جو اوپر سطح عضو کے ملتصق ہوتی ہے بیچ اجزاے عضو کو کچھ پستی اور

بیان اسباب خشونت

بلندی نہین کرتی ہے اور بالعرض صفائی سطح مین ظاہر ہوتی ہے وقد تکون من خارج اور کبھی ہوتے ہین سبب ملاصقت کے خارج بدن سے مثل الشمع المذاب بالدہن مانند موم پگھلانے کے روغن مین کہ اوسکا نام قیروطی ہے اور استعمال اوسکا یہی ہے کہ صفحۂ عضو سے تکاثف کو دور کرتا ہے **تنبیہہ** جو مؤلف بیان کرنے اسباب امراض خلقت سے فارغ ہوئے شروع کیا ہے ذکر اسباب امراض مقدار اور عدد کے اور کہا کہ واما اسباب زیادۃ المقدار والعدد فالکثرۃ المادۃ لیکن

اسباب زیادۃ العدد والمقدار

اسباب زیادتی مقدار اور عدد کے پس زیادتی مادے کے ہین اور میل کرنا جانب جہت غیر محتاج اور عام ہے کہ مادۂ زائدہ اچھا ہو یا بد جیسا کہ مؤلف نے کہا اما الطیبۃ یا نیک ہے یعنی مادہ موجبہ کہ پیدا کرنے والا زیادتی کا ہے مثل اوسکا پیچ بدن کے موجود ہو نظیر اوسکی اونگلی زائد ہے پانچ سے او الردیۃ یا ردی ہے یعنے مادہ کہ زیادتی کو پیدا کرتا ہے مثل اوسکا پیچ بدن کے ہو مانند ثالیل کے اور مانند اوسکے زوائد سے او لشدۃ القوۃ الجاذبۃ یا سبب زیادتی مقدار اور عدد کا شدت قوت جاذبہ کی ہے اور عام ہے کہ قوت جاذبہ بذاتہا قوی ہووے اور جذب کرے مادے کو زیادہ اوس سے کہ چاہیے پس سبب زیادتی مقدار یا عدد کی ہو یا بسبب مدد کرنے دلک کے یعنے ملنے کے اور تضمید مسخنات کے مانند زفت اور خردل کے اور مانند انکے جاذبہ قوی ہوا اور ظاہر ہے کہ استعمال مسخنات کا اوپر ظاہر کے بسبب تحلیل اور توسیع مسام کے اور انتعاش حرارت غریزی کے مدد کرتا ہے جاذبہ کو اوپر جذب مادے کے اوس جانب سے زیادہ اوس سے کہ چاہیے

اسباب نقصان العدد والمقدار

واما اسباب نقصان العدد والمقدار فنقصان المادۃ لیکن اسباب نقصان عدد اور مقدار کے ازروے خلقت کے پس قصور اور کمی مادے کا ہے جس طور سے کہ ہوا وخطاء القوۃ المصورۃ یا خطا کے قوت مصورہ کی ہے اور مسیحی نے کہا کہ خطاے مصورہ کی سبب نقصان کی نہین ہوسکتی ہے اسواسطے کہ جو مادہ کامل ہوا اور غیر ناقص خطاے مصورہ کی اوسین سبب ردارت شکل کی ہوگی نہ سبب نقصان شکل کی اور ردارت شکل کی ہماری بحث سے کہ نقصان مقدار اور عدد کا ہے خارج ہے اور جمہور اس قول کے رد مین کہتے ہین کہ خطاے مصورہ کی باوجود بہت ہونے مادے کے نقصان کو پہونچاتی ہے البتہ اسواسطے کہ جسوقت مصورہ نے خطا کیا اور امتیاز نہ کیا اس امر مین کہ تصویر ایک انگلی کی کرے یا تصویر دو کی یا تصویر کئی انگلیون کی دو وجہ سے باہر نہوگی

لیے

ایک وہ کہ سب مادے کو ایک انگلی مین صرف کرے گی اس صورت مین ظاہر ہے کہ بسبب نہ پیدا ہونے اور انگلیون کے نقصان عدد مین واقع ہوگا دوسری وجہ یہ کہ اکثر مادے کو بیچ ایک انگلی کے انگلیون سے صرف ہووے باوجود تصویر پانچون انگلی کے اس حالت مین ظاہر ہے کہ بسبب عدم تکمیل بعض انگلیون کے نقصان اونکی مقدار مین واقع ہوگا پس حصول نقصان کا خطاے مصورہ متصور ہوا اور اسیطرح ضعف مصورہ کا بھی باعث نقصان کا ہوتا ہے بسبب قادر ہونے نکے اوپر تصویر عضو صالح المقدار کے **فائدہ** از روے تعمق نظر کے بیچ کلام مسیحی کے اور جمہور کی نزاع لفظی ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ مسیحی خطاے مصورہ کو اسباب نقصان سے کہتا ہے باعتبار ذات خطا کے یعنے جسوقت فاعل بیچ مادے قابل کے اثر کرے اگرچہ تاثیر بطور خطا کے ہو نقصان کو وہان بنظر ذات کے دخل نہوگا اور جو جمہور کہتے ہین حاصل اوسکا یہ ہے کہ خطاے مصورہ کے نقصان مین محصور نہین ہے جیساکہ کہا گیا کہ بیچ بعض اعضا کے اکثر خرچ کرتی ہی اور بدیہی ہے کہ جو عضو کہ مادہ اوسمین بہت آویگا زیادتی مقدار مین ہوگی پس اوسکی خطا سے بالذات نقصان نہوا بلکہ حدوث نقصان کا بالعرض ہوا اور یہ بات مبحث سے خارج ہے پس نزاع لفظی ہوئی اور جاننا تو کہ مولف نے اسباب نقصان خلقی کے ذکر کیے اور اسباب نقصان کے کہ بعد خلقت کے خارج سے واقع ہین مانند قطع اور خرق کے یا باطن سے ظاہر ہون اور اجزاے بدن ناقص اور کم کرین مانند مادہ اکالہ کے بسبب ظاہر ہونے کے اونکو ذکر نہین کیا اب بیان کرتا ہے اسباب فساد وضع کو اور وہ قسم چوتھی مرض الترکیب کی ہے اور معنی وضع کے گذر چکے ہین واما اسباب فساد الوضع من مقارنۃ عضو الی عضو آخر او مباعدتہ لیکن اسباب فساد وضع عضو کے نزدیک ہونے سے ایک عضو کے ساتھہ دوسرے عضو کے یا دور ہونا اوسکا عضو سے پس چھٹہ قسم سے باہر نہین ہے جیساکہ مولف کہتا ہے فہی اما مادۃ متشنجۃ یا مادہ کھینچنے والا ہے کہ عصب اور رباط کو کھینچے اور مانع ہو انبساط سے اور مطاوعت قوت محرکہ سے پس عضو کو نہ مقاربت ہو سکے اور نہ مباعدت او مرخیۃ یا مادہ مرخی اور سست کرنے والا ہے کہ منع کرے عضلات کو مطاوعت سے بیچ حرکات ارادی کے پس عضو مسترخی کو قدرت نہو مقاربت کی دوسری عضو سے بالطبع او اثر قرحۃ یا اثر قرحہ کا ہے اور ظاہر ہے کہ کبھی اندمال زخم کا اسطرح ہوتا ہے کہ فساد بیچ موضع کے ہو جاتا ہے اور مقاربت یا مباعدت ممتنع ہوتی ہے اور بیچ

اسباب فساد الوضع

علاج قرحہ پلک اعلے کے اکثر اتفاق پڑتا ہے کہ پلک اینٹھہ جاتی ہے اور اوپر پلک نیچے کے
خوب فراہم نہیں ہوتی او جفاف خلط یا خشک ہونا خلط کا ہے بیچ تفصیل کے اور منع کرنا عضو کو
انبساط اور انقباض سے بدیہی ہے او تحجر یا سخت ہونا خلط کا ہے تفصیل میں اور فرق درمیان جفاف
او ر تحجر کے یہ ہے کہ سبب جفاف کا حرارت ہوتی ہے اسلیے کہ خشک ہونے شے کو فنا ہونا
اجزاے رقیقہ لطیفہ کا لازم ہے بخلاف تحجر کے اور سخت ہونا کہ سبب اوسکا عام ہے حرارت
ہو یا برودت پس تحجر عام او ر جفاف خاص ہے اور بیچ بعض نسخون کے حرف عاطفہ اکیلا
بدون حرف تنویع کے مرقوم ہے اور اس تقدیر پر او تحجر یا عطف تفسیری جفاف کا ہوگا او حرارۃ
یا حرارت مفرط کہ غیر طبیعی ہو بسبب پیدا کرنے یبس کے یا تحریک فضول اور ریح وغیرہ کی افساد
وضع کا کرے تنبیہ یہ سب کہ مذکور ہوا اسباب فساد وضع عارضی کے ہین اور فساد وضع
مولودی بھی ہوتا ہے اسباب مظنونہ سے جیسا کہ بعض لڑکون مین دیکھا جاتا ہے کہ بعضی
انگلیان ملی ہوتی ہین بعض انگلیون سے یہان تک اسباب مرض الترکیب کے تمام ہوے
اب مؤلف شروع کرتا ہے بیچ بیان اسباب تفرق الاتصال کے کہ قسم تیسری امراض مفردکی
ہے جیسا کہ کہا کہ و اما اسباب تفرق الاتصال لیکن اسباب تفرق الاتصال اجزاے عضو کی
دو طرح ہے لہذا کہتا ہے کہ فہی اما من داخل پس وہ اسباب یا داخل بدن سے ہے مثل خلط اکال
مانند مادے خورندے کی کہ بسبب تیزی کی عضو کو کہا لیوے اور تفرق اوسکے اجزا مین ڈالے جیسا کہ
بیچ بعضے جذام کے او محرق یا خلط جلانے والا کہ اوپر عضو کے غالب ہوا ور اوسکے اتصال کو متفرق
کرے جیسا کہ بیچ ذوسنطاریا کبدی کے دیکھا جاتا ہے کہ اجزاے جگر کے متفرق ہو کر ساتھہ براز کے
نکلتے ہین ٹکڑے ٹکڑے بسبب تیزی اور سوزش کرنے مادے کے او لاذع یا خلط کاٹنے والا کہ جدا کرے بعض
اجزا کو بعضے سے او ر لاذع اس مقام مین دال مہملہ او غین معجمہ سے انسب ہے اسواسطے کہ اگر ذال معجمہ او ر عین مہملہ سے ہو
مرادف محرق کی ہوگا پس ذکر کرنا اوسکا علیحدہ کچھہ فائدہ نہین دیتا ہے او صادع یا خلط چیرنے والا خشک کہ شدت
یبوست سے تفرق اتصال کرے اور نظیر اوسکی عارض ہونا تشقق کا ہے یبوست اخلاط سے او ممتلی یا امتلا مددی یا امتلا مدد کرنے والی
کہ تفرق اتصال کو پہونچا دیوے اور اسباب امتلاے مذکور کی بہت ہین ایک یہ کہ شدت او ر کثرت مقدار سے ممتلی
اور ممتد کرے عضو کو او ر متفرق کرے اوسکے اجزا کو جیسا کہ فتق مین ہوتا ہے دوسرا وہ کہ خلط مرطب ہو یا یبس

اسباب تفرق الاتصال

اور حاصل ہونا تفرق اتصال کا امتلاء خلط مرطب سے بسبب ارخاء رباطات عضو کی اور مستعد ہونا اوسکا واسطے ابتلاف کے ہے اور خلط مییبس سے بسبب تخفیف کے تیسرا وہ کہ حرکت دافعہ حرکت کرے شدت سے اسطرح کہ وہ حرکت مجری طبیعی سے خارج ہو اور عضو اوسکا متحمل نہوا اور امتلاء مدفوعہ سے بہت تفرق اوسکے اجزا مین ظاہر ہو جو تھا وہ کہ حرکت اوپر امتلاء کے ہو خواہ حرکت سخت ہو یا غیر سخت اسواسطے کہ حرکت بالذات بسبب تسخین کے حجم مجری کو زیادہ کرتی ہے اور تخلخل بیچ جوہر عضو حاوی کے ڈالتی ہے اور تفرق اجزا کو پہونچاتی ہے پانچوان چلانا ہے اور حدوث تفرق کا اوس سے بسبب تمدد اوعیہ کے ہے کہ امتلا ابخار کو احتباس کرتی ہو اسواسطے کہ چلانا بند کرتا ہے ابخرون کو واما من خارج یا اسباب تفرق اتصال کے خارج سے ہین کالقطع بالسیف مانند کاٹنے کے تلوار سے والمد بالحبل اور کھینچا رسی سے والاحراق بالنار اور جلانا آگ سے وامثال ذلک اور مانند اسکے جو چیز کہ موجب تفرق کی ہوتی ہے مانند مرض اور نہش اور حمل اثقال کے اور سوا انکے تنبیہ جو مولف نے اسباب ہر مرض سے فراغت پائی شروع کرتا ہے بیان علامات مین **الفصل الرابع فی العلامات الدالۃ علی احوال بدن الانسان من جہۃ المزاج** فصل چوتھی مقالہ تیسرے سے ثابت ہے بیچ بیان نشانیون کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر احوال بدن آدمی کے از روے مزاج کے اور یہ نشانیان بہت قسم کی ہین جیسا کہ بیان ہوتی ہین اور بیان معنی علامت کے کیے جاتے ہین جاننا چاہیے کہ علامت بیچ صناعت کے وہ چیز ہے کہ اوس سے استدلال کیا جاوے اوپر ایک حالت کے حالات بدن سے مانند صحت یا مرض یا حالت متوسطہ کے اور بیچ اصطلاح اطباء کے علامت اور دلیل اور عرض تینون قریب قریب ہین معنی مین لیکن قرشی نے کہا کہ نزدیک محققون کے علامت دلیل سے عام ہے اور یہ دونون عرض سے عام تر ہین اسواسطے کہ یہ صحت مین بھی ہوتی ہین اور مرض مین بھی بخلاف عرض کے کہ عرض ہی مین ہوتا ہے اور اطباء نے کہا ہے کہ عرض بہ نسبت طبیعت کے دلیل ہے اسواسطے کہ وہ استدلال کرتا ہے اوس سے اوپر حالت بدنی کے اور بہ نسبت مریض کے عرض ہے اسواسطے کہ اوسکے مرض کو عارض ہوتی ہے اور جانیں کہ علامت دو طرح ہے ایک وہ کہ اوسمین اور حالت مین واسطہ نہو مثال اوسکی نافض یعنے لرزہ ہے اسواسطے کہ وہ نشان اوس تپ کا ہے کہ مادہ اوسکا خارج عروق مین عفن ہوا ہو اور

ظاہر ہے کہ بیچ استدلال لرزے کے تپ مذکور پر کوئی واسطہ نہیں ہے اور اسی طرح باقی علامتیں دال اوپر حالت کے نظیر اوسکی ہین دوسری وہ کہ درمیان علامت اور حالت کے واسطہ ہو نظیر اوسکی وہ علامت ہے کہ دلالت کرے اوس علامت پر کہ وہ دلالت کرے اوپر حالت کے مانند ظاہر ہونے سردی اور کھڑے ہونے بال کے کہ علامت نافض کی ہے پس درمیان سردی اور تپ کے نافض واسطہ ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ دلالت علامت کی اوپر حالت کے تین طرح ہے ایک وہ کہ اوپر حالت ماضی کے دلالت کرے مثال اوسکی نداوت یعنے تری بدن کی ہے ساتھ ضعف اور منخفض ہونے نبض کے کہ اوس سے استدلال کرتے ہین اس امر پر کہ مریض کو پسینا آیا تھا اور اس علامت کو مذکر کہتے ہین اسواسطے کہ یاد دلاتی ہے حالت گذری کو دوسری وہ کہ اوپر حالت حالی موجودہ کے دلالت کرے نظیر اوسکی استدلال نبض وغیرہ سے اوپر احوال موجود اور حاضر کے اور اسکو دال کہتے ہین اور جانین کہ اگرچہ تینون قسم علامت کی دال ہین لیکن اس سبب سے کہ پہلی قسم اور تیسری قسم کا نام خاص خاص ہوا دوسری قسم کا نام عام رکھدیا تیسری قسم وہ کہ اوپر حالت مستقبلہ یعنے آنے والی کی دلالت کرے مثال اوسکی استدلال اختلاج نیچے کی اونٹھ سے ہی اس امر پر کہ قے حادث ہوتی ہی اسکو تقدمۃ المعرفہ کہتے ہین اور سابق العلم بھی اور طبیب کو اوپر حدوث حال آیندہ کے خبر دیتا ہی اسکو تقدمۃ الانذار کہتے ہین مطلقا اور کبھی انذار ساتھہ اخبار بد کی خاص کرتے ہین اور ساتھہ اخبار نیک کی بشارت کو اطلاق کرتے ہین اور ان علامات سے بعضے طبیب کو مفید ہین بسبب ظاہر ہونے اوسکی حذاقت اور کمال کی اور بعضے مریض کو بسبب مطلع ہونے اوس مریض کی اپنی حال پر اور بعضے دونون کو وجد علامتین مزاجی بہت قسم کی ہین مؤلف کہتا ہے وہی علے اربعۃ اقسام اور وہ یعنی نشان دال اوپر حال بدن کے از روے مزاج کے کئی قسم ہین ہر ایک کو ذکر کرتا ہی کہ منہا الملمس یعنے اون اقسام سے ملمس ہی فان الفعل اللامس المعتدل عنہ بالتسخین فی البلاد المعتدلۃ الہوا دل علے الحرارۃ پس اگر منفعل ہو لامس معتدل المزاج لمس سے بسبب تسخین اور حرارت کے بیچ شہرون معتدل الہوا کے دلالت کرتا ہے اوپر حرارت کے اور ضد لامس ساتھہ معتدل المزاج کی اسواسطے ہمنے کہا کہ لامس غیر معتدل کا اعتبار سے ساقط ہے اور درک اوسکا مفید نہین ہے اور اسطرح فائدہ قول مؤلف کا کہ حاصل ہو تا بیچ شہر معتدل کے

خاص کیا ہے ظاہر ہے کہ بیچ شہر شدید الحر کے ملمس مبرد ولن کا بھی گرم دکھلائی دیتا ہے اور یہ
دلیل نہیں ہوتا ہے اوپر حرارت کی وان انفعل عنہ بالتبرید دل علے البرودۃ اور اگر منفعل ہوا لامسہ
ملمس سے تبرید اور سردی کو دلالت کرتا ہے اوپر سردی کے وان استلانہ دل علے الرطوبۃ اور اگر
لامسہ نرم اور لین دریافت کرے ملمس کو دلالت کرتا ہے اوپر تری کے وان استصلبہ دل علی الیبوسۃ
اور اگر سخت اور صلب دریافت کرے لامسہ ملمس کو دلالت کرتا ہے اوپر خشکی کی وان لم ینفعل
عنہ دل علے الاعتدال اور اگر نہ منفعل ہو لامسہ ملمس سے یعنے کوئی کیفیت کو کیفیات اربعہ سے
حس نہ کرے بلکہ معتدل پاوے دلالت کرتا ہے اوپر اعتدال کے اور سب جگہہ وہی بات کہ گذری ہے
اعتدال مزاج لامس سے اور اعتدال شہر سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اعتدال ملمس کا بھی شرط ہے کما لا یخفی
فائدہ جانیں کہ بیچ ہونے رطوبت اور یبوست محسوسہ کے دلیل اوپر رطوبت اور یبوست مزاجی
کے یہ شرط ہے کہ ملموس معتدل بیچ حرارت اور برودت کے ہو اسواسطے کہ ممکن ہی کہ جسم فی نفسہ
خشک ہو اور بسبب حرارت مزاجی کے اوسمین لین اور نرمی ظاہر ہو اسواسطے کہ حرارت طبیعی بیچ اوسمین
جسم کی ہی اور اسیطرح ہو سکتا ہے کہ جسم فی ذاتہ مرطب ہوا اور بسبب برودت مزاجی کے سخت معلوم ہو
اسواسطے کہ تصلب شان برودت سے ہے نظیر اوسکی برف ہے کہ باوجود رطوبت مزاجی کی یابس
محسوس ہوتا ہے پس واسطے تحقق ان دونوں کیفیت کے اعتدال ملموس کا بیچ حرارت اور برودت کے
لازم ہوتا ہے اور اگر کہیں کہ احساس نام منفعل ہونے لامسہ کا ہے محسوس شے سے پس بالضرور
لازم آتا ہی کہ محسوس فاعل ہو اور حال یہ کہ رطوبت اور یبوست کیفیات منفعلہ سے ہیں ہم کہیں گے کہ
جواب اسکا بحث ارکان میں گذرا ہے ساتھہ اختلاف کے کہ درمیان اطبا کے ہے اور صاحب نفیسی نے
اس مقام میں کہا ہے کہ حق یہ ہے کہ رطوبت اور یبوست کیفیات محسوسہ ملموسہ سے نہیں وہ کہ رطوبت
سہولت تشکل اور یبوست عسر تشکل بلکہ سہولت اور عسرت تشکل کیفیات مذکورہ کی لوازم سے
ہیں اور تفسیر انکی ساتھہ لوازم کی مجازا ہی فائدہ اصح طریق بیچ پہچاننے حال ملمس کے یہی ہی کہ مؤلف نے
کہا اور بعضے اس امر پر ہیں کہ معرفت ملمس کی موقوف اوپر لحاظ ملموس معتدل کے ہی جسوقت لامس
معتدل حال ملمس شخص معتدل سے خبردار ہوگا اور ملموس کو اوسپر قیاس کریگا اور جو کوئی کہ بیچ ایک کیفیت کے
کیفیات اربع سے خارج ہوگا اوسکو حکم کرے گا کہ فلانی کیفیت غالب ہے اور یہ طریق صحیح ہے

بشرطیکہ کیفیت ملموس معتدل کی بیچ ذہن لامس کے وقت لمس کرنے اور ملموس کی یاد ہو ومنہا
اللحم والشحم اور بعضے اونمیں سے کہ از روے مزاج کے اوپر حال کی دال ہین گوشت اور چربی ہی فان اللحم
الاحمر ان کان کثیرا دل علی الحرارۃ والرطوبۃ پس بتحقیق کہ گوشت سرخ اگر بہت ہو دلالت کرتا ہی اوپر گرمی
اور تری مزاج کی اسواسطے کہ سبب مادی گوشت کا خون ہی اور شک نہین ہی کہ خون گرم اور تر ہی اور بھی
سبب فاعلی اوسکا حرارت معتدلہ ہے اسلیے کہ تاثیر حرارت سے بیچ خون کی اجزاے لطیف اوسکے تحلیل
اور تبخیر سے چلے جاتے ہین اور باقی منعقد اور سخت ہوتے ہین اور ظاہر ہے کہ جو سبب فاعلی گرم غیر مفرط ہو اور
بھی سبب مادی گرم ہو پس مسبب بطریق اولے گرم ہوگا لہذا بیچ ابدان گرم اور تر کے گوشت بہت
ہوتا ہے اور بارد یابس مین کمتر و لیکون ہناک ملززا او رہوتی ہے وہان سختی یعنے خشونت گوشت
سرخ زیادہ پیوستگی اور مضبوطی اوسمین لازم ہے وان کان یسیرا ولیس ہناک شحم کثیرا اور اگر گوشت
سرخ کمتر ہے اور نہو اوس جگہہ بہت چربی دل علے الیبس والحرارۃ دلالت کریگا اوپر خشکی اور گرمی کے
یعنے تھوڑا گوشت ہونا ساتھہ بہت چربی کے نشان گرمی اور خشکی کی ہے بسبب نہونے مادہ
رطبہ کے اور ہونے علت گرمی کے واما الشحم والسمین فیدلان علی برودۃ والرطوبۃ لیکن چربی اور سمین
پس دونون دلالت کرتے ہین اوپر سردی اور تری کے و یکون ہناک ترہل او رہوتا ہی وہان ترہل و استرخا
یعنے سستی بیچ گوشت کے یعنے ڈھیلاپن بسبب نرمی چربی اور سمین کے اور جاننا چاہیے کہ سبب
مادی شحم اور سمین کا رطوبت اور مائیۃ خون کی ہے اور سبب فاعلی انکا برودت لہذا اوپر اعضاے
سرد کے اکثر ہوتے ہین جیسا کہ بیچ تشریح اعضا کے کہا گیا ہے ساتھہ پیدایش شحم کے اوپر دل کی کہ گرم ہے
اور سمین اجزاے دہنی متمیز ہین کہ اوپر گوشت کے محسوس ہوتے ہین انتہا ہ استدلال کثرت
شحم اور سمین سے اوپر رطوبت مزاجی کی اوس صورت مین ہے کہ ساتھہ اور علامتون کے ملے ہون
مانند تنگی عروق کے اور قلت خون کی اور خاصہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکی صاحب کو وقت بھوک کی ضعف ہوتا ہے
اور بیچ بدون ان چیزون کے ہو اوپر مزاج طبیعی کی نہ دلالت کریگی بلکہ دلیل مزاج اکتسابی کی ہوگی فقلۃ السمین
والشحم تدل علی الحرارۃ اور کمین سمین اور چربی کی دلالت کرتی ہی اوپر گرمی کے اسواسطے کہ حرارت بسبب
پگھلانے کے انکی پیدایش کو مانع ہوگی اور یبس کو انکا لازم جانین بسبب کم ہونے مادی رطبہ کے
وکثرۃ اللحم مع کثرۃ الشحم تدل علے افراط الرطوبۃ اور کثرت گوشت کی ساتھہ کثرت چربی کے دلالت کرتی ہے

اوپر بہت ہونے تری کے بسبب بہت ہونے دونون مادے رطب کے کہ گوشت اور چربی ہین

ومنہا احوال الشعراور بعضے اون اقسام سے کہ اوپر حال کی ازروے مزاج کے دال ہین احوال بالون کا ہے

اور کیفیت جمنے بالونکی بیچ تشریح اعضا کے گذری وسرعۃ نباتہ تدل علے یبس یعنی جلد جمنا بال کا

دلالت کرتا ہے اوپر خشکی مزاج کے اسواسطے کہ جلد جمنا بال کا کثرت مادے سے ہے کہ انجرہ دخانی ہون

اور ظاہر ہے کہ بدون یبوست کے پیدا نہین ہوتا اور اگر جمنا بال کا بہت جلد ہو دلیل اس امر کا ہے کہ گرمی

بہت ساتھ یبوست کے ملی ہے وکثرتہ تدل علے الحرارۃ اور بہت ہونا بال کا دلالت کرتا ہے اوپر

گرمی مزاج کے اسواسطے کہ کثرت خشکی کی بدون بہت ہونے دخانیت کے نہین ہوسکتی اور حصول

اوسکے وافر کا بدون قوت فاعلی کے کہ حرارت ہے نہین ہوسکتا وقلتہ تدل علے الرطوبۃ اور کمی

بال کی دلالت کرتی ہے اوپر تری مزاج کے اسواسطے کہ تری انعقاد کو منع کرتی ہے اور بعض بخار

دخانی کو متصل ہونے سے ساتھ دوسرے کے منع کرتی ہے اور ہونا کمی بال کا دلیل رطوبت کی

اوس تقدیر پر ہے کہ مادہ اوسکی پیدایش کا موجود ہو اسواسطے کہ جس جگہہ مادہ موجود نہو اور دلائل کم

ہونے مادے کی ظاہر ہون کمی بال کی بسبب نہونے مادے کے ہوگی نہ رطوبت مزاجی سے وغلظتہ

تدل علی کثرۃ الدخانیۃ اور غلظت اور گندگی یعنے موٹا ہونا بال کا دلالت کرتا ہے اوپر بہت ہونی دخانیت

کے یعنے انجرے دخانی کہ مادے بال کے ہین اور گذرچکا ہے کہ بہت پیدا کرنا انجرون مذکور کا کام

حرارت کا ہے پس غلظت دلیل گرمی کی بھی ہے اور اگر کہین کہ ہوسکتا ہے کہ سبب غلظت کا

کشادگی مسام کی ہو نہ کثرت مادے کی ہم کہین گے کہ کشادگی مسام کی موجب تحلیل ہونی مادے کے

اور مانع پیدا ہونے بال کی ہے اور اگر ساتھہ کشادگی مسام کے غلظت بال مین ہو دلیل کثرت مادے

کی ہوگی پس دونون صورت مین علتہ غلظت کی کثرت مادے کی ہوتی ہے نہ سوا اوسکے ورقتہ تدل

علے قلتہا اور رقت اور باریکی بال کی دلالت کرتی ہے اوپر کم ہونے دخانیت کے اور وجہ اسکی

ضد اسباب غلظت سے ظاہر ہوتی ہے اور کمی حرارت کی لازم اسکا جانین وجعودتہ تدل علی الحرارۃ

والیبس اور انبوہی اور ژولیدگی بال کی یعنے پیچدار ہونا دلالت کرتی ہے اوپر گرمی اور خشکی کے

اسواسطے کہ نشان حرارت سے تجفیف ہے اور وہ مستلزم ہے تجعید کو اور اسیطرح نشان

یبوست سے ہے کثیر کرنا مواد دخانی ارضی کا اور یہ بھی موجب تجعید کا ہوتا ہے پس گرمی اور

خشکی دونون علامت جعودت کی ہین اور یہ ہو سکتا ہے کہ موجب جعودت کا التواے سوراخ مسام کا ہو
اور فرق درمیان اسکے اور دونون پہلے کے یہ ہے کہ جو التواے مسامات ہوگا ہرگز اوسمین تغیر
ظاہر نہوگا یعنے ایک طور پر رہیگا جوانی اور پیری مین برابر بخلاف دونون پہلے کے یعنے جو
گرمی اور خشکی سے ہو کہ متغیر ہوتے ہین بسبب تغیر مزاج آدمی کے باعتبار اسنان کی جیساکہ دیکھا
گیا ہے کہ پیری مین دور ہوجاتی ہے وہ جعودت کہ جوانی مین ہوتی ہے وسبوطتہ تدل علے ضدذلک
اور راستی اور ہمواری بال کی دلالت کرتی ہے اوپر ضد اوس چیز کے کہ بیچ جعودت کے گذر چکی ہے
یعنے اوپر برودت اور رطوبت کے اسواسطے کہ حدوث سبوطت کا کثرت مائیت سے ہے
جیساکہ بیچ اون درختون کہ بیچ جگہہ کثیر المیاہ کے جمتے ہین دیکھا گیا ہے کہ سید ہے اور لانبے
نکلتے ہین اور جانین کہ بیچ بعضے نسخون قانونچہ کے ذکر سبوطت سے سکوت ہے یعنے ذکر اوسکا
نہین ہے اور اوپر تقدیر صحت کے احتمال ہے کہ نسبت ظاہر ہونے حال سبوطت کے اوسکی ضد سے
کہ جعودت ہے مذکور نہین ہوا وسوادہ علے الحرارۃ اور سیاہی بال کی دلالت کرتی ہے اوپر حرارت
اور یبوست کے بھی اسواسطے کہ کہا گیا ہے کہ پیدایش بال کی بخار دخانی سے ہے اور وہ یعنے
بخار دخانی کالا ہے پس جسقدر حرارت مدخن اکثر ہوگی دخان کالا زیادہ ہوگا وصہوبتہ علے البرودۃ
اور صہوبت بال کی دلالت کرتی ہے اوپر برودت کے اسواسطے کہ نشان غلبہ بلغم کا ہو اور صہوبت
ایک رنگ ہے متوسط درمیان حمرت اور صفرت کے کہ مائل بہ سفیدی ہو وشقرتہ وحمرۃ علی القرب
من الاعتدال اور شقرت یعنے وہ رنگ کہ زردی مائل ساتھہ تھوڑی سرخی کے ہو اور حمرت یعنی
سرخی خالص یہ دونون بیچ بال کے دلیل قرب اعتدال مزاج کی ہوتا ہے اور لفظ تدل
کی سوادسے یہان تک بیچ متن کے محذوف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اگر حرارت غالب ہو بال کو
سیاہ کرتی ہے اور اگر ناقص ہو سفید کرتی ہے اور اگر معتدل ہو بیچ حرارت اور برودت کی سرخی
کرتی ہے یا شقرت لیکن رنگ متوسط مانند سبزی اور کبودی کی بال مین واقع نہین ہوتی ہین
کما لا یخفی وبیاضہ یدل علے البرودۃ والرطوبۃ اور سفیدی بال کی دلالت کرتی ہے یا اوپر تری
اور سردی کے جیساکہ بیچ سن شیخوخت کے بسبب ضعیف ہونے حرارت کی بلغم غلبہ کرتا ہے
اور رنگ بلغم کا مادے بال کو بھی سفید کرتا ہے اپنی غلبہ سے اور سبب تشیب طبعی کا نزدیک اسطالیس

کے یہی ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ سبب اوسکا تکرج ہی کہ مادے بال کا جسوقت بسبب برودت
سن کی سرد ہوتا ہے حرارت اوسکو جلا نہیں سکتی ہی جیسا کہ چاہیے اور اسیطرح نہیں طاقت رکھتی ہی کہ اوسکو
جلد دفع کرے طرف مسام کی پس وہ مادہ دیر تک ٹھہرتا ہی وہان اور سڑجاتا ہی یعنی متکرج ہو جاتا ہے
او رتکرج فارسی اوسکی کرہ بستن ہی یعنے وہ سفیدی ہی کہ اوپر اشیاے رطوبت ناک کی تر ہوا میں پیدا ہوتی ہی
بسبب عفونت کی اور اوسکو ہندی میں پھپھوندی کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ کہتی ہیں کہ جو بخارات مائی بسبب
غلبہ سردی اور رطوبت کی اوپر دخان کے غالب ہوتی ہیں اسواسطے کہ حرارت غریزی اوسکے تحلیل سے
عاجز ہوتی ہی پس بالضرور رایحہ مذکورہ منجمد ہوتی ہین برودت سے نزدیک ظاہر بدن کی اور سفید معلوم
ہوتی ہین نظیر اوسکی سفید ہونا سرکا ہے واما علی الیبس یا اوپر خشکی کی یعنے سفیدی بال کی دلیل سردی
اور رطوبت کی ہی یا دلیل یبوست شدید کی اسواسطے کہ وقت غلبہ یبوست کی رطوبت تحلیل ہوتی ہی او بالی
مین تخلخل پڑتا ہے اور ہوا اوسمین آتی ہی پس بالضرور مائل بسفیدی ہوتا ہے جیسا کہ نبات مین دیکھا جاتا ہے
کہ جب خشک ہوتی ہی سفید ہوتی ہی اور بیچ ناقہون کے اکثر دیکھا گیا کہ بال انکی سفید ہوگئے اور بعد صحت ہونے
اپنی حالت اصلی پر آئے سفیدی بالون کی دور ہوکر اپنی سیاہی پر عود کرتی ہی یا بعد گرنے اون سفید بالون کے
بال سیاہ جمتے ہین اور یہی بیچ نبات کی دیکھا جاتا ہے کہ بعد خشک ہونیکے پھر تر ہوجاتی ہی لیکن شیب
طبیعی کہ اسباب عارضی سے ہوتا ہی بعد اوسکے ظاہر ہونیکے پھرنا اوسکا طرف سیاہی کی محال ہی اور جو بعضے
آدمی اس مقدمے مین حکایتین کرتے ہین مزخرفات صرف ہین لائق اعتماد کے نہین ہین **فائدہ**
جاننا چاہیے کہ بلاد اور اسنان کو بھی بالون مین دخل ہی پس ان بلاد اور اسنان پر نظر کرکے بحیثیت
بالون کے اوپر احوال بدن کے حکم کرنا چاہیے مثلاً شقرت کہ نشان اعتدال کی ہے بیچ حق رہنے والے
غیر زنج کے ہی اسواسطے کہ زنج مین بال زنگیون کے سوائے سیاہ کی نہین ہوتے اسیطرح سقلاب مین
کہ سفیدی بالون کی وہان کے رہنے والون کا نصیب ہے بسبب حاصل ہونے حرارت مزاج کی سیاہی بیچ
بالون کی امید رکھنا چاہیے اسیطرح کثرت بالون کی بیچ سن صبا کی دلیل سوداویت مزاج لڑکے کی بالفعل
نہین ہوتی بلکہ مندرہ ہوتی ہی اسپر کہ بیچ شیخوخت کی مزاج اوسکا طرف سوداویت کے میل کریگا بخلاف کثرت
بالون کی بیچ شیخوخت کے کہ دلیل سوداویت اوسکے مزاج کی بالفعل ہوتی ہی اسواسطے کہ مزاج شیخ کا یابس بالطبع
ہوتا ہی لیکن کثرت بالونکی لڑکے مین بسبب قوی ہونے حرارت کی اور کم ہونے رطوبت کے ہے اور ظاہر ہے کہ جسقدر

سن مین بڑھے گا نقصان بیچ رطوبت کے ظاہر ہوتا ہے اور کمی رطوبت کی کثرت سودا کو لازم ہی کما لایخفیٰ
پس کثرت بالون کی اس سن مین خبر دیتی ہے سوداویت آیندہ سے بیچ مزاج کے نہ اوپر سوداویت
بالفعل کے ومنہا لون البدن فبیاضہ یدل علےٰ قلۃ الحرارۃ اور بعضے اقسام علامتین دال سے اوپر
حال کے ازروے مزاج کی رنگ بدن کا ہے پس سفیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے اوپر کمی حرارت
کے یعنے اوپر سردی کے اسواسطے کہ برودت موجب کمی پیدایش خون اور صفرا اور سوداکی ہے اور
ساتھ اسکے جو خون پیدا ہوتا ہے بیچ مزاج بارد کے بسبب غلظ قوام کے ظاہر ہوتا ہے بدن مین اور متحرک
ہوکر ظاہر بدن مین نہین آتا تو اوسکو رنگین کرے پس بالضرور سفیدی اصلی جلد مین ظاہر ہوتی ہے
اور بیچ بحث اعضا کے مذکور ہوا ہے کہ اعضاے اصلی سب سفید ہین جلد کہ عضو عصبانی ہے
بدستور اعضاے مذکور کے بھی سفید ہے اور علت حقیقی سفیدی جلد کی یہی ہے اور کبھی سفیدی
جلد کی غلبہ بلغم سے بھی ہوتی ہے لیکن فرق اس سفیدی مین اور حقیقی سفیدی مین وہ ہے
کہ بیاض بلغمی ترہل اور نرمی اور نداوت بیچ جلد کے اور شدت ظہور سردی کی بلمس مین لازم ہے
بخلاف سفیدی حقیقی کے اور بھی آثار قلت اخلاط کے سفیدی حقیقی کو لازم ہے وکمودتہ تدل
علےٰ کثرتہا اور کمودت رنگ بدن کی دلالت کرتی ہی اوپر بہت ہونے حرارت کے جانین کہ کمودت ایک
رنگ ہے کہ تھوڑی سیاہی ہو اور مشرق نہو اور یہ قول کہ مولف نے کمودت کو دلیل حرارت کی لکھی ہی خلاف
قول شیخ کی ہی اسواسطے کہ بیچ قانون کے شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ الکمودۃ دلیل علےٰ شدۃ البرد مگر یہ موافق اس
قاعدے کے کہ الحرارۃ القویۃ تدل علےٰ البرودۃ موافقت درمیان دونون قول کے کیجاوے اور
ہوسکتا ہے کہ مولف نے بیچ اسباب کمودت کے شیخ رئیس سے مخالفت کی ہو حقیقت مین سبب
کمودت کا نزدیک شیخ کے کمی خون کی ہے اور ساتھ اس کے بستہ ہونا خون قلیل کا اور مستحیل ہونا
ان سب کا ساتھ سودا کے بھی اور مراد جمود سے بستہ ہونا خون کا بیچ عروق سواقی کی ہی اسواسطے
کہ اگر بیچ عروق کبار کے میل طرف انجماد کے کرے بسبب غائر ہونیکے سبب سفیدی کا ہوگا جیسا کہ
بیچ سفیدی کی گذرا ہی نہ سبب کمودت کا وحمرۃ تدل علےٰ کثرۃ الدم والحرارۃ اور سرخی رنگ بدن کی دلالت کرتی ہی
اوپر بہت ہونے خون اور گرمی کے اور یہ ظاہر ہے لیکن بیچ بعضے نسخون قانونچہ کی خضرت بجاے حمرت کی
مرقوم ہی اور اوپر تقدیر صحت کے دلالت خضرت کی اوپر حرارت کے خلاف ظاہر ہی کہ سبب حقیقی جمود کا بستہ ہونا

خون کا اور میل کرنا اوسکا طرف سیاہی کے ہے ساتھ ملنے بلغم کے خون مذکور سے اور مقرر ہوا ہے
کہ تجمید فعل برودت کا ہے مگر یہ کہ وہ توجیہ کہ بیچ کمودت کی کی گئی ہی یہان بھی کیجاوے اس
صورتمین موافق قول مؤلف کے کہ کمودت کو دلیل حرارت کی کہا ہے ظن غالب یہ ہے
کہ خضرت کو بھی دلیل حرارت کی ہو والغیب عند اللہ سبحانہ یعنے چھپی بات خدا جانتا ہے
وصفرتہ وشقرتہ تدلان علی افراط الحرارۃ اور زردی اور شقرت رنگ خون کی دلالت کرتی ہین اوپر
افراط گرمی کے دلیل ہونا زردی کا اوپر حرارت کے ظاہر ہے اسواسطے کہ نشان کثرت صفرا کا زردی ہے
اور صفرا جب بہت ہوتا ہے رنگ اوسکا اوپر رنگ خون اور جلد کی غالب آتا ہی اور اسیطرح شقرت
کہ پیدایش اوسکی خون رقیق صفراوی سے ہے بدون حرارت کے نہین ہوسکتی لیکن کبھی ہوتا ہے
کہ بسبب کمی خون کے زردی ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ بیچ ناقہون کے دیکھا جاتا ہے اور اس صورتمین
نشان زیادتی حرارت کی نہوگی کما لا یخفے اور فرق درمیان دونون زردی کے یہ ہے کہ زردی پہلی
ساتھ اشراق کے ہوگی اور آثار حرارت کے ظاہر ہونگے بخلاف زردی دوسری کے کہ ان چیزون سے
اوسمین کچھ نہوگی اور آثار قلت خون کے اور پایا جانا نقاہت کا ظاہر ہوگا وسواد علی الحرارۃ اور
سیاہی رنگ بدن کی دلالت کرتی ہے اوپر گرمی کی اور لفظ تدل کی اس جگہہ مذکور نہین ہے
واللون الباذنجان تدل علی البرودۃ والیبوستہ اور رنگ باذنجانی دلالت کرتا ہے اوپر سردی
اور خشکی کی اور رنگ باذنجانی اوس سیاہی کو کہ کبودی سی ملی ہو کہتے ہین اور سبب اوسکا بستہ ہونا خون کا
ہی اور ظاہر ہے کہ فاعل جمود کا سوائے برد کی اور نہین ہی والجصی علی البرد اور رنگ جصی دلالت کرتا ہے
اوپر سردی اور بلغمیت کے اسواسطے کہ جصی عبارت ہے اوس سفیدی سے کہ ساتھ تھوڑی
زرقت کی ہو اور شان بلغم سے پیدا کرنا سفیدی کا ہی اور شان برد سے تجمید ہے والرصاصی علی البرودۃ
والرطوبۃ اور رنگ رصاصی دلالت کرتا ہے اوپر سردی اور تری کے ساتھ تھوڑی سوداویت کی اسواسطے
کہ رصاصی وہ سفیدی ہے کہ تھوڑی سبزی رکھتی ہو مع تھوڑی سیاہی کے پس سفیدی تابع رنگ
بلغم کی اور خضرت جمود خون سے اور میل کرنے اوسکے سی طرف سیاہی کی پس متحقق ہوا کہ علت رنگ مذکور کی
مادہ بلغم کا ہی ساتھ تھوڑی خشکی سوداوی کے اور جو اس رنگ مین یبوست کو دخل تہا بیچ بعضے نسخون کی بجائے
رطوبت کی یبوست لکھی گئی اور نقط بدل کی ان دو جگہہ مین کہ بعد جصی اور رصاصی کی ہی محذوف ہے اب بعضے

رنگ کہ مؤلف نے ذکر نہین کیا کھے جاتے ہین اور وہ ادمت اور عاجی ہے لیکن ادمت کہ اوسکو
حمرت بھی کہتے ہین اور ترجمہ اوسکا گندم رنگ ہے دو طرح ہے ایک وہ کہ ساتھ اشراق کی ہوا اور وہ
دلیل گرمی کی ہے دوسرا وہ کہ ساتھ کمودت کے ہوا اور مشرق نہو اور وہ دلیل برودت کی ہے
علت پہلی کی احتراق اخلاط اور علت دوسرے کی جمود خون کا ہے لیکن عاجی کہ وہ سفیدی ہے
ساتھ زردی کے کہ تھوڑی ہو دلالت کرتا ہے اوپر سردی اور بلغم کے ساتھ تھوڑے صفرا کے
اور بیچ جمع ہونے بلغم کے ساتھ صفرا کے دو وجہ کہی ہین ایک وہ کہ بیت ہوتا ہے کہ مجری مرارہ کا
تنگ ہو اس سبب سے نفوذ صفرا کا اوسمین کمتر ہو اور سبب خون مین ملے ور با وجود اسکے مزاج بارد
بلغمی ہو دوسرا وہ کہ ہوسکتا ہے کہ مزاج بلغمی ہو ساتھ اسکے اغذیہ کہ سریع الاستحالہ بصفرا ہوں
کھائی جاوین پس صفرا پیدا ہوا اور کثرت اوسکی ساتھ برودت بلغمی کے جمع ہو **فائدہ** یہ سب لائل
الوان کی کہ کہی گئی ہین اکثری ہین ورنہ تغیر رنگ کا بسبب جگر اور تلی اور معدہ وغیرہ کی بھی واقع
ہوتا ہے کما لا یخفے لیکن جو کبد سے ہو طرف زردی اور سفیدی کے مائل ہوتا ہے اور وجہ زردی
کی کمی خون کی ہے کہ سوء مزاج اور ضعف جگر کو لازم ہے اور وجہ سفیدی کی غلبہ رطوبات
مائی اور بلغمی کا ہے اور پھر آنا رنگ جلد کا اوپر اصل اپنی کے بسبب کمی خون کے کہ علت رنگ
کی ہے اور جو تلی سے ہو ساتھ زردی کے طرف سیاہی کے مائل ہوتا ہے وجہ زردی کی کمی خون
کی ہے بسبب فساد تلی کی اور وجہ سیاہی کی غلبہ سودا کا ہے اور جو معدے سے ہو متغیر ہونا
اوسکا بھی بمنزلہ حال جگر کی طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے لیکن سفیدی بیچ امراض
معدے کے اکثر ہوتی ہے اور زردی بیچ امراض جگر کے اور اسیطرح بیچ اور بیماریوں کے
دیکھا گیا ہے کہ تغیر رنگ مین ہوتا ہے جیسے بواسیر کہ رنگ کو زرد اور سبز کرتی ہے اور قیاس کر تو
اوروں کو اسپر اور استدلال رنگ زبان سے اوپر مزاج اور دہاور جگر قوی زیادہ ہے اور رنگ انکھ سے استدلال
اوپر مزاج دماغ کی صحیح زیادہ ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ ایک مرض مین بیچ ایک عضو کے رنگ مختلف ہوتی ہین
مثلاً زبان سفید ہوتی ہے اور بشرہ منگلا یا تمام بدن مائل بسیاہی یا سفیدی یا زردی ہوتا ہے جیسا کہ بیچ
بعضے یرقان کے ہوتا ہے اور اسکی تحقیق مین کہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ مجری مرارہ کا کہ طرف امعا کے ہے
بند ہو اور اس سبب سے صفرا نہ نکلے اور ساتھ خون کے ملے اور بدن کو زرد کرے اور بسبب نہ گرنے

صفرا کے اوپر امعا کے برودت معدے اور امعا مین ہوئی اور مزاج انکا سرد ہو کر بلغم انجین بسبب
پیدا ہووے اور بسبب محاذات کے زبان کو سفید کرے پس رنگ منہ یا تمام بدن کا زرد ہوگا اور
رنگ زبان کا سفید اور اسیطرح ہو سکتا ہے کہ یرقان سیاہ بھی زبان کو سفید کرے بسبب کثرت تولد
بلغم کے معدے اور امعا مین جس سبب سے کہ ہو الفصل الخامس فی العلامات الدالہ
علی احوال البدن من جہۃ الاخلاط فصل پانچوین تیسرے مقالہ سے ثابت ہی بیچ اون
علامات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر احوال بدن کی ازروے اخلاط کے اما غلبۃ الدم فیدل علیہا ثقل الراس
لیکن غلبہ خون کا پس دلالت کرتی ہے اوسپر گرانی سر کی والتمطی اور جمیازہ یعنی انگڑائی والتثاؤب
اور فازہ یعنے جمہائی والنعاس اور پینکی وکدورۃ الحواس اور مکدر ہونا حواسون کا والبلادۃ اور کندذہنی
فکر کا وحلاوۃ الفم اور مٹھائی منہ کی وحمرۃ اللون واللسان اور سرخی رنگ بدن اور زبان کی وظہور الدمامیل
والبثور اور ظاہر ہونا دمل اور بثور کا وسیلان الدم من المواضع السہلۃ الانصداع اور بہنا خون کا اون
جگہون سے کہ جلد پھٹ جاتی ہین مانند منخرین اور لثہ کے اور مانند انکے فائدہ غلبہ خون کو لازم ہے
کہ ثقل بیچ بدن کے محسوس ہو اسواسطے کہ خون بدنمین بہت ہے اور قوام بھی اوسکا غلیظ زیادہ
ہے پس وہ جسوقت مقدار سے زیادہ ہوگا گرانی کریگا اعضا پر اور دوسری وجہ یہ کہ کثرت خون کی
حرارت غریزی کو چھپا دیتی ہے اس سبب سے حرارت ضعیف ہو جاتی ہی اور بدن کو جیسا کہ اوٹھانا
تھی نہین اوٹھا سکتی پس بالضرور ثقل معلوم ہوگا اور وجہ تیسری یہ کہ کثرت خون سی رطوبت بیچ ارواح
اور اعصاب کے زیادہ ہوتی ہے اور اس سبب سی کہ رطوبت ضعیف کرنیوالی حرکت کی ہی اوٹھانا
اور حرکت بدن کی اوپر ارواح اور اعصاب کی دشوار ہوتی ہی اور معلوم ہو کہ کثرت بیچ خون کی حقیقۃ ہویا نہ بسبب
حرارت غلیانی کی جوش کرکے کثیر المقدار ہو جاوی اور مراد اس کثرت سی کثرت غیر طبیعی ہی کہ بدون خواہش
طبع کے ہو اور واسطے اغتذاے اعضا کی اصلح نہو اسواسطے کہ اگر کثرت خون کی بہ مقتضاے طبیعت کی
ہوتی اور خون بسبب درستی قوام کے تمام اعضا کو مرغوب ہوتا بسبب خوبی اور رونق بدن کا ہوتی ہے
نہ موجب ثقل کی کما لایخفے اور جاننا کہ وقت کثرت غیر طبیعی کی اکثر ثقل بیچ سر کے معلوم ہوتا ہے
لہذا مولف نے اوسی پر کفایت کی لیکن بیچ بعضے نسخون کی ثقل البدن والراس مرقوم ہی اوپر تقدیر صحیح ہونے کے
ظاہر ہونا اسکا بدیہی ہی اور وجہ زیادتی ثقل سر کی یہ ہے کہ سر صاحب تجاویف ہی اور صعود ابخرون کا

علامات غلبہ الدم

اوسکی طرف ہمیشہ ہوتا ہے پس جسوقت خون مین کثرت ہوئی ظاہر ہے کہ بسبب حرارت کی صعود کرنا
بخار کا زیادہ ہوگا اور اس سبب سے کہ بخار مذکور بسبب غلظت مادے کے مائل طرف غلظت کی
ہے اور بیچ افضیہ سر کے بدستور تجاویف موجود ہین ٹھہراو ابخرون کا زیادہ اور دیر تک ہوگا وہان
اور بایضرور ثقل زیادہ محسوس ہوگا مگر وہان کہ صفرا ساتھہ خون کے ملا ہو کہ اس صورت مین بسبب
لطافت بخار کے ثقل بیچ سر کے بہ نسبت ثقل امتلاے دموی صرف کے کمتر ہوتا ہی اور جس طور سی ہو
گرانی سر کی بنظر گرانی بدن کے زیادہ ہوتی ہے اور بیچ اصول آنکھون کے اور بیچ صدغین کی بہ نسبت
اور اجزاے سر کے زیادہ معلوم ہوتی ہی اور وجہ کثرت احساس ثقل کی بیچ اصل آنکھون کی یہ ہے کہ اعصاب
آنیوالے اس طرف کے نرم زیادہ ہین اور اوپر ارواح بہت کے مشتمل ہین اور فضاے مجوف سے اس طرف
ممتد ہوئے ہین اور اس سبب سے میل ابخرون کا اس طرف بہت ہے اور عصب اور روح یہان
منفعل زیادہ ہین اور کہا گیا کہ جس قدر بیچ روح اور عصب کے رطوبت زیادہ ہو اوٹھانا عضو کا دشوار
زیادہ ہوتا ہے اور وجہ کثرت ثقل کی بیچ صدغین کے وہ ہے کہ اکثر عروق صاعد انہین دونون
جہت سے نکلتے ہین اور جمع ہونا رگون کا کہ خون سے بہری ہون بیچ ایک موضع کی لامحالہ باعث
احساس ثقل کا ہوتا ہے نزدیک کثرت خون کے لیکن سبب تمطی پس ہونا عضلات بدن کا
بخار سے اور متحرک ہونا طبیعت کا اوپر اونکے دفع کے ہے اور تمطی ایک حالت ہی کہ آدمی کو اور حیوانات
کو مضطر کرتی ہے واسطے دراز کرنے اعضا کے اور سبب تثاوب کا امتلاے عضلات فکین کا اور
متحرک ہونا طبیعت کا طرف کھولنے مُنہ کے واسطے دفع کرنیکے اور تثاوب خمیازہ ہے اوپر مذہب
اصح کے اور سبب نعاس کا اور کدورت حواس کا اور بلادت فکر کا صعود ابخرے غلیظ دموی کا ہی
اوپر سر کے اور ظاہر ہے کہ مادہ ان سب اسباب کا غلط دموی ہے اور دلائل بدستور خواص خلط سے
ظاہر ہین اور اس سبب سے کہ زبان نحیف اور متخلخل اور کثیر العروق ہی ظاہر ہونا سرخی کا اوسمین اکثر ہوتا
اور اسیطرح اور رنگ لہذا رنگین ہونا اوسکا اکیلا مؤلف نی ذکر کیا اور وجہ دلائل کہ اوپر خلط خون کے گواہی دیتی ہین
اور مؤلف نی اونکو ذکر نہین کیا بسبب ظاہر ہونیکے بہت ہین اونمین سی ایک مزاج ہی کہ گرم اور تر ہو واسطی
کہ بیچ ایسی مزاج کی جلد تر خون زیادہ ہوتا ہی دوسرے مقدم ہونا اون تدبیر گذری ہی کہ خون کو زیادہ کرنیوالی
ہون مانند ہمیشہ تناول کرنا گوشت وغیرہ کا اور تیسری فصل سال کی ہی مانند ربیع کی کہ اوسکا خاصہ جنبش دینا

مواد کا اور پیدا کرنا خون کا ہے اور چوتھی سن ہے اور وہ سن فتی اور شباب مین اسواسطے کہ اس عمر مین امراض خونی اکثر ہوتے پانچوین عادت ہی یعنے معتاد ہونا امتلاے خون سے چھٹے بہت زمانہ گذرنا فصد کرنے سے خضاب وخضاب بیج اوس شخص کے کہ اوسمین پیدایش خون کی بہت ہو ساتوین دیکھنا سرخ رنگ چیزون کا بیچ خواب کے اسواسطے کہ مقرر ہوا ہے کہ روح متکیف ہوتی ہی رنگ خلط غالب سے پس شبح جس چیز کے آگے قوت حاسہ کی آویگی اوسی رنگ پر یعنے رنگ خلط غالب پر معلوم ہوگی اور اگر راسخ ہونا کیفیت کا بیچ روح کی قوی زیادہ ہے بیچ بیداری کی بھی تخیلات اوسی رنگ کے متخیل ہونگے اور آٹھوین امتلاے نبض کا نبض کا اور سرخ ہونا پیشاب کا ہے **فائدہ** جو کچھ علامات غلبہ خون سے کہا گیا ہے بعض اونسے خاص ہین اور بعضے غیر خاص اور ظاہر ہونا قلت یا کثرت آثار کا بسبب قلت یا کثرت مادے کے ہے اور اسیطرح خفت اور شدت اونکی اور ساتھہ اسکے واسطے ظاہر ہونے ہر علامت کے رفع ہونا موانع کا لازم ہی مثلاً سرخی نشان خون کی ہو لیکن بشرطیکہ خون بسبب غلاظت کے مائل طرف غور بدن کی نہو اسواسطے کہ بہت ہوتا ہے کہ خون مین فساد ہوتا ہے اور اثر اوسکا بدن مین ظاہر نہین ہوتا لما قلنا اور اسیطرح اور جگہہ بھی اور یہ بات بیچ علامات تمام اخلاط کے یاد رکھنا چاہیے اور جس جگہہ کہ مخالف بیچ علامتون کی پڑے اور قراین سے تنقیح کرکے حکم کیا چاہیے اور علامات خاص کو ہاتھہ سے نہ کھونا چاہیے اور علامات ایک ایک خلط سے کہ ساتھہ اور اخلاط کے مشترک نہین ہین وہی علامتین خاص علامتین اوسکی ہین اسواسطے کہ خاصہ شئے کا وہ ہے کہ اوس شئے کے غیر مین نہ پایا جاوے اور اگر کوئی مانع ظہور علامات خاص کو منع کرے اس سے وہ علامات خاص ہونے سے نہین نکلتے ہین کما لا یخفے اور جسوقت غلبہ بیچ خلط کے یا بیچ زیادہ کی پایا جاوے آثار مخصوصہ ہر ایک کے جمع ہونے سے دریافت کرسکتے ہین **واما غلبۃ**

البلغم فیدل علیہا بیاض اللون و الترہل و لین الملمس و برودتہ و کثرۃ الریق و قلۃ العطش الا اذا خالط الصفر وضعف الہضم و الجشاء الحامض و کثرۃ النوم و البلادۃ

لیکن زیادتی بلغم کی پس دلالت کرتی اوپر اسکے سفیدی رنگ کی اور سستی گوشت کی اور نرمی بشرہ کی اور سردی اوسکی اور بہت ہونا پانی منہ کا اور کم ہونا پیاس کا مگر یہ کہ اوسمین صفرا مل جاوے اور آثار بلغم سے ضعف ہضم ہے اور ڈکار ترش اور بہت آنا خواب کا اور کند ہونا فکر کا لیکن سفیدی رنگ کی بسبب غلبہ سفید مادے کے کہ بلغم ہی اور اسیطرح ترہل اور لین ملمس کی بسبب رطوبت کے اور برد ملمس کا بہ سبب برودت سکے ہے

لیکن کثرت ریق کی بسبب کثرت صعود کرنے رطوبات بدن کے ہے طرف مُنہ کی اور بھی کثرت کھینچنے رطوبات کی دماغ سے طرف مُنہ کے اور نہ جذب معدے کا اون رطوبات کو اسواسطے کہ معدے مین جسوقت رطوبت ہوتی ہے مُنہ کی رطوبت کو نہین کھینچتا ہی ورنہ اوسکا یہی کام ہی کہ بسبب گرمی کی ہمیشہ جذب کرتا ہے رطوبت منہ کو اور تنشف کرتا ہے اور کمی پیاس کی بواسطہ برودت اور رطوبت مادے کی ظاہر ہے لیکن مطلقاً نہین ہی بلکہ شرط یہ ہی کہ پیاس بسبب بلغم شور کے نہو جیسا کہ خود مؤلف نے کہا ہی اور مکرر بیان ہوا ہے کہ علت ملوحت بلغم کی ملنا صفرا کا ہے بلغم مین لہذا بلغم شور پیاس پیدا کرتا ہے لیکن برتبہ پیاس صفرا کے نہین پہونچتا ہے اور اوسکا خاصہ ہے کہ سرد پانی سے ساکن نہووے اگر پیاسے رہنے پر صبر کرین یا جرعہ جرعہ گرم پانی پئین ساکن ہوجاوے اور بدستور اگر بادیان کو سرد پانی مین پیسکر پئین بخلاف پیاس صفراوی کی کہ سواے تبرید کے اور کوئی چیز اوسکو فائدہ نہین کرتی ہے لیکن ضعف ہضم اور جشاے حامض بھی نشان برودت مادے مرخیہ کا ہے یعنے بلغم کا اسواسطے کہ جودت ہضم کی حرارت سے ہوتی ہے اور جشاے ترش اوس ضعف ہضم کو کہ بسبب بلغم کے ہو لازم ہے بسبب ضعیف ہونے تصرف حرارت کے اور مقرر ہوا ہے کہ اقوی ترین اسباب ترشی کا نقصان تاثیر گرمی کی ہی لیکن کثرت نوم کی اس سبب سے ہی کہ بلغم بسبب لزوجت کے بند کرتا ہے مسالک روح نفسانی کو اور منع کرتا ہے روح نفسانی کو متوجہ ہونے سے طرف ظاہر بدن کے اور ساکن رکھتا ہے اوسکو باطن مین اور یہی نوم ہے لیکن بلادت پس بدیہی ہے کہ مضر ترین اشیا مین واسطے ذہن کی بہت ہونا رطوبت کا ساتھہ برودت کے ہے اور مؤلف نے کہ اون علامات کو ذکر نہین کیا اونسے سفیدی رنگ کی ہے اور سبب اوسکا سفیدی خلط غالب کا ہے اور برد مزاج کا دوسری کسل اعضا کا ہے بسبب ثقل امتلا کی ساتھہ برودت کے کہ منافی حرکت کے ہے اور بسبب رطوبات کے کہ مرخی اعضا ہے لہذا استرخاے اعصاب پیدا کرتے ہین اسواسطے کہ قوت اعصاب کی یبوست سے ہے خصوصاً کہ ساتھہ گرمی کی ہو اسی سبب سے صفرا مین ثقل معتد بہ محسوس نہین ہوتا لیکن ثقل بیچ بلغم کی زیادہ تر ہے ثقل دم اور سوداسے اوس سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہی اور تیسری سستی

اور عادت اور فصل اور تدبیر مقدم اور صناعت اور بیچ خواب کے چیزین سفید مانند پانی اور برف وغیرہ کی دیکھنا اور چوتھی نرمی نبض کی ہی بسبب زیادتی رطوبت کے اور بطوء اور تفاوت نبض کی بسبب بیرودت کے

اما غلبۃ الصفراء فیدل علیھا صفرۃ اللون و العینین و مرارۃ الفم و خشونۃ اللسان و یبس الفم و المنخرین و شدۃ العطش و ضعف شھوۃ الطعام و الغثیان و القشعریرہ

لیکن غلبہ صفرا کا پس دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے زردی رنگ بدن اور آنکھہ کی اور تلخی منہ کی اور درشتی زبان کی اور خشکی منہ کی اور سوراخ ناک کی اور افراط تشنگی کی اور نقصان بھونک کا اور برہم ہونا دل کا یعنے متلی اور رونگٹے کھڑے ہونا لیکن زردی رنگ اور آنکھہ کی بسبب زیادتی خلط زرد کی ہی یعنے صفرا کی لیکن کڑوائی مونہہ کی بسبب کڑوائی مزے مادے صفرا کی اور کھرکھرا ہونا زبان کا اور خشکی مونہہ کی اور منخرین کی بسبب حرارت اور یبوست مادے مذکور کی ہی اور شدت پیاس کی بسبب قوت حرارت اور یبوست کی ہی کہ نقصان رطوبت کرتی ہے پس طبیعت بسبب بجھانے حرارت کے اور حاصل کرنے رطوبت کی پانی کو طلب کرتی ہے اور فرق درمیان عطش صفراوی اور بلغمی کی بیچ آثار بلغم کی کذرا ہے لیکن ضعف اشتہا کا اس سبب سے ہوتا ہی کہ صفرا بسبب حرارت کے فم معدے کو مسترخی کرتا ہی اسلیے کہ بیچ مقدمہ اس کتاب کی کہا گیا ہی کہ باعث اشتہا کا گرنا سودا کا ہے اوپر معدے کی اور سودا کہ بارد اور عفص اور حامض ہی اجزاے فم معدے کو جمع کرتا ہے اور لذع کرتا ہی اور اس کیفیت کا نام جوع اور امتصاص ہی یعنے جسوقت کہ عروق جگر اور معدے وغیرہ کی آپس مین بسبب خالی ہونیکے مص کرتے ہین اوسکو بھی جوع کہتے ہین اور عروق بدنسے بھی خلل تمام رکھتے ہین جیسا کہ کہا گیا پس حرارت غیر طبیعی مبطل جوع کی ہو گی اوسی سبب سے کہ ہمنے بیان کیا اور بھی ہوسکتا ہی کہ بسبب حرارت کی رطوبت اطراف کی پگھل کر اوپر سر معدے کے آتی ہی اور فم معدہ مین رخاوت پیدا کرتی ہی اور ظاہر ہے کہ جو کثافت اجزاے معدہ کی سبب بھونک کی ہی رخاوت اوسکی سبب نقصان بھونک کا ہوگی اور اسی سبب سے کہ متلی بھی مادہ صفرا کا لازم ہی لیکن قشعریرہ بسبب لذع الجزء حار صفراوی کی ہی اوسمین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سوئی چبھتی ہی اور سبب اوسکا تیزی مادی کی ہی اور اسی سے بھی فرق کر سکتے ہین قشعریرہ بلغمی اور صفراوی مین اور وہ علامتین کہ کتاب مین نہین ہین منجملہ اونکی لذت لیتا ہے باردے اور مبردات سے ہی اور سرعت اور تواتر نبض کی ہی اور قبض صفراوی دیا سیرنا ہے

علامات غلبہ الصفرا

اور مقدم ہونا تدبیرین صفرا کی زیادہ کرنیوالی ہین اور سن اور مزاج اور عادت اور بلد اور وقت اور پیشہ
گواہ ہونا اور بیچ خواب کے آگ اور مانند اوسکے چیزین زرد دیکھنا ہی اور اگر زیادہ غالب زیادہ ہو ہوسکتا ہی
کہ بیچ بیماری کی بھی اوسیطرح تحمیل ہوتا ہے اور رنگین ہونا پیشاب کا ہی برنگ نارنیت کی اور مانند
اوسکے لیکن کبھی ہوتا ہی کہ صفرا طرف سر کے یا طرف ظاہر اعضا کے مائل ہوتا ہی اس صورتمین زردی
پیشاب مین ظاہر نہین ہوتی ہی اور اسیطرح جو آثار نسبت ہر عضو کی کہے گئے ہین بدیہی ہی کہ شدت او
خفت ظاہر ہونا اوسکا اوسمین بسبب کثرت اور قلت توجہ مادے مذکور کی ہوگی اوسطرف و اما علامة

السوداء فیدل علیہا تحل البدن و کمودتہ و سواد الدم و غلظتہ و زیادۃ الفکر و لذع المعدۃ و الشہوۃ الکاذبۃ
و البول الکمد الاسود و الاحمر الغلیظ و لون البدن اسود و ازب لیکن زیادتی سودا کی پس دلالت کرتی ہی
اوپر اوسکے لاغری اور خشکی بدن اور تیرگی بدن کی اور سیاہی خون کی اور غلظت اوسکی اور زیادتی فکر اور
اندیشہ بیہودہ کی اور تیزی فم معدے کی اور بھونک جھوٹی اور پیشاب تاریک اور سیاہ اور سرخ غلیظ القوام
اور ہونا بدن کا سیاہ اور بالون سے بھرا ہوا لیکن خشکی بدن کی بسبب ارضیت اور یبوست مادے کی ہی
اور مادہ صفرا کا بھی اگرچہ خشک ہی لیکن اسقدر خشکی بدن مین پیدا کرنا اسواسطے ہی کہ خشکی اوسکی کمتر ہے
بسبب خشکی سودا کی اور بھی جو صفرا گرم ہی پس بسبب حرارت کی رطوبات کو بہا دیتا ہی اور رطوبت مانع
ہوتی ہے تحل کو لیکن کمودت بدن کی اور سیاہی اور غلظت خون کی بسبب غلبہ مادے سیاہ کی یعنے سودا
کے ہے لیکن زیادتی فکر اور وسواس کی سودا کی شان سے ہی اسواسطے کہ سودا جو زیادہ ہوتا ہے بخار
اور دخان اوس سے اوٹھتا ہے اور وہ روح مین مانع اشراق اور نورانیت روح کو مکدر کرتے ہین اور
بسبب پیدا کرنے تاریکی کے روح مین وحشت پیدا ہوتی ہے اور نتیجہ اوسکا وسواس ہی پوشیدہ نرہے
کہ روح جوہر نورانی ہے لہذا بسبب مناسبت کی نور اور ضو سی انس اور سرور اور بسط اوسمین واقع ہوتی ہین
اور ظلمت اور تاریکی سی غم اور خوف خصوصا کہ ظلمت خارجی ہو کہ ہمیشہ اوس سی بیچ قبض اور غم اور وحشت
کی رہتی ہے بسبب نہ مناسب ہونیکے اور بسبب ضدیت کے درمیان نور اور تاریکی کی ہے
لیکن لذع فم معدہ کا اور اشتہاے کاذب بسبب کثرت گرنے سودا کی ہے اوپر سر معدے کی خصوصا کہ سودا طحالی
شدید الدام ہو اسواسطے کہ سودا اگر ردی ہو تو توجہ طبیعت کی اکثر اوپر اوسکے دفع کرنیکے ہوتی ہی اور اس صورتمین
سودا کہ بیچ طحال کے ہے اکثر دفع ہوتا ہے طرف امعا کے اور کمتر جذب ہوتا ہے طرف معدے کے

علامات غلبہ سوداء

پس یہہ جذب سوداکے طرف معدے کے خالی ہونا اوسکا بہت ردی ہونیسے عذرہ رہوتا ہے اوس
سبب سے کہ ہمنے بیان کیا ہے لیکن سیاہی اور گدورت پیشاب کی ظاہر ہے کہ رنگ خلط سے
ہے کہ بسبب زیادتی اوس خلط کی ظاہر آئی ہی اور سرخی پیشاب کی باوجود غلبہ سوداکے دلیل
اسکی ہے کہ سودا موی ہے اور غلظت پیشاب کی بسبب غلیظ ہونے قوام مادے کے ہے
لیکن جب تک نضج نہین پاتا ہے پیشاب رقیق نکلتا ہے اور بعد نضج کی طرف غلظت کی مائل
ہوتا ہے بسبب دفع کرنے طبیعت کے مادے کو اور جانین کہ اگرچہ یہہ غلبہ بلغم کے بہی پیشاب غلیظ ہوتا ہے
لیکن یہہ غلبہ سوداکی بہت غلیظ ہوتا ہے اور سیاہی بدن کی بسبب زیادتی مادہ کورکی ہی اور بہت ہونا
بالون کا بسبب کثرت دخانیت کے فائدہ یہہ بعضے نسخون کے بجاے کون کی لون مرقوم ہے
ساتھہ حذف کرنے مرکز کے اور اگرچہ اس تقدیر پر معنے حاصل ہین لیکن واسطے ازب کی لفظ کو وہ مقدر
کرنا چاہیے تو معنی درست ہون اے لون البدن اسود وکونہ ازب اور یہہ صورت پہلی کی حاجت اس
تقدیر کی نہین ہوتی ہی اور یہی اصح اور اوضح ہی اور دلائل سودا سے ظاہر ہونا امراض سوداوی کا ہی
مانند بہق اسود اور جرب یابس اور علل طحال کی اور مانند انکے اور اسیطرح سن اور عادت اور بلد اور
فصل اور مزاج اور تدبیر گذشتہ اور پیشہ اور دیکھنا چیزون سیاہ کا یہہ خواب کے مددگار ہوتا ہے
انتباہ علامات اخلاط کی کہ کہے گئے کبھی ہوتا ہے کہ وہ سب ظاہر ہوتی ہین اور کبھی بعضے ویسے
اور بعضے نہین ظاہر ہوتے اور بعضے ایسے خاص ہین اور بعضے غیر خاص جیسا کہ یہہ آخر ذکر آثار خون کی
یہہ مقدمہ اسی فصل کے کہہ چکے ہین ساتھہ بہت فوائد کے **المقالة الرابعة فی النبض**
والتفسرة وہی تشتمل علی فصول مقالہ چوتھا ثابت ہے یہہ بیان نبض اور قارورہ کے
اور وہ متضمن ہی اوپر تین فصل کے اور جاننا چاہیے کہ پہچاننا نبض اور قارورے کا اہم مطالب اس
علم سے ہے اسواسطے کہ اطلاع اوپر احوال اعضاے باطنی کی موقوف اوسپر ہوا یہہ اکثر امر کے
اور نبض دال زیادہ ہے اور اشیاسے اوپر حال قلب کے اور قارورہ اوپر حال جگر اور اون اعضا کے
کہ مجہول کی ہین اور نبض یہہ اصل لغت کی رگ کی حرکت کو کہتے ہین اور یہہ اصطلاح کی عبارت ہے
اوس چیز سے کہ مؤلف نے ذکر کیا ہے لیکن تفسرہ قارورے کو کہتے ہین یعنی شیشہ کہ اوسمین پیشاب لیکر
طبیب کے سامنے پیش کرتے ہین اور اوسکو دلیل بہی کہتے ہین اور اطلاق ان لفظا کا اوپر بول کی منجملہ

المقالة الرابعة في النبض والتفسرة

تعلیم پہلی بیچ نبض کے

التسمیہ حال کے ہے بنام محل کے اور یہ مقالہ کہ ذکر نبض و تفسرہ کا اوس مین ہی دو تعلیم مین بیان کرتے ہین پہلی تعلیم بیچ نبض کے اور دوسری تعلیم بیچ تفسرہ کی اور فصلتین ہر ایک کی اوسکے ذیل مین لکھی جاتی ہین مفصلاً انشاء اللہ تعالی تعلیم پہلی بیچ نبض کی یہان کئی چیز کہ بعضی اونسے موقوف علیہ معرفت نبض کی ہین اور بعضی لوازم اور شرائط اوسکے سے شروع کیا جاتا ہی تا اکثر بیچ ذکر کرنے فصل نبض کی مددگار ہون پوشیدہ نرہے کہ اصابع نباض کے چاہیے نرم اور لطیف ہو تو خوب حس کرے اور نباض معتدل المزاج اور سلیم الذہن اور صحیح الطبع ہو نو قیاس اوسکا لائق اعتماد کے ہو اور نبض اوسوقت دیکھیںن کہ دکھلانیوالا نبض کا ہم اور غم اور فرح وغیرہ امور نفسانی اور بدنی اور طبعی سے مانند ماندگی کی اور ریاضت اور استحمام اور خواب مفرط اور گرسنگی اور سیری وغیرہ کی جو چیزین کہ متغیر کرتی ہین نبض کو دور ہو اسواسطے کہ لحاظ نبض کا بعد ان حالتون کی اعتبار نہین رکھتا ہے اور بھی معلوم کرین کہ جیساکہ مزاج ہر شخص کا اور ہے نبض بھی باعتبار ہر شخص اور ہوتی ہی اور باعتبار سحنہ اور مزاج اور عمر اور فصل سال کی اور ہوا کے متغیر الاحوال ہوتی ہی لہذا لوگون نے کہا ہے کہ احوال نبض کا کما حقہ اوسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ طبیب نے نبض اوس شخص کی بارہا دیکھی ہو اور حالت صحت اور مرض اوسکے سے واقف ہو اسواسطے کہ اگر ایسا تھو حکم جزماً نہین کر سکتے اوپر حال حادث کے بسبب نہ مطلع ہونے کے اوپر احوال سابق کے اور بھی چاہیے کہ نبض کو چار انگلی سی کہ مسبحہ اور وسطی اور بنصر اور خنصر ہین دیکھے اس طور پر کہ خنصر طرف انگوٹھے ہاتھہ دکھلانے والے نبض کے ہو اور مسبحہ طرف ساعد کے اور ایسا دیکھنا خاصہ اطباے یونان کا ہے اور وجہ اوسکی ظاہر ہی کہ رگ شریان کی نزدیک انگوٹھے کے خوب ظاہر ہی اور جسقدر طرف ساعد کے جاتی ہے مخفی ہوتی ہی پس مسبحہ کہ حس اسکی قوی زیادہ ہے اور انگلیون سے چاہیے کہ طرف ساعد کے ہو تو شریان کو خوب دریافت کرے اور نبض داہنی کو داہنے ہاتھہ سے دیکھے اور بائین نبض کو بائین ہاتھہ سے اور ساعد کو برابر رکھکر نبض اسکی دیکھنا چاہیے اسواسطے کہ اگر ساعد پھرا ہو یا پیٹھہ پر رگ ہیئت طبعی پر نہین رہتی ہی اور اوسکی حرکت مین فرق اور اختلاف ہو جاتا ہے کما لا یخفے اور ہاتھہ ساکن رکھنا چاہیے اور کوئی چیز پر اعتماد ہاتھہ کو کرنا نچاہیے اور کوئی چیز ہاتھہ مین نہ لینا نچاہیے اور چاہیے کہ ہاتھہ بندھا نہو کوئی چیز سے اور اسیطرح کمر بھی چاہیے کہ شدت سے بندھی نہو اور ہاتھہ دوسرا اوپر زمین کی اعتماد

نہ کرے اور دیکھنے والا اور دکھلانیوالا دونون بیٹھے ہون دکھلانے والا مریض بیٹھا ہو فقد کو سیدھا
رکھے اور تکیہ نہ لگائے ہو اور دیکھنے والا پہلے نبض کو آزماوے قوت اور ضعف مین اگر قوی ہو
تھوڑا قوت سے تفحص کرے اور اگر ضعیف ہو انگلیان کو نہایت سبک رکھے اسواسطے کہ
اگر ضعیف ہو اور انگلیون کو زور سے اوسپر رکھے حرکت سے رہجاویگی اور جب نبض کو ملاحظہ
کرے چاہیے کہ اوسقدر ہاتھ رکھے کہ تیس نبضے بلکہ پینتیس نبضے حاصل ہون اسواسطے کہ
اس مدت مین اکثر تغیرات اور حالات مکشوف ہوتے ہین اور ادنے مدت تفحص کی وہ ہی کہ بارہ
نبضے تک دیکھنے مین توقف کرے ابو محمد زکریا نے کناش اسکندرانیہ سے حکایت کیا ہے
کہ لاترفع یدیک عن النبض قبل اثنتے عشر ضربۃ اور اگرچہ یہ بارہ نبضے کے تیس نبضے مین ممکن
نہین ہے کہ شریان نرمی سے مائل بصلابت ہو یا صلابت سے مائل بہ نرمی یا امتلا سے خلاو
یا خلو سے با امتلا میل کرے لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ برودت اور حرارت اور عظم اور صغر اور
تفاوت اور تواتر سے کے مختلف ہو اور اسی طرح یہ قوت اور ضعف سے کے اور تقدم اور تاخر سے کے
اور ظاہر ہے کہ یہ جاننے ان امور سے کے طبیب کو نفع کلی حاصل ہوگا تو استوار اور اختلاف
کو ملحوظ رکھکے حکم کریگا اوپر حال مریض کے اور یہ بھی چاہیے کہ طبیب بعد ملاقات مریض کی ایک زمانہ توقف
کرے یہ نبض دیکھنے کے اور شروع باتون سے اور احوال پرسی سے کرے یہ شفقت اور محبت اور
بعد مانوس ہونیکے نبض کو تفحص کرے اسواسطے کہ بہت ہوتا ہے کہ مریض کو ملاقات طبیب سے
کبھی خوشی بہت لاحق ہوتی ہی اور کبھی شرم یا خوف بس اگر اوسیوقت نبض کے دیکھنے مین مشغول
ہو بسبب تغیر حال مریض کے خوب حال معلوم نہوگا اور یہ بھی یہ ملاحظہ نبض کی چاہیے کہ دیکھنے والے
اور دکھلانیوالا دونون ساکت ہون اور وہ مقام شور آمیز ہونے سے اور صدمات قوی سے اور اون چیزون
کہ باعث تشویش طبیعت کی ہوتی ہین خالی ہو اسواسطے کہ ان حالون مین نبض اوس قبیل سی ہوگی کہ
معانی کو دریافت کرے بدون حضور خاطر اور صحت حواس کی اور وہ معانی خوب حاصل نہین ہوتی کہ ملاحظہ
نبض کا جس شریان سی کہ ہو از روی ذات کی تفاوت نہین ہی اس سبب سے کہ مقصود خبر ہو جاتی ہی لیکن سبب
تمام شریانون سی شریان ساعد کو موضع مشہور سے مخصوص اسواسطے احساس کی رکھا ہی بسبب کئی امر کی ایک وہ کہ ہاتھ
کو جلد نکال سکتے ہین اور اوسکے اخراج مین شرم نہین ہوئی ہو دوسرا وہ کہ شریان اوسکو برابر دل کی ہے اور ملتد اور ہے مرض

کے گوشت مین پوشیدہ نہین ہے تیسرا یہ کہ شریان مذکور نبضون سے ممتلی نہین مانند شریان صدغ کے
چوتھا وہ کہ شریان مسطور بسبب شرائین سے وسیع ہے اور روح اوسمین اس سبب سے بہت ہے
لہذا احوال دل کا اوس سے خوب معلوم ہوتا ہے لیکن معلوم کرین کہ کبھی بیچ سکتہ قویہ کی حرکت کوئی شریان
کی محسوس نہین ہوتی مگر حرکت اوس شریان کی کہ بیچ مغار مستقیم کے واقع ہی کہ بقاے حیات تک
حرکت اوسکی باقی رہتی ہی اور انگلی کی داخل کرنیسے محسوس ہوتی ہے پس اوسوقت مین حکم کرنا موت کا
اور زندگی کا اوس سے متعلق ہوتا ہے اور شریان ساعد کے اعتبار سے ساقط ہوتی ہے اور فوائد
کہ ہر ایک مکانون سے مخصوص ہین اسکے ضمن مین کہے جاتے ہین اب معلوم کرین کہ مبحث نبض کا
بسبب بسائط اور مرکبات کے شامل ہے اوپر دو فصل کے جیسا کہ مؤلف کہتا ہے **الفصل
الاول فی البسائط من النبض** فصل پہلی ثابت ہے بیچ بسائط نبض کی فنقول اولا ان النبض
حرکۃ من اوعیۃ الروح پس ہم کہتے ہین کہ بتحقیق نبض ایک حرکت ہے مکان روح حیوانی سے
مولفۃ من انبساط و انقباض مرکب کہلنے اور بند ہونے سے یہان تک تعریف نبض کی تمام ہوئی
اب علت غائی نبض کی مؤلف ذکر کرتا ہے لتبرید الروح بالنسیم و اخراج فضلاتہ الدخانیۃ واسطے
سردی دینے روح کے بسبب جذب کرنے ہوائے تازہ کے اور واسطے اخراج ہولے بخاری استنشاق
کیے ہوئے کے اور بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ اگر مؤلف بجاے تبرید کے تدبیر کہتا جیسا کہ شیخ
رئیس نے کہا بہتر ہوتا اسواسطے کہ روح یقینا گرم ہے اور اسیطرح واسطے استعداد اوس روح کی
واسطے قبول کرنے قوت حیوانی کے گرم ہونا اوسکا شرط ہے پس تبرید اوسکے حق مین مطلوب نہین
ہے اور بیچ دفع اس اعتراض کے کہا ہے کہ روح بالذات محتاج گرمی معتدل کی ہے اسواسطے کہ
وہ گرم بنے اور قوام اوسکا گرمی سے ہے لیکن بسبب ملنے اجزای دخانی کی حرکت اوسمین بہت ہوتی ہے
واسطے احتقان اور تکاثف کے بالضرورت تبرید کے بھی محتاج ہے یا بالغرض تو بوسطے دخول ہوائے
تازہ کے اور نکلنے ابخرہ مسخنہ کے حرارت عارضی دور ہوجاوے اور یہ امر مقصود مین کچھ نقصان
نہین کرتا ہے وکل نبضۃ فہی مرکبۃ من حرکتین و سکونین اور ہر نبضہ پس وہ مرکب ہے دو حرکت اور
دو سکون سے لان کل نبض تترکب من انبساط و انقباض اس واسطے کہ ہر نبض مرکب ہی انبساط
اور انقباض سے ولابد من السکون بین کل حرکتین متضادتین اور ناچار ہے سکون بیچ درمیان

الفصل الاول فی البسائط من النبض

دو حرکت متضادہ کے اسواسطے کہ جب کوئی چیز کوئی جانب حرکت کرتی ہے اور اوس جانب کی نہایت
کو پہونچکر پھرتی ہے درمیان اون دونوں کے سکون لازم ہوتا ہے اگرچہ سکون محسوس نہوتا ہو اور بالجملہ وہ
سکون کہ بعد آخر حرکت انبساط کے اور قبل اول انقباض کی ہے اوسکا نام سکون خارج اور سکون محیطی
اور وہ سکون کہ بعد آخر حرکت انقباض کی اور قبل اول انبساط کے ہے اوسکا نام سکون داخل اور
سکون مرکزی ہے اور قید آخر انبساط کی اور اول انقباض کی اسلیے ہمنے کیا ہے تو وہ سکون کہ
بیچ نبض مطرقی کی بعد قرعہ اولے اور قبل قرعۂ ثانی کی واقع ہوتا ہے اعتبار سے ساقط ہو جاوے
وگرنہ لازم آویگا کہ نبض مطرقی مرکب ہو چار حرکت اور چار سکون سے اور یہ خلاف ہے چنانچہ
کہ اوسکے مقام مین بیان ہوگا — اور جو بعض شارحون نے لکھا ہے کہ نبض لا محالہ مرکب ہے
چار چیز سے دو حرکت اور دو سکون سے اور حال یہ ہے کہ مولف نے بیچ حد کے
سوائے حرکت انبساطی اور حرکت انقباضی کے ذکر نہین کیا پس حد ناقص ہے جواب
اسکا یہ ہے کہ ہم نہین مانتے اسکو کہ سکون نبض کا جز ہو اور جب اوسکا جزو نہوا حد مین
داخل نہوگا اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ نبض کی تعریف حرکت سے کی ہے پس سکون
کہ ساتھ حرکت کی تقابل رکھتا ہے محال ہے کہ جزو نبض کا ہو اسواسطے کہ جزو مقابل کا
داخل نہین ہوتا ہے بیچ حقیقت مقابل کی یقیناً پس سکون بسبب محتاج الیہ
ہونے کے واسطے حاصل ہونے انبساط و انقباض کے لازم ہے نہ مقوم ہے
اجزائے نبض کا نہ یہ کہ وہ نبض کا جز ہو پس حد تام ہوئی نہ ناقص اور بھی یہ اعتراض
کیا ہے کہ حرکت انبساط اور انقباض ایک زمانے مین نہین پائی جاتی پس حرکت
نبض کو مرکب مین لینا ممتنع ہے اسواسطے کہ بیچ مرکب ہونے ہر چیز کے جمع ہونا اجزائے
ماترکب عنہ کا شرط ہے اور یہ نبض مین نہین پایا جاتا ہے اور بیچ دفع اس اعتراض
کے لوگون نے کہا ہے ترکیب دو قسم کی ہے ایک خارجی دوسری ذہنی اجتماع
اجزا کا کہ شرط ہے واسطے ترکیب خارجی کے ہے نہ واسطے ترکیب ذہنی کے
کما لا یخفٰے اور ترکیب نبض کی ظاہر ہے کہ ذہنی ہے پس اوسکو انبساط اور
انقباض سے مرکب کہنا ساتھ نہ حاصل ہونے اون دونون کے ایک زمانے مین بہت

ہوگا ایسا کہا ہے محمد اسرائی نے اب معنی حرکت کے اور یہ امر کہ نبض جنس کون
حرکت سے ہے اور حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہین اور حرکت نبض کی
کیونکر ہے اور محرک اوسکا کون ہے اور مقدار دونون حرکت اور دونون سکون کا
کس قدر چاہیے اور سواے اوسکے جو کچھ اس بحث سے تعلق رکھتا ہے ہر ایک
انسے علحدہ علحدہ فائدے مین کہا جاتا ہے مدد اللہ تعالے سے فائدہ بیچ معنی حرکت
کے اور اوسکے اقسام کے جاننا چاہیے کہ حکما نے تعریف حرکت کی ایسی کی ہے کہ
ہو الخروج من القوۃ الے الفعل علے التدریج او یسیرا یسیرا او لا دفعۃ یعنے حرکت عبارت
ہے نکلنے کولی چیز کے مرتبے بالقوہ سے طرف مرتبے بالفعل کے آہستگی سے یا تھوڑا
تھوڑا یا نہ یکبارگی اور فائدہ ان سب قیود مذکورہ کا یہ ہے تا کون اور فساد بیچ
حد حرکت کے داخل نہو اسواسطے کہ خروج شے کا دفعۃً قوت سے طرف فعل کے
نام اوسکا کون ہے اور زوال اوسکا دفعۃً مسمے بفساد ہے اور پوشیدہ نرہے کہ حرکت
سوا اسکے ہے اسواسطے کہ بیچ حرکت کے جس طور یہ ہو شرط ہے کہ محرک اپنی صورت
نوعیہ پر رہے بعد تحرک کے بخلاف کون اور فساد کے کہ تغیر صورت کی اوسکو لازم ہے
اور تعریف حرکت کی اس حیثیت سے قول بعض قدماے معتمد علیہ کا ہے اور ارسطو نے
کہا کہ انہا کمال اول لما بالقوۃ من جہۃ ما ہو بالقوۃ یعنے حرکت کمال اول ہے واسطے
اوس چیز کے کہ وہ بالقوہ ہے اس جہت سے کہ وہ بالقوہ ہے اور توضیح اسکی یہ ہے
کہ جو بالقوہ ہے نسبت اوسکی کہ بالفعل ہو نقصان رکہتی ہے پس شے بالقوہ کو قوت سے
فعل مین آنا کمال ہے اسواسطے کہ کمال امر لائق کو کہتے ہین کہ حاصل ہو اوس چیز میں
کہ خالی ہو اوس امر سے لیکن بیچ باب حرکت کے کہ کمال مذکور ہو الائق ہونا متعین نہین ہے
مجرد حاصل ہونا امر کا کمال ہے اگرچہ غیر لائق ہو لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حق وہ ہے
کہ مراد کمال سے بیچ اس قول کے ایک امر ہے ممکن الحصول جس طرح پر کہ ہو اور حرکت کو کمال
اول من جہۃ ما ہو بالقوۃ اس سبب سے کہا ہے کہ حرکت بعد حاصل ہونے اپنے کے
بالفعل کمال ثانی ہے واسطے اوس شے کے اور بہی جانین کہ موصوف ہونا ساتہ کمال

اول ہے کہ اس جہت سے ہے کہ گذرا اور بیچ حقیقت کے حرکت من حیث ما ہو بالقوہ کمال ثانی ہے اور حاصل ہونا اوسکا بالفعل کمال تیسرا ہے اسواسطے کہ کمال اول بیچ جسم کی صورت نوعی اور جسمی ہے اور حرکت کمال ثانی ہے اور انتہا مین کمال ثالث ہی اور ظاہر ہی کہ قوت اور فعل بعد صورت کے

ہوتے ہین غافہم اور افلاطون نے تعریف حرکت کی ایسی کی ہے کہ انہا کون الجسم بحیث تکون حالۃ فی کل آن لغرض مخالفا لحالۃ قبل الآن وبعدہ یعنے حرکت ہونا جسم کا ہے بیچ کوئی امر کے امور سے اس حیثیت سے کہ ہو حال اوسکا بیچ ہر آن کے کہ لاحق ہوتا ہے مخالف اوس حال کے کہ آگی اوس آن کے اور بعد اوسکے ہے اور تفسیر اوسکی یہ ہے کہ ہر آن حالی اوسکا مخالف ہو آن ماضی اور آتی کے اب دریافت کرین کہ حرکت توسطی کہ نظر کی معنے قطع مسافت سے اوٹھی قسم کی ہے مطلقاً چار اوس سے ساتھہ مقولات اربعہ کی تعلق رکھتی ہین بسبب واقع ہونی حرکت کی اون مین اور حصر اوسکا ان چار ون مین حکما نے براہین سے ثابت کیا ہے اور مقولات مذکور جو این اور وضع اور کم اور کیف تھی حرکت واقعہ ان مین گو اونہین سے منسوب کر کے حرکت اینی اور وضعی اور کمی اور کیفی کہتی ہین اور ہر ایک مفصل بیان کیجاتی ہی اور چار قسم اور کہ عرضی اور قسری اور ارادی اور طبعی ہین باعتبار ذات حرکت کی ہین قطع نظر کی واقع ہونی اونکی سے بیچ کسی مقولہ کے ان مقولات سی اور ان تین آخر کو ذاتی کہتے ہین اور احوال ان کا جلد ظاہر ہوتا ہے اور قطع کرنا نظر کا معنی قطع مسافت سے اسواسطے کہا گیا کہ اگر حرکت بمعنی قطع مسافت کی بہی شمار مین آوے اقسام حرکت کی نو ہوتی ہین لیکن اس سبب سی کہ یہ قسم نوین اعیان موجود نہین ہے اس محل مین شمار نہوئی جیسا کہ خلص کلام بیچ شرح ملخص کے بالکل مذکور ہوا ہے اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حرکت بمعنی قطع مسافت کہ ایک امر ہے متصل مبدء سے منتہی تک کہ معقول ہے واسطی متحرک کی اور یہ امر بیچ اعیان کے موجود نہین ہے اسواسطی کہ متحرک جب تک منتہی تک نہین پہونچا حرکت بالکل موجود نہین ہوئی اور بعد اسکے کہ وہ منتہی کو پہونچا پس حرکت منقطع ہوئی پس واسطی حرکت کی اس معنے سے وجود نہوا بیچ اعیان کی جو اقسام حرکت کی مجملاً معلوم ہوے تفصیل اوسکی بہی کہی جاتی ہے آٹھہ نہضت مین [illegible] بیچ حرکت اینی کے اور حرکت اینی وہ ہی کہ متحرک انتقال کرے اپنی مکان سے دوسرے مکان مین اور عام ہے کہ انتقال مکان حقیقی سے ہو یا مکان مجازی سے مثال اسکی نقل کرنی کوزے بہری ہوے پانی سے ظاہر ہوتی ہے کہ کوزے کو

فصل بیان اقسام حرکت

فصل [illegible]

انتقال مکان حقیقی سے ہے اسواسطے کہ سطح حاوی اپنی سے کہ وقت سکون کے اوسمین ٹھہرا تہا تجاوز کیا ہے بخلاف
اوسکی پانی کے کہ سطح حاوی اوسکی کس سطح باطن کوزہ کی ہے اسطرح اوسی پانی کے حاوی ہے لیس اوسکو انتقال نہ ہوا
مگر مکان کوزے سے کہ مجازاً وہ مکان پانی کا ہے ہوسکتا ہے اور یہی عام ہے کہ متحرک کو اوسکے مکان سے انتقال
تام ہو یا غیر تام انتقال تام وہ ہے کہ پہلی موضع سے بالکل نکل جاوے غیر تام وہ کہ وہ تجاوز کرے بعض سے
ساتہ باقی رہنے بعض اجزا کی بیچ مکان پہلے کے اور اپنی حرکت مکانی بہی کہتے ہین لانہا انتقال سیالہ یعنے
حصولہ فی المکان امّا بالنسبۃ الی مکانہ الحقیقی او المجازی اور یہی نقلہ کہتے ہین لان النقل من محل الی
محل لازم لہا حقیقیا کان او مجازیا اور معنی مکان کی نزدیک حکما کی مختلف ہین بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے
سطح باطن جسم حاوی کی ہے کہ مماس ہو سطح ظاہر جسم محوی کو اور مذہب ارسطو کا یہی ہے اور بعض کہتی ہین
کہ مقصود مکان سے وہ چیز ہے کہ منع کری کوئی چیز کو نزول سے اور یہ معنی درمیان آدمیون کی مشہور ہی اسواسطی کہ اوکی
زمین کو مکان حیوان کا کہتی ہین نہ مکان ہوا کا لان الہواء لطیف لا یحتاج الی ان یمنعہا الارض من النزول
اور موافق قول ارسطو کے زمین کو بہی مکان ہوا کا کہ سکتے ہین لان مکانہا موالف عندہ من
سطح ارضی و سطح ناری و سطح مائی لیکن نزدیک متکلمین کے مکان نام فراغ متوہم کا ہے
کہ قابل ہو واسطے داخل ہونے ابعاد جسم کے بالجملہ احوال امکنہ کے متفاوت واقع
ہوئے ہین ایک قسم وہ ہے کہ سطح واحد ہو اور لپس مانند مکان فلک کی اور ایک قسم وہ کہ کئی
سطحین مختلف سے مرکب ہو جیسا کہ ہوا مین مذکور ہوا اور بیچ آب نہر کی مثلاً یہی معلوم ہے
کہ مکان اوسکا مرکب دو سطح سے ہے یعنے سطح زمین کی کہ اوسکے نیچے ہے اور سطح ہوا کی کہ اوپر
اوسکے ہی اور اسی طرح عام ہے کہ بعضے سطحین کہ مکان اوس سے مرکب ہوا ہے متحرک
ہون اور بعضی ساکن جیسا کہ بیچ پتھر کے کہ رکہا گیا ہو زمین پر اور حاوی ہوا اوسے پانی جاری
دیکہا جاتا ہے کہ سطح ارضی ساکن ہے اور سطح مائی متحرک اور اسی طرح جو چیز کہ اوپر زمین کے
ہو اور ہوا بیچ حرکت کے ہو اور اسی طرح ہوسکتا ہے کہ مکان سطحین مختلف الحقائق سے مرکب
نہو لیکن مکان متحرک ہو اور یکین ساکن یا دونون متحرک ہون جیسا کہ بیچ پتھر کے کہ درمیان
پانی جاری کے اوتران ہو دیکہا جاتا ہے کہ پانی متحرک ہی اور پتہر ساکن اور نظیر متحرک
ہونے دونون کی مچھلی ہے بیچ پانی جاری کے اور اسیطرح نظائر بہت ہین افلاک

مین اور عناصر مین اور جو بعضون نے گمان کیا ہے کہ بیچ اوس پتھر کے کہ پانی جاری
مین ٹھہرا ہے پتھر ساکن کو حرکت اینی سے متصف کر سکتے ہین بسبب تبدیل ہونے
اپون کے کہ وہان حاصل ہے اور یہ خلاف مفروض ہے جواب اسکا یون ہے
کہ تبدل اپون کا کہ بیچ حد حرکت مکانی کے مذکور ہے بنظر حرکت مکین کے ہے اور
بیچ پتھر مذکور کے تبدل اپون کا بنظر حرکت مکان کے واقع ہوا اور یہ ہمارے مبحث سے
خارج ہے نخست دوسری بیچ حرکت وضعی کے حرکت وضعی وہ ہے کہ اجزاے
شے سے مبدل ہون اور یہ دو طرح ہے ایک وہ کہ بقیاس غیر کے ہو فقط نظیر
اوسکی حرکت جسم مستدیر کی ہے اوپر اپنے مرکز کے مانند حرکت رحی یعنے چکی کے
اور حرکت فلک کے اور حرکت وضعی خاص کہ اوس مین آمیزش حرکت اینی کی
نہو یہی ہے دوسری وہ کہ بنظر نفس شے کے ہو مثال اوسکی حرکت قیام کی ہے
واسطے قاعد کے اور حرکت قعودی ہے واسطے قائم کے اور ظاہر ہے کہ بیچ ان حرکات
کے تبدل بیچ اجزاے متحرک کی ہوتا ہے بقیاس اوسکی ذات کے اور مقصود اس جگہ
یہی ہے قطع نظر اس سے کہ تبدل اجزا مین بنظر خارج کے بھی ہو یا نہ اور معلوم ہے کہ
کہ تبدل اجزا کا نسبت نفس شے کے اسطرح ہے کہ بعضے اجزا قریب ہو جاوین یا بعید بقیاس
بعض اجزا کے اور تبدل اجزا کا نسبت خارج کے بسبب تجاوز کرنے بعضے اجزاے
شے کے ہے مقابل سے اور محاذی اوس چیز کے کہ خارج ہو اوس شے سے خواہ
مقیس علیہ حاوی ہو خواہ محوی اور جاننا چاہیے کہ حرکت وضعی کہ بنظر نفس شے کے
ہو حرکت اینی سے بھی مقرون ہوتی ہے اسواسطے کہ تبدل اجزاے شے کا نسبت
نفس شے کے ہو بدون تجاوز کرنے کے سطح حاوی سے کہ مکان مخصوص اوسکا
ہے ہو نہین سکتا اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ قاعد جب کھڑا ہو جاوے سطح ہوائی اسے
کہ وقت قعود کے مماس اوسکے فوق کی تہی تجاوز کرتی ہے لامحالہ اور اسی طرح بیچ
تحرک تمام اعضا کے کہ کوئی مکان مین بیٹھکر ہلاتا ہے دیکھا جاتا ہے کہ اعضا
ایک مکان سے دوسرے مکان مین انتقال کرتے ہین مگر یہ کہ مکان سے دوسرے

معنی کہ ما یستقر علیہ الجسم سے مراد لیوین کہ اس تقدیر پر حرکت قاعد کی بقیام اور حرکت قائم کی بقعود بسبب نہ تجاوز کرنے جسم کے مستقر سے حرکت اینی سے معرا ہے بالجملہ جمع ہونا حرکات مذکورہ کا بیچ متحرک واحد کے ایک زمانے میں ممکن الحصول ہے اسواسطے کہ ہر ایک حیثیت مختلف رکہتا ہے اسلیے کہ ظاہر ہے کہ بیچ ایک ان کے اگر متحرک حرکت کرے ساتہ اختلاف وضع کے تجاوز مکان سے محال ہوگا کما لا یخفے وقس علیہ حرکات آخر یعنے قیاس کر تو اوپر اسکے اور حرکات کو بحضت تیسری بیچ حرکت کمی کے حرکت کمی وہ ہے کہ کم سے یعنے مقدار سے متعلق ہوا اور یہ دو طرح ہے ایک وہ کہ سبب اوسکا زیادہ ہونا جسم کا ہو دوسری وہ کہ باعتبار کم ہونے حجم کے ہو لیکن جو بسبب زیادتی کے ہو خالی نہین ہے اس سے کہ زیادتی حجم کی بسبب حاصل ہونے مادہ کے ہو یا بسبب لاحق ہونے کیفیت کے فقط جو مادے سے ہو بعد وارد ہونے کے بیچ شے کی مشابہ اوس شی سے ہو اور اوسکی وزن بڑہاوے اوسکو نمو کہتی ہین یا سمن اور اگر مادہ بعد وارد ہونے کے مشابہ شے سے نہو لیکن وزن مین بڑہاوے وہ ورم ہے اور اگر نہ مشابہ ہو اور نہ وزن مین بڑہاوے بیچ صاحب حیات کی وہ تہیج ہے یا نفخ اور غیر صاحب حیات مین کہ قابل تداخل عنصر ہوائی کے ہین تخلخل ہے نظیر اوسکی بڑہنا روئی اور ابر مردہ کا اور مانند اونکے ہے بعد منقعد کرنے کے اور اسکو تخلخل غیر حقیقی کہتے ہین اور جو بسبب لحوق کیفیت کے ہو فقط سمے ہے بہ تخلخل حقیقی اور تخلخل حقیقی اس سبب سی کہتی ہین کہ وارد ہونا جسم کا سبب تخلخل کا نہین ہوا ہے مثال اسکی پگہلانا یخ کا ہے اسواسطے کہ پانی کہ پگہلانے یخ سے حاصل ہوتا ہے لا محالا زائد ہوتا ہے یخ کے حجم سے ساتہ باقی رہنے وزن کے اور ظاہر ہے کہ علت پگہلانے کی سوا کیفیت حرارت کی اور دوسری نہین ہے اور باعتبار انبساط اجزا کے خود شے متخلخل ہو گئی بدون داخل ہونے جسم دوسری کے لیکن جو بسبب کم ہونے جسم کے ہو وہ بہی دو قسم ہے ایک وہ کہ بسبب فنا ہونے بعض اجزاے شے کے ہو مانند ذبول اور ہزال کے دوسری وہ کہ ساتہ باقی رہنے تمام اجزا کے ہو اور یہ بہی دو طرح ہے

حرکت کمی تیسری بیچ

ف نہضت چوتھی بیچ حرکت کیفی کے

ف نہضت پانچوین بیچ حرکت عرضی کے

ف نہضت چھٹی بیچ حرکت قسری کے

پہلی وہ کہ بسبب تماسک اون شے کے ہو فقط مانند پانی کے کہ بیچ باسن کے رکھین اور بستہ ہو جاوے یا ہوا کہ بالقسر منبسط ہوتی ہو اور اپنے قوام اصلی پر رجوع کیا ہو جیسا کہ بیچ شیشے کے دیکھا گیا ہے کہ جو منہ کو اوپر منہ شیشے کے رکھکر ہوا کو جذب کریں یا مص کرنے شے بعد اوسکے اوس شیشے کے منہ کو انگلی سے بند کرکے پانی مین اوندہا کرین بعد اوٹھا لینے انگلی کے اوسکے منہ سے پانی اوسمین داخل ہوتا ہے اور یہ نہین ہے مگر واسطے نقصان حجم ہوا کے کہ بسبب دور ہونے تماس کی میل طرف قوام اصلی کے کرکے متکاثف ہوئی ہے اور واسطے ضرورت خلا کے پانی اندر آگیا اور منبسط ہونا ہوا کے اندر شیشے کی نزدیک امتصاص کی اور بعد اوسکے متکاثف ہونا اول [illegible] ہے اور یہ اثبات حصول تخلخل اور تکاثف کی دوسری یا وہ کہ بسبب نکلنے جسم غریب کے کہ علت تخلخل کوئی جسم کا ہوا ہو حاصل ہووے مانند روئی اور ابرو کے کہ دباوین اور وہ ناقص الحجم ہو جاوے بسبب نکل جانے ہوا کے اوس سے بالجملہ نقصان حجم کا جسبب کہ ہوا وسکا نام تکاثف ہے لیکن اوس تکاثف کو کہ بسبب تماسک اجزا کے ہو تکاثف حقیقی اور جو بسبب نکلنے جسم غریب کے ہو تکاثف غیر حقیقی کہتی ہین نہضت چوتھی بیچ حرکت کیفی کی حرکت کیفی وہ ہے کہ حرکت واقع ہو بیچ کیفیت کے یعنے کیفیت متغیر ہو جاوے جیسے کوئی چیز گرم مثلاً سرد ہووے آہستہ آہستہ یا بالعکس اسکے یا سفیدی سے طرف سیاہی کے میل کرے آہستہ آہستہ یا عکس اسکا اور حرکت بیچ کیف کے معنے ہے باستحالہ لیکن جاننا چاہیے کہ حرکت بیچ سب کیفیات کی واقع نہین ہوتی بلکہ مخصوص ہے اون کیفیات سی کہ قابل ہون اشتداد اور ضعف کو مانند کیفیات اربعہ کے کہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست ہین یا مانند انکے جو رنگ سی علاقہ رکھتے ہین مانند سیاہی اور سفیدی کے اور مانند انکے کہ قبول کرتی ہین شدت اور ضعف کو پس بیچ زوجیت اور فردیت اور اولیت اور آخریت کی اور مانند انکی کہ قبول نہین کرتی ہین اشتداد اور ضعف کو حرکت واقع نہین ہو سکتی ہے نہضت پانچوین بیچ حرکت عرضی کی حرکت عرضی وہ ہی کہ تابع حرکت جسم دوسرے کی ہو مانند حرکت بیٹھنے والی کشتی کے کہ تابع ہے حرکت کشتی کے اور مانند حرکت پانی کوزی کے کہ تابع حرکت کوزی کی ہے نہضت چھٹی بیچ حرکت قسری کے حرکت قسری وہ ہی کہ تابع جسم دوسری کی نہو لیکن بسبب تحریک کوئی محرک کے حرکت کرے اور محرک اوسکا

اوسکے غیر مین موجود ہو نظیر اوسکی حرکت پتھر کی ہے کہ اوپر کی جانب پھینکا گیا ہو اسواسطے کہ حرکت
پتھر کی وقت اوپر ہونے کے تابع جسم دوسرے کی نہین اور ساتھ اسکے محرک اوسکا رامی ہے
اور وہ لامحالہ غیر ہے مرمی کا نہضت ساتوین بیچ حرکت ارادی کے حرکت ارادی وہ ہے
کہ حرکت تابع دوسرے جسم کی نہو اور ساتھ اسکے محرک اوسکا خود متحرک مین موجود ہو اور
اوسکی نشان سے ہو نزدیک ہونا ساتھ شعور کے کسی وقت مین نظیر اوسکی حرکت حیوان
کی ہے اپنے اور بایین مثلا نہضت آٹھوین بیچ حرکت طبعی کے حرکت طبعی وہ
ہے کہ حرکت تابع دوسرے جسم کی نہو اور محرک بیچ نفس متحرک کے ہو لیکن مقرون
شعور سے نہو ہرگز نظیر اوسکی حرکت پتھر کی ہے کہ اوپر سے نیچے کو بالطبع ظاہر ہو اسواسطے
کہ ظاہر ہے کہ حرکت اوسکی دوسرے کی تابعداری سے نہین ہے اور محرک اوسکا خود
اوسمین موجود ہے یعنے طبع اوسکی اور نہ متصف ہونا شعور سے بسبب اوسکی جمادیت
کے ظاہر ہے اور ان تینون اخیر کو ذاتی کہتے ہین یعنے حاصل ہونا حرکت کا بیچ ذات
متحرک کی حقیقت مین ہے انتباہ بیچ شروع اس بحث کے گذرا ہے کہ حرکت باعتبار
اوسکے واقع ہونے کے بیچ کوئی مقولے کے مقولات اربعہ سے چار قسم کی ہوتی ہے
اور اسیطرح باعتبار تقسیم اپنی ذات کے بھی چار قسم کی ہوتی ہے اور تحقیق ان چارون کا
کہ ایک عرضی اور تین ذاتی ہین نہین ہوسکتا مگر بیچ ضمن حرکت اینی کے جیسا کہ معلوم
ہوا فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ حرکت نبض کی کون جنس سے ہے یعنے بیچ کون مقولے کے
واقع ہے اور اطبا کو یہان اختلاف ہے اختلاف اون کا ایک ایک قول مین کہا
جاتا ہے قول پہلا وہ ہے کہ حرکت نبض کی حرکت مکانی ہے اور جمہور اسی پر ہین
لہذا محمد اقرائی نے لکھا ہے کہ والحق حرکۃ النبض اینیۃ اور دلیل صحت انکے
مدعا کی وہ ہے کہ کہا ہے کہ حرکت مذکور اوپر مذہب اصح کے مرکب ہے
انقباض اور انبساط سے اور انقباض عبارت ہے حرکت کرنا اجزاے رگ کا کنارے
سے طرف وسط کے اور انبساط عبارت ہے کہ حرکت اجزاے رگ کا وسط سے
طرف کنارے کی اسواسطے کہ یہ دونون متقابل ہین اور ظاہر ہے کہ انبساط اور انقباض بدون

ف نہضت ساتوین بیچ حرکت ارادی کے

ف نہضت آٹھوین بیچ حرکت طبعی کے

ف بیان اس امر کا کہ حرکت نبض کی کون مقولے مین سے ہے

تبدل سبب ایون رگ کی نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ فضاے متوسط و وسیع ہوتی ہے ایک
مرتبے وقت انبساط کے اور تنگ ہوتی ہے ایک بار وقت انقباض کے اور سابق مذکور ہوچکے
کہ تبدل مکان حقیقی سے بیچ حرکت اپنی کے لازم ہے جیسا بیچ کوزے پانی متحرک کے کہا گیا
ہے اور غرض بیان کرنے اس بات سے اصل مضمون مین یہ ہے کہ یہ بات وارد نہو اور وہ یہ ہے کہ بیچ
منع کرنے حصول حرکت اپنی کے بیچ نبض کے کہا ہے کہ مکان سطح حاوی کو کہتے ہین کہ مماس
سطح محوی کے ہے اور شک نہین ہے کہ رگ اپنے مکان مین ہے اور سطح اوسکی سطح اپنے
حاوے سے جدا نہین ہوتی انقباض مین انقباض رگ کہ منقبض اور منبسط ہوتی ہے اور
گوشت اور پوست کہ اوپر اوسکے ہے اوسی طرح ملا ہوا رگ سے منخفض اور مرتفع یعنے پست اور
بلند ہوتا ہے اسواسطے کہ اگر ایسا نہوتا لازم آتا کہ رگ اور اوسکے حاوی کے درمیان مین فضا
ظاہر ہو وقت انقباض کے اور یہ محال ہے اسواسطے کہ حاصل ہونا فضا کا بیان خلا کو مستلزم
ہی اور خلا محال ہے اور اگر کہین کہ ہوسکتا ہے کہ ہوا وہان اگر بھر ہوتی ہے پس خلا لازم نہ آوے
جواب اسکا یہ ہے کہ اگر ایسا ہو لامحالہ وہ فضا ممتد ہو یعنے بڑی ہو اور رگ لمس سے مدرک نہو
لیس فلیس قول دوسرا یہ کہ حرکت نبض کی حرکت وضعی ہی علاؤ قرشی اسی قول کے ہی لہذا اونے لکھا ہے
کہ حرکت نبض کی نہ کیف مین ہے اور نہ کم مین اور حرکت مکانی بھی نہین ہوسکتی اس سبب سے
کہ حرکت مکانی مین خارج ہونا مکان سے لازم ہے اور شریان کہ منبسط اور متحرک ہوتی ہے ظاہر ہے
کہ مکان سے نہین نکلتی پس بالضرور اقرار کرنا چاہیے کہ حرکت اوسکی وضعی ہے اسواسطے کہ حرکت ان چارون مین
نہین ہے - اور بھی معلوم ہے کہ شریان جب منبسط ہوتی ہے بعد انقباض کے یا منقبض ہو
بعد انبساط کے نہین متغیر ہوتی ہے کوئی چیز مگر سبب اوسکے بعض اجزا کے بنظر بعض اجزا کے
قرب اور بعد سے اور مراد وضع سے اسجگہ یہی ہے پس حرکت وضعی متحقق ہوئی اور نفیس
علامہ اس قول پر اعتراض کرتے ہین اور پہلی دلیل کا جواب دیتے ہین کہ حرکت مکانی
کو خروج مکان سے لازم نہین ہے جیسا کہ سابق بیان ہوچکا ہے اور اوپر دلیل ثانی
کے کہا ہے کہ ہم نہین مانتے اسکو کہ مجرد تبدل نسبت اجزا کا بیچ اثبات حرکت وضعی کے
کافی ہو بلکہ ایک چیز اور بھی چاہیے یعنے نہ تبدل ہونا مکان کا اور بدیہی ہے کہ حرکت

بدون تبدل ایون کے نہین ہوسکتی پس لازم آتا ہے کہ اینی ہو نہ وضعی قول تیسرا یہ کہ حرکت
نبض کی حرکت کمی ہے اسواسطے کہ شریان لامحالہ متخلل ہوتی ہے وقت انبساط کے اور متکاثف
ہوتی ہے وقت انقباض کے اسواسطے کہ اگر ایسا نہو تداخل بیچ جسم کے لازم آوے اور یہ محال ہے
نہایت یہ کہ اس حرکت کو اختلاف ایون کا اور تغیر نسبت کا لازم ہے اور اسکے لازم آنے سے
بیچ ہونے حرکت کمی کے کہ مقصود اور بالذات ہے فتور نہین ہوسکتا پس ثابت ہوا کہ حرکت نبض کی
حرکت کمی ہے اور محمد اقسرائی نے لکھا ہے کہ شک نہین کہ بیچ رگ متخلل اور متکاثف ہوتی ہے بیچ
بسط اور قبض کے اور یہ نہین ہے مگر حرکت کمی اور اسیطرح ظاہر ہے کہ بیچ کیف کے
بھی کبھی حرکت کرتی ہے جیسا کہ معلوم ہے کہ رگ گرم زیادہ ہوتی ہے بالاتفاق اور سرد بھی ہوسکتی
ہے نزدیک بعض قولون کے لیکن جو مقرر ہوا کہ مراد کمی نبض سے ترویج اور تنقیص ہے نہ غیر اسکا
اور بیچ کیف کے نہ ترویج حاصل ہوتی ہے نہ نقص پس حرکت کیفی بیچ نبض کے شمار
نہوگی مانند کمی کے اسواسطے کہ مقصد طبیب کا نبض سے تخلل اور تکاثف نہین ہے پس نبض یا حرکت اینی
ہوگی یا حرکت وضعی نہ غیر انکے لیکن صاحب نفیسی نے حکایتاً فاضل علامہ سے رقم کیا ہے کہ بیچ نبض کے
دو حرکت ہین اینی اور کمی لیکن نزدیک طبیب کے حرکت اینی معتبر ہے نہ کمی اوس سبب سے
کہ ہمنے ذکر کیا ہے اشتباہ آگے آتا ہے کہ حرکت نبض کی نزدیک بعضی کے اوپر سبیل تواتر کے ہے
اور اس صورت مین حرکت کمی ہرگز نہین ہوسکے گی اور وضعی بھی بدستور پس قرین صواب کے
نزدیک اس فقیر کے یہ ہے کہ حرکت نبض کی تصور کیا چاہیے بیچ حرکت اینی کی اسواسطے کہ جس
تقدیر مین ہو تبدل ایون کا لازم ہے لیکن وضعی بھی ہوسکتی ہے بشرطیکہ عدم تبدیل ایون
کا بیچ ماہیت وضعی کے ماخوذ نہو اور کمی بھی ممکن ہے بشرطیکہ حرکت نبض کی مخصوص ساتھ قبض اور
بسط کے ہو کیفی لامحالہ کبھی واقع ہوتی ہے لیکن ما نحن فیہ سے خارج ہے اور اوپر بیان مین
آچکا ہے کہ جمع ہونا حرکات مختلف کا ایک متحرک مین بیچ ایک آن کے محال نہین ہے
بسبب مختلف ہونے حیثیت کے پس موصوف ہونا نبض کا ساتھ ان چار حرکتون کے ممکن ہے
اور اعتبار کرنا اطبا کا بعض کو اور بعض کو نہ اعتبار کرنا امر دوسرا ہے لیکن بیچ اوس
صورت کے کہ بیچ حرکت وضعی کے عدم تبدل ایون کا ماخوذ ہو جمع ہونا وضعی کا ساتھ اینی کے

ممتنع ہوگا کما لایخفی فائدہ بیچ بیان حقیقت نبض کے اور بیان اس بات کا کہ محرک اوسکا کیا
ہے اور یہ فائدہ شامل ہے اوپر کئی قسم کے قسم پہلی یہ کہ حرکت نبض کی تو تیر سے ہے یا قبض اور
بسط سے پوشیدہ نہ رہے کہ حرکت رگ کی نزدیک بعض لوگون کی اوپر سبیل تو تیر کے یعنے
بطور صعود اور نزول کے ہے فقط بدون قبض اور بسط کے پس اجزاے رگ کے ساتھ ثابت
رہنے اوس نسبت کی کہ ایک جزو کو ساتھ دوسرے جزو کے ہے یکبارگی صاعد ہوتے ہین بالکل
اور پھر ہابط ہوتے ہین اور استدلال کرتے ہین یہ لوگ اس سے کہ حرکت رگ کی اگر قبض اور
بسط سے ہوتی پس وقت انبساط کے زیادتی بیچ عرض رگ کی دیکھی جاتی اور اسی طرح کمی عرض کی
وقت میل کرنے نبض کے طرف انقباض کی اسواسطے کہ بیچ انبساط کے لامحالہ اجزاے شئے کے
ایک بعد دوسرے کی ہر طرف اوٹھ جاتے ہین اور یہ لازم ہے اسکو کہ بیچ حالت بسط کی بعض اجزاے
رگ کے پہلی انگلی سے ملین بعد اوسکے بعضے دوسرے مگر ملے ہوے یہان تک کہ حرکت انبساطی
نہایت کو پہونچے اور اسی طرح بیچ انقباض بعض اجزا کی چاہیے کہ پہلے جدا ہون انگلی سے بعد
اسکے بعض دوسرے اور جو ایسا ہو بالضرور بڑھنا عرض کا وقت انبساط کے اور گھٹنا عرض کا
وقت انقباض کی محسوس ہوتا ہے اور بیچ تجربہ کے پہونچا ہے کہ بیچ احساس نبض کی یہ بات
مفقود ہے پس حرکت نبض کی قبض اور بسط سے نہوگی اور جو حرکت نبض کی بسط اور قبض
سے نہوی حرکت تو تیری لازم آئی اسواسطے کہ حرکت رگ کی ان دو وجہ سے باہر نہین ہوسکتی
ہے اور بیچ رد اس قول کی کہہ سکتے ہین کہ نہ محسوس ہونے زیادتی اور کمی سے بیچ عرض کے
حالت بسط اور قبض مین لازم نہین آتا ہے کہ ہم انکار کرین انبساط اور انقباض سے اور اختیار
کرین تو تیر کا اسواسطے کہ علت عدم احساس تفاوت کی وقت بسط اور قبض کی ہوسکتی ہے کہ کمی
تفاوت کی ہو بسبب زیادتی اور کمی کے بیچ سمک کے اور یہی ہوسکتا ہے کہ باوجود کثرت
تفاوت کے ازدیاد اور انتقاص محسوس نہو اسواسطے کہ نزدیک اکثر لوگون کی حرکت شریان
کی وقت انقباض کے مدرک نہین ہوتی ہے قطع نظر اوسکے مقدار عرض سے اور حکم
اوپر ازدیاد کے حالت انبساط مین اوس وقت کیا ہی کہ مقیس علیہ اوسکا کہ حالت انقباض کی ہے
مدرک ہو ولیس فلیس لیکن نزدیک جمہور کی حرکت نبض کی قبض اور بسط سے ہے جیسا کہ گذرا ہی اور دلیل

کامل انکی کہ اوپر سب لوگون کے حجب ہو کشف کرنا رگ کا ہے اسطرح کہ پوست اور گوشت اوسکا
اوپر شریان سے جدا کرین اور اوپر حقیقت حال رگ کی آگاہ ہون اور نزدیک اون لوگون کے
کہ محسوس ہونے حرکت انقباضی کے قائل ہین وقت بسط اور قبض کی غرض مین بھی تفاوت
ظاہر ہے قسم دوسری بیچ اس امر کے کہ محرک رگ کا کون ہے اور اس امر مین کئی قول ہین
ایک وہ کہ محرک قوت حیوانی ہے اور عام ہے کہ قوت مذکور متحد بالشخص ہو اوس قوت سے
کہ دل اور شرائین مین ہے یا مختلف ہو اور مذہب جالینوس کا یہی ہے دوسرا یہ کہ محرک
قوت طبعی ہے یعنی طبع شریانی تیسرا یہ کہ جاذبہ اور دافعہ روح کی ہے کہ بیچ شریان کی ہے
چوتھا یہ کہ محرک دل ہے اور جنبش شرائین کی بسبب جنبش قلب کے بمنزلہ جنبش فروع اور
شاخین درخت کے ہے جنبش اصل درخت سے پانچوان یہ کہ علت حرکت شرائین کی
جزر اور طلوع اور خون شرائین کا ہے۔ چھٹا یہ کہ محرک اوسکا قوت ارادی ہے اور
مختار قرشی کا یہی ہے اسواسطے لکھا ہے کہ اگر کہین آدمی کو بیچ اس حرکت کی شعور اور اختیار
نہین ہوتا ہے پس ارادی کیونکر ہو سکتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ حرکات عضلات کی
بالاتفاق ارادی ہین اور حال یہ کہ حیوان کو ہرگز اوس حرکت مین خبر نہین ہے پس بیچ
ہونے حرکت ارادی کے اختیار اور شعور ضرور نہین ہے اسواسطے کہ عام ہے کہ فعل ارادی
طبعی کا مقرون بشعور ہو یا نہ۔ قسم تیسری بیچ اس امر کے کہ قبض اور بسط شرائین کا بالقسر ہے یا بالطبع
یا ایک بالقسر اور دوسرا بالطبع ہے اور قاصر کون ہے اور طریق اوسکا کیا ہے اور بیان بھی کئی
قول ہین ایک وہ کہ دونون بالقسر ہین اور یہ ایسا ہو کہ فرض کرین کہ جو دل منبسط ہوتا ہے
جذب کرتا ہے روح کو شرائین سے واسطے ضرورت خلا کے پس شرائین بالقسر بھی واسطے
محال ہونے خلا کے منقبض ہوتی ہین اور پھر جو دل منقبض ہوتا ہے وہ روح کہ اوس مین جمع
ہوئی تھی طرف شرائین کے پھر آتی ہے اور شرائین بھی بالقسر منبسط ہوتے ہین واسطے تمکین
روح کے یعنی قادر کرنے روح کے قول دوسرا یہ کہ دونون بالطبع ہین اسواسطے کہ دونو حرکت
کی طرف بالطبع احتیاج واقع ہے واسطے استنشاق ہوا کے اور دفع کرنے بخار کے اور اگر کہین
کہ ایک طبعی سے دو حرکت متضاد کا صادر ہونا ممتنع ہے جواب اسکا یہ ہے کہ امتناع صدور دو حرکت

ف قسم دوسری اس [illegible]

ف حرکت ارادی [illegible]

ف قسم تیسری [illegible] قبض [illegible]

متضاد کا ایک طبع سے اوس تقدیر پر ہے کہ بیچ ایک عرض کے ایک حال مین ہو اور حرکت
نبض کی اس قبیل سے نہین ہے اسواسطے کہ نشان طبیعت شریانی سے ہی کہ نزدیک
عارض ہونے سخونت کے بیچ روح کے کہ اندر اوسکے ہے منبسط کرتی ہے شریان کو اور نزدیک
احتراق بعض اجزاے روح کے اور گرم ہونے ہواے وارد کی منقبض کرتی ہے شریان کو
اور بعض لوگ اوپر امکان صدور دو حرکت متضادہ کے ایک چیز سے از روے طبع کے
پانی کو نظیر بیان کرتے ہین یعنے نزول پانی کا بیچ سوراخ زمین کے طبیعی ہے اور
اسیطرح نبوع پانی کا زمین سے بہی طبعی ہے اور ضدیت درمیان دونون کے یعنے نزول اور
نبوع مین بدیہی ہے اور یہ ضعیف ہے اسواسطے کہ نبوع اور خروج پانی کا زمین سے بسبب
اختلاط اجزے متصعدہ کے بیچ پانی کے ہے پس بالقسر ہوگا نہ بالطبع اور اگر کہین کہ مکان طبعی
پانی کا اوپر زمین کے ہے پس صعود پانی کا زمین سے احتمال رکھتا ہے کہ بالطبع ہو ہم
کہین گے کہ پس ہبوط پانی کا بیچ زمین کے بالقسر ہوا اور اجتماع ضدین کا بیچ ایک طبیعت
کی لازم نہین آتا ہے اور یہی مقصود ہے بالجملہ جاننا چاہیے کہ بیچ بحث ارکان کی گذرا کہ تداخل پانی
کا بیچ زمین کی بعلت ضرورت خلا کی ہے کہ دخان ہو جانا اجزای ارضی کا باعث خلا کا ہوتا ہی اور لیکن
دریافت کرین کہ جو کچہ کہتی ہین کہ پانی اوپر زمین کے ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ وہ کہ بعد
کشف اوس ربع کے ہے کہ نیچے پانی کے ہے نہ یہ ربع مسکون کہ واسطے معاش کی مکشوف
ہوا ہے اسواسطے کہ دیکہا گیا ہے کہ جس جگہ سوراخ زمین مین نکلا ہے ساتہ اس امر کے ہوا ہوا
ہے اور ضرورت خلا کی نہین ہے پانی اندر اوسکے آتا ہے لامحالہ پس اگر اوپر ہونا پانی کا
سطح اس زمین سے طبعی ہوتا ہرگز پانی بیچ زمین مذکور کے نازل نہوتا ولیس فلیس مگر یہ کہا جاوے
کہ اللہ تعالے نے اس مقام مین پانی سے مقتضی اوسکی طبیعت کو سلب کیا اور اللہ تعالے حکم
کرتا ہے جو چاہتا ہے بہر حال داخل ہونا پانی کا اس زمین مین کہ ہمارے نزدیک ہے اور نسبت
سطح کرے پانی کے بلندی رکہتی ہے طبیعی ہے اور نبوع پانی کا قسری اور علت شیرین ہونے
چشمون کی بہی دلالت کرتی ہے اوپر اختلاط اجزے متصعد کی اوسمین جیسا کہ بیچ بحث
میاہ کے مذکور ہوا ہے تیسرا یہ کہ انبساط طبعی اور انقباض قسری اور وہ اسطور پر ہے کہ فرض کرین

یعنی نکلنا پانی کا زمین سے ۱۲

اوس مقدار کو کہ شریان کو بیچ حالت نہایت انبساط کے حاصل ہے طبعی کہیں نزدیک
انبساط دل کے واسطے ضرورت خلا کے روح شرائین سے طرف دل کے منجذب ہوتی ہے اور
شرائین بالقسر منقبض ہوتے ہین اور نزدیک انقباض دل کی روح دل سے طرف شرائین کے
پہونچتی ہے اور انبساط بیچ شرائین کے بالطبع ظاہر ہوتا ہے چوتہا وہ کہ انبساط قسری ہو اور
انقباض طبعی اور یہ ایسا ہو کہ ہیئت غایت انقباض کو طبعی فرض کرین پس انبساط شرائین کا
بسبب دفع روح کے کہ انقباض دل کا سبب اوسکا ہے قسری ہو اور انقباض ونکا کہ نزدیک
انبساط دل کے واقع ہوتا ہے طبعی ہو بسبب پہرنے شرائین کے طرف اپنی ہیئت طبعی کے انتباہ
ہو کہ پہلا کہا ہے کہ طریقہ قسری ہونے دونون حرکت کا یا ایک حرکت کا اوس سے خاص ہے
کہ قاسر سبب روح کے ہو اور اگر قاسر بسبب ہوا کے ہو جیسا کہ مذہب بعض لوگون کا ہے
اور طریق کہنا چاہیے بیچ تینون صورت کے مثلاً اوس صورت مین کہ دونون حرکت قسری
ہون کہ سکتے ہین کہ بیچ دل اور شرائین کی دو قوت ہین ایک جاذبہ کہ ہواے سرد کو
جذب کرتی ہے دوسری دافعہ کہ دفع کرتی ہے ہواے گرم مستنشقہ اور فضول محترقہ روح کو
پس جسوقت شرائین اور دل جذب کرتے ہین ہوا کو واسطے تبرید کے بالضرور انبساط
اونمین حاصل ہوتا ہے اور پہر جو دفع کرتے ہین ہواے متسخن اور روح متدخن کو بالضرور
جمع ہوتے ہین واسطے ضرورت خلا کے پس قاسر اوپر انبساط کے تعدیہ ہوا کا ہے اور قاسر
اوپر انقباض کے تخلیہ ہوا کا اور بیچ اوس صورت کے کہ انبساط کو طبعی اور انقباض کو قسری
کہا چاہیے کہ وہ ہیئت کہ بیچ غایت انبساط کے حاصل ہے طبعی ہے اور دفع ہوا کا شرائین
سے قاسر ہوتا ہے اوپر انقباض کے اور پہر نزدیک زوال قاسر کے بالطبع رجوع کرتے ہین شرائین
طرف انبساط کے اور بیچ اوس صورت کی کہ انقباض کو طبعی کہین اور انبساط کو قسری
کہا چاہیے کہ وہ ہیئت کہ بیچ نہایت انقباض کے حاصل ہے طبعی ہے اور بواسطے جذب ہوا کے کہ
واجب کرتا ہی تمدید انبساط کا بیچ شرائین کی بالقسر واقع ہوتا ہے اور پہر بسبب زوال قاسر کی بالطبع
طرف ہیئت طبعی کے کہ انقباض ہے رجوع کرتی ہے تنبیہ جس جگہہ کہ ہوا کو قاسر فرض کرین
شرائین کو ساتھ دل کے موافقت ہی بیچ قبض اور بسط کے یعنے انبساط دل اور انبساط

شرائین کا منقبض ہوتا ہے اور اسیطرح انقباض اون دونون کا اور جس جگہ کہ روح کو قاسر
فرض کرین اسکے عکس تصور کرین یعنے انبساط شرائین کا وقت انقباض دل کے
ہوتا ہی اور انقباض اونکا وقت اوسکے انبساط کی اور علامہ قرشی آپ عہدہ دار کرنے
کلام کی اور وارد کرنے نقض کے اس مقام مین تفصیل سے کہتا ہے کہ حق یہ ہے کہ انبساط
طبعی ہے اور انقباض قسری اور فاعل انبساط طبیعت شریانی ہے اور قاسر اوسکا شوق کے
عود کرنا روح کا دل مین اسواسطے کہ اگر دونون قسری ہون اس سے خالی نہونگے کہ
قاسر ان دونون کا روح ہے یا ہوا اور کوئی انمین اکیلا لیاقت اس کام کی نہین رکھتا ہے
جیسا کہ کہا جاتا ہے دو نکتہ مین اور بعد اسکے تحقیق اوس تدقیق کی کہ اس مقام کی ہے
کیجاتی ہے نکتہ پہلا قاسر ہونے روح کے جانین کہ اگر قبض اور بسط شرائین کا اکیلی روح سے
حاصل ہو شرائین کو اوپر حدت ہوا کی مسام بدن کی راہ سے قدرت نہو بسبب نہونے باعث کی اور ثابت
ہوا ہی کہ ہوا از راہ مسام کی شرائین مین استنشاق کیجاتی ہے اور علت غائی قبض اور بسط سے یہی ہے
پس بالضرور چاہیے کہ کوئی امر سوای روح کی ہو کہ علت جذب کی ہو سکے اور دلیل اوپر احتیاج آدمی کے
بیچ حدت ہوا کی مسام شرائین سے تجربہ ہے اسواسطے کہ جسوقت آدمی بیچ پانی کے کہ معتدل ہو گرمی
اور سردی مین در آوے اسطرح کہ اکثر بدن اوسکا پانی مین غرق ہو لامحالہ بعد گذرنے ایک عرصے کے
کرب اور بیقراری مضطر کرنیوالی ظاہر آتی ہی اوسکو اور بدیہی ہی کہ سبب اوس کثرت کا نہ برودت پانی کی ہے
اور نہ گرمی اوسکی اسواسطے کہ پانی مذکور معتدل ہے اگر سرد ہوتا ممکن تھا کہ بسبب تکاثف
ظاہر بدن کے سخونت بیچ باطن کی پیدا کرتی اور کرب بھی اور اسی طرح اگر گرم ہوتا احتمال رکھتا کہ
پانی بسبب تسخین کے کرب ہے اور جو پانی مفروض ویسا ہے اور نہ ایسا بلکہ متوسط ہے
درمیان دونون کے بالضرور یقین ہوا کہ موجب کرب کا بیچ اس حال کی سوائے امتناع
نفوذ ہوا کے بیچ شرائین کی بسبب حائل ہونے پانی کے حاصل ہوا ہے کوئی اور چیز
نہین ہے اور اگر کہین کہ ممکن ہے کہ بیچ صورت مذکورہ کے موجب کرب کا نہ نکلنا اور نہ متحلل
ہونا بخارے گرم کا ہوتا ہے بسبب شامل ہونے پانی کے اوپر بدن کے
اسواسطے کہ پانی نہین منع کرتا ہے اونکو خروج سے پس حاجت طرف ہوا کے

لازم نہین آتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہین مانتے کہ پانی نیمگرم مانع نکلنے ابخرے کا ہووے
اسواسطے کہ وہ رطب ہے اور سدید مسام نہین کرتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے پس نکلنے
بخار کو کہ مرکب آگ سے ہے اور بالطبع بسبب غلبۂ ناریت کی میل اوپر کو رکھتا ہے کیونکر مانع
ہو سکتا ہے بلکہ بسبب نرمی جلد کی چاہیے کہ مددومی اوپر نکلنے کے اور موید اس قول کا احساس
بشرہ اوس شخص کا ہے کہ اسواسطے کہ اگر اسوقت مین ابخرے نہ نکلتے بالضرور نیچے پوست کے
رکہتے پس یقیناً سخونت بیچ جلد کی بہت محسوس ہوتی اور حال یہ ہے کہ شخص مذکور کو گرمی
بیچ باطن کی اور نزدیک دل کی زیادہ محسوس ہوتی ہے پس تحقق ہوا کہ علت کرب کی
امتناع تنفس شرائین کا ہے نہ امر دوسرا اور جذب ہوا کا شرائین سے واجب ہے نکہ بیچ
قاصر ہونے ہوا کے جانین کہ اگر ہوا فقط باعث تحریک شرائین کی ہو لازم آوے کہ بعد داخل ہونے
آدمی کے بیچ پانی کے حرکت نبض کی باطل ہووے بہ سبب منقطع ہونے سبب کی خواہ
منہ اور ناک بہی غرق ہون یا نہ ولیس فلیس اور اگر کہین کہ ہو سکتا ہے کہ نزدیک گہسنے
کی پانی مین کہ بدون ڈوبنے منہ اور ناک ہو نہ منقطع ہونا نبض کا بسبب نفوذ ہوا کی ریہ سے
بسبب شرائین کے ہو درحالیکہ گذرنے والی ہے دل سے اور بیچ صورت ڈوبنے منہ اور
ناک کے وہ ہوا کہ بیچ ریہ کے محصور ہے امر تحریک شرائین کو حاصل کرتی ہے اور شک
نہین ہے کہ پہونچنا ہوا کا شرائین سے اکثر ریہ کی راہ سے ہے اور ظاہر بدن سے منجذب
نہین ہوتی مگر تھوڑی نہایت کم جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہین مانتے ہین کہ ہوا ریہ کی راہ سے
بہت جذب ہوتی ہے اسواسطے کہ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ ہوا پہلے دل مین گذرے
اور ایک قدر معتدبہ اوسمین رہے اور پھر ایک قدر وافی سب شرائین مین پہونچے اور ظاہر ہے
کہ واسطے ان کامون کی ہوا کثیر المقدار چاہیے نسبت اوس روح کے ہے اور جو ہوا زائد
اوپر مقدار کے روح مین ملے لامحالہ جوہر روح کو فاسد اور حرارت غریزی کو اطفا کریگی پس
ثابت ہوا کہ جذب ہوا کا اکثر شرائین سے براہ مسام جلد کے ہوتا ہے اور ریہ کی راہ سے
بہی تہوڑا اگر پہونچی باک اور مضائقہ نہین ہے نہ یہ کہ وصول ہوا کا شرائین کو اکثر قلب کی راہ سے
ہوتا ہے اور جو معترض ہوا کہ دونون حرکت شرائین کی قسر نہین ہو سکتی ہین خواہ قاسر سبب

روح کے ہو خواہ بسبب ہوا کی اور اسیطرح دونون بالطبع بہی نہین ہو سکتی اوس سبب سے
کہ تو نے جانا ہے پس لازم آیا کہ ایک حرکت بالقسر ہو اور ایک بالطبع اور اس سبب
سے کہ انبساط بالقسر اور انقباض بالطبع بہی ممکن نہین ہے اوس سبب سی کہا جاتا ہے
لا محالہ چاہیے کہ انبساط طبعی ہو اور انقباض قسری اور یہ ایسا ہو کہ ہم فرض کرین ایک
ہئیت کہ شرائین کو بیچ نہایت انبساط کے حاصل ہے طبعی ہے پس نزدیک انبساط
دل کی بواسطے دخول روح کے بیچ دل کے بسبب ضرورت خلا کے انقباض
بیچ شرائین کی پڑتا ہے بالقسر اور پہر جو دل منقبض ہوتا ہے اور روح بیچ شرائین کے
بہر آتی ہے شرائین بالطبع منبسط ہوتے ہین اور اس سبب سی کہ واسطے تحرک
روح کے بیچ دل کے بعضے اجزا اوسکے تحلیل ہو گئے حجم اوس کا تقاضا کرتا ہے
کہ شرائین کو پہر لیوے اور اپنے قوام طبعی پہ باقی رہے پس شرائین بالطبع وسیع
ہوتی ہین واسطے جذب ہوا کے یہان تک کہ اپنے نہایت درجے انبساط کو پہونچے
بدون ظاہر ہونے خلا کے اور جو جذب ہوا کا بدون قسر کے نہین ہو سکتا ہے اور بیچ
اوپر قسر کے حرکت ہو نہین ہو سکتی ہے اور روح بدستور واجب آیا کہ نسبت فاعلیت کے
کہ سبب انبساط شرائین کا ہے ساتہ طبیعت شریان کے کیجاوے اور نسبت قاسریت
کی کہ باعث انقباض کا ہوتی ہے طرف روح کی کرین بسبب عود کرنے روح کے دل مین
حاصل یہ ہے کہ فاعل بسط طبیعت رگ کی ہے پس وہ طبعی ہے اور فاعل قبض کا عود
کرنا روح کا دل مین ہے پس وہ قسری ہے اور اسی سے ثابت ہوا کہ نہ ممکن ہونا اس
امر کا کہ حرکت انقباضی طبیعی ہو اور حرکت انبساطی قسری و فیہ ما فیہ فتامل وتدبر فائدہ بیچ
بیان اس امر کے کہ حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہین اور اطبا کو اسمین اختلاف
ہے اکثر اس امر پہ ہین کہ احساس اوسکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ بیچ حس لمس کی ملاقات
حاس کی محسوس سے شرط ہے اور شک نہین ہے کہ شریان وقت حرکت انقباضی کے
مفارق اور جدا ہوتی ہے انامل سے اور جب خود شریان محسوس نہ ہوئی حرکت اوسکی
کیونکر محسوس ہو سکتی ہے لیکن نزدیک مدققون کی یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ اوکی ترجیح

کہتا ہے کہ بدیہی ہے کہ محسوس کے حرب سے جدا ہونا اوسکا حاس سے لازم نہین آتا ہے
اسلیے کہ ہوسکتا ہے کہ حاس بھی بہ تبعیت اوسکے حرکت کرے پس باوجود حرب کی ملاقات
دونون مین حاصل ہو اور عام ہے کہ ملاقات بدون واسطے کے ہو بیچ حاس اور
محسوس کے یا بواسطہ ہو جیسا کہ انامل اور رگ مین ہے اور بیچ اس امر کے بعض کہتے ہین کہ آخر حرکت
انقباضی محسوس نہین ہوتی اسواسطے کہ نزدیک پہونچنے شریان کی اپنے مرکز کو تحقیق مفارقت
واقع ہوتی ہے اوسکو انامل سے لیکن اول انقباض شک نہین ہے کہ محسوس ہوتا ہے
بیچ چار جنس کی نبض سے کہ ایک اونمین قوی دوسرا عظیم تیسرا صلب چوتھا بطی ہے
اور دلیل لاتے ہین یہ لوگ اوپر اپنے قول کی کہ جلد انامل کی اول انقباض مین ملاقی ہوتی
ہے شریان کو اسواسطے کہ جو شریان انامل کو قرع کرتی ہے وقت انبساط کی یا منخفض پیدا کرتی ہے
انخفاض کو اجزاے انامل مین بسبب غمز کے پس جسوقت شریان میل کرتی ہے طرف انقباض کی
کی اجزاے منخفضہ اوسکے بھی بالطبع عود کرتے ہین اپنی وضع طبعی پر بسبب زائل ہونے
غمز غامز کے پس جیسا کہ شریان رجوع بمرکز کرتی ہے اجزاے انامل کے بھی ہمراہ اوسکے
ہیئت اصلی پر رجوع کرتی ہین مسافت انغماز تک اس سبب سے حرکت انقباضی بھی اس
مسافت مین مدرک ہوتی ہے بیچ اجناس اربعہ کے اسلیے کہ اگر نبض قوی ہے ظاہر ہے
کہ غمز کو بہت پیدا کرے گی پس اس سبب سے ملاقات شریان کی جلد انامل سے بھی
وقت انقباض کی مسافت طویل تک ہوگی اوس سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور اسیطرح
اگر نبض صلب ہو اسواسطے کہ انغماز لین کا صلب سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوسکی کہ غامز
بھی نرم ہو لیکن بطی اس سبب سے کہ زمانہ انقباض اوسکا دراز ہوتا ہے اور ملاقات
جلد انامل کی شریان سے بھی طول مین ہوتی ہے اگرچہ بیچ تھوڑی مسافت کے ہو
لیکن نبض عظیم بسبب اسکے کہ اوسکے شان سے اشراف ہے انغماز بیچ انامل کے
زیادہ پیدا کرتا ہے اور گذر چکا ہے کہ ملاقات جلد انامل کی شریان سے بیچ حالت انقباضی
کی اوسوقت تک ہے کہ اثر غمز کا باقی ہے اور منغمز ساتھ غامز کے ملاقی ہے اسواسطے کہ جسوقت
حرکت منابعت کو پہونچتی ہے لامحالہ جدائی ہوتی ہے شریان کو انامل سے جیسا کہ ذکر کیا گیا

اور ایک گروہ اس قول کو بعضے اور ادراک حرکت انقباضی کو بھی ضعیف کرتے ہین اور بیان
کیا کہ وہ قضیہ کہ تمنے کہا ہے بیچ ضرب محسوس کے مفارقت حاس سے لازم نہین آتی
ہی مسلم ہے لیکن تحقق اوسکا بیچ حق نبض کی نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ حرکت شریان
کی لامحالہ سریع زیادہ حرکت ارتفاع جلد انامل سے ہے پس بیچ وقت انقباض کے
کہ شریان جلد حرکت کرکے اپنے مرکز کی طرف رجوع کرتی ہے بسبب بطوء حرکت کے
اجزاے منغمرہ انامل کو فاصلہ درمیان دونون کے بالضرور پڑتا ہے اور جو فاصلہ بیچ حاس کے
اور محسوس کی ثابت ہوا امکان ادراک باقی نرہا اور موید اس کلام کا بداہت ہے اسواسطے کہ
بدیہی ہے کہ جسوقت ہم انامل کو کوئی چیز سخت سے دباتے ہین اور جلد اوٹھا لیتے ہین دیکھتے
ہین کہ اجزاے منغمرہ انامل کے اوس مدت مین اپنی وضع اصلی پر آتے ہین کہ بمقدار اس
مدت کا مضاعف زیادہ اوپر زمان نبضہ کے کہ عبارت دو حرکت اور دو سکون سے
ہی ہو سکتا ہے اور جو ایسا ہوا تو اتفاق حرکت اجزاے انامل کا حرکت انقباضی شریان
سی کیونکر ہو سکتا ہے پس ادراک ممکن نہوگا بیچ انقباض کے ہرگز اور حق یہ ہے کہ
یہ تضعیف خود ضعف سے خالی نہین ہے اس سبب سے کہ کہا جاوے کہ ہم نہین
مانتے ہین کہ حرکت شریان کی سریع زیادہ حرکت ارتفاع جلد انامل سے ہوتی ہے
اور استدلال کہ تم غمز انامل سے اوپر شے صلب کی لاتے ہو اس جگہ راست نہین آتا ہے
اس سبب سی کہ ظاہر ہے کہ غمز اصابع کا اگر سبک ہے اور غیر قوی اثر غمز کا اوس مین نہین ہے
ہرچند شے صلب ہو اور معلوم ہے کہ غمز انامل کا شی سے نسبت شریان کی اگرچہ موافق قوت
اور صلابت شریان کے ہو لیکن بیچ حقیقت کی سبک ہی اور اثر انغماز کا اوس سے نہین
رہتا پس غمز انامل کا کہ فرع شریان سے حاصل ہے اوپر غمز اور اشیا کی قیاس کرنا
نحیا ہی بنہایت یہ کہ شک نہین ہے کہ ادراک اوسکا ہر ایک کو میسر نہین ہے جبتک اصابع
نہایت زکی اور تجربہ خوب رسا نہو حرکت انقباضی مدرک نہین ہوتی لہذا جالینوس نے
کہا ہے کہی بیچ اس بات کے کہ مین متعہد تعہد ہی ادراک اوراکی داور محققون سے بہی حکایت
کی گئی ہے کہ اونہون نے کہا کہ ایک مدت تک ہم اس سے اطلاع نہین رکھتے تھے

بعد مدت مدید کے یہ بات ہمپر کھلی بالجملہ قائل ادراک حرکت انقباضی کے اگرچہ قلیل ہین لیکن جو ثقہ ہین اونکی قول پر اعتماد بہت ہے قول کثیر لوگون سے یہ تھا کلام بیچ حرکت انقباضی کی لیکن حرکت انبساطی اول ہین کہ میل کرتی ہے مرکز سے طرف محیط کے بہی محسوس نہین ہوتی بالاتفاق بسبب ہونے مدافعت کے اور اسی طرح سکون انقباضی بہی اوس سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہے لیکن سکون خارجی یقیناً محسوس ہے اس سبب سے کہ وہ نزدیک محیط کے ہے فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ اجزاے اربعہ نبض سے کون جزو اعظم ہے اور کون جزو اصغر اور نسبت حرکت کے سکون سے اور بہ نسبت سکون کی حرکت سے کس طرح ہے جاننا چاہیے کہ مدت دونون حرکت کی آپس مین برابر ہی کبھی ضرورۃً اس سبب سے کہ جیسی طبیعت کو حاجت باستنشاق ہوا کی ہوتی ہے ویسی واسطے دفع الجزے کے بہی ہوتی ہے پس چاہیے کہ مقدار ہر ایک کی برابر ہوگی اور جو کچہ ان مقادیر سے کہی جاتے ہین بنظر حال اعتدال اور صحت کی کما لایخفے اور جو کچہ بیچ مقدار دونون سکون کے کہا ہے ظاہر ہے کہ سکون داخلی طویل زیادہ سکون خارجی سے ہے اس سبب سے کہ بطور اون لوگون کے کہ انبساط شریان کو وقت انقباض دل کے جاننے مین مقرر ہوا ہے کہ زمانہ سکون داخلی شریانی کا بعینہ مطابق زمانہ سکون خارجی دل کے ہے اور ظاہر ہے کہ سکون خارجی قلبی مطول ہے سکون داخلی اوسکے سے اور وجہ طویل ہونے زمانے اوس سکون کا کہ بعد حرکت انبساطی کے قلب کو حاصل ہے بنظر اوس سکون کے کہ بعد حرکت انقباضی کے اوسکو حاصل ہوتا ہے یہ ہے کہ شک نہین ہے کہ دل منتظر ہے ساتھ انبساط اور انقباض کے ہمیشہ اور عمدہ زیادہ واسطے حصول ترویح کے بہی وہ مرکب ہین لیکن اس سبب سے کہ اتصال دو حرکت متضادہ محال ہوتا ہے حاجت سکون کی بہی ضمناً لازم آئی پس حاجت دونون سکون کی بالذات نہوی لیکن اس سبب سے کہ نفاذ ہوا کا بیچ دل کے زمانے سکون انبساطی تک ہوتا ہے اور ہونا ہوا کا زمانے معتدبہ تک وہان مطلوب ہے واسطے تعدیل مزاج روح کے اور استحالہ ہوا کے جوہر روح سے اور واسطے اس کام کے زمانہ معتدل المقدار لازم ہے پس غالب یہ ہوا کہ سکون

خارجی قلبی دراز زائد سکون داخلی قلبی سے ہو اور یہ مستلزم ہے کہ سکون داخلی شریانی اطول
سکون خارجی شریانی سے ہو یہ تہا بیان نسبت حرکت کا حرکت سے اور سکون کا سکون سے
لیکن نسبت زمانی حرکت کی سکون سے پس شک نہین ہے کہ اگر روح اوپر اعتدال کے ہو لا محالہ
زمانہ حرکت کا اطول ہوتا ہے زمانہ سکون سے اس سبب سے کہ مقصود بالذات حرکت ہے
لیکن جسوقت برودت مفرطہ بیچ مزاج کے ہو اور ساتہ اسکے ہوا بہی سرد ہو ممکن ہے کہ زمانہ
سکون کا زیادہ تر زمانے حرکت سے ہو یہان تک کہ لوگون نے جائز رکہا ہے کہ زمانہ حرکت کا
کوتاہ زیادہ سکون داخلی قلبی سے ہوتا ہے اور اوپر گذرا ہے کہ سکون خارجی شریانی اور سکون
داخلی قلبی معاً واقع ہوتے ہین بیچ ایک وقت کی اور سکون قلبی کوتاہ زیادہ سکون خارجی
قلبی سے ہے بخلاف سکون شریانی کے کہ خارجی اوسکا کوتاہ زیادہ اوسکے داخلی سے
ہے تنبیہ جو ذکر کرنے مہیدات مقدمات سے فارغ ہوئے ہم طرف مطلب متن کے رجوع
کرتے ہین اور اجناس نبض کے ذکر کرتے ہین مدد اللہ تعالی سے جیساکہ مؤلف نے کہا
ہے والاجناس التی یعرف منہا حال النبض عشرۃ یعنے وہ جنسین کہ اونسے پہچانا جاتا ہے
حال نبض کا دس ہین اور مراد حال نبض سے حال ادلہ نبض کا ہے اور قید اضافت حال
کی ساتہ ادلے کے اس سبب سے کی گئی کہ اجناس مذکورہ جنس نبض کی نہین ہوسکتی
ہین جیساکہ وہم کیا ہے ایک جماعت اطبا نے اس واسطے کہ واسطے ایک شے کے
محال ہے کہ بیچ ایک مرتبے کے زیادہ ایک جنس سے حاصل ہو اور بہی نزدیک بعضون کے
ہر ادلہ بہی مطلقاً اجناس نہین ہوسکتے بلکہ اجناس مذکورہ اجناس عالیہ ہین فقط واسطے
ادلہ نبض کے لہذا علامہ قرشی نے لکہا ہے کہ واجب ہی کہ اجناس نو ہون اسواسطے کہ
جنس ماخوذ بنظام اور غیر نظام سے جنس عالی نہین ہے تو بیچ ان اجناس کے شمار
کیجاوے اس سبب سے کہ وہ ایک نوع ہے مختلف سے کہ وہ ایک نوع ہے جنس ماخوذ
استوا اور اختلاف سے جیساکہ بیان اوسکا آتا ہے اور ادلہ نبض کے وہ ہین کہ دلالت
کرتی ہے نبض اوپر حال کے اونکے واسطے سے اور اعتماد حصر اجناس پر استقرا ہے
اور اظہر یہ ہے کہ نزدیک جمہور کے عالی ہونا بیچ اجناس نبض کے شرط نہین ہے

اجناس النبض عشرہ

عام ہے کہ جنس عالی ہون یا نہ اسی سبب سے جنس ماخوذ منظام اور غیر انتظام سے بہی
بیچ اجناس اولہ نبض کے شمار کی گئی ہے استقلالاً ساتھ اسکے کہ وہ عالی ہین ہے جیسا
کہ گذرا اور پوشیدہ نہ ہے کہ اجناس عشرہ کہ مذکور ہوتے ہین نبض بسیط سے مخصوص ہین
اور ذکر نبض مرکب کا علیحدہ فصل مین آوے گا الجنس الاول الماخوذ من مقدار الانبساط
طولاً وعرضاً وعمقاً جنس پہلی لی گئی ہے مقدار انبساط رگ سے از روے طول اور عرض
اور عمق کے وبسائطہ تسعۃ اور بساط اس جنس کے یعنی افراد اور اجزا کہ بیچ اس جنس کے
حاصل ہین نو ہین اس سبب سی کہ ہر جسم کے تین قطر ہین کہ طول اور عرض اور عمق ہے
پس طول شریان منبسط کا بیچ جنبش کے وہ ہے کہ بیچ طول ساعد کے محسوس ہو
اور عرض اوسکا وہ کہ بیچ عرض ساعد کے محسوس ہو اور عمق اوسکا وہ کہ بیچ مسافت
انبساط کی محسوس ہو اور مسافت انبساط کی عبارت ہی اوس سی کہ رگ کو حاصل ہی اوسکے
ارتفاع سی طرف انامل کے اور انخفاض اوسکی طرف نامل کی اور اس سبب سے کہ واسطی ہر قطر کے
اقطار ثلثہ سے وسطی ہے اور دو طرف کہ افراط اور تفریط ہے واجب آیا کہ انواع
بسیط مذکورہ نو ہون طویل قصیر معتدل بینہما عریض ضیق معتدل بینہما مشرف
منخفض معتدل بینہما لہذا مولف کہتا ہے کہ الاول الطویل نوع پہلی بسائط تسعہ سے طویل
ہے وہو الذی یحس اجزاءہ فی الطول اکثر من المعتدل اور وہ یہ ہے کہ پائے جاوین
اجزا اوسکے طول مین بہت معتدل سے وسببہ کثرۃ الحرارۃ اور سبب بالذات نبض طویل کا
قوی ہونا حرارت کا ہے ساتھ اطاعت آلہ کی اور قادر ہونے قوت کے اور سبب
بالعرض اوسکا ہزال اور لاغری ہے والثانی القصیر اور نوع دوسری قصیر ہے وہو مقابلہ
اور وہ یہ ہے کہ ضد طویل کی ہو وسببہ قلۃ الحرارۃ اور سبب بالذات اوسکا کمی گرمی کی ہے
یعنے غلبہ برودت کا ساتھ عاصی ہونے آلہ کے اور ضعف قوت کے وسبب بالعرض اوسکا فربہی مفرط ہی چربی
سے والثالث المعتدل بینہما اور نوع تیسری وہ کہ شیانہ ہو بیچ طول اور قصر کے اس سبب سے
کہ بیچ اکثر بسائط کے مخالف ساتھ تقابل ضدیت کے ہے پس وسط درمیان انکے لازم
ہوگا ویدل علی اعتدال الحرارۃ والبرودۃ اور دلالت کرتی ہے نبض معتدل مذکور اوپر اعتدال کے

الجنس الاول المقدار

اور برابری گرمی اور سردی کی اور اس اعتدال سے بہی اعتدال فی القسمۃ مراد ہے
کما لا یخفی فائدہ طول اور قصر وغیرہ کہ بیچ باب نبض کے اجناس اولہ سے مذکور ہوتی
ہین سب امور اضافی ہین کہ بدون اضافت کی اور مقیس علیہ کے نہین پہچان سکتے
لہذا اطبانے واسطے پہچاننے اوسکے دو طریق کہا ہے پہلا طریق کہ جالینوس نے مقرر
کیا اور شیخ رئیس نے بہی اوسکو پسند کیا ہے چار طور پر ہے ایک وہ کہ مقیس علیہ
نبض معتدل حقیقی ہو اور یہ اسطور سے ہو سکتا ہے کہ مزاج مذکور کو موجود فرض کرین اور
اوسکے واسطے ایک نبض کہ لائق اوسکے ہو مقدر کرین بعد اسکے نبض ہر شخص کی اس
نبض مفروض ذہنی پر قیاس کرین تو مقدار بعد اور قرب اوسکا اوس اعتدال سے
معلوم ہو دوسرا یہ کہ مقیس علیہ نبض معتدل نوعی ہو تیسرا یہ کہ مقیس علیہ نبض معتدل صنفی ہو
اور یہ دونو بہی چاہیے کہ پہلے نبض معتدل فی النوع اور فی الصنف یعنے معتدل نوعی یا صنفی کی
مقرر کرین پس نبض اور لوگون کی اوسپر قیاس کرین اور یہ تینون وجہ واسطے تحقیق حال
شخص کے فائدہ کرتی ہین کہ انکے واسطے سے حکم کر سکتے ہین کہ معتدلون مذکور سے
کس قدر بعید ہے لیکن اس سے حقیقت مرض کی ظاہر نہین ہو سکتی کما لا یخفی لہذا بعض
لوگ نے انکو ضعیف کیا ہے لیکن وجہ چوتہی یہ ہے کہ مقیس علیہ حالت صحت کی ہو
لیکن یہ موقوف ہے اوسپر کہ طبیب نے اوس شخص کو بیچ حالت اعتدال مزاج کے
اور تندرستی کی دیکہا ہو اور اوسکے حال سے واقف ہو پس جو زمانہ مرض کی دیکہے
کما ینبغی حکم کرے گا اوپر تغیر نبض کے کہ درجہ اعتدال شخصی کس قدر تفاوت کیا اور کس طرح
کا تغیر ہوا ہے اور وجہ حق اور پہچاننے والے مطلوب کی یہی ہے لیکن اس سبب سے
کہ طبیعت کو ساتہ ہر مریض کے تقدم معرفت کا محال ہے واسطے اطلاع کے اوپر
حال مرض جدید کے اعتماد اوپر دلیلون کے ہوتا ہے اور ملاحظہ نبض کا ضمناً خالی
مدد سے نہین ہے طریق دوسرا یہ کہ بعض قدمائی مقرر کیا اور صاحب کامل اور ابن
ابی صادق نے اوسکو اختیار کیا یہ ہے کہ مقیس علیہ انگلیان نباض کی ہون پس نبض
طویل وہ ہے کہ چار انگلیون سے زیادہ محسوس ہو اور عریض وہ ہے کہ گنت

چار انگلیون سے محسوس ہو اور معتدل الشخاوہ کہ متوسط ہو اور مشرف وہ کہ زیادہ
مرتفع اور بلند ہو گویا انگلی مین گھستی ہے اور منخفض وہ کہ کمتر بلند ہو یعنے اپنے مرکز سے
دور تر تجاوز کرے اور معتدل اونچاوہ کہ متوسط ہو اور اس طریق کو بھی تزئیف کیا ہے
دو وجہ سے ایک وجہ یہ کہ انگلیان لامس کی مختلف ہوتی ہین بڑائی اور چھوٹائی مین اور
اسی طرح رگ ملموس کی پس حکم کرنا مقدار اصابع سے درست ہوگا اسواسطے کہ
ظاہر ہے کہ اگر انگلیان ایک شخص کی موٹی ہون اور انگلیان دوسرے شخص کی پتلی اور
یہ دونون شخص ایک نبض کو دیکھین لامحالہ نبض ایک نسبت انگلیان شخص پہلے کے
قصیر ہوگی اور بہ نسبت انگلیان شخص دوسرے کے طویل اور اسی طرح حال ملموس کا ہے
کہ جو ایک مرد نبض لڑکے کی دیکھے اگرچہ نبض اوسکی طویل ہوگی لیکن نباض کو قصیر معلوم ہوگی
اوس سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور نزدیک اس فقیر کے احسن ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ مراد مقادیر اصابع سے کہ بیچ کلام قوم کے مذکور ہوا ہے اصابع صاحب کی ہون یعنے طبیب
نبض جس شخص کی دیکھے مقدار اوسکے اصابع کا دریافت کرکے اور ساتھ اپنی انگلیون کی قیاس
کرکے حکم کرے اوپر اوسکے احوال کے اور وجہ دوسری تزئیف کی یہ ہے کہ اگرچہ معرفت
مقدار کی مقادیر انگلیون سے ممکن ہے لیکن معرفت باقی اقسام کی اس طریق سے غیر ممکن ہے
پس مفید تام نہوگا بالجملہ وجہ موجہ وہی ہے کہ بیچ آخر پہلی طریق کے گذرا والرابع العرض اور
نوع چوتھی عریض ہے یعنے چوڑی وہو الذی یاخذ من عرض الاصابع اکثر مما یاخذ المعتدل
اور عریض وہ ہے کہ لیوے انگلیون سے زیادہ اوس سے کہ معتدل لیتا ہے ویدل علی
زیادۃ الرطوبۃ اور دلالت کرتی ہے اوپر کمی رطوبت کے والخامس الضیق وہو ما یقابلہ اور
نوع پانچوین ضیق ہے اور وہ ضد عریض کی ہوتی ہے ویدل علی قلۃ الرطوبۃ اور دلالت
کرتی ہے اوپر کمی رطوبت کے والسادس المعتدل بینہما نوع چھٹی معتدل ہے ان دونون میں
ویدل علی اعتدال حال البدن فی الرطوبۃ والیبوسۃ اور دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال
حال بدن کے تری اور خشکی مین والسابع ہو الشاہق اور نوع ساتوین شاہق ہے
وہو الذی یحس بالحرارۃ فی الارتفاع اکثر من المعتدل اور شاہق وہ ہے کہ محسوس ہون

اجزا اوسکی بیچ بلندی کے زیادہ معتدل سے ویدل علے الحرارۃ اور وہ دلالت کرتی ہے اوپر
حرارت کی والثامن المعتدل اور نوع آٹھوین متوسط درمیان اون کی ہے ویدل علے الاعتدال
اور دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال حال کے الجنس الثانی الماخوذ من کیفیۃ قرع الاصابع
جنس دوسری اجناس عشرہ نبض سے ماخوذ ہے جگونگی یعنے کیفیت ٹھونکنے رگ کی انامل کو
یعنی باعتبار پہونچنے کے فقط قطع نظر اور اعتبارات کے وینقسم الی القوی والضعیف
والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس طرف قوی اور ضعیف اور متوسط درمیان
اونکے اور ہونا اس جنس کا تین قسم بنظر مذہب جمہور اطبا کے ہے اور وہ خلاف کہ علامہ
قرشی نے کیا ہے اسکی آخر بحث مین آوے گا اب موافق مدعای جمہور کے مرقوم ہوتا ہے
فالقوی ہو الذی یقرع لحم الانامل قرعا قویا یبلغ الی عمقہ پس قوی وہ ہے کہ ٹھونکے
گوشت کو سر انگلیون کو ٹھونکنے قوی سے کہ پہونچنے عمق گوشت کو دراوسکی شان سے ہے
کہ جو رگ کو انامل سے دباوین حرکت اوسکی باطل نہوے اور دفع کرے غامز کو اپنے
سی زور سے ویدل علے شدۃ القوۃ الحیوانیۃ اور دلالت کرتی ہے نبض قوی اوپر غلبہ قوۃ
حیوانی کے مطلقاً والضعیف وہو المخالف لہ اور ضعیف وہ نبض ہے کہ ضد ہو قوی کی
یعنے صدمہ نہ کرے انامل کو اور اگر دباوین تدافع نہ کرے اور انامل کے گوشت مین گھسے
اگرچہ عظیم ہو اور تفسیر مخالف کی ضد سے ہمنے اسلیے کیا کہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ مقابلہ
بیچ قوت اور ضعف کے مقابلہ عدم اور ملکہ کا ہے نہ مقابلہ تضاد کا رفع ہو جاوے اس سبب سے
کہ بیچ تقابل عدم اور ملکہ کے واسطہ نہین ہوتا ہے اور بیچ قوی اور ضعیف کی نزدیک ابن بعض
کی بیچ واسطہ پایا جاتا ہے پس مخالف سے ضد مراد ہے نہ غیر اوسکا وتدل علے ضعف القوۃ الحیوانیۃ
اور دلالت کرتی ہے نبض ضعیف اوپر ضعف قوت حیوانی کے بشرطیکہ ضعف نبض کا حقیقی ہو
اس سبب سے کہ اگر علت ضعف کی زیادتی سختی شریان ہو کہ باوجود قوت قدرت کی اوپر حرکت
کی مقاومت نہ پاوے اس بحث سے خارج ہو اور اسکو ضعیف غیر حقیقی کہتے ہین والمعتدل
ہو المتوسط بینہما ویدل علے توسط القوۃ الحیوانیۃ اور نبض معتدل اوسکی وہ ہے کہ میانہ ہو بیچ قوت مادے
ضعف کی اور بیچ ہر قسم کے متوسط بہتر ہوتی ہے اور طبیبی اگر یہ جنس کہ طرف اعلے اسکے محمود

الجنس الثانی فی ست
کیفیت قرع
الاصابع

اور طبعی ہوتی ہے اسواسطے کہ قوت جسقدر زیادہ ہو بہتر ہے پس اطلاق معتدل کا اوپر
متوسط کی اجناس کی بنظر وجود حالت ثالثہ کے ہے درمیان قوت اور ضعف کی قطع نظر اس سے
کہ محمود ہو یا غیر محمود اور جاہئیے کہ نبض قوی کو عظیم ہونا لازم نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ قوی ساتھ عظیم کے
جمع ہو اور ضعیف ساتھ عظیم کے اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ اگر رگ مطاوع نہو واسطے انبساط کے
بسبب سخت ہونے کے اور ساتھ اسکے قوت قوی ہو نبض قوی ہوگی نہ نبض عظیم اور اسی طرح اگر
رگ بہت نرم ہو اور گوشت اور پوست کہ اوپر گوشت کے ہے کثافت اور موٹے پن سے رگ کو نہ دبا دیں
رگ مذکور اونے تحریک سے انبساط تام کرتی ہے اور ساتھ اسکے نزدیک عظم کے تدافع نہیں کرتی ہے
ہرگز پس غیر قوی ساتھ عظیم کے جمع ہوئی اور غیر قوی یا ضعیف ہے یا متوسط بیچ قوت اور ضعف کے
پس حاصل یہ ہی کہ نبض عظیم ساتھ ضعیف کی ممکن الجمع ہے اسیطرح متوسط بیچ قوت اور ضعف کی ساتھ نبض
عظیم کی اشتباہ جاننا چاہیے کہ یہ جنس نزدیک علامہ قرشی کی نو قسم ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہی کہ بقول جمہور کے
محرک انبساط اور انقباض رگ کا ایک چیز ہے یعنے قوت حیوانی اور اوپر قول علامہ قرشی کی محرک رگ کا
بیچ بسط کی قوت طبعی شریان کی ہی اور محرک اسکی بیچ قبض کی قوت قلب کی بواسطہ جذب کرنے روح
اور امتناع خلا کی بیچ ابتدائی بحث نبض کی مشروحاً لکھا گیا ہے پس بطور قرشی کی ممکن ہی کہ قوت شریان کی
ضعیف ہو اور قوت دلکی قوی اور عکس اسکی لیکن حاصل ہونا نو قسم کا اس جنس سے اسطرح ہی کہ فرض کریں ہم
بیچ ہر ایک کی انبساط اور انقباض سے قوت اور ضعف اور توسط کو پس بالضرور حاصل ہوتی ہیں بیچ
اپنے انکے نزدیک مرکب کرنے کے تین قوی اور تین ضعیف اور تین معتدل اور یہ نو ہوتی ہیں اور اسی طرح
انبساط قوی ساتھ انقباض قوی کی انبساط قوی ساتھ انقباض ضعیف کے انبساط قوی ساتھ انقباض
معتدل کے بیچ قوت اور ضعف کی انبساط ضعیف ساتھ انقباض ضعیف کے انبساط ضعیف ساتھ انقباض
قوی کی انبساط ضعیف ساتھ انقباض معتدل کے انبساط معتدل ساتھ انقباض قوی کی انبساط معتدل ساتھ انقباض
ضعیف کی انبساط معتدل ساتھ انقباض معتدل کے اور معلوم ہوا کہ اگر حرکت انقباض کی مخالف طبع شریان کے
ہوگی جسقدر طبیعت شریان کی قوی زیادہ ہوگی انقباض ضعیف زیادہ ہوگا مگر یہ کہ معارضہ کرے
اوس سے قوت قلب کی کہ قاسر ہے اوپر انقباض کی لیکن اگر قوت دلکی قوی ہی لازم نہیں ہے کہ انبساط
ضعیف ہو اور یہ اسواسطے ہی کہ بیچ حالت انبساط کے قوت قلب کی معارض نہیں ہوتی ہے

قوت شریان کو اور ظاہر ہے کہ قوت اور ضعف اور اعتدال کہ بیچ باب حرکت انقباض کی مذکور ہوتے
باعتبار ممکن ہونے کے ہے نہ باعتبار اوسکے مدرک ہونے کی اسواسطے کہ بالفرض والتقدیر اگر انقباض محسوس ہو
جیسا کہ کہتے ہین لیکن قوت اوس حرکت کی مدرک نہین ہو سکتی ہی ہرگز اسواسطے کہ تحبت ادراک قوت
اور ضعف حرکت کی ملنا انامل کا رگ سے ازروے انبساط کی شرط ہوا ہے اور یہ بات بیچ انقباض کے ممکن نہین
ہی اسواسطے کہ رگ بہاگتی ہی انامل سے بیچ انقباض کے پس حاصل نہین ہوتا ہے تدافع درمیان حاس اور
اور محسوس کے اور جب ایسا ہوا کیونکر حکم ہوگا ساتہ قوت اور ضعف کی بیچ انقباض کی اور جو کچہ
بیچ اس انتباہ کی مذکور ہوا ہے مقولہ قرشی کا تہا اور تقسیم کرنا اوسکا اس جنس کو اوپر تو قسم کی کوئی فائدہ
سوا اسکے نہین دیتا ہے کہ نقص بیچ مدلول دلالتون کی پیدا کرتا ہے اسواسطے کہ اوپر اس تقدیر کے
ممکن ہے کہ قوت رگ کی قوی ہو اور حال یہ کہ دل ضعیف ہو اور بالعکس پس جو کچہ بیچ متن کی کہا ہے
کہ القوی یدل علے شدۃ القوۃ الحیوانیۃ والضعیف علی ضدہا مطلقا صادق نہین آتا ہے در شرح حقیقت
کی جو مدرک اور محسوس ہوتی ہین ہی تین قسم ہین کہ انبساط سے تعلق رکہتی ہین ولاغیر اور تجربہ بہی
جو پایا جاتا ہے موید قول جمہور کو ہے یعنے قوت نبض کی مطلقا نشان قوت کا ہی اور ضعف اوسکا
نشان اوسکے ضعف کا اور نبض ضعیف القلب کی کہا ہی محسوس نہوئی اور نبض قوی القلب کی
ہرگز ضعیف معلوم نہوئی لیکن علامہ قرشی بمنزلہ مجتہد کے ہے احتمال کہتا ہے کہ اوسکے تجربہ مین آیا ہو

الجنس الثالث الماخوذ من زمان الحرکۃ　جنس تیسری ماخوذ ہے وقت حرکت رگ سے اور مراد
دمانی حرکت سے اس مقام مین نزدیک جمہور کی زمانہ حرکت انبساطی کا ہے کہ محسوس ہوتا ہے جیسا کہ آتا ہے
وتنقسم الی السریع والبطی والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہی جنس مذکور طرف تین چیز کے کہ سریع اور بطی اور
متوسط بینہما ہین فالسریع ہو الذی یتم الحرکۃ فی مدۃ قصیرۃ پس سریع وہ ہے کہ تمام کرے حرکت کو بیچ مدت
کوتاہ کے یعنی زمانہ اوسکے ملاقات کا انامل سے کوتاہ ہو بیچ حرکت انبساطی کی ویدل علے شدۃ حاجۃ القلب
الی الہواء البارد اور دلالت کرتی ہی سریع اوپر بہت ہونے حاجت دل کی طرف ہوائی سرد کی یعنی
نشان حرارت دل کا کثرت احتیاج اوسکی ترویح سے ہے اور سرعت کو قوت بہی لازم ہے
والبطی ہو المخالف لذلک اور بطی وہ ہے کہ ضد ہو سریع کی یعنے تمام کرے حرکت کو بیچ مدت طویل کے
حاصل یہ کہ ملاقات اوسکی انامل سے دیر تک ہو بیچ حرکت انبساط کے ویدل علی قلۃ الحاجۃ

الجنس الثالث الماخوذ من زمان الحرکۃ

الی الهواء البارد اور دلالت کرتی ہے بطی اوپر کمی حاجت دل کے طرف ہوای سرد کے یعنے نشان سردی قلب کا نہ محتاج ہونا طرف ترویح کیثر کی ہے اور ضعف قوۃ کا اوسکو لازم ہے والمعتدل ہو المتوسط بینہما اور متوسط اوسکو کہتے ہین بیچ سرعت اور بطوء کی یعنے زمانہ حرکت رگ کا اول سے بیچ انبساط کے نہ بہت کوتاہ ہے اور نہ دراز ویدل علی توسط الحاجۃ الی الهواء البارد اور دلالت کرتی ہے معتدل مسطور اوپر توسط حاجت دل کے طرف ہوای سرد کی یعنے نشان اعتدال کا ہے نہ حرارت پر خبر دیتی ہے نہ برودت پر فائدہ شک نہین ہے کہ نبض کو دو حرکتین ہین ایک انبساطی دوسری انقباضی پس اگر زمانے حرکت ہر ایک کی ان دونون سے حرکت مراد رکھی جاوے باعتبار ترکیب کی انواع اس جنس کی نو ہونگی اس طور پر انبساط سریع انقباض بطی انبساط سریع انقباض معتدل انبساط بطی انقباض سریع انبساط بطی انقباض معتدل انبساط معتدل انقباض بطی انقباض سریع انبساط معتدل دونون سریع دونون بطی دونون معتدل لیکن اس سبب سے کہ حرکت انقباضی کمتر محسوس ہوتی ہے ساقط الاعتبار ہوئی اور باعتبار زمانے حرکت انبساط کے انواع اس جنس کے تین ہین محصور ہین اور بعضی حرکت اور سکون حقیقی اور مجازی بیچ جنس پانچوین کے آتے ہین اور فرق بیچ سریع اور متواتر کے بھی ظاہر ہوتا ہے نکتہ سریع کو کوتاہی زمانے کی لازم ہے لیکن کوتاہی زمانے حرکت کو سرعت لازم نہین ہے اسواسطے جسوقت مسافت کوتاہ ہو بالضرور زمانہ حرکت کا کوتاہ ہوگا اگرچہ حرکت سرعت سے نہوا اور فرق بیچ کوتاہی زمانے حرکت نبض کے کہ بسبب کوتاہی مسافت کے ہو اور بیچ اوسکی کہ بسبب قصر زمانے کا سرعت ہو وہ ہے کہ بیچ اول کے جائز نہین ہے کہ نبض شاہق ہو بخلاف دوسری کے کہ اوس مین قید نہین ہے کہ شاہق ہو یا غیر شاہق اور فرق بیچ اول اور ثانی کے کہ غیر شاہق ہو وہ ہے کہ اگر زمانہ حرکت کا موافق مقتضائے مسافت کے ہے وقت مسافت سے ہوگا اور اگر زمانہ حرکت کا کوتاہ زیادہ مقتضائے مسافت سے ہو سرعت سے ہوگا یعنے مقدار مسافت کو فرض کرین بعد اسکے زمانہ حرکت کا

قیاس کرین تو روشن ہو کہ قصر زمانی حرکت کا قصر مسافت سے ہے یا سرعت حرکت سے فافہم
انہ غامض الجنس الرابع الماخوذ من قوام الآلۃ جنس چوتھی لی گئی ہے قوام آلہ سے اور قوام عبارت
ہی اوس ہیئت سے کہ حاصل ہوتی ہے جسم کو اور اوس سے حکم کیا جاتا ہے اوپر جسم کی کہ وہ سخت
ہے یا نرم اور اکثر استعمال اوسکا اوپر اشیاے سائلہ کی ہوتا ہے لہذا بیچ شرح تلویح کے
لکھا ہے القوام بکسر القاف ہیئۃ عارضۃ للجسم الذی من شانہ سرعۃ السیلان و بطوہ اور اس محل مین
معنی پہلی مراد ہین اور قوام بالکسر بمعنے ہلاک کشے کے بھی آیا ہی وینقسم الی الصلب واللین والمعتدل
بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس طرف صلب اور لین اور متوسط بینہما کی اما الصلب فہو الذی لا ینغمز
اذا غمزت الانامل علیہ لیکن نبض صلب پس وہ ہے کہ نیچے نہ جھکے اگر غمز کرے تو سر انگلیون کو
یا غمز کیے جاوین سر انگلیون کے اوپر اوسکے جاننا چاہیے کہ نبض صلب مشتبہ ہوتی ہے قوی سے
بیچ کثرت نفوذ کے انامل مین اور بیچ کثرت دبنے انامل کی اوس سے اور فرق دونون مین
وہ ہے کہ نبض قوی اگرچہ وقت دبنے کے قبول کرتی ہے دبنے کو لیکن اکثر انامل کو بھی دفع ازالہ
ہی قوت سے بخلاف صلب کے کہ وہ منغمز نہین ہوتی ہے اور انامل کو قوت سے دفع نہین کرتی
مگر یہ کہ صلب اور قوی جمع ہوین بالجملہ قوت مقاومت غامز سے معتبر ہے اور صلابت عدم
انفعال رگ کا غامز سے والبعد بینہما ظاہر ویدل علی یبس البدن اور دلالت کرتی ہے صلب اوپر
خشکی بدن کے اسواسطے کہ یبس رطوبت کو دور کرتا ہے اور کمی رطوبت کی علت عدم قبول
ہی واسطے انغماز اور تمدید کے فائدہ یبس بدن کو صلابت نبض کی لازم ہی لیکن صلابت نبض
کو یبس بدن لازم نہین ہے اس سبب سی کہ بحران مین دیکھا جاتا ہے کہ جسوقت مادے کو
طبیعت کوئی جہت جہات سے مانند سر اور معدہ اور امعا اور مثانہ وغیرہ کے دفع کرتی ہے
کبھی تمدد اعضا مین ظاہر ہوتا ہے اور اس سبب سے جرم رگ کا بھی ممتد ہوتا ہے اور صلب
محسوس ہوتا ہے دن بحران مین اور حال یہ ہے کہ بحران میں استفراغ ہوتا ہے پس اسواسطے
صلابت نبض کے وجود یبوست کا ضرور نہین ہوتا ہے جیسا کہ ذکر کیا ہمنے واللین ہو الذی یخالفہ
اور نبض لین وہ ہے کہ ضد صلب کی ہو یعنے آسانی سے منغمز ہوتی ہو اور لین بفتحہ لام اور تشدید
یای تحتانیہ مکسورہ ہے اور اجتماع اسکا ساتہ قوی کے ہوتا ہے کما لا یخفے ویدل علی الرطوبۃ

اور دلالت کرتی ہے نبض نرم اوپر تری بدن کے جیسا کہ مذکور ہوا ہے والمعتدل ہو المتوسط بینہما اور نبض معتدل اسکی وہ ہے کہ میانہ ہو بیچ صلابت اور لین کی ویدل علے توسط حال البدن فی الیبوستہ اور دلالت کرتی ہے نبض معتدل بینہما اوپر توسط حال بدن کے بیچ خشکی اور گرمی کے الجنس الخامس الماخوذ من زمان السکون جنس پانچوین ماخوذ ہے زمانی سکون سے جان تو کہ سکون دو طرح ہے حقیقی اور غیر حقیقی سکون حقیقی وہ ہے کہ حرکت اوسمین بیچ حقیقت کے نہو جیسا کہ بیچ تعریف نبض کے معلوم ہوا کہ ایک سکون درمیان دو حرکت کی ضرور ہی ہے لیکن سکون غیر حقیقی عبارت ہے اوس زمانی سے کہ اوس مین حرکت رگ کی محسوس نہو خواہ اوس زمانی مین رگ متحرک ہو خواہ ساکن ہو اور اس جنس مین یہی معنی مقصود ہین پس بنا بر اوس مذہب کی کہ حرکت انقباضی مطلقا غیر محسوس ہوتی ہے زمانہ سکون کا شامل ہوتا ہے اوپر چار چیز کے ایک سکون محیطی دوسرا حرکت انقباضی بالکل تیسرا مرکزی چوتہا شروع حرکت انبساطی کا اسواسطے ظاہر ہے کہ ان اوقات مین حرکت نبض کی محسوس نہین ہوتی ہے اگرچہ متحرک ہو اور جو سکون کو اس طرح سے ہم تعبیر کرتے ہین زمانہ حرکت کا محصور ہوتا ہے بیچ آخر انبساط کے فقط بسبب محسوس ہونی حرکت کے بیچ اوس زمانے کے اور اس صورت مین ترکیب نبض کی گویا ایک حرکت اور ایک سکون سے قرار دیا ہے حرکت حقیقی ہے اور سکون مجازی ہے اور بنا بر اوس مذہب کی کہ شروع حرکت انقباضی کا محسوس ہو سکتا ہے سکون مذکور بمعنی مزبور دو طور پر ہوتا ہے ایک محیطی حقیقی کہ بعد حرکت انبساط کے حاصل ہے دوسرا مرکزی مجازی کہ شامل ہے اوپر تین چیز کے ایک حرکت انقباضی دوسرا اول حرکت انبساطی تیسرا سکون مرکزی حقیقی کہ درمیان دونون حرکت کی واقع ہے بالجملہ مراد سکون سے اس جنس مین بنظر مذہب پہلی کے وہ زمانہ ہے کہ مشتمل ہے چار چیز پر جیسا کہ مذکور ہوچکا اور بنظر مذہب دوسرے کی زمانہ سکون مرکزی مجازی کا ہے کہ شامل ہے اوپر تین چیز کے جیسا کہ ذکر ہوا ہے وینقسم الی المتواتر والمتفاوت والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس پانچوین طرف متواتر اور متفاوت اور معتدل بینہما کے فالمتواتر ہو الذی

الجنس الخامس الماخوذ من زمان السکون

یقصر الزمان المحسوس بین القرعتین پس متواتر وہ نبض ہے کہ کوتاہ ہو زمانہ محسوس واقع
بیچ انبساطین کی یعنے زمانہ سکون غیر حقیقی کا کہ معنی اوسکی مفصل گذری کوتاہ ہو نسبت
حالت اعتدال کے حاصل یہ ہے کہ رگ جو قرع کرے اور پھرے پھر فوراً بدون توقف
کی اگر قرع دوسرا کرے پے در پے لیکن جو بیچ انقباض کی حرکت اوسکی محسوس ہونے
سے رہجاوے اوسی طرح فوراً انبساط کرے اور قرع کرے اور بیچ ہر تقدیر کی مراد واحد
ہی اسواسطے کہ زمانہ واقع بین القرعتین کا کوتاہ ہوتا ہے اور فرق درمیان متواتر اور
سریع کے یہی ہے کہ یہاں کوتاہی زمانے مابین القرعتین کی معتبر ہے اور سریع مین
کوتاہی زمانے قرع کی مقصود ہے اور زمانہ قرع کا اوس وقت سے ہے کہ حرکت انبساطی
انامل سے مدرک ہو یہانتک کہ حرکت مذکور تمام ہو پس زمانہ سکون محیطی کا بیچ قرع کے
داخل نہین ہے ساتھ اسکے کہ رگ بیچ انامل کے مصادقت رکھتی ہے اور جو سکون محیطی
بیچ قرع کے محسوس نہین ہو سکتا ہے حرکت انقباضی محسوس اوپر تقدیر احساس کے
بطریق اولی اوسمین شمار نہوگی اسواسطے کہ قرع متحقق نہین ہوتاہے مگر انبساط سے
کما لایخفے ویدل علے ضعف القوة الحیوانیة اور دلالت کرتی ہے نبض متواتر اوپر ضعف قوت
حیوانی کی خواہ سبب ضعف کا حرارت ہو خواہ برودت لیکن متواتر کہ ساتھ سریع کی جمع ہوتی
ہی نشان شدت حرارت اور کثرت حاجت قلب کی طرف ترویح کے ہوتی ہے البتہ اور
دلالت نبض متواتر کی اوپر ضعف کی اوس تقدیر پر ہے کہ عظیم نہین اسواسطے کہ عظیم ہونا
نبض کا بدون قوت کی نہین ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع عظم ہونے سے نہو حاصل یہ کہ تواتر
نبض مین عام ہے کہ ساتھ ضعف قوت کی ہو یا ساتھ قوت کے لیکن شدت حاجت کی ہر حال
مین ضروری ہے جیسا کہ بیچ بحث عظم کے آتا ہے والمتفاوت ہو الذی مخالفہ اور نبض متفاوت
وہ ہے کہ ضد متواتر کی ہو ویدل علے شدة القوة الحیوانیة اور دلالت کرتی ہے نبض متفاوت
اوپر غلبہ قوت حیوانی کے اکثر حالت مین اور قید اکثر کی اس سبب سے کہی ہے ہمنے کہ کبھی
سقوط قوت سے بھی نبض متفاوت ہوتی ہے اور فرق درمیان دونون کے یہ ہے
کہ متفاوت اگر بہت صغیر ہو اور بطی ہو سقوط قوت سے ہی اور اگر ساتھ عظم اور سرعت کی ہو تو قوی ہونے قوت

سی ہے والمعتدل ہو المتوسط بینہما اور نبض معتدل اسکی وہ ہے کہ میانہ ہو بیچ تواتر اور تفاوت
کی و یدل علے توسط حال القوۃ الحیوانیۃ اور دلالت کرتی ہے یہ نبض اوپر میانہ ہونے
حال قوت کے اور اس معتدل مین وہی تاویل کرنا چاہیے کہ بیچ معتدل جنس دوسری
کی کہ متضمن قوت اور ضعف کی ہے کہا گیا یعنے متفاوت بہتر ہے اسکے معتدل سے
بشرطیکہ علت تفاوت کی قوت ہو لا غیر اور اسباب ہر جنس نبض کی اوپر امر کہ ان اجناس سے
ممتنع الاجتماع کون ہے اور ممکن الاجتماع کون بیچ آخر مبحث کے کہتے ہین ہم انشاء اللہ تعالی

والجنس السادس الماخوذ من مقدار مانی تجویف العروق اور جنس چھٹی لی گئی مقدار اوس
چیز سے کہ بیچ تجویف رگون کے ہے قطع نظر جرم رگون سے وینقسم الے الممتلی والخالی
والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس طرف ممتلی اور خالی اور معتدل بینہما کے فالممتلی
یدل علے کثرۃ الدم والروح پس ممتلی دلالت کرتی ہے اوپر بہت ہونے خون اور روح کے
بیچ بدن کے یا بیچ شرائین کے اور جاننا چاہیے کہ امتلا تین طرح پر ہے ایک وہ کہ کثرت
روح سے ہو دوسرا وہ کہ کثرت خون سے ہو تیسرا وہ کہ دونون کی کثرت سے ہو اور فرق
درمیان روحی اور خونی کے کئی وجہ سے کرتے ہین پہلی وجہ یہ کہ بیچ امتلاے روحی کے
شریان ہلکی ہوتی ہے پس قوت اگرچہ متوسط ہو رگ کو بالکل حرکت دے سکتی ہے بشرطیکہ
سختی جرم رگ کی مانع نہو بخلاف امتلاے خونی کے کہ رگ بسبب ثقالت کی قوت غیر قوی
سے بالکل متحرک نہین ہو سکتی دوسری وجہ یہ کہ بیچ روحی کے انتفاخ نبض کا مشابہ ہوتا ہے
نفخ مشک سے کہ ہوا سے بھرے ہو بخلاف دموی کے کہ انتفاخ اوسکا یعنے امتلا اوسکا
مشابہ امتلاے مشک بھری ہوئی پانی کے ہوتا ہے وجہ تیسری یہ کہ بیچ روحی کے
نبض اکثر عظیم ہوتی ہے اس سبب سے کہ مذکور ہوا ہے بخلاف دموی کے کہ قوت اوس مین
بسبب ثقل کے بسط تام نہین کرتی ہے اور بھی زیادتی خون کی اس حد تک نہین پہونچ
سکتی ہے کہ شریان کو متمدد کرے اسواسطے کہ اگر امتلاے دم کا اس مرتبہ مین ہو موت آکر
سبقت کرے گی وجہ چوتھی یہ کہ بیچ روحی کے نبض متشابہ ہوتی ہے یعنے مستوی بہ سبب خفت
روح کے بخلاف دموی کے کہ نبض اوسمین مختلف ہوتی ہے بسبب ثقل دموی کی لیئے بیچ امتلای

دموی کے نبض منضغط ہوتی ہے وجہ پانچوین رکبیچ امتلاے دموی کے نبض اکثر امرین لین ہوتی ہے بسبب ترطیب خون کے اور ترمی شریان کے بخلاف روحی کے کہ نبض اوسمین لین نہین ہوتی ہے بہ جہت روح کے اسواسطے کہ اگر نرمی نبض مین اور طرف سے واقع ہوا جتماع اوسکا ساتھ امتلاے روحی کے ممنوع نہین ہے نہایت یہ کہ خود روح موجب نرمی کی نہین ہوتی ہے بخلاف خون کے کہ اکثر بسبب بلند اور اوپر ہونے خون کے بیچ مسام شریان کے نبض کو نرم کرتا ہے آور قید اکثر کی اس سبب سے کی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ بیچ خون کے کچہ غلظ ہوا وراس سبب سے بیچ جرم شریان کی نافذ نہو با وجود امتلاے دموی کے نبض غیر طبیعی ہوتی ہے اور اسی سے فرق کرتے ہین بیچ نبض رطب اور نبض ممتلی مطلق کے یعنی رطب کو لازم ہے کہ نرم ہو اسواسطے کہ رطوبت جسطرح کہ ہو داخل ہوتی ہے جرم عضو مین اور نرم کرتی ہے اوسکو لامحالہ اور بیچ ممتلی کے لازم نہین ہے اوس وجہ سے کہ تو جانتا ہے لیکن فرق بیچ رطب صرف اور بیچ رطب کی کہ سبب اوسکا امتلاے خون کا ہو نہونے امتلا سے پوشیدہ نہین ہے فائدہ لازم نہین ہے کہ جو خون بیچ تمام بدن کے زیادہ ہو بیچ شریان کی بہی زیادہ ہوے اور اسیطرح کثرت خون شریان کو کثرت خون بدن کی غیر لازم ہے اسواسطے کہ ممکن ہے بلکہ کثیر الوقوع ہے کہ بدن ممتلی ہوتا ہے خون غلیظ سے کہ غیر صالح ہے واسطے نفوذ نہ کرنے کے بیچ شریان کے پس اس صورت مین خون شریان کا کمتر ہوتا ہے ساتھ کثیر ہونے کے بدن مین لیکن امتلاے بدن کا کہ خون صالح سے ہو اوسمین لازم ہے کہ خون شریان کا بہی کثیر ہو مگر کوئی عارض سے اور بہی ایسا ممکن ہے کہ اگرچہ خون بدن مین کمتر ہو لیکن بیچ شریان کے بہت ہو اس سبب سی کہ خون بدن کا بالکل صلاحیت نفوذ کی رکہتا ہے اور قوت شرائین کی قوی ہو اور اس سبب سی خون بہت منجذب ہوا اوسمین آور بہی معلوم کرین کہ جو کچہ کہا گیا ہے امتلاے روحی سے گمان نہو کہ روح بدون کثرت خون کثیر ہوتی ہے اسواسطے کہ ارواح بسبب لطافت کی سریع التحلل ہین پس جب تک کہ مادہ مدد دینے والا اوسکا کثرت سے نہوگا کثرت اوسمین ظاہر نہوگی لیکن جو پیدایش روح کی خون سے ہمیشہ یکسان نہین ہے کبہی کمتر پیدا ہوتی ہے اور کبہی

بست اوس جگہ کہ پیدایش روح کی نسبت مقدار خون کی زیادہ ہوتی ہے امتلا کو طرف روح
کی منسوب کرتے ہین اور آثار مخصوصہ مذکورہ اوسکے اوسمین ظہور کرتے ہین اور اوسجگہ کہ پیدایش روح
کی بہ نسبت خون کے اور عادت کے کم ہوتی ہے امتلا کو طرف خون کے منسوب کرتے ہین
ورنہ بیچ حقیقت کی امتلاے روح کو کثرت خون کی شرط ہے لیکن امتلاے خون کو کثرت روح کی
شرط نہین ہے اور جس جگہہ کہ پیدایش روح کی موافق مقدار خون کی ہوتی ہے امتلا کو دونون
کی طرف مخصوص کرتے ہین جیسا کہ کہا گیا کہ امتلا تین طرح ہے اور بر تقدیر ظہور امتلا کی دونون
علامات مخصوص ہر ایک کی کہ ممکن الاجتماع ہین ظاہر ہوتے ہین والخالی بحیا لہ اور نبض خالی محتمل
ہے یعنے دلالت کرتی ہے اوپر قلت خون اور روح کے تمام بدن سے یا شرائین سے
فقط اور اسکو کہ خالی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ کوئی چیز بیچ جوف شریان کی نہین ہے
اسواسطے کہ خالی ہونا شرائین کا خون اور روح سے محال ہے بلکہ اس اعتبار سے ہے کہ رطوبت
مالی جوفی بہ نسبت حالت اعتدال کی کمتر ہے اور اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ امتلاے شریان امتلاے
تمام بدن کا شرط نہین ہے پس خالی ہونا شریان کا بہی قلت خون بدن کی شرط ہوتی ہے
حاصل یہ کہ مجرد امتلاے نبض سے حکم اوپر امتلاے تمام بدن کی نہین کر سکتی آثار امتلا کے
اور وجوہ سے بہی جب تک کہ مدد نہ کرین اور اسیطرح خالی ہونے نبض سے بدن اور اعراض
خلو سے حکم اوپر قلت خون بدن کے نہین کر سکتے ہین یہ نکتہ واجب البیان ہے کہ بہت
نکتہ واجب البیان
مغالطون سے محفوظ رکہتا ہے طالبان تحقیق کو ورنہ اطبا کہ درپے امتلاے اپنے بطن کے
ہین مبحث نبض سے سواے رکہنے انامل کے اوپر ساعد کے نصیب نہین کہتی ہین تو سا نہ تفحص
حال رگ کی اور تشخیص اجناس نبض کے کیا پہونچتے والمعتدل بینہما یدل علی اعتدالہما اور نبض
معتدل بیچ امتلا اور خلو کے دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال اون دونون کے یعنے نشان برابر
ہونے حالت کی ہے بیچ امتلا اور خلو کے الجنس السابع الماخوذ من کیفیۃ جرم العروق جنس
الجنس السابع الماخوذ من کیفیۃ جرم العروق
ساتوین ماخوذ ہے کیفیت ذات رگون سے یعنے از روے لمس کے فقط اور کیفیات
ملموسہ سے بیان حرارت اور برودت کہ کیفیات فاعلی ہین مقصود ہین فقط لیکن رطوبت
اور یبوست معتبر نہین ہین اسواسطے کہ وہ کیفیت انفعالی ہین اور بہی لوازم اونکے کہ

کہ نرمی اور سختی ہین بھی معتبر ہوے اس جنس ہین اسلیے کہ یہ دونون بیچ قوام رگ کی معتبر ہوتے
ہین لہذا بیچ جنس قوام کے شمار ہوے ہین بیچ اکثر کتابون کے اور بعض لوگون نی اون کو
بھی ملمس نسے شمار کیا ہے لیکن مدعا واحد ہے وینقسم الی الحار والبارد والمعتدل اور منقسم ہوتی
ہے یہ جنس طرف حار اور بارد اور متوسط بینہما کے فالحار یدل علے حرارۃ مافی تجویفہ من الدم والروح
پس نبض گرم دلالت کرتی ہے اوپر گرمی اوس چیز کے کہ بیچ رنگ کے ہے خون اور روح
سی والبارد یدل علے برودتہ اور نبض سرد دلالت کرتی ہے اوپر سردی اوس چیز کے کہ
بیچ رگ کے ہے خون اور روح سے والمعتدل یدل علے اعتدال حالہ اور نبض متوسط اسکی دلالت
کرتی ہے اوپر میانہ ہونے حال اوس چیز کے کہ بیچ رگون کے ہے اور کیفیت ملمس شریان کی
ایسی ہے کہ حال وسکا اوپر حال اور اماکن کے کہ سواے مکان شریان کے ہین قیاس ہین
قاعدہ گرم زائد ہونا شریان کا اس سبب سے کہ وہ محل اجسام حار کا یعنے خون اور روح کا
ہے بالاتفاق ممکن بلکہ واقع ہے خصوصًا وقت غلبہ سخونت کی بیچ خون شریانی اور روح
کے لیکن سرد ہونا اوسکا اکثر لوگون نے بعید جانا ہے اس سبب سے کہ وہ لوگ کہتی ہین
کہ معقول نہین ہے کہ شریان باوجود کثرت ارواح کے اور اتصال کی دل سے سرد زیادہ
ہوا اور اماکن سے کہ سخن سے دور ہین لیکن اس سبب سی کہ بیچ کتب قدما کے مضبوط ہے
اس باب مین کوئی توجیہ کرنا لازم ہے اور توجیہ اسکی دو طور پہ ہے ایک وہ کہ مراد ابرد ہونے
رگ سی نہ وہ ہے کہ ملمس اوس جلد کا اوپر رگ کی ہے سرد ہو نسبت جلد اور مواضع کے اس سبب
سی کہ یہ بعید ہے اسواسطے کہ مذکور ہوا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ملمس جلد شریان کا بہ نسبت اوسکی
حرارت کے کہ اوسکو چاہیے بہت سرد دکھلائی دے پس مقیس علیہ حال تندرستی کا ہو یا
حال معتدل مفروض کا دوسری یہ کہ ہو سکتا ہی جلد فوقانی شریانی سرد معلوم ہو نسبت جلد اور اماکن
کی کہ شرائین سے خالی ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ شک نہین ہے اس امر مین کہ وہ جلد
کہ فوق شریان کی ہے مسام اوسکے ہمیشہ وسیع ہوتے ہین واسطے تنفس شرائین کے
اور جو وسیع المسام ہوتا ہے حرارت اوس مین نہین ٹھہرتی ہے پس جس وقت برودت
غلبہ کرتی ہے جس جگہ کہ اوسمین کثافت ہے گرمی اوسمین جو کہ محصور ہے سردی اوس چیز سے

جلد ظاہر نہین ہوتی ہے علاوہ اوس جگہ کے کہ متخلخل ہی برودت اوس مین زیادہ اثر کرتی ہے
اور اسی طرح حرارت جیسے کف دست اور پاؤن اور جلد مین محسوس ہے پس جسوقت
بنابر غلبہ برودت باطنی کے سردی بیچ بدن کے واقع ہوتی ہے محل شریان کا سرد
زیادہ معلوم ہوتا ہے اور اسی طرح جسوقت حرارت غالب ہوتی ہے محل مذکور گرم زیادہ
معلوم ہوتا ہے بسبب جلد منفعل ہونے کی موثر سے نسبت تخلخل کی اور جو شریان موضع
اجسام گرم کی ہے باعتبار زیادتی حرارت اور قلت حرارت کے احوال جلد کا کہ اوس سے
مماس ہے جلدتر متغیر ہوتا ہے بعد اسکے اثر حرارت کا یا برودت کا بیچ اور مقامون کے
ظاہر ہوتا ہے پس سرو معلوم ہوتا موضع شریان کا بقیاس اور موضع کے مستبعد
نہین ہے الجنس الثامن الماخوذ من وزن الحرکۃ جنس آٹھوین ماخوذ ہے وزن حرکت رگ
سے وزن لغت مین عبارت ہے اوس سے کہ قیاس کرین ایک چیز کو ساتھ دوسری
چیز کے تو حاصل ہو اوس قیاس کرنے سے وہ نسبت کہ درمیان دونون چیز کے
واقع ہے اور نزدیک اطبا کے عبارت ہے اس سے کہ زمانہ ایک کا دونون حرکت
سے ساتھ زمانے حرکت دوسری کے یا ساتھ زمانی ایک کی دو سکون سے ساتھ زمانے
سکون دوسرے کے یا زمانہ ایک کا دونون حرکت سے ساتھ زمانے ایک دونون سکون
سے یا زمانہ ایک کا دونون سکون سے ساتھ زمانے ایک کی دو حرکت سی قیاس کرین
اور ظاہر ہے کہ واسطے ہر ایک کی حرکت اور سکون سے ایک زمانہ ہے اور واسطے
ہر ایک کی ان دونون زمانے سے ایک مقدار ہے اور واسطے اوس مقدار کے ایک
نسبت ہی اور یہ سب دس وجہ ہوتی ہین پہلی وہ کہ قیاس کرین زمانے انبساط کو زمانے
انبساط سے دوسری یہ کہ قیاس کرین زمانی انبساط کو زمانے انقباض سے تیسری یہ کہ
قیاس کرین زمانہ انبساط کو ساتھ زمانے سکون خارج کی چوتھی وہ کہ قیاس کرین زمانی
انبساط کو ساتھ زمانی سکون داخل کے پانچوین یہ کہ قیاس کرین زمانی انقباض کو ساتھ زمانے
انقباض کے چھٹے یہ کہ قیاس کرین زمانے انقباض کو ساتھ زمانہ سکون خارج کے
ساتوین یہ کہ قیاس کرین زمانے انقباض کو ساتھ زمانی انقباض داخل کے آٹھوین یہ کہ

جنس آٹھوین ماخوذ ہے وزن حرکت

کہ قیاس کرین زمانے سکون خارج کو ساتھ زمانہ سکون خارج کے نوین یہ کہ قیاس کرین
زمانے سکون خارج کو ساتھ زمانے سکون داخل کے دسوین یہ کہ قیاس کرین زمانے
سکون داخل کو ساتھ زمانے سکون داخل کے لیکن جانئین کہ نزدیک شیخ رئیس کی وزن سے
بیچ اس جنس کے قیاس کرنا زمانہ حرکت کا ہے ساتھ زمانے سکون کے لاغیر اس سبب سے
کہ مقائسہ زمانہ حرکت کا ساتھ زمانے حرکت کی اور قیاس کرنا زمانے سکون کا ساتھ
زمانے سکون کے بیچ جنس استوا اور اختلاف کی داخل ہے اشتباہ مقصود زمانے حرکت
اور زمانے سکون سے کہ بیچ اس جنس کی مقائسہ اوس سے متعلق ہوا دو حرکت اور دو سکون
ہین یعنی عام ہے کہ زمانہ حرکت انبساطی کا ساتھ زمانے ایک کی دونون سکون سے
قیاس کرین یا زمانے حرکت انقباضی کو ساتھ زمانے ایک کے دو سکون سے قیاس کرین
لیکن یہ اوس صورت مین ہے کہ ہر ایک امور اربعہ کو یعنے دونون حرکت اور دونون سکون
کو مدرک ہونا فرض کرین ورنہ مراد زمانے حرکت سے زمانہ حرکت انبساط کا ہو فقط اور زمانے
سکون سے وہ زمانہ کہ درمیان دو انبساط کے واقع ہے یعنے وہ زمانہ کہ حرکت اوس مین
محسوس نہین ہوتی ہے اور تفصیل اس مقدمہ کی اوپر گذر چکی ہے اب دریافت کرین کہ
نبض ماخوذ وزن سے دو طرح ہے ایک کو جید الوزن حسن کہتے ہین اور دوسری کو غیر جید الوزن ردیہ
اور یہ تین طرح ہے جیسا کہ بیان اونکا آتا ہے لیکن مولف نے اوپر ذکر کرنے اوس جید الوزن
کی قصر کیا ہے جیسا کہ کہتا ہے کہ فهو ان یکون زمان السکون مساویا لزمان الحرکة ویدل علی
اعتدال الحال فی الانقباض والانبساط بعمومہ یہ ہے کہ ہو زمانہ سکون کا برابر زمانے
حرکت کی اور دلالت کرتی ہے اوپر توسط حال کی بیچ انقباض اور انبساط کی اور یہان
ایسی تقدیر کیا چاہیے کہ الماخوذ من وزن الحرکة ینقسم الی حسن الوزن وردی الوزن اما
حسن الوزن فهو ان یکون آہ اور جو حال ردی الوزن کا خلاف اسکے سے مفہوم ہوتا ہے
ذکر اوسکا ساقط ہوا بالجملہ بیچ متون صحیحہ کے اسی قدر ہے کہ مرقوم ہوا اور بیچ بعض نسخے
قانونچہ کے مفصل بیان حسن اور ردی کا ہے یہ الحاق اچھا ہے کہ عبارت اور کتابونکی
یہان لوگون نے شامل کر دیا ہے فائدہ بیچ بیان جید الوزن اور غیر جید الوزن کے لیکن

جید الوزن وہ ہے کہ وہ نسبت کہ درمیان ازمنہ امور اربعہ نبض کے ہے اور یہ مجری طبیعی کی ہو باعتبار اسنان اور بلدان اور فصول اور انواع تدابیر کے اور مجری طبیعی ہر ایک کا اپنے وہی ہے کہ اوپر اوسکے مقدر ہوا ہے مثلاً بیچ لڑکے کے چاہیے کہ حرکت انبساط نبض کی اوسمین اسرع ہو حرکت انقباض اوسکے سے اسواسطے کہ حاجت اوسکی طرف جذب نسیم کے زیادہ ہے اوسکی حاجت سے طرف دفع کرنے بخار دخانی کے اور بیان ہو چکا کہ انبساط شریان کا واسطے جذب نسیم کے ہے اور انقباض اوسکا واسطے دفع بخار کی اور مقرر ہے کہ حرکت انبساط شریان کا لڑکون مین اسرع ہوتا ہے یعنی بیچ کوتاہ مدت کی تمام ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ زمان سکون خارجی کا انمین طویل ہوتا ہے اسلیے کہ جو مدت زمانی حرکت سے کم ہوتی ہے بیچ زمانی سکون کے زیادہ ہو واسطے بہر لینے مطلب کی اور انجام مسافت کی اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ جو حرکت رگ بطی یعنے اطول ہوتی ہے سکون اوسکا بعد اوسکے اسرع یعنے اقصر ہوتا ہے اسواسطے کہ سکون بہر لینے والا ہوتا ہے مطلب حرکت کو پس سرعت حرکت کو بطی ہونا سکون کا لازم ہے اور بالعکس حاصل کلام کا یہ ہے کہ واسطے زمانے ہر ایک کے دونون حرکت سے بقیاس ہر ایک کی دونون سکون سے ایک نسبت ہے بقدر موافق حال کے جیسا کہ کہا گیا پس اگر یہ نسبت محفوظ ہے وہ جید الوزن ہے اور حسن الوزن ورنہ غیر جید الوزن اور اسکو سئ الوزن اور ردی الوزن بہی کہتے ہین اور جانین کہ غیر جید الوزن تین طرح ہے مجاوز الوزن متباین الوزن خارج الوزن لیکن مجاوز الوزن وہ ہے کہ وزن اوسکا وزن ایسے سن کا ہو کہ اوسکے صاحب کی سن سے متصل ہو مثلاً نبض لڑکے کی اوپر وزن نبض جوانون کے ہو یا نبض جوانون کی اوپر وزن نبض بڈہون کے ہو یا بالعکس اور مجاوز الوزن کہ متغیر الوزن بہی کہتے ہین لیکن متباین الوزن وہ ہے کہ وزن اوسکے وزن ایسے سن کی ہو کہ اوسکے صاحب کی سن سے متصل نہو مثلاً نبض لڑکے کی وزن نبض شیوخ کی ہو یا بالعکس اور متباین الوزن کو مجانب الوزن بہی کہتے ہین لیکن خارج الوزن وہ ہے کہ وزن نبض کی ساتہ وزن کسی سن کی مشابہ نہو ہرگز مثلاً ایک شخص صحیح کی نبض مرتعش ہو اور ظاہر ہے کہ ارتعاش نبض کا کسی سن سے اسنان مختلفہ

تلف سے منسوب نہین ہے اشتباہ خارج الوزن اس سبب سی کہتی ہین کہ وہ خارج ہے
سب اوزان طبیعی سے کہ واسطے انسان کے مخصوص ہین نہ یہ کہ وہ مطلقا وزن نہین
رکھتی ہے اسواسطے کہ جس طرح نبض ہو بدون وزن کے نہوگی اسی طرح تصریح کیا ہے
جالینوس نی اور جو معلوم ہے کہ جید الوزن دلیل اعتدال حال کی ہے جاننا چاہیے کہ غیر
جید الوزن دلیل ردی ہونے حال کی ہے اور جس قدر کہ زیادہ خارج ہوگی بروایت
مین زیادہ ہوگی اسلیے کہ جو کچھ مجری طبیعی سی سے باہر زیادہ ہوگی ردی زیادہ ہوتی ہے
الجنس التاسع الماخوذ من الاستواء والاختلاف جنس نوین ماخوذ ہے استوا اور اختلاف
سی فالمستوی ہو المتشابہ فی اجزائہ پس نبض مستوی وہ ہے کہ متشابہ ہوا ہے اجزا مین اور
معنی تشابہ کی اجزا مین دو طرح ہو سکتے ہین ایک وہ تشابہ قرعات مین ہو اور اوپر
کہا گیا ہے کہ تغیر بیچ نبض کی اکثر بارہ قرعہ مین ظاہر ہوتا ہے اور قید اکثری اوس سی کیا ہی کہ
قرعات بیچ کم کے اوس سے یا بیچ زائد کے اوس سی ممکن ہے پس وہ نبض کہ بیچ بارہ نبضے کے
ایک طور پر ہو حکم کرنا چاہیے کہ مستوی ہے باعتبار ظن غالب کی لیکن اگر تیس بلکہ پینتیس نبضے
تک مستوی ہو یقینا مستوی ہوگا اسواسطے کہ ممکن نہین ہے کہ اسباب اختلاف کی بیچ رگ کی موجود ہون
اور اتقدر پینتیس نبضے کے ظاہر نہوا اثر اوسکا خصوصا بیچ امور خمسہ کے کہ اصل مین واسطے ظاہر ہونی تشابہ اور اختلاف
کے اور آتا ہی ذکر اوسکا عنقریب دوسرا یہ کہ تشابہ ایک نبضے مین ہو بنظر اوسکے اجزا کے خواہ باعتبار انامل
کے خواہ باعتبار اجزاے انامل کے یعنے اگرچہ باعتبار قرعات کے مختلف ہو لیکن بنظر اجزاے نبضی
کے احوال مستوی ہو یا بعکس اسکے پس مستوی حقیقی وہ ہے کہ بخلاف بیچ نبض کی بھی باعتبار اجزای نبضہ
ہو اور بھی باعتبار قرعات کی اب دریافت کرین کہ ظاہر زیادہ اس چیز کا کہ اوس نبض مین
کہ اختلاف اور استوا واقع ہوتے ہین پانچ حالت ہین کہ اونکو امور خمسہ کہتی ہین ایک جنس
ماخوذ حال مقدار سے دوسرا جنس ماخوذ حال قوت سے تیسرا جنس ماخوذ زمانے حرکت سے چوتھا
جنس ماخوذ زمانے سکون سے پانچوان جنس ماخوذ حال قوام سے پس اگر استوا پانچون امور
مذکورہ مین ہو اوس نبض کو مستوی مطلق کہتی ہین اور اسی طرح اگر اختلاف سب مین ہو
اوسکو مختلف کہتی ہین اور اگر بعض امور مین استوا ہو اور بعضے مین اختلاف اوسکو مستوی فی البعض

یعنی نوین جنس ماخوذ ہے استوا و اختلاف

اور مختلف فی البعض کہتی ہین لیکن جنس وزن کی اوس جملہ سے کہ دریافت ہونا اوسکا دشوار
ہی قطع نظر اجناس جنس استوا اور اختلاف سی اوسمین اور جنس ماخوذ حال اجزا ہی علیہ الحرق
سے ظاہر ہے کہ واسطے ظاہر ہونے اختلاف کی اوس مین زمانہ نہایت طویل چاہیے
پس دریافت کرنا اوسکا بھی بیچ مدت معتدل کی احساس نبض کا ممکن نہین ہوتا ہے اس
سبب سی کہ بعید ہے کہ خون اور روح بیچ کمی اور کثرت کی تو اوس قرعہ مین مختلف ہون اور
جو بیچ نبضات کی یہ ہو امحال ہے کہ بیچ اجزاے نبضے کی اختلاف اوس مین ہو سکے
اور جنس ماخوذ حال لمس سے بدستور بعید ہے کہ اختلاف اوس مین ظاہر ہو اوس مدت
مین اوس حیثیت سے کہ لمس محسوس ہی اور جنس نظام اور غیر نظام کی ظاہر ہے کہ مستوی
اوسمین ایک نوع ہے منتظم سے اور مختلف اوسمین ایک نوع ہے غیر منتظم سے پس باعتبار استوا
اور اختلاف کا اوسمین داخل ہوا اور دوسرا نہ شمار کیا جاے گا رید ل علی حسن حال البدن اور
اور دلالت کرتی ہے نبض مستوی مطلق اوپر نیکی حال بدن کی والمختلف ما یخالفہ اور
مختلف وہ ہے کہ خلاف مستوی کی ہو یعنی غیر متشابہ ہو بیچ اجزا کے جیسا کہ کہا گیا
اور درمیان مستوی اور مختلف کی واسطہ نہین ہے لہذا مخالفت کو ضد سے تعبیر کیا و ید ل علی
ضد ذلک اور دلالت کرتی ہے نبض مختلف مطلق اوپر خلاف حسن حال کی اور جو مستوی
ساتھ مختلف کی جمع ہو دلالت کرے گی اوپر حسن بعض احوال کے اور عدم حسن بعض دوسرے
کی انتباہ وہم نہو کہ بیان اختلاف کا بیچ ایک نبضے کے باعتبار تجویز عقلی کی ہے فقط اسواسطے
کہ مقرر ہو گیا ہے کہ ہر ایک فرد شریان سے اپنی طبع سے حرکت کرتا ہے پس ممکن ہی کہ
حرکت اوسکے اجزا کی آپس مین موافق ہو یا مخالف نہین دیکھتا ہے تو کہ جسوقت کوئی عضو
مین بسبب ورم کے یا زخم کی یا سوا اسکے گرمی زیادہ ہو حرکت اوسکے شریان کی زیادہ اور
جلد زیادہ حرکت اور شریان سے ہوتی ہے لیکن شک نہین ہے کہ یہ ایسا اختلاف
کمتر ہوتا ہے اور دشوار زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن اختلاف بیچ نبضات کی کثیر الوقوع
اور سہل المعرفت ہے لہذا بیچ اکثر کتابون کی اوپر ذکر اسی کے قصر ہوا ہے اور یہ بھی دو وجہ سے
باہر نہین ہے ایک وہ کہ بتدریج اختلاف ظاہر ہو ایک نوع مین مثلاً پہلے عظم محسوس ہو بعد اسکے

بنفضہ دوسرا پیج اوس عظم سے تہوڑا اگیٹے اور اسی طرح ہر مفتہ گہٹتا جاوے یہان تک کہ
نہایت درجے صغر کے پہونچے اور اسکو مختلف متصل کہتے ہین اور مختلف متصل جو نہایت
درجۂ صغر کو نہ پہونچکر طرف عظم کے میل کرے اوسکو عائد کہتے ہین بسبب اوسکے عود کرنیکے
اوپر پہلی حالت کی اور اس عود مین اگر سب نبضی بتدریج زائد ہوتے ہون یہان تک کہ
عظم کو پہونچے اوسکو مختلف منتظم اور اگر درمیان مین خلاف کرکے عظم کو پہونچے اوسکو مختلف
غیر منتظم کہتے ہین اقسام اور کہ اختلاف اوسمین ہوا ہے مانند سریع اور متواتر وغیرہ کے اوپر
قیاس کرین دوسرا یہ کہ اختلاف دفعۃً ظاہر ہوا اور یہ اختلاف بہی اوپر نظام کے یا اوپر غیر نظام
کے الجنس العاشر الماخوذ من الانتظام وغیر الانتظام جنس دسوین ماخوذ ہے انتظام اور غیر انتظام سے
وینقسم الی مختلف منتظم ومختلف غیر منتظم اور منقسم ہوتی ہے جنس مذکور طرف مختلف منتظم کی
اور مختلف غیر منتظم کے فالمنتظم ہو المحافظ لحرکۃ علے نسبۃ واحدۃ پس منتظم وہ ہے کہ حافظ ہو
اپنی حرکت کو اوپر نسبت واحد کے یعنے اختلاف اوسکا اوپر ایک وتیرہ کے ہو جس طرح
کہ ہو ویدل علے تشابہ حال البدن اور دلالت کرتی ہے اوپر تشابہ حال بدن کی یعنے اختلاف
کی یعنے غیر متشابہ کا اختلاف کو لازم ہے اوسمین کلام نہین ہے لیکن بسبب اسکی احکام اوسکے
باعتبار انتظام اور غیر انتظام کی مختلف ہی جاننا چاہیے کہ حال مختلف منتظم کا نسبت غیر منتظم کے
تشابہ رکہتا ہے یعنے شدید الرداءت نہین ہے ورنہ نسبت مستوی کی بدیہی ہے کہ ردی ہے
وغیر المنتظم مخالفہ اور غیر منتظم حکم مین مخالف منتظم کی ہے والقسم العاشر داخل عند التحقیق
تحت القسم التاسع اور قسم دسوین داخل ہے نزدیک تحقیق کی نیچے نوین قسم کی لہذا شیخ ابو علی
بن سینا اور محمد زکریا نے اجناس واد نبض کو نو شمار کیا ہے لیکن جالینوس نے جنس عاشر ذکر کی ہے
اور اکثر متاخرین نے تبعیت اوسکی کی ہے اسواسطے کہ شعبے بہت رکہتی ہے الفصل الثانی
فی الانواع المرکبۃ من النبض فصل دوسری ثابت ہے بیچ اقسام مرکبہ نبض کے فمنہا العظیم پس
بعضے ان نبض مرکب سے عظیم ہے وہو الزائد طولاً وعرضاً وشہوقاً اور نبض عظیم وہ ہے کہ زائد
ہو بیچ طول اور عرض اور شہوق کی یعنی مرکب تین بسیطوں سے ہو والصغیر مقابلہ اور نبض صغیر ضد عظیم کی ہے یعنے
وہ کہ ناقص ہو بیچ اقطار ثلثہ کے والمعتدل بینہما ہو المتوسط بین ہذہ الامور الثلثۃ اور معتدل

بیچ عظیم اور صغیر کے وہ ہے کہ متوسط ہو ان امور ثلثہ مین ومنها الغليظ وهو الزائد عرضا وشهوقا
اور بعضے مرکبات سے غلیظ ہے اور غلیظ وہ ہے کہ زائد ہو بیچ عرض اور شہوق کے یعنے ان
دو قطر بسیط سے مرکب ہو والدقیق مقابلہ اور دقیق ضد غلیظ کی ہے والمعتدل بينهما هو المتوسط بين
الامرين اور معتدل بیچ غلیظ اور دقیق کے وہ ہے کہ متوسط ہو بیچ دونون امر کے وهذه الانواع
استدل علی ما يدل عليه بسائطها اور یہ اقسام جیسے دلالت کرتے ہین اوپر اوس چیز کے
کہ دلالت کرتے ہین اوپر اوسکے بسائط اوسکے اور جو اسباب بسائط کی مذکور ہوے اونکے
اجتماع سے حکم اوپر مرکبات کی کر سکتے ہین اور یہان فائدے زائد کیے جاتے ہین جاننا چاہیے کہ
واسطے نبض عظیم کے تین چیزین درکار ہین ایک حرارت زائد کہ محتاج ترویح کثیر کی ہو دوسری
مطاوعت آلہ کی یعنے رگ بسبب نرمی کے فعل قوت کو قابل ہو اور عصیان نہ کرے
تیسری مساعدت قوت کی یعنے قوت حیوانی قوی ہو اور قادر ہو اس پر کہ رگ کو حرکت
دیوے از روے کمال انبساط کی اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ جب تک یہ تینون چیز جمع ہون
نبض مین عظم ظاہر نہین ہوتا ہے اوپر طور جمہور کے اور اس سبب سے درجے احتیاج ترویح
کی برابر نہین ہین جب حاجت زائد ہوتی ہے اوس سے کہ موجب عظم کی ہے
سرعت بھی حاصل ہوتی ہے ساتھ عظیم کے اور جو حاجت زائد تر ہوتی ہے باوجود عظم اور سرعت
کی تواتر بھی ملتی ہے اور یہ سب کہ بیان ہوا نظر عظم حقیقی کی ہے اسلیے کہ اگر عظم غیر حقیقی ہو اوس
مبحث سے خارج ہے اور آخر فصل مین بیچ نبض اعراض نفسانی کے آتا ہے اور اسباب
صغر کے ضد اسباب عظم سے معلوم کر سکتے ہین یعنے عدم حاجت کثیر اور عدم مطاوعت آلہ کی
بیچ نبضات کی اور مساعد نہونا قوت کا اور سبب دوسرا واسطے صغر نبض کے انضغاط قوت کا ہے نیچے بار مادہ غذائی کی
نیچے بار مادے خلطی کی یعنے اگرچہ بیچ اصل کی قوت قوی ہوتی ہے لیکن بسبب انضغاط کے
نبض صغیر ہوتی ہے لیکن انضغاط غذا سے ایسا ہوتا ہے کہ جسوقت غذا بہت مقدار مین اوپر
معدے کے وارد ہوتی ہے گرانی کرتی ہے قوت پر اور پست کرتی ہے حرارت غریزی کو بسبب
بسبب انضغاط کی قدرت نہین پاتی ہے اوپر تکمیل انبساط کی اگرچہ اسباب عظم کی موجود ہین
لیکن انضغاط اخلاط سے ایسا ہوتا ہے کہ خلط متعفن بیچ کوئی مقام کے مجتمع ہوا اور بسبب کثرت

کمیت اور کیفیت سے کہ قوت کو منضغط کرے اور نظیر اوسکا حال نبض کا ہے بیچ اول نوبتون
تب کے اسی سبب سے جو بعد جمع ہونے مادے کے بیچ مستوقد عفونت کے طبیعت غلبہ
کرتی ہے اور اوسکے دفع کرنے پر توجہ کرتی ہے رقت اور لطافت بیچ خلط مجتمع کے ظاہر
ہوتی ہے اور اکثر تحلیل ہوتا ہے پس بسبب زوال ثقل کے قوت بیچ قوے کے
عود کرتی ہے اور نبض عظیم ہوتی ہے بعد زمانے شروع تب کے اور جاننا چاہیے
کہ قوت کو جب تک ممکن ہے کہ تحصیل مقصود عظم سے فقط کرسکے تجاوز نہین
کرتی ہے طرف سرعت کے اور جب تک اوسکو ممکن ہوتا ہے کہ مقصود حاصل کرے
عظم اور سرعت سے تجاوز نہین کرتی ہے طرف تواتر کے اور مثل قوت
کے اس امر مین مثل اوس شخص کی ہے کہ واسطے کوئی کام کے مشی کرے یعنے
چلے اور جو وہ کام اہم ہوا ہے قدم چلنے مین بہت کشادہ کرتا ہے تو مسافت جلد قطع ہو
پس اگر اہتمام کام مین زائد ہوتا ہی اس سے باوجود کشادگی قدم کے سرعت سے ملاتا ہی یعنے
قدم کشادہ کو جلد اوٹھاتا ہے اور اگر اس سے بھی اہتمام زائد ہوتا ہے تو تواتر کو اونکے ساتھ
ملاتا ہی اور سرعت چلنے مین یہ ہے کہ زمانہ رہنے قدم کا اوپر زمین کی کوتاہ ہو اور تواتر اوس
مین وہ ہے کہ زمانہ واقعہ درمیان دونون قدم کے کوتاہ ہو انتباہ جیسا کہ نزدیک خروج
کی اعتدال سے پہلے عظم حاصل ہوتا ہے پس سرعت پس تواتر اسی طرح وقت رجوع کی طرف
اعتدال کے اور وقت زوال حاجت زائد کے پہلی تواتر زائل ہوتا ہے پس سرعت پس عظم حاصل
یہ کہ درجے احتیاج کی اسطرح سے دریافت کرسکتی ہین اور جو کہ کہا گیا ہی تقدم عظم سے اوپر سرعت
کی نزدیک زیادہ ہوتی حاجت کی اوس تقدیر پر ہے کہ واسطے عظیم ہونی کی کوئی مانع نہو اسواے
کہ اگر آلہ بسبب سختی کی مثلاً عاصی ہو اور قوت اوسکی بیچ انبساط تام کے سرعت ساتھ صغر کے جمع ہوگی
نہ ساتھ عظم کی اور اگر حاجت ازید ہے ساتھ سرعت اور صغر کے تواتر بھی ملیگی اور جس جگہ کہ علت
عدم عظیم ہونی کی ضعف قوت کا ہو اور حاجت زیادہ تو نبض ساتھ صغر کے سریع ہوگی بدون
تواتر کے اور اگر حاجت بہت زیادہ ہی سرعت یا تواتر سے جمع ہوگی ساتھ صغر کی پس اگر قوت
ضعیف زیادہ ہے اس حیثیت سے کہ قادر نہو اوپر سریع کرنے کے واسطے موجود

متواتر ہوگی فقط تو تدارک کریگی تواتر سے اوس چیز کو کہ بسبب نہونے عظم اور سرعت کی فوت ہوئی ہے اور جانیں کہ حال قوت کو اور نبض کو باعتبار عظم اور سرعت اور تواتر کے مشابہت دیتے ہیں ساتھ حال اوس شخص کی کہ محتاج ہو واسطے اوٹھانے چیز ثقیل کے اور ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص قادر ہو اوپر اوسکی اوٹھانے کے اوٹھاتا اوسکو بالکل اور محل مقصود پر پہونچاتا ہے اسی طرح اگر قوت قوی ہے اور کوئی مانع انبساط سے نہیں ہے نبض عظیم ہوتی ہے واسطے استنشاق کے لیکن عام ہے کہ عظم ساتھ سرعت کے ہو یا بدون سرعت کے اور اگر وہ شخص قادر نہیں ہے اوپر اوسکے اوٹھانے کے اوس چیز کو دو حصہ کرتا ہے اور سرعت کرتا ہے بیچ اوسکے نقل کرنے کی تو تدارک جلد کرے قطع کرنے مسافت سے قصور قوت کو اسی طرح اگر قوت قوی نہیں ہے یا کوئی مانع انبساط سے واقع ہے نبض مائل بسرعت ہوتی ہے واسطے پھر لینے استنشاق کے اور اگر وہ شخص ضعیف زائد ہے اور بھاری چیز کو اوٹھا نہیں سکتا مگر کئی دفعہ میں پس تقسیم کرتا ہے اوس چیز کو کئی حصہ موافق قدرت کی اور ہر بار میں ایک حصہ اوٹھاتا ہے جلدی سے تو پے درپے محل مقصود کو پہونچائے اور رجوع کرے واسطے اوٹھانے دوسرے حصہ کے بدون توقف کی درمیان دونوں نقل کرنے کے اسیطرح اگر قوت ضعیف زائد ہے نبض کو متواتر کرنے میں واسطے کامل کرنے استنشاق کی ساتھ سرعت کی ہو یا بطوء کے ومنہا الغزالی اور بعض مرکبات سے وہ نبض ہے کہ نام اوسکا غزالی ہے وہو الذی یقرع الاصابع تقرعہ ثم یقرعہا ثانیا بسرعۃ بحیث لا یحس لہ الرجوع والسکون اور نبض غزالی وہ ہے کہ پہونچے انگلیوں کو ایک بار پس پہونچے انگلیوں کو دوسری بار جلدی سے اسطرح کہ محسوس نہو اوسکو رجوع اور سکون ویدل علے سدۃ الحاجۃ الی الترویح اور دلالت کرتی ہے یہ نبض اوپر شدت حاجت کی طرف ترویح کے اور سبب اس نبض کا اسباب سرعت کی ہیں اور غزالی اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ مشابہ غزال یعنے ہرن کے ہے بیچ دوڑنے اور کودنے کی اسواسطے کہ غزال اپنے پاون کو جب زمین پر رکھتا ہے اور اوٹھاتا ہے نہایت جلدی سے متصور نہیں ہوتا ہے رکھنا اور اوٹھانا اور ٹھہرنا اسی طرح حالت اس نبض کی ہے نہایت جلدی زمانی حرکت اور سکون سے اور غزالی مشابہ ہے ساتھ نبض واقع فی الوسط

نبض غزالی

نبض موجی

اور فرق درمیان ان کے کیا جاوے گا و منہا الموجی اور بعضے مرکبات سے نبض موجی ہے
وہو المختلف فی عظم اجزاء العروق وصغرہا وشہوقہا وعرضہا مع امتلاء اور نبض موجی وہ ہے
کہ مختلف ہو بیچ عظم اجزاے رگ کی اور بیچ صغر اور شہوق اور عرض رگ کے ساتھ امتلا کے
کان امواج تتلو بعضہا بعضاً گویا موجین ہین کہ پے درپے پہونچتی ہین بعضی اوسکی ساتھ بعض کے
مانند موج دریا کے کہ سخت چیز کے ڈالنے سے حاصل ہوتی ہین اور بسبب اسی مشابہت کے
موجی نام رکھا ہے یعنے جیسے بیچ بند ہے پانی کی کوئی چیز سخت ڈالتے ہین اور دائرے
بہت اوس سے ظاہر ہوتے ہین اور ہر ایک دائرہ اندر کا نسبت دائرے باہر کے چھوٹا زیادہ
اور سریع الحرکت ہوتا ہے اسی طرح اس نبض مین کنارہ رگ کا کہ طرف خنصر نباض کے
پہونچتا ہے نسبت اوپر اوسکے اجزا کے بہت بڑا اور بہت اونچا محسوس ہوتا ہے اور جو
اجزاے رگ کی نیچے بنصر نباض کی ہین نسبت اوسکے پست اور نیچے زیادہ معلوم ہوتے ہین اور
اسی طرح جو اجزا کہ بعد اسکے ہین صغیر زیادہ اور نیچے زیادہ اور مقدم ہوتے ہین بمنزلہ اون اثرون کے
کہ مذکور ہوے ہین اور سبب نبض موجی کا دو امر سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ قوت ضعیف ہے
پس رگ کو یکبارگی حرکت نہین دے سکتی ہے بالضرور جنبش دیگی اوسکو آہستہ آہستہ ایک کے
بعد دوسرے کے دوسرا یہ کہ آلہ یعنے رگ نرم ہو پس اگرچہ قوت قوی ہو اور قادر ہو اوپر تحریک
رگ ایک دفعہ مین لیکن رگ بسبب نرمی کی بالکل متحرک نہین ہوتی ہے اور منفعل نہین ہوتی ہے اور ہر جزو اوسکا
تحریک قوت سے یکبارگی بلکہ تھوڑا تھوڑا ایک جزو مین بعد دوسرے کی اثر تحریک کا سرایت کرتا ہے اور ظاہر ہے
کہ کوئی چیز سخت کو جو ہلا دین ایک طرف سے اوسکے تمام مین جنبش حاصل ہوتی ہے البتہ بخلاف نرم چیز کے
کہ ایک جزو اوس سے جو ہلا دین جائز ہے کہ دوسرا جزو منفعل نہو اوسکی حرکت سے ویدل علی فرط الرطوبۃ
اور دلالت کرتی ہے نبض موجی اوپر زیادتی رطوبت کے لہذا مؤلف کہتا ہے کہ یکون فی الاستسقاء
وذات الریۃ والفالج والسکتۃ اور ہوتی ہے نبض موجی بیچ استسقا کے اور ذات الریہ اور فالج
اور سکتہ کے اور مانند انکی جو مرض کہ غلبہ رطوبت سے ہوتی ہے اور اگر تپ مین ظاہر ہو نشان پسینے
کی ہوتی ہے اور بعد حمام کرنے کے اور بیچ پینے شراب بہت کی بھی نبض موجی ہوتی ہے و منہا
الدودی اور بعض مرکبات نبض سے دودی ہے وصورتہ کالموجی اور صورت دودی کی مانند صورت

نبض دودی

نبض دودی

موجی کی ہوتی ہے فی الشهوق بیچ بلندی کے اور بیچ پستی کی اور تقدم اور تاخر کے بھی الا انہ لیس
بعریض ولا ممتلی مگر یہ کہ بتحقیق دودی نہیں ہوتی ہے عریض اور نہ ممتلی و متموجہ ضعیف اور ہوتا ہے
متموج اوسکا ضعیف اور جو حرکت اوسکی مشابہ حرکت کیڑے بہت پاون والے کے ہے دودی نام
رکھا گیا ویدل علی سقوط القوۃ لکن لا تماما اور دلالت کرتی ہے یہ نبض اوپر ساقط ہونے قوت کے
لیکن نہ بالکل اس سبب سے کہ اگر قوت بالکل ساقط ہو نبض نملی ہوتی ہے ومنها النملی اور بعض مرکبات

نبض نملی

نبض سے نملی ہے وہو فی غایۃ الصغر والتواتر اور وہ نبض بیچ نہایت صغر اور تواتر کے ہوتی ہے
اسلیے کہ قوت اوسمین نہایت ضعیف ہوتی ہے لہذا مؤلف کہتا ہے ویکون عند کمال سقوط القوۃ
وقرب الموت اور ہوتی ہے نبض نملی نزدیک نہایت سقوط قوت کی اور نزدیک موت کی اور اس سبب سے
کہ یہ نبض مشابہ حرکت چیونٹی کی ہے نملی نام رکھا گیا اشتباہ اختلاف نبض موجی کا بہ سبب رطوبت آلہ
کی ہے کہ قوت اوسکو بالکل نہیں حرکت دے سکتی ہے یکبارگی ساتھ اسکے کہ قوی ہے بخلاف
اختلاف دودی اور نملی کے کہ علت انکی افراط ضعف کا ہے لا غیر لہذا لازم ہے کہ دودی اور
نملی بطی ہوتی ہین اور متواتر بھی ہوتی ہین لیکن بطی اس سبب سے کہ سرعت بدون کچھ قوت کے
نہین ہوتی ہے اور متواتر اس سبب سے کہ جسوقت ضعیف اور حاجت شدید ہوئی واجب ہے
کہ تواتر کرے نبض نہایت یہ ہے کہ بیچ دودی کے گمان ہوتا ہے کہ سریع ہے لیکن سریع نہین
ہوتی اوس سبب سے کہ مذکور ہوا ہے اور نبض نملی بیچ حق لڑکے نوزاد کی طبعی ہوتی ہے اور
اوسکے غیر مین نشان موت کی ہے ومنها المنشاری اور بعض مرکبات نبض سے منشاری ہے

نبض منشاری

وہو نبض صلب اور وہ نبض سخت ہے وفی قرعہ وشهوقہ اختلاف اور بیچ اوسکے قرع اور شہوق کے
اختلاف ہوتا ہے حتی یحس کانہ یخرج الاصابع فی حال نزولہ عن بعض یہان تک کہ محسوس ہوتی
ہے کہ گویا شونکتی ہے انگلیون کو بیچ حال نزول کی بمنزلہ حرکت منشار کے یعنے آرہ اور اگر کہین
بیچ قانون وغیرہ کے اکثر کتابون سے مرقوم ہے کہ منشاری نبض سریع متواتر مختلف الاجزا ہے
بیچ عظم اور انبساط کے اور بیچ سختی اور نرمی کی اور یہ کلام صریح ہے اسپر کہ بعض اجزا رگ کے بیچ اوسکے
سخت ہوتے ہین اور بعضے اجزا نرم اور ماتن نے مطلق اوسکو سخت کہا ہے پس تطبیق کیونکر ہوگی
اسکا جواب اسکا یہ ہے کہ شک نہین ہے کہ کوئی جزو رگ سے بیچ اس نبض کی خالی سختی سے

نہین ہی نہایت یہ کہ بیچ سختی کے اختلاف ہوتا ہے کہ بعضے اجزا سخت زیادہ ہوتے ہین اور بعضے صلب
پس جو اطلاق نرمی کا بیچ قانون وغیرہ کے بیچ باب منشاری کے ہوا ہے مراد اس نرمی سے نرمی نسبتی
ہی نہ نرمی حقیقی ایسا ہی صاحب نفیسی نی کہا ہے ویدل علے ورم حار عظیم اور دلالت کرتی ہے نبض منشاری
اوپر ورم گرم بڑے کے کہ اعضاے عصبانی مین ہو اور جسطرح ہو نبض منشاری دلالت کرتی ہی اسپر کہ قوت
قوی ہے لہذا سانہ تواتر کے سریع ہوتی ہے اور اوپر بیان ہوا ہے کہ سرعت بدون قوت کے
نہین ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اگر قوت قوی نہ ہوتی قوت قادر نہوتی اوپر عظم کرنے بعض اجزا کی باوجود
سختی کی اور سبب منشاری ہونے نبض کا مختلف ہونا جرم رگ کا ہے بیچ سختی اور نرمی کی اسطرح پر
کہ محسوس ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ جو اجزاے رگ کے سخت ہون انبساط اونکا اصغر اور ابطا
ہوگا اور بعض دوسری کہ نرم ہونگے انبساط اونکا اسرع اور اعظم ہوگا پس نبض مذکور مختلف الاجزا ہوتی
ہے بیچ صلابت اور عظم اور صغر اور تقدم اور تاخر کے اور یہی منشاریت ہے اور سبب اختلاف
اجزاے رگ کا از روے تحقیق کی دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ جو کچہ بیچ جرم رگ کی مصبوب ہو
گرا ہے مختلف ہی بیچ عفونت اور خامی کے اور ظاہر ہے کہ موافق اختلاف مادے کی اختلاف
بیچ اجزاے رگ کی محسوس ہوتا ہے اس سبب سی کہ جو مادہ کہ عفن ہے نرمی واجب کرے گا
اور اسے طرح نفخ پایا ہوا اور جو عفن نہین ہے سختی پیدا کرتا ہے اسی طرح جو مادہ کچا ہو دوسرا
یہ کہ اعضاے عصبانی مین ورم ہو اور اس سبب سی اختلاف بیچ اجزاے رگ کی ظاہر ہووے
اور وجہ اظہر بیچ پیدا ہونے منشاریت نبض کی ورم عضو عصبی سے یون ہے کہ مقرر ہوا ہے کہ اوپر
ہر شریان کے دو غشا محیط ہین ایک خارج سے اور دوسری داخل سے خارجی غلیظ اور ظاہر ہے
کہ ہر شریان مین اور داخلی نہایت باریک اور خفی ہے اور معلوم نہین ہوتی مگر بیچ بڑی شرائین کے
اور تحقیق ہوا ہے کہ غشائین منتسج ہین لیف عصبی اور لیف رباطی سے پس جسوقت ورم بیچ عضو عصبی
کی ہوا کہنچ جاتے ہین وہ اعصاب کہ اوس عضو مین ہین بسبب زیادہ کرنے ورم کے حجم عضو کو
اور بواسطے تمدد کے اعصاب اوس عضو کے منجذب ہوتے ہین لیف اعصاب کی کہ بیچ غشاے
شریان کے منتسج ہین اور اعصاب عضو متورم سے منفعل ہین اور بواسطے انجذاب الیاف عصبی غشائی
کی منقبض ہوتا ہے جرم شریان کا اوس جگہ کہ سختی اون الیاف کی ہے اور بالضرور بیچ غشاے

جوف شریان کے بیچ اوس جگہہ تنگی اور کمی حاصل ہوتی ہے اور بسبب ممانعت الیاف منجذبہ کے
بیچ منبسط ہونے شریان کے جیسا کہ لایق ہے دشواری پڑتی ہے پس حال نبض کا مختلف ہوتا ہے
اسواسطے کہ اجزاے رگ کی اوس جگہ سے کہ الیاف عصبی مغشی اوسکے منجذب نہین ہوے
ہین عظیم زیادہ اور سریع زیادہ ہوتی ہین اور اوسجگہ سی کہ منجذب ہوتی ہین صغیر زیادہ اور بطی زیادہ ہوتے ہین
اور بسبب تمدد کے سخت زیادہ محسوس ہوتے ہین اور یہ وہی نبض منشاری ہے اور اوسکی تحقیق یہ
کہ الیاف عصبی مغشی سے جو اعصاب ممتدہ عضو متورم سے اتصال رکھتی ہین منجذب ہوتے
ہین اور جو متصل نہین ہین اپنے حال پر رہتے ہین اور ظاہر ہے کہ اجزاے رگ کی اوس جگہ سے
کہ اپنے حال پر ہین مطاوع ہوتے ہین قوت محرکہ کو بیچ انبساط کی اور سرعت کی اور اوس جگہ سی منجذب
ہین عاصی ہوتے ہین بیچ انبساط اور سرعت کی فائدہ جو ورم کہ بیچ عضو غیر عصبی کے ہوتا ہے
اور نبض منشاری پیدا کرتا ہے پہلے سبب اختلاف مین داخل ہے اس سبب سی کہ ورم مذکور
جب تک گرم نہین ہوتا اور تھوڑا اوسکے مادے سے بیچ جرم شریان کی نفوذ نہین کرتا اور بیچ عفونت
اور نفخ کے مختلف نہین ہوتا نبض کو منشاری نہین کرتا ہے اور یہ وہی مصبوب ہی بیچ جرم شریان کے
اور اسی وجہ سے ورم مذکور کو سبب جدا واسطے نبض منشاری کی شمار نہین کیا ہے ومنہا ذنب الفار
اور بعضے مرکبات نبض سے ذنب الفار ہے اور اسکو دم موش اسوجہ سے کہتی ہین کہ جیسے دم چوہے
کی مختلف الاجزا ہی بیچ موٹائی اور دبلائی کے کہ ایکطرف سے موٹی ہے اور دوسری طرف سی پتلی اور درمیان مین تدریج
مرتبہ مرتبہ پہونچی ہے اسی طرح حال اس نبض کا ہے جیسا کہ مؤلف کہتا ہے وہو الذی یتدرج فی اجزاء
الاجزاء من نقصان الی زیادہ او من زیادۃ الی نقصان اور نبض ذنب الفار وہ ہے کہ تدریج شروع کری
بیچ اختلاف کی یعنی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہو اختلاف بیچ اجزا کے نقصان سی طرف زیادتی کی یا زیادتی سے طرف
نقصان کی اور موافق قول شیخ رئیس ورہاتن کی واسطے ہونے نبض ذنب الفاری اسی قدر کہا ہی کافی ہی قطع نظر
اس سے کہ بعد پہونچنے کی ایک مرتبہ سی دوسری مرتبہ پر پھر رجوع کرتی ہے طرف مرتبہ پہلی کی یا نہ لیکن کلام قرشی سے
کہ بیچ موجز کے ہی رجوع کرنا بھی جزء حد ذنب الفار کا معلوم ہوتا ہے کما لا یخفی لیکن جو اکثر کتب معتبرہ سی ظاہر
ہوتا ہی جانیے کہ بیچ تعریف ذنب الفار کی ماخوذ نہو اور جو یہ نبض متضمن بہت قسمون کی ہی اور اکثر اقسام اوسکے
ایک نام سی خاص ہین اور بعض اقسام معدوم الاسم ہی لیکن اس جگہہ مفصل کہی جاتی ہے ساتھ فوائد بہت کے

پوشیدہ نرہے کہ ذنب الفار ی ایک قسم ہے نبض فار ی سی اور فار ی وہ نبض ہی کہ مختلف الاجزا ہو بیچ
نقصان اور زیادتی کی یعنے نقصان سے زیادتی کو پہونچے یا زیادتی سے نقصان کو بدون لحاظ کرنیکے
اس امر کہ بعد پہونچنے کے ایک مرتبہ سی دوسری مرتبہ کو پھر عود کری مرتبہ پہلی پر بتدریج یا بدفعات یا عود نکری لیکن جو نبض عود
اور جو دفعۃً رجوع کرے اوپر غیر طور فار ی ثابت کی کہ آگی کہی جاتی ہے اوسکو ذنب الفار کہتے
ہین اور جو دفعۃً رجوع کرے کوئی نام خاص نہین رکھتی ہے پس فار ی منقسم ہوا اور ذنب الفار
اور وہ نبض کہ نام مخصوص نہین رکھتی یعنے دفعۃً عود کرتی ہے دونون اوسکی قسم ہین اور درمیان اونکی
کے قسم ہین جان تو کہ ذنب الفار تین طرح پر ہے ایک وہ کہ عظم سے شروع کرے اور بتدریج مائل
بصغر ہوتی ہے اور اوس جگہ پہونچتی ہے کہ نہایت صغر سے مدرک اور محسوس ہنو اور اوسکو
ذنب المنقضی کہتے ہین ایسا سمجھا جاتا ہے اقسرائی اور ذخیرہ سے اور یہ قسم نبض کی ردی
ہی اسواسطے کہ دلالت کرتی ہے اوپر ضعف اور عاجز ہونے قوت کے حرکت سے اسواسطے
کہ قوت نزدیک ضعف کے واسطے استراحت کی ٹھہر جاتی ہے حرکت سے اور جو اجتماع روح
سے تقویت پاتی ہے پھر حرکت کرتی ہے دوسری وہ کہ ایک مرتبہ سی شروع کرے اور بتدریج
اوس مرتبہ کو کہ ضد مرتبہ پہلی کے ہی پہونچے پس اوسی حالت پر رہے اوسکو ذنب الفار
کہتے ہین اقسرائی مین یہی ہے تیسرے یہ کہ ایک مرتبے سے شروع کرے اور بتدریج دوسرے
مرتبہ کو پہونچے اور پھر اوس مرتبے سی عود کری مثلاً پہلے صغر عظم محسوس ہو پس بتدریج طرف عظم کی یا صغر کی مائل ہوکے
اور ایک حد پر پہونچکر پھر طرف صغر کے یا عظم کی عود کرے اسکو ذنب الراجع کہتے ہین اور ذنب عائد بھی اور نام اوسکے
باعتبار رجوع کرنے کے مختلف ہین اس سبب سےکہ اگر نبض عظم سے شروع کرتی ہی اور صغر کو پہونچکر پھر عود کرتی ہے
اور راوسی عظم کو کہ اوس سی شروع کیا تہا پہونچتی ہے بدون کم اور کاست کی اسکو ذنب متراجع تام الرجوع کہتے ہین
اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ قوت برابر ہے قوت محرکہ حرکت پہلی کی اور اگر عظم سے شروع کرتی ہے اور صغر کو پہونچکر
عود کرتی ہی عظم سے لیکن اوس عظم کو شروع مین تہا نہین پہونچتی اسکو ذنب متراجع ناقص الرجوع کہتے ہین اور
دلالت کرتی ہے اسپر کہ قوت ضعیف ہو یا دم ہی قوت محرکہ حرکت پہلی سی اور اگر عظم سے شروع ہوتی ہے اور صغر کو
پہونچکر عود کرتی ہے اوسی عظم پر اور اوس سے بھی ترقی کرتی ہی بیچ عظم کے اوسکو ذنب متراجع زائد الرجوع کہتے ہین اور
دلالت کرتی ہے اسپر کہ قوت قوی زیادہ ہی قوت محرکہ حرکت پہلی سی اور اگر صغر سے شروع کرے اور عظم کو پہونچے

پہر اوس جگہ سے صغر کو پہونچے اور ترقی کرے ضعف مین یہان تک کہ محسوس نہو اوسکو ذنب المنقضی کہتے ہین جیساکہ نفیسی مین ہے اور دلالت کرتی ہے اوپر ضعف تام کے اور یہ بہی ردی ہے اوس سبب سے کہ بیچ ذنب المنقضی پہلی کے مذکور ہوا ہے لیکن جو صغر سے شروع کرے اور مائل بہ عظم ہو اور پہر صغر کو عود کرے اور اوسی حالت پر متوقف رہے اوسکو فاری ثابت کہتے ہین اسیطرح نفیسی مین ہے اور اس بیان سے ظاہر ہوا کہ فاری ثابت ایک قسم نبض فاری متراجع سے ہے اور ذنب الفاری ثابت ایک قسم فاری غیر متراجع سے ہے اور بیان ہوچکا ہے کہ فاری منقسم ہے اور ذنب الفاری اور تسمیم اوسکا دونون فاری کی قسم ہین فافہم وتامل لانہ غامض وما صرح احد ہذا المبحث کما صرحتہ بعون اللہ تعالے

اب جاننا چاہیے کہ اختلاف بیچ نبض الفار کے جیساکہ باعتبار عظم اور صغر کے ہوتا ہے بیچ قوت اور ضعف کے اور بیچ سرعت اور بطوء کی اور بیچ تواتر اور تفاوت کی اور بیچ صلابت اور لین کی بہی ہوتا ہے لیکن اختلاف اخص کہ بسبب اوسکے ذنب الفار کہی جاتی ہے وہی ہے کہ بیچ عظم اور صغر کی ہو اسواسطے کہ تسمیہ اس نبض کا اصل سے اسم اوسی مشابہت سے موافق زیادہ ہی اسواسطے کہ دم چوہی کی مختلف ہوتی ہے بیچ غلظت اور رقت کی اوسکی اصل سے سر تک اور شک نہین ہے کہ غلظت اور رقت مشابہ ہین عظم اور صغر کی لہذا صاحب موجز نے بیچ تعریف اس نبض کی انہین دو لفظ پر قصر کیا عوض نقصان اور زیادتی مطلق کی اور بہی جانیں کہ اختلاف نبض ذنب الفار کا تین طرح ہے ایک وہ کہ باعتبار نبضات کے ہو یعنے پہلا نبضہ مثلاً قوی یا عظیم یا سریع یا سوا اسکے ہو اور پہر بتدریج ہر نبضہ مابعد کا مائل ہو طرف ضعف یا صغر یا بطوء کے گویا وہ نبض مخروطی ہے اور یہ نوع ظاہر زیادہ ہے اور جو کہا گیا ہے یعنے تراجع اور عدم تراجع اور اسامی اونکے اکثر اسی مین واقع ہین دوسرے یہ کہ باعتبار ایک نبضہ کے ہو بنظر اجزاے کثیر کے مثلاً جو نیچے انگلی پہلی کی ہے زیادہ محسوس ہو بیچ کوئی امر کے اور جو نیچے دوسری انگلی کے ہے ناقص زیادہ ہو پہلی سے اور اسی طرح جو نیچے تیسری اونگلی کے ہے نسبت ثانی کے اور جو نیچے اونگلی چوتھی کے ہے نسبت ثالث کے ناقص زیادہ ہو اسی طرح اگر نقصان سے شروع ہو اور انتہا زیادتی پہ ہو تیسرے یہ کہ باعتبار ایک جز نبضہ کے بنظر ایک جزو کے مثلاً شروع کرے انبساط زائد یا ناقص بعد اوسکے بتدریج ناقص یا زائد ہو بالجملہ نبض ذنب الفار جس طور پر کہ ہو دلالت کرتی ہی اوپر جدا ہونے قوت کی اور استراحت کی اسی سبب سے کبھی ناقص ہوتی ہے اور کبھی زائد جیساکہ ماتن کہتا ہی ویدل علی ان القوۃ

تضعف ثم ترجع اور دلالت کرتی ہے نبض ذنب الفار اسپر کہ قوت ضعیف ہوتی ہے بعد اسکے طرف قوت کے رجوع کرتی ہے اور دلالت اسکے اقسام کی بیچ ضمن بیان ہر ایک کی مفصلاً مذکور ہے اور قرشی نے بیچ شرح قانون کی لکہا کہ اقسام اسکے تین ہین ایک منقضی کہ نقصان مین زیادہ ہو یہان تک کہ ساقط ہو یہ ردی زیادہ ہے دوسری وہ کہ باقی رہے اوس حال پر کہ اوس حال سے اوسکو ذنب الفار کہہ سکتے ہین یعنی ساقط نہو یہ ردی ہے تیسری وہ کہ راجع ہو یعنے رجوع کرے ایک حالت سے طرف مشابہ کی جیسا کہ اوپر گذرا ہے اور بہ نسبت اوروں کے اسلم ہے بشرطیکہ رجوع اوسکا منقضی کو نہ پہونچے ومنہا ذو الفترہ اور بعضے مرکبات نبض سے ذو الفترہ ہے وہو الذی یسکن حیث یتوقع الحرکۃ اور ذو الفترہ وہ نبض ہے کہ ساکن ہو اوس وقت کہ حرکت متوقع ہو اور تفسیر اسکی دو وجہ سے کہی ہے پہلی وجہ یہ کہ بیچ جس زمانے کے کہ امید حرکت کی ہو حرکت نہ ہرگز پائی جاوے لیکن محسوس نہو نظر اوسکی ہرگز حرکت نہ پائی جاوے وہ ہے کہ سکون کہ بعد حرکت انبساط یا انقباض کے ہوتا ہے زیادہ ہوا اوپر مقدار مخصوص اپنے کے اور ظاہر ہے کہ اوس زمانے سکون مین کہ بیچ اس صورت کی مقدار سکون اپنے سے زائد ہوا حرکت اوس مین متوقع تہی کہ واقع نہوا بلکہ وہ زمانہ سکون کا سکون مین گذر گیا اور مثال اوس چیز کی کہ اگرچہ حرکت وجود مین آوے لیکن محسوس نہو سکے اور اس سبب سے وہ موصوف بسکون ہوئی ہے کہ بعد سکون کے انقباض تک کا مائل بہ انبساط ہوا اور ابہی درجے محسوس ہونی کی نہ پہونچا ہو کہ پہر اپنے مرکز کی طرف عود کرے پس بیان یہی جسوقت کہ حرکت رگ کی اندر وہی دریافت کرے کہ مرجو یعنی امید رکہی گئی تہی سکون مین گذرا باعتبار نہ محسوس کرنے حرکت کے اور یہ وجہ پہلی محتاج تاویل کی نہین ہے اور کلام قرشی سے معنی ذو الفترہ کی اسی مین محصور معلوم ہوتے ہین وجہ دوسری وہ کہ بعد شروع کرنے کے بیچ حرکت کی اور قبل تمام ہونے اوس حرکت کی سکون واقع ہوا اور یہ ایسا ہو کہ مثلاً نبض بعد شروع کی بیچ انبساط کی اور قبل تمامی انبساط کی ساکن ہوا اور پہر حرکت کرے اور انبساط تمام کرے یا بعد شروع کرنے کی بیچ انقباض کی قبل تمام ہونے انقباض کی وقفہ یعنی توقف کرے اور پہر حرکت کرے اور انقباض تمام کرے اور شک نہین ہے کہ درمیان دونون سکون مذکور کی زمان حرکت کا ہوتا ہے کہ سکون اوسمین متخلل ہوا پس نبض کو بیچ اس تقدیر کی مرکب ہوگی دو حرکت سے کہ ایک اوس سے منقطع الوسط ہے اور تین سکون اور اوس تقدیر پر کہ فترہ بہی انبساط مین ہوا اور بہی انقباض مین مرکب ہوگی دو حرکت منقطع الوسط سے اور چار سکون سے اور یہ وجہ دوسری بیچ اس معنی کی مذکور ہوئی تاویل طلب ہے اسواسطے کہ امید کوئی چیز کی قبل حاصل ہونے

قوله ذو الفترة
مرکبات نبض

اوس چیز کی ہوتی ہے اور جب حرکت وجود مین آئی ہو اور سکون اوسمین داخل ہو اور یہ کہنا کہ وقت موقع حرکت
کے ساکن ہو لغو ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ کہا جاوے کہ توقع حرکت کی عام ہے کہ مراد اوس سے
وجود حرکت کا ہو یا اتمام حرکت نبض جیسا کہ بیچ وجہ پہلی کی وجود حرکت کا مفقود ہے بیچ وجہ دوسری کے
اتمام حرکت کا امید کیا گیا ہے اور جو قبل تمام ہونے حرکت کی سکون پڑا ہے لیکن حیثیت متوقع فیہ الحرکۃ اوسکے
حق مین صادق آتا ہے اور سبب نبض ذو الفترۃ کا اعیا قوت کا ہی کہ بسبب ماندگی کی راحت و آرام مانگتی
ہی بعد اسکے قطع مسافت کی کرتی ہی یا عارض ناگہانی سی کہ سبب انصراف طبیعت کا ہوتا ہے دفعۃً
اور یکبارگی حرکت سے باز رکھے جیسے فزع شدید مین ہوتا ہے اور اگر کہین کہ بیچ حد نبض کے
گذرا ہے کہ ہر نبضہ مرکب ہے دو حرکت اور دو سکون سے اور اس جگہ بنظر وجہ دوسری کے
تین سکون یا چار سکون مقدر ہوا بیچ ہر نبضہ کے پس حد نبض کی ناقص ہوتی ہے جواب اسکا یہ دیتے
ہین کہ مراد سکون سے بیچ حد نبض کی وہ ہے کہ بعد تمام ہونے انبساط کے اور انقباض کے
واقع ہو اور شک نہین ہی کہ ایسا سکون کہ معتدبہ اس بحث مین ہی زیادہ اوپر دو سکون کی ہرگز بیچ نبضے کے
نہین ہوتا ہے اور یہی ہو سکتا ہی کہ کہین کہ جو بیچ حدود اشیا کی مذکور ہوتا ہی باعتبار خالی ہونے شئے کے
عوارض سی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ نبض اوپر طبیعت کی ہو زیادہ اوپر دو حرکت اور دو سکون کی اوسمین نہوگا
پس ان سکونون عارضی اتفاقی سے نقص بیچ حد کی نہ آوے گا اور اس کلام سی اکثر شکوک کہ بیچ ایسے مقام
کی وارد ہوتے ہین اوپر اقسام نبض کی دفع ہوتی ہین ومنہا الواقع فی الوسط اور بعضے مرکبات سے واقع
فی الوسط ہی وہو الذی یتحرک حیث یتوقع السکون اور واقع فی الوسط وہ ہی کہ متحرک ہو اوسوقت کہ سکون متوقع ہو
اوسوقت مین یعنی درمیان انبساط اور انقباض کی کہ زمانہ سکون کا ہی حرکت پڑی اور حاصل ہوتا اس حرکت
تیسری کا درمیان دو حرکت متضاد کی واقع ہوتا ہے اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً بعد تمام ہونی انبساط کی رگ متوقع انقباض
کی ہو فوراً خواہ سکون ضعیف بعد انبساط کی کیا ہو یا ہرگز سکون نہ کرکے بمجرد شروع کی بیچ انقباض کی پھر منبسط ہو
اور قرع کرے جلد اس حیثیت سی کہ بیچ اوسقدر زمانی کی کہ سکون متوقع ہو حرکت پڑی پس بعد انقباض
کی متحرک ہو جیسا کہ لائق ہی بالجملہ یہ حرکت واقعہ اگر بیچ زمانی ایک کے دو سکون سی ہے بنفسہ حرکت سے
ترکیب پاتا ہے اور اگر بیچ دو کی ہے چار حرکت سی کما لایخفی اور دفع اوس ایراد کا کہ اوپر حد نبض کے ہوتا ہے
بیچ بحث ذو فترہ کی گذرا ہے اب دریافت کریں کہ نبض مذکور غزالی سے مشابہت کمتی ہی اور مطرقی سے

نبض الواقع فی الوسط

بہی اور فرق اوسکا ان دونون سے جدا جدا کہا جاتا ہے لیکن فرق درمیان اوسکے اور غزالی کے وہ ہے کہ
قرعہ دوسرا بیچ غزالی کے لاحق ہوتا ہے قبل گذرنے قرعہ پہلے کے یعنے ابہی بعض اجزاء رگ کا قرع
پہلی سے فارغ نہین ہوا کہ بعض دوسرا اوسکے اجزا سے قرعہ ثانی کرے حاصل یہ کہ اجزاے رگ کے
بیچ اس نبض کی مختلف ہوتے ہین بیچ سرعت اور بطوء کے اور تقدم اور تاخیر سے قرع کرتے ہین جسطور سے
کہ ہون بسبب اجزاے رگ کی پہلی قرع کیے ہین قبل اسکے کہ بعض دوسری قرع سے فارغ ہون دوسری مرتبہ قرع
کرتے ہین جلدی سے بسبب لحوق قرع ثانی کا قبل انقضا سے قرعہ پہلی کی جایز ہو بنظر اختلاف اجزاے رگ کی بخلاف
واقع فی الوسط کی کہ قرع اوسکا قرع ثانی نہین ہوتا ہے مگر بعد اسکی کہ باقی اجزا اوسکی قبل قرع پہلی کی فارغ ہون
اور فرق دوسرا یہ ہے کہ نبض لاحقہ اس نبض مین قرع عام کرتا ہے یعنی ہر جزو اوسکا اتمام کو قرع کرتا ہے بخلاف غزالی
کی کہ قرعہ نبض لاحقہ اوسکا مخصوص البعض ہوتا ہے یعنی قرع نہین کرتا ہے مگر جزو واحد اوس سے اور فرق بیچ واقع فی الوسط
کی اور بیچ مطرقی کے وہ ہے کہ قرع ثانی بیچ مطرقی کی جزو حرکت انبساطی کا ہے کہ قرع پہلا بہی جزو اوس انبساط کا ہے
یعنے قرع لاحقہ مطرقی کا متمم انبساط کا ہے پس دو نو قرع اوسکی جزو ایک انبساط کی ہین بخلاف واقع فی الوسط
کے کہ قرع ثانی اوسکا بعد تمامی انبساط ہوتا ہے اور اوسکی جزو سے نہین ہے اور سبب اس نبض کا حرارت
قوی ہے کہ طبیعت کو محتاج کرتی ہے طرف حرکت بیچ غیر وقت کی و منہا المسلی یعنی بعضی نبضون مرکب سے
مسلی ہے اور مسلی بکسرہ میم اور فتح سین مہملہ اور لام مشددہ جوال موز کو کہتی ہین و ہو الذی یاخذ من نقصان آخذ
حد من الزیادۃ اور نبض مسلی وہ ہے کہ لیتی ہے یعنی شروع کرتی ہے نقصان سے طرف ایک حد کی بیچ زیادتی کے
ثم یتناقص علے الولا بسبیل کمی ہے زیادتی سے طرف نقصان کی متصل اوسی جہت مین الی ان یبلغ الحد الاول
فی النقصان یہان تک کہ پہونچے حد پہلی کو بیچ نقصان کی یعنے انتہا انبساط کی مانند ابتدا انبساط کی ہوتا ہے
ویکون کذنبی الفار اور ہوتی ہے نبض مذکور مانند دو دم چوہے کی کہ دونون طرف طرف موٹی سے ملا وین پس
وسط اسکا موٹا ہوگا اور دونو طرف پتلی اور مثال اس نبض کی یہی ہے اسواسطے کہ حالت انبساط مین شروع
پہلی انگلی سے منتہا ہی انگلی دوسری کی بترتیب بیچ زیادتی کم ہوتی ہے پس یہان سے منتہی چوتہی انگلی تک بیچ
نقصان کی ہوتی ہے حاصل یہ کہ عظیم الوسط صغیر الطرفین دکہلائی دیتی ہے وقت انبساط کی اور اسکی ضد کو
عمیق کہتے ہین اور مائل بطرفین ہین اور وہ یون ہے کہ صغیر الوسط عظیم الطرفین دکہلائی دیتی ہے حالت انبساط مین
گویا دو دم چوہے کو طرف باریک سے ملایا ہے اور اس قسم کو ماتن نے ذکر نہین کیا اور شیخ رئیس نے بہی قانون

مین منضبط نہین کیا بہ سبب کم واقع ہونے اس قسم کی اور علت کمی کی یہ ہی کہ سبب مسلی کا اور اوسکی ضد کا
لا محالہ ضعف قوت کا ہی اور جو قوت ضعیف ہو کمتر ہے کہ شریان کو بیچ اوس مقدار کہ چارون انگلی
سے محسوس ہوتی ہی دو طرف سی منبسط دکہلاتی ہے اور بیچ وسط کی اور صغر کے چہوڑتی ہی بسبب
عجز کے اما بسط وسط شریان کا اوس مقدار مین آسان ہوتا ہی اسواسطی کہ بسط ایک مکان کا آسان
زیادہ ہے اوپر ضعف کی بسط دو مکان سے کما لا یخفی اسی واسطے مسلی کثیر الواقع ہے نسبت عکس کے
کہ اوسکی ضد ہی ومنہا المرتعش اور بعضی مرکبات نبض سی نبض مرتعش یعنی لرزان ہی اور اسکو مرتعد
بہی کہتی ہین وہو الذی یحسّ منہ حالۃ تشبہ الرعشۃ اور نبض مرتعش وہ ہے کہ پائی جاتی ہے اوس سے
ایک حالت مانند رعشہ کے یعنے رگ کپتی محسوس ہوتی ہے اور سبب اس نبض کا ضعف
قوت کا اور شدت حاجت کی اور سختی اور خشکی آلہ کی ہے ومنہا الملتوی اور بعضے مرکبات
نبض سی ملتوی ہے وہو الذی یحسّ منہ العرق کانہ خیط یلتوی اور نبض ملتوی وہ ہی کہ محسوس ہوتی ہی اوس سے
رگ گویا دہاگا ہی کہ پیچ کہاتا ہے اور منفتل ہوتا ہی وہذہ الانواع تدل علی سوء حال البدن اور یہ انواع یعنے
دو فترت سی ملتوی تک جو مذکور ہین دلالت کرتی ہین اوپر برائی حال بدن کی فائدہ اقسام نبضون کی کہ
بیچ متن کے تہے بیان تک تمام ہوی اور اگرچہ انواع مرکب اوسکی زیادہ اوس سی کہ شمار کی گئی ہین لیکن بیچ
مخصوص نام سے ہوئی ہین یہان ضبط نہوئی ہم اون کو بیان کرتی ہین جاننا چاہیی کہ ایک اون سی نبض
متشنج ہی اور یہ بہی مانند رگ کے کہینچی ہوتی ہی اور مختلف الاجزا بیچ تقدم اور تاخر اور وضع کی اور کچہ صغر
اور کچہ سختی سے قریب ہوتی ہی اور وہ خبر دیتی ہی پیدا ہونے تشنج کو اور سبب نبض مذکور کا متشنج ہونا اجزائے
عصبی کا ہی کہ بیچ دو غشائین محیط شریانی کی ہین اور ظاہر ہی کہ جو بیچ بعض اجزای غشای محیط شریان کی کہنچاؤ
پڑتی ہی منبسط ہونا درمیان دونون غشا کا دشوار ہوتا ہی اور صغیر ہوتا ہے اور سخت معلوم ہوتی ہے اور بیچ
اجزای شریان کی اختلاف پڑتا ہی بواسطی اختلاف اجزائے غشائی عصبی کی اور جہات تشنج اون اجزا کے
اور شک نہین ہی کہ تشنج نہین ہوتا ہی مگر حرکات غیر طبعی سی اور روی ہونا قوام آلہ کا اوسکو لازم ہے اور
اگر کہین کہ جو ایسا ہی چاہیے تہا کہ وجود نبض متشنج کا مجدد وجود تشنج کی ہو پس نبض مذکور منذر نہوگی اوپر تشنج کے
لان منذر الشئ لا یکون سابقا علی ذلک الشئ جواب اسکا یہ کہ تشنج اوسوقت ظاہر ہوتا ہی بیچ اعضا کی اور
محسوس ہوتا ہی کہ بڑی اعصاب کہنچ جاتی ہین اور تشنج الیاف عصب صغیر کا مقدمہ تشنج اعصاب کبیر کا ہی پس

نبض مرتعش

نبض ملتوی

نبض متشنج

مسند ہونا اوسکا ثابت ہوا اور اون نبضون سے نبض متواتر ہے اور پروزن منشرست کی اور یہ بھی مانند ہاگی
کھینچے کے ہوتی ہے اسواسطے کہ متواتر اور متشنج اور مرتعش اور ملتوی سب آپس مین اشتراک رکھتے
ہین بیچ ہونے ہر ایک کے مختلف الاجزا بیچ تقدم اور تاخر اور وضع کی لیکن اوسکی جہت سے
جدائی رکھتے ہین کما لا یخفی بالجملہ متواتر وہ نبض ہے کہ اوسمین انبساط کمتر اور پوشیدہ زیادہ ہو اور
کشیدگی رگ کی ظاہر زیادہ ہو اور اکثر ان نبضون کا بیچ امراض خشک کے ہوتا ہے اور ایک
نوع ہے نبض سے کہ اوسکو ثابت کہتے ہین اور وہ ایسی نبض ہے کہ باریک اور سخت
اور کشیدہ صاحب اختلاف ہوتی ہے اور بیماریان شدید الیبوستہ مین مانند دق اور ذبول کے
ظاہر آتی ہے اور ایک نوع ہے نبض سے کہ اوسکو مطرقی کہتے ہین اور مشہور ہے اور یہ نبض ہے
کہ قرع کرتی ہے اونگلی کو اور اوسپر کفایت نہین کرتی پس دوسرے مرتبہ قرع کرتی ہے واسطے اتمام انبساط
کی جیسا کہ ہتوڑا کہ اوپر سندان کی مارتے ہین سست ہاتھ سے وہ اوپر سندان کی پہونچکر بدون ارادہ
قارع کی قرع دوسرا کرتا ہے اور اسی مشابہت سے مطرقی نام رکھا ہے اور ترجمہ مطرقہ کا ہتوڑا ہے اور جالینوس
نے کہا کہ مین نے پایا ہے مطرقی کو کہ دوبار عود کیا یعنی بیچ ایک نبضے کی تین قرعے کئے اور یہ بعید نہین ہے لیکن جانئیے کہ قرعہ ثانی
اوسکا قرعہ سابق سے ضعیف تر ہوتا ہے اور وہ مشابہ واقع فی الوسط کے ہے اور فرق درمیان
دونون کے بیچ واقع فی الوسط کے کیا گیا ہے اور مطرقی کو ذوالقرعتین بھی کہتے ہین اور اطبا
نے اختلاف کیا ہے اس امر مین کہ مطرقی دو نبضہ ہے یا ایک نبضہ بعضے طبیب کہتے ہین
کہ دو نبضہ ہے کہ بسبب سرعت قرعہ ثانیہ کے ایک نبضہ وہم کیا جاتا ہے اور دلیل اس بعضے کی
یہ ہے کہ قرعہ شامل بتمام انبساط کو ہوتا ہے اور جو یہان دو قرعہ محسوس ہین لاجرم چاہیے
کہ دو نبضہ ہون اسواسطے کہ بیچ ایک نبضہ کے دو انبساط نہین ہوتی اور قرشی نے کہا کہ دلیل مغالطہ ہی جیسا کہ
کہا جاوے گا اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک نبضہ ہے کہ مختلف ہے بیچ تقدم اور تاخر کے اور شیخ رئیس نے اسی کو اختیار
کیا ہے لیکن معلوم کرین کہ یہ اختلاف تقدم اور تاخر کا بیچ ذوالقرعتین کی سوا اسکی نہین ہے باعتبار آخر شریان کے
ہے بیچ سمک کے نہ بیچ طول کی یعنی اکثر اجزای رگ کی پہلی قرع کرتے ہین پس بعض دوسری آخر شریان سے
بعد مفارقت پہلی اجزا کے فارغ ہوتے ہین اور بیچ ایک نبضہ کی دو قرعہ واقع ہوتی ہین اور بیچ بیان
اسباب اس نبض کی حقیقت اسکی روشن زیادہ ہوتی ہے اور جو لوگ کہ اوسکو ایک نبضہ جانتے ہین حجت

متواتر

ثابت

نبض مطرقی

کرتی ہین اسطرح کہ واسطے ذو منفضہ کی زمانہ معتدبہ چاہیے اور حاصل ہونا دو قرعہ کا بیچ زمانی قلیل کے کہ مطرقی دو قرعہ کرتی ہے محال ہی از روے عقل و تجربہ کے اور بھی شیخ رئیس نے کہا ہے بیچ رد قول اون لوگون کی کہ اوسکو ذو منفضہ جانتے ہین کہ لازم نہین ہی کہ جو کچھ اوس سی دو قرعہ محسوس ہوں ذو منفضہ ہوں وانما ہو مغالطۃ اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا نبض منقطع الانبساط عائد کو بھی ذو منفضہ کہنا جائز ہوتا وما قالہ احد اور دلیل دوسری یہ کہ اوسکو ذو نبض کہنا اوسوقت درست ہوتا کہ ذو منبسط ہوتی بالکل پس منقبض ہوتی پس پھر منبسط ہوتی اور بیان یہ نہین ہی اور نہین ہو سکتا اوس سبب سی کہ ہمنے کہا ہے شروع سے بلکہ جائز ہے کہ ہم کہین کہ رگ جو پہلے منبسط ہوتی ہے قرع کرتی ہے انگلیون کو پس جسوقت کہ تمام کرتی ہے انبساط کو قرعہ دوسرا اوس سے محسوس ہوتا ہے اب اسباب نبض مذکور کے ہم ذکر کرتے ہین کہ بعضے علامات اس ہین باعتبار سبب کو مختلف ہین جاننا چاہیے کہ وجہ پیدا ہونی اس نبض کی تین سبب ہین ایک یہ کہ قوت قوی ہو اور حاجت شدید اور آلہ سخت پس مطاوعت نہین کرتی بیچ کمال انبساط کی بلکہ انتہا کو نہ پہونچکر منقطع ہو پس پھر قوت بسبب تحریک شدت کمی حاجت کے اپنے فعل کو تمام کرے اور حرکت مین لاوی اجزای باقی آخر شریان کو تو تمام کرین انبساط کو اور اس صورت مین نبض مطرقی سخت اور قوی اور سریع ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ بسط آخر آلہ کا قوت سی بعد انقطاع کی خواہش حاجت سی نہو بلکہ اس سبب سے ہو کہ شریان اپنی کمال کی بیچ مقدار کی پہونچے اسواسطے کہ قوت کی طبیعت سے ہے کامل کرنا فعل آعضا کا اگر کوئی مانع نہو دوسرا یہ کہ قوت ضعیف ہو پس اگرچہ آلہ نرم ہو منبسط یکبارگی نہوگا بسبب ضعف فاعل کی یعنی قوت کی بلکہ واسطے آرام کرنے قوت کی عارض ہوتا ہے وقفہ اور بعد اسکی تمام کرتی ہے بسط کو اور اس تقدیر مین نبض ضعیف اور بطی ہوتی ہے تیسرا یہ کہ اتفاق پڑے قوت کو کوئی شاغل کہ مانع کمال انبساط کو ہو جیسے عارض ہوتا ہے نزدیک فرع مفرط کی اشتباہ بعض علماے عظام کی کلام سے ایسا مستفاد ہوتا ہے کہ ذو قرعتین عام ہو اور مطرقی خاص اس سبب سے کہ قرشی وغیرہ نی کہا ہے کہ عام ہے بیچ ذو قرعتین کی دونون قرعہ برابر ہون یا ایک اعظم ہو دوسرا اصغر اور بیچ ہر تقدیر کی دونون کبھی اسرع ہوتے ہین اور کبھی ایک اسرع اور ایک ابطا اور اختلاط ان وجوہ سے انواع ذو قرعتین کی تو ہوتی ہین اور اگر نبض ذو ثلث قرعات کو کہ بیچ نہایت ندرت کی ہے وجود اوسکا ساتھ ان وجوہ کی ملاوین ستائیس نوع سب انواع ستائیس ہونگی اور گذرا ہی کہ بیچ مطرقی کی یہ شرط ہی کہ قرعہ دوسرا اوسکا نسبت سابق کی اضعف ہوتا

پس وہ ایک قسم ہوتی ہے جنس ذو قرعتین سے حاصل یہ کہ مطرقی کو ذو قرعتین کہنا درست ہے اور ذو قرعتین کو مطلقاً مطرقی کہنا غیر جائز اب ہم ذکر کرتے ہیں لواحقات نبض کو مجملاً اسمائے کہی فائدے کے **فائدہ** بیچ نبض مرد اور عورت کی جانیں کہ نبض مرد کی بقیاس عورت کے قوی زیادہ اور عظیم ہوتی ہے اور بطی زیادہ اور متفاوت زیادہ **فائدہ** بیچ نبض اسنان کے جان تو کہ نبض لڑکون کی بقیاس نبض بالغون کی سریع ہوتی ہے اور متواتر اور بیچ عظیم ہونے کے معتدل لیکن بنظر حال ویسکے صاحب کے عظیم ہوتی ہے اور نبض بالغون کی قوی زیادہ ماسبق سے ہوتی ہے اور جس قدر جوانی کو پہونچتا ہے قوی زیادہ ہوتی ہے اور اگر عظیم ہو سخت عظیم ہو اور نبض کہول کی بقیاس جوان کی صغیر اور بطی ہوتی ہے اور بیچ عظم اور قوت کی میانہ اور نبض شیخ کی ضعیف اور متفاوت اور نرم ہوتی ہے **فائدہ** بیچ نبض مزاجون کے جس جگہ مزاج طبعی گرم ہو اور فاعل قوی اور آلہ نرم نبض قوی ہوتی ہے اور عظیم اور جس جگہ کہ گرمی مزاج کی غیر طبعی ہو ہر چند کہ غیر طبعی قوی زیادہ ہو قوت نبض کی ضعیف زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بیچ حمی محرقہ وغیرہ کے مشہود ہے اور نبض مزاج سرد کی یا صغیر زیادہ ہوتی ہے یا متفاوت یا بطی موافق حاجت کی اور باعتبار سختی اور نرمی آلہ کی اور نبض مزاج تر کی یا موجی ہوتی ہے یا عریض اور نبض مزاج خشک کی بیچ اکثر اوقات کی دقیق ہوتی ہے اور سخت اور اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ذو القرعتین ہوتی ہے یا غشنجی یا مرتعش اور جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ مزاج آدھے بدن کا طول مین گرم ہو اور آدھا دوسرا سرد پس نبض نصف محرور کی مانند نبض محرور کی اور نبض نصف مبرود کی مانند نبض مبرود کی ہوگی **فائدہ** بیچ نبض دبلی اور موٹی کی نبض دبلی کی بقیاس نبض موٹی کے عظیم اور بطی ہوتی ہے اور نبض موٹے کی بقیاس نبض دبلی کے صغیر اور سریع ہوتی ہے اور اگر موٹائی اوسکی گوشت سے ہو سرعت اور قوت اوسکی بہت ہوگی اور اگر چربی سے ہو برخلاف اوسکی **فائدہ** بیچ نبض حبلی کے نبض حاملہ کی بیچ عظم اور سرعت اور تواتر کے زیادہ اوس سے ہوتی ہے کہ قبل حمل کی رہی ہو اور بیچ قوت کی زیادہ نہین ہوتی ہے اور نہ گھٹتی ہے مگر باندازہ اعیا کی کہ ثقل حمل سے ظاہر ہوتی ہے **فائدہ** بیچ تغیرات نبض کی باعتبار فصول سال اور مزاج اور بلاد کی نبض بیچ ربیع کی معتدل ہوتی ہے سب امور مین اور قوت مین زائد ہوتی ہے اور معتدل شہر و مین ایسی ہوتی ہے اور بیچ گرمی کی سریع اور متواتر اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیچ گرم شہرون کی بدستور اور بیچ خریف کی مختلف ہوتی ہے اور طرف ضعف کے مائل اور مختلف الہوا شہرون مین ایسی ہوتی ہے اور بیچ جاڑون کے

نبض اسنان کی

نبض مزاجون کی

نبض دبلی اور موٹی کی

نبض حبلی کی

تغیرات نبض باعتبار فصول سال اور مزاج اور بلاد کی

متفاوت ہوتی ہے یا بطی یا صغیر لیکن نبض محرورون کی جاڑے میں قوی زیادہ ہوتی ہے اور سرد
شہروں میں بدستور۔ فائدہ بیچ نبض نوم اور یقظہ کے اول خواب میں نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے
اور ساتھ اسکے متفاوت ہوتی ہو یا بطی اور بعد ہضم طعام کی اور بعد گذرنے اوائل کی بیچ خواب کے عظیم اور
قوی ہوتی ہے اور بیچ آخر خواب معتدل المقدار کے عظیم اور قوی اور بطی ہوتی ہے اور بیچ
خواب کے افراط ہو طرف ضعف اور صغر اور تفاوت اور بطو کے پھرتی ہے اور جسوقت
خواب میں کمی ہوا اور معدہ اور عروق غذا سے خالی ہوں صغر اور تفاوت بیچ نبض کے
زیادہ ہوتے ہیں بالجملہ احکام نبض کے بیچ خواب کے مختلف ہوتے ہیں اور بیداری میں بعد خواب
اسواسطے کہ وقت تیقظ کے پہنچے نوم طبعی کے ہو پہلے عظیم ہوتی ہے پس طرف طبعی اپنی
کے پھرتی ہے اور جس شخص کو یکایک بیدار کریں اور ڈراویں نبض اسکی ضعیف ہوتی ہے
بعد اسکے عظیم اور سریع اور مختلف اور مرتعش ہوتی ہے پس اگر ڈر حقیقی ثابت ہے
نبض دیر تک اوس حالت پر رہتی ہے ورنہ جلد متغیر ہوتی ہے اور اپنے حال پر آتی ہے فائدہ
بیچ نبض ریاضت کے جسوقت ریاضت معتدل ہو نبض ابتدا بیچ قوی زیادہ اور عظیم زیادہ ہوتی
ہے اور بیچ آخر ریاضت کے سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جو ریاضت اعتدال سے زیادہ
ہو ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور اگر قوت نہایت قوی ہو سریع ہوتی ہے اور جسوقت ریاضت افراط تمام کو پہنچے دودی ہوتی ہے
یا نملی فائدہ بیچ نبض طعام اور شراب کی اور مراد شراب سے بیان خمر ہے جاننا چاہیے کہ طعام کہ
باعتدال کھایا جاوے نبض اوس میں عظیم اور قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور اگر
بہت کھایا جاوے نبض مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہے اور اگر بہت کم کھایا جاوے مائل
بقوت اور عظم اور سرعت ہوتی ہے اور قوت اوسکی دیر تک رہتی ہے اور اگر ماکول گرم
ہو اور مزاج اصلی بھی گرم ہو سوء المزاج گرم پیدا کرے اور بسبب سوء مزاج کی قوت ضعیف ہوتی ہے
اور نبض بھی ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور اگر مزاج اصلی سرد ہو اور طعام گرم ہو ساتھ مزاج کے
موافق ہوگا اور نبض عظیم ہوگی اور قوی اسی طرح اگر صاحب مزاج سرد کا سرد چیز کھاوے سوء المزاج ظاہر
ہوگا اور قوت میلان بضعف کرے گی اور اسکے سبب سے نبض صغیر اور ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوگی لیکن شراب
اگرچہ بہت پی جاوے اور نبض اس سبب سے مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہے لیکن کثرت طعام کے اختلاف اور

بے انتقامی کو نہ پہونچی کی اسواسطے کہ شراب لطیف اور خفیف ہوتی ہی لیکن شراب سرد بالفعل خواہ
عمل سے سرد ہوئی ہو خواہ سردی جاڑے کی ہوا سے سرد ہوئی ہو حکم اوسکا مانند حکم غذاے سرد
کی ہے اور متغیر ہونا نبض کا اوس سے موافق مزاج اصلی کی ہوتا ہے جیسا کہ گذرا ہے نہایت
وہ کہ جسوقت بیچ بدن کے گرم ہو وہ متغیر نہین رہتا ہے اور شراب گرم بالفعل بانشخونت ہوا سے
گرمیون سے گرم ہوئی ہو یا آگ سے حرارت اوسکی حرارت غریزی سے بہت بعید ہوتی ہے اور
حکم اوسکا مانند حکم غذاے گرم کے ہوتا ہے اور تغیر نبض کا اوس سے موافق مزاج اصلی کی ہوتا ہے
جیسا کہ کہا گیا اور شراب اس سبب سے کہ جلد منہضم ہونے والی ہے تغیر نبض مین جلد ڈالتی ہے لیکن پانی غرض
اس سبب سے کہ غذا کا مددگار ہے اور مبدرق اور نفوذ کرانے والا بیچ مجاری تنگ کی فعل وسکا باطن سے مانند
فعل شراب کی ہوتا ہے ان امورمین اور اس سبب سے کہ بدن کو گرم نہین کرتا حاجت اوس سے بہی زیادہ
نہین ہوتی ہے اسی سبب سے کہ نبض اگرچہ پانی معتدل المقدار کے پینے سے قوی ہوتی ہی لیکن سریع اور عظیم اور
متواتر نہین ہوتی اور حکم کثرت اور قلت پانی کا مانند حکم کثرت اور قلت طعام کی ہوتا ہی **فائدہ** بیچ
نبض اوس شخص کی کہ غسل کرے گرم پانی سے یا سرد سے اگر پانی گرم استعمال کرے خصوصاً بیچ حمام کی نبض عظیم
ہوتی ہی اور قوی اور لین بعد اسکے سریع ہوتی ہے یا متواتر اور اگر بیچ حمام کی دیر تک بیٹھے گرمی تحلیل ہوتی
ہے نبض ضعیف اور بطی اور متفاوت نبض ہوتی ہی اور اگر پانی سرد استعمال کرے اور سردی قعر بدن کو پہونچے نبض
صغیر اور متفاوت ہوتی ہی اور اگر ظاہر بدن کا سرد ہو اور گرمی بیچ باطن کی جمع ہو نبض قوی اور عظیم اور سریع
ہو اور پانی معدن کا جو خشک کرنے والا ہی مانند شبی اور زاجی کی نبض کو سخت کرتا ہے اور جو گرم کرنے والا ہے
مانند کبریتی کے نبض کو سریع کرتا ہے **فائدہ** بیچ نبض اوجاع کی جانیں کہ تغیر نبض مین بسبب درد کے
یا شدت درد سے ہوتا ہے یا طویل ہونے مدت درد سے یا بسبب حدوث درد کے اعضاے شریفہ
مین لیکن جو درد شروع ہوا اور ابہی کم ہی نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے بشرطیکہ درد ظاہر
بدن مین ہو لیکن اگر باطن مین ہو ابتدا مین صغیر اور ضعیف اور جب درد سخت ہو نبض ضعیف اور صغیر اور
متواتر ہوتی ہے اور جسقدر مدت درد کی زیادہ ہوتی ہی نبض مین تغیر قوی زیادہ اور بہت زیادہ ہوتا ہے
اور جسوقت کہ درد نہایت سختی کو پہونچتا ہی اور قوت ساقط ہوتی ہی نبض نملی ہوتی ہی **فائدہ** بیچ نبض
اورام کی ورم کہ نبض کو متغیر کرتا ہے تغیر اوسکا دو طرح ہی آیا ہے کہ ورم شریان کا تمام بدن کو متغیر کرنے سے

اور ایسا ورم تین حال سے خارج نہیں ہے یا یہ کہ ورم حار عظیم ہو یا عضو شریف میں ہو اور
بھی پیدا کرے یا نہ عظیم ہو اور نہ عضو شریف میں لیکن ورم میں درد شدید ہو کہ ان تینوں وجہوں سے
نبض تمام بدن کی بسبب ورم کے متغیر ہوتی ہے دوسرا وہ کہ ورم عضو متورم کو فقط متغیر کرے
اور یہ ورم بہت عظیم نہیں ہوتا اور اعضاے شریفہ سے دور ہوتا ہے اور تپ نہیں لاتا اور
بدون درد شدید کے ہوتا ہے اور ایسا ورم بیچ عضو متورم کے بھی اوسوقت تغیر کرنے والا
نبض کا ہوتا ہے کہ شریان متصل سے ہوا ور صدمہ اوسکا شریان مجاور میں سرایت کرے اسواسطے کہ اگر ورم
ایک طرف ہو اور شریان کو اوس کی گزند نہ پہونچے شریان اوس عضو متورم کی اپنی حال پر ہوتی ہے اور تغیر اوسمیں نہیں
ہوتا ہے اب جانیں کہ تغیر نبض کا ورم سے پانچ طور پر ہوتا ہے ایک وہ کہ بیچ ہر قسم کی اقسام ورم سے تغیر اور پر دوسرے حال کے ہو
دوسرا بیچ مدت ورم کے ہر ایک وقت نشان اور ہو تیسرا وہ کہ باعتبار مقدار ورم کے نشان اور ہوں
چوتھا وہ کہ موافق ہر عضو متورم کی علامات مختلف ہوں پانچواں وہ کہ بسبب طبیعت اور حس اعضاے
متورم کے آثار مختلف ہوں جیسا کہ کہا جاتا ہے لیکن وہ تغیر کہ باعتبار اقسام ورم کی ہوتا ہے ایسا ہے
کہ اگر ورم حار ہو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جسقدر سخت زیادہ
ہوتی ہے منشاریت ظاہر ہوتی ہے اور اگر ورم نرم ہو نبض موجی ہوتی ہے اور اگر سرد ہو نبض
متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور جسوقت خراج پکتا ہے نبض منشاریت سے پھر کر موجی ہو جاتی
ہے اور اختلاف اوسمیں بہت ظاہر ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ سرعت اور تواتر
کمتر ہوتا ہے واسطے سکون حرارت کی لیکن تغیر مدت میں ایسا ہوتا ہے کہ بیچ شروع ورم گرم کے نبض عظیم
زیادہ اور قوی زیادہ اور سریع زیادہ اور متواتر زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ بیچ شروع او جامع کی اور اسجگہ بھی ورم
ظاہری مراد ہیں اور بیچ وقت تزاید کے عظم اور قوت اور تواتر او صلابت اور ارتعاد میں نبض زیادہ ہوتی ہے
اور جسوقت ورم نہایت کو پہونچتا ہے صلابت اور ارتعاد قوی زیادہ اور سرعت اور تواتر زیادہ ہوتے ہیں
پس اگر مدت دراز ہوئی سرعت زائل ہو کر تنگی ہو جاتی ہے اور جب ورم پختہ ہوتا ہے اور پھٹ جاتا ہے اور علت
میں نقصان ہوتا ہے نبض قوی زیادہ ہوتی ہے بسبب بیرآنی قوت کی لیکن تغیر کہ موافق مقدار ورم کے ہوتا ہے
اس طرح ہے کہ اگر آماس عظیم ہے اعراض بھی بانتہا زیادہ ہونگے اور اگر چھوٹا ہے اعراض بھی کمتر ہونگے
لیکن تغیر باعتبار عضو کی یوں ہے کہ اگر ورم بیچ عضو عصبانی کی ہے مانند معدے اور امعاء اور فوطون اور مثانہ

اور پٹھا

اور غشا کہ بیچ پہلو کی چھپی ہے اور مانند انکی نبض عظیم اور مختلف ہوتی ہے اور اگر بیچ عضو کے شریان بہت
ہیں مانند ریہ اور طحال کے نبض عظیم زیادہ اور مختلف زیادہ ہوتی ہے اور اگر وہ بہت زیادہ ہیں مانند جگر کے
عظم اور اختلاف اسقدر نہوگا لیکن تغیر موافق طبیعت اور حس عضو کی وہ ہے کہ اگر ورم بیچ حجاب یا معدے
کے ہو مانند نبض صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوتی ہے اس سبب سے کہ جو طبیعت حجاب کی مانند
طبیعت عصب کی ہے اور معدہ عصبانی ہے اس سبب سے دونوں حساس زیادہ ہیں اور دور سے بہت
خبر پاتے ہیں اور اگر ورم ریہ میں ہو نبض مانند نبض صاحب خناق کی ہو اسلیے کہ جیسا کہ بیچ خناق کے
وصول ہوا کا دل میں دشوار ہوتا ہے بیچ ورم ریہ کی بھی دشوار ہوتا ہے اور اگر ورم بیچ جگر کی ہو نبض مانند نبض صاحب ذبول
کی ہوتی ہے اسلیے کہ جو جگر ورم کرے کیلوس کو غذا نہیں کر سکتا تو جزو بدن کا ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہے
بسبب امتناع وصول غذا کی طرف اعضا کی فائدہ بیچ نبض اعراض نفسانی کی اور اعراض نفسانی مانند فرح اور
اور خوف اور غضب کی لیکن نبض بیچ فرح اور شادی کی عظیم اور متفاوت ہوتی ہے اور بیچ غم کی ضعیف اور صغیر اور متفاوت
یا بطی اور بیچ خوف اور ترس ناگہانی کی سریع اور مرتعش اور مضطرب اور مختلف اور بیچ خوف ناگہانی کی ... اور ضعیف اور بیچ غضب
اور خشم کے عظیم اور شاہق اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور بیان نبض مختلف نہیں ہوتی مگر اوس وقت
کہ غضب ساتھ خوف اور خجل کی مرکب ہو یا واسطے تسکین غضب کی تکلیف کریں اس صورت میں
مختلف ہوتی ہے اور نبض بیچ لذت کی عظیم ہوتی ہے تکملہ عظم نبض کا دو طور ہے ایک حقیقی دوسرا
غیر حقیقی حقیقی وہ کہ رگ منبسط ہو اور اقطار ثلثہ میں زیادہ محسوس ہو اور عام ہے کہ بسط اوسکا
فعل قوت محرکہ سے ہو کہ شریان کو مقدار طبعی اوسکے سے زیادہ کرے یا متوجہ ہونے روح کی طرف سے
ہو کہ تحریک نفس شریان سے میل طرف ظاہر کے کرے اور غیر حقیقی وہ ہے کہ باعتبار حس کے
عظم معلوم ہو اور حقیقت میں نہو اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ شریان بالکل مرتفع ہوتی ہے طرف جلد کے
بسبب حرکت روح کے طرف خارج کے اور اس سبب سے اکثر اجزای رگ کی محسوس ہوں اور شبہہ ہوتا ہے
کہ عظیم ہے اور نہیں ہوتی اسواسطے کہ یہ ارتفاع رگ میں از روی تواتر کی ہے نہ باعتبار انبساط کی اور گذر چکا ہے
کہ واسطے عظم کی وسیع ہونا فضای رگ کا زیادہ اوس سے کہ تھا شرط ہے اسواسطے کہ معنی انبساط کی یہی ہیں
حاصل کلام یہ ہے کہ قرشی نے نبض عظیم کہ عوارض نفسانی وغیرہ سے ہوتی ہے یا جنس غیر حقیقی سے کہا ہے یا نوع
ثانی حقیقی سے لیکن نوع پہلی حقیقی سے ممکن الحصول نہیں ہے اسواسطے کہ نزدیک ہمارے قوت شرائین کو بسط نہیں

بعض عوارض نفسانی سے

کرتی ہے مگر اس سبب سے کہ پہونچاتی ہے اوسکو مقدار طبعی پر پس ممکن نہین ہے کہ اوس مقدار
طبعی سے تجاوز کرے بواسطے قوت کی بدون لاحق ہونے دوسرے امر کے اسواسطے کہ
کہ یہ معنی پہونچاتا ہے اس بات کو کہ مطلوب بالطبع متروک بالطبع ہو اور یہ محال ہے
فائدہ بیچ نبض امراض کی سرسام گرم مین نبض متغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور سخت بھی اور
ساتھ سختی کے متموج کرتی ہے اور جب تپ گرم ہو نبض عظیم اور سریع اور متواتر ہوتی ہے
اور ساتھ عظم و صغر کے مرتعش اور مختلف ہوتی ہے آور سرسام سرد مین متفاوت اور بطی اور
موجی ہوتی ہے اور صداع گرم مین سریع اور متواتر آور صداع سرد مین متفاوت اور بطی ہوتی
ہے آور جنون مین صلب اور صغیر اور بطی سریع اور قوی ہوتی ہے پس صلب اور صغیر اور
ضعیف ہوتی ہے آور عشق مین غیر منتظم ہوتی ہے اور جسوقت عاشق محبوب کو دیکھتا ہے
یا اوسکا نام سنتا ہے یا آواز اوسکے نبض اسکی عظیم اور معتدل ہوتی ہے آور لقوہ تمددی
مین سخت ہوتی ہے آور استرخا مین متفاوت آور فالج مین موجی اور ضعیف اور متفاوت اور بطی
ہوتی ہے اور اگر قوت ضعیف ہو نبض ضعیف اور غیر منتظم ہوتی ہے اور بیچ قرع کے
جہان مادہ بلغمی ہو متفاوت اور بطی اور جہان مادہ سوداوی ہو سخت اور صغیر ہوتی ہے
اور بیچ سکتہ کے موجی ہوتی ہے آور حمی یومی مین مائل طرف عظم اور تواتر کے ہوتی ہے اور
اگر مختلف ہو منتظم ہوتی ہے پس اگر غیر منتظم ہو حمی یومی نہوگی آور حمی عفنی مین بیچ پہلی نوبت کے منخفض
اور صغیر اور سریع اور مختلف ہوتی ہے اور درمیان مین عظیم اور قوی اور غب خالصہ مین پہلے ضعیف اور صغیر
اور متفاوت ہوتی ہے بعد اوسکی عظیم ہوتی ہے اور غب غیر خالصہ مین ضعیف اور صغیر اور مختلف ہوتی ہے
اور درمیان تپ کی عظیم ہوتی ہے لیکن موافق عظم تپ خالصہ کو نہین پہونچتی ہے آور شطر الغب کی پہلے
مختلف اور منخفض ہوتی ہے اور درمیان تپ کی میل طرف عظم کی کرتی ہے اور حمی بلغمی مین پہلی منخفض اور
صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوتی ہے بعد اسکی متواتر ہوتی ہے اور مختلف اور حمی مطبقہ مین فی موی ممتلی
اور نرم اور عظیم اور قوی ہوتی ہے اور ساتھ عظم کی سریع ہوتی ہے اور اگر خون عفن ہو عظیم اور سریع اور
مختلف ہوتی ہے اور بیچ حمی ربع کے اگر مادہ بلغمی ہو نبض نرم اور بطی ہوتی ہے اگر صفراوی ہو سریع اور
متواتر آور اگر دموی ہو عظیم اور لین اور اگر سوداوی ہو صلب ہوتی ہے اور صغیر اور یہ سبب دلالت مذکورہ

بیچ نبض امراض مختلفہ

امراض

امراض کی کہ لکہی گئی ہین بنفسہ ذات مرض کی مین قطع نظر اور لواحق سے اور یہی اکثر ہی ہوئی رنہ
بیچ بعض امور کے بہت ہوتا ہے کہ آثار مختلف ہوتے ہین اوس سے کہ لکہا گیا ہے اشتباہ جو اجناس
نبض کے ممکن الاجتماع ہین اکثر اونسے بیچ ضمن فائدون کی مذکور ہوئے آپ جانین کہ جو جنس
کہ ساتہ دوسری جنس کے تضاد رکہتی ہی بسیط ہو یا مرکب اجتماع اوسکا ایک نبضہ مین محال ہے
مگر یہ کہ از روے اجزا کے مختلف ہو مثلاً ایک نبض کہ سریع ہو اور بطی ہے یا عظیم ہو اور صغیر بہی
ممتنع ہے مگر یہ کہ اختلاف بیچ اجزاے رگ کے ہو کہ اس صورت مین ممکن ہے بلکہ کثیر الوقوع ہے
کہ بیچ ایک نبضہ کے بعضے اجزا سریع یا عظیم محسوس ہون اور بعض دوسری بطی اور صغیر جیسا کہ بیچ
جنس مختلف وغیرہ کے مفصل کہا گیا جو مبحث نبض کا نہایت مشکل تہا کوشش بہت بیچ بسط کلام
کی ہے کیا تو طالبون کو اوپر اسرار نبض کی اطلاع کما حقہ حاصل ہو انشاء اللہ تعالے تعلیم
دوسری بیچ بیان تفسرہ کے جان تو کہ جسوقت ہم فارغ ہوے مبحث نبض سے شروع کیا بیچ بیان
بول کے اور اوسکو تفسرہ کہتے ہین اس سبب سے کہ وہ احوال مریض کا اوپر طبیعت کی ظاہر کرتا ہے
اور دلیل بھی کہتے ہین اس سبب سے بیان کرتا ہے احوال بدن کو اور قارورہ بہی کہتے
ہین مجازاً اس سبب سے کہ قارورہ شیشہ کو کہتے ہین اور جو بول کو شیشے مین پیش کرتی ہین
اوپر طبیب کی حال کو بنام محل کی مسمے کیا ہے آور بیان پہلی کئی چیز کہ پہچاننا اونکا ضرور ہے
اس مقام مین ہم ذکر کرتے ہین بعد اسکے عبارت متن کا ترجمہ کرینگی پوشیدہ نرہے کہ اون چیزون ضروری
سے ایک یہ ہے کہ بول کو باسن مین کس طور سے اور کیونکر لین اور کتنا لین اور کیونکر نگاہ رکہین دوسری وہ کہ
بول کون وقت کا معتبر ہے تیسری یہ کہ بول تناول ان چیزون سے کہ بول کی مغیر ہوتی ہین اور اون حالکی
کہ مغیر بول کے ہین خالی ہو اور مغیر بول کیا ہی چوتہی وہ کہ بیچ قارورہ کے بول کو کس وضع پر نگاہ کرین
اور اوسکو کس طرح رکہین پانچوین وہ کہ بول آدمی کو اور اشیا سے کہ اوس سے مشابہت رکہتی ہین اوپر طبیب کے
اوس سے آزماتی ہین پہچانین چہٹی وہ کہ بول کس چیز سے اور کس عضو کی حال سے زیادہ نشان دیتا ہے
اور سبب اسکا کیا ہی ساتوین ● کہ اوپر بول لڑکون کی محل اعتماد نہین ہی اور بول سے کتنی چیزین تلاش
کرنا چاہیے اور ان سات چیزون کو سات فائدے مین ہم بیان کرتے ہین فائدہ بیچ اس امر کہ
باسن کیسا ہو اور جو چیز کہ اس سے علاقہ رکہتی ہے جان تو کہ باسن شیشکا ہو یا بلور کا اور سفید اور بڑا اور

صاف اور اوپر شکل مثانہ کے ہو اور نفع بڑائی کا یہ ہے کہ بول بالکل اوسمین گنجایش کرے اس
سبب سی کہ اگر تھوڑا اوس مین آوے اور تھوڑا نہ اوے لایق اعتبار کے نہین ہی اسواسطے
کہ ہر جزو بول کا ہر ایک موضع سے آتا ہے متکیف ہوکر یس بالضرور ہونا سب اجزا کا کہ مثانہ مین تھے
شیشے مین لازم ہوتا ہے اور یہی استدلال مقدار بول سی بعض امور مین ضرور ہوتا ہے پس جمع ہونا
تمام بول کا لازم ہوا اور فائدہ صفائی اور پاکیزگی باسن کا ظاہر ہے تو کوئی چیز جیسی رہے
اور نفع ہونا باسن کا اوپر شکل مثانہ کے یہ ہے کہ جیسا مثانہ مین تھا اوسی شکل پر باسن مین
ٹھہرے اور اس سبب سی بیچ کوئی جزو کے اوسکے اجزا سے کسی طرح تبدیل نہ پڑے
لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حجم شیشے کا اس طور پر چاہیے کہ تمام بول وس مین گنجایش کرے
اور حرکت کرنے کی جگہ رہے نہ یہ کہ لبالب ہو اور بھی اوسقدر بڑا نہو کہ سب بول وسکی
تہ مین بیٹھ جاوے بلکہ معتدل المقدار چاہیے تو بول اوسمین شکل کروی سے مل سکے اسلیے
کہ مراد ہونے شیشے سے اوپر شکل مثانہ کے یہی ہے اور یہی چاہیے کہ بیچ وسط شیشے
کے کچھ اوٹھا نہو کہ یہ امر سبب متفرق ہونے اجزاے بول کا اور باعث حجاب کا ہوتا ہی بلکہ وسط
اوسکا برابر ہو تو بول بالکل بدون حائل ہونے کوئی چیز کے ایک جگہ جمع ہو اور منہ شیشے کا بڑا ہو تو آلہ
بول کا اوسمین ڈالکر پیشاب کرین اور اگر اور باسن مین پیشاب کرین بعد اوسکی شیشے مین ڈالین چاہیے کہ وہ باسن
پاکیزہ ہو تو آمیزش سی محفوظ ہوا اور جو بول کو شیشے مین رکھتی مین چاہیے کہ ہوا اور باد گرم و سرد سی اور دھوپ
سی محفوظ رکھین اور لیجانے مین اسطرح لیجاوین کہ بول بہت نہ ہلے ورنہ متغیر ہوگا فائدہ بیچ بیان اسکے
کہ بول کون وقت کا معتبر ہے جان تو کہ بول وسوقت لین کہ آدمی خواب معتدل سی اوٹھے اور ابھی
کھانا اور پانی نہ کھایا ہو اور قبل عمل کرنے کی بھی کوئی چیز مغیر بول کی کھائی ہو اور جو لوگ شب بیداری
اور رات کو کھانا کھاتی ہین اور دن کو سوتی ہین اور غذا ترک کرتے ہین وقت شام کا اونکی حق مین حکم صبح
رکھتا ہے یعنی بول اونکا شام کو لیا چاہیے اور دیکھا چاہیے اور جو ہمنے یہ بیان کیا بیچ حق معتاد ونکی ہے یہ کہ
بسبب بیماری کی کھانی اور پانی کو ترک کرین کہ بول صائمون کا لائق اعتماد کی نہین ہے مگر اوسوقت کہ صوم
معتاد ہو فائدہ بیچ ذکر اون چیزون کی کہ مغیر بول کی ہین یعنی پیشاب کو متغیر کرتی ہین اور بدل دیتی ہین کیفیت
معتادہ اون کھانے کے مانند ہو کہ بقول و ترکاریون کی کھانے سے پیشاب سبز ہوتا ہی اور زعفران کی کھانے سے

فائدہ بیچ بیان اسکے کہ بول کس وقت کا معتبر ہے [illegible]

زعفران

کے کھانے سے زرد اور کانجی سے سیاہ اور شراب سے برنگ اوسی شراب کے رنگین ہوتا ہے اور اوسکی
قوام کے موافق ہوجاتا ہے اور مہندی کے خضاب کرنے سے مائل بسرخی ہوتا ہے خصوصاً نازک بدنون مین
لیکن مخفی نرہے کہ اس بول مین اشراق اور چمک نہین ہوتی اور لازم نہین ہے کہ غلیظ ہو بخلاف رنگ
اوس پیشاب کی کہ خون کے سبب سے سرخ ہوتا ہے کہ وہ اکثر غلیظ ہوتا ہے اور صوم اور سہر
اور تعب اور جوع اور غضب سے اور روکنے پیشاب سے اکثر پیشاب زرد ہوتا ہے یا سرخ اور بہت
ہوتا ہے کہ بعد سہر کے سفید ہوتا ہے یا اوس رنگ سے کہ پہلے تھا کم رنگ ہوتا ہے اس
سبب سے کہ بہت جاگنے سے گرمی تحلیل ہوجاتی ہے اور تحلیل حرارت علت نہ رنگین ہونے
پیشاب کی یا کم رنگ ہونے کی ہوتی ہے لیکن اس پیشاب کا خاصہ یہ ہے کہ کچہ بو تازہ ہین سبب سے
کہ غذا بسبب بہت جاگنے کے خوب ہضم نہین ہوتی اور بسبب عدم نضج کے اجزاے غلیظ بول مین
ملکدر کرتے ہین پس چاہیے کہ طبیب اس امر سے خبردار ہے تو سفیدی پیشاب کو اوپر خفت
مرض کے حمل نہ کرے اور مغالطے سے محفوظ رہے اور جماع سے پیشاب گرم اور چکنا ہوجاتا ہے
اور سفید سفل مانند دہاگے کے ظاہر ہوتا ہے خواہ جماع مین انزال ہوا ہو یا نہ ہو اور اسہال سے
اور مانند انکے بہی پیشاب متغیر ہوتا ہے تغیرات مختلف سے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اور تقدم
تناول کرنے کھانے اور پانی سے کہ زمانہ قریب ہو پیشاب کم رنگ ہوتا ہے یعنے جو غذا کھاوے یا پیا
اور ابہی فاصلہ لائق اعتبار کے نہ گذرا ہو کہ پیشاب کرے رنگ اوسمین نہین آتا ہے اسواسطے کہ رنگ
اوس مدت مین ہوتا ہے کہ غذا مستحیل بخلط ہو اور مراد ہین پیشاب سے وہ پیشاب ہے کہ اسی غذا سے
حاصل ہوا ہو ورنہ اگر پیشاب پہلی غذا سے کہ کہائی تہی اور ایک مدت گذری ہو کہ پیشاب مثانی مین آرہا بعد
ایسکے مثلاً دوسری غذا کہائی اور بعد ایک ساعت کی پیشاب کیا پس یہ پیشاب اس بحث سے خارج ہوگا اور بہت
اتفاق ہوتا ہے کہ مرض گرم ہے اور کہانا کہانے سے سفیدی پیشاب مین ظاہر ہوتی ہے اور طبیب مغالطہ مین پڑ جاتا ہے
کہ مرض کو خفت ہوئی پس چاہیے کہ یہ سب امور ملحوظ رکہے تو مغالطہ سے محفوظ رہے اور کمتر مقدار فاصلہ کی کہ بیچ
لینے پیشاب کی اور تقدم غذا کی چاہیے بارہ ساعت مستوی ہین یعنے چار پہر اسواسطے لوگون نے کہا ہے
کہ جس صبح کو پیشاب لیوین اوس رات مین غذا نہ کہا وین اور پہر کبہی ... ہین پس اگر کوئی شخص عادت
ہلکی کہانے کی رکہتا ہے کئی دن پیشتر ترک عادت کرے کہ ایک پہر دن رہے یا مثلاً غذا کہاتا ہے تو سکے قارورہ دکہلاوے

تو استدلال اوس سے درست ہو اور حکم ترک کرنے عادت کا کئی دن پیشتر سے اسی سبب سے
کیا کہ ترک کرنا عادت کا فوراً بھی موجب تغیر کا ہوتا ہے لا محالہ فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ قارورہ
کس طرح رکھیں اور کیونکر دیکھیں اور پیشاب بعد خارج ہونے کی کتنی مدت مین اعتبار سے
ساقط ہوتا ہے جان تو کہ قارورہ دکھلانے والے کو چاہیے کہ قارورہ بول کا بائین ہاتھ
مین لے بسبب حرارت ہاتھ داہنے کے اور اپنے سایہ سے دور رکھے اور جو لباس کہ پہنے ہو
اوسکا عکس قارورہ پر نہ پڑے ورنہ متغیر معلوم ہوگا اور دن کی روشنی مین پیشاب کو دیکھنا چاہیے
بدون اسکے کہ شعاع آفتاب کی اوسپر پڑے اسواسطے کہ جو آفتاب مین قارورہ ہوگا بسبب روشنی
آفتاب کی اور روشنی شیشے کی پیشاب مین ابر کے مانند معلوم ہوگا اور قبل نگاہ کرنے طبیب کے
شیشے کو ٹھہرائے رکھین تو وقت نظر کرنے کی پیشاب بیچ حرکت اور جنبش کے نہو
اور ثقل اوسکا پراگندہ اور پریشان نہو اور جاننا چاہیے کہ بعد چھ ساعت کے پیشاب پر اعتماد
نہین رہتا ہی اسواسطے کہ رنگ اوسکا متغیر اور ثقل اوسکا پگھل جاتا ہی اگر وقت گرمی کا ہے یا زیادہ کثیف
ہو جاتا ہے اگر وقت جاڑی کا ہے اور اسیطرح کف معدوم ہو جاتا ہے ورانہ ہونے زمانے بھی بسبب
تحلیل ہونے ریح کی اور اکثر اجزاے غلیظ ملی ہوی بسبب دیر رہنے کے راست ہو جاتی ہین اور پانی
اکیلا پیشاب پر باقی رہتا ہی اسی سبب سے پیشاب کو اگر دیر تک رکہین اوپر پیشاب کی رقیق زیادہ
معلوم ہوتا ہی اور اوسکی نیچے کدر اور اسیطرح وہ پیشاب کہ اوسی وقت نکلا ہو اوسپر بھی اعتماد نہین ہے ایک زمانہ
تک رکہین تو ثقل اوسکا جدا ہووی یعنی رسوب ہیئت سے تمیز ہو بعد اسکے طبیب کو دکھلاوین لہذا [illegible]
نے کہا ہے کہ قارورہ کو ایک ساعت معتدل رکھنا چاہیے تو رسوب بیٹھ جاوین بعد اسکے دیکھنا چاہیے
اور جو شیخ رئیس نے کہا ہے کہ بعد ایک ساعت کی تمام رنگ اور قوام باقی ہوتا ہی اور لائق اعتماد کے نہین
رہتا احتمال رکہتا ہی کہ مراد ساعت سے ساعت طویلہ نجومی ہو خصوصاً بیچ ایام شدید الحرارۃ یا شدید البرودۃ کے
بالجملہ ہر فصل اور ہر وقت ایک ایک حکم کو چاہتے ہین اسقدر پیشاب کو رکھنا چاہیے کہ رسوب ظاہر ہووین بعد اسکے
بدون توقف دیکھنا چاہیے اور بعد چھ ساعت کی اگرچہ فصل معتدل ہو تغیر تام پیشاب مین ظاہر ہوتا ہی باتفاق
اور ساقط الاعتبار ہوتا ہی فائدہ بیچ بیان اس امر کہ آدمی کی پیشاب کو اور مشتبہات سے پہچاننا چاہیے
اور پہچاننا اسکا طبیب کو نفع دیتا ہے بسبب ظاہر ہونے حذاقت اور کمال طبیب کے پوشیدہ نہ ہو کہ وہ چیزین

کہ آدمی کی پیشاب سے اشتباہ رکھتی ہین وہ طرح ہین ایک اشیاے سیالہ مانند مار العسل اور
سکنجبین اور پانی زعفران اور کانجی اور آبکامہ اور مار اللتن کے یعنے وہ پانی کہ گھاس وس مین
بہگوئی ہو اور مانند انکے جو چیز کہ سائل اور رنگین ہون اور فرق کلی بول مین اور ان اشیا مین
وہ ہے کہ خاصہ بول کا یہ ہے کہ جس قدر نزدیک زیادہ لاوین غلیظ زیادہ معلوم ہوتا ہے
اور جو دور لیجاوین صاف معلوم ہوتا ہے بخلاف اور اشیا کی نزدیکی مین صاف معلوم ہوتی ہین
اور دور سے غلیظ اور ساتھ اسکے سکنجبین اور مار العسل کو لازم ہے کہ جسوقت شیشے کی اوپر رکھین
اوسکی جڑ مین مانند شہد کے آلودگی معلوم ہوتی ہی اور درمیان شیشے کی مانند ابر کے کوئی چیز ظاہر
ہوتی ہی آور بہی بیچ مار العسل کی کف زرد ہوتا ہی آور خاصہ کانجی کا یہ ہے کہ ثقل اوسکا ایک جانب
مین شیشی کی ہوتا ہی اور ثقل پیشاب کا درمیان شیشے کی ہوتا ہی آور بہی وقت جنبش اور حرکت کے
پیشاب مین ثقل ہوتا ہی اور کانجی مین نہین ہوتا ہی آور بہی درمیان شیشے کے ثقل کانجی کا مانند
ابر کے ہوتا ہے کہ ٹھہرا ہے اور آدمی کی پیشاب مین ثقل مانند ابر کے ہوتا ہے کہ متحرک
ہوتا ہے دوسری قسم یہ ہے کہ بول اور جانورون کا مشتبہ ہو بول آدمی سی فرق بیچ بول
آدمی کے اور پیشاب جانورون کے اوسوقت معلوم ہوتا ہی کہ صفت بول جانورون کی جانتا
ہو اور اسجگہ صفت بول کئی جانورون کی کہ شہرہ رکھتی ہین مرقوم ہوتی ہی اور اگرچہ بعضی بول ساتھ آدمی کی شدید الاشتباہ
ہین اور فرق درمیان اونکی مشکل ہے لیکن اگر کوئی بہت امتحان کری تفاوت البتہ ظاہر ہوتا ہی جان تو کہ
بول خر کا قارورہ مین غلیظ زیادہ اور سفید معلوم ہوتا ہی گویا گہی پگہلایا ہے آور بول دواب اور گہوڑی کا شبیہ
اوسکی ہے لیکن رقیق زیادہ اوس سی ہوتا ہے اور ایسا خیال مین معلوم ہوتا ہی کہ آدہا اوپر کا صاف ہی اور
آدہا نیچی کا کدر آور بول خچر کا زرد ہوتا ہی اور تہوڑا مائل بہ کبودی ہوتا ہی اور درمیان مین کوئی چیز مانند دہوئیں
دہنکی کے معلوم ہوتی ہی اور کف نہین ہوتا آور بول بکری کا سفید ہوتا ہی اور میل بہ زردی کرتا ہی اور
قریب بول آدمی کی ہوتا ہی لیکن قوام نہین رکہتا ہی اور ثقل اوسکا مانند روغن کی ہوتا ہی یا مانند ثقل
روغن کی اور جسقدر غذا جانور کی جیاد اچہی ہوگی بول اوسکا صاف زیادہ ہوگا اور بول آہو کا مشابہ بول
بکری اور آدمی کی ہوتا ہے لیکن بدون قوام کی اور بے ثقل کی ہوتا ہی اور بکری کی بول سے صاف زیادہ
ہوتا ہی فائدہ بیچ بیان اس امر کی کہ بول کون عضو کی علامت اور نشانی زیادہ ہی اور کس چیز سے خبر بتاتی ہی

ہی پوشیدہ نرہے کہ کیلوس بیچ جانب مقعر جگر کے خون بنتا ہے اور اکثر صفرا اور سودا کہ خون سے
بنے ہین وہان خون سے متمیز اور علیحدہ ہوتا ہے لیکن پانی کہ پایا گیا ہے خون کے ساتھ
رہتا ہے تو قوام خون کا ہلکا اور پتلا ہوکر اوسکے ہمراہ بیچ عروق تنگ کے گذرے اور طرف
محدب کبد کے آوے پس یہان پانی بہ مقدار کثیر خون سے جدا ہوکر گردے مین
آتا ہے اور تھوڑا پانی ساتھ خون کے اعضا مین جاتا ہے واسطے بدرقہ خون کے اور بعد مستحیل
ہونی خون کے وہ پانی کہ غذا سے زائد ہے رجعت قہقری کر کے جانب گردہ اور مثانہ کے
پھر آتا ہے اور تھوڑا اجسام کی راہ سے تحلیل ہوتا ہے اور اس سبب سے بول حال جگر کا اور حال
اخلاط کا کہ جگر مین متولد ہوے ہین خوب بیان کرتا ہے اور اسیطرح بواسطہ نفوذ کرنی پانی کے اعضا مین اور
رجوع کرنے پانی کے وان سے حال عروق کا اور حال اخلاط عروق کا اور حال اوس عضو کا کہ عبور اوس کا
اوس عضو پر ہوتا ہے بیان کرتا ہی اسی سبب سی کہ وقت خضاب کرنے کی مہندی سے بول رنگین ہوتا ہے
بالجملہ اوپر حال جگر اور عروق اور اخلاط کے دلیل قوی اور اظہر ہے اور اوپر حال سینہ اور دماغ اور اوجاع
مفاصل کی دلیل اضعف اور ضعیف اور اوپر حال قلب اور معدہ اور تلی کے بدستور **فائدہ** بیچ بیان اس
امر کہ بول لڑکون کا لائق اعتماد کے نہین ہے اور بول سے کتنی چیزین تلاش کرنا چاہیے جاننا چاہیے کہ بول لڑکون
کو اس سبب سے اعتماد نہین ہے کہ طبیعت اونکی بسبب عدم قدرت کی رسوب کو پانی سے جدا نہین
کر سکتی اور بواسطہ غلبہ لبنیت کی اور مغلوب ہونے صفرا کے رنگ انکے بول مین کم ظاہر ہوتا ہے
اور لڑکا جس قدر چھوٹا ہو بول اوسکا لائق اعتماد کے نہین ہے لیکن بعد دودھ چھڑانے کے ایک
بعد ایک سال گذرے قریب اعتماد کے ہوتا ہی اور بعد سات برس کے پیچھے جب سات برس کا ہوا اوسکے
بول سے استدلال کر سکتی ہین لیکن وہ دلائل کہ طبیب بول سے ڈھونڈھتا ہے سات جنس کے ہین
ایک رنگ دوسرا قوام تیسرا صاف ہونا اور کدر ہونا چوتھا رسوب پانچوان تھوڑا ہونا یا بہت ہونا چھٹا
رائحہ ساتوان کف اور مولف نے ان سات جنس کو بیچ چار فصل کے بیان کیا ہے جیسا کہ آتا ہے یعنی
رقت اور غلظت قوام مین داخل ہین اور کدورت اور صفا بھی قوام مین داخل ہین اور فرق درمیان
غلظ اور کدر کے اوسکے ضمن مین ظاہر ہوتا ہے اور بعضے اطبائے قدیم نے جنس لمس اور طعم کو بھی بیچ ان اجناس
کے ضبط کیا ہی لیکن شیخ رئیس اور تمام متاخرین نے ان دونون کو ترک کیا ہی اور بہتر یہی ہے جو اونھون نے

۴

کیا ہے انتباہ جب احتیاج بول کی ہو بدون مہلت کی فورًا اوس سے فراغت کرے اسواسطے کہ
روکنا فضلات کا ضرر بہت رکھتا ہے علامہ قرشی نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ بعض
فقہائی بہ سبب شغل مناظرہ کی دیر تک بول کو روکا تھا اونکے عانہ اور ران سے بول نکل آیا
اور وہ لوگ ہلاک ہوے اوسی دن اور ایک شخص دوسرے نے اسیطرح روکا تھا اوسکے قضیب سے
بول نکل آیا اوسی جگہ سے بعد اسکے یہ شخص ایک مدت تک زندہ رہا جب حاجت پیشاب کرنے
کی ہوتی تھی یہی پیشاب قضیب سے نکلتا بعد اسکے مجری معتاد سے جو یہ حکایت غریب اور عجیب تھی مرقوم
ہوئی اب طرف حل متن کی ہم متوجہ ہوتے ہین الفصل الثالث فی الوان البول فصل تیسری [illegible]
سے ثابت ہے پنج رنگ پیشاب کی و تنقیۃ الحال فیہ عند عدم تناول شی صابغ اور تلاش کیا
جاتا ہے حال بدن کا بیچ دلالت رنگ کی اوسوقت کہ کوئی چیز رنگین نہ کھایا ہو اور مغیرات
اور ملونات بول کے مفصلاً کہی گئے ہین اور پوشیدہ نہین ہے کہ بول اکثر امر مین اکیلا پانی
نہین ہوتا بلکہ مختلط ہوتا ہے فضول سے خصوصًا فضول ہضم ثانی سے اور فضول مذکور جو
غلیظ ہین پانی سے متمیز اور تہ نشین ہوتے ہین بسبب غلبہ ارضیت کے اور جو ایسے نہین ہین
جدا نہین ہوتے پانی سی اور اوسمین مختلط رہتے ہین اور بواسطہ شدت امتزاج کی تمیز انکے
درمیان مین محسوس نہین ہوتی ہے سب ایک چیز معلوم ہوتی ہین اور موافق رنگ خلط غالب کے تغیر پانی
مین ظاہر آتا ہی نہایت یہ کہ وہ رنگ خاص اوس خلط صابغ کا بہ سبب ملنی کی پانی سی کم ہو جاتا ہی اور وہ رنگ
کہ ملونات ماکولہ اور مشروبہ وغیرہ سی کہ سوای خلط کی ہین پیدا ہوتی ہین مذکور ہو چکی ہین و مطلقا جنس
اور وجہ رنگ بول کی پانچ ہین اور حصر پانچ مین بنظر اصول الوان کی ہی اگرچہ فروع زاید ہین مثلًا ازرقی بھی
رنگ ہی لیکن وہ نزدیک اطبا کی خضرت مین شمار ہوا ہی اسی طرح اور رنگ پانچون رنگ اصلی کی ترکیب
سی پیدا ہوتی ہین بہت ہین اور الوان مرکب آخر مین بیان ہونگی اور جو پانچ طبقی رنگ کی بیان کیے گئی
موافق قول شیخ اور اکثر اطبا کی ہین لیکن مسیحی نی کہا کہ اصول الوان کی چار ہین موافق عدد اخلاط کی اور
اخضر مرکبات سی ہی لہذا صاحب ذخیرہ نے بول سبز کو مرکب مین شمار کیا ہی بالجملہ جو بغور نظر کرین نزاع لفظی
ہی اسواسطے کہ نزدیک شیخ کے مراد اصل سے وہ رنگ ہی کہ مانند جنس کے ہو کہ اوسمین اقسام رنگ کے پائی
جاوین قطع نظر اس سی کہ وہ رنگ مرکب ہے یا نہ اور اس تقدیر پر سبز رنگ کو اصل کہہ سکتی ہین اسواسطے کہ خضرت

بھی طبیعی رکھتی ہے اور نزدیک مسیحی کے اصل عبارت یہی لون بسیط سے اور شک نہین ہے کہ
اس صورت مین الوان باعتبار عدد و اخلاط کے محصور ہوتے ہین بیچ چار کی قلت ان النزاع
لفظی لاغیر الصفرۃ ایک اون پانچو نمین رنگ زردی کا ہے والحمرۃ اور دوسرا سرخی والخضرۃ اور تیسرا سبزی
والسواد اور چوتھا سیاہی والبیاض اور پانچوان سفیدی اور ہر ایک علیحدہ علیحدہ
مذکور ہوتے ہین اور ماتن نے سب الوان سے پہلے صفرۃ کو بیان کیا اور اسکی تقدیم مین دو وجہ
لوگون نے کہی ہین ایک وجہ یہ کہ رنگ طبعی بول کا نزدیک جمہور کی اترجی اترجی ایک قسم صفرہ کا
ہے پس بنظر ایک قسم کی کہ طبعی ہے بیان کرنا اوسکی مقسم کا اور بیان اور مقسمون پر لہ اونکی مقسمون سے
کوئی طبعی نہین ہے اہم ہوا وجہ دوسری یہ کہ بول اکثر زرد ہوتا ہے اور اسکے اکثریت
کے تین سبب ہین ایک یہ کہ صفرا بہ نسبت اور اخلاط کے بول مین بہتا ہے
واسطی افادہ تیزی کے اور براز مین بھی اور غرض اس سے تنبیہ اور تحریک قوت دافعہ
کی ہے اور دفع فضلات کا دوسرا وہ کہ جو خون جگر سے اعضا کو جاتا ہے صفرا اوسمین ملا ہوتا ہے
واسطے ترقیق اور تنفیذ کے اور مائیت بھی واسطے ترقیق کے مصاحب خون کی ہوتی
ہے پس جب خون غذا ہوا مائیت بچ رہتی ہے اور صفرا باقی بھی اوسمین ملا ہوا نکلتا ہے
اور ظاہر ہے کہ یہ امر سبب صفرت کا ہوتا ہے اور اگر کہین کہ جیسا صفرا مائیۃ کے ساتھ پھر آتا ہے
سودا اور بلغم بھی کہ ہمراہ خون کے ہوتے ہین پھرتے ہون گے پس تخصیص بول کی ساتھ زردی کے
نہین ہوسکتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ خلط اگر غلیظ ہے نیچے بیٹھ جاتا ہے یعنی راسب ہوتا ہے ورنہ بسبب
شدت امتزاج کی رنگین ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ صفرا ہلکا زیادہ ہے اس سبب سے ملاپ اسکا بہت
ہوتا ہے پس رنگین کرنے مین اولی ہوگا سبب تیسرا یہ ہے کہ علامہ قرشی نے کہا کہ رنگ سب اخلاط کا
سرخ ہے اور جو چیز سرخ کہ پانی سے ملتی ہے زردی اوسکی ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ بیچ شراب ملائی ہوئی
پانی مین دیکھا جاتا ہے اور گذر چکا ہے کہ بول صرف کمتر ہوتا ہے پس ملنا فضول کا لازم ہوتا ہے اور بول اکا ضرور
اکثر زرد ہوتا ہے جب تک رنگ دوسرا غالب نہو اور وجہ سرخی سب اخلاط کی کہ قرشی نے کہا ہے آخر اسی
بحث بول کی کہی جاوے گی اما الصفرۃ فمراتبہا ستۃ لیکن رنگ زرد پس درجے اوسکی چہ مین التبنی
رنگ اوسکا کاہی ہے اور مشابہ لہ اس مقام مین جمع ہوسکتی ہین ایک وہ پانی کہ بیچ اوسکے گھاس زرد ہوئی اوس مین

یعنی ثابت ہوتی یہ بات کہ نزاع لفظی ہے سوا اسکے ۱۲ لیکن حق دی ہے کہ جو شیخ نے رئیس وغیرہ نے کہا ہے اور قول مسیحی کا مرقوم ہے جیسا کہ اوپر متحقق نہین ہے ۱۲

بہگوئی ہو ایک مانی لایق تک کہ اثر رنگ گہاس کا اوس پانی مین آجاوی دوسرا خود گہاس سوکہ
یعنی پختہ و زرد شدہ بالجملہ تبنی وہ رنگ ہی کہ مرکب ہو زردی ہلکی اور سفیدی شفاف سے
اور تبن بکسر تاء فوقانی اور سکون باء موحدہ اور نون کے گہاس کو کہتی ہین و سبب سوء الہضم اور
تبنی کا بدی ہاضم کا ہی جو سبب وار تغیرات کا فساد ہضم ہوتا مولف نی اسی پر حصر کیا اور ہم سببون کو
بیان کرتی ہین جان تو کہ تبنی کی دو سبب اور ہین ایک قلت صفرا دوسرا کثرت مائیۃ لیکن قلت
صفرا دو حال سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ صفرا فی الحقیقۃ کم ہو بسبب برودت مزاج کے
کہ تولد صفرا کو منع کرتا ہے یا بہ سبب کہانے غذاے بارد و غلیظ کے کہ صفرا اوس سے
کمتر پیدا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ اگرچہ صفرا بدن مین بہت ہی لیکن اور موضع کی طرف مائل ہے
اور اس سبب سی بول مین کمتر آتا ہے اور مائل ہونا صفرے کا کسی موضع کی طرف عام ہے کہ
ساتہ میل کی استفراغ بہی ہو جیسا قے اور اسہال صفراوی کی مشہور ہی یا بدون استفراغ کی جو
جیسے ابتداے سرسام مین اور بیچ اون امراض کی کہ صفرا اون مین ظاہر بدن مین یا اور عضو کی
طرف کہ مجاری بول سے دور ہے مائل ہو لیکن کثرت مائیت کی بہی دو وجہ سے خالی نہین ہے
ایک یہ کہ کثرت مائیت کی امر بدنی سے ہو نظیر اوسکی تبنی ہونا بول کا وقت انحدار بلغم رقیق کے
طرف مخرج بول کے اور یہ عام ہے کہ وہ بلغم فی نفسہ رقیق ہو یا ذوبان سے رقیق ہوا ہو دوسرا
یہ کہ کثرت مائیت کی بسبب کوئی امر غیر بدنی کے ہو نظیر اوسکی تبنی ہونا بول کا نزدیک پینے بہت
کے اور فرق درمیان ان اقسام کے بیان کرنا ضرور ہوا تو معلوم ہو کہ علت ان اقسام کی کیا ہے
پوشیدہ نرہی کہ تبنی اگر کثرت مائیت سے ہوگا بول مقدار مین کثیر آویگا اور جو اسباب خارجی سی ہوگا
وجود شرب بہت پانی کا شاہد ہوگا اور جو انحدار بلغم سی ہوگا کثرت مقدار بول کی بدون پینے بہت پانی کی گواہ ہوگا
اور بہی بلغم سی ہوگا غلظت بول مین لازم ہوگی اگرچہ بلغم رقیق ہوگا اور اگر سبب تبنی کا قلت صفرا ہی قلت مقدار
بول کی وہان ضرور ہی پس جو یہ سبب انصراف صفرا کے اور عضو کی طرف ہوگا پایا جانا ضرر کا اوس عضو مین ضرور
ہوگا پس اگر ساتہ استفراغ کی ہے اسہال ور قی صفراوی سی دلالت کرینگے اور مقدم ہونا الم کا احشا مین گواہ
ہوگا اور جو قلت صفرا سے فی الحقیقۃ ہوگا قلت مقدار بول کی یا قلت آثار صفرا کی ظاہر ہونگی اور ذخیرہ مین لکہا ہی تبنی
دلیل ہی کمی صفرا اور حرارت کی ہوتا ہی اور دلیل اس امر کا ہی کہ مزاج معتدل ہے و ہذا مما تفرد بہ ذلک الفاضل واللہ سبحانہ اعلم

۵
یہ کلام اوسی
جنس سے ہی کہ صاحب
ذخیرہ لکہا اوسکا قائل
ہوگا اور اسہال کی دفعہ
زیادہ دہی ۱۲۵

والاترجی اور نوع دوسری صفرت سے اترجی ہے یعنے وہ بول کہ مشابہ ہو ساتھ زردی چھلکے ترنج پکے کے
اور وہ ایسا رنگ ہی کہ مرکب ہو زردی اور مائیت سے اس واسطے کہ وہ پیدا ہوتا ہے صفرا سے ساتھ مائیت
کے اور زردی اترجی کی زیادہ ہوتی ہے زردی تبنی سے بسبب حسن حال الہضم اور سبب اترجی
اچھا ہونا حال ہضم کا ہے اور یہ جاننا کہ نزدیک شیخ رئیس کے اور اکثر حکماے سلف اور
خلف کے لون صحی اور دال اوپر نضج کے یہی رنگ ہے اور اس صورت مین واجب
ہے کہ کہین کہ مقدار اوس صفرا کا کہ مائیت سے مختلط ہو کر اترجیت پیدا کرتا ہے اوپر
اعتدال کے واقع ہے اور نزدیک ایک جماعت کی قدما سے مانند جالینوس وغیرہ کے
لون صحی وہ ہے کہ درمیان اصفر مشبع اور احمر ناصع کے ہو اور اس تقدیر پر واجب ہے
کہ نزدیک ان جماعت کی بیچ اترجی کے مقدار اوس صفرا کا کہ مائیت سے ملا ہے
کمتر ہے مقدار طبیعی صحی اپنی سے اسی جگہہ سے کہتے ہین کہ اترجی دلالت رکھتا ہے اوپر
سردی کے کہ کمتر ہے سرد تبنی سے اور شیخ رئیس کا یہ قول ہی کہ صفرا جو مائیت سے ملتا ہی اگر وہ صفرا معتدل
المقدار ہی تو بول کو اترجی کرتا ہی اور مقدار معتدل سے اگر زائد ہی نارنجی اور سوا نارنجی کی اور رنگ مانند ناری کے
کرتا ہی موافق زیادتی حرارت کی اور کمتر ہے مقدار معتدل سے تبنی کرتا ہے اور سدید گازرونی نے بیچ جمع
دونون قول کے یون کہا ہی کہ بول معتدل صحی باعتبار امزجہ اور اسنان کی مختلف ہوتا ہے اس واسطے
کہ بیچ امزجہ باردہ کے اور بیچ اسنان باردہ کی اترجی معتدل ہوتا ہے اور بیچ امزجہ حارہ اور بیچ اسنان حارہ کے
وہ رنگ کہ درمیان نارنجی اور ناری کے ہی معتدل ہوتا ہے انتہی ہم توفیق خدا سے کہتے ہین کہ غالبا ملا سدید
نے اصفر مشبع سے کہ بیچ قول جالینوس وغیرہ کی واقع ہی نارنجی ارادہ کیا ہی اور احمر ناصع سے ناری بیچ
بیچ قانون کی اور اوس کی شرح کی ظاہر ہوا ہے کہ اصفر مشبع ناری کو کہتے ہین اور احمر ناصع زعفرانی کو
اور بالجملہ مراد ہونے بول صحی سے درمیان اصفر مشبع اور احمر ناصع کے اس قول مین واقع ہے نہ دو ہی کہ
مرتبہ ساتوان درمیان ناری اور زعفرانی کے ہے مخصوص حالت صحت کا اس واسطے کہ مقرر ہوا ہی کہ بعد ناری کی
کی زعفرانی ہی اور درمیان ان دونون کی کوئی واسطہ نہین ہی اس لیے کہ اگر واسطہ ہوتا البتہ کوئی نام اسکا
ہوتا اور بھی مراتب لون صفرت کی جو ہفتم ہین محصور ہوتی ہیں بالضرور کہنا چاہیے کہ تاویل کلام
کا یہ ہی کہ بول صحی نزدیک انکی بول ناری ہی کہ بہت زعفرانی کی قریب ہے اور وہ بعد کی بیچ ہونے بول

صحیح کے اوشکلون اس رنگ سے ہے متوہم ہوتا ہے تقریر شارح سدیدی سے مرتفع ہوتا ہے فافہم
فائدہ ذخیرہ مین لکھا ہے کہ اترجی رقیق القوام دلیل نضج کی ہوتا ہے اور اترجی صاحب قوام دلیل نضج کا
پس اترجی مین حکم اوپر قوام کی موقوف ہوتا ہے اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ مینے اکثر امراض حارہ مین
دیکھا ہے کہ بول پہلی دن سے کہ تب شروع ہوئی ہے اترجی ہوتا ہے اور اوسی رنگ پر رہتا ہے
اور بیمار پہلی دن چوتھے کے ہلاک ہوتا ہے اور ہمسے یہ بات حاصل ہوئی کہ اترجیا ہونا بول کا
کہ نزدیک جمہور کے محمود ہے مخصوص حالت صحت سے ہے نہ یہ کہ بیچ مرض کے نشان نیکی اور
محمود ہونے کا ہے اسواسطے کہ جسوقت مرض حار ہوگی لائق یہ ہے کہ بول وسطی ناری یا زعفرانی
ہووے پس اسوقت مین کہ بول تبنی یا اترجی ہوا حالہ نشان میلان صفرا کیطرف عضو رئیس کے
اور مانند اسکے والاشقر نوع تیسرا صفرت سے اشقر ہے اور وہ رنگ زرد مائل بسرخی ہے وسببہ غلبۃ
الحرارۃ اور سبب اوسکا نزدیک شیخ رئیس اور اکثر قدما کی زیادتی گرمی ہے اور یہ بات مقرر ہوئی ہے
کہ جو زردی شدید مائل بسرخی ہوئی ہے اور عام ہے کہ شقرت بول کی بسبب کثرت دفع ہونی صفرا کے ہو
بول مین یا بسبب شدت زردی صفراے مندفعہ کے یعنے اگرچہ صفرا بمقدار معتدل دفع ہوتا ہے
لیکن زردی اوسکی بہت غالب اور تیز ہے اور اس شقرت کو دو قسم مین ہم بیان
کرتے ہین پہلے بیچ اوس شقرت کے کہ سبب اوسکا کثرت دفع ہونے صفرا کا ہے
بول مین اور ظاہر ہے کہ صفرا اوس مقدار سے کہ اترجیت کو پیدا کرتا ہے بول مین زائد آوے گا جانب شقرت
کی میل کراوے گا اور دلالت اس قسم کی اوپر حرارت کی یہی ہے کہ نشان غلبہ خلط حار کی ہے اس سبب سے
کہ اگر صفرا غالب نہوتا بول مین ظاہر ہوتا اور قسم دوسری بیچ اوس شقرت کی کہ سبب اوسکا شدت
رنگ صفرا کا ہو فقط یعنے صفراے مندفعہ بول مین باعتبار کیفیت کی متغیر ہوا ہے اور باعتبار کمیت کے
اپنے حال پر ہو اور یہ دو طور پر ہے ایک تو یہ کہ زردی اوسکی مرتبہ نیچے سے ترقی کرکے مرتبہ شقرت پیدا کرنے
کو پہونچی ہو دوسرا یہ کہ زردی صفرا کی اصلی مرتبہ سے تجاوز کرکے مرتبہ پیدا کرنے ناریت اور زعفرانیت کے
پہونچی ہو پس اتفاق پڑا کہ بلغم رقیق قلیل المقدار اوس مین ملگیا اور اوسکو اوس مرتبہ سے نیچے اتار لاکر اس مرتبہ
شقرت پیدا کرنے پر ٹھہرایا اور جس طور سے کہ ہو یہ قسم بھی گرمی پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ شدت رنگ
صفرا کی اکثر گرمی سے ہوتی ہے خواہ گرمی غریبہ ہو جیسے صفراے محترقہ مین ہوتی ہے یا غیر غریبہ جیسے مرۃ الصفرا

مین اور شدت زردی کو حرارت سے ہمنے ساتھ غالب کی مقید کیا اس سبب سی کہ کبھی بسبب ناگزیر

ملنے سوداے طبعی سے بیچ صفرا کے شدت رنگ مین بھی ہو جاتی ہے لیکن یہ نادر نہایت ہی اور فرق

درمیان ان دو نو قسم کے یہ ہے کہ جو کثرت انواع صفرا سے بیچ بول کے ہوا وہمین اشتعال بہ نسبت

دوسری قسم کے کمتر ہوتا ہے اور جو شدت رنگ سے ہو ہر حال مین پہلی قسم سے کثیر الاشتعال ہوتا ہے

پس اگر سبب اوسکا تنزل مرتبہ رنگین زیادہ سی ہے جیسا کہ بیچ نوع دوسری قسم دوسری کی کہ پہلی

اشتعال اوسکا نسبت پہلی نوع قسم دوسری کے بہت زیادہ ہوگا اور اسی سے فرق کیا جاتا ہے

درمیان دونون کے تامل اور نظر سے انتباہ اگر توی کے کہ لازم نہین ہے کہ سبب شقرت کا

شدت حرارت کی ہے اسواسطے کہ ہو سکتا ہے کہ سبب اوس کا کمی سرخی کا ہو ہم جواب

دینگے کہ یہ ممکن ہے لیکن نہایت نادر ہے اسواسطے کہ سرخی بول کی اکثر خون سے ہوا کرتی

ہے اور جسوقت مائیت اوسمین ملتی ہے اور کمی اوسکی سرخی مین لاتی ہے لامحالہ اوسمین وہ

اشراق کہ رنگ اشقر کو لازم ہے باقی نرہیگا اور یہی کہ خون کہ پیشاب مین آتا ہے ممکن اوسکا

بالطبع نہین ہے بلکہ امر غیر جنسی سے ہوگا اور جب ایسا ہوا اکثر امر مین خون کثیر المقدار اور زیادہ

اوس سے نکلیگا کہ شقرت پیدا کرتا تھا اسواسطے کہ بحیثیت شقرت کے سرخی قلیل منتشر

ہے نہ بہت پس باقی نرہی یہ بات کہ سبب رنگ اشقر کا وہی شدت زردی کی ہے

قوله والنارنجی والناری والزعفرانی

والنارنجی والناری والزعفرانی کلواحد منہا یدل علی زیادۃ الحرارۃ بالنسبۃ الی المرتبۃ التی قبلہا اور نوع چوتھی

اور پانچوین اور چھٹی صفرت سی یعنی نارنجی اور ناری اور زعفرانی ہر ایک انسی دلالت کرتی ہے اوپر زیادتی

حرارت کی نسبت اوس مرتبہ کی قبل انکی ہے یعنی گرمی ناری کی نارنجی سی اور گرمی عفرانی کی ناری سی زیادہ

ہی لیکن نارنجی وہ رنگ زرد ہی کہ نسبت اشقر کے مائل زیادہ ہے طرف سرخی اور اشراق کی اور ناری

نسبت نارنجی کے مائل زیادہ ہے طرف سرخی کی لہذا دلالت اسکی اوپر حرارت قوی کی ہے دلالت نارنجی

سے اور اسکو اصفر ناصع یعنی زرد سیر کہتے ہین اور ناری وہ رنگ ہے کہ مشابہ اوس پانی کی ہو کہ زعفران اوسمین

بھیگا ہوا اور اسی سبب سی ناری کو اصفر زعفرانی بھی کہتے ہین اور جو شعاع اسکی مانند شعاع آتش کی ہوتی

ہی اسی سبب سی ناری نام ہوا لیکن زعفرانی نسبت ناری مائل زیادہ ہے طرف سرخی کی لہذا دلالت

اسکی قوی زیادہ ہی اوپر گرمی کی ناری دونون اپنے سی اور زعفرانی وہ رنگ ہے کہ مشابہ ہو ساتھ رنگ شوخ زعفران

اور اسکو احمر ناصع بھی کہتے ہین اسواسطے کہ سرخی اسکے خالص ہوتی ہے اور جو کہا گیا ہے بموجب مذہب
شیخ رئیس اور صاحب کامل توشی کے ہے لیکن ابن ابی صادق اور محمد بن زکریا کا مذہب یہ ہے
کہ حرارت اصفر زعفرانی کی یعنے ناری کی زیادہ ہے حرارت احمر ناصع یعنے زعفرانی سے اور دلیل
انکی یہ ہے کہ سرخی بول کی دلالت کرتی ہے اوپر بہت تھوڑے خون کے اور زردی بول کی دلالت
کرتی ہے اوپر بہت تھوڑے صفرا کے اور شک نہین ہے کہ صفرا خون سے گرم زائد ہے اس
سبب سے کہ اجزاے ناری اور ہوائی صفرا مین بنسبت خون کے زیادہ ہین پس
چاہیے کہ ناری گرم زیادہ ہو زعفرانی سے اور جسوقت ناریت سے میل طرف سرخی کے
کرتا ہے اوسی قدر یعنے موافق طرف سرخی کے گرمی کم ہوتی ہے جواب اس دلیل کا
تابعان شیخ رئیس اسطرح دیتے ہین کہ حرارت خون کی لا محالہ حرارت صفرا سے کمتر ہے
لیکن ہم نہین تسلیم کرتے ہین اسکو کہ سرخی زعفرانی مین بسبب ملنے خون کے ہوتی ہے
بلکہ سرخی اوسکی بسبب شدت رنگ صفرا کے ہے اور اسپر دلیل یہ ہے کہ سرخی خون کی قانی
ہوتی ہے البتہ اور بدیہی ہے کہ سرخی زعفرانی کی مشرق ہوتی ہے پس یہ سرخی خون سے نہین ہوگی مثبت
ان الزعفرانی فائق فی الحرارۃ علی الکل اور جو صاحب ذخیرہ نے حکایۃ عن بن محمد بن زکریا ورد غیاثا
الیہ لکہا ہے کہ میں نے سرسام گرم اور قاتل مین کہ نہایت گرم اور خشک ہوتا ہے ہمیشہ بول کو
اشقر دیکھا ہے اور بہت تجربہ مین آیا ہے کہ بیچ بول اصفر کی گرمی زیادہ ہے بول احمر
سے پس اشقر ناری نہایت گرمی مین ہوگا اور صاحب اوسکا طرف علاج سرد اور تر کے بہت محتاج ہوگا اور جو اشقر
ناری بدون موت کے ہو حال مریض کا بد ہوگا یہ کلام صاف بتلاتا ہے کہ قول ابن ابی صادق اور محمد بن زکریا کا اونکے
نزدیک ترجیح رکہتا ہے لیکن نزدیک اس فقیر کی حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ قول شیخ رئیس کا راجح ہے اور ہونا بول اشقر بیچ
سرسام مہلک کے کہ اوسے حجت کرکے اشقر ناری کو اوپر زعفرانی کی فوقیت دیتے ہین بیچ حرارت کی مثبت اونکی مطلب
کی نہین ہوسکتا ہے اس سبب سے کہ بیچ امراض حادہ فی غایۃ القصوی کی بول زعفرانی ہوتا ہے البتہ جلدی کہ خون
پر مخفی نہین ہے مگر یہ کہ صفرا اوپر جانب میل کرے اور کسی یعنی بول مین آوے اس صورت مین اگر بول تعنی کہلاے
دے بھی جائز ہے اور سرسام مہلک کے بیچ بنظر تجربت کی واقع ہوا اشقرت بول کی اوس سرسام مین اسکا سبب
سے ہے لہذا اطباء نے کہا ہے کہ ناری ہونا بول سرسام والی کا دلیل ہلاکت ہے پس نزول رنگ بول کا مرتبہ

مرتبہ زعفرانیت سے پہنچ امراض کی نہایت حاد بسبب کوئی امر عارضی کے ہوتا ہے اور یہ امر شیخ
رئیس کے مطلب میں قدح نہیں کرسکتا ہے فافہم انہ غامض اور پوشیدہ نرہے کہ بول زعفرانی
جس طرح سے کہ ہو حدوث اوسکا کثرت صفرا سے بدون شدید ہونے اوسکے رنگ کے ممکن نہیں
ہے اسوجہ سے کہ رنگ طبیعی صفرا کا احمر ناصع ہے پس اوس سے بول میں زعفرانیت نہیں ہوسکتی ہے
اس سبب سے کہ جو صفرا بول سے مندفع ہوتا ہے مائیت سے ملا ہوتا ہے اور اس سبب سے رنگ
اوسکا لوٹ جاتا ہے اور لائق اسکے نہیں رہتا کہ بول کو زعفرانی کرے اور یہ امر غیر ممکن ہے کہ صفرا
اکیلا بول میں آوے اور مائیت سے نہ ملے کما لا یخفی پس بالضرور واسطے زعفرانیت بول کے بسبب شدید ہو جانے
رنگ صفرا کے اوس سرخی طبیعی سے کہ رکھتا ہے لازم ہوگا تا بعد ملنے کے ساتھ مائیت کے رنگ اوسکا جو لوٹ جانے
لائق اسکے ہو کہ بول کو زعفرانی کرے تو بھی انکو لکن سببہ ہو اشتداد لون الصفراء فقط قطع النظر اس سے کہ مقدار صفرا
کا زیادہ ہو یا نہ ہو اور عام ہے کہ علت اشتداد رنگ صفرا کی احتراق ہو یا لطافت یا اسکے سوا اور بیچ اس تقریر کے فوائد اکثر مذکور ہوئے
ہیں او راضافہ میں اسپر قیاس کرنا چاہیے واما الحمرۃ فمراتبها اربع لیکن رنگ سرخ درجے اوسکے چار ہیں الاصہب
پہلے اون میں سے اصہب ہے و یدل علی غلبۃ الدم قلیلاً اور وہ دلالت کرتا ہے اوپر تھوڑی غلبہ خون کے والوردی
اور دوسرا وردی ہے والاحمر القانی اور تیسرا احمر قانی ہے والاحمر الاقتم چوتھا احمر اقتم ہے اور معنی ہر ایک کے ساتھ
اکثر فوائد کے کھو جاتی ہیں وکل واحد منها یدل علی زیادۃ الدم بالنسبۃ الی المرتبۃ التی قبلها اور ہر ایک انمیں سے دلالت
کرتا ہے اوپر غلبہ خون کی نسبت مرتبہ ماقبل کے یعنی دلالت وردی کی اوپر غلبہ خون کے اصہب سے زیادہ ہے اور
دلالت قانی کی وردی سے اور دلالت اقتم کی قانی سے زیادہ ہے اسواسطے کہ صہوبت ایک رنگ ہے ضعیف الحمرۃ
قریب سفیدی کے اور صاحب نفیسی نے کہا کہ الاصہب لہ شقرۃ یمیل الی الحمرۃ پس غلبہ خون کا اس میں کمتر ہوگا
اور وردی وہ رنگ ہے کہ مشابہ رنگ گل سرخ کے ہو اور حمرت اسکی حمرت اصہب سے قوی زیادہ ہے لہذا دلالت
اسکی بھی قوی زیادہ اوسکے نسبت سے ہے اور قانی وہ رنگ ہے کہ سرخی اوسمیں غالب ہو فقط اور اقتم رنگ
ہے کہ بہت سرخ مائل بسیاہی ہو ساتھ غبرت کے نظیر اوسکی سیاہی بتیہ بازی ہے اور بسبب غلبہ سرخی کی ہر ایک آپسے
دلالت زیادہ ہیں اوپر غلبہ خون کے اپنے ماقبل سے اور جاننا کہ جو کہ کہا گیا ہے دلالت الوان اربع سے اوپر غلبہ
خون کی اور دال ہونا ہر ایک کا ماقبل سے بنظر اکثریت کے ہے اسواسطے کہ کبھی حمرت بول میں کبد اور کلیہ کے ضعف سے
ہوتی ہے اور کبھی امراض سرد سے بھی بول سرخ ہوتا ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا مفصلاً پس سرخی بول کی دلیل غلبہ

خون

کی مطلقاً اور کلیاً ہوتی ہے اور اسی طرح کبھی ہوتا ہے کہ دلالت اصہب کی اوپر حرارت خون کی زیادہ
ہوتی ہے دلالت اوسکے مابعد سے پس ترتیب شدت دلالت کی بھی مطلق اور کلی نہین ہوتی ہے اور صحیح
قیاس افراد احمر کے ساتھ افراد اصفر کے علیٰحدہ الوان اربع احمر کی مذکور ہوتی ہین اور معلوم کرین کہ حرارت
بیچ سب طبقات حمرت کی نسبت بہ تبنی اور اترجی کی زیادہ ہی اسواسطے کہ بیچ سب طبقات کی حمرت
اعتدال سے متجاوز ہے جیسا کہ گذرا ہے کہ حصر کرنا اعتدال کا بیچ جنس صفرت کی لیکن نسبت
نارنجی اور زعفرانی کے کمتر ہے اسواسطے کہ حرارت اس تین نوع صفرت کی بقیاس حمرت
کے لامحالہ زیادہ ہے اسلیے کہ تینون صفرا سے پیدا ہوتے ہین اور صفرا گرم زیادہ ہے خون سے
لیکن قیاس کرنا اقسام احمر کا ساتھ اشقر کے مختلف ہی اسواسطے کہ اصہب اگر صفرا سے ہو سبب
حرارت اوسکی قوی زیادہ اشقر سے ہوگی اور اگر خون سے ہو ظاہر ہے کہ حرارت اوسکی برابر
ہوگی حرارت اشقر سے اور اسجگہہ لوگ اعتراض کرتے ہین کہ حرارت صفرا مین بے شک خون سے
زیادہ ہی اور ثابت ہوا ہے کہ اشقر صفرا سے ہی پس اصہب کہ خون سے ہوتا ہی کیونکر اشقر کی برابر ہوگا جواب
اسکا یہ ہی کہ خون اگرچہ بسبب صفرا کی حرارت مین کم ہے لیکن خون ملا ہوا مائیت مین کہ صہوبت پیدا کرتا ہے
زیادہ ہی مقدار مین بقیاس صفرا کی کہ اشقر مین ہوتا ہی پس حرارت خون کثیر کی ساتھ حرارت قلیل صفرا کے
ممکن ہے کہ برابر ہوجاوے لیکن وردی اور احمر قانی اکثر اوقات مین قوی الحرارت ہوتے ہین
بسبب اشقر کے اسواسطے کہ خون انمین زیادہ ہوتا ہے نسبت اصہب دموی کی اور گذر چکا
ہی کہ حرارت خون اصہب کی ساتھ حرارت صفرا ہی اشقر کی برابر ہی پس حرارت خون وردی اور قانی کی لامحالہ
اشقر سے زیادہ ہوتی ہی اور معلوم کرین کہ وردی سودا سے نہین پیدا ہوتا ہے اور بلغم سی بھی بعید الحصول ہے
پس نہین پیدا ہوتا ہے مگر اوس خون سی کہ غلیظ زیادہ ہو اوس خون سی کہ صہوبت پیدا کرتا ہے لیکن قانی اکثر
خون سی ہوتا ہے اور غلظت اس خون کی بھی بسبب خون پیدا کرنے والا صہوبت کی زیادہ ہی اور کبھی سودا
نہایت لطیف سی کہ مختلط ہو ساتھ صفرا کے پیدا ہوتا ہی لیکن احمر اقتم اگر خون سی ہو گرمی اوس کی اشقر سی زیادہ
ہی اسلیے کہ خون اوسمین اور اصناف احمر سی زیادہ ہی اور اگر سودا یا بلغم عفن سی ہو ظاہر ہی کہ حرارت
اشقر کی زیادہ اقتم سی ہوتی ہی اور اگر صفرا سی ہو غلبہ اسکی گرمی کا اوپر اشقر کے بدیہی ہے لیکن اقتم صفرا سے
بہت نادر ہوتا ہے پیدایش اوسکی سودا اور بلغم عفن سے زیادہ سب اصناف احمر سے ہوتی ہے فائدہ

علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے لکھا ہے کہ اصہب نہ سودا سے پیدا ہوتا ہے نہ بلغم عفن سے
فقط خون یا صفرا سے پیدا ہوتا ہے اور پیدایش اوسکی صفرا سے اکثر ہے لسبب اور طبقات
حمرت کی اور وہ خون کہ موجب اصہب کا ہوتا ہے رقیق ہوتا ہے اسی سبب سے اوسمین اشراق
بہت ہوتا ہے اور دلالت اوسکی گرمی پر قوی زیادہ ہے لیکن جاننا چاہیے کہ یہ کلام اوسکا
ساتھ قول ان کے کہ اصہب غلبہ خون پر دلالت کم کرتا ہے منافات نہین رکھتا ہے کہ اسلیے
کہ واسطے شدت گرمی کے غلبہ خون کا درکار نہین ہے پس دلالت اوسکی اوپر غلبہ خون کے
ساتھ اس امر کے کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر کثرت گرمی صفرا کے ممتنع نہین ہی اور یہی جواب ہے
اقتم مین کہ لوگون نے کہا ہے کہ دلالت اوسکی اوپر گرمی کے ضعیف ہی مینے اگرچہ ایک قسم اوسکی
اور طبقات احمر سے اوپر غلبہ خون کی دلالت کرتی ہے لیکن پیدایش اوس قسم کی جو خون
غلیظ سے ہے گرمی زیادہ نہین رکھتی اور اگر مراد اقتم سے وہ قسم ہو کہ بلغم یا سودا سے پیدا ہو
دلالت اوسکی اوپر قلت حرارت کے بدون تاویل کرنے کے درست آتی ہے
اب جانین کہ اسباب بول احمر کے دو قسم ہین بدنی اور غیر بدنی بدنی وہ ہی کہ رطوبت محمرہ بدنی
بول مین ہے اور وہ مفصل کہی جاویگی اور غیر بدنی وہ کہ حنا کے خضاب کرنے سی یا محمرات کے
کی تناول سے یا کرنے اون اعمال سی کہ موجب سرخی پیشاب کی ہوتی ہین ظاہر ہوا اور یہ بیچ شروع فصل کے
مذکور ہوا ہی لیکن اسباب بدنی کئی قسم ہین ایک وہ کہ رنگ اوسکا سرخ طبیعی ہو پس وہ خون ہی دوسرا وہ کہ سرخی
اوسمین عارض ہو بسبب عفونت کی یا بسبب اجتماع اور احتراق کی جسکی سرخی عفونت پر موقوف ہی وہ بلغم ہی اسلیے
کہ بلغم جو عفن ہوتا ہی کبھی سرخی بول مین پیدا کرتا ہے اور وجہ کم پیدا ہونی سرخی کی بلغم سی یہ ہی کہ بلغم بالطبع سفید
رنگ ہی پس سفید طبیعی پیدایش سرخی کی کمتر ہوتی ہی اور جسوقت بلغم عفن ہی کہ ساتھ حرارت کی ہوتا ہی تب
سرخ ہونا بعید ہوا بلغم غیر عفن ہی ہرگز سرخی ہو سکتی اور جسکی سرخی عفونت پر موقوف نہین بلکہ اور حالت تحجر پر موقوف
ہی مانند تراکم اور اجتماع کی وہ صفرا ہی اسلیے کہ صفرا جب متراکم اور متکاثف ہوتا ہی بول کو سرخ کرتا ہی بلکہ سیاہ جیسا
کہ یرقان مین دیکھا جاتا ہی اور ثابت ہوا ہی کہ مادہ رطب نے جب متکاثف ہوتا ہی بسبب قلت نفوذ بصر کے
اوسمین سرخ معلوم ہوتا ہی پس اگر تکاثف شدید ہوا سیاہ محسوس ہوگا تیسرا وہ کہ مادہ محمرہ اگرچہ خون نہو لیکن
خون سی حاصل ہوا ہو پس وہ سودای دموی ہی اسلیے کہ اصل اوسکی جو خون ہی سرخی اوسمین باقی رہتی ہے

اور بول کو سرخ کرتا ہی اور ان سرخیون مین فرق کہا جاوے گا اور خون کہ بسبب بلغی کے بول کو سرخ کرتا ہے
دو طرح ہے کہ ایک وہ کہ امتلاے خون تمام بدن مین ہو پس بول مین بہی خون زیادہ اٰوی گا دوسرا
وہ کہ تمام بدن مین امتلا ہو بلکہ خاص بول مین خون بہت ملجاوے بسبب قروح مجاری بول کی اور نہ
اوسکی یا بسبب ضعف جگر یا گردے کے کہ خون مائیت سے کما ینبغی متمیز نہو اور فرق ان اصناف حمرت
مین وہ ہی کہ جو سوداسے ہو سرخی اوسکی مائل بسیاہی ہوتی ہی اور غلظ بیچ قوام کی زیادہ ہوتا ہی اور
جو صفراسے ہوتی ہے بسبب تراکم کے یا بسبب احتراق کے سرخی اوسکی روشن ہوتی ہے
اور بدن مین اشتعال اور غلظ قوام مین کمتر اور کف اگر ہوگا زرد ہوگا پس اگر بول مقدار مین بہت
آتا ہے بدون پینے پانی کے علامت اسکی ہے کہ صفرا محترق نہین ہوا ہے بلکہ متکاثف ہوا ہی اور طبیعت
اوسکو بہت دفع کرتی ہے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ بول شدید الحمرۃ کثیر المقدار یرقان مین دلیل بہتر ہوتا ہے
اور خبر دیتا ہے اوپر قوی ہونے طبیعت کے اور اگر بول تہوڑا آوے اور خوب سرخ ہو نشان
احتراق خلط صفرا کا ہے اور ضعیف ہونا قوت کا لازم ہے لہذا کہا ہے کہ بول سرخ مائل بکمودت کے قلیل المقدار
ہو بیچ یرقان کے سالم نہین ہی اور وہ سرخی کہ بلغم عفن سے ہوتی ہے ساتہ کمودت کی ہوتی ہے
اور مائل بسفیدی اور قوام اوسکا اگرچہ غلیظ ہوتا ہے لیکن غلظت سے بول سوداوی کمتر ہوتا ہے
اور وہ سرخی کہ خون سے ہوتی ہے قوام بول کا اوس مین نسبت بلغمی کے کمتر ہوتا ہے
اور نسبت صفراوی کے زیادہ اور سرخی اوسکی خالص ہوتی ہے مگر یہ کہ احتراق اوسمین پڑا ہے
پس اگر خون بیچ تمام بدن کے غالب ہو سب علامات امتلاے خون کی ظاہر ہوتی ہین اور
قرحہ مجاری بول سے ہوگی قیح وغیرہ لوازم قرحہ سے ظاہر ہونگے اور اگر بسبب عدم تمیز خون کی مائیت سے ہی تو
بول اکثر مشابہ غسالہ گوشت کی ہوتا ہی پس اگر ضعف کبد مین ہے آثار ضعف کبد کے ظاہر ہونگی اور بول
بدون قوام کے ہوگا اور اگر ضعف گردے مین ہوگا آثار اوسکے ظاہر ہونگی اور بول مین قوام ہوگا اور اگر دونون
مین ضعف ہوگا آثار ضعف ہر یک کی اوسپر دلالت کرینگے اور بول بدون قوام کی ہوگا اسواسطے کہ قوام
بول کا اوپر قوت کبد کی موقوف ہی کما لا یخفے انتہاہ جو اوپر مذکور ہوا ہے اوس سے ظاہر ہوا کہ اسباب
بدنی سی سرخ ہونا پیشاب بدون بلغی مادہ حار کے نہین ہو سکتا ہے اور واسطے سرخ کرنے پیشاب یا مادہ
سرخ شرط ہی اسلیے کہ اگر مادہ مذکورہ زیادہ اوس سی ہو کہ بالطبع ہوتا ہے سرخ نہین پیدا کرتا ہی اسواسطے

کہ رنگ سرخ غیر طبیعی ہے جیسا کہ گذرا ہے اور عام ہے کہ حصول مادہ احمر کا امراض بارد سے ہو یا علل حارہ سے
اور حدوث اوسکا حرارت سے ظاہر ہے لیکن برودت سے تین طرح ہوتا ہے ایک وہ کہ کبد ضعیف ہو
اور بسبب عدم تمیز خون کی مائیت سے بول سرخ ہوتا ہے جیسا فالج جانب داہنی اور سوء القنیہ مین
دیکھا گیا ہے دوسرا وہ کہ عروق اور اعضای بائین جانب کی بسبب واقع ہونے فالج کی اس جانب
مین ضعیف ہوتے ہین اور خون کو جگر سے جیسا کہ ہمیشہ جدا کرتے تھے ویسا جدا نہین کر سکتے پس
خون بیچ جگر کے زیادہ ہوتا ہے اور بول مین نکلتا ہے تیسرا وہ کہ درد شدید ظاہر ہو قولنج بلغمی سے
اور اسی سبب سے بول سرخ ہو اور وجہ سرخی اس بول کی تین ہین پہلی یہ کہ جگر صعوبت
درد امعا سے گرم ہوتا ہے اور بسبب گرمی کے جگر صفرا کو بہت پیدا کرتا ہے اور بول کو
رنگین کرتا ہے دوسری وجہ یہ کہ بیچ قولنج مذکور کے واسطے مقابلہ کرنے کے درد سے طبیعت
اوس محل مین متوجہ ہوتی ہے اور اوسکی تبعیت سے روح اور حرارت غریزی اور خون اور صفرا بھی
اوس طرف میل کرتی ہین پس بالضرور اوس موضع مین گرمی پیدا ہوگی اور بسبب حرارت کے تحلیل اور
تذویب اخلاط مین ہوتی ہے اور قابل زیادہ اس امر کا وہ ہے ہوتا ہے کہ الطف ہو اور وہ صفرا
اور خون لطیف ہے اور جسوقت کہ یہ تحلیل کر مائیت سے ملتے ہین بول کو سرخ کرتے ہین
وجہ تیسری یہ کہ اس قولنج مین بسبب محتبس ہونے بلغم کے عفونت بلغم مین عارض ہوتی
ہے حرارت درد سے اور بسبب عفونت کے کچھ زردی اوسمین پیدا ہوتی ہے اور زردی ساتھ
کثافت جرم مادہ کے سیاہ معلوم ہوتی ہے اور جب مائیت کی ساتھ نکلتی ہے مائل بسرخی ہوتی ہے
اور کبھی اوس منفذ مین کہ درمیان جگر اور مرارہ کی یا درمیان مرارہ اور امعا کی واقع ہی سدہ بلغمی پیدا ہوتا
اور اسی سبب سی صفرا مرارہ اور امعا مین نہین جاتا ہے اور بول کے ساتھ ملکر نکلتا ہی اور بول سرخ
کرتا ہی اور خاصیت اس سدہ کی ہی کہ قولنج سرد ہوتا ہے بشرطیکہ صفرا مرارہ سی معدی مین نہ آوی ورنہ اگر
سدہ بیچ اوس مجری کی درمیان مرارہ اور امعا کی ہے واقع ہو اور صفرا اوس راہ سی کہ بیچ مرارہ اور معدہ کی ہے
معدی پر گری بول کو رنگین نہین کرتا ہی اور قولنج بھی نہین لاتا ہی مگر یہ کہ جو آتا ہی تے مین نکل جاوی کہ
اس صورت مین ساتھ نہ رنگین کرنے بول کی قولنج پیدا کرتا ہی اور اسیطرح کبھی سدہ بدن کی رگون مین پڑتا ہے
اور اس سبب سی رطوبت رگون مین بند رہتی ہی اور عفونت قبول کرتی ہین اور رنگین ہو جاتی ہین

اور بول کو رنگین کرتی ہین اور یہ بول مشرق ہوتا ہے اور آگے یہ بحث مفصل لکھی جائیگی اور وجہ ضعیف
ہونے کبد کی بیچ اوس فالج کی کہ داہنی جانب مین ہوتا ہے ظاہر ہے کہ کبد اسی جانب واقع ہے
آفت مین شریک ہوتا ہے لیکن اوس صورت مین کہ فالج بائین جانب ہو وجہ نہ متمیز ہونے خون کی
مائیت سے کثرت خون کی کبد مین ہوتی ہے نہ ضعف کبد کا اور جانین کہ جو کچھ لوگون نے
کہا ہے کہ بول سرخ سلیم زیادہ ہوتا ہے بول زرد سے اسواسطے کہ سرخی دلیل غلبہ خون کی ہوتی ہے
اور خون سب اخلاط مین بہتر ہے اور شدید الحرارت نہین ہے پس مراد اس زرد سے سوا اترجی
کے ہے ورنہ اترجی یقینًا بہتر سب اصناف سے ہے اسواسطے کہ اترجی دلیل اعتدال کا ہے
جیسا کہ بیان کیا گیا اب کئی فائدہ کہ اس بول سے متعلق ہین اور جاننا اونکا طبیب کو فائدہ مند ہے
لکھے جاتے ہین جان تو کہ بول سرخ رقیق دلیل درازی مرض کا ہوتا ہے اور سرخ غلیظ
کہ رسوب نہ کرے اور صاف ہو نشان ہلاکت کا ہوتا ہے اور سرخ کہ رسوب بھی سرخ کرے سلیم
ہوتا ہے اور جس مین رسوب سفید ہون دلیل قوت مادی کی اور انضاج طبیعت کی اور امید سلامت
کی ہوتی ہے اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ بول سرخ جو غلیظ ہوا اور رسوب اوسکا سفید دلیل ہضم
خلط خام کا ہوتا ہے اور اگر بیچ امراض حادہ کی بول ابتدا سے سرخ ہو اور رسوب نہ کرے
اور اسی طرح رہے دلیل ضعف اور ورم جگر کا ہوتا ہے اور خطرناک ہوتا ہے
اور اگر بیچ حمیات محرقہ اور امراض حادہ کے بول خون صرف آوے دلیل جلد ہلاک ہونے کی ہے اور اگر
بیچ امراض حادہ کی بول سرخ اور غلیظ اور رنگین ہو اور تقطیر سے آتا ہو خطرناک ہوتا ہے اور اگر بول
سرخ ہو اور طبع خشک یعنی قبض ہو اور مدت تک اسی طور پر رہے اور بدن مین کوئی عارضہ ہو نشان
سل کی ہوتا ہے اور اگر بیچ حالت تندرستی کے بول سرخ اور غلیظ اور طبع خشک ہوے اور سر اور اعضا مین گرانی
ہو نشان کثرت فضول کی اور حدوث عفونت اور حمیات کی ہوتا ہے اور اگر حمیات گرم اور حمیات مختلط مین
بول سرخ اور غلیظ ہو اور رسوب بہت کرے تو دلیل سلامتی کی اور زائل ہونے مرض کی ہوتا ہے لیکن اگر رسوب
نہ کرے یا تھوڑا رسوب کرے دلیل درازی مرض کا ہوتا ہے اور نشان نکس کا اور بول سرخ اور تھوڑا بیچ امراض
حادہ کی دلیل بڑی جانکنی کا ہوتا ہے خصوصًا کہ رسوب زرد کرے اور بول سرخ اور غلیظ بدون رسوب کے
بیچ امراض مہلکہ دلیل قائمی مادی کی ہوتا ہے اور جس وقت کہ تپ زائل ہو اور بول سرخ رہے دلیل گرمی جگر

کی یا اوسکے ورم کی ہوتا ہے اور البتہ نکس ہوگا اور اگر ساتھ ضعف معدے کے اور بخارش اعضا
کے بول سرخ ہو اور رقیق دلیل یرقان اور غلبہ صفرا کی ہوتا ہے اور خاصہ بول یرقانی کا یہ ہے
کہ کپڑے کو رنگین کرتا ہے اور سوا بول یرقانی کے ایسا رنگ کپڑے میں ہرگز نہین ہوتا ہے
اور اگر یرقان مین ایک مدت تک بول سرخ اور صاف ہو دلیل بدی قوی کا ہوگا اور استسقا کو
مند ہوگا اور بول سرخ درد سپرز مین نشان سلامتی کا ہوتا ہے اور جسوقت بول یک دفعہ مانند تازی خون
نکلے آوے دلیل کھلنے یا پھٹنے رگ گردے کی ہوتا ہے اور جو اوپر کے موضع سے آویگا خون غلیظ ہوگا
اور دفعۃً نہوگا بلکہ بتدریج ظاہر ہوگا اور متغیر ہوگا اور اگر صاحب تقطیر البول کو حوالی زہار مین اور زیر ناف
کچھ الم ہو اور بول وسکا خون تازہ آوے نشان قرحہ مثانہ اور اوسکے حوالی کا ہوگا اور بہت
ہوتا ہے کہ بسبب بہت دوڑنے کے یا گرنے کے کسی جگہ سے بول خون آتا ہے اور جسوقت بول
ساتھ خون اور اخلاط غلیظ کے ملا آوے اور شیشے مین اخلاط بول سے جلد جدا ہو جاوے
اور مریض دبلا اور بدحال ہو دلیل کشادہ ہونے منافذ گردے کی ہوتا ہے اور بول شدید الحمرت استسقا
مین بد ہوتا ہے اور نجات اوس استسقا سی کمتر ہوتی ہے اور بول کہ بیچ یرقان کی شدید الحمرت ہوتی یہانتک کہ
مائل بسیاہی ہو اگر سبب اوسکا احتراق صفرا کا ہی اسلم نہوگا اور اگر سبب اوسکا کثرت صفرا ہے بسبب کثرت
اندفاع صفرا کے بول مین اسلم ہوگا اور فرق درمیان دونون کی یہ ہے کہ جو احتراق سی ہوگا بول کم آویگا
اور جو اندفاع صفرا سے ہوگا بول اوسمین بہت آویگا لیکن وہ علامات کہ بول احمر سی استدلال کرتی ہین اوپر
واقع ہونی بحران کی یہ ہے کہ اگر بول چوتھے دن شروع مرض سی سرخ ہو بحران ساتوین دن ہوگا اور ساتوین
سرخ ہو بحران چودھوین دن اور اگر گیارھوین یا چودھوین دن ہوگا بحران سترھوین دن ہوگا بیسوین تک اور اگر
بیسوین دن سرخ ہو بحران بعد چالیس دن کے ہوگا واما الخضرة فمراتبها خمس لیکن رنگ سبز مراتب اوسکی پانچ ہین الفستقی
ایک وسمی جستئی ہے اور وہ رنگ ہی زرد کہ تھوڑی سیاہی رکھی و یدل علی البرد اور دلالت کرتا ہی اوپر سردی
کی اور یہ موافق قول شیخ رئیس اور جمہور اطبا کی ہے لیکن علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کی لکھا ہی کہ میری نزدیک
فستقی اوپر احتراق صفرا کے مانند زنگاری کی دلالت کرتا ہی اسواسطے کہ سیاہی اوسکی مغلوب ہے اور زردی غالب اور یہ
دلیل احتراق صفرا کی ہے نہ نشان سردی کا بخلاف اوس سیاہی کی کہ مائل بکمودت ہو کہ وہ البتہ برودت سی ہوتا ہے
اور ہم بتوفیق خداوند ذو المنن کی کہتے ہین کہ علامہ قرشی ہو خبر مین لکھتا ہی کہ الاخضر کالفستقی والنیلنجی وباللہ الحمد

فستقی

پس اگر موجز اوپر شرح قانون کی مقدم ہے مخالف اوسکی کلام کی قول جمہور اطبا سے اور بہی تشنیع رئیس
بہی ہے اور اگر شرح قانون کی موجز پر مقدم ہے اس امر پر صراحت رکہتا ہے کہ اوس اختلاف سے
کہ رکہتا تہا رجوع کیا اور مطابقت جمہور کی کی اور بہی ہو سکتا ہے کہ غرض اوسکی دو قول مختلف سے
یہ ہے کہ فستقی نہ ساتھ حرارت کی خاص ہے نہ ساتھ برودت کے یعنے اگرچہ تجربہ مین پایا گیا
کہ بیچ بیماریون باردہ کے بول فستقی ہوتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ بیچ امراض حارہ کی بہی فستقی ہو اور
احتمال ہی کہ اوس نے مشاہدہ کیا ہو چنانچہ قول اوسکا کہ نزدیک میرے دلالت کرتا ہی اوپر احتراق کے
موید اسکے ہے یا مراد یہ ہو کہ ہرچند تجربہ مین معلوم ہوا کہ وہ سردی سے ہی لیکن نظر باسباب محدثہ اس
رنگ کی لازم آتا ہے کہ دلیل احتراق صفرا کا ہو جیسا کہ اوسنے کہا کہ صفرویت غالب یا سودا قلیل لیکن
احتراق خلط اصفر کا ہے نہ دلیل برد کا اور جو ہمنے کہا ہے دونون کلام متضاد سے رفع تناقض ہو سکتا
ہی والآسمانجونی اور دوسرا آسمانی رنگ ہی کہ سیاہ سفیدی ملا ہوا موافق رنگ اوس ہوای محسوس کے
کہ آدمی اوسکو رنگ آسمان کا گمان کرتے ہین اور سبب پیدا ہونے اس رنگ کا بیچ بول کے
دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ اجزاے اخلاط کے کہ بیچ بول کے ملتے ہین اون اجزا مین
جمود پڑتا ہے اور اس سبب سے بول سیاہی مارتا ہے اسلیے کہ سیاہی جمود اجزا سے خلط کو لازم ہے
دوسری وجہ یہ کہ خلط اسود مائیت سے ملے اور جانین کہ سیاہی پیدا کرنے والی اس رنگ کی احتراق سے
حاصل نہین ہو سکتی ہے اسواسطے کہ احتراق بدون زردی کے نہین ہوتا ہے اور یہ رنگ ہرگز زردی سے
ملا نہین کرتا ہے والنیلنجی اور تیسرا وہ رنگ ہی کہ مشابہ ہو رنگ اوس پانی کی کہ نیل اوسمین گہولا گیا ہو
اور وہ بہی اگرچہ مانند آسمانجونی کے مرکب ہی سیاہی اور سفیدی سے لیکن سیاہی اسکی بہ نسبت اوسکی زیادہ ہے
اور سفیدی کمتر اور سبب اسکا بہی جلیسہ وہی ہے کہ آسمانجونی مین بیان ہوا مگر یہ کہ اس جگہ شدت جمود اجزاے
اخلاط کا ساتھ کثرت سواد مختلط کی شرط ہی اور وہان شدت جمود کی اور کثرت سواد کی مطلوب ہی جیسا کہ کہتا
اور نیلنجی باثبات نون ثانیہ بعد لام کی ہے اس سبب سے کہ وہ تحریف نیلجونی کا ہے اور اگرچہ نیلنجی بدون نون
ثانی کی بہی آتا ہے لیکن پہلا مشہور زیادہ ہی وکلواحد منہا یدل علی زیادۃ البرد بالنسبۃ الی المرتبۃ التی قبلہا
اور ہر ایک انمین دلالت کرتا ہی اوپر زیادتی سردی کی بہ نسبت اوس مرتبی کی کہ اوسکی آگے ہے یعنے دلالت آسمانجونی
کی اوپر سردی کی زیادہ ہے فستقی سے اور دلالت نیلنجی کی اوپر سردی کی آسمانی سی زیادہ ہی اور لون

نکلتا ہے کہ بعد پہنچنے زہر کے بھی پیشاب آسمانجونی ہوتا ہے پس اگر ساتھ رسوب کے ہو امید خلاصی کی
رکھہ سکتی ہین اور اگر بدون رسوب کے ہے دلیل ہلاکت کی ہے اور علامہ قرشی نے کہا ہے کہ ہر ایک
زہر پیشاب کو آسمانجونی نہین کرتا ہے بلکہ وہ مخصوص اون زہرون سے ہی کہ وہ حرارت غریزی کو منطفی کرتا ہے
اور اس سبب سے جمود رطوبات ہین ہوجاتا ہے اوسی سبب سے اسباب آسمانجونی کے دو سے زیادہ نہین
کہا ایک جمود اخلاط کا دوسرا اختلاط سودا کا اسواسطے کہ عام ہی کہ جمود برودت سے ہو یا زہر کے پہنچنے سے
والکراثی اور چوتھا رنگ گندنائی ہے یعنے مشابہ رنگ گندنا کی اور سیاہی اوسکی سیاہی نیلنجی سے زیادہ ہی اور زردی
اسکی اوسکی زردی سے کمتر و یدل علی احتراق شدید اور دلالت کرتا ہے کراثی اوپر احتراق شدید کے
والزنجاری اور پانچوان رنگ زنگاری ہے اور وہ ایک رنگ ہی کہ سبزی سے مائل بہ سفیدی ہے
و یدل علی احتراق اشد اور دلالت کرتا ہے اوپر احتراق اشد کی اسلیے سبب اوسکا مادیت
اخلاط کی ہے کہ ساتھ پیشاب کی نکلتی ہے فائدہ کراثی نسبت زنگاری کے سلیم ہی اسواسطے
کہ زنگاری مین احتراق زیادہ ہوتا ہے کراثی سے اور دلیل اوپر شدت احتراق خلط کے ہیچ زنگاری
کی میل کرنا اوسکا ہے طرف سفیدی کے اسلیے ظاہر ہے کہ جب تک خاکیت نہین جلتا اور
رطوبات اوسکے فنا نہین ہوتے ہین مائل بسفیدی نہین ہوتا ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے جلی
ہوئی چیزون مین اور بول زنگاری کہ بعد تعب کے ہوتا ہی دلالت کرتا ہی اوپر تشنج کے
اور بول سبز لڑکون مین دلالت کرتا ہے اوپر تشنج کے اسلیے کہ اعصاب انکی بسبب ضعف کے
قبول کرتی ہین تشنج کو آسانی سے پس اگر بول سبز اون انواع سے ہی کہ احتراق سے ہوتی ہین دلالت کرتا ہی
اسپر کہ تشنج یبسی ہوتا ہی اور اگر اون انواع سے ہی کہ جمود سے ہوتی ہین دلالت کرتا ہے کہ تشنج امتلائی ہوگا
بالجملہ بول سبز مقدمہ بول سیاہ کا ہوتا ہے اکثر اور لوگون نے کہا ہے کہ بول سبز دلیل جذام کا ہی اور ایک قسم ہے
اقسام خضرت سے کہ اوسکو نیلی کہتے ہین اور وہ الوان مرکبہ مین بیان کیا جاوے گا اور اوپر ہوچکا ہی کہ حقیقت
مین اخضر رنگ مرکب ہی اور جو اوسکو ہمنے بہ متابعت مؤلف کی بسایط مین ذکر کیا زیجی کہ اوسکی ایک قسم ہے
مرکب مین بیان کرینگے تو بحث مرکب کی مقدمہ خضرت سے خالی نہ رہے اسواسطے کہ ذکر اوسکا لائق تر ہے
اوسی مکان سے واما السود فمراتبہ اربع لیکن بول سیاہ پس مراتب اوسکی چار ہین الاسود السالک من
طریق الزعفرانی ایک وہ سیاہی ہی کہ پہونچی ہو طریق زعفرانی سے یعنی پہلی بول زرد زعفرانی رہا ہو بعد اوسکے

سیاہ ہو ویدل علی سوداء اخذۃ من الصفراء اور دلالت کرتا ہے بول مذکور اوپر سودا کے کہ صفرا سے
حاصل ہوا ہے والاسود لاخذ من القنیۃ تو دوسرا وہ سیاہ ہے کہ حاصل ہو احمر اقتم سے یعنے پہلے احمر اقتم
رہا ہو بعد اوسکے انتقال کرکے سیاہ ہوا ہو ویدل علی سوداء اخذۃ من الدمویۃ اور وہ دلالت کرتا ہے
اوپر سودا کے کہ حادث ہوا ہو دم سے اور عام ہے کہ حاصل ہونا سودا کا احتراق خون سے ہو یا اوسکے
جمود سے اور بیچ بحث اخلاط کے بیان ہو چکا ہے کہ سودا جمود سے بھی ہوتا ہے والاسود الاخذ
من الخضرۃ اور تیسرا وہ سیاہ ہے کہ بول سبز سے حاصل ہو یعنے بعد سبز ہونے کے سیاہ ہوا ہو
ویدل علی السوداء الصفرۃ اور دلالت کرتا ہے بول مذکور اوپر سوداے خالص کی ساتھ سردی کے
اور مولف نے جو قصر کیا اوپر بیان سودا کی اور تعرض نہین کیا سردی کا وجہ اسکی خضرت مین مذکور ہو چکا
ہے بالجملہ بیچ اسباب پیدا کرنے والی خضرت کی کہہ آئے ہین کہ موجب سبزی کا یا جمود اخلاط
مستحجرہ کا بیشاب مین ہے یا کثرت تحلل سودا کی یا احتراق اخلاط کا پس اگر موجب سبزی کا
جمود ہو اور بعد اوسکے بول سیاہ آوے علت اوسکی کثرت جمود ہے اور شمول اوسکی سب اجزاے
مستحجرہ مائیت مین ہین اور اگر موجب خضرت کا سودا ہو بعد اوسکے بول سیاہ ہو علت اوسکی
کثرت مفرط خلط مذکور کی ہے اور اگر محدث خضرت کا احتراق ہو اور بعد اوسکے سیاہ ہو علت
اوسکی شدت مفرط احتراق ہے اور اس سبب سے کہ ان تینون صورت مین معلوم ہوا کہ محدث خضرت کا سودا ہے
پس دلالت بول اسود کی کہ خضرت سے حاصل ہوا ہے اوپر سوداے خالص کی صادق آتا ہے اور ہو سکتا ہے
کہ نہ تعرض کرنا مولف کا ساتھ ذکر سردی کی اسی سبب سے ہوا سواسطے کہ جمود سردی کو لازم ہے اور خلط جامد ہی
سودا ہے جیسا کہ بیچ بحث اخلاط کے گذرا ہے والاسود انضارب الی البیاض اور چوتھا وہ سیاہ ہے کہ سپیدی
سے حاصل ہوا ہو یعنے پہلے سفید ہو بعد اوسکے سیاہ ہوا ہو اس عبارت مین لفظ سودا کی مجرور الی کلی ہے
اور لفظ من کی کہ جار بیاض کی ہے محذوف ہوئی ہے پس تقدیر کلام کی یون ہے کہ الاسود السالک من البیاض الی
السواد اور ہو سکتا ہے کہ عبارت کو حذف سے محفوظ رکھین اور معنی یون ہون کہ قسم چوتھی وہ سیاہ ہے کہ سپیدی
مارنے یعنے شدید السواد نہو لیکن اس تقدیر پر مخالفت اسکی اقسام ثلثہ سے ظاہر ہے مگر یہ کہ تاویل کرین کہ ایسے
سیاہ کو مقدم بول سفید کا لازم ہے پس ذکر کرنا ملزوم کو ساتھ سکوت کی لازم سے خالی تفنن سے نہین ہے
ویدل علی سوداء بلغمیۃ اور بول مذکور دلالت کرتا ہے اوپر سودا کی کہ حاصل ہوا ہے بلغم سے بسبب احتراق

سے یا بسبب جمود کے فائدہ جو شرح ماتن المتن سے ہم فارغ ہوئے اب
اسباب جزیہ سیاہ ہونے بول کو ساتھ فوائد کثیرہ کے بیان کرتے ہین کہ اسباب
اکثری سیاہ کرنے والے بول کے پانچ ہین ایک یہ کہ کھائی جاوے وہ چیز
کہ بول کو سیاہ کرتی ہے مانند مری اور شراب اسود وغیرہ کے اور شیخ رئیس نے
قانون مین لکھا ہے کہ بول سیاہ یا احمر قانی شراب سے آتا ہے اسطرح کہ طبیعت اوس
شراب مین ہرگز تصرف نہ کرے پس وہ شراب ویسے شکل آئے بول مین اپنے
حال پر اور ایسے بول مین خطرہ نہین ہے اور قرشی کہتا ہے کہ مراد شیخ رئیس کی لاخطر فیہ سے
یہ نہین ہے کہ مطلق اوس مین خوف نہین ہے اسلیے کہ نہونا خوف کا اوسمین بالکل جملہ محالات سے ہے اسلیے
کہ نکلنا شراب کا ساتھ بول کے درحالیکہ شراب اپنے حال پر باقی ہے بسبب ساقط ہونے قوت کبد کے ہوتا ہے اور خطرہ
اسکا بدیہی ہے بلکہ مراد لاخطر فیہ سے وہ ہے کہ وہ خطرہ کہ بیچ بول اسود احتراقی کے اور جمودی کے ہوتا ہے اسمین
نہین ہے اور نزدیک اس فقیر کے اگر لاخطر فیہ کو مطلق رکھین بہتر ہے اور غالب ہے کہ مراد شیخ رئیس کی بھی یہی ہے
اسواسطے کہ عمل نہ کرنا طبیعت کا شراب مین کبھی سقوط قوت کبد سے ہوتا ہے اور کبھی بسبب مشغول ہونے طبیعت کے
اور کثرت شراب کے اور احتمال ہے کہ یہان بھی مقصود ہو جیسا کہ قصر کرنا شیخ رئیس کا اوپر عدم تصرف طبیعت کے
اس صورت مین اور سکوت کرنا اوسکا ذکر سقوط قوت کبد سے بھی اس امر کی تائید کرتا ہے واللہ اعلم دوسرا یہ کہ مدت اسوداکی رہے
جائین اور علامت ان دونون قسم کی مقدم اسباب موجبہ سے پوشیدہ نہین ہے تیسرا یہ کہ اخلاط مین احتراق پڑے اور
اس سبب سے بول سیاہ ہو نشان اسکا یہ ہے کہ بدن مین سوزش اور احتراق ہوگا اور لون بول کا شدید السواد ہوگا
بلکہ مائل بہ عفرانیت ہوگا یا بہ قیمت پس اگر زردی زیادہ ماری دلالت کریگا اوپر یرقان کے اور بھی مقدم
بول زرد یا سرخ کا اوپر گواہی دیگا اسیطرح رایحہ منتن پیدا ہوگی بول مین اور ثقل اوسمین متفرق
اور قلیل الاستوا ہونگے اسواسطے کہ حرارت کی شان سے تفریق اور احداث اختلاف ہے جسم قابل مین
اور جو معنی کہ قوت شفے کے واسطے تشتت اور تفرق ثقل کی مراد رکھے ہین عنقریب آتی ہین چوتھا وہ کہ
بسبب سردی کے اخلاط منجمد ہون اور بسبب نہ نفوذ کرنے شعاع کے کہ تکاثف کو لازم ہے
سیاہ ہوجائین اور بول کو بھی سیاہ کرین جمد ملنی کی اور نشان اوسکا وہ ہے کہ آثار سردی کے
بدن کے ظاہر ہون اور رنگ بول سود کا کمد ہو اور خالی ہو رایحہ سے یا تکلیف ہو ساتھ رایحہ ضعیف

کی کہ وہ بروسی مخصوص ہین مانند حموضت کی اور بہی علامت جمودی سے یہ ہے کہ پہلے بول کمد
ہوگا یا سبز بعد اسکے سیاہ ہوگا اور مقصود سبزی بول سے کہ مقدم ہونا اوسکا اس قسم مین ہوتا ہے
وہ سبزی ہے کہ موجب اوسکا جمود ہونہ احتراق اور قلیل ہونا ثفل کا اور جمع ہونا اوسکا بہی نشان
اسی قسم کا ہے اور جو کچھ کہا گیا ہے تشتت ثفل سے بیچ احتراق کی اور جمع ہونا ثفل کا بیچ جمودی کے
مراد اوس سے یہ ہے کہ بیچ اجزاے ہر فرد فرد ثفل کی پایا جاوے تشتت یا اجتماع نہ یہ کہ تشتت اور
اجتماع ثفل کو ساتہ افراد کے خاص کہین کما ہو ظاہر العبارۃ اور مقصود اس گفتگو سے یہ ہی کہ اگر کوئی
قائل یاد کری کہ بیچ احتراقی کی بسبب حرارت کی کہ اوسکی شان سے ہے تخلخل اجزای بول کا شک نہین ہے
کہ ثفل مائیت سے باسانی جدا ہوتا ہی اور اسفل قارورہ مین جمع ہوتا ہے پس چاہیے کہ دلیل احتراقی کی اجتماع
ثفل کا ہونہ تشتت ثفل کا اسی طرح جمودی مین بواسطہ برودت کی کہ اوسکی شان سے ہی تغلیظ بول کا ظاہر ہی کہ
ثفل دشواری سے جدا نہین ہوتا ہی مائیت سے اور متفرق ہوتا ہے اوسمین پس چاہیے کہ دلیل جمودی کی تشتت
ثفل کا ہونہ اجتماع اوسکا جواب یا چاہیے اس طور پر کہ مراد تشتت اور اجتماع سے حاصل ہونا اونکا ہی نسبت اجزا
کی اور ہر فرد کی قطع نظر افراد سے یعنی بیچ احتراق کی اگرچہ ثفل باعتبار افراد کی مجتمع ہوتا ہی اسفل قارورہ مین لیکن باعتبار
اجزای ہر فرد کے تشتت رکہتا ہی اسواسطے کہ حرارت کی شان سے پہیلانا جسم متسخن کا ہی پس ہر چند ثفل مجموعًا اجتماع
رکہتا ہی لیکن بیچ ہر جزو کی تباین اور تشتت موجود ہی اور حاصل ہونا تشتت اور اجتماع کا ایک چیز مین دو حیثیت
مختلف سے قباحت نہین ہی اور بہی ثفل بیچ احتراقی کی اگرچہ اسفل قارورہ مین مجتمع ہوتا ہی مگر شدید الاجتماع
نہین ہوتا ہی لما ان الحرارۃ من شانہا ان تبسط الجسم الذی تفعل فیہ اور اسی طرح جمودی مین اگرچہ ثفل من
حیث الافراد متفرق ہوتا ہی لیکن بنظر اجزا کی مجتمع ہوتا ہی بشدت اور خشک معلوم ہوتا ہی بسبب جمود
رطوبت کی اور گذر چکا ہی کہ مقصود اس بحث مین تشتت اور اجتماع سے بنظر اجزا کہ ہی نہ سوا اسکی فافہم
اور کبہی سبب سیاہی بول کا قوت حرارت غریزی کی ہوتی ہی نشان اوسکا باوجود آثار جمودی کے
وہ ہی کہ دن بدن قوت ساقط ہوتی ہی اور یہ بہی ایک قسم جمودی سے ہے اور ردی زیادہ یا بخودان
وہ کہ سیاہی بول کی اوپر طریق تنقیہ اور بحران کی ہو اور وہ امراض کہ بحران اونکا بول سودے سے
ہوتا ہے بعضے اونمین بیماریان سوداوی ہین مانند بیماریان طحال اور حمیات سوداوی وغیرہ کے
اور یہ سیاہی بول کی اس صورت مین ظاہر ہی کہ خود سودا نکلتا ہی اوسمین اور بعضے اون بیماریون سے بسبب

احتباس خون کی ہوتی ہین کہ جو خون حیض کا بند ہوتا ہی بسبب تنگی کم کی اور بعضی اجزای لطیف خون کے تحلیل ہو جاتی ہین اور کثیف باقی رہتے ہین پس اوسپر سودا غلبہ کرتا ہی اور اس جگہہ بھی بسبب غلبہ سودا کی سیاہی بول مین ظاہر ہوتی ہی اور یہی طرح بیچ حبس خون معتاد بواسیر کی بول سیاہ ہوتا ہی اور اس سبب سی کہ خون ناسور کا اکثر سوداوی ہوتا ہی اور بعضی اون بیماریون سی ہی کہ مادہ اونکا اکثر غلیظ ہوتا ہے پس اگرچہ مادہ سوداوی نہین ہوتا لیکن بیچ سیاہ اور غلیظ کرنے بول کے مانند سوداوی کی ہوتا ہے اور یہ بیماریان مانند اوجاع ظہر اور رحم کی اور سوا انکی ہین اسواسطے کہ مواد انکی اکثر غلیظ ہوتے ہین اور اوپر گذر چکا ہی کہ غلیظ ہونا خلط کا مستلزم سیاہی کی ہے اور نشان بحرانی کا یہ ہی کہ اواخر امراض مذکورہ مین ہو اور یہی بیچ دن بحران کی ہی اور پیچھی اوسکی خفت اور راحت ظاہر ہو بشرطیکہ بحران محمود ہو اور کثیر المقدار اور غلیظ ہونا بھی اوسکی نشان سی ہی خصوصًا کہ طبیعت ساتہ صناعت کی مدد کرتی ہی اور ادرار سے اور خصوصًا وہان کہ خون معتاد رک گیا ہو اور مخفی نہو کہ بیچ امراض سوداوی کی بعد نضج مادہ کی بول سیاہ ہوتا ہی اور غلیظ اور قبل اسکی اکثر سفید اور رقیق ہوتا ہے اور بالفرض اگر قبل نضج مادہ کی بیچ بیماریان سوداوی اور طحالی کی بول سیاہ آوی ظاہر ہی کہ بحرانی نہوگا اور جسوقت سبب سیاہی بول کا نہ بحران اور نہ تناول صابغ کا اور نہ پینا مدر کا دلیل ردی ہونے کا ہی اسواسطے کہ نشان احتراق کا ہوگا یا جمود اور یہ دونون ردی ہین خصوصًا امراض حادہ مین اور خصوصًا کہ مقدار اوسکا بھی قلیل ہو اسواسطے کہ قلت مقدار کی نشان فنا ہونے رطوبت کی ہوتی ہے احتراق سی پس جس قدر کہ اغلظ ہو ردی زیادہ ہی اور جسقدر ارق ہو قلیل الرداوۃ ہے اسواسطے کہ افراط خلط کا دلالت کرتا ہی اوپر افراط استحالہ مادہ کی ساتہ ارضیت کی اور بہت ہونے کی رطوبت کی لیکن رقیق دلالت کرتا ہی اوسپر کہ احتراق حد افنای رطوبت کو نہین پہونچا ہی اور شک نہین ہی کہ جو ایسا ہو رداءت اوسمین کم ہوگی اور کبھی بول اسود دلیل بحران صالح کا ہوتا ہے بیچ امراض حادہ کی بھی اور یہ اوس تقدیر پر ہی کہ علت سودا کی احتراق نہو بلکہ صفرا موجب مرض حادہ کا وقت دفع ہونے صفرا کی بطریق بحران کی بول مین متکاثف ہو کر بول کو سیاہ کری اور دلیل اوسپر سیاہی بول کی ہے بیچ یرقان اصفر کی بدون عارض ہونے احتراق کی صفرا کو اور ظاہر ہی کہ بیچ اس صورت کی علت سیاہی کی سوای تکاثف کی یعنی ہی پس جو کچہ کہ لوگون نی کہا ہی کہ بول اسود بیچ حمیات کی قتال ہی مراد اوس سی وہ ہے

کہ بحرانی ہو اور پیچھے اوسکے خفت ہو لیکن اس سبب سے کہ سیاہ ہونا بول کا بیچ حمیات کی بطریق بحران کم
ہوتا ہے اور اکثر احتراق سے ہوتا ہے لوگون نے کہا کہ ہو دلیل ہلاک فی الامراض الحادۃ اور وجہ کم ہونے
کی یہ ہے کہ علت سیاہ ہونے صفرا کی بیچ بحرانی کی تکاثف ہے اور مادہ صفرا کا بہت لطیف ہے تکاثف
اوس مین اسقدر کمتر ہوتا ہے کہ موجب سیاہی بول کا ہو بخلاف احتراق کی کہ بیچ صفرا کی کثیر الوقوع ہے
اور جاننا چاہیے کہ بول سیاہ کو لوگون نے بیچ امراض گردہ کے اور بیچ اون بیماریون کی کہ اخلاط غلیظ بیچ ہیجان
مین آئی ہون محمود جانا ہے اور یہ بھی اکثری ہے اور کلی نہین اور وجہ محمود ہونے کی یہ ہے کہ بیچ علل
گردہ کے سیاہی بول کی اکثر بطریق بحران کے ہوتی ہے اسواسطے کہ حرارت اور برودت
گردہ کی اوس حد تک نہین پہونچتی ہے کہ موجب سیاہی بول کی ہو بسبب احتراق کے یا تجمد
کے مگر بندرت احتراق شدید سے ہو جاتی ہے جیسا کہ شیخ رئیس نے کہا وقد تکون البول الاسود ایضًا
ردیا فی علل الکلی و المثانۃ اذا کان الاحتراق شدیدا اور اسی طرح سیاہ ہونا بول کا بیچ اون امراض کے
کہ اخلاط غلیظ سے ہیجان مین آوین اگر بحرانی ہے اور بسبب تکاثف کی ہے محمود ہے اور اگر جمود سے ہے
ردی ہے جاننا چاہیے کہ تکاثف بیچ خلط کے تین طرح ہے ایک یہ کہ برودت مفرط اخلاط مین پیدا ہوئے
اور اونکو منجمد کرے دوسرا وہ کہ برودت خفیف اوسمین پڑے اور تھوڑا خلط پیدا کرے تیسرا یہ کہ بسبب کم
اخلاط کی غلظت اخلاط مین ظاہر ہووین اسکے کہ برودت ہو نظیر اوسکی سیاہی بول کی ہے بیچ بحران
امراض حادہ کی اور بیچ اور امراض صفراوی کی کہ وقت حرارت کی بواسطہ ازدحام اور تلاطم مواد کے
کثافت اوسمین واقع ہو اور جو یہ دو قسم اخیر نادر الوقوع ہین بیچ اسباب مسود بول اکثر اطبا نے ذکر نہین کیا
اور اون اسباب کو پانچ مین محصور کیا ہے اور مین نے اوسکو بلفظ اکثر کی وہان اشارہ کیا ہے اور شیخ رئیس نے
قانون مین کہا ہے کہ بول سیاہ مشایخ مین اور عورتون مین صالح نہین ہے اونکو اس سبب سے کہ بول سیاہ انکو
نہین ہوتا ہے مگر فساد عظیم سے اور شارح اس مقام مین کہتا ہے کہ غیر صالح ہونا بول اسود کا مخصوص مشایخ
اور عورتون کی نہین ہے بلکہ وہ بیچ سب انسان کی غیر صالح ہے سب آدمیون کو مگر یہ کہ بحرانی ہو اور وہ امر کہ
لوگون نے کہا ہے کہ بیچ مشائخ اور عورتون کی نہین ہوتا ہے مگر بسبب فساد عظیم کی اگر مراد اس سے یہ ہے
کہ اگرچہ سواد بیچ بول کی کوئی وقت بدون فساد کی نہین ہوتا ہے لیکن بیچ سن بڑہاپے کی اور بیچ عورتون
جب تک کہ فساد عظیم نہو نہین ہوتا ہے یہ قول صحت کو نہین پہونچتا ہے اسواسطے کہ مشائخ اور عورتین بسبب

غلظ اور جمود مواد اینجہ کی مستعد ہین اسود ادبول کو بس حصول بول اسود کا بیچ ان لوگون کی کیونکر متوقع
ہو سکتا ہے اور فساد عظیم کے زیادہ اوس فساد سے کہ بیچ ابدان غیر مستعد کے پڑے اور حق یہ ہی کہ شارح
نے بیچ اس محل کی انکھہ انصاف کی چھپا کر اوپر شیخ رئیس کی اعتراض کی ہی کہ مدعا کو مطلق اپنی رای کی مقید
کیا اور بیچ نظیر کے جمودی کو چن لیا احتراقی کو مثال مین کیون ہم ذکر نہ کرین کہ اعظم ہونا اوسکے سبب
کا بیچ مشائخ اور عورتون کی مقام تردد کا نہین ہی اسواسطے کہ مزاج انکا بارد ہے اور احتراق کو حرارت
مفرط لازم ہے کتنی حرارت چاہیے کہ بیچ امزجہ باردہ کے احتراق کو پیدا کرے اسواسطے کہ واسطے حاصل
ہونے مقصود کے ایسی مثال اختیار کرنا چاہیے کہ مطلوب کو پہونچا دیوے نہ سوا اوسکے اور اوپر اوس تقدیر
کی کہ جمودی ہو ہر چند واسطے اوسکے حاصل ہونے کے سبب عظیم درکار نہین ہے چنانچہ اعتراض شارح
سے سمجھا گیا لیکن بعد حصول کے بسبب اوسکے افراط برودت کی کہ علت جمود کی ہے اور موجب ضعف
حرارت غریزی اور قوی کا ہے خصوصاً بیچ ابدان ضعیفہ باردہ مشائخ اور عورتون کے شک نہین ہے
کہ فساد کثیر لازم کرتا ہے پس عدم صلاحیت بول سیاہ کی ان مین لامحالہ اقدام اور لوگون سے ہوتا ہے
فافہم اور بول اسود کہ بعد تعب کی ہوتا ہے دلالت اوپر تشنج کے کرتا ہے اور بیچ ذخیرہ کے لکھا ہے کہ
بیچ ابوال سیاہ کے بہتر وہ ہے کہ اوپر سیاہی کے رہے اور ایسا ہی اگر بیچ بول سیاہ کے رسوب
سیاہ ہون نہایت بد ہے اور جس مین رسوب سیاہ نہون اس سے بہتر ہے اور رسوب سیاہ
معلق بہتر ہین اوس سے کہ شیشے کی جڑ مین ہون اور جو رسوب کہ اوپر پانی کے ٹھہرے
رہتی ہین معلق سے بہتر ہین اسواسطے کہ رسوب سیاہ ضد اور مخالف رسوب نیک کے
ہین احوال اور قرارگاہ اسکا مخالف اور ضد احوال اور قرارگاہ رسوب نیک کی ہے
اور جاننا چاہیے کہ جسوقت بیچ امراض حادہ کے اوپر سر بول سیاہ کے ایک ثفل ہو
مانند سرخ بدلی کے دلیل اس امر کی ہوتا ہے کہ اندر دماغ کے اماس گرم ہی اور بیمار جلد ہلاک
ہوگا اور جسوقت بول سیاہ اور رقیق ہو بعد اسکی اشقر اور غلیظ ہو اور اوس ہی راحت نہ آوی دلیل
اس امر کی ہوتا ہے کہ بیچ جگر کے سدہ یا خراج ہے اور بول سیاہ اندر ذات الجنب اور ضیق النفس کے
دلیل موت کی ہے اور جسوقت بیچ یرقان کے بول سرخی مائل بسیاہی ہو اور غلیظ اور تیرہ ہو بیمار
جلد تندرست ہو اور دلیل کھلنے سدے کی ہے شیخ لکھتا ہے کہ جسوقت بول تندرست کا ایک ساتھ رنگ سیاہ ہو دلیل

اس امر کی ہے کہ بیچ گردے کی سنگ پیدا کرے گا اور بول عورتون کا بسبب تلتی طمث کی کہ سیاہ ہوتا ہے
اور بول عورت نفاس والی کا بدستور اکثر امرمین سیاہ ہوتا ہے اور اوس سے مشابہ ہے کہ سا تہ سیاہی
کے ملا ہے اور یہ بد نہین ہی واما البیاض فیدل علی البرد وعدم النضج واندفاع مادہ بیضاء لیکن سفیدی
بول کی پس دلالت کرتی ہے اوپر سردی اور ناپختگی خلط کی اور دفع ہونے مادہ سفید کے اور ہم اسجگہ
موافق قول شیخ اور شارح کی جو کچہ متعلق اس مبحث سے ہے سب کو ذکر کرتے ہین پہلی جانین کہ سفیدی
دو طرح ہے حقیقی اور مجازی سفیدی حقیقی وہ ہے کہ صاحب رنگ او سکا مفرق بصر ہو نظیر اوسکی دودہ اور
کاغذ ہے اور یہ قسم شفاف نہین ہوتی ہے اور بصر اوس مین نفوذ نہین کرتی ہے اور نہ شفاف ہونا
اسکا اس سبب سے ہے کہ وہ رنگ دار ہوتا ہے اور واسطے شفاف ہونی کوئی چیز کے خالی ہونا رنگ سے
لازم ہے جیسا کہ بیچ سفیدی مجازی کی آتا ہے اور علت رنگین ہونی بول کی ملنا جسم کثیف متلون کا ہے
اوسمین اسی سبب سی بول سفید حقیقی بدون غلیظ ہونے قوام کے نہین ہوتا ہے اور جسم ملنے والا یا بلغم
ہوتا ہے یا چربے یا سمین یا اعضای اصلی بالجملہ اس صورت مین کہ سفیدی بول کی بلغم کے ملنے سے
ہو برودت لازم ہوتی ہے اور اگر کہین کہ ہوسکتا ہے کہ بلغم حرارت سے پگہل کر بول مین ملتا ہے
پس ملنا بلغم کا بول مین ساتہ آثار حرارت کی اکٹہا ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جو حرارت اوس حد تک
ہو کہ بلغم کو پگہلا دے بالضرور اوسکے رنگ کو بہی متغیر کرے گی اور ملنی بلغم مذکور سے سفیدی بول مین
ظاہر نہوگی پس واسطے سفیدی مذکور کے ہونا بلغم کا اور سردی واجب ہوتا ہے اور جس حالت
مین کہ علت سفیدی بول کی ملنا چربی یا سمین کا ہو کہ حرارت قویہ سے پگہل گئی ہو بستہ ہونا بول کا
قارورہ مین اور وجود آثار حرارت کی اوسپر گواہی دیتے ہین اور فرق بیچ شحمی اور سمینی کے یہ ہے
کہ اگر سریع الجمود ہے سمینی ہے ورنہ شحمی لان الشحم اصلب من السمین اور اوس تقدیر پر کہ سفیدی
کی ملنے اعضای اصلی سے ہو ذوبان اعضا کا گواہی دیگا اور یہ آخر دق مین ہوتا ہے اور اوپر یہ
گذر چکا کہ اعضای اصلی بالکل شدید البیاض ہین اور معلوم کرین کہ جو بول سفیدی حقیقی موصوف
سات طور پر ہے اور ہر ایک ایک کا نام علحدہ ہی جیسا کہ مفصل بیان ہوتا ہی اور حصر کیا جاتا کہ ہر ایک قسم مین
مختلط کیا ہی نوع پہلی انواع سبعہ سے بول ابیض حقیقی مخاطی ہے اور وہ دلالت کرتا ہی اوپر پڑنے بلغم خام کی اور
مخاطی اس جہت سی کہتے ہین کہ سفیدی اس بول کی مشابہ سفیدی مخاط کی یعنی بلغم ناک کے ہوتی ہے

اور اگرچہ بلغم جصی سے بھی بیچ بول کی رنگ مذکور ظاہر ہوتا ہی لیکن نہایت نادر ہے اسواسطے کہ جصی مین
غلظ مفرط اور یبوست بہت ہوتا ہے اور اسی سبب سی مائیت سی تمیز اور متر سب ہوتا ہے اور ائس رنگ کو
پیدا نہین کرسکتا بہ سبب غلظی کے ساتھ پانی کے نوع دوسری سمی ہے یعنے سفید مائل کی مشابہ سفیدی
چربی کی ہے اور وہ دلالت کرتا ہے اوپر ذوبان شحم یا سمین کی اور فرق درمیان دونو کے اوپر
ہوچکا اور معلوم ہے کہ بدن مین کوئی جسم سفید چکنا سوائے شحم اور سمین کی نہین نوع تیسری اہالی
ہے یعنے سفیدی بول کی مشابہ سفیدی اہال کی ہے اور ساتھ اسکے قوام مین غلظ ہو یہ دلالت
کرتا ہے اوپر کثرت بلغم کی ساتھ ذوبان شحم کے اسواسطے کہ اگرچہ بی صرف پگھلی شدید الغلظ بول
نہین ہوتا ہے اور سمین چربی کے حکم مین ہے اور اسی طرح اعضای اصلی جو فقط پگھلین وسومت
معتدبہ نہین پیدا کرتے پس واسطے اہالی ہونے کے ذوبان شحم کا ساتھ غلبہ بلغم کے لازم ہوتا ہے
تو شحم سے چکناہٹ اور بلغم سے قوام غلیظ حاصل ہو پس اسواسطے کہ اہالی بدون ان دونون کی متحقق نہین
ہوتا ہے نوع چوتھی فقاعی ہے یعنے سفیدی بول کی مشابہ سفیدی فقاع کے ہے اور فقاع شراب
معروف ہی کہ جو یا جوار سے بناتے ہین اور اہل ہند اوسکو بوزہ کہتے ہین بالجملہ فقاع وہ رنگ ہے
کہ سفید مائل بزردی ہو اور بول فقاعی دو طرح ہے ایک وہ کہ ساتھ پیپ کے ہو اور علت اوسکی
واقع ہونا قرحہ کا بیچ مثانہ کے ہوتا ہے فقط لیکن قرحہ گردہ کا رنگ مذکور کو پیدا نہین کرسکتا اسلیے
کہ پیپ گردہ کی اسقدر سفید نہین ہوتی ہی کہ رنگ فقاعی پیدا کرے دوسرا وہ کہ بدون پیپ کے
ہو اور فقاعی بدون پیپ کے یا مادہ کیلوس خام سے ہوتا ہے یا حصات مثانہ سے
کہ پگھلین اور بول مین نکلین اور یہ رنگ حصات کلیہ سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ حصات کلیہ
کے جو پگھلتے ہین میل بسرخی کرتے ہین اور اگر کہا جاوے کہ یہ رنگ حصات کلیہ سے کیون ممکن
نہین ہے اسواسطے کہ اعضاے شدید البیاض مانند ہڈیون کے رنگ فقاعی پیدا کرتے
ہین جواب یہ ہے کہ ذوبان اعضاے مذکور کا گرمی شدید مفرط سے ہوتا ہے اور جس وقت
بیچ بدن کے گرمی مفرط ہو البتہ بول کو رنگین کریگی اور رنگ فقاعی اوس سی حاصل نہوگا بخلاف حصات
مثانہ کے کہ واسطے اوسکی تذویب کی حرارت غریبی لازم نہین ہی پس فقاعی ہونا رنگ کا بسبب ذوبان کی سوائے
حصات مثانہ کی ممکن نہین ہی اور فرق درمیان فقاعی کے کہ قروح سے ہو اور درمیان قسم فقاعی کی کہ

بدون قروح کے ہو یہ ہے کہ فقاعی ہونے والا قروح سے شدید النتن ہوتا ہی بسبب اجتماع بول
کی بیچ موضع متقیح کے اور بھی درد اور کھجلی جڑ قضیب مین اور تقدم علامات ورم مثانہ کا گواہی
دیتے ہین اور یہ بیچ فقاعی ہونے والا غیر قروح سے نہین ہوتا ہی اور فقاعی غیر قروحی بھی دو حال
سے خالی نہین ہے یا بلغم خام سے ہو یا حصات مثانہ سے اور فرق درمیان دونون کی یہ ہے
کہ بیچ حصاتی کی علامات حصات کی مقدم ہونگی اور بول اور ثقل نضیج ہونگے بخلاف خامی کہ قصور نضیج اوسمین
شرط ہے اسواسطے کہ بلغم خام بدون ضعف ہضم کی پیدا نہین ہوتا اور بھی خالی ہونا آثار حصات سے
اور شدت جمود رایحہ بول کا گواہی دینگی اسواسطے کہ رائحہ ظاہر ہوتی ہی نضج سے نوع پانچوین بول
مشابہ منی کے ہے اور پیدایش اسکی مادہ لزج سفید سے ہے کہ حرارت نے اوسمین عمل کیا ہو اور منی سے
مشابہ کر دیا ہو اور یہ نوع دو طرح پر ہے ایک وہ کہ پہلے وہ امراض کہ موجب ایسے بول کی ہو سکتے
ہین ظاہر ہونگی بعد اوسکے بول مذکور ظاہر ہوگا اور یہ تین طرح پر ہے ایک یہ کہ بطریق بحران کے
مادہ بول مین دفع ہوا اور اوسکو مشابہ منی کے کرے جیسا کہ بیچ بحران اورام بلغمی کے ہوتا ہے
اسواسطے کہ بحران نہین ہوتا ہے مگر بعد نضج کے اور اورام بلغمی جب پختہ ہوتے ہین مشابہ منی
ہوتی ہین دوسرا وہ کہ بطریق بحران کی نہو بلکہ بطریق تنقیہ کی فقط ہو بدون وقوع بحران کی اور پیدا ایسا ہوتا ہے
کہ بیچ احشا کے ترہل واقع ہو کثرت رطوبت بلغم سے اور بسبب علتی کے خون غاذی اوس عضو
کا مشابہ رطوبت کی ہوتا ہے لیکن بسبب غرابت کی جوہر عضو سے ملتصق نہوگا اور ترہل پیدا کریگا
پس جس وقت طبیعت بطریق تنقیہ کی اوس سے دفع کریگی اوس رطوبت کو کہ مشابہ منی کی ہے
بول مسطور پیدا کرتا ہے تیسرا وہ کہ بطریق بحران کی ہو نہ بطریق تنقیہ اور دفع طبیعت کی بلکہ مادہ کثرت
قبول کر کی خود بخود نکلتا ہی بول مین اور یہ ایسا ہوتا ہی کہ بلغم زجاجی کثیر ہو جاوی اور متعفن ہو کر امراض حادہ
مانند تپ کے پیدا کری پس بلغم مزبور حرارت حادثہ سی پگھل کر مشابہ منی کی ہو وی اور بول مین نکلی اور اختصاص بلغم
زجاجی کی واسطے اس بول کی اس سبب سے کہ بلغم مستعد زیادہ ہی طرف مشابہ ہونی کی ساتھ رنگ منی کے وقت
واقع ہونی حرارت کی اوسمین قسم دوسری یہ کہ بدون مقدم ہونی مرض کی بول مشابہ منی کی پیدا ہو بسبب
کثرت مادی بلغم کی بدن مین اور یہ بول خبر دیتا ہی سکتہ یا فالج یا صرع یا تشنج کی اسواسطی کہ عمل کرتی حرارت
بیچ مادہ مذکور کی اور بسبب اوس کے جز بہت صعود کرتی ہے طرف دماغ کی پس اگر وہ مادہ بیچ دماغ کے مندفع ہو اور استرخا

پیدا کیا سکتہ ہوا اور اگر سدہ ناقصہ پیدا کیا صرع ہوئی اور اگر دماغ مین محتبس نہا بلکہ طرف اعصاب کے
منجذب ہوا شک نہین ہے کہ مجاری اعصاب کو بند کریگا پس اگر ساتھ اسکی اعصاب مین تمدد ہوا تشنج
پیدا ہوا اور اگر تمدد نہوا فالج ہوا اور معلوم ہے کہ واسطے فالج کی مادہ ارطب چاہیے اور واسطے تشنج کے
مادہ مائل بغلظ تو بیچ عرض عصب کے زیادہ کرے اور کہنچاوٹ اوسمین ظاہر ہو نوع چہٹی بول صماصی
ہے اور وہ بول سفید ہے کہ تہوڑی سبزی رکہے اور معلوم ہے کہ بیچ بدن کی مادہ طبیعی کہ اس رنگ پر ہو نہین ہے
پس صماصی پیدا نہوگا مگر بلغم سے کہ عارض ہوا وسکو کمودت یا نیلے اوسمین سودا اور فرق درمیان
دونون کی یہ ہے کہ جو کچہ کمودت بلغم سے ہو بدون رسوب کی اور بدون نضج کی ہوتا ہے اسلیے کہ نہین
ہوتا ہے مگر زیادتی برودت سے اور جو یہ سبب ملنی سودا یا بلغم کے ہو رسوب اور نضج سے خالی نہوگا
اور اگرچہ یہ دونون ردی ہین لیکن جو عدیم الرسوب ہو نہایت ردی ہے نوع ساتوین بول لبنی ہے
اور وہ رنگ ہے سفید کہ ساتھ غلظت کی ہوا اور یہ بول یا بلغم غلیظ سے ہو یا ذوبان سے اور فرق درمیان
دونون کے یہ ہے کہ بلغمی بدون حرارت کی ہوتا ہے اور ذوبانی ساتھ حرارت اور اشتعال کی لہذا لبنی
بیچ امراض حادہ کے مہلک ہے اسلیے کہ لبنی ہوتا ہے ذوبان سے یہان تک اقسام بیاض حقیقی کے
مذکور ہوے اب بیاض غیر حقیقی یعنی مجازی کی بیان کرتے ہین جان تو کہ بیاض مجازی وہ ہے
کہ چیز شفاف ہوا اور رنگ تہوڑا غیر مدرک کہے نظیر اوسکی پانی اور شیشہ ہے اور اگرچہ بیچ اسکے دونون
رنگ محسوس نہین ہوتی لیکن اطلاق بیاض کا مجازاً کرتے ہین اور عادت اسی پر جاری ہوئی اور ہو سکتا ہے
کہ نام انکا ابیض اس سبب سے ہو کہ جو تکاثف اوسمین ہوتا ہے یا متصغر الاجزا یعنے چہوٹے چہوٹے اجزا ہوتے
ہین اور سطوح بہت ظاہر ہوتی ہین یہ دونون سفید دکہلائی دیتے ہین مثال تکاثف کی جمود پانی کا ہے کہ پانی
جب بستہ ہوتا ہے سفید معلوم ہوتا ہے ایسا شیشہ کہ جب ٹوٹتا ہے وسط کنارہ ٹکڑے ٹوٹی ہوے کا سفید معلوم
ہوتا ہے بسبب تکاثف اور عدم شفافیت کی کہ بسبب ٹوٹنی کی پیدا ہوتے ہین اور مثال تصغر اجزا کی کف کرنا
پانی کا ہے اسلیے کہ جس وقت پانی متصغر الاجزا ہوتا ہے حرکت سے اور ہوا کی ملنی سے سفید معلوم ہوتا ہے
اور اسی طرح شیشے کو جو پیستے ہین بسبب تصغر اجزا کی اور بسبب ملنی ہوا کی سفید معلوم ہوتا ہے پس فی الحقیقۃ
یہ دونون رنگ معلوم اور مدرک نہین ہوتی ہین لیکن بنظر سفیدی عارضی یا وہمی کی مجازاً ان کو اصطلاح مین
ابیض کہتے ہین بالجملہ جاننا چاہیے کہ مشف اوسکو کہتے ہین کہ بصر اوسمین نافذ ہو سکے یعنی چیز اپنے پیچھے کو

دکہلاوے

ربع کے اسواسطے کہ ہمیشہ ہونا بیاض بول کا دلیل ونشان مادہ بارد کا اور قصور حرارت کا ہے اور ایسی ہی
دیر تک رہتی ہے اور مادہ اوسکا متزید ہو کر مائل بسوادیت ہوتا ہے اور اگر حمی حارہ مین پہلی بول رنگین
ہو بعد اوسکے سفید ہو دلالت کرتا ہے اسپر کہ صفرا نے مخرج بول سے اور عضو کی طرف میل کیا ہی پس آثار اوسکے
اوس عضو مین ظاہر ہونگی جیسا کہ کہا گیا ہے جان تو کہ میل صفرا کا طرف ظاہر بدن کی ہوتا ہے یا طرف
داخل کے پس اگر طرف ظاہر کے مائل ہو تین وجہ سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ مادہ صفرا کا لطیف اور
رقیق ہوا اور عرق سے مندفع ہو دوسرا وہ کہ مادہ نسبت پہلے کے غلیظ ہوا اور قلیل الحدت اور نیچے جلد کے
محتبس ہو کر یرقان پیدا کرے تیسرا یہ کہ مادہ غلیظ اور تیز ہو کہ اورام اور بثور پیدا کرے اور اگر صفرا مائل
طرف باطن کے ہو بھی تین وجہ سے خالی نہین ہے ایک وہ کہ مائل طرف تجویف امعا کے ہو کر اسہال
مین نکلی دوسرا وہ کہ تجویف معدے مین گرے اور قی یا اسہال سے دفع ہو تیسرا وہ کہ بیچ کوئی عضو کی محتبس
ہو کر عضو کو متورم کرے البتہ اور صفرا کہ مجرے بول سے پھرے طرف باطن کی اور سرسام لاوے
اسلیے کہ صفرا کی شان سے صعود کرنا ہے اوپر کی طرف اور بول اوسکا مشابہ زیت کے بیچ حمیات
حادہ کے منذر موت یا دق کو ہوتا ہے اسواسطے کہ ایسا بول بدون ذوبان شحم کے نہین
ہوتا پس اگر قوت قوی ہے دق ہوگی ورنہ موت اگر ایک مدت دراز تک بول رقیق اور سفید ہو مانند
پانی خالص کی اور دماغ مین کوئی علامت بری نہین ہے بیچ آخر مرض کے نیچے حجاب کے ورم
اور خراج ظاہر ہوتے ہین اس سبب سے کہ جو مرض کہ نضج اوسکا دیر مین ہوتا ہے بحران اوسکا اکثر
اور خراج سے ہوتا ہے اور اگر اوپر بول سفید رقیق کی مانند بدلی کی ثفل ہو کف اور شاہت بول اور خصوصاً رعاف
خصوصاً کہ مائل بزردی ہوا سیبی کہ کف نشان اضطراب کا ہی اور زردی کف بول کی نشان صعود کرنی حرارت کی ہے
طرف دماغ کی اور اگر اوسوقت مین رعاف آجاوے دلیل قرب موت کا ہی اسسبب سی کہ دلیل حمی ہی اور احتراق
کا بیچ رگون دماغ کی ہے نہ دلیل بحران کی اور بول سفید بیچ مرطوبی کی خصوصاً بیچ عورتون کی کم خوفناک ہوتا ہے
اس سبب سی کہ مزاج انکا بعید نہین ہے **فائدہ** بیچ ذکر کرنے ادویا دولانی اقسام بول سفید کی ہر چند انواع
اوسکے بالکل مذکور ہوئی لیکن متفرق اور متشتت اس سبب سے ناظر کو فوراً اطلاع نہین ہو سکتی بنا بر علیہ ہذا اسباب
اوسکے مجملاً پھر لکھی گئی جان تو کہ اسباب بیاض بول کی دس ہین پہلی ارتفاع حرارت اور صفرا کا طرف
دماغ کی یا مائل ہونا اونکا طرف ظاہر جلد کی اور متوجہ ہونا اونکا اور جہت مین کہ سوا مجری بول کی ہی دوسرا

بہت ہونا بلغم کا تیسرا رنگین چربی کا چوتہا قرحہ مثانہ اور آلات بول کا پانچوان نہ یادتی رطوبت خام کی چہٹا بحران امراض بلغمی ساتوان ضعیف ہونا جگر کا اور ہضم نہونا کیلوس کا اوسمین بالکل آٹہوان سدہ نوان سو مزاج سرد بادی دسوان حرارت کلیہ کی اور غلبہ پیاس کا اور جلد نکلنا بول کا اور اسکو ذیابیطس کہتے ہین اور علامتین ہر ایک کی مذکور ہوچکین لیکن جو سبب ضعف جگر کے اور نہ ہضم ہونے کیلوس کی ہو قوام اوسکا سفید تند گدلا بے رقیق کے ہو اور فرق بیچ ضعف جگر کے کہ حمرت بول کی پیدا کرتا ہے اور بیچ اوس ضعف جگر کے کہ سفیدی بول پیدا کرتا ہے یہ ہے کہ اگر ہاضمہ جگر کا ضعیف ہے کیلوس بیا مندفع ہوگا بدون اسکے کہ کیموس بنے اور شک نہین ہے کہ جب تک کیلوس استحالہ نہ کرے ساتہ کیموس کی یعنی بیچ جگر کے ہضم نہو سرخ نہین ہوتا ہے لیکن اگر ہاضمہ قوی ہو اور کیلوس کو پکا دے مگر قوت ممیزہ جگر کی ضعیف ہو اور خون کو مائیت سے خوب جدا نہ کرے بول سرخ آتا ہے جیسا کہ بول احمر مین کہا گیا اور بہی معلوم کرین کہ جس جگہہ سوء مزاج سرد یا ذیابیطس سبب ہو دونون صورت مین بول سادہ نکلتا ہے اور فرق دونون مین وجود آثار برودت سے بیچ سوء مزاج بارد کے اور ظہور علامات حرارت گردہ اور غلبہ پیاس سے بیچ ذیابیطس کے کرسکتی ہین بالجملہ بول سفید ساتہ قوام کے بہتر رقیق سے ہوتا ہے اور بیچ امراض گرم کے بول رنگین بہتر ہوتا ہے سفید سے اور رقت بول کی بشدت بیچ امراض گرم کے باوجود سلامت ہونی دماغ کی اور نہ بہرنے صفرا کے مجری بول سے دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ سدہ بیچ بدن کی ہے اب ہم بخوبی بیان کرتے ہین کہ بول بیچ امراض گرم کی سفید کیونکر ہوتا ہے اور بیچ امراض سرد کی سرخ کیونکر ہوتا ہے پوشیدہ نہ ہے کہ سفید نکلنا بول کا امراض گرم مین دو وجہ سے خالی نہین ہے پہلے وہ کہ صفرا مسلک بول سے کنارہ کرے اور بول مین کچہ نہ ملے اور ساتہ اسکے حرارت مفرطہ جگر مین نہو کہ اس صورت مین بول سفید آتا ہے اور قید خالی ہونا جگر کا حرارت مفرطہ اسی جہت سے کیا کہ اگر جگر مین حرارت مفرطہ ہے بسبب تذویب جرم جگر کی اور اون چیزون کے کہ بیچ جگر کے ہین ممکن نہین کہ بول بدون رنگ کے ہو اگرچہ صفرا مسلک بول سے پہرا ہو اور قوام مین اس حالت مین لازم ہے مگر یہ کہ پانی بہت پیا ہو اور اس سبب سے بول ویسا مائی صرف آتا ہے یعنی بصورت پیاس مفرط کے اور کثرت پینے پانی کی ہرچند ذوبان جگر مین ہو افراط حرارت محرقہ سے لیکن بواسطہ غلبہ پانی کی بول مین رنگ اور قوام نہین پیدا کرتا ہے دوسرا وہ کہ سدہ بیچ مسالک بول کی بڑی یا تنگی و ہین عارض ہو کہ اس صورت مین بہی

بول سفید اور رقیق آتا ہے بیچ مرض گرم کی بواسطہ نکلنے مادہ منصبغہ کے بیچ بول کی لیکن سرخ آنا بول کا
بیچ مرض بارد بلغمی کے اوپر پانچ طور کے ہے پہلے یہ کہ درد شدید ہوا اور بسبب افراط درد کی کہ بسبب اضطراب
روح کے اور تحریک نفس کی سخونت پیدا کرتا ہے اور صفرا کو پگھلاتا ہے اور بول مین نکلتا ہے نظیر اسکی
رنگ بول کا ہے بیچ قولنج بلغمی کی اور ہوسکتا ہی کہ کہا جاوے کہ بواسطہ شدت درد کی جو طبیعت اوس طرف
واسطے مقابلہ کے ساتھ درد کے توجہ کرتی ہے اخلاط حارہ بھی حرکت مین آتی ہین اور رنگ پیدا کرتی ہین
دوسرا یہ کہ بیچ اوس مجری کے کہ درمیان مرارہ اور امعا کی واقع ہے سدہ بلغمی پڑے اور مانع ہو نکلنے
صفراے مرارہ کو طرف امعا کی پس صفرا مرارہ سے رجعت قہقری کرکے جگر مین آتا ہی اور بیچ
بول کی نکلتا ہے اور یہ بھی بیچ بلغمی کی ظاہر ہوتا ہے اور رنگ بول کا سدہ مذکور سے اوس شرط پر
ہے کہ صفرا مرارہ سے معدہ پر گرے اسواسطے کہ جیسا درمیان مرارہ اور امعا کی مسلک ہے بیچ معدہ
اور مرارہ کے بھی مسلک ہی نہایت یہ کہ مسلک واقع فی المرارۃ و الامعا اکثر اغلظ اور اوسع
واقع ہوا ہے اور بھی رنگین ہونا بول کا سدۂ مذکور سے مشروط ہے اس سے کہ صفراے متصرفہ مرارہ سے
سے طرف کبد کے بعد پہونچنے کے بیچ کبد کی بدن مین منتشر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اگر اعضا مین
منتشر ہو یرقان پیدا کرے خصوصًا کہ بیچ مجری بول کی سدہ ہو تیسرا وہ کہ بیچ مجری واقع فی الکبد و المرارہ
کے سدہ بلغمی پڑے اور اس سبب سے صفرا کبد سے مرارہ پر نہ گرے اور ساتھ بول کے نکلے
چوتھا وہ کہ ضعف کبد مین پڑے اسطور پر کہ قوت ممیزہ اوسکی مائیت کو خون سے جدا نہ
کرسکے جیسا کہ استسقاے بارد مین واقع ہوتا ہے اسی قبیل سے ہے وہ رنگ بیچ بول
کے قصور قوت عروق سے یا قصور جاذبہ تمام بدن سے ہوتا ہی اسلیے کہ جدا ہونا مائیت کا خون
سے بیچ جگر کے اوپر تین چیز کے موقوف ہی پہلے جذب اعضا کا دوسرا جذب عروق کا تیسرا قوت کبد
پس جسوقت کہ بیچ ایک کی ان تینون سے قصور پڑے بول ساتھ کیموس کی ملا آتا ہے اور بیان بھی
شرط ہی کہ موجب قصور قوی کا برودت ہو اسواسطے کہ ہم نحن فیہ مقدم رنگ بول کا بیچ مرض بارد کی ہے پانچوان
وہ کہ بلغم بیچ عروق کی بند ہو اور متعفن ہو اور رنگ بیچ بول کی لاوے اور یہ امر بیچ بول احمر کی بھی کہا گیا
انتباہ جو حقیقت مین نظر کرین رنگ بیچ بول کی بدون ملنے مادہ حار کی نہین ہوتا ہی نہایت وہ کہ بیچ اس
مقام کی مقصود وہ ہی کہ بیچ مرض سرد کی بھی رنگین ہوتا ہی کیفیت کہ ہوا سبب بیچ بول احمر کی کہ ان اسباب جملہ سے

اسباب خمسہ سے ظاہر ہوا ور وہ کہ غلبہ خون سے واقع ہو فرق ظاہر کیا جاتا ہے تو کچہ پوشیدگی نہ رہے
جانئین کہ حمرت بول کی کبہی مرض سرد کے سبب درد کی ہو ساتہ نضج کی نہین ہوتا ہے اسواسطے
کہ درد منع کرتا ہے نضج کو بسبب اضطراب طبیعت کی اور بھی حمرت اوسکی مشابہ نہین ہوتی ہے
بلکہ مخالف ہوتی ہے اسلیے کہ وجہ رنگ کی بیچ متخیل ہونی صفرا کا ہے کہ مراد صفرا جو متخیل ہوتا ہے
دیر تک نہین ٹھہرتا ہے اسطرح کہ ملنا اوسکا تمام ہو یا وہ فضول کہ مندفع ہوتی ہین بیچ بول کے
بسبب غلبہ اوس چیز کے کہ مختلط ساتہ صفرا کے بہت ہی رنگین زیادہ کرتا ہے و ہو المراد من عدم
تشابہ الحمرۃ اور بہی بول مذکور رقیق ہوتا ہے اکثر امر مین بسبب نجاجت کی اور اختلاط صفرا سے
مزبور کے اور یہ بول حقیقت مین احمر نہین ہوتا ہے بلکہ اصفر ہوتا ہے مگر یہ کہ ساتہ درد کے حرارت مفرط
محمرہ صفرا کی مددگار ہو اور حمرت بول کی کہ بسبب سدہ مسلک صفرا کی ہوتا ہے شدید ہوتا ہے اور
کمت اوسکا زرد اور وجہ شدت حمرت کی تکاثف صفرا کا ہے اور قلت صفرت رسد کی تخلخل صفرا کا
بواسطہ مخالطت رنج کے اوسمین اور بکہ رنگذر اکہ اختلاط ہوا کا سفید کرنی والا جسم کا ہی اور صدد ریاح
کا بیچ جسم احمر کے باعث زردی جسم کا ہے اور بہی غلظ اس بول کا نسبت اوس غلظ کی کہ مقتضی حمرت
کا ہے کمتر ہوتا ہے بواسطہ غلبہ خلط رقیق کے یعنے صفرا کے اور حمرت بول کی کہ بسبب ضعف جگر کی ہو اکثر
مانند غسالہ گوشت تازے کے ہوتی ہے اور عدم اشراق اور عدم نضج اوسکو لازم ہے
اسواسطے کہ اشراق بدون طبخ کامل کے یا بدون ملنی صفرا کی نہین ہوتا ہے اور واسطے
نضج کے قوی ہونا کبد کا لازم ہے یہان یہ دونون گم ہین اور کہا گیا کہ ضعف جاذبہ عروق
اور اعضا کا بیچ حکم ضعف کبد کی ہے باعتبار سرخی بول کی لیکن اس صورت مین کچہ نضج ہوتا ہے
بسبب سلامت ہونی کبد کی لیکن نضج تام نہین ہوتا بسبب نہ خالی ہونی کبد کے ضرر سے اور نہ ہونے
ضعف سے اور حمرت بول کی کہ بسبب عفونت بلغم کے ہوتی ہے رنگ اسکا مشرق نہین
ہوتا ہے اسلیے کہ زیادتی احتقان کی کمودت پیدا کرتی ہے بول مین خصوصًا کہ اصل اوسکی سرد ہے
اور بہی مائیت اس بول کی غلیظ ہوتی ہے اور ثقل اسکا بہی ساتہ غلظت اور کثرت کی ہوتا ہے اسواسطے
کہ بلغم آپ غلیظ ہے اور بواسطہ طول احتقان کی بسبب سدہ کی غلیظ زیادہ ہوتا ہے بسبب تحلیل اجزائے
لطیفہ کی بخلاف حمرت بول کی کہ کثرت خون سے بیچ بدن کی ظاہر ہو کہ وہ ساتہ قوام کی اور حمرت

مین برابر اور باشراق ہوتی ہے اور آثار مذکورہ ان اقسام خمسہ سی معرا ہوتی ہے اور سابۃ اور علامات
خون کے مقرون فائدہ بیچ بیان الوان مرکبہ کے اور وہ نزدیک شیخ رئیس کے چار طور پر ہے اور
ہر ایک ایک قسم مین کہا جاتا ہے قسم پہلی غسالی ہے یعنے مشابہ اوس پانی کے کہ تازہ گوشت اوسمین
دہویا ہو اور یہ مشابہ ہوتا ہے اوس خون سے کہ پانی مین ملا ہو اور سبب بول مذکور کا عاجز ہونا
طبیعت کا ہے اس امر سے کہ خون کو مائیت سے بالکل جدا کرے اور علت عاجز ہونے طبیعت کی
تین طرح ہے پہلے وہ کہ جگر ضعیف ہو یعنے قوت ممیزہ جگر کی نہ قوت ہاضمہ جگر کی اسلیے کہ اس سے
نزدیک گذر چکا ہے کہ ضعف ہاضمہ جگر کا مبیض بول کا ہے بسبب عدم استحالہ کیلوس کے طرف
رنگ کبد کے دوسرا وہ کہ قوت جاذبہ عروق کی ضعیف ہو تیسرا وہ کہ قوت جاذبہ تمام بدن کی
ضعیف ہو اور ضعف جاذبہ کا یا بسبب سقوط قوت کی ہوتا ہے یا بواسطہ استغنا می قوت کی جذب
سے بسبب زیادتی امتلا کی اور فرق درمیان اوسکی کہ سقوط قوت اور ضعف قوت ممیزہ سے ہو اور درمیان
اوسکے کہ امتلا سے ظاہر ہو دو وجہ سے قرار پایا ہے ایک یہ کہ بیچ ضعف قوت ممیزہ کے سقوط قوت کا لازم ہے
بخلاف امتلائی کے اور راسخ تر علامات مین یہی ہے دوسرا وہ کہ ضعف ہضم کا بیچ ضعف ممیزہ
کی مددگار ہوتا ہے بخلاف امتلائی کے لیکن یہ دوسرا فرق دائمی بلکہ لازمی نہین ہے اسلیے کہ
ہو سکتا ہے کہ قوت ممیزہ ضعیف ہو اور ہاضمہ قوی اور اسی طرح کبھی امتلائی مین ہاضمہ بھی ضعیف
ہوتا ہے بسبب زیادتی امتلا کے اور استغنا می اعضا کی قسم دوسری وہ زیتی ہے اور یہ بھی
دو طرح ہے پہلی وہ کہ بیچ وسومت کی مانند زیت کی ہو اور علامہ قرشی نے کہا کہ لائق وہ ہے کہ یہ قسم
زیتی کی مسمی بہ ذوبانی ہو بالجملہ زیتی مذکور ہمیشہ ردی ہے اسواسطے کہ ذوبان اعضا سے
ہوتا ہے اور دلالت اوپر خیر کے نہین کرتا ہے ہرگز اور نہین پایا جاتا ہے مگر اوپر اعلے قارورہ کے
اسلیے کہ شان وسومت کی یہ ہے کہ اوپر پانی کی ٹھہرے لیکن بیچ ہونی تمام قارورہ کے اس وسومت
سے قرشی نے لکھا کہ غالب ظنی ان الموت یسبق دوسرا وہ کہ بیچ قوام اور لزوجت اور رنگ کے
مانند زیت کی ہو اور یہ بہت پایا جاہے اور اخلاط مختلف غلیظ لزجہ سی واقع ہوتا ہے اور رنگ زیت کو اسطرح تعریف
کیا ہے کہ ہو لون یکون بین صفرۃ وسلقیۃ واشفاف مع بریق دسمی اور یہ قسم زیتی بھی دلالت اوپر
شر کی کرتا ہے بسبب کثرت اخلاط مذکورہ کی لیکن کلیۃً دلالت نہین کرتا بل اکثریۃً اسلیے کہ کبھی تندرست

استفراغ مواد وسم سے ہوتا ہے بطریق بحران کے اور اس صورت مین دلیل نیر کی ہوگا عشر کی اور فرق
بیچ بحرانی اور بیچ کثرت اخلاطی کے یون کرتے ہین کہ بحرانی مین انتہا پہونچنا لازم ہے بخلاف ثانی کے
اور غیر بحرانی سے جو بدبو ہو نہایت ردی ہے بلکہ مہلک ہے خصوصاً کہ بول تھوڑا تھوڑا آوے اسواسطے
کہ بدبو نشان تعفن اخلاط کا ہے اور بول تھوڑا تھوڑا آنا دلیل سقوط قوت کی ہے اور شک نہین ہے کہ
کہ عفونت بیچ اخلاط مختلفہ کے ردی ہے خصوصاً کہ ساتھ اسکے اخلاط مذکورہ کثیر اور غلیظ اور لزج ہون
پس کیونکر ردی نہوگا کہ سقوط قوت بھی اوسکے ساتھ ہو اور اسی طرح بو ساتھ زیتی مذکور کے کوئی چیز
مانند غسالہ گوشت تازہ کے ملے وہ بھی نہایت ردی ہے اسلیے کہ دلیل ضعف قوت ممیزہ
جگر کی ہے اور یہ بول بیچ استسقا کے خصوصاً لحمی کے ظاہر ہوتا ہے فائدہ نوع پہلا زیتی کا کہ قرشی
اوسکو ذوبانی کہنا الیق جانتا ہے اگر اوسکے ساتھ کوئی چیز مانند غسالہ گوشت کی بیچ بیماری سل کے ہو
دلیل ذوبان گوشت کا ہوتا ہے اور بیچ قولنج ردی کے نشان پگھلنے چربی گردہ کی ہوتا ہے ساتھ مقدر قوت گردہ
کے استعمال کرنے غذا سے وارد سے اور یہ سب ردی ہین اور بول زیتی ذوبانی کہ بعد بول سیاہ کی ہو دلیل قرب
موت کی ہے اور زیتی غیر ذوبانی بعد بول سیاہ کی کبھی دلیل خیر کا ہے اور بول زیتی ذوبانی کہ بیچ امراض
حادہ کے چوتھے دن ظاہر ہو منذر ہوتا ہے ساتھ موت کے ساتوین قسم تیرا رجوانی ہے اور وہ رنگ
مرکب ہے سبزی اور زردی سے کہ عارض ہو اوسکو سیاہی اور یہ ردی اور قتال ہے اسواسطے
کہ یہ رنگ دلیل احتراق کا اور یہ احتراق کم ہے قسم چوتھا احمر ہے کہ سیاہی اوسمین طاری ہو اور یہ دلیل حمیات
مرکبہ اور مختلف کا ہے اور حاصل ہونا رنگ مذکور کا بیچ حمیات مذکور کی اس سبب سے ہے کہ تپ مرکب اور مختلف اخلاط کثیرہ سے
عارض ہوتی ہین اور سب اخلاط سرخ ہوتی ہین اور بسبب حرارت تپ کی سیاہی اوسمین طاری ہوتی ہے
اور بھی بول مذکور نشان حمیات عارضہ اخلاط غلیظ سے ہوتا ہے اسلیے کہ مواد تپ مذکور
کے قریب بسواد ہوتے ہین بسبب کثافت اور غلظت کے اور بواسطہ حرارت تپ کے کہ
ملطف مادہ اور توڑنیوالا اصفرا کا ہے میل بحمرت کرتا ہے اور اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بیچ مرض مموی کی بواسطہ
وقوع احتراق کی بیچ بعض اجزای خون کی بول احمر مائل بسیاہی آتا ہے فائدہ بول احمر مذکور اگر صاف زیادہ ہو اور
سیاہی مائل زیادہ طرف سرقارورہ کی ہو دلالت کرتا ہے اوپر ذات الجنب کی اسی طرح استقرا سے جانا
گیا ہے اشتباہ اوپر کہا گیا کہ اخضر فی الحقیقۃ مرکب ہے لیکن بسبب تبادر مؤلف کی بیچ تساقط کے

ذکر کیا اور بعض اقسام بہی کہ بیچ ضمن تساقطا کی ذکر کیے گئے نزدیک بعضے کی مرکبات سے ہین چنانچہ صاحب ذخیرہ لکہتا ہے کہ رنگ مرکب بد جو ظاہر ہین بارہ ہین پہلا سبز دوسرا آسمانجونی تیسرا زیتی چوتہا نیلگون پانچوان اوکن چہٹا سرخ لعلگون ساتوان مانند دودہ کے آٹہوان زنگاری نوان ارغوانی دسوان ازرق گیارہوان موافق رنگ شراب کی بارہوان برنگ نخود آب کی اور بعض لوگ نے زیتی کو بہی بیچ اخضر گی گنتے ہین مانند نیلنجی اور زنگاری کی اور جاننا چاہیے کہ کلام صاحب ذخیرہ سے ایسا مستفاد ہوتا ہے کہ نیلگون دو طرح ہے ایک وہ کہ اوکن مشہور ہے اور دوسرا نیلنجی موصوف بالجملہ احکام بول خضر کے کہے گئے اور احکام نیلنجی اور آسمانجونی اور زنگاری کی بہی اوسکے ضمن ہین اور اسی طرح احکام زیتی کے اب احوال مرکبات باقیہ کے بیان ہوتے ہین بول نیلگون کہ اوکن مشہور ہے بیچ شوصد کے نہایت بد ہوتا ہے اور سرخ لعلگون کہ موافق رنگ خون کے ہو حکم اوسکا مانند حکم نیلگون کے ہے اور بول مانند دودہ کے نہایت بد ہوتا ہے اور قاتل ہے اور بول ارغوانی بد ہوتا ہے اور نشان احتراق صفرا اور سودا کا ہوتا ہے اور بول موافق رنگ شراب بد کے اور بول موافق رنگ نخود آب کی بہت بد ہوتا ہے کہ جو اول کو ظاہر ہوتا ہے اور بہی جس شخص کے احشا مین آماس گرم ہوتا ہے بول اوسکا موافق شراب بد کے ہوتا ہے یا موافق رنگ نخود آب کی اور جس وقت کئی دن مین بول موافق رنگ ناک کے پھرتا ہو نشان ہونے اخلاط گوناگون کا ہوتا ہے بدن مین جو بیان الوان بول کا تمام ہوا شروع کیا مؤلف نے بیچ ذکر قوام بول کے

الفصل الرابع فی قوام البول و رائحتہ فصل چوتہی ثابت ہے بیچ قوام اور بو سے بول کی اما من جہۃ القوام

فینقسم الی الرقیق والغلیظ والمعتدل بینہما لیکن از روے قوام کے منقسم ہوتا ہے بول طرف رقیق اور غلیظ اور متوسط کے درمیان دونون کے بیان پہلے معنی قوام اور رقیق اور غلیظ کے کہا چاہیے اور اونکے ضمن مین معتدل غلظ اور رقت مین بہی معلوم ہو جاوے گا جان تو کہ قوام بکسر قاف ہی اور مراد اوس سے یہان بہت جسم رطب کی ہے کہ اوسکے سبب سے اوسکو کہہ سکین کہ اوسکی شان سیلان یا بطور سیلان ہے اور بیچ مبحث نبض کی بیچ جنس رابع کی معنی قوام کی مفصل کہا ہے ہمنے لیکن رقیق بیچ مانعات کی اوس جسم سیال کو کہتے ہین کہ خرق اوسکا آسان ہو اور اوسکے اجزا سے متوجہ اوسکے صغیر ہون اور حرکت اونکی سریع ہو اور غلیظ وہ جسم سیال ہے کہ خرق اوسکا دشوار ہو اور اجزا اوسکے وقت تموج کی عظیم اور بطی الحرکۃ ہون اور جو متوسط بیچ

اور غلظت کی معتدل ہے اب موجبات تینون سے مذکور ہوتے ہین اما الرقیق فلعدم النضج لیکن بول رقیق
پس سبب نہونے نضج کے صحت مین ہونا عرض ہین اسلیے کہ مائیت جسوقت طبخ ہوتی ہے بیچ جگر
کے اور رگون کے ساتھ اخلاط کے بالضرور طبخ سے قوام پیدا کریگی بسبب پراگندہ ہونے اجزای رقیقہ مائیہ
کے اور ملنی اجزاے غلیظہ نضیجہ کے پس جسوقت بول رقیق ہو نقصان عدم النضج کا ہو خصوصًا بیچ رگون کے
اور جو اسباب رقت کی اور بھی ہین مولف کہتا ہے کہ او لشدۃ یا بہ سبب سدہ کے کہ بیچ عروق اور مجاری
بول کی پڑے اور اس سبب سے اجزاے غلیظ محتبس ہین اور اجزاے رقیق مائی نکل جاوین اور نشان
اس قسم کا ثقل اور تمدد ہے کہ بیچ جگہ سدے کے محسوس ہوتا ہے او ضعف الکلیۃ یا بہ سبب ضعف گردے کے
کہ جسوقت قوت جاذبہ گردے کی ضعیف ہوتی ہے فضول کو جگر سے کما ینبغی نہین کھینچتی ہے اور بالضرور بول
رقیق نکلتا ہے اور ضعف واقعہ جگر کا بھی اسباب رقیق بول سے ہے اسواسطے کہ نفوذ غذا کا اور فضول کا بیچ اعضا کے
بالکل نہین ہوتا ہے مگر بسبب واقعہ عضو منفوذ عنہ اور جاذبہ منفوذ الیہ کے اور لیکن اوس سبب سے
کہ وقوع رقت کا بیچ بول کی ضعف واقعہ جگر سے کمتر واقع ہوتا ہے مائن فی اوسکو بہ تبعیت شیخ
رئیس کی ان اسباب مین شمار نہین کیا او الکثرۃ شرب الماء یا بہ سبب پینے بہت پانی کے
اور رقت بول کی اس صورت مین بسبب غلبہ اجزاے مائی رقیق کے اوپر اجزاے مغلظہ
فضلیہ کے ظاہر ہے اور تقدم پینا پانی بہت کا اور کثرت بول کی شاہد ہے او لبرد مع الیبس
یا بہ سبب سردی کے ساتھ خشکی کے ہے اسلیے کہ بیچ اس حالت کے بسبب تکاثف
مادے کے اور تنقیض مجاری کے نہین نکلتا ہے مگر پانی رقیق اور نشان اس نوع کا میل بول کا
طرف کمودت کے ہے اور دبلا ہونا بدن کا او انصراف المادۃ عن تلک المائیۃ یا بہ سبب
پھرنے مادہ کے مجاری بول سے اسواسطے کہ جسوقت مادہ طرف جلد کے میل کرے یا طرف
دماغ اور معدہ اور امعاء کے بالضرور بول رقیق نکلے گا بہ سبب نکلنے مائیت کے ساتھ فضول
مغلظہ کے اور یہ قسم علامات متوجہ ہونے مادہ کے طرف کوئی جانب کے جانب سے
معلوم ہوتی ہے او انقطاع رطوبات رقیقہ یا بہ سبب مندفع ہونے رطوبات رقیق کے اسلیے کہ شک
نہین ہے کہ پانی پیا گیا بیچ بدن کے اگرچہ طبخ پاوے قوم زیادہ اوپر قوام مائیت کی حاصل نہین
کرتا ہے جب تک کہ فضول اوس سے نہ ملین پس اگر یہ ملتی والا غلیظ ہے اور بول مین نکلے غلیظ پیدا

سبب بول رقیق

کرے گا بول مین اور اگر مختلط رقیق ہے یا بسبب مائیت کی قلیل ہو بول رقیق القوام نکلے گا حاصل
یہ ہے کہ جیسا نکلنا خالی پانی کا اسباب رقت سے ہے نکلنا پانی مختلط کا ساتھ رطوبات رقت قلیلہ کے
بہی اوسی قبیل سے ہے بیچ تغلیظ قوام اصلی پانی کے اثر ظاہر نہین کرتا ہے اسقدر کہ اوسکو
رقیق کہہ سکین فائدہ بول رقیق بیچ امراض حادہ کے دلالت کرتا ہے اوپر ضعف قوت ہاضمہ کے
اور عدم نضج کے اور کبہی دلالت کرتا ہے اوپر ضعف باقی قوتین کے یہان تک کہ تصرف نکرے
بول مین بلکہ پانی جیسا کہ بدنمین آتا ہے نکلتا ہے اور بول رقیق اس صفت کا بدتر اوس سے ہے
کہ بیچ جوانون کے ہو اسلیے کہ بول طبیعی لڑکون کا چاہیے کہ غلیظ زیادہ ہو بول جوانون سے
بسبب خصوصیت بول لڑکون کا بیچ حمیات حادہ کے نہایت رقیق ہوتا ہے حالت طبیعی سے بہت
بعید ہوتا ہے اور جو کچھ حال اصلی سے دور پڑے نہایت ردی ہوتا ہے لہذا کہا ہے کہ ہمیشہ رقت ہونا
بول کا انکی دلیل ہلاکت کا ہے مگر یہ کہ علامات اچہی اور ثبات قوت ظاہر ہو کہ بیچ اس صورت کے
دلالت کرتا ہے اوپر حدوث خراج کے خصوصاً نیچے ناحیہ کبد کے اور رقت بول کی بیچ بحران کے
بدون تدریج کے هنذربہ نکس ہوتا ہے اور وجہ طبیعی ہونے بول لڑکون کی غلیظ زیادہ بول شبان سے
کہ بسبب زیادتی رطوبت اور بہت کہانے کے بدون ترتیب کے ہوتا ہے پوشیدہ نہین ہے

واما الغليظ فالكثرة الاخلاط او بعدم النضج لیکن بول غلیظ پس واسطے کثرت دفع ہونی اخلاط کی ہوتا ہے
یا بہ سبب عدم نضج مادے کے اور جانین کہ کثرت اندفاع اخلاط کی بیچ بول کے نہین ہو سکتی
ہے مگر اوس صورت مین کہ مادہ غلیظ زیادہ نضج پاوے اور طبیعت اوسکو بطریق بحران کے
دفع کرے اسواسطے ظاہر ہی کہ جسوقت مادہ بیچ نہایت غلظ کے ہو اور نضج اوسمین آیا اگرچہ قوام معتدل
نہین ہوتا لیکن اوس اغلظیت سے تنزل کر کے قبیل مغلظ کرتا ہے اسلیے کہ نضج مادے اغلظ کا بہی ہی بالجملہ
حاصل کلام ماتن کا یہ ہے کہ غلظ بول کا یا نضج مادی اور دفع طبیعت سے ہوتا ہی یا عدم نضج سے لیکن اگر بجاے
کثرت اخلاط کے نضج اخلاط کہنا جیسا کہ شیخ نے بیچ قانون کے کہا ہی واضح زیادہ ہوتا اور بہی معلوم کرتے
کہ غلظ بول کا عدم نضج سے اکثر ہوتا ہے اور نضج سے کمتر بسبب نادر ہونے بحران کی بول سے اور حصر کرنا
کثرت اندفاع اخلاط کا نضج مادے اغلظ سے بنظر اکثریت کی ہے اسواسطے کہ اگرچہ صد ممکن ہی کہ اخلاط رقیق
مفرط الكثرة جو نضج پاوین بول کو غلیظ کرتے ہین لیکن یہ بات نہایت نادر ہی اسواسطے کہ قوام خلط رقیق کا

نضج سے طرف اعتدال بول کے خواہش کرتا ہے اور غلیظ نہیں کرتا ہے اکثر جیسا کہ گذر چکا ہے
اب ہم بیان کرتے ہیں کہ فرق درمیان غلیظ کے کہ عدم نضج سے ہو اور درمیان غلیظ کے کہ نضج سے
ہو گیا ہے اور جو غلیظ کہ نضج خلط اغلظ سے اور نضج خلط رقیق سے کبھی ہو سکتا ہے کیونکر تفرقہ ان دونوں
میں معلوم کریں پوشیدہ نہ رہے کہ اگر پہلے بول مفرط الغلظ رہا ہو بعد اوسکے اوس مرتبہ سے ادنے
اور ہمیں غلیظ کرے دلیل نضج خلط اغلظ کا ہے اور یہ بیچ انتہاے حمیات غلیظ کے ہوتا ہے اسواسطے
کہ نضج نہیں ہوتا ہے مگر وقت انتہاے مرض کی اور اسی طرح وقت انفجار ورم باطن کی ظاہر ہوتا ہے
بسبب نکلنے پیپ کی اور بہت مادے کے یکدفعہ بالجملہ اس نوع غلیظ کو لازم ہے کہ پیچھے ظہور بول غلیظ
کے خفت بیماری میں ظاہر ہو اور بھی رسوب اوسکے غلیظ اور کثیر ہوتے ہیں پس بیچ انفجار ورم کے
نکلنا پیپ کا اور تقدم آثار ورم کا بھی مددگار ہوتا ہے لیکن جو نضج اخلاط رقیق سے غلیظ ہو تقدم رقت
بول کا اور بعد اوسکے غلیظ ظاہر ہونا دلالت کرتا ہے اور غلظ اسکا کم ہوتا ہے اور مقدار اسکا زیادہ اور
رسوب اسکا رقیق زیادہ اور جس جگہ غلظ بول کا بسبب فجاجت کی اور عدم نضج کی ہو آثار مذکورہ نہونگے
اور پیچھے اوسکے خفت اور راحت نہ ظاہر ہوگی اشتباہ غلظ بول کا بیچ امراض حادہ کے ہوتا ہی قبل زمانے
منتہی کی ممکن نہیں ہے کہ سبب فجاجت کا ہو اس سبب سے کہ مواد امراض حادہ کا قبل نضج کے رقیق ہوتا ہے
اور اسی طرح محال ہے کہ بسبب نضج کے ہو اسواسطے کہ زمانہ قبل نضج کا فرض کیا گیا ہے اور بغیر نضج کی بھی کم
ہو سکتا ہے اسواسطے کہ مادہ گرم رقیق زیادہ ہوتا ہے اور ایسا مادہ اگرچہ نضج پاوے غلظ معتدبہ کو نہیں پہنچے
میں لازم آیا کہ غلظ بول کا بیچ امراض حادہ کے نہیں ہوتا ہے مگر بسبب انفجار اورام کی یا بسبب ذوبان کی اور
ذوبانی اکثر الوقوع ہے اور ورمی قلیل الحدوث اسواسطے کہ ورم بیچ امراض حادہ کی کہ ہوتا ہے اکثر بیچ
کمادہ اوسکا بطریق عبور بول کی دفع ہوتا ہے لہذا لوگوں نے کہا ہے کہ البول الغلیظ جدا فی الامراض الحادۃ یدل
فی الاکثر علی الشر لانہ فی الاغلب یکون ذوبانیا اور سالم ترین بول ہیں بیچ حمیات کی وہ ہے کہ نکلے اوس سے
چیز کثیر یکدفعہ لیکن جو کم کم نکلے دلیل کثرت اخلاط کی اور ضعف قوت کی ہوتا ہے اور بول غلیظ کہ نافع ہو وہ ہے کہ
پیچھے اوسکے بول معتدل آوے اور راحت معلوم ہو اور جسوقت بیچ امراض حادہ کی بول رقیق سے بائن غلیظ ہوا اور
اوسکے راحت ظاہر نہو دلالت اوپر ذوبان کی کرتا ہے اور جسوقت کوئی شخص صحیح کو بول غلیظ
آوے کئی دن تک بطریق دوام کی اور پاوے درد بیچ سر کی اور اوسکے نیچے بدن کی ماندگی ہوتا ہے

اور جان تو کہ کبھی اندفاع فضلہ مستکنہ سے یا انفجار ورم اعضای باطن سے خصوصاً کہ نواحی مسالک بول میں ہو غلیظ
بول کا ظاہر ہوتا ہے جیسے وجود قروح کا بیچ اعضاے باطنی کی اوپر غلظ مستحصلہ کے اور خالی ہونا آثار ورم
اعضای مذکور سے اوپر غلظ مستحصلہ کے اندفاع فضلہ سے گواہی دیتا ہے اور غلیظ بول کہ اندفاع فضلہ
سے ہوتا ہے عام ہے کہ حالت صحت میں ہو یا حالت مرض میں اور جس طرح ہو ویسے آنا راحت کا
لازم ہے فائدہ جاننا چاہیے کہ تغیر قوام بول کی تین وجہ سے خالی نہین ہیں اور معرفت اونکی ضرور ہے
تو اوپر حال حادثہ کے حکم صادق آوے ایک یہ کہ پہلے بول رقیق ہو بعد اوسکے غلیظ ہوا اور یہ اکثر
دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ طبیعت درپی نضج کی کوشش اور جہد کرتی ہے اور مادہ متاثر ہے
لیکن سب چھوٹی سی منقطع نہین ہوا اور کبھی دلالت کرتا ہے اوپر ذوبان اعضا کی اور بول ذوبانی کو لازم
ہے کہ جو ایک ساعت رہی منجمد ہو جاوے اور غلیظ ہو وے دوسرا یہ کہ پہلے غلیظ ہو بعد اسکے رقیق اور صاف
ہو اور اجزاے غلیظہ جدا ہو کر تہ نشین ہوں اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ طبیعت غالب ہوئی
اور مادہ کو پکایا ہے پس جسقدر ترسب میں اسرع ہو نضج پر زیادہ دلالت کرے تیسرا یہ کہ پہلے سے
آخر تک ایک طور پر ہو خواہ رقت خواہ غلظت پر یعنے اوس سے کہ جو اول میں رہا ہے
متغیر نہو پس اگر ساتھ دوام اس حالت کی طبیعت قوی اور قوت ثابت ہی انضاج تام کی
امید ہے اور اگر قوت ثابت نہین ہے خوف ہے کہ ہلاکت سبقت کرے اوپر نضج کے اور اگر
بقا اوسکا اوپر غلظ کے دیر تک کھینچے اور علامات مخوفہ ظاہر نہوں منذر بصداع ہوتا ہے بالجملہ ہمیشہ
بول کا ایک قوام پر نہایت ردی ہے اور دال ہے اوپر قصور نضج کے بہ نسبت اوسکے رقت
سے میل بغلظت کرے یا غلظت سے میل برقت کرے لیکن وجہ مذمت دوام رقت کی ظاہر ہے
اسلیے کہ یہ نہین ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ بول نئی ہوا اور ردی ہونا اور بعید ہونا ایسے بول کا ثابت ہو چکا ہے
لیکن جو بول کہ اوپر غلظ کی باقی رہے سبب اسکی کہ دلالت کرتا ہے اوس امر پر کہ مادہ بیچ جوش کے
ہے اور ابھی منفصل نہین ہوا ہے بھی دلالت کرتا ہے اوپر ردی ہونے کے اور بعید ہونے کے نضج
سے زیادہ دونوں قسم پہلی سے اسلیے کہ بیچ صورت متغیر ہونے بول کے کچھ انفعال مادی میں
ہوتا ہے اگرچہ تمام نہوا اور احکام متعلقہ بول غلیظ کے بیچ فصل صفا اور کدورت کی کہی جاوینگے

اب باتیں رایحہ بول کا بیان کرتا ہے اما من جہۃ الرایحۃ فینقسم الی قلیل الرایحۃ وحامض الرایحۃ

وحلو الرائحة ومنتن الرائحة لیکن بول از روے بو کے تین منقسم ہوتا ہے طرف کم بو کے اور ترش
بو کے اور شیرین بو کے اور بدبو کے اما قلیل الرائحة فلعدم النضج او برد المزاج او ضعف الحرارة
الغریزیة لیکن کم بو پس بہ سبب عدم نضج کی ہے یا بہ سبب سردی مزاج کے یا ضعف حرارت
غریزی سے واما حامض الرائحة فللحرارة الغریبة فی الاخلاط الباردة الجواہر لیکن ترش بو پس بسبب
حرارة غریبی کے ہے کہ بیچ اخلاط باردة الجواہر کے پڑتی ہے واما حلو الرائحة فلغلبة الدم لیکن شیرین بو
پس بسبب غلبہ خون کی ہوتا ہے واما منتن الرائحة فلقرحة او عفونة لیکن بدبو پس بسبب زخم مجاری
کے ہوتا ہے یا عفونت سے ہم جو بیان کرنے باقی المتن سے فارغ ہوے اور فائدے کہ اس جگہ
سے خصوصیت رکھتی ہین ذکر کرتے ہین مفصلاً پوشیدہ نہ ہے کہ بیماریان دو طرح ہین ایک
وہ کہ اونمین متغیر ہونا بول کا لازم ہے نظیر اوسکی امراض مزاجی ہین خواہ اکیلے ہون یا بہ تبعیت
اور امراض کی اور اسی طرح امراض تفرق اتصال کی کہ پرانے ہون اور قیح اونمین پڑ گیا ہو
کہ انمین بو یقیناً متغیر ہوتی ہے دوسرا وہ کہ اونمین تغیر بول کا لازم نہو مثال اوسکی امراض
الترکیب ہین کہ مزاج کو متغیر نکرین اسوا اسکی کہ بعضے امراض ترکیب مانند سدہ اور امتلای اوعیہ
کی کہ اونمین تغیر مزاج ہوتا ہے اور موافق اوسکے بو سے بھی بدل جاتی ہے اور وہ اس قسم سے
خارج ہین بسبب لازم ہونے تغیر کے اس قسم مین اور جو اطبانے کہا ہے کہ بول کوئی مریض کا ایسا
نہین دیکھا گیا کہ مشابہ بول صحیح آدمی کے ہو بوین مراد اس مریض سے وہ مریض ہے
کہ استدلال اوپر احوال اوسکی مرض کے محتاج بول کے ہو نہ بیمار ہر مرض کا اسلیے کہ بہت
بیماریان ہین مرض الترکیب کی کہ اونمین حاجت دیکھنے بول کی نہین ہوتی ہے بسبب متغیر نہونے
بول کے کما لایخفی اب معلوم کرین کہ بول دو حال سے خالی نہین ہے بو رکھتا ہے یا نہین اور ہر ایک
کو علیحدہ علیحدہ قسم مین کہا جاتا ہے قسم پہلی بیچ بول صاحب بو کی اور یہ بھی دو حال سے خارج نہین ہے
یا بو اوسکی طبیعی ہو یا غیر طبیعی اور بغیر طبیعی بھی یا شدید النتن ہو یا خفیف النتن اور شدید النتن عام ہے کہ حامض
الرائحہ ہو یا حلو الرائحہ یا سوا اسکے قسم دوسری بیچ بول عدیم الرائحہ کے اور یہ بھی دو حال سے باہر
نہین ہے یا پہلے بول شدید النتن رہا ہو بعد اوسکے عدیم النتن ہوا یا پہلے سے معدوم النتن ہے اور
جو پہلے شدید النتن ہو بعد اوسکے عدیم النتن ہو بھی دو وجہ سے خارج نہین ہے یا یہ کہ پھر بدبو اوسمین

ظاہر ہوا کہ یہ سب اقسام آٹھ ہوتے ہیں جیسا ہر ایک علیحدہ مذکور ہوتے ہیں ایک یہ کہ نوع میں
نوع پہلی وہ کہ معتدل الرائحہ ہو اور بیچ حالت بحث صحت کی ہوتا ہے اور بیچ حالت مرض کے
کہ تغیر بعض دیتا ہے بول کو اور بیچ حالت مرض کی کہ اگرچہ بول کو تغیر دے لیکن تغیر شدید نہ دے
اور بیچ حالت مرض کے کہ اگرچہ تغیر شدید دیتا ہے بول کو لیکن مادہ نضج کو پہونچا ہو اور بول معتدل
ہو اسواسطے کہ اسوقت میں دلالت کرتا ہے اوپر خیر اور سلامت کی نوع دوسری وہ کہ حالت
صحت میں بول آوے شدید النتن اور قوی الرائحہ اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر عفونت کی پس اگر
یہ حالت دیر تک رہے نشان کثرت تولد مادہ عفن کا ہوتا ہے اور منذر ہوتا ہے حمیات عفنہ
کو اور اگر دیر تک نہ ٹھہرا دو تین مرتبے دیا اگر اعتدال سے متبدل ہوا دلیل اسکا ہے کہ مادہ عفنہ
کہ بیچ بدن کے جمع ہوا تھا دفع ہوا نوع تیسری وہ کہ بیچ مرض کے بول قوی الرائحہ اور شدید النتن ہو
پس اگر مرض مادی ہو اور مادہ نے نضج پایا ہو سبب اسکا لامحالہ قروح آلات بول کی ہوگا
نہ عفونت مادے کی اسلیے کہ جو مادہ پک گیا رائحہ اوسکا قریب اعتدال کے اور جانیں کہ قروح
آلات بول کی رائحہ بول کو تغیر دیتے ہیں خصوصاً قرحہ مثانہ کا بسبب بہت ٹھہرنے بول مثانہ میں
اور اسیطرح اگر مرض غیر مادی ہو اور بول شدید النتن آوے بدون قروح آلات بول کے نہیں
ہوتا ہے لیکن اگر مرض غیر مادی ہو اور مادہ اوسکا پختہ نہیں ہوا جائز ہے کہ بدبوے بول کی
عفونت سے ہو یا قروح مذکورہ سے اور فرق اس امر میں کہ علت نتن کی عفونت ہے یا قرحہ یہ ہے کہ اگر بیچ
آلات بول کی درد ظاہر ہو اور قیح اور قشور ساتھ بول کی آویں اور عفونت ہمیشہ برابر ہو چاہیے جاننا کہ قروح ہے
یعنی یہ سبب قرحہ کی اور اگر کبھی عفونت کم ہو اور کبھی زیادہ اور درد اور قیح اور قشور سے خالی ہو جاننا چاہیے
کہ سبب عفونت کی ہے نوع چوتھی وہ کہ بول ترش بو آوے پس اگر بیچ صحت کی ہے نشان عفن ہونے سرد
مادی کا ہوتا ہے اور ہمیشہ ہونا اسکا دلیل پیدا ہونے حمیات بلغمی یا سوداوی کا ہوتا ہے اور اگر بیچ مرض کے ہے
نظر کریں کہ مرض سرد ہے یا گرم اگر سرد ہے دلیل عفونت مادہ سرد کا ہوگا اور اگر گرم ہے علامت انطفای حرارت
غریزی کا ہوگا اور مشعر ہوگا اوپر حرارت غریزی کی اسلیے کہ رائحہ حامض ہونا بدون برودت کی نہیں ہوتا اور جمع ہونا
برودت غریبہ کا ساتھ حرارت غریبہ کی ہو نہیں سکتا پس بالضرور لازم ہوا انطفای حرارت غریزی کا کہ برودت طبیعی
کو لازم ہے ساتھ حرارت غریبہ کی جمع ہوا اوسوقت رائحہ حامضہ بول میں ظاہر ہوا اور جانیں کہ رائحہ ترش

قروح آلات بول سے ظاہر نہین ہوتا ہے اور اسی طرح امراض غیر مادی نوع پانچوین وہ کہ بو اوسکی میل بشیرینی رکھے اور یہ نہین ہوتا ہے مگر خون سے نوع چھٹی وہ کہ بول عدیم الرایحہ آوے ابتدا سے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر برد مفرط کے اور نجاجت اور انطفاے حرارت متجزہ کے نوع ساتوین وہ کہ بول عدیم الرایحہ آوے بعد منتحیل ہونے کے نتن سے یعنی پہلے بول منتن آتا ہو پس یکبارگی بو اوسکی رفع ہو اور راحت بہی ظاہر ہو اور یہ نہین ہوتا ہے مگر بسبب زوال عفونت کی دفعتہ اور حاصل ہونا برد کا بیچ مزاج کی یکایک جیسا بیچ حمیات عفنہ کے مثلاً اسہال بعفرط پڑے خود بخود یا بہ سبب ادویہ باردہ مسہلہ کے اور اس سبب سے بیچ مزاج کی سردی شدید ظاہر ہو یکبارگی نوع آٹھوین وہ کہ بول عدیم الرایحہ آوے بعد بول منتن کی دفعتہ لیکن پیچھے اوسکے راحت ظاہر ہو اور یہ بیچ مرض حاد کی نزدیک پہونچنے حرارت عزیزی کی واقع ہوتا ہے اور دلالت کرتا ہے اوپر سقوط قوت کی **الفصل الخامس فی صفاء البول و کدورة و قلتہ و کثرتہ** و زبدہ فصل پانچوین تابت ہی بیچ صفائی بول کی اور کدورت کی اور کمی مقدار بول کی اور زیادتی کے اور کف بول کے اما الکدر فسببہ مادہ ارضیہ مع بیچ مخالطہ المائیتہ لیکن کدر سبب اوسکا حاصل ہونا اجزاے ارضی کا ہے ساتھ ریح کے کہ مختلط ہوتا ہے ساتھ پانی کے واما الصفا فسببہ بخالف سبب الکدر لیکن بول صاف پس سبب اوسکا مخالف کدر کے ہے یعنی قلت حصول ارضیت کا اور خلط ریح کا ساتھ مائیت کے و یعرف منہما حال الاعتدال اور پہچانا جاتا ہے معلوم کرنے اسباب ان دونون سے حال اسباب اوس بول کا کہ معتدل ہو بیچ کدورت اور صفائی کے اب معنی صفا اور کدر کے اور فرق درمیان کدر غیر غلیظ اور غلیظ غیر کدر کے ہم بیان کرتے ہین ساتھ اور فوائد کے جان تو کہ صفا ایک حالت ہی کہ ساتھ اوسکے نفوذ بصر کا بیچ جسم سیال کی آسانی سے ہو اور کدر برخلاف اسکے ہی اگرچہ بیچ عرف عام کے صاف اور شفاف بطور ترادف کی بولتے ہین لیکن بیچ اصطلاح خاص کے درمیان ان دونون کے فرق ہے اسلیے کہ صاف جسم سیال سے خاص ہے اور نہ حاجب ہونا اپنے ماوراے کو اوسکی تعریف مین دخل نہین ہے بخلاف شفاف کے کہ عام ہی بیچ سیال اور غیر سیال کے لیکن نہ حاجب ہونا اوسکی حد مین شرط ہے پس بیچ صاف کے اور شفاف کے نسبت عموم اور خصوص من وجہ کے متحقق ہے بنظر عرف خاص کے اور فرق بیچ کدر غیر غلیظ کے اور غلیظ غیر کدر کے وہ ہے کہ اگر بول مختلف الاجزا ہو اور ساتھ اسکے

الفصل الخامس فی صفاء البول و کدورتہ

فرق درمیان صاف اور شفاف

فرق غلیظ

شفافیت سے خالی ہو اور اوسکو کدر کہتے ہین اور عام ہے کہ کدر غلیظ ہو یا رقیق اور پہلا اکثر ہے اور اسیطرح
عام ہے کہ غلیظ کدر ہو یا صاف پس بیچ غلیظ اور کدر کے بہی نسبت عموم اور خصوص من وجہ کی حاصل ہوتی
ہے اور مثال غلیظ صاف کی سفیدی بیضے کی ہے اسواسطے کہ وہ غلیظ ہے بسبب متعذر ہونے خرق کی اور
صاف ہے اسلیے کہ مانع نہین ہوتی بصر کو نفوذ سے بیچ اپنے لیکن کدر ممکن نہین ہے کہ صاف ہو اسلیے کہ
درمیان دونون کی تضاد ہے اور اسی طرح ممکن نہین ہے کہ غلیظ رقیق ہو بسبب تضاد کی اور بہی جانین کہ
کدر رقیق ہوتا ہے لیکن رقت اوسکی بغایت نہین ہوتی اسلیے کہ کدر کو ارضیت لازم ہے اور جو ارضیت
ساتھ پانی کے جمع ہو شدت رقت کی اوسمین ہرگز نہ پائی جاویگی اب علت پیدا الشی کدر کی بیان کرتے
ہین تو حقیقت اوسکی مفصل معلوم ہو جاینین کہ سبب ظہور کدورت کا اختلاط اجزاے ارضی کا بیچ
پانی کے ہے اسطرح کہ اجزاے مذکور متفرق اور منتشر ہو بیچ پانی کے بالکل اور ساتھ اسکے ہر ایک
اجزاے ارضی اور پانی سے جدا جدا محسوس ہوتے ہین درحالیکہ باقی ہے اوپر غلظ اور رقت کے
اور بہی چاہیے کہ اجزاے ارضی اوکن یا اور رنگ سے رنگین ہون تو اشفاف کو منع کر سکین اسلیے
کہ خالی ہونا صفائی سے بیچ کدر کے ضروری ہی کما مر پس اوس جگہہ کہ ملنا اجزاے ارضی کا ساتھ پانی کے
اوس طرح ہو کہ شدت ملنے سے تمیز درمیان دونون کے نہ ہے اوسکو غلیظ کہتے ہین نہ
کدر اور اسی طرح اوس جگہہ کہ ملنا ارض کا ساتھ پانی کے اسطرح ہو کہ اجزاے غلیظہ بالکل نیچے
بیٹھین اور اجزاے رقیقہ اوپر اونکے اپنے حال پر قائم ہون اسکو مرکب غلیظ اور رقت سے
کہین گے نہ کدر اور اسیطرح اوس جگہہ کہ ملنا ارض کا ساتھ پانی کے اگرچہ اوس طرح ہو کہ
اجزاے ارض کے پانی مین متفرق اور محسوس ہون بدون ترسب اور طفو کے لیکن نفوذ بصر کا
سبب مین متشابہ ہوتا ہے اسکو غلیظ صاف کہتے ہین نہ کدر اسلیے کہ عدم نفوذ بصر کا بہ طریق
متشابہ کی خاصہ جسم کدر کا ہے فائدہ بول کدر اکثر دلالت کرتا ہے اوپر سقوط قوت کی اسلیے کہ جسوقت قوت
ساقط ہوتی ہی سردی غلبہ کرتی ہی اور سردی کا کام بستہ کرنا رطوبت کا ہی اور بول کدر کہ مشابہ رنگ شورآب
کی یا مشابہ آب نخود کی ہو حاملہ عورتون کو لازم ہے اور اون لوگون کو کہ اونکی احشا مین ورم گرم مزمن ہو بول
کدر کہ مشابہ بول گدہے کی اور چارپاون کی ہو اور شدت تشوش سے ایسا معلوم ہو کہ متخلخل ہے دلالت کرتا ہے
اوپر فساد اخلاط بدنکی اور اکثر دلالت اوپر فساد بلغم خام کی ہی اسلیے کہ تہوڑی حرارت نی اوسمین عمل کیا

اور ریح غلیظ کو جنبش میں لائی لہذا بول مذکور کبھی دلالت کرتا ہے اوپر صداع موجود کی اور کبھی منذر بہ صداع ہوتا ہے اور دائم ہونا اوسکا منذر بلبیر غرس ہے جیسے سرسام بلغمی اقتباد جستیت بول موافق رنگ کوئی عضو کے آعضا سے نکلنے اور ایک زمانے دراز تک اسی طرح آتا ہے یہ نشان وجود آفت کا ہے اوس عضو مین اسلیے کہ فضول ہر عضو کے مشابہ اوسی عضو کی ہوتے ہین اور نکلنا بول کا اوس رنگ پر جب تک کہ کثرت فضلہ کی نہو ہو نہین سکتا اور کثرت فضلہ کی مستلزم ضعف اور بیماری اوس عضو کی ہے اور مراد اس فضلہ سے وہ فضلہ ہے کہ باقی رہا ہو اوس مادہ سے کہ مستعد تغذیہ اور تشبیہ کے ساتھ اوس عضو کے ہو اور مشابہ ہونا اس فضلہ کا ساتھ اس عضو کے ظاہر ہے اسواسطے کہ غذا جیسے مشابہ بعضو ہوتی ہے اوسی طرح فضلہ مشابہ ہوتا ہے اوسی کی جنس سے یہ فضلہ باقی رہا ہے اور جالینوس نے کہا کہ جو بول مشابہ برنگ کوئی عضو کے یا مشابہ جوہر عضو کے ہو اور ہمیشہ آتا ہو اور عضو مذکور بیمار ہو دلیل فروبان اوس عضو کی ہوتا ہے اور بعض مجربین نے کہا ہے کہ جسوقت قارورہ کی جڑ مین کوئی چیز مانند ابر کے یا دخان کے ہو نشان درازی مرض کا ہے اور اگر یہ ابر اور دخان بیچ مرض کے ہمیشہ رہین منذر ہوتی ہین موت کو بول مختلف الاجزا کہ ترشح کے جیسے ہو اوسمین بہت ہوں نشان اس امر کا ہے کہ طبیعت اور قوت قادر ہین اوپر تحلیل اور تنقیہ کے اور مسام کھلی ہین اور جس بول مین ایسی چیز دیکھی جاوین کہ جیسے ہوں بعض سے یہ بول دلالت کرتا ہے کہ بعد جماع کے آیا ہے اور جو بیان لواحق کدرت سے ہمنے فراغت پائی مقدار بول کو بیان کرتے ہین جیسا کہ مولف کہتا ہے واما قلیل المقدار فیدل علے ضعف القوۃ او تحلیل کثیر او انقطاع مادۃ الی جہۃ اخری لیکن وہ بول کہ مقدار معتاد سے کم آوے دلالت کرتا ہے اوپر ضعف قوت کے یا تحلیل کثیر یا پھرنے مادے کے اور طرف جہۃ تینوں قسم کثیر الوقوع تہین تو لف نے انہین پر اکتفا کیا اور ہم سب تفصیل بول کی مفصل بیان کرتے ہین پوشیدہ نرہے کہ اسباب قلت بول کے بہت انواع ہین ایک کہ پانی یا چیزین پانی والی بہت کہائی جاوین اور ساتھ اسکی حرارت ندیہ سے کہ علت تکثیر بول کی ہے خالی ہو میں بالضرور بول کم آوے گا اور یہ نوع معتدم ہونے سبب سے معلوم ہوتی ہے اور بھی اسکو لازم ہے کہ بول شدید الصبغ ہو باوجود ہونی حرارت کی اور علت شدت رنگ کی قلت بول کی ہے اسواسطے کہ جسوقت صبغ قلیل ہوتا ہے تاثیر صابغ کی بہت ہوتی ہے البتہ نوع دوسری

بیان مقدار

یہ کہ تحلیل مفرط اتفاق پڑے پس اگرچہ پانی موافق مقدار معتاد کے یا زیادہ اوس سے پیا جاوے
لیکن بسبب تحلیل کثیر کے باعث معدوم ہوگی اور ہوا ہوجاویگی اور بول کم آوے گا اور عام ہے کہ فرط تحلیل
سبب ظاہری سے ہو یا باطنی سے نظیر ظاہری کی فرط تعب اور حرکت ہے اور گرمی ہوا کی اور مثال باطنی
کی حرارت مفرط مزاج بدن اور روح کی پس بیچ سبب ظاہری کے تقدم تعب اور حرکت مفرط کا باوجود
گرمی ہوا کے گواہی دیتا ہے اور بول بھی اکثر امر میں ساتھ تیزی اور سوزش کے ہوتا ہے اور بیچ سبب
باطنی کے اگر حرارت حمی وغیرہ کی موجب ہے وجود اوسکا گواہ اوسکا ہے اور اگر حرارت مزاجی اور روحی
موجب ہے تو علامتیں بدن کی ظاہر ہونگی اور بول ناری اور قلیل الثقل ہوگا نوع تیسری وہ کہ باعث باوجود
کثرت کے مائل ہو اوس جانب کو کہ سوائے مجری بول کے ہو اور اس سبب سے بول کم آوے اور میل کرنا
مادے کا عام ہے کہ ساتھ استفراغ کے ہو یا بدون استفراغ کے اور میل کرنا ساتھ استفراغ کے یا ظاہر بدن سے
ہوتا ہے نظیر اوسکی پسینا ہے یا باطن سے نظیر اوسکی اسہال مفرط اور قے مفرط ہیں لیکن میل کرنا بدون
استفراغ کے یا تابع تفرق اتصال کے ہے یا تابع نہیں ہے مثال تابع کی میل کرنا مادے کا ہے
طرف فضائے بطن کے وقت انفجار براز بول کے اس سبب سے کہ جو رگیں مذکور اس مقام سے
گذر جاتی ہیں بول تجویف بطن میں آتا ہے پس اگر بول تھوڑا اسطرف آیا نکلنا بول کا
موافق اوسکی قلت سے ہوگا اور اگر بول بالکل اسطرف آیا کچھ نہ نکلیگا اور بالکل بند ہوجاوے گا
اور جس طور پر ہوا اس قسم کی استسقا وغیرہ عارض ہوتا ہے اور مثال میل دوسری کی کہ تابع نہ ہو تفرق اتصال
کا صعود کرنے مواد کا ہے طرف سر کے یا بالجملہ قلت بول کی کہ بسبب میل مواد کی ہو استفراغ کی ساتھ ہو یا بدون استفراغ
کی اکثر امر میں لازم ہے کہ بول مذکور رقیق اور قلیل الصبغ اور عدم الثقل ہو اور علامات انصراف کی [illegible]
اوسکی ہیں جیسے نداوت جلد کی اوپر پسینے کی دلالت کرتی ہے اور ثقل بطن کا اور احتباس مغص کا اور اسہال کے
اور صداع اور ثقل سر کا اوپر صعود کرنے مادے کی جانب دماغ کی اور عارض ہونا استسقا کا دفعۃً اوپر انفجار براز کی
اور بیچ انفجار براز کی رنگ ہوا میں نقصان نہیں ہوتا لہذا لزوم قلت رنگ کو بیچ میل مواد کی ساتھ لفظ اکثر
کی مقید کیا گیا اور علت عدم قلت صبغ کی اس نوع میں یہ ہے کہ جو براز منفجر ہوتی ہیں بول کہ گردے سے اون میں
آتا ہے بعض اوس سے موضع منفجر سے طرف جوف بطن کی گرتا ہے اور باقی اپنے حال پر بیچ مثانہ کی منحدر ہوتا
ہے بخلاف اور میلوں کی کہ مادہ رنگین بسبب لطافت اور حرکت کی ساتھ رطوبات کی منصرف ہوتا ہے اور

مائیت اکیلی جگر میں باقی رہتی ہے بیچ ایک ورید ہے کہ گردے سے ساتھ عنق مثانہ کے متصل ہوئی ہے
واسطے انحدار رطوبت کبد کی اور جوہر گردے سے ایک رگ نازل ہوئی ہے دونوں رگوں کو بابخ کہتے
ہیں بصیغہ جمع کے اور بیچ تشریح کے ہم مفصل کہہ آئے ہیں نوع چوتھی وہ کہ سدہ بیچ مجری بول کے
پڑے اور اس سبب سے سوائے رقیق کے منحدر نہیں ہو سکتا ہے اور بسبب احتباس اجزائے غلیظ
کی قلت بول میں ہوتی ہے اور خاصہ سدے کا یہ ہے کہ بول رقیق اور قلیل الصبغ آتا ہے البتہ اور بھی
ثقل اور تمدد محل سدہ میں محسوس ہوتا ہے اور شدت اور خفت اور رقت صبغ کی موافق قوت اور
ضعف سدہ کی ہوتی ہیں اور ثقل اور تمدد بدستور نوع پانچویں وہ کہ قوت دافعہ گردے کی یا مثانے
کی ضعیف ہو اور اس سبب سے بول کمتر آوے اور دشواری سے نکلے پس اگر گردے سے ہے ثقل اوس
محل میں ہوگا اور حال گردے کا تباہ ہوگا اور اگر مثانے سے ہے ثقل بیچ مثانہ کے ہوگا اور مثانہ بھرا معلوم ہوگا اور بول
کئی مرتبہ آوے گا اور ہر مرتبہ مقدار میں قلیل نوع چھٹی وہ کہ جاذبہ گردے کی ضعیف ہو اور اس جگہ ثقل بیچ
گردے کے کمتر ہوتا ہے اور بیچ کبد کے بھی ثقل کم ہوگا بسبب سلامت ہونے کبد کے لیکن کبھی ہوتا ہے
کہ ترہل بیچ بدن کے ظاہر ہوتا ہے بکثرت ملنی مائیت کے ساتھ خون کے نوع ساتویں وہ کہ قوت
دافعہ کبد کے ضعیف ہو اور اس جگہ ثقل بیچ کبد کے معلوم ہوتا ہے اور فساد بیچ حال کبد کے
ظاہر ہوتا ہے اور کبھی تمام بدن بگڑ جاتا ہے اس لیے کہ ضعف قوت دافعہ کبد کا بدن کو مستعد
کرتا ہے واسطے حدوث استسقا بسبب کثرت مائیت کی کہ نکلنے سے ممتنع ہوئی ہیں واما کثیر المقدار
فیدل علی ذوبان او استفراغ فضول زائدۃ لیکن بول کثیر المقدار دلالت کرتا ہے اوپر پگھلنے کے
یا استفراغ فضلات زائدہ کے اس جگہ مولف نے انہیں دو سبب پر حصر کیا ہم مفصل ذکر کرتے
ہیں جان تو کہ اسباب کثرت بول کے بہت انواع ہیں نوع پہلی وہ کہ پانی زیادہ مقدار سے پیا جاوے
اکیلا یا ساتھ شراب ممزوج کے یا ساتھ کھانے کے ملاکر یا چیزیں پانی والی بہت کھائی جاویں مانند میوہ
تر کے خصوصاً تربوز وغیرہ کے کہ مدر ہوں پس بالضرور بول مقدار میں بہت آویگا نشان اوس کا مقدم ہونا
سبب کا ہے نوع دوسری وہ کہ یہ سبب غلظ کے پانی سرد میں یا بہ سبب ملاقات ہوائے سرد کی بشرہ کثیف ہو جاوے
اور رطوبت بدن کی کہ بطور عادت کی تحلیل ہوتی تھی تحلیل نہ ہو بلکہ زیادہ ہو اور بول میں نکلے اور کثرت بول
کی جاڑوں میں اسی قبیل سے ہے اور وجود سبب کا اور تکاثف جلد کا اوپر گواہی دیگا نوع تیسری وہ کہ سکون

مفرط ہوا اور اس سبب سے رطوبات تحلیل ہوئین اور زیادہ ہوئین اور براہ بول نکلین اور وجود سبب کا بھی اسپر دلالت کرتا ہے نوع چوتھی وہ کہ وہان رطوبات مین پڑے اور وہ ساتھ بول کے نکلے اور یہ بیچ حمیات محرقہ کے ظاہر ہوتا ہے یا بیچ تب دق کے نوع پانچوین وہ کہ فضول بدن مین بہت پیدا ہوئین پس طبیعت اونکو بطور بحران کے دفع کرے بول کی راہ سے اور یہ آثار زیادتی مواد سے معلوم ہوتا ہے اور سوائے دن بحران کے اور دنون مین نہین ہوتا نوع چھٹی وہ کہ استعمال مدرات کا کیا جاوے اب ہم بیچ ذوبانی وغیرہ کے فرق بیان کرتے ہین پوشیدہ نرہے کہ ضعف قوت کا و دبدن ذوبانی مین لازم ہے اور اسیطرح التہاب اور استعمال بدن مین اور تیزی بول کی بخلاف اور اقسام کے کہ ان علامات سے خالی ہوتے ہین واما المعتدل بینہما فیدل علی جری الاسباب علی المجری الطبعی لیکن بول معتدل بیچ قلت اور کثرت کی دلالت کرتا ہے اوپر جاری ہونے اسباب کے اوپر مجری طبعی کے واما الزبد فلا فیدل طول بقائہ علی اللزوجہ لیکن کف بول کا بسبب کثافت اوسکی اور دیر تک رہنا اوسکا دلالت کرتا ہے اوپر لزوجیت کے و کثرتہ تدل علی الریح الغلیظ اور بہت ہونا کف کا دلالت کرتا ہے اوپر ریح غلیظ کے اب وجہ پیدایش کف کی مطلقاً ہم ذکر کرتے ہین ساتھ اور فوائد کے کہ اوس سے متعلق ہین جانئے کہ جسوقت ساتھ رطوبات سیالہ کے کوئی جسم لطیف کہ اوسکے شان سے صعود کرنا ہے ملجاوے اسطور پر کہ ممکن نہو جدا ہونا ایک کا دوسرے سے اوسنے کف پیدا ہوتا ہے اور یہ ایسا اختلاط انفصال کو مانع نہین ہو سکتا مگر اوس صورت مین کہ بعد صغیر ہونے اجزا کے ملا ہوا اور چھپا لیوے رطوبت تمام اوس جسم لطیف کو اور اسطرح محیط ہو کہ نہ جسم مذکور اوس رطوبت کو پہاڑ کر آپ جدا ہو جاوے صعود کرکے اور نہ رطوبت مذکور اوس جسم کو پہاڑ کر جدا ہو سکے رسوب کرکے پس بالضرور جسم مذکور داخل رطوبت مین محصور ہوگا اور یہ وہی کف مطلق ہے لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے اوس کف کو کہ جھوٹا ہے تمام زبد مخصوص کہتے ہین اور جو بڑا ہے عیب اور نفاخات کہتے ہین عیب بضم عین مہملہ اور ضم بائے موحدہ اوسنے ہے اور جسم لطیف کہ جو ساتھ رطوبات کے ملتا ہے بطور مذکور کے اور کف اوس سے پیدا ہوتا ہے اور عام ہے کہ وہ جسم ہوا ہو یا ریح یا روح اور مثال تینون کی ہم بیان کرتے ہین جو اختلاط رطوبت سے ظاہر ہو وہ کف ہے کہ بیچ پانی کے جگہ بلند سے گرے اور جمع ہووے ظاہر ہوتا ہے اور جو رطوبت کے ملنے سے ساتھ ریح کے ظاہر آوے وہ کف ہے کہ بیچ بڑا ز رقیق ذی قراقر کے

نکلتا ہے اور جو ملنے رطوبت سے ساتھ روح کے ظاہر ہوتا ہے وہ کف ہے کہ بیچ منہ مخنوق کے ہوتا ہے
اس سبب سے کہ جوہر ریہ سے رطوبت پگھلتی ہے اور ساتھ روح کے کہ محترق ہوکر بسبب احتباس نفس
کے حلق سے وہ ہو من علامات الموت اور معلوم کرین کہ جسم لطیف جو ساتھ رطوبت کے ملتا ہے اور کف
پیدا کرتا ہے کبھی وہ جسم رطوبت مین پیدا ہوتا ہے نظیر اوسکی غلیان رطوبات کا ہے پس اگر علت غلیان
کی حرارت ذاتی رطوبت کی ہے مثال اوسکے غلیان عصارات فواکہ کا ہے بدون سخونت خارجی کے
اور اگر حرارت خارجی ہو مثال اوسکی طبخ رطوبات ہے آگ سے یا آفتاب سے اور دونون صورتون میں کف
پیدا ہوتا ہے لا محالہ لیکن وہ کف کہ مصروع مین پیدا ہوتا ہے ملنے ہوا سے خارج سے ساتھ رطوبات کے
اسطور پر واقع ہوتا ہے کہ دماغ سے رطوبات بہتی ہین اور ساتھ ہوا سے مستنشقہ کے بیچ مجری کے مصادف
کرتی ہین پس ہوا سے مذکور رطوبات کو نکلنے نہین دیتی اور اوسمین نفوذ کر جاتی ہے اور ملکر مجموع سے
کف ظاہر ہوتا ہے لیکن کف بول کہ ہم اوسکا ذکر کر رہے ہین سبب حدوث اوس کف کا ملنا رطوبات
کا ہے ساتھ ریح کے کہ پیدا ہوئی بیچ بدن کے اور نکلی ساتھ بول کے اور کبھی جو بیچ قارورہ کی بول کو ڈالتے
ہین وہ ہوا کہ بیچ قارورہ کے محصور ہے ساتھ اجزاے بول کے ملتی ہے اور متداخل ہوکر کف اوس سے
ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ کف اعتبار سے ساقط ہے اور اسی طرح بول کو کہ بیچ قارورہ کی ہلا دین کف
لاتا ہے یہ بھی لائق اعتبار کے نہین لہذا کہا ہے کہ کف معتبر کہ اوسپر حکم کیا جاتا ہے وہ ہے کہ بدون
جنبش قارورہ کے حاصل ہوا ہو اور بعد ڈالنے کے بیچ قارورہ کے ایک ساعت رہے دیوین اسواسطے
کہ کف کہ ڈالنے بول سے بیچ قارورہ کے ظاہر ہوتا ہے بدون جنبش قارورہ کے جلد معدوم ہو جاتا ہے
بخلاف کف ریحی کے کہ بہ نسبت اوسکے دیر تک ٹھہرنے والا ہے بلکہ بعد رکھنے کے زیادہ ہوتا ہے بیچ
موافق قوام رطوبت کے اور قلت اور کثرت ریح کے حجم اوسکا اور کثرت اور قلت اور بقا اوسکا
ہوتا ہے مثلاً اگر مادہ غلیظ لزج ہوا اور ریح کثیر کف بہت ہوتا ہے اور کثیر الحجم ہوتا ہے کہ اوسکو حبب کہتے
ہین اور بعد دیر کے منشق ہوتا ہے ورنہ موافق اوسکے بیچ ہر امر کے تناقص ہوتا ہے اور کف حبب
بطی الانفقاء کثیر العدد بیچ امراض گردے کے منذر ہے طول مرض کو نکتہ جاننا چاہیے کہ نکلنا ریح کا
ساتھ بول کے ضرور ہے پس اگر قوام بول کا لائق پیدائش کف کی ہے کف اوس سے پیدا ہوتا ہے
والا فلا اور وجہ ضرورت نکلنے ریح کی بول مین یہ ہے کہ مجری بول کا نرم پیدا کیا گیا تو اتصال اوسکا ساتھ مثانہ کے ...

طرح ہوے پس بسبب نرمی کے اجزاے اوسکے آپس مین الجھاتے ہین اسواسطے کہ انفتاح دائمی خاص جسم سخت کا ہے پس اس سبب سے کہ مجری مذکور منطبق ہوتا ہے حکیم مطلق نے بیچ کو مددگار اس کام کا کیا ہے تو بول کو رقیق کرے اور مجری کو کماینبغی کھولے اور بول کو بھی اوپر دفع کے مدد کرے پس بول آسانی سے نکلتا ہے **الفصل السادس فی الرسوب** فصل چھٹی ثابت ہے بیچ بیان رسوب

کی وھو کل جوہر اغلظ من المائیۃ متمیز عنھا وان تعلق او طفا او رسوب وہ جوہر ہے کہ غلیظ زیادہ ماہیت سے اور متمیز ہو اوس مائیت سے اگرچہ متعلق ہو یا طافی حاصل یہ ہے کہ اجزاے متمیزہ بیچ بول کی اگر تہ نشین ہین اطلاق رسوب کا باعتبار تعارف کے اوپر ظاہر ہے لیکن اگر وسط میں ہین ظاہر ہون یا اوپر قارورہ کے اونکو بھی اطبا رسوب کہتے ہین اس سبب سے کہ شان اجزاے غلیظ سے ترسب ہے اور عدم ترسب کہ بسبب منع کرنے مانع کے ہے مستثنے برسوب ہونے سے باز نہین رکھتا کما لا یخفے لہذا شیخ نے لکھا ہے کہ اصطلاح الاطبا فی استعمال لفظ الرسوب النقل قد زال عن المجری الطبیعی التعارف لانھم یقولون رسوب وثقل لما لا رسب اب فوائد قیود کے کہ بیچ ماہیت رسوب کے مذکور ہے ہم بیان کرتے ہین ساتھ بہت منافع کے بعد اوسکے اقسام رسوب کے ذکر کرینگے پوشیدہ نرہے کہ قول مولف کا جوہر بمنزلہ جنس کے ہے اور مراد اوس سے وہ جوہر ہے کہ جزو بول کا ہو اور فائدہ اس قید کا یہ ہے تو اجسام اور کہ چپکتے ہین نکل جاوین اور قول او سکا اغلظ قواما من المائیۃ مراد مائیت سے وہ مائیت ہے کہ جدا ہو ساتھ بول کے اور طبیب اوس مین نظر کرے پس الف اور لام واسطے عہد کے ہی اور یہ فصل ہے کہ تمیز دیتا ہے رسوب کو جوہر بیچ غلیظ سے کہ مائیت کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور قول او سکا متمیز عنھا مراد تمیز سے وہ تمیز ہے کہ محسوس ہو اور یہ فصل ہے کہ جدا کرتا ہے رسوب کو اوس جوہر سے کہ ملا ہے ساتھ بول کے اور بول مین رنگ اور قوام پیدا کرتا ہے اور جوہر مذکور فضول ہین کہ ساتھ بول کے نکلنے مین ملی ہوئی اور شک نہین ہے کہ فضول مذکور کا قوام غلیظ زیادہ سے ہے قوام مائیت سے لیکن تمیز درمیان دونون کے محسوس نہین ہوتا و ینقسم الی طبیعی و غیر طبیعی اور منقسم ہوتا ہی رسوب طرف طبیعی کی اور غیر طبیعی کے اما الطبیعی فانہ ابیض راسب متصل الاجزاء متخلخل لطیف اذا حرک انبسط سریعا و لا یسرع النزول لیکن رسوب طبیعی محمود لیس وہ ہے کہ سفید ہو بیچ اکثر امر کی اور تہ نشین ہو اور اجزا آپس مین ملی ہوین اور متخلخل اور سبک ہوں اور جو حرکت دیا جاوے منبسط اور منتشر ہو جلد اور نازل جلد نہو

مولف نے بیچ تعریف رسوب کے کئی چیز بیان کیا اور ہم ان صفت کو جدا جدا ذکر کرتے ہین اور اوصاف باقی کہ رسوب طبیعی کو لازم ہین اور مولف نے سکوت اوس سے کیا ہے ہم بیان کرتے ہین ساتھ فوائد کثیر کے پوشیدہ نرہے کہ رسوب دو حال سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ فضلہ اس ہضم سے یا فضلہ اخلاطون سے کہ مندفع ہوتا بعد نضج کے ظاہر ہوتا ہے اور اسکو رسوب طبیعی کہتے ہین پس اگر کامل النضج ہے محمود کہتے ہین ورنہ غیر محمود کہتے ہین حاصل یہ کہ رسوب طبیعی محمود ہو یا غیر محمود دوسرا وہ کہ فضلہ اخلاط نضیجہ سے یا جدا ہونے جرم اعضا سے ظاہر ہو اور اسکو غیر طبیعی کہتے ہین اور بیان رسوب طبیعی کا ساتھ جمیع اقسام کے علیحدہ کہا جاتا ہے اب اوصاف سبعہ رسوب طبیعی محمود کے ذکر کرتے ہین لیکن وصف پہلا وہ ہے کہ سفید ہو اور بیچ سفید ہونے رسوب مذکور کے وہ شرط ہے کہ وہ فضول ہضم کبد کا ہے نہ واسطے کہ اگر ہضم کبدی سے ہوگا سرخ ہوگا نہ سفید اسواسطے کہ فضلہ ہر ہضم کا بسبب اشتمال ہضم کے مشابہ اوس عضو کے ہوتا ہے جسمین ہضم ہوتا ہے باعتبار رنگ کی اور ظاہر ہے کہ رنگ جگر کا سرخ ہے لہذا واجب ہے کہ فضول ہضم جگر کے بھی سرخ ہون لیکن اس سبب سے کہ فضلہ کبدی کا عروق اور مثانہ عبور کرتا ہے اور عروق اور مثانہ رنگ کو تغیر کرتے ہین بنا بر علیہ ظاہر الحمرت نہین ہوتی ہین لیکن جب ہضم سے ہو فضلہ کبدی کہ بعد اکمال نضج کے حاصل ہوا ہو بدون تھوڑی سرخی کے نہین ہوتا ہے لہذا قرشی نے اس مقام مین کہا کہ الثفل الکامل البیاض لایکون من فضول ہضم الکبد لیکن ہوگے غیر کبد سے ہون البتہ سفید ہوتی ہین اس سبب سے کہ ہضم ثالث اور رابع سے ہوتے ہین یا فضول اخلاط سے جو ہضم سے ہو معلوم ہوا ہے کہ کمال ہضم ثالث اور رابع کا مشابہ ہونا غذا کا ہے ساتھ اعضائے اصلی کے اور رنگ اکثر اعضا کا سفید ہے اسی سبب سے فضلہ مستخرجہ دونون ہضم کا سفید ہوتا ہے مگر بہ سبب کوئی عارض کے اور جو فضول اخلاط سے ہے وہ بھی سفید ہوتا ہے اسلیے کہ فاعل نضج کا قوت ہاضمہ اور قوت مغیرہ ہین اور فعل ان دونون کا مشابہ کرنا غذا کا ہے ساتھ اعضا کے اور ابھی گذر چکا کہ رنگ اکثر اعضا کا سفید ہے وصف دوسرا وہ کہ راسب ہو یعنے تہ نشین ہو اسلیے کہ واجب ہے کہ رسوب طبیعی محمود مشابہ جوہر اعضا کی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ شان جوہر عضو سے ترسب ہے بیچ مائیت کی بسبب غلبہ ارضیت کی پس جو طافی اور معلق ہو منشا بہت تام ساتھ جوہر اعضا کی نرکھیگا اور محمود نہوگا لیکن اگر طبیعی ہو باک نہین ہے اسلیے کہ تو جانتا ہے کہ رسوب محمود اخص ہے طبیعی سے وصف تیسرا وہ کہ متصل الاجزا ہو اسواسطے کہ علت متفرق ہونے اجزا کی داخل ہونا ریاح کا ہے اور بعض

کرنا رباح کا اتصال بعض اجزا کو بعض سے پس اگر ریاح نے اسمین دخل نہ پایا لا محالہ سب اجزا اوسکے بیچ اسفل قارورہ کے بالطبع جمع ہونگے اسلئے کہ شان ہر جزو رسوب سے راسب ہونا ہے اسفل مین مثل مٹی کے کہ پانی مین ڈالین نیچے بیٹھ جاتی ہے اور جانین کہ مخالفت ریح کی ساتھ بول کے نہین ہوتی ہے مگر بسبب خامی کے اور بھی معلوم کرین کہ اتصال اجزا کا رسوب محمود مینے کامل الہضم والنضج کو لازم ہے پس اگر متصل نہون بلکہ متفرق ہون منع نہین کرتا ہے اوسکو طبعی ہونے سے جیسا کہ جانا ہے تو نے شروع مین وصف چوتھا وہ کہ متخلخل اور لطیف ہو اسلیے کہ حدوث رسوب محمود کا حرارت منضجہ سے ہوتا ہے اور شان حرارت سے واجب کرنا خفت کا ہے بخلاف اوسکے کہ برودت منجمدہ سے رطوبات غلیظ ہو کر راسب ہون کہ وہ بسبب جمود کے ثقیل اور غیر متخلخل ہوتا ہے اور خاصہ رسوب متخلخل لطیف کا ہے کہ جب ہلاوین پھیل جاوے جلد اور سمٹ جاوے آہستہ آہستہ بسبب خفت اور لطافت کے وصف پانچواں کہ رسوب محمود کو لازم ہے اور مولف نے اوسکو بیان نہین کیا وہ ہے کہ متشابہ الاجزا اور مستوی اور املس ہو اسلیے کہ اختلاف اجزا کا نہین ہوتا مگر اوسوقت کہ بعضے اجزا اوسکے نضیج ہون اور بعضے خاصی ہون اور جو ایسا ہو بلکہ سب اجزا اوسکے واسطے قبول کرنے فعل فاعل واحد کے یکسان ہون بالضرور متشابہ ہوگا لہذا واجب ہے کہ ہیئت رسوب محمود کی املس مستدیر الشکل ہو اسلیے کہ یہی متشابہ ہے اور یہ کہ کہا گیا وجوب مستدیر ہونے شکل کی باعتبار ہر فرد رسوب کی ہے اسلیے کہ شکل اجسام بسیط کی کروی ہے لیکن باعتبار ہیئت مجموعی رسوب مذکور کے نظر کرین لازم ہے کہ مخروطی شکل ہو قاعدہ اوسکا نیچے قارورہ مین ہو اور سر اوسکا طرف اوسکے اعلیٰ کی اسلیے کہ ظاہر ہے کہ جو اجزاے صغیر متشابہ مجتمع کوئی جگہ نشستہ ہون خصوصًا آہستہ آہستہ شکل مخروطی قبول کرتی ہین جیسا کہ بیچ تراب کے کہ زمین پر ڈالین مشہود ہے کہ شکل مخروطی ہوتی ہے اعتبار نکر کہا گیا ہے کہ اوصاف مذکورہ بیچ باب رسوب طبعی کے بیان کیے گئے طبعی کو لازم ہین کہ محمود ہو اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال ہضم کی لیکن طبیعی غیر محمود لازم نہین ہے کہ یہ اوصاف اوسمین موجود ہون سوا اسکے کہ بیچ طبعی ہونے کی مخالف ہونا رسوب کا اقسام رسوب غیر طبعی سے کفایت کرتا ہے اگرچہ بعضے اوصاف کہ بیچ مادہ رسوب طبعی مطلق کے کہے گئے اوسمین پائی جاوین واجود

مایخالف الابیض ہو الاحمر ثم الاصفر اور اچھا زیادہ رسوب طبعی کے سوای ابیض کے ہو وہ سرخ ہے بعد اوسکے زرد حاصل یہ ہے کہ بعد رسوب سفید کے بہترین رسوب مین باعتبار رنگ کی سرخ اور بعد اوسکی زرد ہے

پہلے بیچ فضیلت اور بہتری کی رسوب سفید ہے اور وجہ اوسکی عنقریب بیان ہو چکی ساتھ بیان اس
امر کے کہ بشرطیکہ فضلہ کبدی نہو اور بعد اوسکے رسوب کی دلیل غلبہ خون کی ہے اور خون اسلم و اشرف
ہے اخلاط مین اور مناسب زیادہ ہے طبیعت سے لیکن جو سرخی رسوب کی اکثر عدم نضج خون سے
ہوتی ہے منذر بطول مرض ہوتی ہے اسلیئے کہ نضج خون مین بیچ زمانی طویل کی حاصل ہوتا ہے اور اکثر
ہمنی اس سبب سی کہا کہ کبھی رسوب سرخ نضیج خون سی ہوتا ہی جیسا کہ بیچ اوس رسوب کے کہ جو ہضم کبدی سے
حاصل بیچ نہایت وہ کہ رسوب نضیج شدید الحمرۃ نہین ہوتا ہی اوس سببسے کہ عنقریب بیان ہو چکا اور
بعد شیخ کے رسوب زرد بہتر ہے اسلیئے کہ رسوب زرد اکثر غلبہ صفرا سے ہوتا ہے اور شدت صفرا
کی بہ نسبت سودا کی کمتر ہے اور شیخ رئیس فی بیچ قانون کے بعد اصفر کے زرنیخی لکہا ہے
اور جید ہونا اوسکا بسبب سوداے محترقہ کے ہے اسلیئے کہ زرنیخی صفراے محترقہ سے حاصل ہوتا ہے
اور یہ اسلم سوداے سوختہ سے ہے فائدہ نسبت دلالت رسوب محمود کی اور نضج مادہ کے مانند نسبت
دلالت ایم سفید یکسان ہموار متشابہ القوام کے ہے اوپر نضج مادہ ورم کی غایت یہ ہی کہ مدہ کثیف ہے
اور رسوب لطیف اور جاننا چاہئین کہ ظاہر ہونا رسوب طبیعی کا دلیل بہتر ہے اگرچہ صبغ اور استوا جسقدر
چاہیئے نہ رکہتا ہو اسلیئے کہ حاصل ہونا رسوب مذکور کا بدون اسکے کہ طبیعت مادہ کو دفع کرے
نہین ہو سکتا ہے اور اقتدار طبیعت کا اوپر دفع کے لا محالہ بہتر ہوتا ہے اگرچہ رنگ مندفع کا اور
وضع اوسکی اجزا کی کما ینبغی نہون بخلاف رسوب غیر طبیعی کے کہ حاصل ہونا اوسکا دلیل
بد ہوتا ہے اگرچہ استوا اور رنگ رکہتا ہو جیسے بیچ رسوب کے کہ ذوبان اعضا سی ہو مرتی ہے
لہذا کہا ہے کہ مدہ دلالت کرتا ہے بیچ رسوب محمود کے اوپر قوت فعل طبیعت کی اور خواص محمود سے
ہی ظاہر ہونا بیچ رسوب مذموم کے دلالت کرتا ہے اوپر قوت سلب رسوب غیر طبیعی کی اسی سبب سی شیخ
رئیس نی لکہا کہ اما الرسوب الردی المذموم فتشتۃ خیر من استوائہ آب معلوم کرین کہ اطبا نی اختلاف
کیا ہے بیچ اس امر کے کہ استواے ثقل اور رسوب کا دال تہا اوپر نضج کی ہے یا رنگ سی یا رنگ اول ہی یا دیر اوسکی شق
پہلی راے اقدمین کی ہی او ثانی راے متاخرین کی مختار شیخ رئیس کا قول اول ہی لہذا بیچ اعتدال کے اوسپر
لکہا ہے کہ سفیدی بیچ رسوب کی کبہی بعضی فضول سی ساتہ بیچ کی ہوتا ہے نہ نضج تام سے بخلاف استوا کے
سواے نضج کے نہین ہو سکتا ہی اور قرشی نے بیچ شرح کی لکہا کہ یہ بحث واہی اسلیئے کہ منحصر ہونا استوا کا

بیچ نضج کی صادق نہین ہے اسواسطے کہ استوا کبھی رسوب مذموم مین پایا جاتا ہے بدون اختلاف
کی اور استواے مذکور بھی لامحالہ مذموم ہے اسلیے کہ جو چیز بیچ مذموم کی مذموم ہے پس حصول استوا کا مخصوص
نضج سے نہین ہے اور دال ہونا اوسکا اوپر نضج کے غیر ثابت ہے اور اگر کہین کہ کلام بیچ رسوب
محمود کے ہے پس مذموم ہونا استواے رسوب مذموم کا مطلب مین حرج نہین کرتا ہے تو کہینگے
کہ اگر ایسا ہے سفیدی کہ محافظت فضول سے ساتھ ریح کے ہوتی ہے بھی رسوب محمود اصل مین
رکھتا ہے کما لا یخفی پس بیچ زیادتی استوا کی ہوگی پس نظر توفیق کی بیچ دونو کلام کے کہتا ہے
کہ معلوم کرین کہ رسوب طبیعی دو طرح ہے ایک وہ کہ فضول ہضم سے ہو دوسرا وہ کہ فضول بن
اخلاط سے کہ مندفع ہوتی ہین نضج سے ہو پس بیچ فضول اخلاطی کی لامحالہ استواے رسوب کا دال نضج
اوپر نضج کی رنگ سے اسواسطے کہ استوا کو تاثیر بیچ آسان ہونی دفع کی کہ جو نضج فضول سے مقصود ہے اور ایسا
رنگ نہین ہے اور بیچ فضول ہضمی کے رنگ دال زیادہ ہے اوپر نضج کے استواسے کہ نضج غذا کا بیچ
استحالہ کی قریب ہونا متشابہ اعضا کا ہے ازروے قوام اور رنگ کی اور بیچ سہولت نکلنی فضول مذکور کے
استوا کو اعتبار بہت نہین ہے بسبب تصغیر اجزا کے تشبیہ رسوب محمود کو تعریف اور اوصاف اوسکے
بیان ہوے کبھی مشابہ ہوتا ہے بیپ رقیق کے اور بلغم خام کے پس فرق درمیان ہر ایک
دونون کے اور رسوب مذکور کے اور درمیان اون دونون کے جدا جدا کیا جاتا ہے لیکن فرق
درمیان مدہ اور رسوب موصوف کی تین وجہ سے کر سکتے ہین ایک وہ کہ بیپ منتن ہوتا ہے
بخلاف رسوب کی دوسرا وہ کہ مدہ غلیظ القوام ہوتا ہے نسبت رسوب کی تیسرا وہ کہ مدہ ثقیل زیادہ
رسوب سے ہوتا ہے اور فرق بیچ خام اور رسوب کے بھی تین وجہ سے کرتے ہین ایک وہ کہ خام شدید
الاندماج ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے اختلاط اجزا اور شدت اندماج کا غیر متفرق اوسکے سے اور غیر اجتماع
اوسکا بعد تفرق کی اور دوسرا اور تیسرا وہی ہے کہ بیچ مدہ کی گذرا ہے یعنے خلط قوام اور ثقل اسلیے کہ
رسوب مذکور لامحالہ لطیف ہوتا ہے اور غلیظ القوام نہین ہوتا لیکن فرق بیچ مدہ کے اور خام کے
دو طرح سے کرتے ہین ایک وہ کہ مدہ منتن ہوتا ہے بخلاف خام کی مگر وہ کہ عفن ہو کہ اس صورت مین خام بھی منتن ہوتا ہے
لیکن رنگ اوسکا بھی مائل بسفیدی ہوتا ہے پس دونو علیحدہ ہوے دوسرا وہ کہ خام مندمج الاجزا ہوتا ہے
اور متعسر التفرق بخلاف مدہ کے اور پوشیدہ نرہے کہ حصول رسوب طبیعی کا کہ دریے اوسکے بیان کے

ہم ہین مگر گذرا کہ وہ وجہ سے باہر نہین ہے یا فضلہ ہضمون سے ہے یا فضلہ اخلاط مندفعہ بعد نضج
سے ہے پس جو فضلہ ہضمون سے ہو وہ عام ہے اور بیچ ہر حال کی لازم الحصول ہی صحت مین ہو یا
مرض مین مادی ہو یا غیر مادی اور جو فضلہ اخلاط سے ہو استدلال وسکا مطلوب نہین ہی مگر
بیچ امراض مادی کی اسلیے کہ بہت امراض غیر مادی ہین کہ ہرگز اون مین رسوب نہین ہوتا ہے
مانند دق بسیط کے اور بھی بیچ حالت صحت کی محمود اس وجوب کا لازم نہین ہی اسواسطے کہ
بیچ صحت کی ہونا خلط زائد کا بیچ عروق کی اور کم ہونا اوسکا نضج ہو کر واجب نہین ہی بخلاف
اوس مریض کے کہ مرض اوسکا مواد ردیہ سے اور احتباس وسکا بیچ رگون کی ہو کہ اگر وہ نضج
نہ پاوے اور نہ نکلے دلیل فساد کا ہے اور نکلنا اوسکا محمود ہے اسواسطے کہ نشان پکنی مادہ موذی
کا ہے اور معلوم کرین کہ بیچ بول لاغرون کی اور اہل ریاضت کی اور اون لوگون کی مشقتین متعب
کرتے ہین رسوب کمتر ہوتا ہے خصوصًا رسوب راسب بخلاف فربہون کی اور آرام سے بیٹھنے والون
کی کہ رسوب انہین کمتر ہوتا ہے لہذا کہا ہے کہ بہت ہوتا ہے کہ بیمار لاغر ہو اور بیماری اوسکی منقطع
ہو اور ہرگز رسوب فضول خلطی اوسکے بول مین ظاہر نہین ہوتے اور اسی طرح بہت ہوتا ہے
کہ اگرچہ رسوب قلیل ظاہر ہو لیکن راسب اور متسفل نہووے بلکہ طافی یا معلق ہووے اور قرشی نے
لکھا کہ نحافت یعنی لاغری دو طرح ہے ایک وہ کہ خون تیز ہو اور طبیعت اوسکو مکروہ جانے اور غذا
مین خرچ نہ کری پس اگرچہ خون بہت بیچ عروق کی مخزون ہو لیکن آدمی دبلا ہوتا ہی اور ایسی لاغری مین رسوب
بیچ بول کی اکثر ہوتا ہے بسبب کثرت فضول کی دوسرا وہ کہ خون بیچ بدن کی قلت قبول کری اور اس
سبب سی بدن لاغر ہو اور قلت رسوب کی اور عدم اوسکا کہ مذکور ہوا مخصوص اوس لاغری سے ہی کہ بسبب
یبس مزاج کی اور قلت رطوبات کے ہوتا ہی اور امتیاز بیچ رسوب فضول ہضمی کی اور فضول خلطی کے
ظاہر ہے کہ رسوب ہضمی بطور لزوم کی ظاہر ہوتا ہے اور اوپر ایک طور کے ہوتا ہے اکثر امر مین خصوصًا
وقت صحت کی بخلاف رسوب خلطی کی کہ موافق خامی اور نضج خلط کی احوال اوسکا مختلف ہوتا ہے
اور بیچ ابتدا کے نہین ہوتا ہے اور بعد کئی دن کے ظاہر ہوتا ہی موافق
مادی کی طبیعی ہو یا غیر طبیعی جو بیان اقسام رسوب طبیعی سی ہم فارغ ہوئے بیان کرتے ہین غیر طبیعی کو جیسا کہ نفیس نے
لکہا کہ واما غیر الطبیعی فینقسم الی خراطی و دشیشی و دسمی و مدی و مخاطی و شعری و خمیری و رملی و رمادی و علقی و دموی

لیکن رسوب غیر طبیعی کی تعریف اوسکی ضد طبیعی سے معلوم ہوئی منقسم ہوتا ہے طرف خراطی وغیرہ کی اور ہر ایک جدا جدا
مذکور ہوتی ہیں اوپر قول الف کی اور فائدہ حصر رسوب کا اقسام معدودہ میں جس طور سے کہ قرشی نے لکھا ہے بعد
ذکر کرنے اوسکے اقسام کی علحدہ ہم کہتے ہیں انشاء اللہ تعالی اما الخراطی فہو شبیہ بالقشور لیکن رسوب خراطی
پس وہ مشابہ ہوتا ہے قشروں سے یعنی چھلکوں سے قمنہ صفائح بعض پس ایک قسم اوس سے چھلکی چوڑی رقیق الجرم
سپید رنگ ہیں ویدل علی انجراد المثانۃ اور دلالت کرتا ہے اوپر خراش مثانہ کی اسلیے کہ صفائح سفید حاصل
نہیں ہوتی مگر سفید عضو سے اور اعضای بول عضو سفید سوای مثانہ اور عروق کی نہیں ہے اور اس سبب سے
کہ جرم ان عروق کا کشادہ زائد ہے تقشر اوسکے سے صفائح حاصل نہیں ہوتی ہیں پس بالضرور چاہیے کہ مثانی سے
ہوں اور جو جرم مثانی کا رقیق پیدا کیا گیا ہے لازم ہے کہ صفائح مذکور تنگ اور ہلکی زیادہ ہوویں سخین ومنہ
صفائح لحمی حمر اور ایک قسم اوس سے چھلکی چوڑی ہوتی سرخ رنگ ہیں ویدل علی انجراد الکلیتین اور دلالت کرتا ہے
یہ اوپر خراش گردے کی اسلیے کہ بیچ اعضای بول کی وہ عضو کہ اوس سے ایسی چھلکی سخین نکلیں سوا سے
گردوں کی نہیں ہے ومنہ کمد اللون اور ایک قسم اوس سے صفائحی کمد رنگ ہے ویدل علی انجراد الاعضاء الاصلیۃ
اور دلالت کرتا ہے اوپر خراش اعضای اصلی کی غیر اعضای بول کی ہیں اور ہونا اوسکا اعضای اصلی سے
اس سبب سے ہے کہ مانند اس رسوب کے گوشت اور چربی سے نہیں ہو سکتا ہے اسلیے کہ یہ نرم ہیں اور تقشر عضو
سے صفائح ظاہر نہیں ہوتے اور قید غیر اعضای بول کی اسلیے ہمنے کی ہے کہ بیچ اعضای بول کے
کوئی عضو ایسا نہیں ہے کہ اس رنگ کا ہوا ور کبھی ان اعضا میں اور مخرج میں مسافت دراز نہیں ہے کہ کدورت
بیچ انکی اجزاے مستحرجہ کی ممکن الحصول ہو پس بالضرور چاہیے کہ رسوب کمد اور اوکن اعضای اصلیہ بعیدہ سے ہوں
اگرچہ رنگ اوسکا تابع رنگ عضو کا نہیں ہے اسلیے کہ بیچ بدن کی کوئی عضو اس رنگ کا پیدا نہیں ہوا لیکن اس
سبب سے کہ رسوب کو اعضای بعیدہ سے آتے ہے بسبب طول مسافت کی متغیر ہو کر کدورت اوس میں
ہو جاتی ہے انتباہ کیفیت حصول رسوب کی صفائح کی اعضا سے دو طور پر ہے ایک وہ کہ جیسے جلد میں جرب
ہوتی ہے اور چھلکی اوس سے نکلتی ہیں بیچ سطوح اعضا کی بھی بسبب پیدا ہونے کوئی چیز جرب پیدا کرنے
والی کی تقشر ہوتا ہے اور جدا ہو کر ساتھ بول کی نکلتی ہیں دوسرا وہ کہ بیچ اعضای مذکور کی قرحہ یا اکل ہووے
اوسکی جرم سے قشر صفائحی نکلیں آگاہ ہو پوشیدہ نرہے کہ رسوب خراطی کمد اور اوکن ادھی زیادہ اقسام رسوب سے ہے اسلیے
کہ نکلنا اوسکا اعضای اصلیہ بعیدہ سے ہے مانند عروق اور رباطات کی بلکہ ہڈیوں کی اور شک نہیں ہے کہ

جرم اعضاے مذکورہ کا قوام متین رکھتا ہے جب تک سبب قوی نہو تفرق بیچ اجزا کی نہیں ہوتا ہے
اور سبب قوت والا علت زیادتی آفت کا ہوتا ہے بخلاف صفائح کی کہ مثانہ اور گردہ سے آتی ہیں
شدید الایلام نہیں ہیں اسلیے کہ جو بیچ مجرے فضول کے واقع ہے حصول خراش کا ان میں محتاج سبب قوی کا
نہیں ہے اور اگرچہ یہ کبھی بسبب ہمیشہ وارد ہونے مواد کے مزمن ہوتا ہے لیکن کم مہلک ہوتا ہے
اور اس تحریر سے جو قرشی نے اس جگہہ اوپر قول شیخ کی اعتراض کیا ہے رفع ہوتی ہے اور قول
مذکور بیچ کہ صفائح کہ صفائح ابیض اور احمر سے ایذا دہ ہے اور پوشیدہ نرہے کہ جو اطبا نے کہا ہے کہ صفائح
ابیض اور احمر سے نفرت کمتر ظاہر ہوتی ہے بلکہ اکثر فسے مثانہ اور گردہ پاک ہوتا ہے مراد اس سے
وہ صفائح ہے کہ قرحہ اور تاکل سے نہ ہوا ہو اور اس توجیہ سے وہ نقض کہ قرشی نے ذکر کیا رفع ہوتی
ہے ومنہ اجزاء صغار حمر تسمی کرسنیۃ اور ایک قسم خراطی سے رسوب متصغر الاجزا سرخ رنگ ہے سے
ہے کرسنی اور کرسنہ ایک دانہ ہے مشہور غلہ سے کہ فارسی میں اوسکو مشنگ کہتے ہیں ویدل علی احتراق فی
اجزاء الکبد والکلیۃ اور دلالت کرتا ہے کرسنی اوپر احتراق کی اجزاے جگر اور گردہ میں واقع ہوا ہے اسلیے
کہ بیچ اعضاے اصلیہ کی کوئی عضو کہ اس رنگ کا ہو سواے ان دو عضو کی اور دل کے نہیں ہے اور ایسے عضو
کہ تفرق اتصال اس کا مہلک ہو اور قبل اسکی کہ اجزا اوسکے بول میں نکلیں کام آخر ہوتا ہے ہونا رسوب مذکور کا
سواے جگر اور گردہ کے ممکن نہیں ہے اور حصر پیدایش اس رسوب کی اعضاے اصلی سے اس سبب سے ہے
کہ بیچ اعضاے غیر اصلی کے سواے گوشت کی کوئی عضو سرخ نہیں ہے اور رسوب کہ گوشت سے
ہوتا ہے بسبب نرمی اور تحلل عضو لحمی ہوتا ہے نہ کرسنی اور چاہیے جاننا کہ جو ماتن نے کہا ہے دلالت کرتی
کرسنی ہے اوپر احتراق اجزاے جگر اور گردہ کی باعتبار اکثر کی ہے ورنہ احتراق خون سے بیچ جگر کی بھی رسوب کرسنی ہوتا ہے اور
فرق درمیان ان دونوں کے کہا جاوے گا آپ جانیں کہ بیچ ہونے رسوب کرسنی کے ہونسے دو چیز شرط
ہیں ایک احتراق دوسرا محترق ہونا بیچ جگر کے قید احتراق کی اسواسطے ہے کہ اگر انعقاد دم کا انجماد سے
ہو شدید السواد ہوتا ہے بسبب شدت تکاثف کی اور انعقاد خون کا خالی نہیں ہے اسلیے کہ یا بسبب
جمود کے ہو یا بسبب احتراق کے اور جو جمود کی لائق کرسنی ہونے رسوب کے نہیں ہو سکتا ہے
احتراق متحقق ہوگا لیکن قید احتراق خون کی بیچ جگر کے اسلیے ہے کہ جو خون سوا ہے
کبد کے اور جگہہ جلتا ہے وہ بھی شدید السواد ہوتا ہے اور وجہ سیاہ ہونے خون کی جب قوت

سوامی کبد کے احتراق ہوا اور وجہ نہ سیاہ ہونے خون کی اوس تقدیر پر کہ بیچ جگر کے احتراق ہو
یہ ہے کہ خون جب تک بیچ جگر کے ہے کثیر المائیت ہوتا ہے اور اس سبب سے سرخی اوسکی
قریب زیادہ زردی سے ہوتی ہے اور یہان جو اوسکو احتراق پہونچتا ہے سیاہی اوسکی شدید نہین
ہوتی بلکہ مائل بسرخی ہوتی ہے جیسے صفرا کہ جب جلتا ہے سرخ ہوتا ہے نہ سیاہ اور فرق درمیان تینون قسم کی سرخی
کے یہ ہے کہ جو گردے سے ہو شدید الانفصال ہوتا ہے اور کثیر اللحمیت بخلاف اوسکے کہ کبدی یا احتراق
خون سے بیچ کبد کے ہو کہ شدید الانفصال اور کثیر اللحمیت نہین ہوتا ہے بلکہ قابل زیادہ ہوتا ہے واسطے
ریزہ ریزہ ہونے کے نہایت یہ ہے کہ دموی سہل التفتت ہو نسبت کبدی کی اور اسی سی فرق کہا جاتا
ہے درمیان دونون کی اور بھی دموی قابل تحلیل اور اضمحلال کی ہے بخلاف کبدی کے اور جاننا
کہ کبدی بہ نسبت اوسکی کہ گردے سے ہو مائل بسیاہی ہوتا ہے البتہ لیکن حال اوسکا کہ گردی سے
آتا ہے مختلف ہوتا ہے کبھی شدید القرب زردی سے ہوتا ہے نزدیک بہت ہونے احتراق کے
اور کبھی شدید القرب زردی سے نہین ہوتا نزدیک زیادتی احتراق کی ومنہ اجزاء صغار لا حمرۃ
لہا قسمی تخالیگا اور ایک قسم خراطی ہے وہ رسوب ہے کہ مستصغر الاجزا ہون اور سرخی اونمین نہو
یہ مسمی نخالی ہے ویدل علے جرب المثانۃ اور دلالت کرتا ہے نخالی اوپر جرب مثانے کے
اور مؤلف نے بسبب کثرت اوسکے پیدا ہونے کے اس سی اوپر اسی کی قصر کیا ورنہ ذوبان اعضاے
اصلی سے کہ سفید ہین مانند مثانے اور عروق وغیرہ کی بھی رسوب نخالی آتا ہی اور اسی طرح قروح
مثانہ سے اور قروح عروق سے بھی ظاہر ہوتا ہے اور فرق درمیان دونون کی کہا جاتا ہے
اور قید ذوبان اعضاے اصلی کی ساتھ سفیدی کی اسلیے کیا ہے کہ رسوب مذکور اعضای اصلی سے
کہ سفید نہین ہین نہین ہو سکتا بسبب عدم مشابہت کے اور گوشت سے بدستور پیدا
نہین ہو سکتا اوس سبب سی کہ مذکور ہو چکا اور چربی سے بھی بسبب عدم حصول رسوب
قشوری کے اوس سی اور اسی طرح رطوبات ثانیہ سی بھی پیدایش اوسکی غیر ممکن ہی لیکن اون گوشت سے
بسبب عدم مشابہت کی اور بلغم اور رطوبات ثانیہ سی بسبب اسکی کہ رسوب حاصل کیا گیا اسے نسبے کثیر التحتن
ہوتا ہی نہایت اور ہرگز مشابہت نخالہ سے نہین رکھتا ہی اور فرق بیچ نخالی مثانی وغیرہ کی کئی طرح ہی ایک وہ کہ
جگہ اصل تعضیٰ کا مثانی کو لازم ہی دوسرا وہ کہ مثانی بدون نتن شدید کی نہین ہوتا تیسرا وہ کہ مثانی ساتھ مدہ

اور نضیج کے ہوتا ہے بطور دوام کے خواہ قرحہ سے ہو خواہ حرارت سے اور اگرچہ بیچ غیر مثانی کے
ساتھ مدہ اور نضیج کی ہوتا ہے لیکن دائم نہین ہوتا اسلیے کہ وہ قرحہ کہ بیچ عضو بعید کے آلات بول سے
ہو اکثر یہی کہ طبیعت اوسکی مدہ کو منہج بول سے دور نہین کرتی اور اگر کرے اکثر یہی کہ نزدیک
بحران کے کرتی ہے فقط بخلاف قرحہ مثانہ کے اور قرحہ عروق متصلہ مثانی کے کہ مدہ وہان سے
ہمیشہ نکلتا ہے چوتہا وہ کہ جو مثانی سے ہو یا عروق مجاورہ مثانے سے مانند براج کی اکثر یہ ہے
کہ بول وسمین نضیج ہوتا ہے بسبب سلامت ہونی کبد کی بخلاف اوسکے کہ جو اعضائی بعیدہ سے ہو
کہ اغلب ہے نسبت اوسکے مزاج کبد کا بھی فاسد ہوتا ہے اور انجذاب دم کا اوس سے بجانب
اعضا کی کما ینبغی نہین ہوتا ہے اور اس سبب سی تمیز مائیت کی کامل نہین ہوتی اور بول غیر
نضیج آتا ہے مانند غسالی کی پانچوان وہ کہ غیر مثانہ سے آوے یعنے اور اعضا سے کہ آلات
بول سے بعید اور قابل ہین حاصل ہونے رسوب مذکور کو پس التہاب شدید اسمین لازم ہے
بشرطیکہ سبب اوسکا ذوبان ہو چہٹا وہ کہ نخالی مثانی سفید صرف ہوتا ہی بخلاف اوسکی کہ اعضائے
بعیدہ سی آوی اسلیے کہ رنگ اوسکا بیچ مسافت طویل کی متغیر ہوتا ہے اور طرف کدورت کی میل کرتا ہے

واما الثفلیشی فھو شبیہ بالرنج الاحمر لیکن سوب وشیسی میں مشابہ ہی زرنیخ سرخ کی وسیمی سویقیا ایضاً اور نام
رکہا جاتا ہی ثفلیشی سویقی بھی یدل علی احتراق الدم او ذوبان الاعضاء او جرب المثانہ اور دلالت کرتا ہے
ثفلیشی اوپر احتراق خون کی یا گھلنی اعضا کی یا جرب مثانی کی مؤلف علیہ الرحمہ نے بیچ بیان رنگ اس رسوب
کی اوپر سرخی کی قصر کیا بسبب کثرت وقوع کی لیکن ہم مفصل ذکر کرتے ہین پہلی جانین کہ ثفلیش اور نزدن
دقیق کی اوس آٹی کو کہتی ہین کہ مغز اوس سی نکال لیا ہو اور کہا ہے لوگون نی کہ بیچ سویق شعیر کی اجزائے
بڑے کہ خوب پیسے نہون اوسکو ثفلیش کہتی ہین بالجملہ رسوب ثفلیشی بیچ عرض کی مانند نخالی کے
ہوتی ہین اور بیچ ثخن کی بہت غلیظ زیادہ اوس سے یہان تک کہ ثخن اوسکا قریب عرض کی ہوتا ہے
لیکن باعتبار رنگ کے کئی قسم ہوتا ہے ایک وہ کہ سفید خالص ہو اور یہ نہین ہوتا مگر اعضا ہی بول سی کہ سفید
ہین مانند مثانے اور براج کے کہ نزدیک وقوع آفت کی انمین رسوب مذکور نکلتا ہے کبھی بطریق قلت کے
اور وجہ قلت کی یہ ہے کہ جرم مثانہ کا اور براج اسقدر غلیظ نہین ہین کہ رسوب ہوئی اوس سی پیدا ہون مگر
یہ کہ مثانہ بہت جاوی بسبب خباثت مادی جرب کی سو یہ نادر ہی دوسرا یہ کہ سفید مائل بکدورت ہو اور یہ

اعضائی اصلی سے کہ سفید اور تھر بول سے بعید ہین ہوتا ہے بسبب انجراد کی یا ذوبان اعضائی
مذکور کے اور وجہ کدورت کی نخالی مین معلوم ہوئی ہے تیسرا یہ کہ سرخ ہو اور یہ کثیر الوقوع ہے
اور احتراق خون سے ہوتا ہے یا تقشر کبد اور کلیہ سے پس اگر خون جگر مین محترق ہوا تو کل سیاہی
نہوگی سرخی اوسکی اور اگر غیر کبد مین محترق ہوا مائل بسیاہی ہوگا اور وجہ اسکی کرسنی مین مذکور ہوئی
ہے اور جسکی سیاہی غالب زیادہ ہو احتراق خون طحال سے ہے اسواسطے کہ وہ خون بہت سیاہ
ہے اور جو کبد اور گردے سے ہو بہت سیاہ نہین ہوتا ہے اور فرق بیچ اوس رسوب کی کہ کبد اور
گردے سے آتا ہے یا خون محترق سے بیچ کرسنی کی مفصل کہا گیا انتباہ بقراط نے کہا کہ جس وقت
ثقل راسب بیچ بول کی مشابہ بڑے اجزاے سویق کے ہو ردی ہوتا ہے اور اوس سے بھی
جو مشابہ صفائح کے ہو یا رقیق سفید ردی ہوتا ہے اور ایمین سے جو مشابہ نخالی کی ہو ردی ہے
اور قرشی نے لکھا کہ مین نے بہت دیکھا رسوب سویقی کو بیچ مرض کی بدون اسکی کہ اعضا مین آفت ہو
مگر وہ مرض طول ہوتا ہے پس مین نے جانا کہ رسوب شیشی اور سویقی رطوبات غلیظ سے ہے کہ طبیعت قادر نہو
اوپر اوسکی نضج کی بلکہ دفع کیا ہو اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کبھی پیدا ہوتا ہے لہذا کہتا ہے کہ یہ نوع سویقی نزدیک میرے
نسبت صفائحی کی قلیل الرداءت ہے وقال بقراط من کان لہ حمی وکان یرسب فی بولہ شیٔ شبیہ بالسویق
الجریش فذلک یدل علی ان مرضہ یطول اور صاحب ذخیرہ نے لکھا کہ جس وقت سویقی مانند دانے ارزن کی ہو
سبب اوسکا پگھلنا اور رنگ نارنگون کا ہے اور جو مانند رنگ سوہان کی ہو ہڈیون کی پگھلنے اور گردے سے ہوتا ہے اور سفید
اور رنگین ہوتا ہے یا اعجز اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ یہ نہین ہوسکتا اسلیے کہ ہر رگ اور ہڈی سخت زیادہ
ہے گوشت سے اور قوت اور حرارت بدن کی اگر اوس حد تک نہین ہے کہ رگ اور ہڈی کو پگھلادے پس گوشت
دل کا پگھلنے مین اولے تر ہوتا ہے ان سے اور حرارت اوس حد تک پہنچی کہ دل کی گوشت کو پگھلادے موت قبل
پگھلنے دل کی آویگی اما اللحمی فسببہ سبب الکرسنی لیکن رسوب لحمی سبب اوسکا سبب کرسنی ہے پوشیدہ نہ رہے
کہ رسوب لحمی اگرچہ بیچ حمرت کی ساتھ کرسنی کی مشارکت رکھتا ہے لیکن بیچ شکل کی علحدہ ہے اسلیے کہ صغر مقدار
کرسنی کا قریب گولاہٹ کی ہوتا ہے بخلاف لحمی کی کہ ایسا نہین ہوتا اور حدوث اس رسوب کا بھی دو وجہ سے
باہر نہین ہے ایک وہ کہ اعضا سے ہو اصلی ہون اعضا یا غیر اصلی دوسرا وہ کہ رطوبات سے نکلی لیکن اعضا ہی کی
جو قابل سکی ہین کہ رسوب اونسے پیدا ہوسکتا کلیہ اور کبد سے نہ ہوا ہوگی اور وجہ اسکی وہ ہے کہ

بیچ کرسنی کے بیان ہوچکا اور اعضای غیر اصلی سے قابل پیدائش اس رسوب کی وہ چیز ہو کہ قریب العہد پیدائش سے ہوا ور نزدیک وقوع ذوبان کے اوسمین ساتھ بول کی نکل آویگی بخلاف گوشت بستہ کے کہ جسوقت ذوبان اوس مین واقع ہو جو چیز کہ موجب رسوب کی ہوتی ہی دفع ہونا اوسکے اجزاے منفصلہ کا طرف خارج بدن کے ہوتا ہی اسلیے کہ خارج بدن اقرب ہی اور معلوم ہو کہ چربی بھی قابل پیدائش رسوب مذکور کے نہین ہے بسبب منافت رنگ کی اور پوشیدہ نہین ہے کہ رطوبات سے سوای خون کی لیاقت پیدا کرنے اس رسوب کی اور کوئی نہین رکھتا ہے لیکن ایسا کہ مین مجھتا ہوا اور وجہ پیدا ہونی رسوب لحمی کی اور رطوبات سے اور خون سی بھی اگر غیر کیسہ مین محترق ہوا اوس کلام سے کہ بیچ کرسنی کی گذرا ہے ظاہر ہے اور جانتے کہ پیدائش رسوب لحمی کی کلیہ سے اکثر ہے بسبب قرب مسافت کے کہ جلد ہونی ہونے کو تہ پہونچاوے اسلیے کہ جو جگر سے ہو یا خون سے موصوف اوسکا اکثر امر بین صغیرا و کرسنی ہوتا ہے بسبب قبول کرنے تفتت کے مسافت طویلہ بیچ واما الدسمی فیدل علی الذوبان لیکن دسمی والا کبھی اوپر پگھلنے اعضاے غیر اصلی کی اور لحم او شحم او رسمین مین جانین کہ بدن مین سواے ان تینون عضو کے اور عضو قابل اسکے نہین ہے کہ رسوب مذکور اوس سے پیدا ہوا ور طریق اوسکے حاصل ہونیکا یون ہے کہ تھوڑا اوسسے پگھلتا ہے اور ساتھ بول کے مثانے مین آتا ہے اور اسجگہ بعد نکلنے کے قارورہ مین بھی بستہ ہوجاتا ہے بعد مفارقت حرارت بدنی کی اور مائیت سے متمیز ہوتا ہے اسلیے کہ اگر منعقد نہوا و رمائیت سے جدا محسوس نہو اوسکو رسوب نہین کہتے بلکہ دسومت اور دہنیت کہتے ہین پوشیدہ نہ ہے کہ ذوبان شحم کا آسان زیادہ ہے ذوبان لحم سی اسلیے گوشت بسبب سختی کے نہین پگھلتا ہی مگر بسبب قوی سی اور فرق بیچ ذوبان لحم کے اور غیر اوسکے کہ سمین و رشحم ہووہ ہے کہ ذوبان لحمی مائل بزردی اور براقی کی ہوتا ہے بسبب ذوبان شحمی اور سمینی کی او رمشابہ ہوتا ہے ساتھ روغن زیتون کے یا ساتھ پانی سونے کے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ رسوب شحمی کہ مشابہ زیت کی ہو نشان ذوبان کا ہی او ر یہہ نہین ہوتا ہے مگر ذوبان لحم سے اور لحم نہین پگھلتا مگر سبب قوی سے لیکن ذوبان شحمی اور سمینی ایک چیز ہین ان مین فرق نہین ہے فائدہ ذوبان کہ کثیر المقدار ہو مکان قریب سی ہوتا ہی لامحالہ اسلیے کہ جو اعضاے بعید سے اعضاے بول مین آوے اگرچہ اصل مین بہت ہو لیکن بسبب متفرق ہونے کے بیچ بدن کے بیچ مسافت مطولہ کی ساتھ بول کے نہین نکلتا مگر تھوڑا اور بھی رسوب

وسمی کہ بڑی ہوں عضو قریب سے ہوتے ہیں البتہ اور جو چھوٹے ہوں اعضاے بعید سے ہوتے ہیں اکثر امر میں اسواسطے کہ بیچ طول مسافت کے چھوٹے ہو جاتے ہیں اور درمیان کبد اور مخرج بول کے وہ عضو کہ اوسمیں لحم اور شحم ہو اور رسوب وسمی اوس سے پیدا ہوں سواے گردے کے نہیں ہے پس اقرب ترین اعضا میں مخرج بول سے یہی ہوتا ہے لہذا کہا ہے لوگوں نے کہ جسوقت بیچ بول کے ٹکڑا سفید ظاہر ہو مقدار دانے انار کے دلیل ذوبان شحم کلیہ کا ہوتا ہے اور اگر کہیں کہ شحم اوپر گردے کی طرف خارج سے ہے اور مجری طرف داخل سے کے پس نفوذ اس قدر بڑے ٹکڑے کا کیونکر ممکن ہے اوسکے مجری میں جواب یہ ہے کہ نفوذ ٹکڑے بستہ کا خارج کلیہ سے اوسکے باطن میں لامحالہ محال ہے لیکن کیفیت یہ ہے کہ شحم مذکور جب پگھلتی ہے دردی ہوتی ہے اس طرح کہ اپنے ملاقی کو تکلیف دیتی ہے پس طبیعت اوسکو بحکم اپنے خالق کے جرم گردے سے طرف مجری بول کے دفع کرتی ہے تو نکل جاوے پس چربی پگھلی جب مثانے میں آتی ہے بسبب برودت مکان کے بستہ اور غلیظ ہوتی ہے اوس شکل پر کہ کہا گیا اور اگر کہیں کہ حصر اوسکے انجماد و مقدار دانے انار کے کیونکر ہے اس سے بڑا کیوں نہیں ہوتا ہم کہیں گے کہ ممکن ہے لیکن اکثر یہی ہے اسلیے کہ گردے سے شحم پگھلی تھوڑی مثانے میں آتی ہے بطور رشح کے اور جسقدر کہ پہونچی بستہ ہوئی پس پیدا ہوتا ٹکڑے بہت بڑے کا اوس سے بعید ہے سوال دسومت کہ اعضائے وسمہ ثلثہ سے بول میں آتی ہے بعضی اوس سے منعقد ہوتی ہے وہو الرسوب اور بعضی منعقد نہیں ہوتی بلکہ ویسی پگھل کر ساتھ بول کے رہکر اوسکو چکنا کرتی ہے وجہ انعقاد بعضی کی اور نہ منعقد ہونے بعضے کی کیا ہے جواب ذوبان دو طرح ہوتا ہے ایک وہ کہ مفرط ہو اور حرارت غنا کرے اور اس سبب سے ارضیت غالب آوے اور یہ مادہ پگھلا ہوے کے اور جو اسانی منجمد ہوتا ہے بسبب کثافت کے کہ اوسکو لازم ہے آسانی انجماد کی دوسرا یہ کہ ذوبان قوی ہو رطوبات فانی ہوں وہ رطوبات جبتک کہ قوی ہو منعقد نہیں ہوتی لہذا بیچ قارورہ کے پگھلی ساتھ بول کے ملی ہوئی ہوتی ہے بدون تفرق کے اور یہی اسکی کمتر ہے بنسبت اول کی لہذا کہا ہے لوگوں نے کہ الرسوب الدسمی اردی من الرسوب الدسمی وارما المدی فیدل علی انفجار قرحۃ لیکن رسوب مدی یعنی ریمی دلالت کرتا ہے اوپر پھٹنے قرحہ کی نضج ورم سے ہوتا نضج جراحت سے اور بیچ باطن کی جس جگہ کہ ورم ہو اور پختہ ہو اکثر وہ ہے کہ جو پھٹتی ہیں طرف اوس راہ کی کہ اقرب اور سہل ہے بیچ نکلنے کے میل کرتی اور وہاں سے نکلی لہذا حصول ریم کا بیچ بول کے زیادہ اور ادام آلات بول سے

ہوتا ہے یا اونکے زخمون سے پس اگر ساتھ رسوب مدی کے بول نضیج ہو یعنے رسوب راست مجموع ہو جانا چاہئے کہ
مقام مدہ کا بیشک آلات بول کا ہی خصوصا مثانہ اسلیے کہ نضیج بول کا اونکے مافوق سے تعلق رکھتا ہے
اور جانین کہ رطوبات خام کو کہ بول مین نکلتی ہین ساتھ پیپ کے کہ بول مین آتا ہے مشابہت ہوتی ہے
اور فرق اونمین یہ ہے کہ ریم موٹا ہوتا ہے اور آسانی سے آپس سے جدا ہوتا ہے اور بہر بلجاتا ہے اور پہلے
آثار ورم اور انفجار کے گواہی دیتے ہین اور جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ ریم صاحب نضیج ہوتا ہے
اور اس سبب سے راسب نہین ہوتا اور ساتھ بول کے بدون تمیز کے ملا ہوتا ہے اور رسوب بول مانند دودھ
کے سفید اور غلیظ القوام ہوتا ہے واما المخاطی فیدل علی خلط غلیظ خام لیکن رسوب مخاطی پس وہ
دلالت کرتا ہے اوپر خلط غلیظ خام کے اور مخاط اوس بلغم کو کہتے ہین کہ قوام اوسکا ہموار او رمائل نضج
نطیر اوسکا بلغم ناک کا ہے اور رسوب مخاطی تین طرح سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ مادہ بلغم کا بدن مین
زیادہ ہوا ور ساتھ بول کے نکلے دوسرا وہ کہ قریب مخرج بول کے مرض بلغمی ہو پس طبیعت اوسکی
مادہ کو اسطرف دفع کرے بطریق بحران کے جیسے وجع النسا اور مفاصل اور اوجاع ورک کے
اکثر واقع ہوتا ہے تیسرا وہ کہ مزاج گردے کا شدید البرودت ہو اور اس سبب سے بلغم اوسمین زیادہ
پیدا ہو اور یہ نوع کمتر ہوتا ہے اسلیے کہ جو غذا گردون کو پہونچتی ہے جگر سے ہضم ہو کر آتی ہے اور
ایسی غذا مین بلغم کم ہوتا ہے پس سردی مزاج گردے کی اگرچہ پیدا کرنے والی بلغم کی ہو سکتی ہے
لیکن بلغم کثیر اوس سے بغیر ممکن الحصول ہے اور فرق درمیان ان تینون نوع کے لازم ہونے امتلا سے بیچ
تمام بدن کے امتلاہی ہین اور ظاہر ہونے آفات سے اور تقدم آثار نضج سے بحرانی ہین اور موجود ہونے
سو مزاج بارد گردے سے کلیہ مین جو ظاہر تر ہے بیان نہین کیا اور رسوب مخاطی کثیر المقدار بیچ آخر نقرس
اور اوجاع مفاصل کی دلیل نیک ہے اسلیے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے واما الشعری فسببہ انعقاد رطوبۃ مستطیلۃ
لیکن رسوب شعری یعنے مانند بال کی بیچ رقت اور طوالت کے پس سبب اوسکا بستہ ہونا رطوبت مستطیلہ کا ہے
یعنے رطوبت لنبائی مین منعقد ہوا ور یہ ایسا ہوتا ہے کہ رطوبت جولانی ہوتی ہے حرارت اوسمین پہونچکر اوسکو
اوسی شکل پر منعقد کرتی ہے اور رسوب شعری اوس سے حاصل ہوتے ہین اور انعقاد اوسکا بہ نسبت انعقاد
حصاة کے نرم زیادہ ہے اسلیے کہ مادہ اسکا بقیاس مادہ حصات کے لطیف زیادہ ہوتا ہے اور حرارت عاقدہ اسکی
بنظر حرارت عاقدہ حصات کے کمتر اور رنگ رسوب شعری کا تابع رنگ مادہ کے ہوتا ہے مثلاً اگر مادہ اوسکا

رسوب مخاطی

رسوب شعری

محاذی خون سے ہو رسوب سرخ ہوگا ورنہ سفید اور تولد اس رسوب کا اکثر گردے میں
ہوتا ہے لیکن مثانی میں ہرگز نہیں ہو سکتا ہے نزدیک جمہور کے بسبب وسعت فضا کے اور
کثرت اجتماع بول کے بخلاف مادے حصات کے اسلیے کہ کثافت ذات کے منعقد ہوتا ہے
اوس میں اور پوشیدہ نہیں ہے کہ شان گردے اور مثانے سے بستہ ہونا رطوبات کا ہے کہ اونکا
جمع ہونا لا یخفے اور اگرچہ بطریق شذوذ کے بیچ بعض اعضا اور کے بھی مانند جگر اور شش کے
منعقد ممکن الحصول ہے لیکن وہ خارج اس بحث سے ہے اسلیے کہ رسوب شعری اونمیں سے
حاصل نہیں ہو سکتے بسبب بعد مسافت کے کہ صغیر ہونا اجزا کا اوسکو لازم ہے اور جاننا چاہیے
کہ طول رسوب مذکور کا کبھی ایک بالشت تک ہوتا ہے اور جالینوس نے کہا کہ اوسے
میں نے دیکھا ہے اور بیچ پیدائش اس قدر رسوب مستطیلہ کے بعضے اس امر میں کہ پیدائش
اوسکی کلیہ میں غیر ممکن ہے اسلیے کہ کلیہ لمبا نہیں ہے پس کہتے ہیں کہ اوپر تقدیر تسلیم کے
گریز نہیں ہے اس امر سے کہ وہ بیچ براانج کے پیدا ہو نہ بیچ دوسرے عضو کے اور قرشی
نے کہا کہ ھذا لیس بشئ اسلیے کہ بیچ براانج کے حرارت عاقدہ نہیں ہے لیکن بیچ خالی ہونے
براانج کے حرارت عاقدہ سے اور بیچ پیدائش رسوب مستطیلہ کے گردے میں کوئی دلیل نہیں کہا اور یہی لکھا ہے کہ گردہ
میں تولد رسوب شعری سفید کا مثانہ سے استبعاد نہیں رکھتا ہے واللہ اعلم واما الخمیری فھو شبیہ لقطع الخمیر
الخمیری
المنقوع لیکن رسوب خمیری پس وہ مشابہ ہے ٹکڑے خمیر کے کہ پانی میں بھگویا ہوا اور جاننا کہ یہ رسوب
غلیظ سفید بدون احتراق کے ہوتا ہے اور پیدائش اسکی دو وجہ سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ بسبب تناول
جیسے استعمال دودھ اور پنیر سے ظاہر ہوتا ہے دوسرا وہ کہ سبب اخلاط کے ہو جیسا [illegible]
اور کہا کہ و یدل علی ضعف المعدۃ و سوء الھضم اور دلالت کرتا ہے رسوب خمیری اوپر ضعیف معدے اور سوء ہضم
اسلیے کہ جو معدہ ضعیف ہو ہضم کیلوس خوب نہیں ہوتا ہے اور جو کیلوس جیسا کہ چاہیے نہ پکا ہو اوسکا احالہ [illegible]
ہوتا ہے پس وہ بول میں نکلتا ہے اوسی کیلوسیت پر اور معلوم ہے کہ معدہ جو ضعیف ہوتا ہے امعا بھی اکثر
الرملی
ضعیف ہوتی ہیں واما الرملی فیدل علی حصاۃ منعقدۃ او فی الانعقاد لیکن رسوب رملی پس وہ دلالت کرتا ہے
اوپر سنگریزہ کے کہ بستہ ہے یا بستہ ہونے میں ہے اور اسکو رملی اس سبب سے کہتے ہیں کہ اجزا سخت ترابی اوسکی
پائے جاتے ہیں اور حصات منعقدہ عام ہے کہ بعد کامل ہونے انعقاد کے تحلیل ہونے لگے یا نہ

قانون میں علامات بول رسوب رملی کے تین لکھتے ہیں ایک وہ کہ سنگ بیچ انعقاد کے ہے دوسرا وہ کہ منعقد ہوا تیسرا وہ کہ بعد انعقاد کے منحل ہوتا ہے لیکن فرق بیچ حالت انعقاد کے اور حالت انحلال کے اس طرح کرتے ہین کہ اگر بول ساتھ رسوب رملی کے رقیق ہو جانین کہ سنگ بیچ حالت بستہ ہونے کے ہے یا بستہ ہو چکا ہے لیکن ابھی طرف انحلال کے میل نہین کیا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غلظت بول کی حالت انعقاد مین طرف انعقاد کے خرچ ہوتی ہے اور بعد انعقاد کے اور قبل انحلال کے بھی اجزاے غلیظ بسبب بند ہونے مجری کے سنگ سے ساتھ بول کے نہین نکل سکتے ہین پس جو رقیق ہے نکلتا ہے اور اگر بول غلیظ ہے جانین کہ طرف انحلال کے میل کیا اور وجہ خثورت اور غلظت بول کی اس قسم مین رفع ہونے سبب رقت سے کہ اوپر بیان ہوئی ہے معلوم ہے **فائدہ** ایک نوع ہے رسوب سے کہ اوسکو شبیہ برمل کہتے ہین اور وہ رسوب ہے کہ اجزاے ترابی نہایت ڈھیلے محسوس ہون بول مین اور یہ رسوب مقدمہ رسوب رملی کا ہوتا ہے اور مادہ دونون کا رطوبت غلیظ ولزج ہے کہ مستعد ہے واسطے تحجر کے اور عمل کرتی ہے اوسمین حرارت فاعلہ متحجرہ لیکن جب تک تحجر اور صلابت خوب نہین ہی رسوب شبیہ برمل کے نکلتا ہے اور بعد شدید ہونے صلابت کے رسوب رملی آتا ہے اور بھی جاننا چاہیے کہ رسوب رملی دلیل ہونے حصات کا ہے گردے اور مثانے مین اگر رسوب سرخ ہو نشان ہونے حصات کا ہوتا ہے گردے مین ورنہ مثانے مین بخلاف رسوب شبیہ برمل کے کہ دلالت اوسکی فقط اوپر حصات مثانے کے ہوتی ہے اور کلیہ سے نہین ہوتا ہی اسلیے کہ بیچ اوس مادے کے کہ اوس سے یہ رسوب پیدا ہوتا ہے عمل حرارت کا بدرجہ تحجر نہین پہونچا بلکہ انعقاد تھوڑا سا پایا اور یہ البسا مادہ بیچ مسافت دراز کی متغیر ہوتا ہی اور بسبب تیزی بول کی منقطع ہوتا ہے اور نہایت صغیر ہوتا ہی اور پانی مین حل ہو جاتا ہے اور لیاقت اسکی نہین رکھتا ہی کہ قادر اعین راسب ہو اور مشابہ رمل کی معلوم ہو بخلاف مثانے کے جو قریب مخرج کے ہی مادہ مذکور بدون تغیر کے نکلتا ہے اور رسوب مشابہ رمل کے اس سے ظاہر ہوتا ہی واما الرمادی فیدل علے بلغم اومدہ عرض لہا بطول المکث تغیر اللون لیکن رسوب خاکستری اوپر دلالت کرتا ہی اوپر بلغم کے یا ریم کی کہ اوسکو سبب دیر رہنے کی تغیر رنگ کا عارض ہوا ہو اور یہ بنظر اکثریت کی ہے ورنہ کبھی بسبب وقوع احتراق کی بیچ مدہ کی بھی رسوب رمادی آتا ہے بدون دراز ہونی توقف کی اور یہ رسوب

درمیان سفیدی اور تھوڑی کبودی کے ہوتا ہے اور اجزا اوسکے چھوٹے اور گول ہوتے ہین

واما العلقی والدموی لیکن رسوب علقی اور دموی جانئین کہ دموی عطف تفسیری علقی کا ہی اسلیے کہ خون بعد جدا ہونے کے اپنی جگہ سے اور بعد مفارقت حار غریزی کے میل بہ تشنگی کرتا ہی اگر بیچ بدن کے ہو اور جب بول مین ملکر بدن سے نکلا واجب ہے کہ بستہ ہو جاوے پس رسوب دموی سوائے علقی کے نہین ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ یہ رسوب اکثر مجاری بول سے ہوتا ہی اور کبھی کبد سے اور بندرت اوسکے مافوق سے بھی ہوتا ہے واسطے فرق کے درمیان اون دونون کے ماتن کہتا ہی فان کان شدید الممازجۃ بالمائیۃ دل علے ضعف الکبد پس اگر ہو رسوب مذکور شدید الممازجت بول سے دلالت کرتا ہے اوپر ضعف جگر کے وان کان دون ذلک دل علے جراحۃ فی مجری البول فان کان متمیزا فاکثرۃ من المثانۃ والقضیب اور اگر ہو رسوب غیر شدید الممازجت دلالت کرتا ہے اوپر زخم مجری بول کے پس وہان کہ تفرق الاتصال بیچ قضیب اور مثانے کے ہو رسوب مائیت سے متمیز ہوتا ہے اکثر امر مین اور جہان تفرق مافوق مثانے کے ہو بیچ مجری بول کے رسوب ساتھ مائیت کی ملا ہوا آتا ہی اور متمیز نہین ہوتا لیکن شدید الامتزاج بھی بعض ہوتا ہے اور قرشی نے لکھا کہ فرق بیچ نکلنے رسوب مذکور کے مکان قریب سے اور بعید سے باعتبار مخالطت کے اگرچہ اطبا نے ذکر کیا ہے لیکن فرق صحیح وہ ہے کہ باعتبار رنگ کے ہو اور کہا ہی کہ اگر رسوب غالب الحمرت ہو قریب سے ہوگا اسلیے کہ نکلنا خون کا اوپر اپنے رنگ کے بدون متغیر ہونے کے دلیل قرب مخرج کا ہی اور اگر مائل بسیاہی ہے بعید سے ہوگا اسلیے کہ بیچ مسافت طویل کے کہ توقف کرنے خون کو لازم ہے بیچ بدن کی بعد منفصل ہونے کے اپنی جگہ سے بالضرور تغیر اوس مین ہوتا ہے اور بسبب مفارقت حار غریزی کے سیاہی اوس مین ظاہر ہوتی ہے فائدہ نکلنا خون کثیر کا مثانے سے نہین ہو سکتا اسلیے کہ عروق مثانی تنگ اور چھوٹے ہین اور بیچ جرم مثانے کے کمین ہین پوشیدہ نہ رہی کہ جو مولف کرکے کیفیت دلالت رسوب سے از روی ذات کی فارغ ہوا شروع کیا بیچ دلالت کرنے رسوب کی باعتبار مکان کے اور کہا کہ والرسوب ینقسم بحسب المکان الی غمام ومعلق والراسب اور رسوب منقسم ہوتا ہی باعتبار مکان کی طرف غمام اور معلق اور راسب کے اما الغمام فہو الطافی لیکن غمام پس وہ طافی یعنی اوپر بول کے ٹھہرتا ہی اور اوسکو سحاب بھی کہتی ہین اور معنی دونون کی ابر ہین وسببہ قلۃ النضج وتصعد الریح اور سبب اکثر ...

تمامی کا قلت نضج ہے اور نکلنا ریح کا اوپر اور اس سبب سے کہ ریح ذات اس رسوب کے بیچ
محتبس ہے رسوب بیچ بسبب تحصر ریح کے اوپر ٹھہرتا ہے اور بسبب طفو کا دوسرا بھی ہے جیسا کہ بیان
ہوتا ہے جان تو کہ سبب طفو کا اور اوپر آنے اوس چیز کا کہ بالطبع میل اسفل کو رکھتی ہے
تین وجہ سے خالی نہیں ہے ایک وہ کہ حرارت قوی اوسمیں اثر کرے اور اجزا سے کثیف کو لطیف
کرے صعود کرے جیسے کہ بیچ بخار بننے پانی کے اور دخان بننے لکڑی تر کے محسوس ہے وقت گرم ہونے
کے بشدت دوسرا وہ کہ [illegible] اجرام مستقلہ قابل صعود کے وہ جسم کو حرکت اور ترکیب اوسکی بجانب
اعلی کی ہونے والا ہو اختلاط کثیر کرے کہ پس اوس چیز مستقل بالطبع کو اوٹھا وے طرف اوپر کی جیسا کہ بیچ
گرد باد کی مشہود ہے کہ اجزا ارضی اور اشیای غلیظ ممکن التصاعد ملنے ریح سے اوٹھتے ہیں تیسرا وہ
کہ ثقل عریض شکل ہو اور اس سبب سے اوپر پانی کے طافی رہے اور نیچے نجاوے جیسا کہ بیچ صحائف
ارضی کے ہے کہ باوجود افراط ثقل کی جس قدر اوسکو ہلکا کرکے اوپر پانی کے رکھیں طافی رہتا ہے

ف المعلق

واما المعلق فہو الواقف فی الوسط وسببہ قلۃ الامرین المذکورین لیکن معلق پس وہ ہے کہ درمیان
قارورہ کے ٹھہرا اور سبب اوسکا ہونا دونوں امر مذکورہ کا کہ تمام ہیں یعنے اگرچہ قلت نضج کی اور
تصعید ریح کا اس جگہ بھی معتبر ہے لیکن قلت نضج اسکی بنسبت قلت کی کہ بیچ طافی ہوتی ہے کمتر ہے
حاصل یہ کہ نضج بیچ معلق کی مقدار طافی کی زیادہ ہے اور تصعید ریح کا کمتر واما الراسب فیدل علی الرسوب الطبیعی

ف الراسب

علی النضج وفی غیر الطبیعی علی سوء الحال لیکن رسوب تہ نشین پس دلالت کرتا ہے بیچ رسوب طبیعی کی اوپر نضج
اور بیچ غیر طبیعی کی اوپر برائی حال کی اور رسوب طافی اور معلق کی بھی موافق حکم اسکے ہوئے اور زبدی ہونے کی رسوب مختلف
ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے ساتھ قواعد کثیر کے کہ لائق اس جگہ کے ہے ذکر کرنا انکا جاننا چاہئے کہ رسوب محمود [illegible]
محمود ہونے نضج اور اصلح اوس طرح راسب ہے پس معلق پھر طافی اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ اعضا جیسا کہ معلوم ہوا ہے اسی طرح
واجب ہے کہ ارضیت انمیں غالب ہو تو قوی اور سخت ہوں اوپر حرکت کے اور بعید ہوں انفعال سے
اور ہونا بعض اعضا کا مانند دل کے اور مانند اوسکے منع نہیں کرتا ہے غلبہ ارضیت کو اور اسپر اسلیے کہ تھوڑی آگ کم
کرتی ہے مقدار بہت کو [illegible] ہے اور جب ایسا ہو کہ فضول مندفعہ بول میں جو نضج ہوں ارضیت اونپر غالب ہوتی
ہے اسلیے کہ نشان پختگی یا دی کی مشابہ ہونا اوسکا ہے ساتھ اعضا کی اور اوپر گذر چکا کہ ارضیت بیچ اعضا کی غالب ہے
پس بیچ مشابہ ہونے کی ساتھ اعضا کی بالضرور چاہیے کہ ارضیت غالب ہو اور جس چیز میں ارضیت غالب ہوگی تہ نشین

پانی میں بیٹھ جاتی ہے لامحالہ بشرطیکہ ہونے مانع کے ہو جاسے کہ مذکور ہوا ہے لیکن رسوب مذموم دو طرح
ایک وہ کہ بذاتہ ارضی ہو مانند ریت کی اور ظاہر ہے کہ یہ نہو گا مگر راسب اور ترسب اسکا دلیل نہ یادتی شرکی نیستی
دوسرا وہ کہ اوسمیں ارضیت ذاتی نہو بلکہ بسبب کسی امر غیر طبیعی کے کہ فاعل اوسکا ہے حاصل ہوئی ہو
اور یہ نوع راسب لامحالہ ردی زیادہ ہے پس مطلق ہیں تمام طافی یعنے طافی اسلم ہوتا ہے نسبت ماو دلن
انہی کے اسلیے کہ غلبہ ارضیت کا اس نوع رسوب مذموم میں دلیل قوت اور شدت سبب کا ہوتا ہے
مگر یہ کہ بسبب طفو کا ملنا ریح کثیر کا ساتھ حرارت مفرط کے ہو یا ہو تا اوسکا شدید الاستغراض کہ اس صورت میں
اگرچہ طافی ہو لیکن ردی زیادہ ہوتا ہے بسبب غلبہ ارضیت کے کہ مستلزم قوت سبب کو ہے
اور نہ ترسب کرنا بسبب امر قاسر کے اردا ہونے سے نہیں نکلتا ہے کہ لا یخفے **انتباہ** اگرچہ
بیچ رسوب محمود کے گذرا کہ طافی اصلح اور انضج نہیں ہے لیکن بیچ نحیف لوگون کے کبھی بیچ
محمود طافی یا معلق سے امراض انکے منقضی ہوتے ہیں اور اسی طرح بیچ رسوب مذموم کے
کہ ارضیت اوسمیں ذاتی نہو طافی کو بیشتر معلق اور راسب سے جانتے ہیں لیکن خاص ساتھ مادہ
بلغمی اور سوداوی کے ہے اسلیے کہ اگر مادہ صفرا ہو اور رسوب مذموم اوس سے حاصل ہو
طافی اوسمیں ردی زیادہ ہوگا اور راسب نسبت اپنے فوق کے بہتر اور علت اوسکی یہ ہے
کہ مادہ بلغم اور سوداکا ثقیل زیادہ ہے اور جسوقت طبیعت اوسپر غالب آوے اور پکاوے اوسی
طبیعت مادہ کو پھیر دیتی ہے اور سبک کرتی ہے پس طافی ہونا اوسمیں دلیل بہتر ہونے کا ہے بخلاف
صفرا کے کہ گرم اور سبک اور صاحب اعتدال ہے ترسب اوسکا نشان مغلوب ہونے کا اور
اور غالب ہونے طبیعت کا ہے پس ترسب اسمین نشان بہتری کا ہے اور اسیطرح طفو کہ بیچ رسوب
بلغمی اور سوداوی کے بسبب عریض ہونے جرم رسوب کے ہوا عتبار سے ساقط ہوتا ہے اور حکم
ذم کا اوسپر نہو گا پس مذموم ہونا اوسکا بیچ طافی کے کہ ریح اور حرارت سے ہو مخصوص ہوتا ہے اور فرق
درمیان دونون کے یہ ہے کہ جو بسبب ریح کے طافی ہو کف سے خالی نہو گا اور جو حرارت زائد سے
طافی ہو مائیت سے اور علامتون سے خالی نہو گا اور جسوقت بیچ رسوب بلغمی اور سوداوی کے علامات نہون
اور طافی ہو لامحالہ عریض ہونے شکل سے ہوتا ہے اور شکل چوڑی اوسکی ہی محسوس ہوتی ہے **فائدہ** بہت
ہوتا ہے کہ بول غلیظ اور رسوب اگرچہ پختہ اور تمیز ہو بسبب غلیظ ہونے بول کے اور پانی کی شرح خصوصاً کہ ترشا ہے

اور اسی طرح بہت ہوتا ہے کہ بول رقیق ہو اور رسوب اگرچہ خام ہو لیکن بسبب رقیق ہونے کے بول راسب ہو
حاصل یہ ہے کہ جو کچھ بیچ رسب اور عضو اور مرتبے کے نے احکام رسوب کے اوسپر کہا گیا بنظر اعتدال قوام بول کے ہے
اور اگر ایسا نہو درجہ اعتبار سے متروک ہو پس طبیب کو مراعات ان امور کا لحاظ رکھنا واجب ہوتا ہے اور بہت
ہوتا ہے کہ رسوب مانند تمام کے ظاہر آتا ہے اور طبیب اوس سے ڈرتا ہے اور حال یہ کہ وہ شروع نضج کا تمام
اور بعد اوسکے معلق ہوتا ہے پس راسب ہوتا ہے اور بہتری مرض مین حاصل ہوتی ہے اور جسوقت
بعد بحران تام جید کے رسوب خامی ہو خوف اسکا ہے کہ نکس ہوگا پوشیدہ نرہے کہ جو بیان رسوب سے
ہم فارغ ہوے اب ذکر کرتے ہین کہ علامت نضج صحیح کیونکر ہوتا ہے اور فرق بیچ بول لڑکون کے اور جوانون
اور مشایخ کے اور مردون کے اور عورتون کے کیا ہے اسکو تین فائدے مین ہم کہینگے
فائدہ بیچ بیان بول صحیح اور نضیج کی جاننا چاہیے کہ بول پختہ خوب واجب ہے کہ معتدل ہو قوام اور رنگ
اور بو مین اسلیے کہ افراط بیچ ہر ایک کے اونسے ہوگا مگر بسبب افراط خروج کے اعتدال سے اور بیچ مقدار کے
بھی چاہیے کہ معتدل ہو مگر یہ کہ کثرت اوپر طریق دفع طبیعت کی ہو کہ وہ محمود ہے اس سبب سے کہ شیخ رئیس نے
واسطے ہونے بول نضیج صحیح کے اعتدال بیچ مقدار کی شرط نہین کیا اور بھی جانین کہ نکلنا بول کا ان
اعتدالات سے اگر بسبب کوئی مغیر مشروب یا ماکول کے یا سوا اونکے ہو ساتھ بقاے صحت کے معتدل بدن کے
بول مین قدح نہین کرتا ہے اور ساقط الاعتبار ہے جیسا کہ بیچ مقدمہ اس بحث سے کہا گیا کہ حکم اوپر
احوال بول کے اوپر تقدیر اوسکے محفوظ ہونے کے ہے تغیرات وارد غیر مرض سے اور جاننا چاہیے کہ بیچ بول
نضیج صحیح کے ہونا رسوب کا واجب نہین ہے اور اگر ہو تو محمود ہوگا یعنی رسوب غیر محمود کہ نہین ہے کہ بیچ بول
صحیح کے ہو اور نہ موجود ہونا رسوب کا بیچ بول صحیح کے اسلیے ہے کہ رسوب طبیعی ہے یا امر طبیعی فی الحقیقت بدون رقیق
امر طبیعی سے نہین ہو سکتا ہے لیکن اگر غیر طبیعی ہے خروج اوسکا امر طبیعی سے ظاہر ہے لیکن اگر طبیعی ہو دو امر سے باہر
نہین ہے یا فضول ہضم سے ہوگا یا فضول اخلاط سے اور پیدایش ان فضول کی اگرچہ ہم تسلیم کرین کہ امر طبیعی سے
لیکن شک نہین ہے کہ فضول مذکور ہر چند کمتر ہو بہتر ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک فضول معتد بہ نہون رسوب اونسے
ظاہر نہین ہوتی پس بول عدیم الرسوب صحیح افضل رسوب والے سے ہوتا ہے اور قلیل الرسوب بہتر ہوتا ہے کثیر الرسوب
سے اور جو یہ متحقق ہوا ہونا رسوب کا جس وجہ سے ہو بدون نکلنے کے امر طبعی سے نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ تو جانتا ہے
اور ہو سکتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ نہین مانتے کہ پیدایش فضول کی ہضم اخلاط سے اور امر طبیعی سے ہوا اس معنی سے کہ فعل طبیعت سے

حاصل

حاصل ہوتا ہے اور پیدایش اوسکی مطلوب بالطبع ہے بلکہ طبیعی کہنا اوسکا اس معنی سے ہے کہ وہ
ضروری ہے اور لازم فعل طبیعت کا ہے اسلیے کہ ضروری مذکور کو کبھی طبیعی کہتے ہین بطور اشتراک اسمی کے
اور فی الحقیقت غیر طبیعی ہے باعتبار مطلوب ہونے طبیعت کی پس اس تقدیر پر ہونا رسوب کا مگر امر غیر طبیعی
کہ بیچ معنی غیر مطلوب طبیعت کے ہے بطریق اولے راست آتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ بیچ
بول صحیح کے نضیج ہونا رسوب کا واجب نہین ہے اور اگر ہوا لامحالہ رسوب محمود کا ہوگا اور صفت رسوب
محمود کی گذر گئی ہے اور نہونا رسوب مذموم کا بیچ بول صحیح کے ظاہر ہے کہ حصول اس رسوب کا نہوگا
مگر فضول غیر طبیعی سے کہ مرض کو لازم ہے اور بول موصوف کہ بیچ حق تندرستون کی مذکور ہوا اگر پایا جاوے
بیچ مرض غایت الحدت کے تھوڑی مدت مین یا دفعۃً دلالت کرتا ہے اوپر علیحدہ ہونے مرض کے
دوسرے دن ظہور اس بول سے اسلیے کہ نشان غایت غالب ہونے طبیعت کا ہے انتہاء
اعتدال بیچ قوام بول کے ظاہر ہے اور اعتدال اوسکا رایحہ مین بھی معلوم ہے لیکن اعتدال اوسکا
رنگ مین وہ ہے کہ اترجی ہو یا قریب احمر ناصع کے باعتبار دونون مذہب کی چنانچہ بحث بول
اصفر مین بیچ ضمن اترجی کے ساتھ تحقیق جانبین کے مشروحاً مذکور ہوا اور یہان بھی تھوڑا سا کہا
جاتا ہے ساتھ بیان اس امر کے کہ رنگ سب اخلاط کا سرخ ہے جان تو کہ نزدیک بعض قدما کی رنگ
معتدل بول کا وہ ہے کہ قریب زعفرانی کے ہو یعنے ناریت کمال کو پہونچی ہو اور زعفرانیت سی قریب ہو لہذا
کہا ہے کہ بول صحیحون کا درمیان ناری اور زعفرانی کے ہے اسلیے کہ انتہای ایک چیز کی بہ نسبت اوس چیز کے
بعد اوسکی ہے اور نظر ابتدا کی درمیان مین ہوتی ہے اور اوپر گذر چکا کہ بعد ناری کی مرتبہ زعفرانی کا ہے اور درمیان
ان دونون کی درجہ اوس مین ہے چنانچہ بحث اترجی مین بیان ہو چکا ہے اور حجت قدما کی یہ ہے کہ لون سب
اخلاط کا قریب رنگ قانی کے ہے اور یہ مستلزم اس امر کو ہے کہ رنگ بول طبیعی کا بھی سرخ ہو لیکن نہ حد قانی کے
اسلیے کہ بول وہ مائیت ہے کہ جدا ہوتی ہے اخلاط طبیعی سے بعد پکنے اخلاط کی بیچ جگر کی اور شک نہین ہے
کہ کوئی جزو اخلاط سے بول مین ملکر آتا ہے اور جو وہ رنگین ہے پانی کو کہ بدون رنگ کے اور شفاف ہے بسبب
رنگ پیر رنگین کرتا ہے لیکن اس سبب سے کہ بسبب ملنے پانی معتدل المقدار کی اصل رنگ ٹوٹ جاتا ہے اور خفیف ہو کے
مرتبہ قانیت سے نیچے آتا ہے اور قریب احمر ناصع کے دکھلائی دیتا ہے پس بول طبیعی واجب ہے کہ ایسا ہو اور اوپر
سرخ ہونے سب اخلاط کی دو دلیلین کہی گئین ایک وہ کہ غالب اخلاط مین خون ہے اور رنگ طبیعی خون کا قانی ہے

پس واجب ہے کہ سب اخلاط سرخ ہوں بسبب مقہور اور مغلوب ہونے اور اخلاط کے بیچ غالب کے اور بسبب ایک کے
ایک دوسری کو کہ سوای خون کی ہی اسواسطے کہ سیاہی مثلاً خون میں ملی سودا سی حاصل ہوتی ہے سفیدی
اور زردی کو کہ بلغم اور صفرا سے واقع ہوتی ہے تدارک کرتی ہے اور رنگ کسی کا ان سے ظاہر نہیں
ہو سکتا جب تک کہ طبیعی ہیں پس بالضرور سوائے رنگ خون کے محسوس نہیں ہوتا ہے اس مجموعہ
مرکب الاخلاط میں لہذا کہا ہے کہ خون اکیلا کہ بدون ملنے اور اخلاط کے ہو کمتر پایا جاتا ہے اسلیے کہ دم
مرکب الاخلاط ہے دلیل دوسری وہ کہ بیچ مقصود کے مشہور ہے کہ اگر بعد فصد کی باوجود
رنگ خون کی سیاہی سی ساتھ سرخی کے اوس جگہ کہ فساد خون کا کیفیت سے ہو جو ... کرین اکثر
اور یہ نہیں ہے مگر بسبب نکلنے خون طبیعی کے کہ مرکب الاخلاط ہے پس رنگ اخلاط طبیعی کا ہوگا مگر
سرخ اور اس سی وہم ہو کہ رنگ صفرا اور خون کا اگرچہ جدا ہوں بھی سرخ ہوتا ہے اسلیے کہ
جو کچھ کہا گیا ہے سرخی رنگ اخلاط سے باعتبار مرکب ہونے اخلاط کے ساتھ خون کی ہے نہ سوا اسکی
پس سفید ہونا بلغم کا مثلاً بیچ حالت بسیط اور اکیلے ہونے کے اور سرخ ہونا وقت ترکیب کے ساتھ
خون کے مدعا کو نقصان نہیں کرتا کما لایخفی اور بحث متاخرین کی یہ ہے کہ بیچ حالت صحت کے
شک نہیں ہے کہ فضول کمتر پیدا ہوتے ہیں بسبب قوی ہونے طبیعت کے اور کثرت تحلیل کے اور
بھی معلوم ہوا کہ ہونا صفرا معتدل المقدار کا بیچ بول کے لازم ہے تو خبردار کر ہر آدمی کو اور یہ دفع کرتی بول کے
اور ساتھ اسکی بواسطہ اعتدال کی مقدار میں کیفیت سوزش کی بھی نہ لاوے اور اگرچہ فضول اور بھی ساتھ بول کے
ملی ہوتی ہیں لیکن صفرا بہ نسبت اوروں کی بہت ہوتا ہے ساتھ بول کے لما قلنا پس حالت صحت میں کہ مستلزم قلت
اخلاط فضول کی ہے ساتھ بول کے بسبب قلت تولد اون فضول کی بیچ بدن کی واجب آتا ہے کہ بول اترجی ہو
یا تبنی لیکن استقرا سے پایا گیا کہ تبنی بدون غلبہ برودت کے اور بدون کمی صفرا کی قدر معتدل سے نہیں ہو سکتا پس
بول صحیحوں کا اترجی میں محصور ہوگا واللہ اعلم اور وجہ تطبیق دونوں قول کی ساتھ فوائد بہت کی بیچ بحث الوان بول
کے ہمنے مفصل کہا ہے فائدہ ۵ بیچ بیان بول انسان کے اور فرق کے او میں جان تو کہ رنگ بول لڑکوں کا یعنی
دودھ پینے والوں کا اور اون لڑکوں کا کہ فطام سے قریب العہد میں سفید مائل ہے اور بول ترشیدی ہوتا ہے
اور وجہ اسکی اونکی غذا سے ظاہر ہے اور بول صبیان کا یعنی اونکا کہ فطام سے ہیں اور ابھی بلوغ کو نہ پہنچے ہیں
غلیظ تر بول جوانوں سی ہوتا ہے اور کثیر الثفل یعنی بہت تہچھٹ والا بسبب کثرت فضول کے کہ کثرت غذا سے حاصل

ہوتے ہین اور بول جوانون کا مائل بنارنجیت اور معتدل القوام ہوتا ہی نارنجیت بسبب حرارت مزاج کی اور
غلبہ صفرا کی اور اعتدل قوام بسبب جید ہونے ہاضمہ کے ہی اور بول کہول کا مائل بسفیدی ہوتا ہے
بسبب ضعف ہضم ان لوگون کی پس اگر فضول مندفعہ بول مین کثیر ہی غلیظ ہوتا ہی ورنہ رقیق اور بول مشایخ کا رقیق
زیادہ ہوتا ہے اور نادر ہوتا کہ غلیظ ہو اور جس وقت بول مشایخ کا شدید الغلظ آوے جاننا چاہیے کہ حصاۃ مثانہ
پیدا ہوتا ہی فائدہ بیچ بیان بول مردون کی اور عورتون کی اور فرق کی درمیان انکی جانئین کہ بول
صحیح عورتون کا البتہ زیادہ غلیظ اور سفید زیادہ اور کم رونق بول مردون صحیح سے ہوتا ہے
اور علت اسکی کثرت فضلات اور ضعف ہضم اور کشادہ ہونا مجری بول عورتون کا اور گرنا
رطوبات رحم کا طرف آلات بول کے ہی لیکن بول مردون کا مخالف اسکے ہوتا ہے اور بھی
جو ملا وہین مکدر ہوتا ہی اکثر امر مین اور کدورت اسکی اوپر کو میل کرتی ہے بخلاف بول عورتون
کے کہ مکدر نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے کدورت اسکی نہایت قلیل ہوتی ہے اور علت عدم
تکدر بول عورتون کی قلت تمیز اجزا کی ہے کہ شان اونکی سے تمیز ہے بسبب برودت کے
اور ظاہر ہے کہ تکدر بدون تمیز اجزا مکدر کے نہین ہوسکتا اور اس سے معلوم ہوتی وجہ
کدورت بول مردون کی لیکن وجہ مائل ہونے کدورت کی طرف اوپر کے خفیف ہونا اون
اجزا کا ہے بسبب حرارت کے اور اوپر سر بول عورتون کی اکثر کف گول ہوتا ہی یعنی مجموعہ کف
مستدیر الشکل معلوم ہوتا ہی چنانچہ کہ ہر جز اوسکا ایسا ہوتا ہی اور بول حاملہ عورتون کا صاف ہوتا ہی اور
ابر کی مانند اوپر اوسکی دکھلائی دیتا ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بول حوامل کا مانند پانی چنے کی ہوتا ہی اور
اوسمین رقت محسوس ہوتی ہے اور اوپر سر بول کی ابر ہوتا ہی اور بول حاملون کا جس طور پر ہو
اوسکی وسط مین مانند روئی منفوش کی دکھلائی دیتا ہی کذا قال الشیخ اور قرشی ذکر کیا ہے نہین ہوتا ہے
مگر کبھی بندرت اور بیچ بول حاملون کی بہت ہوتا ہی کہ مانند حب کی محسوس ہو کہ نیچے آتا ہی اور اوپر آتا ہے
اور جانئین کہ جو استدلال براز سے کمتر کرتے ہین بسبب فحش نظر کے طرف اوسکی اور بسبب قلت دلالت
براز کی اوپر احوال بدن کی اسواسطے کہ براز کا یعنی خبر نہین دیتا ہی مگر حال اسہال سے اور امراض
بطن سی فقط مانتن اوسکی ذکر مین مشغول نہو لیکن اس سبب سے کہ استقصای ذکر دلائل بدنی کا منصب
شیخ کا ہی اور واسطے بعض امور کی پہچاننا اوسکا ضرور تہا بیان اوسکا بعد بول کی لازم آتا ہی ساتھ فواید

علاوہ کے فائدہ بیچ بیان براز کے جاننا چاہیے کہ براز صحیح دلالت کرتا ہے اوپر سلامتی مزاج اون
اعضا کے کہ اونکو بیچ تغیر کرنے غذا کے دخل ہے وہ یہ ہے کہ پانچ وصف اوسمین ہوں ایک یہ کہ مجتمع
اور متشابہ الاجزا ہو اور رطوبت اوسکی شدید الاختلاط ساتھ ارضیت کے ہو یعنے ہرگز اختلاف نرکھتا ہو اسلیے
کہ اگر مجتمع ہو تو نضیج ہوگا اور انتفاخ دلیل نضیج کا ہے اور اگر متشابہ نہو تو مختلف ہوگا یعنے بعضا نرم اور بعضا خشک
یا بعض منہضم اور بعض غیر منہضم بالاحالہ نشان بدی حال کا ہے دوسرا وہ کہ بیچ مقدار اور رنگ
اور رائحہ اور قوام اور وقت کے معتدل ہو اعتدال مقدار میں وہ ہے کہ فضلہ بہ نسبت غذا کی
نہ بہت ہو نہ اقل قلیل بلکہ بیچ قلت کی متوسط ہو لوگوں نے کہا ہے کہ اگر ایک شخص معتدل المزاج غذا اپنی مطلوب
بیچ حالت اعتدال جوع کی کھاوے اور وقت معتاد کی نکلے اور رطوبت بدنی اوس پر ملی فضلہ اوسکا چاہیے کہ نزدیک ماکول کے
آدھا ہو کچھ اوپر اس سے از روی وزن کے اور حکم اعتدال حجم کا آگے اویگا اور اعتدال بیچ رنگ کی یہ ہے
کہ خفیف الناریت ہو یعنے زرد اور ہلکا بشرطیکہ کوئی چیز صابغ نہ کھایا ہو اسلیے کہ جیسا بول میں شرط ہے
کہ اشیائے صابغہ نہ کھایا ہو یہاں بھی وہی شرط ہے اور اعتدال بیچ رائحہ کے وہ ہے کہ نہ بدبو ہووے
نہ بدون بو کے اسلیے کہ شدید النتن دلیل عفونت کی ہے اور عدم النتن نشان زیادتی برودت کی
اور اعتدال بیچ قوام کے یہ ہے کہ ہموار ہو اور بمنزلہ شہد معتدل القوام کے ہو اسلیے کہ قوام شہد کا بھی
مختلف ہوتا ہے اگر مشابہت اوسکی شہد مطلق سے دیجاوے مطلب نہیں حاصل ہوتا ہے اور اعتدال بیچ وقت کے
یہ ہے کہ موافق عادت کی بعد کامل ہونے ہضم کے اور پورا ہونے جذب خلاصہ کیلوس کی طرف جگر کی نکلے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ وقت متوسط واسطے نکلنے براز کی وہ ہے کہ بعد تناول ماکول کی جب بارہ ساعت بخوبی گذرین فضلہ غذائے
مذکور کا نکلے اور حق یہ ہے کہ اندازہ کرنا وقت کا اوپر عادت کی کہیں اسلیے اسلیے کہ احوال سب صحیحون کا برابر نہیں ہے
کما لا یخفے تیسرا وہ کہ سہل الخروج ہو اور نکلنا اوسکا ارادہ سے ہو اور لذع نہ کرے اسلیے کہ سہولت خروج کی
دلیل قوت دافعہ کی ہے اور نکلنا ارادہ سے نشان سلامتی قوت ماسکہ کی ہے اور خالی ہونا لذع سے نشانی
نہ ہونے صفراویت کا ہے اور جاننا چاہیے کہ اگرچہ مرارہ سے تھوڑا صفرا امعا میں آتا ہے واسطے خبردار کرنے
کی لیکن جو تھوڑا آتا ہے بہر زعلین لذع نہیں کرتا مگر اسوقت کہ بہت آوے یا شدید الحدت ہو چوتھا وہ کہ صاحب بقبقہ
اور قرقرہ نہو اسلیے کہ یہ بدون کثرت ریح کی بیچ امعا کی نہیں ہوتا ہے اور کثرت ریح کی امعا میں دلیل ضعف امعا
کا ہے پانچواں وہ کہ بیچ حجم اور کمیت کی قریب ماکول کی ہو اور یہ اسواسطے ہے کہ جو اجزای غذائی سے باعتبار

مجذوب ہوئے طرف جگر کے ناقص ہوتے ہین اور مقدار اکم ہوتی ہے لیکن بواسطہ طبع کے کہ اوسکی عادت
ہے بسیط اور ضخیم کرتا ہے تدارک نقصان کا ہوتا ہے اور اس سبب سے حجم فضلہ کا باوجود نقصان اجزا کے
قابل لعظم ہوتا ہے اور قریب حجم ماکول کے دکھلائی دیتا ہے اب استدلال اوس براز کا کہ بغیر کسی
احوال پر ان کے حکم کرتے ہین آٹھ دفعہ مین ذکر کیا جاتا ہے دفعہ پہلا بیچ کمیت براز کے اور یہ تین وجہ سے
خارج نہین ہے ایک یہ کہ زیادہ اوس قدر سے ہو کہ مقتضی مطعوم اور مشروب کا ہو اور اسکو کثیر کہتے ہین
اور کبھی براز زیادہ مطعوم سے ہو دوسرا یہ کہ کمتر مقدار مقتضی سے ہو اور اسکو قلیل کہتے ہین
تیسرا یہ کہ مساوی مقتضی کے ہو اور اوسکو معتدل فی المقدار کہتے ہین اور بیان اوسکا براز طبیعی
مین گذرا اس جگہ کثیر اور قلیل کو ہم ذکر کرتے ہین دو قسم مین قسم پہلی بیچ کثیر کے جانین کہ براز کثیر
دو وجہ سے باہر نہین ہے یا کامل الہضم ہوتا ہے یا غیر کامل الہضم لیکن جو کامل الہضم ہو وہ بھی دو طور پر ہے ایک یہ کہ
اجزائے غذائی اوس سے بیچ بدن کے نافذ ہوئی ہون جیسا چاہیے اور یہ نہین ہوسکتا ہے
جب تلک کہ کوئی جسم بدنی مانند رطوبات اور اخلاط اور اعضا کے ساتھ اوسکے ملے اور ظاہر ہے
کہ خروج رطوبات اور اعضائے پگھلے کا بیچ براز کے بعد نفوذ غذا کے ہو یعنی اور وہ بھی جگر سے
آتا ہے اور جگر سے ماساریقا مین ہو کر امعا مین آتا ہے یا بواسطہ عروق کے یا اور منافذ کے کہ سوا ماساریقا کے
ہے امعا مین آوے جس طور سے کہ ہو دوسرا یہ کہ اجزائے غذائی نافذ نہون بدن مین بواسطہ
بند ہونے مسالک کے یا ضعیف ہونے مسالک کے یا ضعیف ہونے قوت جاذبہ مجذوب الیہ کے
اور واقعہ مجذوب عنہ کے بالضرور براز زیادہ مقدار مقتضی تناول سے آتا ہے **انتباہ**
کبھی ہوتا ہے کہ براز زیادہ مقدار متناول سے آوے مثلاً اگر ماکول آدھا رطل ہو براز زیادہ آدھے رطل سے
آوے اور یہ نہین ہوسکتا مگر اوس صورت مین کہ رطوبات یا اعضا پگھلین اور مقدار مین بہت ساتھ براز کے
ملین خواہ اجزائے غذائی طعام سے نافذ ہون بیچ بدن کے یا نہ اور جو غیر کامل الہضم ہو کثرت اوسکی
بسبب عدم صلاحیت اوسکی اجزا کی اغتذا سے بدنی ہے بالجملہ علت کثرت براز کی یا ذوبان ہے یا زلق یا انحلال
ورم کا یا کثرت اخلاط یا نہ نفوذ و کمی نفوذ اجزائے غذائی کا اور یہ عام ہے کہ ضعف جاذبہ جگر سے ہو یا سدہ ماساریقا
اور علامات ہر ایک کی ان اسباب سے علیحدہ کہی جاتی ہین جانین کہ بیچ ذوبان کی براز وسم شدید بدبو سے آتا ہے اور التہاب اور
اشتعال بدن کا اوسپر گواہی دیگا اور بیچ زلق کے کوئی چیز مخالط کی مانند ساتھ براز کے نکلتی ہے اور بعد بول طویل کے احتیاج

الیسی اجابت کی طرف بہت بڑہتی ہی اور بیچ درمی کے ریم اور فیج ظاہر ہوتا ہے اسواسطے کہ جسوقت بیچ احشا کی
ورم ہو اور منفجر ہو اور زیادہ اسکا طرف امعا کے آوی بالضرور کثرت براز کی ہوتی ہی بسبب ملنے کے
اور بیچ کثرت اخلاط کے رنگین ہونا براز کا برنگ خلط غالب کے ہوتا ہے اور بہی آثار امتلا کی گواہی
دیتے ہین پس اگر اندفاع خلاط کا دفع طبیعت سے ہے پیچھے آثار راحت کا لازم ہی اور بیچ عدم نفوذ اجزا
غذا کی جگر کی طرف اور نحافت بدن کا اول دلائل سے ہے ضعف جاذبہ سے ہو یا سدہ سے اور فرق درمیان
دونون کے وہ ہے کہ بیچ سدے کے ثقل محسوس نہین ہوتا اکثر امر مین بخلاف ضعیفی کے اور اکثر ہمنے
اس سبب سے کہا کہ بیچ سدے کے کبہی ثقل محسوس نہین ہوتا اور یہ اوس صورت مین ہے کہ سدہ بیچ اوائل
ماساریقا کے ہووے اوسطرف کہ متصل معدے کے ہے ہووے اور اس حالت مین امتیاز بیچ ضعفی
اور سدی کے دشوار ہوتا ہے اور بہتر تدبیر دن مین واسطے تفریق دونون طور سدی اور ضعفی کے
وہ ہے کہ اگر مریض مذکور مفتحات سے نفع پاوے گا نہ قوابض سے جاننا چاہیے کہ سدی ہے اور اگر قابضات سے
نفع پاوے نہ مفتحات سے ضعف جاذبی ہے اسلیے کہ قوابض خصوصا کہ صاحب عطریت ہو تقویت دیتی ہین
قوی کو اور پوشیدہ نہین ہے کہ احوال براز کے بیچ صورت عدم نفوذ کی جسطرح ہو موافق حال مطعوم کے
مختلف ہوتا ہے اسلیے کہ اگر طعام معدے مین ہضم خوب پایا براز کیلوسی آتا ہے ورنہ فاسد الہضم یا ناقص الہضم
یا باطل الہضم قسم دوسری بیچ براز قلیل کے اور قلت براز کی اوس مقدار سے کہ مقتضی تناول کا ہو
دو طرح ہے ایک وہ کہ اجزاے غذا کثیر المقدار طرف جگر کے منجذب ہون اور ثقل تہوڑا رہے
اسلیے کہ جسوقت اعضا شدید الحاجت ہوتی ہین طرف غذا کی اور جگر سی تقاضا کرتی ہین بطور استیعاب کے
اور جگر معدہ اور امعا سی جذب کرتا ہی اوسکو کہ بیچ ثقل اجزای غذائی کے ہی اور مقرر ہی کہ بیچ مطعوم کی اگر چہ اجزا
غالب ہوتی ہی لیکن جو تحلیل قوی ہوتی ہی اجزای ارضی بہی لطیف ہو کر غذا مین صرف ہو تی ہین اسی سبب سے
بعض حیوان مین ہڈی غذا ہوتا ہی اور جو بہت کہانا بعض آدمی کا نقل کرتی ہین اور قدر محسوس بہی ہوا ہے
کہ قیاس سی زیادہ کہاتی ہین اور فضلہ نہایت تہوڑا دو تین دن کے بعد نکلتا ہی کچہ ثقل رنج نہین دیتا ہی قلیل
ہی اور بدن بڑہتا ہی ان کا باوجود افراط تغذیہ کے اس سبب سے ہی کہ انکی اعضا سی تحلیل مفرط ہوتی ہی اگر تحلیل
افراط سی ہوتی تعظم بدن مین بالضرور ظاہر ہوتا دوسرا وہ کہ اگر چہ اجزای غذائی افراط سے منجذب ہون جگر سے
لیکن بسبب وقوع سدہ کے بیچ مسلک کے نفوذ کے یا بواسطہ دیدان امعا کے کہ ثقل کو غذا کرتی ہین براز کمتر ہو گا

اور نیز منفذ ریقو لفیح ہوتا ہی دفع دوسرا یہ قوام براز کے اور یہ تین وجہ سے باہر نہیں ہے معتدل ہو یا رقیق یا غلیظ
معتدل آپ آگے بیان ہو چکا رقیق او غلیظ کو ہم اس جگہ بیان کرتے ہین دو قسم ہین قسم پہلی بیچ براز رقیق کے
اور اسکو رطب بھی کہتے ہین اور وہ دو نوع ہے ایک وہ کہ بدون لزوجت کے ہو دوسرا یہ کہ ساتھ لزوجت
کے ہو لیکن براز رطب غیر لزج دو طرح سے ایک وہ کہ تناول اطعمہ ملینہ سے یا پینے گرم پانی سے براز پتلا
ظاہر ہو دوسرا وہ کہ امور داخلی سے ہو اور امور داخلی مرطب براز کے حقیقی ہین اور عارضی حقیقی وہ ہین
کہ جسم رطوبت والا ساتھ براز کے مختلط ہون جس طریق سے کہ ہو اور جسم مذکور معلوم ہے کہ رطوبات اولے
ہونگے یا رطوبات ثانوی یا اعضا سے پگہلے ہوے اور عارضی وہ ہین کہ کوئی جسم بدن سے ساتھ براز کے
نہ ملے بلکہ کوئی سبب سے اجزاے غذائی کا منجذب ہونا طرف کبد کے بس بالضرور براز گیلا ہی
نکلیگا اور علامات ہر ایک کے ان اقسام سے بیچ دفع سابق کے کہا ہے مین نے لیکن براز رطب
لزج ظاہر ہے کہ بدون مادہ لزج کے حاصل نہو اور معلوم ہے کہ مادہ مذکور خارج بدن سے ہو یا داخل
سے جو خارجی ہے استعمال کرنا اغذیہ لزجہ کا ہے لیکن بیچ حدوث براز لزج کے اغذیہ لزجہ سے دو شرطین ہین
ایک وہ کہ غذاے مذکور کثیر المقدار ہو تو ترطیب براز کر سکے دوسرا وہ کہ مزاج بدن کا بھی چاہیے کہ
مفرط الحرارت ہو تو جو کچہ اوس غذا سے پیدا ہو بسبب حرارت کی اوسکا منعقد کریں پس طرف لزوجت کو
مائل کرے اور جو داخلی ہے تین طرح سے ایک وہ کہ اعضا گہلین اور براز مین لزوجت پیدا کرین
بسبب ملنے کے اور مراد اعضا سے اعضاے اصلی ہین اسلیے کہ بیچ ذوبان گوشت اور چربی اور
سمین کے لزوجت ظاہر نہین ہوتی ہے براز مین اسواسطے کہ یہ صاحب قوام نہین ہین تو لزوجت کو
پیدا کر سکین لیکن انکے ذوبان سے براز دسم اور صدیدی ہوتا ہے دوسرا وہ کہ رطوبات اولے
یعنے اخلاط کثیر اور لزوج ہو کر طرف امعا کے دفع ہون اور ساتھ براز کے نکلین تیسرا وہ کہ رطوبات
ثانیہ سبب لزوجت براز کے ہون اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ جبکو عادت ریاضت کی ہو وہ ریاضت کو
ترک کرے اور اس سبب سے فضول رطوبات ثانیہ کی تحلیل نہون او جمع ہون اوپر اعضا کی بطریق القا
تہ بہ تہ کے لزج ہو جاوین پس طبیعت بحکم خالق تعالی کے اوپر اونکے دفع کرنے کی قادر ہو اور دفع کرے اونکو
طرف امعا کے اور فرق ان انواع مین ظاہر ہے رنگ اوس چیز سے کہ نکلتی ہے اور تقدم سبب بادی سے اور
بھی تقدم ترہل اور حاصل ہونا خفت کا بعد اجابت کے نشان قوی ہے اس امر کہ دفع طبیعت سے ہے فضلات

رطوبات ثانیہ کو اور شدت تفتن کی اور وجود اشتعال اور تلہب کا اور ہونا اوسکا بیچ مرض حاد کی دلیل مضبوط ہے
اس امر پر کہ ذوبان اعضاے اصلی سے ہے اور گذر چکا ہے کہ بیچ ذوبان گوشت اور چربی اور
سمین کے براز لزج نہین ہوتا ہے اور کبھی براز رطب کقدار ہوتا ہے اور کقدار ہونا براز کا دفع علی
بین ہم کہین گے قسم بیچ اوس براز کے کہ غلیظ زیادہ طبیعی سے ہو اور اسکو یابس بھی کہتے ہین اور
عام ہے کہ براز بالکل خشک ہو یا مختلط ہو ساتھ رطوبات کے جو بالکل یابس ہو وہ داخلی ہو یا خارجی
اسباب خارجی سے کے استعمال کرنا اغذیہ یابسہ کا ہے کثرت سے اور تعب مفرط پیدا لانے والا ہے
اس سبب سے کہ رطوبات جو پسینے سے دفع ہوتے ہین بدن مضطر ہوتا ہے طرف جذب رطوبات
کے براز سے تو عوض اوسکے صرف مین لاوے اور خلا لازم نہ آوے اور طول مقام
بیچ حمام کے اور مباشرت اور خیالات غیر معرقہ بسبب تجرف کے کہ تحلیل کو لازم ہے یبوست براز مین
اور باقی رطوبات مین ہوتی ہے کما لا یخفے اور استعمال کرنا مدرات کا بھی مجففات براز سے ہے
لیکن اسباب داخلی تین ہین ایک وہ کہ کثرت بول اور عروق مین بدون استعمال مدرات ہو گئے
اور بدون مباشرت اشیاے معرقہ کے دوسرا قوی ہونا حرارت مزاج سب بدن کی یا گردہ
اور کلیہ کی فقط اسلیے کہ جسوقت بیچ تمام بدن کے حرارت ہو یا گردے اور جگر مین حرارت ہو
جذب رطوبت کا باعث ہوتا ہے معلوم سے اسلیے کہ حرارت جاذب ہے تیسرا باعث شدت انتقال
امعا مین اسلیے کہ اس صورت مین حرارت اعضاے مجاورہ سے رطوبت براز کی فنا ہوتی
ہے بسبب بہت ٹھہرنے کے نہ بواسطہ زیادتی حرارت کے اور جو مختلط برطوبات آتا ہے
اور ساتھ اسکی یبوست پیدا ہوتی رہتا ہے سبب اسکا از روی تحقیق کے دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ پہلے
امعا مین براز یابس ہو بعد اسکے پر اختا اور اوسپر آوی اور قبل اسکے یہ بھی یبوست سے میل کرے بسبب گرد صفرا الا
کے جلدی سے دونون باجمع ہو کر نکل آوین دوسرا وہ کہ بیچ امعا تحت کے براز یابس محتبس ہو بیچ ازدہ
امعا فوق سے آوے پھر اور رطیب اوسکی کر کو مزلق کرے بدون گرنے براز کے اوسکی دفع تیسرا بیچ رنگ براز کے
جاننا چاہیے کہ اصول رنگ براز کی چار ہین سفید زرد سیاہ سبز اور ہر ایک اونمین الگ الگ قسم مین کہی جاتی
ہین لیکن براز سرخ نہین ہو سکتا اسلیے کہ سرخی اوسکی خون کی ہوگی مگر ملنے خون سے اور ملنا خون کا ساتھ براز کے اوس طرح ہو
کہ دونون چیزا ایک ہو جاوین ظاہر ہے کہ بسبب زمانی ہین ہوگا اور توقف اوسکا بیچ سوا امعا ای تیلی کی دیر تک

سبب ہوگا ہے اور خون جو منجمد ہوتا ہے لامحالہ سیاہ ہوتا ہے بعد اسکے براز ملنے خون سے سیاہ آتا ہے نہ بیچ قسم تیسرے
براز زرد کے اور یہ تین طرح سے ہے ایک خفیف الغائیۃ اور رنگ طبیعی اوسکا یہی ہے جیسا کہ براز محمود میں بیان ہوا
دوسرا وہ کہ شدید الصفرت ہو مانند اجر ناصع کے اور موافق اسکے اور یہ سبب خارجی سے ہو یا سبب داخلی
سبب خارجی تناول صبغات کا ہے مانند اغذیہ کے کہ اون میں زعفران ہو اور سوا اسکے لیکن سبب داخلی
یا کثرت صفرا کی ہے ساتھ افراط کے یا احتراق اوسکا اسلیے کہ جسوقت صفرا محترق ہوتا ہے اگرچہ قلیل القدار
ہو لیکن رنگ اوسکا شدید ہوتا ہے بالجملہ حاصل ہونا زردی کا براز میں صفرا سے محترق سے بہت نادر ہے
اسلیے کہ بیچ مرارہ کے صفرا سے محترقہ کمتر رہتا ہے پس متحقق ہوا کہ زردی براز کی اکثر کثرت صفرا سے
ہوتی ہے اور فرق بیچ زردی کے کہ کثرت صفرا سے ہو یا احتراق اور حدت سے وہ ہی کہ بیچ صورت
کثرت کے براز کثیر المقدار آتا ہے اور اشتعال بدن میں اور لذع کمتر ہوتا ہے اسلیے کہ وہ صفرا طبیعی ہے
بخلاف صفرا صاحب تیزی اور احتراق کے کہ اسکا عکس ہوتا ہے تیسرا وہ کہ زردی اوسکی رنگ معتدل
طبیعی سے بھی کم رنگ ہو اور یہ بھی یا سبب خارجی سے ہو یا سبب داخلی سے سبب خارجی تناول مبیضات
کا ہے مانند دودھ وغیرہ کے اور سبب داخلی دو طرح ہے ایک جلد نکلنا براز کا قبل گرنے صفرا کے
بالکل اور اسکو قصور نضج بیچ براز کے لازم ہے دوسرا کم گرنا صفرا کا اوپر امعا کے صفرا بدن میں
حقیقت میں کم ہو یا کثیر ہو لیکن طرف امعا کے کم آوے اور جب صفرا بدن میں کم ہو کم گرنا اوسکا
ظاہر ہے لیکن درصورت کثرت کے دو وجہ سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ صفرا اور طرف متوجہ ہو
اور طرف مرارہ کے بسبب نجاوے دوسرا وہ کہ بیچ اوس راہ کے کہ درمیان جگر اور مرارہ کے یا
مرارہ اور امعا کے ہے سدہ ناقص پڑے اور اس سبب سے جو لطیف ہے اوتر آوے اور
صفرا سے غلیظ نہ گر سکے لیکن حصول اسکا نادر ہے اسلیے کہ جو سدہ اس راہ میں پڑتا ہے اکثر تام
ہوتا ہی اسواسطے کہ نشان صفرا سے تفتیح سدون کی ہے بسبب جلا اور تیزی اور تنفیذ کے یہانتک
کہ سبب قوی بنو احداث سدے کا اس مجاری میں نہیں کر سکتا اور قوی ہونا سبب کا کہ
عبارت ہے کثرت سے اور شدت سے غلیظ ہونا مادے کا اکثر سدہ تامہ لاتا ہے نہ ناقصہ اور
فرق ان اقسام میں ظاہر ہے اسلیے کہ قلت صفرا کی غلبہ آثار برودت سے اور میل کرنے
صفرا سے دوسری جانب کو ظاہر ہونے آفت سے واضح ہے اور بیچ سدے کے قے صفراوی یا یرقان

لازم ہے انتہا ۲ شیخ رئیس نے بیچ قانون کے لکھا کہ رنگ براز کا کہ ناریت اوسکی بیچ غایت افراط کے ہو حاصل ہوتا
اوسکا بیچ منتہی مرض کے بہت ہوتا ہے کہ دلیل نضج کا ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ نشان ردی ہونے حال کا
ہوتا ہے اور شارح نے بیچ جمع کرنے دونوں کلام کے لکھا کہ اگر سبب ناریت کا کثرت صفرا کی ہے بیچ آخر
امر کے محمود ہوتا ہے اسلیے کہ بیچ اکثر امر کے بسبب بحران کے اور دفع طبیعت کے ہوتا ہے ماوے
مرض کو اور اگر سبب ناریت کا تیزی صفرا کی اور احتراق ہو لامحالہ ردی ہوتا ہے اسلیے کہ دلیل افراط
مرض کی ہوتا ہے اور فرق درمیان ان دونوں کے کئی وجہ سے کر سکتے ہیں ایک وہ کہ بحرانی نہیں
ہوتا ہے مگر بعد نضج کے بخلاف احتراقی کے کہ تقدم نضج کا اوسمیں لازم نہیں ہے دوسرا وہ کہ
بحرانی کو پیچھا کرنا خفت کا اعراض میں ضروری ہے بخلاف احتراقی کہ پیچھے اسکے ہلاکی ہے
تیسرا وہ کہ بیچ بحرانی کے براز کثیر آتا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا بخلاف احتراقی کے کہ براز اوسمیں
بسبب احتراق کے قلیل آتا ہے بشرط اعتدال تناول طعام کے قسم بیچ براز سفید کے
پیدا ہونا اوسکا دو جہت سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ جو چیز بیضی براز اور مقاوم رنگ صفرا کی
ہے ساتھ براز کے ملے اور یہ براز اکثر حالت صحت میں آتا ہے بسبب اوسکا دفع ہونا فضلات
کا ساتھ صدید اور زبدہ کے ہوتا ہے کہ وہ ترک کرنے ریاضت معتادہ سے بیچ عروق اور اعضا کے
جمع ہوئی ہوں اور یہ محمود ہوتا ہے اور سبب پاک ہونے بدن کا مادہ منتکنہ سے اور سبب زوال ثقل کا
ہے اور اگر حالت مرض میں ہو سبب اوسکا انفجار دبیلہ کا اور دفع ہونا ریم کا طرف امعا کے
اور فرق اس قسم میں بدیہی ہے دوسرا وہ کہ صفرا مرارہ سے امعا میں نہ آوے تو براز کو رنگین کرے
پس ثقل باقی رہتا ہے اوپر سفیدی کیلوسی اپنی کے بشرط تناول غذائے صاحب رنگ کی اور سبب انقطاع
انحدار صفرا کا انسداد مسلک مرارہ کا ہے خواہ اوس راہ میں کہ درمیان جگر اور مرارہ کے ہے ہو خواہ سدہ اوس راہ میں
کہ درمیان مرارہ اور امعا کی ہے ہوا اور فرق یہ ہے کہ سدہ کون راہ میں ہے وہ یہ ہے کہ اگر مسلک فوقانی یعنی وہ مجری کہ
درمیان کبد اور مرارہ کی ہے مسدود ہو سفیدی براز میں بتدریج ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ راہ مرارہ کی طرف امعا کے
مکشوف ہے جب تک کہ بیچ مرارہ کی تھوڑا بھی صفرا رہیگا گرلیگا اور امعا کو کچھ رنگ ظاہر ہوگا براز میں اور
جب کچھ نہ ہوگا براز سفید صرف آویگا اور بھی یرقان مسلک فوقانی کو لازم ہے جس وقت کہ صفرا بیچ جگر کی
محتبس رہتا ہے بالضرور یرقان لاتا ہے اور اسی طرح اس سدہ میں ظاہر ہے کہ پہلے یرقان ہو بعد اوسکے

بول سفید صرف آوے بخلاف سدہ تحتانی کے کہ عبارت اوس مجری سے ہو کہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہے سفیدی براز بھی
دفعۃً ظاہر ہوتی ہے اور یہی آوے نہ ظاہر ہوتا یرقان کا اسمین لازم نہین ہے اسلیے کہ جیسے مرارہ اور امعا مین راہ ہے
ایک راہ مرارہ سے طرف معدہ کے بھی ہے ہو سکتا ہے کہ جو راہ طرف امعا کے بند ہو صفرا مرارہ سے معدہ مین گرے
اور اوس سبب سے صفرا بیچ جگر کے محتبس نرہے تو یرقان کو پیدا کر کے طرف اعضا کے سیل کرے گا اور اگر یرقان بالفرض
بسبب اوسکے نہ کرے گا اور پہ معدہ کی شرط ہے اس سدے مین کہ پہلے بول سفید ہو بعد اوسکے یرقان ظاہر ہوتا ہے
اسلیے کہ منقطع ہونا صفرا کا علت سفید ہونے کا ہے دفعۃً ہوتا ہے اور انتشار صفرا کا اعضا مین کہ مہلت چاہتا ہے
بعد انقطاع کے انحدار صفرا واقع ہوتا ہے پس بالضرور رہا ہے کہ یرقان بعد سفیدی براز کے ظاہر ہو انتہا ہ
تناول چیزون سفید کا مانند دودھ وغیرہ کے علت ہے بیاض اونکی نہین آتا ہے یا یہ سبب کم ہونے زردی کی
ہوتا ہے جیسا کہ صفرہ مین مذکور ہوا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ علامہ نے کاسانۃ سفیدی کو پیدا کر کے والا رنگ خفیف الصفرہ
ہوتا ہے نہ محدث سفیدی کا لان باختلاط الصفرۃ مع البیاض وان کان الصفرۃ قلیلۃ لا یبقی الابیض علے
بیاضہ بل یمیل الی صفرۃ ما قسم پنجم براز سیاہ کے دلالت اسکی مانند دلالت بول سیاہ کی ہے یا اوپر شدت
احتراق کے ہے یا اوپر زیادتی برودت اور جمود مواد کی یا اوپر نضج مادہ مرض سوداوی کی اور دفع کرنے طبیعت
اوس کو بطریق بحران کی یا اوپر تناول کرنے چیز مسود کے مانند سماق وغیرہ کی یا اوپر پینے اوس چیز کے کہ مخرج سودا
ہے اور علامات ہر ایک کی بیچ بحث بول کے مفصل مذکور ہے اور جو بسبب احتراق کے ہو شک نہین ہے
کہ ردی ہے اور جو فرط جمود سے ہو نادر الوقوع ہے اسلیے کہ اخلاط جو بیچ عروق کے افسردہ ہو کر مندفع ہون دفع ہونا
اونکا اکثر براہ بول کے ہوتا ہے بسبب وسعت مسالک کے اور طرف امعا کی کمتر خواہش کرتا ہے اسلیے کہ مجاری
جگر کی تنگ ہین اور مادہ مذکور غلیظ اور ظاہر ہے کہ مادہ مذکور امعا مین نہین پہونچ سکتا ہے مگر بیچ جگر کے
ہو کر اور اسی سبب سے شیخ رئیس نے بیچ اسباب براز سیاہ کے اسکو شمار نہین کیا اسلیے کہ نادر مانند
معدوم کی ہے اور یہ بھی ردی ہے فائدہ بتجربہ ثابت ہوا کہ جملہ اسباب سیاہ کرنے والے براز سے ایک
سبب نکلنا مادہ سودا کا بھی ہے اور اس سبب سے کہ مادہ سودا کا عام ہے کہ طبیعی ہو یا محترق حسب خلط
کے ہو بعضے امور کہ ہر ایک سے متعلق ہین بیان کرنا اونکا لازم آیا پوشیدہ نہ رہے کہ اگر سودا طبیعی ہو
یعنے غیر محترق حاصل ہونا اوسکا بیچ امعا کے یا بسبب دفع طبیعت کے ہوتا ہے بطور بحران کے
یا بسبب پینے ادویہ مخرجہ کے اسلیے کہ کثرت اسکی اس مرتبہ کو نہین ہوتی ہے کہ خود بخود طرف امعا کے

خواہش کرے بدون حرکت طبیعت کے اور بغیر حرکت دوا کے بالجملہ نکلنا اوسکا آخر امراض سوداوی
مین دلیل بہتر ہے لہذا شیخ رئیس نے کہا کہ اما الکیموس الاسود فکثیرا ما ینفع خروجہ اور شراح نے تصریح کیا
کہ مراد کیموس اسود سے سوداے طبیعی ہے اسلیے کہ خلط طبیعی مسمے بخلط اسود ہے اور نشان ہونا
رنگ براز کا اس خلط سے خالی ہونا اوس کا آثار احتراق سے مخفی نہین ہے لیکن اگر سوداے غیر طبیعی ہے
یعنے محترق شک نہین ہے کہ احتراق خون سے ہوگا یا احتراق صفرا سے یا احتراق
بلغم سے یا احتراق سودا سے اور فرق درمیان انکے میل کرنے سوداے حاصلہ سے طرف رنگ
اوس خلط کے کہ اوس سے حاصل ہوا ہے معلوم ہے اور ساتھ اسکے جو احتراق سے سودا سے ہو ردی زیادہ ہے
اور قاتل اور خاصہ اوسکا ہے کہ براق ہوا اور جو زمین پر گرے جوش کرے جیسا کہ سرکہ سے جوش ہوتا ہے
اور بھی سوداے مزید ترش ہوتا ہے یا کسیلا موافق قوام مادہ کے اسلیے کہ سودا جو جلتا ہے دو حال سے
باہر نہین ہوتا یا رقیق رہا ہے یا غلیظ اگر رقیق رہا ہے محترق اوسکا شدید الحموضت ہوتا ہے اور اگر
غلیظ رہا ہے قلیل الحموضت اور ساتھ تھوڑے کسیلاپن کے ہوتا ہے اور جوش مین کا اور براقی بیچ سوداے محترق کے
کہ سوداے رقیق سے حاصل ہو بہت ہوتا ہے بہ نسبت اوس محترق کے کہ سوداے غلیظ سے حاصل ہو بالجملہ سوداے اصلی
کہ سوداے غیر طبیعی ہے احتراق خلط سودا سے حاصل نہین ہوتا ہے اور مشہور ہے سوداے صرف نکلنا
اوسکا قے سے یا اسہال سے دلالت کرتا ہے اوپر غایت احتراق کے اور فناے رطوبات کے لہذا شیخ رئیس نے
کہا کہ الخلط السوداوی الصرف قاتل فی اکثر الامر بخروجہ ای دلیل علی الہلاک یعنے نکلنا خلط مذکور کا دلیل
ہلاکت کا ہے اسلیے کہ خبر دیتا ہے اوپر سبب مہلک کے کہ اوسکی سبب سے یہ نکلا ہے نہ وہ کہ خود نکلنا اوسکا
قاتل ہے اسلیے کہ نکلنا موذی کا ہر طرح مفید ہے کما لا یخفی اور ہلاک کرنا مقید کیا گیا ہے ساتھ اکثر
امر کے اسلیے کہ نکلنا اوسکا اگر بیچ شروع امر کے ہو لا محالہ قاتل ہے اسواسطے کہ نشان قوی ہونے
سبب مہلک کا ہے اسلیے کہ احتراق سودا کا نہین ہوتا مگر اوسوقت کہ اکثر رطوبات بدن کے فانی ہون
اور احتراق قوی ہوا اور ذکر بیچ انتہاے مرض کے ہے دیکھنا چاہیے کہ قوت مرض کی ضعیف ہے
یا قوی اگر ضعیف ہے یہ بھی مہلک ہے اور اگر قوی ہے ہو سکتا ہے کہ طبیعت قادر ہوا اور دفع کرے
اور سلامت سے گذرے لیکن یہ نادر ہے اسلیے کہ مرض جو اس قوت سے ہوا ہے بعید ہے کہ قوت بدن کی ساتھ اوسکے
قوی ہو خصوصا کہ زمانہ مرض کا دراز ہو اور سن پیری کو پہونچا ہو ساتھ اسکے جو ممکن تھا ہلاکت کو ساتھ اکثریت کے

مقید کیا ہے قسم بیچ براز سبز کے جانئین کہ سبزی براز کی کہ تناول مخضرات سے ہو دلیل انطفای حرارت غریزی
کی ہے اسلیے کہ سبب سبزی کا یا زیادتی حرارت کی ہے یا افراط سردی کی اور بیچ دونون صورت کے
انطفا سے حرارت غریزی کا لازم ہے اسلیے کہ اوپر تقدیر احتراق کے روح تحلیل ہوتی ہے بنا بر علیہ حرارت
بھی منطفی ہوتی ہے لیکن بیچ تقدیر سردی کے ظاہر ہے کہ افراط بیچ سردی کے نہین ہوسکتی مگر اوس وقت
کہ قوت حرارت کی اوسکی مقاومت اور مدافعت سے باطل ہوئی ہے اور علامت ہر ایک کی
آثار سبب سے معلوم ہو او یہی سبزی براز کی اگر جنس زنگاری اور کراثی سے ہو احتراق سے
ہے اور اگر جنس آسمانگونی اور نیلیجی سے ہو افراط سردی سے ہے **انتباہ** براز کمد ایک قسم
مرکب سے ہے اور وہ بھی دلالت کرتا ہے اوپر انطفای حرارت غریزی کے اور پیدایش اوسکی
نہین ہوتی مگر سردی مفرط سے اور اسی طرح براز رصاصی **سوال** اگر کہین کہ اطبا نے بول کو ساتھ
اقسام کثیر کے ذکر کیا لیکن براز کو اس تفصیل سے بیان نہین کیا علت اسکی کیا ہے **جواب** اسکا
یہ ہے کہ جو دیکھنا براز کا اور تامل کرنا اوسمین مکروہ تھا اور دلالت اوسکی بھی اوپر احوال
بدن کی کمتر ہوتی ہے مگر بیچ امراض اسہالی اور امراض بطن کی اطبا نے نضج بیچ ذکر اوسکے
رنگون کی توجہ نہ کی اور جو چیز کہ لکھی گئی واسطے تشخیص اقسام کو اور واسطے احوال شکم کی کافی ہے
اور شک نہین ہے کہ دلالت براز کی ان دونون مرض مین زیادہ ہے دلالت بول سے **سوال** اگر
کہین کہ براز سبز کو دلیل انطفای حرارت غریزی کا مقرر کیا ہے نہ بول اخضر کو علت اسکی کیا ہے
جواب اسکا یہ ہے کہ رنگ بیچ براز کے بدون سبب قوی کے حاصل نہین ہوسکتا بخلاف بول کے کہ بسبب شفاف
ہونے اوسکے ذرا سے رنگین ہوتا ہے پس قیاس بول اور براز کا اس امر مین لازم نہین ہے فائدہ براز سبز بیچ اطفال شیرخوار
کے دلیل انطفای حرارت کی نہین ہے لزوماً اسلیے کہ انمین بسبب ... ... ہوتا ہے بھی تقلیل سبز آتا ہے
اکثر امر مین پس حکم اوپر سبزی براز طفل کے باعتبار اسباب کے مختلف ہوتا ہے اور اوپر طریق وجوب کے نشان
انطفای حرارت کا ہوتا ہے دفع ہوتا بیچ شکل براز کے اور یہ دو وجہ سے باہر نہین ہے یا جمع ہوتا ہے یا مانند
گوبر گائے کے پھولا ہوا اور جاننا چاہئے کہ بیچ براز کے ارضیت غالب ہے اور جو کچھ کہ ارض اوس مین غالب ہے وہ
ہے کہ جمع اور منجمد ہو اگر منحلے بالطبع ہو اور کوئی چیز مانع الاجتماع اوس سے نہ ہو اسلیے کہ اگر ملتزق والاسباب نہ
الاجتماع کے ہو لامحالہ منتفخ ہوگا اور انتفاخ بیچ براز کے جب تک کہ اوسکے اجزا مین تخلخل نہو نہین ہوسکتا او

سبب سے کہ تنہا عدد بدون تفریق کے امکان نہین ہی اور خلا محال ہی بالضرور چاہیے کہ درمیان
اجزاے متفارقہ کی جسم خفیف حاصل آوے کہ سواے براز کی ہوا اور ایسا جسم تین وجہ سے یا نہین
ہے یا ریح ہے یا بخار یا ہوا اور جو بخار ہو وہ لائق اس کام کی نہین ہین پیدا ہونا نفخ کا بیچ براز
کے ضرور ہے کہ مخصوص ساتھ ریح کی ہو نہ بسبب ریح کے بلکہ ساتھ اوس ریح کہ نہایت سرد
ہوتی ہو اور حرکت اوسکی طرف فوق کی باطل ہوتی اس لیے کہ اگر ریح ایسی ہوتی تبھی مانند بخار کی
صالح اس کام کی نہوگی اور وجہ نہ لائق ہونی بخار اور ہوا کی واسطے انتفاخ کی وہ ہے کہ شان ہر ایک کی
انسے تصاعد اور تفارق ہی اجسام ارضی ہی اور بیچ براز کے کوئی امر موجب انتفاخ کا نہین ہی پس
پس نفخ اوسکی بین انسے ممکن نہین ہے اور اگر کہین کہ جیسے ریح سرد مفرط ہو کر موجب انتفاخ کلی
ہوتی ہی ہو سکتا ہے کہ بخار بھی ہو ہم کہتے ہین کہ ممکن نہین ہی اسواسطے کہ بخار جب ایسا سرد ہوگا
پانی ہو جاوے گا اور بخاریت سے نکل جاویگا بخلاف ریح کی کہ بعد بہت سرد ہونیکے ریحیت پر
رہتی ہی اسلیے کہ ریح وہ دخان ہے کہ برودت اوسپر طاری ہوی اور نزدیک پہونچنے سردی شدید کی
اگرچہ تصاعد سے باز رہتی ہی لیکن اوپر اپنی نوعیت کے باقی ہی پس متحقق ہوا کہ انتفاخ بیچ براز کے
سواے ریح مذکور کے حادث نہین ہوتا ہی اور جسوقت ریح غالب ہو براز اوپر پانی کے بلند ہوتا ہے
اور راسب نہین ہوتا جیسے قولنج ریحی مین اکثر واقع ہوتا ہے اور اس تحریر سے معلوم ہوا کہ براز مجتمع
دلیل نفخ کا ہوتا ہی جیسا مقدمہ مین بیان ہوا اسلیے کہ علت انتفاخ کی ریح ہے اور پیدایش ریح
کی بدون قصور نضج کی نہین ہوتی کما لا یخفے دفع پانچوان بیچ استدلال کی وقت براز سے جاننا
چاہیے کہ غذا کھائی جاتی ہی ضرور ہی کہ حاصل ہونے کیلوس تک بیچ معدے کی رہتی ہے اور جو معدی سے
امعا مین جاتی ہی وہان بھی جبتک کہ بقایا سے اجزاے کیلوسی کا جگر مین منجذب ہوی ہین توقف کرتی ہی
اور عروق ماساریقا کی نہایت تنگ ہین ایک زمانہ معتد بہ چاہیے کہ خلاصہ اوس سے بالکل جگر مین
پہونچے پس وقت طبیعی واسطے براز کی وہ ہے کہ بعد انجذاب سب خلاصہ کی ہو اور بیچ مقدمہ کی اندازہ وقت
کا ساتھہ فوائد کی بیان ہو چکا اور جو براز آگے اوس سی یا بعد دیری کی اوس سی آوے وقت ناطبیعی ہی براز کا
اور جو وقت معتدل اوسکا کہ طبیعی ہی بیچ مقدمہ کی کہا گیا اس جگہہ سریع البروز اور بطی البروز کو دو قسم مین کر
کرتی ہین قسم بیچ سریع البروز کے یعنی وہ براز کہ قبل وقت طبیعی کی نکلے اور یہ یا امور خارجی سی ہی یا امور داخلی سی

امور خارجی استعمال کرنا مخرجات کا ہی یانند پینے مسہلات کی اور استعمال فتائل اور حقنون کا اور امور داخلی
تین قسم کی ہین ایک وہ کہ بسبب نفس براز کے ہو دوسرا وہ کہ بسبب قوتون کے ہو تیسرا وہ کہ بسبب وعا
یعنی انتڑی کی ہو اسلیے کہ معلوم ہے کہ نکلنا براز کا حرکت مکانی ہے اور واسطے اتمام اس حرکت کے
تین چیز کہ متحرک اور محرک اور مقام حرکت ہین لازم لیکن اس مقام مین کہ متحرک براز ہی اور محرک
دافعہ ہے اور مقام حرکت کا جوف امعا کا ہے اور ہر ایک ان تین علت سے جلد نکلنا براز کا ہوتا ہی
جیسا کہ تین مثال مین کہا جاتا ہی مثال علت ہونے نفس براز کی تناول غذاے مزلق کا ہے اسلیے
کہ ثقل غذاے مزلق کا اکثر مزلق ہوتا ہے اور مثال علت ہونا امعا کا قروح یا بثور یا سحج سے امعا مین
اسلیے کہ بیچ اس صورت کے ثقل کوا یذا ہوتا ہے بسبب اذیت کے امعا مضطرب ہوتے ہین اوپر
دفع کرنے ثقل کے اور مثال علت ہونے قوت دافعہ کی جلدی فعل دافعہ کی ہی اور موجب تعجیل
اوسکے فعل کا دو وجہ سے باہر نہین ہی ایک کثر گرنے صفرا کی اور معلوم ہے کہ اگرچہ مخرج براز کی
قوت دافعہ ہے لیکن معینہ اوسکا اوپر نکالنے کے صفرا ہے کہ مرارہ سے آتا ہے اوپر امعا کے اور جسوقت
یہ صفرا بہت آوے دافعہ کو قبل اسکے کہ خلاصہ منجذب ہو طرف جگر کے حرکت مین لاتا ہے دوسرا ضعف
یا بطلان کہ بیچ قوت ماسکہ کی پڑے اسلیے کہ نزدیک واقع ہونے فتور کے بیچ قوت ماسکہ کی قوت دافعہ
کہ ضد ماسکہ کی ہے عمل کرتی ہی بالضرور اسواسطے کہ ہر قوت طبیعی بالطبع ہمیشہ فعل کرتی ہی اور تعطل
اوسکے فعل مین نہین ہوتا مگر بسبب مانع اور عائق کے اور جسوقت وہ مانع دور ہوا لامحالہ عود کرتی ہین
طرف فعل اپنے کے **فائدہ** اگر کہین کہ ہر دو قوتین بیچ قوت کی برابری رکھتی ہین اور بالطبع دائم الفعل ہین
پس عمل قوت دافعہ کا ساتھ باقی رہنے عمل قوت ماسکہ کے مستلزم ترجیح بدون مرجح کے ہوتا ہی
اور یہ محال ہے جواب اسکا یہ ہی کہ اگرچہ قوت دافعہ مثلاً قوی زیادہ قوت ماسکہ سے نہین ہی اور ہر ایک
اپنے عمل مین قائم ہے لیکن بتقدیر قادر مطلق کی تقاضا کرنا طبیعت کا موافق احتیاج کی مرجح دافعہ کو
ہوتا ہے بعد تمام کرنے فعل ماسکہ کے اور بھی حالت صحت مین گرنا صفرا کا کہ بعد انجذاب خلاصہ کے
ہے ثقل سے مقوی دافعہ کا مقرر ہوا اور اسیطرح حالت مرض مین فتور بیچ ماسکہ کے کہ مقوی دافعہ کا
مقرر ہوا لان ضعف الدافعہ مقو لعمل الضد فلیس ترجیح بلا مرجح نہین ہی ہرگز اور جسوقت اعتدال سے گرنا
صفرا کا بیچ صحت کی محرک دافعہ کا ہوتا ہی کثرت اوسکی بیچ مرض کے بطریق اولی ہوگی اور فرق درمیان ان دونون اسہالون

کے دو ہے کہ جو امور خارجی سے ہو وجود ہونا اوسکا دلالت کرتا ہے اوسپر او جود ذات براز سے پہلے تناول
غذا کیچ کا شاہد اوسکا ہے اور یہ براز لزوجت وغیرہ رکھتا ہوگا اور جو قروح یا تو استعمال ہو قبل نکلنے
براز کے درد ہوگا او پیٹ مین چھلکے نکلین گے براز مین اور شاید مین خون ظاہر ہونگے اور جس وقت کوئی
چیز لذع آئی ہے سے پیدا انہون کثرت صفرا سے یا ضعف ماسکہ سے ہو بیشتر ہوگا پس اگر براز نکلین ہونے وقت
نکلنے کے لذع کرے گا صفرا سے ہوگا اور یہ مین کبھی قبل براز کے مغص خفیف بھی ظاہر ہوتا ہے
اور اگر رنگ اور لذع نہو اور ثقل بیچ بطن کے محسوس ہو ضعف ماسکہ سے ہوگا قسم بیچ بطئی
النفوذ کے یعنے دیر مین نکلنا براز کا وقت معتاد سے اور یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ امور خارجی
سے ہو مانند استعمال حوابس کی شربا اور حمولا اور نشان اوسکا وجود سبب کا ہے دوسرا وہ کہ امور
داخلی سے ہو اور معلوم ہے کہ یہ امر داخلی باعتبار نفس براز کے ہو یا باعتبار قوتون کی یا باعتبار امعا کی یا باعتبار
اشتیاق تمام اعضا کے جو براز سے ہو تناول غذای قابض کا اوسپر گواہی دیتا ہے اور جو امعا سے ہو
وجود قرحہ کا یا ورم کا دلالت کرتا ہے اوسپر اسواسطے کہ جسوقت اسفل امعا مین قرحہ یا ورم ہو طبیعت خوف
الم اور اذیت سے نزول براز کو مانع ہوتی ہے لیکن جو قوتون سے ہو تین طرح ہے ایک وہ کہ دافعہ ضعیف ہو
اور نشان اوسکا تجاوز کرنا نضج براز کا ہے دوسرا وہ کہ اگرچہ دافعہ قوی ہو لیکن صفرا مرارہ سے کمتر آوے اور دافعہ کو
کما ینبغی خبردار نہ کرے اور نشان اسکا سفیدی براز کی ہے اور آثار سردی امعا کے ظاہر ہونا تیسرا وہ کہ ہاضمہ ضعیف ہو
اور اس سبب سے طبیعت محتاج ہو طرف دراز کرنے توقف ماکول کی بیچ معدہ اور امعا کی اور موافق
تقاضای طبع کی ماسکہ دیر تک طرف امساک کی خواہش کرے اور دافعہ بھی اپنے عمل مین تاخیر کرے
اور معلوم ہے کہ اگرچہ سبب قوی تین بالطبع دائم الفعل ہین لیکن مقہور اور مغلوب طبیعت کی ہین بحکم قاسر
مطلق کے اور نشان ضعف ہضم کے ڈکار ترش ہے اور پیدائش نفخ اور ریاح کا شکم مین اور جو اشتیاق
اعضا سے ہو نظیر اوسکا دیر مین آنا براز کا ہے بعد تنقیہ مواد کی مسہل سے یا تقلیل اوسکا افاقہ سے
اور قلت تناول سے دفعہ چھٹا بیچ رائحہ براز کے جسوقت ماکول پاکیزہ اور خوشبو ہو اور اوسکے ساتھ
کوئی چیز متغیر بو کی مانند ہینگ اور لہسن کے نہی ہو اور ساتھ اسکے ثفل بہت بدبو ہو دلیل کثرت
اخلاط عفنہ کی ہے اور جسوقت بو براز کی ترش ہو دلیل سردی مزاج اور زیادتی بلغم کی ہے اور براز
منکر الرائحہ یعنے شدید النتن نہایت دلیل موت کی ہے بیچ مریض ضعیف کے دفعہ ساتوان

بیچ کف براز کے اور بسبب اوسکا یا حرارت عظیم ہو کہ اخلاط کو ہلا دیتی ہے جیسا کہ آگ دیگ کو
جوش میں لاتی ہے اور کف لاتی ہے یا ریاح کہ بیچ بدن کے ہو ساتھ اخلاط کے ملے مانند ہوا کے
سخت کہ اوپر دریا کے بہے اور پانی سے ملے اور کف پیدا کرے دفع آٹھوان بیچ نکلنے براز کے
آواز قراقر سے جاننا چاہیے کہ ظہور آواز کا روقت نکلنے براز کے دو وجہ سے باہر نہیں ہے یا بسبب
ریح کے ہے اور یہی اکثر ہے یا بسبب قوت دافعہ کے ہے اسلیے کہ نزدیک قوی ہونے اس
قوت کے اگرچہ ریح امعا میں نہو لیکن بسبب شدت دفع کے آواز ہوتی ہے اور یہ کمتر ہے بالجملہ
ہونا ریح کا بیچ شکم کے بدون قراقر اور افساد کے دلیل اعتدال حرارت معدہ اور امعا کی ہے اسلیے
کہ بیچ معدہ سرد کے اور امعا سرد کے ریح ہرگز پیدا نہیں ہوتی اور بیچ بہت گرم کے بھی پیدا نہیں ہوتی
اسلیے کہ زیادتی تحلیل سے بخار معدوم ہوتے ہیں پس واسطے پیدا ہونے ریح کے حرارت معتدل
شرط ہے تو رطوبت کو پگھلاوے اور بخاروں کو اوٹھاوے پس وہ بخار حرارت معتدل سے
طرف یبوست اور دخانیت کے میل کریں اور ریح یہی ہے کما قالوا الریح دخان بارد مولد من
تلطف الاخلاط اور مراد اس دخان سے اس جگہ بخار قلیل الرطوبت ہے کہ جمع ہونے سے تحلیل
پا نہیں ہو سکتا ہے بالجملہ نکلنا ثقل کا ساتھ آواز عظیم کے اور تقدم نضج کا دلیل ریح غلیظ کا
ہے اور ساتھ آواز باریک کے مانند آواز کپڑے کے دلیل نکلنے رطوبت رقیق کا ہے اور جو ساتھ
آواز قوی کے دفعۃً آتی ہو اور ثقل کیلوسی ہے تو نشان کی انجذاب خلاصہ کا ہے اور نکلنا براز کا
ساتھ آواز کے بدون تقدم نضج کے اور بدون کیلوسیت کے نشان قوت دافعہ کا ہے اور
آواز صاف نزدیک نکلنے براز کے دلیل اسکی ہے کہ امعا رطوبت سے خالی ہیں اور ثقل خشک
ہے جس وقت آواز قراقر کی باریک ہو دلیل اسکی ہے کہ ریح بیچ امعاے باریک کی ہے اور غلیظ نہیں ہے اور جسوقت
آواز قراقر کی غلیظ ہو دلیل اسکی ہے کہ ریح غلیظ بیچ امعاے غلاظ کی ہے فائدہ ریح کہ بیچ معدہ کی پیدا ہوتی ہے
اگر اوپر جاوے اور منہ سے نکلے اوسکو ڈکار کہتے ہیں اور اگر امعا کی طرف آوے اوسکا نام ریح ہے کہ بہ نام عام
اور بدبو ریح کی کہ اشیاے محدث النتن کی تناول کر نہیں ہو مانند براز منتن کی دلیل عفونت اخلاط کی ہے
انتباہ جو استدلال پسینے سے ہی اور استدلالوں کو مقوی ہے واسطے خبر کرنیکی احوال بدن پر وہ بھی فضلہ ہضم سیوم کا ہے
ذکر اوسکا بیچ ذیل فضلات کے کیا جاتا ہے اگرچہ مانع اوسکے ذکر میں مشغول ہوا جاننا چاہیے کہ عدد بیچ عرق کے

نہیں جا سکتی مگر بسبب ملنی تھوڑی صفرا اور پانی کے اسلیے کہ پانی مبدرق ہوتا ہے بیچ سیلان کی اور صفرا بسبب
قوت تیزی او رگرمی کے جو ذکر ہوا ہی در بعد پہونچنی غذا کی اعضا میں وہ پانی کہ اوسمیں ملا تھا اکثر اوس سے بیچ مجاری بول کے
پھر آتا ہے جیسا کہ بیچ مبحث بول کی گذر چکا او تھوڑا پانی کہ وہان رہا اور غذا سے نفوذ نے فاضل ہو طرف
جلد کے متوجہ ہوتا ہے پس اگر پانی خالص ہی پسینا اوس سے ظاہر ہوتا ہے لہذا کہا ہی کہ پسینا فضلہ پانی کے
اخلاط بدن سے اور اگر ملنے پانی سے ساتھ فضلہ کی خلاط پانی میں آیا اور طرف جلد کے آیا وسخ یعنی میل
پیدا کرتا ہے بالجملہ علامات احوال بدن کی کہ پسینے سے تلاش کرتے ہین وہ سبب نہج رشحہ میں بیان
کرتے ہین رشحہ پہلا بیچ کثرت او رقلت پسینے کے اور اوسکو دو قسم میں ذکر کرتے ہین قسم پہلی بیچ کثرت
عرق کی پوشیدہ نرہے کہ اسباب کثرت کے مطلقا چھہ ہین بعضے اونسے طبیعی او ربعضے غیر طبیعی جیسا اشارہ
کیا جاویگا ایک وہ کہ رطوبت بدن میں زیادہ ہو او ربسبب زیادتی کی نکلتی ہے دوسرا وہ کہ رطوبت رقیق
ہو جاوے اور سیلان کرے تیسرا وہ کہ اعضا پگھلین اور رقیق ہو کر راہ مسام سے نکلین چوتھا وہ
کہ مسام اپنے مقدار سے کشادہ زیادہ ہون اور اس سبب سی رطوبت زیادہ نکلے پانچوان وہ کہ قوت دافعہ قوی
ہو اور رطوبت کو زیادہ دفع کرے چھٹا وہ کہ ماسکہ ضعیف ہو اور اس سبب سے رطوبت زیادہ نکلے بالجملہ جو دفع کرنی
دافعہ سے ہو یا ریاضت معتدل سی یا حرارت ہوا کے گرم سی کہ مفرط الحرارۃ نہو یا حمام معتدل سی یہ عرق طبیعی ہے اور مقام
یعنے بدن کو مفید ہوتا ہے اور اوسکے اسباب کو اسباب عرق طبیعی کا کہتے ہین اور اوسکو کہ ایسا نہو اسباب عرق غیر طبیعی کا
کہتے ہین اور جانئے کہ بہت نکلنا پسینے کا مضعف قوت کا ہے مگر یہ کہ قوت دافعہ سے ہو کہ مواد زائدہ
دفع کرتی ہے کہ یہ سودمند ہوتا ہے اور بدترین پسینے کا وہ ہے کہ ذوبان اعضا سے یا ضعف ماسکہ سے ہو
اور فرق درمیان اوس عرق کی کہ قوت دافعہ سے ہو اور اوسکے کہ ضعف ماسکہ سے ہو کئی وجہ سی کرتے ہین
ایک وہ کہ جو دافعہ سے ہوتا ہے پیچھے امتلا کے ہوتا ہے اور اوسکے نکلنے سے فرحت ظاہر ہوتی ہے
صحت میں ہو یا بیماری میں اور بیمارون کو سوائے دن بحران کے اور دنون میں نہیں آتا ہے
بخلاف اوس پسینے کے کہ ضعف ماسکہ سے ہو کہ بدون امتلا کے ہوتا ہے اور ضرر کرتا ہے
اور استعمال مقویات ماسکہ سے نفع ہوتا ہی اور اسیطرح جو ذوبان سے ہو ضرر اوسکا زیادہ ضعف ماسکہ
سے ہے اور نہ نفع پانا مقویات ماسکہ سے خاصہ اوسکا ہی اور ایسا پسینا بیچ تپ چار کی نہیں آتا ہی اسلیے
کہ ذوبان اعضا کا کہ بدون حرارت قوی کی ہو مادہ اوسکا ایسا رقیق نہیں ہی کہ پسینے سی دفع ہو اس سبب سے

جب تک مادہ خوب رقیق نہو عرق نہیں آتا ہے فائدہ جسوقت بیچ صحت کے پسینا بہت
آوے اور کوئی سبب ظاہر ہوجانا چاہیے کہ غذا زیادہ اوس سے کہ بدن تحمل کرے کہا جاتی ہوگی
اگر باوجود قلت تناول کی اور بدن لطمور سبب موجب کی پسینا نکلتا ہے جانیں کہ بدنمیں فضلہ بہت ہے
اور محتاج استفراغ کا ہی اور کثرت عرق کی سبب لون مرض کی دلیل کثرت خلط کی ہی اور کثرت عرق
کی ساتھ کثرت اسہال یا استفراغ کے نہایت بد ہے اور جسوقت بعض اعضا سے پسینا بہت آوے
اور بعضے سے کمتر نشان اسکا ہے کہ مادہ بیماری کا بیچ اون اعضا کی کہ اونسے پسینا نکلتا ہی
یا اون اعضا میں بہت ہے اور بعضے میں کمتر اور جسوقت مادہ سب بدن میں بہت ہوا اور کوئی
مانع نکلنے سے بیچ عضو کی نہو عرق سب بدن سے نکلتا ہے اور عرق سر کا فقط سر اور گردن اور سینہ تک
آوے نشان ضعف قوت حیوانی کا ہے یا نشان اس امر کا کہ ضعف ہوگا خصوصا بیچ تپ حادہ
اور بحران کے اسلیے کہ دلیل مادہ کثیر اور خام کا ہی اور بیچ سر اور حوالی سر کے بہرا ہے اور طبیعت عاجز ہی
قسم دوسری بیچ قلت عرق کی اور اسباب اسکے چار ہیں ایک قلت رطوبت کی دوسرا غلظ یا
خامی مادہ کی تیسرا تقبض مسام کا چوتھا ضعیفی دافعہ کی کمی عرق کی ساتھ علامات امتلا کی بدہی
خصوصا جسکا سبب ضعف دافعہ کا یا غلظ اور خامی مادہ کی ہو رشحہ دوسرا بیچ رنگ عرق کی زردی عرق کی
نشان غلبہ صفرا کا ہی سفیدی اوسکی دلیل بلغم کی اور چرکین غلیظ علامت سودا کی عرق خونابہ یعنی مانند خون
کے بسبب ضعف ماسکہ عروق کی ہوتا ہی یا بسبب فساد خون کی اسلیے کہ جسوقت خون بسبب فساد جوہر کے
لائق غذا کے نہیں ہی بالضرور براہ عرق کی دفعہ ہوکر نکلتا ہی اور فرق درمیان دونون کی اور علامات
کر سکتے ہیں اور تناول اشیا ہی معدہ کا اور غلظ اور فساد خون کا اول اشیا کا ہی اس امر پر کہ فساد خون سے ہو
رشحہ تیسرا بیچ رائحہ عرق کی ترشی رائحہ کی نشان بلغم حامض کا ہی اور تلخی اور تیزی رائحہ کی نشان اخلاط
صفراوی کا اور نتن اوسکا دلیل عفونت اخلاط کا رشحہ چوتھا بیچ طعم عرق کی حکم اوسکا اوس کلام سے
کہ بیچ رائحہ عرق کی ہوچکا ہے معلوم ہے رشحہ پانچواں بیچ حرارت اور برودت عرق کی عرق سرد بیچ تپون
کی نشان بہت ہونی رطوبت خام کا ہے پس اگر مرض حادہ عرق مذکور بہت ردی ہی نسبت مرض مزمن
کی واسطے کہ مرض حادہ کہ قلیل المدت ہوتا ہے یکبارا سقدر رطوبت کثیر کا ممکن نہیں ہی بخلاف مرض مزمن کے
کہ اوسمیں بسبب درازہونی مدت کی نضج ممکن ہی عرق گرم بیچ حمیات کی اور اور بیماریون کی امید وار زیادہ اور

سیلیم زیادہ عرق سرد سے ہوتا ہے رنحہ چھٹا بیچ قوام عرق کے عرق رقیق نشان رقت مادہ کا ہے اور غلیظ
اور نضج نشان غلظ اور لزوجت مادے کا اور اوپر طویل ہونے مرض کے دلیل ہے اسلیے کہ بہت مدت چاہیے
کہ ایسا مادہ غلیظ اور لزج پختہ ہوا **انتباہ** جو استدلال نفث سے بھی اول اشیا ہی اوپر نضج کے اور عدم نضج کے
امراض سینہ میں اور اوسپر کہ جو سینہ میں ہے ذکر اوسکا بھی لازم آیا جانتا چاہیے کہ نفث بیچ لغت کی نضج
بدون ریق کو کہتے ہین لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے طرف خاص ہین اوس رطوبت کو کہ کہانسی سے نکلے کہتے ہین
اور اوپر اس تقدیر کے لازم ہے کہ یہ لفظ مخصوص ہو واسطے اوس رطوبت کے کہ مجری قصبہ سے نکلے
اور عرف عام مین رطوبت کو کہ منہ سے نکلے جسطرح تنزق سے یا تنقل سے یا کہانسی سے یا تنخنج
سے یا قے سے کہتے ہین قطع نظر اس سے کہ وہ رطوبت قصبہ سے آتی ہے یقینًا اسلیے کہ جو قے
سے نکلے مری اور معدے سے ہوگا اور تنخنج سے آوے سر سے ہوگا اور جو تنقل اور تنزق سے
آوے اجزاے منہ سے ہوگا اور جو کہانسی سے آوے قصبہ سے آتا ہے نفس قصبہ سے ہو
یا ریہ سے یا حجب سے اور سوا اسکے کہ اوسکو ریہ سے ملاقات ہے اس سبب سے کہ معلوم ہی
کہ رطوبات سینہ کا مخرج سواے ریہ کے اور نہین ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اور اس سبب سے کہ
استدلال نفث سے سات چیز مین ہو سکتا ہے ہم اس بحث کو سات نفحہ مین ذکر کرتے ہین نفحہ
پہلا بیچ کثرت اور قلت نفث کے کثرت اسکی دلیل نضج کی اور نہایت مین پہونچنے مرض کی ہے
بشرطیکہ بیچ قوام اور رنگ وغیرہ کے محمود ہوا ور قلت اسکی نشان خامی مادے کی ہے لیکن تھوڑا تھوڑا
تھوڑا آنے لگے دلیل شروع نضج کی ہے اور خبر دیتی ہے اس امر کو کہ مرض نی ابتدا سے تجاوز کر کے بیچ زاید کی ہے
اعتدال اسکا قلت اور کثرت مین نشان نضج اکثر مواد کا ہے پس کثرت اس جگہ جو دلیل اوپر نضج تمام مادے کی ہی
معتدل سے بہتر ہے اور نہونا نفث کا امراض ریہ مین نشان سوء مزاج ساذج کا ہے یا دلیل خامی مادہ کا اور کم زور
ہونا طبیعت کا اور عام ہے کہ خامی مادے مین باعتبار افراط رقت کی ہو یا باعتبار زیادتی غلظ کے نفحہ دوسرا
بیچ رنگ نفث کے نشان خامی مادے کی یا نشان اسکا کہ مادہ نزلہ کا بلغم ہے اور فرق درمیان انکی یہ ہی کہ
کہ اگر شروع مرض مین آوے اور دشواری سی نکلے جانتا چاہیے کہ خامی سے ہے اور اگر آسانی سے نکلے اور
نکلنا اوسکا بیچ قریب زمانے انتہا کی ہو اور مریض کو اوسکے نکلنے سے راحت ہو معلوم کرین کہ نزلہ بلغمی سے ہے
اور حمرت نفث کی نشان غلبہ خون کی ہے یا نشان پھٹ جانے کوئی رگ کی گرد خنجرہ اور ریہ اور آلات

تنفس کے اور آلودہ نکلنا نفث سفید کا ساتھہ سرخی کے دلیل سل کی ہے اگر اور علامات بہی گواہی دین
اور زردی نفث کی دلالت کرتی ہے اوپر صفراویت نزلہ کے سبزی اوسکی یا نشان احتراق کی ہے یا دلیل
افراط بردکی اور یا نشان حرارت غریزی کی اور سوداوی بہی مانند سبزی کے نشان ایک دونون سے
ہوتی ہے لیکن فرق اس امر مین کہ سبزی اور سیاہی احتراق سے ہے یا برودت مفرط سے آثار
متقدم سے کہ ہر ایک کے ساتھہ خصوصیت رکہتے ہین کر سکتے ہین نفخہ تیسرا بیچ رائحہ نفث
کے نتن اوسکا نشان عفونت کا ہے اور بے نتنی دلیل بعید ہونے کی عفونت سے ہے اور
ترشی رائحہ کی دلیل برودت کی ہے نفخہ چوتھا بیچ مزہ نفث کے شیرینی اوسکی نشان غلبہ خون کی
ہے یا نشان بلغم معتدل کی اور فرق درمیان ان دونون کے رنگ سے کرتے ہین اسلیئے کہ اگر
سرخ ہے دموی ہے ورنہ بلغمی اور یہ یقیناً سفید ہوگا اور بے طعمی اوسکی نشان بلغم معتدل کی ہی
اور شوریت اوسکی دلیل اسکی ہے کہ حرارت نے رطوبت مین اثر کیا ہے اور ابہی غلبہ رطوبت کا ہے او
شدت سوزش اور تیزی کی کہ مرتبہ شوریت سے تجاوز کی ہے نشان نہایت حرارت کی ہے اور ترشی اسکی
برودت سے ہوتی ہے اور ناخوشی طعم کی عفونت سے نفخہ پانچوان بیچ قوام نفث کی رقت اوسکی نشان
خامی مادے کی ہی اور کبھی دلیل نضج کی ہے اور فرق درمیان ان دونونکے جنس مادی سے اور وقت نکلنے سے
کر سکتے ہین اور غلظت اوسکی نشان خامی کی ہے اور خبر کرتی ہے اوپر دشواری نضج کے اور اعتدال
اوسکا بیچ غلظت اور رقت کے دلیل نضج تمام کی ہی نفخہ چھٹا بیچ شکل نفث کے گول ہونا اوسکا نشان اسکا
ہے کہ مادہ غلیظ ہے اور بیچ قصبہ اور ریہ کے حرارت عظیم ہی بقراط کہتا ہے کہ نفث بصاقی اوس شخص
سے کہ اوسکو تپ ہو نشان ذبول کا ہے اور وہی کہتا ہے کہ ہمنی بہت دیکھا کہ پیچہے نفث مستدیر کے
بیماری مستحیل ہوتی ساتھہ سل کی اور وہی کہتا ہے کہ جسوقت نفث ساتھہ گردی ہونیکے ہو اور تھوڑا علامات
اختلاط عقل سے اوسکے ساتھہ یار ہو اختلاط عقل جلد ظاہر ہوگا اور نفث صافی عبارت ہے اوس سے
کہ خام نکلے نفخہ ساتوان بیچ نکلنے نفث کے اور آسانی نکلنے کی اور دشواری نکلنے کی جسوقت بیچ نزلہ اور
ذات الریہ اور ذات الجنب کے نفث جلد ظاہر ہوا اور آسانی سے نکلے نشان سلامت اوپر قوی ہونی طبع
کے اور جلد آخر ہونے بیماری کا ہوتا ہے اور دیری اور دشواری اوسکی نشان خامی اور ضعیفی قوت اور
درازی مرض کا ہے فائدہ نفث محمود وہ ہے کہ سفید اور ہموار اور پختہ اور معتدل القوام ہو اور

کچھ بوتر کہے اور آسانی سے نکلے بدون شدید کھانسی کے اور رنگ اوسکا سیاہ یا کمود یا زرد ہو اور بوی ناخوش رکھے جو ذکر کرنے لواحق ضروری سے ہم فارغ ہوے اب متوجہ طرف مقصد کے ہوتے ہین

المقالة الخامسة فی تدبیر الاصحاء و علاج المرضی علی وجہ کلی

مقالہ پانچوان ثابت بیچ تدبیر تندرستون کے اور معالجہ بیمارون کے اوپر طریق کلی کی پوشیدہ نرہے کہ اطبا نے بالکل جزو علمی کو ان دونون قسم پر تقسیم کیا ہے اسواسطے کہ علم تدبیر ابدان صحیحہ کو علم صحت کہتے ہین اور علم تدبیر ابدان مریضہ کو علم علاج اور شک نہین کہ تقسیم اس مبحث کی دو قسم مین بطور مذہب شیخ رئیس وغیرہ کے کہ درمیان صحت اور مرض کے واسطہ ثابت نہین کرتے بدون تاویل کی درست ہے لیکن وہ لوگ کہ حالت متوسطہ کے قائل ہین کہتے ہین کہ حالت متوسطہ لامحالہ مرکب ہے صحت اور مرض سے پس تدبیر اوسکی بھی بیچ تدبیر صحت اور مرض کی داخل ہو یا خالی ہے صحت فی الغایۃ سے اور مرض فی الغایۃ سے پس علم تدبیر اوسکا داخل ہے بیچ علم تدبیر ابدان ضعیفہ کے اور بالجملہ ہر طرح سے تقسیم اس مبحث کی دو قسم مین محصور ہے اور اس تقدیر مین جو بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جو حالت بدن کی تین قسم کی ہے تدبیر اوسکی بھی چاہیے کہ تین قسم کی ہو رفع ہوتی ہے **انتباہ** جاننا چاہیے کہ حفظ صحت حاصل نہین ہوسکتی مگر اوس شخص مین کہ پانچ خصلت رکھے ایک وہ کہ قوانین طب کا عارف ہو یا سامع اور مطیع طبیب دانا کا ہمیشہ ہو دوسرا وہ کہ دولت مند ہو اور صاحب حکم تو اغذیہ لطیفہ اور ادویہ نفیسہ کہ حافظ قوی اور ارواح کے ہین مانند موتی اور یاقوت وغیرہ کے جو کچھ درکار ہون جلد موجود ہون تیسرا وہ کہ فارغ البال ہو اور محکوم کسی کا نہو تو ہر چیز وقت حاجت کے کر سکے چوتھا وہ کہ بخیل اور تنگدل نہو اور وہ دوست نفس اور صحت کا ہو تو جلد ہی سی مزخرفات دنیاوی کو اپنی اوپر صرف کرے اور باک نہ رکھے پانچوان وہ کہ حریص شہوات کا نہو اور اپنے نفس پر ضابط اور اپنی عزم مین راسخ ہو تو جو چیز واجب الترک ہی قطعاً اوسکی طرف میل نکری اور جو ضروری الاستعمال ہی ہرگز اوسکو ترک نہ کرے اور شک نہین ہی کہ جمع ہونا ان خصلتون کا ایک شخص مین کمتر پایا جاتا ہی لہذا حفظ صحت جیسا کہ چاہیے ہو نہین سکتی کما لا یخفے اب معلوم کرین کہ علم حفظ صحت منقسم ہوتا ہی طرف تین چیز کی باعتبار احوال صحت کی اسلیے کہ صحت تین قسم کی ہی ایک قسم وہ کہ نہایت کمال مین ہو دوسری قسم کہ نہایت کمال سی کچھ تنزل کیا ہو تیسری وہ کہ ناقص ہو اور نہایت کمال سی بعید ہو علم تدبیر قسم پہلی کو علم تقدم الحفظ کہتے ہین اور علم تدبیر قسم دوسری کو

علم حفظ صحت کہتے ہین خصوصاً اور علم تدبیر قسم تیسری کو علم تدبیر ابدان ضعیفہ جانتے ہین نظیراوسکی تدبیر متناقہین اور تمام ضعیف بدنون کی ہے اور جانین کہ لفظ حفظ صحت اگرچہ فی الحقیقۃ مخصوص ساتھہ قسم ثانی کے ہے جیساکہ کہا گیا لیکن اوپر طریق مجاز کے اوپر تینون قسم کے اطلاق کرتے ہین اسلیے کہ مقصود جملے سے حفاظت صحت کی ہے جسطرح کہ ہولندا بیچ اصطلاح اطبا کی اطلاق اوسکا اوپر سبب کی بسبب شائع ہونیکے حکم حقیقت کا پیدا کیا ہے وہی تشتمل علے فصول اور یہ مقالہ شامل ہے اوپر کئی فصل کے الفصل الاول فی تدبیر الماکول والمشروب فصل پہلی مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ تدبیر خوردنی اور پوشیدنی کے اور اس جگہہ بعض چیزین کہ ذکر انکا اس مقام مین ضروری ہے کہی جاتی ہین معلوم کرین کہ طبیبون نے اتفاق کیا ہے اوپر دو قاعدہ کی ایک وہ کہ حفظ صحت مثل سے ہوتی ہے دوسرا وہ کہ علاج مرض کا ضد سے ہوتا ہے اعتراض ہین ان قاعدون پر کہ وارد ہوتے ہین ساتھہ اونکی جوابکی ہم مفصل کہتے ہین ایکن اعتراض اوپر پہلے قاعدے کی یہہ ہی کہ ہم نہین ملتے اس امر کو کہ حفظ صحت کا مثل سے ہوتا ہی اسلیے کہ افراد انسانی بیچ حالت صحت کے مائل طرف دو کیفیت کی ہوتی ہین بسبب ممتنع الوجود ہونے اعتدال حقیقی کے اور بدیہی ہی کہ محرور مزاج صحیح کو مثلاً اگر غذا سے مشابہ کہ گرم ہی ویجا وے لامحالہ زیادہ کرنیوالی کیفیت حار ہوگی اور احتراق پیدا کرے گی اور اسیطرح مبرود کو اگر غذا سرد دیجاوی برودت بڑہاویگی اور جمود پیدا کریگی اسی سبب سے حفظ صحت محرورون کا ساتھہ مانند زمانیہ اور حامضیہ کے مقرر کیا ہی بالاتفاق اور حفظ صحت مبرودون کا اغذیہ حارہ سی کما لایخفے پس حفظ صحت کا ضد سے ہوا نہ مثل سے جواب اس اعتراض کا ابن ابی صادق نے ایسا دیا کہ ابدان صحیح کے دو وجہ سے خالی نہین ایک وہ کہ بیچ حاق اوسط اعتدال کی کہ لائق اوسکی نوع کے ہے ہوا اور حال اس آدمی کا حالت صحت مین کسی طرح سے منسوب بیدی نہین ہی اور اطلاق محروریت اور مبرودیت کا اوسپر نہین کر سکتے دوسرا وہ کہ اعتدال مذکور سے انحراف تھوڑا ہوا ہو لیکن بسبب اس انحراف کے حد صحت سے نہین نکلا ہو اور حال اس آدمی کا حالت صحت مین خالی برائی سی نہین ہے اور ساتھہ محروریت اور مبرودیت کے موصوف ہوتے ہین او جو یہ متحقق ہو جانین کہ مراد الصحۃ تحفظ بالمثل سے صحت معتدلون کی ہے نہ صحت منحرفون کی ہے اور شک نہین ہے کہ معتدل البدن اگر بیچ حالت اعتدال کے غذاے معتدل استعمال کرے وہ غذا کیفیت زائد ہرگز پیدا نہ کرے گی لان من شان الغذاء المعتدل ان لا یزید منہ کیفیۃ زائدۃ علے ما فی البدن بخلاف منحرفون کے حاق وسط سے کہ حفظ صحت اونکا تعدیل سے

استعمال کرے مخالف ہے ست ہوتی ہے تو اوس حالت پر باقی رہے بدون زیادتی کے بیچ انحراف کے پس
تدبیر اس آدمی کی دو تدبیر سے مرکب ہوتی ہے ایک تدبیر حفظ صحت کی دوسری تدبیر تقدمہ حفظ کی اور خارج
ہے اس قاعدے سے اسواسطے کہ قول اطبا کا بیچ اکیلی صحت کے ہے اور وہ بالکل بدون مشابہت
کے نہیں ہوتی ہے پس ساتھ محروری مزاج کی اور مبرودی مزاج کہ مادہ اعتراض کا لائے ہیں پہونچا نیوالا مطلب
کو نہیں ہوتا اسلیے کہ یہ لوگ بسبب انحراف کے درجہ صحت مستکملہ مطلوبہ سے خارج ہیں و نقص
وارد نہوگا انتباہ ملا سدید نے لکھا کہ یہ جواب اس فاضل سے سدید یعنے بہتر واقع ہوا اسلیے کہ اگر مراد
صحت مذکور سے بیچ قول مذکور کے صحت تامہ غایت کمال میں ہو لازم آتا ہے کہ ایک قسم قسمون طب سے
کہ حفظ صحت کا ہے ساقط الاعتبار اور باطل الحکم ہو اسلیے کہ وجود ایسے شخص معتدل کا کہ اوسکو صحیح مزاجی
کہتے ہیں نہ مبرودی نادر ہے اور بعد اس ایراد کے قول مسطور کی تاویل کی اور کہا کہ مراد مشاکلت سے
وہ ہے کہ جو غذا وارد بدن صحیح المزاج پر بوجہ حرارت غریزی سے منفعل ہوا اور ہضم ہووے اور استحالہ خون
سے کرے خون مذکور صالح ہو واسطے بدل ما یتحلل کے اور مشاکل بدن کے پس زمانیہ اور سہوا اسکے غذا
مائل طرف برودت کے کہ بدن محرور پر وارد ہوتی ہیں برودت زائد حرارت طابخہ بدن سے منتفی ہو جاتی
اور یہ خون مائل بحرارت کہ مشابہت رکھتا ہے بدن محرور سے اوس سے غذا حاصل ہوتی ہے اور بدل
ما یتحلل ہو کر اوسکی صحت کی حافظ ہوتی ہے اور شک نہیں ہے کہ ایسا شخص اگر غذا سے معتدل کہاوے
غالب ہے کہ حرارت سے بدن محترق یا فاسد ہو جاوے اور صلاحیت تغذیہ کی نرکھے اور اسیطرح حال مبرود کا
اسکی ضد سے معلوم کرسکتے ہیں پس مراد مشابہت اور مشاکلت سے بیچ غذا کی اور بدن کے باعتبار اوس وقت
کے ہوتا ہے کہ غذا جزو عضو کی بالفعل ہوتی ہے نہ قبل اسکے انتہی کلامہ اور نزدیک اس فقیر کے ایراد ملا سدید کی
غیر سدید ہے اسلیے کہ ملا سدید نے بیچ کلام ابی صادق کے کہ اکثر محقق اوسکو تصدیق کرتے ہیں استدلال کیا ہے
ندرت وجود معتدل مزاجون سے اور یہ مسلم نہیں ہے اسلیے کہ مراد ابن ابی صادق کی معتدل
مزاجون سے نہ وہ معتدل مزاج ہیں کہ اونمین ہرگز کوئی کیفیت زائد نہو جیسا کہ ملا سدید نے گمان
کیا ہے اسلیے کہ ایسے بدن ممتنع الوجود ہیں ندرت کو کون پہونچے بلکہ مراد معتدل مزاجون سے
وہ ہے کہ زیادتی کیفیت کی اون میں معتدبہ نہو اور احوال انکا کسیطرح مذموم نہیں ہے اور مباشرت گرمی اور
سردی کی بیچ حق انکے یکسان ہے بیچ ظاہر ہونے اثر کے اور ایسے آدمی نادر نہیں ہیں کما لا یخفے بخلاف

محروروں اور مبرودوں کے کہ تدبیر انکی مانند تدبیر مریضوں کے ہوتی ہے استعمال کرنے مخالف سے
نہایت وہ کہ اسجگہہ تعدیل قلیل کفایت کرتی ہی اور بیچ مریضوں کے تعدیل قوی کی حاجت ہوتی ہے
لہذا علاج مرض کا ضد سے کہا ہے اسلیے کہ مرض اعتدال سے دور ہوتی ہین معتدل قوی چاہیے
کہ انکے مزاج کو اعتدال پر لاوے اسلیے کہ ضد سے بیچ تعدیل ضد کے قوی تر ہے اور اوپر تقدیر تسلیم کے
کہ معتدل مزاج نادر الوجود ہوں خود ممکن الوجود ہین بلکہ متحقق الوجود ہین پس قول اطبا کا بیچ حفظ صحت
کے بیفائدہ محض نہین ہے جیسا کہ گمان کیا ہے اور ساتھہ اسکے جو ملا سدید نے تاویل کی اور کہا کہ
مراد مشاکلت سے حاصل ہونا مشاکلت کا ہے وقت ہوجانے غذا کے جز عضو کا اگر غور سے نظر کرین
بعید حق سے معلوم ہوتی ہے اسلیے کہ بیچ اس صورت کے لازم آتا ہے کہ علاج مرض کا بھی چاہیے کہ ساتھہ مشاکلت
کے ہوا سلیے کہ غذا گرم کہ بیچ بدن صاحب مرض بارد کے وارد ہوتی ہے وہ بھی لا محالہ بعد ٹوٹنے حرارت کے
برودت بدن سے مشاکلت پیدا کرتی ہے اور تدبیر صحت اور مرض کی ایک طور پر ہوگی اور قاعدہ دوسرا
کہ علاج المرض بالضد واقع ہے نقض پاوے گا اور یہ خلاف ہی پس حق وہی ہے کہ صحت واقعہ فی ذالک
القول سے صحت معتدلوں کی مراد ہو اور اگر کہین کہ تدبیر صحت معتدلوں کی مذکور ہوئی تدبیر صحت غیر معتدلوں
صحیح کی کیونکر مذکور ہوئی بیچ کلام اطبا کے کہتے ہین ہم کہ جو تدبیر شدید الانحرافوں کی اعتدال سے کہ مریض
ہین ساتھہ ضد کے قرار پائی اور تدبیر معتدلوں کی مشاکلت سے اور تدبیر منحرفوں صحیح کی کہ نہ مشاکلت
سے ہے اور نہ ضد سے بیچ ضمن ان دونوں ضد کے معلوم ہوتی ہے قدما نے بیان اوسکا لازم جانا
لیکن متاخرین نے تصریح اسپر کی ہے جیسا قرشی نے موجز مین کہا کہ کل صحۃ اردنا حفظہا علی حالہا
اوردنا علیہا الشبیہۃ الی الکیفیۃ وان اردنا نقلہا الی ماہو افضل منہا اوردنا علیہا الضد ای المخالف
اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگرچہ تدبیر غیر معتدلوں صحیح کی باعتبار استعمال کرنے مخالف کی مشارکت رکھتی ہے
ساتھہ تدبیر مرضی کی لیکن بنظر شدت اور قلت مخالفت کے فرق ہی درمیان دونوں کی اسلیے کہ مخالفت عام ہی اور ضدیت
خاص جب تک مخالفت بشدت تمام نہوگی ضد نہوگی فالحاصل ان تدبیر المعتدل الصحیح بالمشاکل وتدبیر غیر
معتدل الصحیح بالمخالف الذی لیس فی الغایۃ وتدبیر المرضی بالمخالف والذی فی الغایۃ المغیر بالضد وعدم تعرض الاطباء
بذکر تدبیر الثالث الوسط انما ہو للوضوح فافہم واعلم ان اکثر الشکوک المدعوۃ علی ہذا القول یرتفع بما حررناہ
اور وہ اعتراض کہ اوپر دوسرے قاعدے کے کیا ہے یہ ہے کہ معالجہ بعض امراض کا مثل سے قرار پایا ہے

مانند علاج اسہال کا اسہال سے اور علاج قی کا قی سے اور تدبیر حمی بلغمی کی غافث سے اور مسہلات سے
اور تدبیر حمی صفراوی کی سقمونیا سے اور شک نہین ہی کہ حمی حرارت ہے اگرچہ بلغم سے ہو پس علاج حمی کا
غافث سے کہ شدید الحرارۃ ہے کیونکر جائز ہوا اور دینا سقمونیا کا بیچ تپ صفراوی کے کیونکر مقرر ہوا اور
تدارک اسہال کا اسہال سے اور قے کا قے سے پس قاعدہ کلی انکا کہ علاج المرض بالضد واقع ہی درست
نہین ہی بطریق عموم کے اور اسکے جواب مین کہا ہے کہ ضدیت علاج کی محصور نفس مرض سے نہین ہے
عام ہے کہ ضد مرض کی ہو یا ضد سبب مرض کی کہ وہ بھی فی الحقیقت ضد مرض کی ہی پس تجویز کرنا غافث
اور سقمونیا کا بنظر نکالنے مواد حمی کی ہی کہ علت مرض کی ہے اور شک نہین ہے کہ جب علت زائل ہوئی
معلول بالضرور زائل ہوگا اور اسیطرح بیچ اسہال کی حکم اسہال کا اور بیچ قی کی حکم قے کا واسطے آسانی نکلنے
مادے متشبب کا ہے اوس طریق سے کہ مطلوب طبیعت کی ہی اور دفع کرنا اوس کا ہی اور ہذا کلہ لا محالہ علاج
بالضد فلم یرد الاعتراض جو بیان کرنے قاعدہ مین سے ہم فارغ ہوے طرف متن کی رجوع کرتے ہین جاننا چاہیے
کہ جو کام طبیعت کا اسی قدر ہے کہ بیچ صحت کی حفاظت اوسکی کرے مطابق ہر سن کے جیسا کہ لائق ہی اور عمدہ
محافظت صحت مین دو چیز ہین ایک منع کرنا عفونت کا دوسرا حفظ رطوبت کا تحلیل زائد سے اوپر مجری طبعی
کے اور کمال ان دونون امر کا رکن صحت کا موقوف ہے اوپر تعدیل اسباب ستہ ضروریہ کی پس طبیب کو
واجب ہے رعایت اوسکی اور اس سبب سے کہ سب اسباب ستہ سے احتیاط بیچ مطعوم کی نہایت مشکل
ہے اور نہ رعایت کرنا اوسمین باعث فساد کا ہے ماتن کہتا ہے کہ اما الغذا فیجب تعدیل مقدارہ
لیکن غذا پس واجب ہے تعدیل اوسکی مقدار کی اور چو حال ابدان کا اس امر مین مختلف ہی تعدیل نسبت
ہر شخص کی مختلف ہوتی ہے اور معنی تعدیل کی یہ ہین کہ نہ مقدار سے زیادہ کہاوے اور نہ کم اوس سے جیسے
زیادتی مقدار سے باعث تخمہ اور عفونت کی اور مفاسد کی ہی تقلیل اوسمین بھی موجب ضعف اور ذبول
کی ہوتی ہی خصوصاً بیچ آدمی قلیل اللحم اور یابس مزاجون کی اور مرتبہ اعتدال کا کہ خیر الامور اوساطہا آیا ہے وہ ہے کہ بعد
تناول کی ثقل پیدا نہ کرے اور شراسیف کو نہ کھینچے اور قراقر نہ لاوے اور ڈکار مین بعد استقرار غذا کی مزہ نہ آوے
اور صغر نبض مین نہ ڈالے اور اسیطرح امتدا طبیعی کچھ پیدا نہ کرے قوت اور فرحت زیادہ کرے اور جانین کہ
بیچ تناول غذا کی متابعت اشتہا کی نچاہیے کرنا بلکہ جب نہائی اشتہا کی رہے ہاتھ کہانے سے کھینچین کہ بعد
ایک ساعت کی وہ اشتہا دور ہو جاتی ہے اور علت اسمین یہ ہی کہ معدہ بالکل جب تک کہ نہین بھرتا

آسودگی ظاہر نہین ہوتی ہی اور جو زیادتی حجم کی اور تخلخل طبخ کو لازم ہے اور غذاے ماکول بسبب طبخ کی معدے کو بھر لیتی ہے بقیہ شہوت کا جلد دور ہوتا ہے اور ہضم مین کچھہ آفت نہین آتی اور اگر معدے کو موافق تقاضا ماکول کے بسبب جوع کی بھر لین ظاہر ہے کہ وقت ہضم کے فضاے معدے کی گنجایش نہ کریگی کہ غذا مین تخلخل ہوگا اور اس سبب تمدد اور تخمہ اور مانند اسکے لاوے گا اور جو مقدار غذا سے علاقہ رکھتا ہے اسقدر ہے اور رعایت ترتیب کی اور سوا اسکے کہ بھی واجب المراعات ہی آگے کہا جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جسقدر بعد طویل ہونے مدت کے مزہ کھانے کا پایا جاوے ردی زیادہ ہی والسکون بعدہ اور واجب ہے سکون بعد غذا کے اسلیے کہ ہضم تام نہین ہوتا ہے مگر بواسطہ اجتماع حرارت کی بدنہین لہذا لوگون نے کہا ہے کہ بعد تناول غذا کے جو ایک زمانہ گذری چاہیے کہ لیٹین اسلیے کہ لیٹنا راحت لاتا ہے اور سکون تام لیٹنے مین ہوتا ہے لیکن لیٹنا چاہیے کہ پہلے اوپر داہنی جانب کے ہواس سبب سے کہ قعر معدہ مائل اسی طرف ہے جو اس پہلو پر سووے گا غذا جلد تر قعر معدہ مین قرار پاوے گی اور بعد ایک ساعت کے اس جانب سی اوپر بائین پہلو کے پھرین اور ایک زمانہ ممتد تک اوسپر سوتی رہین کہ بسبب شامل ہونے جگر کی اوپر معدہ کے ہضم کو مدد دیتا ہے اور بعد ترقب حصول ہضم کی پھر اوپر داہنے پہلو کی سووین تو خلاصہ کیلوس کا بیچ جگر کے طریق آسان سے منجذب ہوا اور جانین کہ مضر ترین اشیا کا بیچ تشویش ہضم کے حرکت سخت ہے لیکن حرکت خفیف بسبب مدد کرنے کے اوپر انحدار کے مدد کرتا ہے ہضم کو خصوصاً اوس شخص کو کہ عادت رکہتا ہو سونیکی بعد طعام کے اسی سبب سے اوپر تقدیر تناول غذا کے رات کو مشی پیچھے طعام کے مستحسن مانا ہے اسلیے کہ خواب اوپر طعام کے قبل ٹھہرنے غذا کی بیچ قعر معدے کے خوب نہین ہے اور معلوم ہوا کہ یہ سب جزئیات کو کہ اطبا نے تجویز کیا ہے بنظر اوس شخص کے کہ تمام اوقات اوسکی اپنی حفاظت مین صرف کرتا ہو اور اوسپر معتاد ہو ورنہ ظاہر ہے کہ عوام مباشر اکثر اون اعمال کے ہوتے ہین کہ وہ نزدیک اطبا کے مذموم ہین اور کچھہ صدمہ اونکو نہین پہونچتا لیکن ساتھہ اسکے احوط یہ ہے کہ عادت اوسپر کیجاوے کہ مضر نہوا اسلیے کہ باعتبار سن اور فصل اور قوت اور ضعف کے حکم عادت کا ہمیشہ یکسان نہین ہوتا اور تغیر ہوتا ہے پس اوسپر غرہ کرنا نہ چاہیے لہذا محققون نے کہا ہے کہ جو شخص عادت کو ئی چیز مضر کی کئے ہو واجب ہے کہ آہستہ آہستہ اوسکو چھوڑے تو نزما نے حال مین خلل [illegible]

ولا یجوز الجمع بین الاطعمۃ المختلفۃ فی اکلۃ واحدۃ اور جائز نہین ہے جمع کرنا درمیان طعامون مختلف الہضم کی بیچ ایک دفعہ کہانے کے یعنے بیچ ایک ہضم کے الا اذا کان الماکول و ما فیوکل معہ مالح او حریف و علی العکس مگر یہ کہ ہو غذا چرب پس کہاوین ساتھہ اوسکے شور یا تیز اور عکس اسکے بالجملہ اختلاف دو طرح ہے ایک وہ کہ بیچ مزہ کے ہو یا بیچ کیفیات اور کے ساتھہ متحد ہوتے دونون کے ہضم بین اور جمع ہونا ایسے دو مختلف کا جائز ہے بل مطلوب اسلیئے کہ جو شور ہے یا تیز مصلح چرب کا ہوتا ہے اور بالعکس اور اسی طرح جو ترش ہے مصلح شیرین کا ہوتا ہے اور بالعکس دوسرا وہ کہ اختلاف ہضم بین ہو جیسے ایک اسریع ہو ہضم مین اور دوسرا بطا مانند گوشت گاے کے مثلا کہ ساتھہ مرغ کے یا اور طیور خفیفہ کے کہانے بین جمع کرین یعنے اکٹھا کہاوین او مانند اسکے جو شدید الغلظ ہو کہ ساتھہ لطیف کے کہایا جاوے جمع ہونا ایسے مختلفون کا غیر جائز ہے ایک اکلہ مین جیسے مشروحا بیان کیا جاوے گا لیکن اگر مخالفت قلیل ہو غلیظ کو پہلے کہاوین اور لطیف کو بعد اوسکے متصلا باک نہین ہے اسلیئے کہ جو ہضم بیچ قعر کے قوی زیادہ ہے غلیظ کہ شدید الغلظ نہین ہے جلد پختہ ہوگا اور لطیف اور غلیظ دونون ساتھہ ہضم ہونگے اور یہی مطلوب ہے بخلاف اوسکے کہ شدید الغلظ پہلے کہاوین اور پیچھے اوسکے متصلا غذاے لطیف کہ لطیف جلد ہضم ہوگی اور غلیظ مذکور ابھی ہضم نہین ہوئی ہے پس کیلوس لطیف بسبب حایل ہونے غلظ کے درمیان اسکے اور درمیان ماساریقا کے نافذ نہین ہو سکے گا جگر مین اور غلیظ بھی طرف امعا کے نہ جاوے گا پس سب تباہ ہونگے اور بسبب دیر تک ٹھہرنے کے معدے مین دوسرے کو تباہ کرے گا اور اسی طرح اگر پہلے لطیف کھاوین اور بعد اوسکے غلیظ یا دونون ساتھہ کھاوین ہضم فاسد ہوتا ہے بسبب تقدم انہضام بعض اجزاے ماکول کے اور تاخر بعض اجزا کے اسلیئے کہ طبیعت کو تشویش ہوگی اور امر مستحسن یہ ہے کہ اتمام ہضم کا بیچ سب اجزاے ماکول کے بطور تشابہ اور تساوی کے ہو تو بعد ہضم کے بالکل توجہ ہو طرف دفع کرنے خلاصہ کے جانب جگر کے دفعۃ ما فیہ لیکن اگر غذاے زیادہ پہلے کھاوین اور بعد ایک زمانے کے کہ وہ نیم پختہ ہوئی ہو غذاے لطیف کھاوین اسطور پر کہ دونون بیچ تمامی ہضم کے متحد ہون نقصان بہت نہین ہے کذا قال شارح الاسباب اور اگر کہین کہ تداخل منع ہے اور یہ تداخل ہے پس اسمین ضرر کثیر کیونکر نہ ہوگا جواب اسکا یہ ہے کہ تداخل مذموم

زیادہ وہ ہے کہ ہضم تام بعض غذا کا تقدم کرے اوپر بعض دوسرے کے اور یہ نہین ہوتا ہی مگر اوس صورت مین کہ پہلے غذا کھاوین اور بعد ایک ساعت کے کہ وہ نیم پخت ہو لیوے اور کھاوین اوسی جنس سے یا غلیظ زیادہ اوس سے کہ ہضم پہلے کا تقدم کرتا ہے ہضم مابعد سے از روے تقدم معتد بہ کی اور پھر موجب فساد کا ہوتا ہے بسبب متحیر ہونے طبیعت کے بخلاف تداخل مذکور کے کہ بعد نیم پخت ہونے غلیظ کی لطیف کھاوین کہ جب غلیظ پختہ ہو یہ لطیف بھی ساتھ اوسکے پختہ ہوتا ہے اور طبیعت مین تحیر نہ لاوے گا مگر یہ کہ غذا پہلے شکم سیر کھائی ہو پیچھے اوسکے پھر غذاے لطیف زیادہ حاجت سے کھاوین کہ یہ مبحث سے خارج ہے اور پہلی معلوم کرین کہ بعضی چیزین ہین کہ صاحب تجربہ نے جمع اونمین مضر پایا ہے اور اس جگہہ جو متفق علیہ اطبا کے ہین ہم ذکر کرتے ہین اور دلیل قوی اس محل پر تجربہ کو رکھا ہے اگرچہ بعضی دلیل عقلی سے قوی ہوسکتے ہین جان تو کہ مولی ساتھ دہی کی یا ساتھ پنیر کے نہ کھانا چاہیے اور اسیطرح حرمیہ ساتھ اسفیداج کے اور اسیطرح دودہ ساتھ ترشیون کی اسلیے کہ ترشی دودہ کو متجبن کرتی ہے جیسے خارج مین دیکھا جاتا ہی اور تجبن دودہ کا معدہ مین فساد بھی پیدا کرتا ہے اور قرشی نے لکھا کہ لائق وہ ہے کہ منع کرنا اجتماع حموضات کا ساتھہ تازے دودہ کے مخصوص ہو اسلیے کہ دودہ بستہ کو بہت اوقات مین نے دیکھا ہے کہ جمع کیا لوگون نے ساتھہ خلات وغیرہ کے اور کوئی ضرر معتد بہ اوس سے ظاہر نہوا اور اسیطرح دودہ ساتھہ مچھلی کے اسلیے کہ امراض مزمنہ کو پیدا کرتا ہے مانند جذام اور برص اور قولنج کے اور اسیطرح ساتھہ گوشت طیور کے اور قرشی نے کہا کہ اگر دہی کو ساتھہ گوشت مذکور کے پکاوین قلیل المضرت ہوتا ہے اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ جو کچھہ ممنوع الاجتماع ہے اوس سے ضرر اوسوقت ہوتا ہے کہ ہر ایک کو علیحدہ کھاوے اور بعد وارد ہونیکے معدہ مین جمع ہون لیکن اگر خارج مین اونکو اکٹھا کرکے پکاوین یا اسطرح سے مختلط کرین کہ شدت اختلاط سے ایک ذات ہوجاوین اغلب ہے کہ ضرر کم ہو لیکن ساتھہ اسکے پرہیز لازم ہے اور ایسے ہی ستو اوپر چاول کے نکھاوین اسلیے کہ نفخ پیدا کرتا ہے اور قولنج اور اسی طرح ساتھہ سرکے کے اسلیے کہ قولنج لاتا ہے لیکن وہ چاول کہ ساتھہ گوشت اور روغن کے پکاوین اس حکم سے خارج ہے اسلیے کہ چکنائی اصلاح کرتی ہے ترشی کو اسی سبب سے سرکہ کو ساتھہ پلاؤ کے اکثر معتدل مزاج اور پاک طبع کھاتی ہین اور ضرر نہین

دیکھیے اور ساتھ اسکے احتراز بہتر ہے اور جو چیز سرکے سے بنا وین جمع کرنا اوسکا ساتھ چاول کی نچاہیے
اور اسیطرح انگور کو اوپر کلہ کے اسلیے کہ درد معدہ اور اور آفات پیدا کرتا ہے اور اسی طرح انار کو اوپر ہریسہ
کے لیکن اگر پہلے ستو کہاوے اور پیچھے اوسکے چاول یا پہلے انار کھاوے اور بعد اوسکے ہریسہ یا
پہلے انگور کھاوے بعد اوسکے کلہ قباحت نہین کما نص علیہ محمد سدید فی شرح الموجز اور اسیطرح
کبوتر بچہ ساتھ پیاز اور لہسن اور رائی کے اکٹھا نہ کھانا چاہیے اور گوشت نمکسود ساتھ سرکے کہ
نہ پکانا چاہیے اور ساتھ لہسن کے اور شہد اور خربزہ ایک دفعہ مین نہ کھانا چاہیے اور لہسن
اور پیاز کو یکجا نہ کھانا چاہیے اور فندق اور بادام یکجا بدستور و آب کامہ اور تازہ پنیر اور دودھ کو ساتھ
کوئی میوہ کے نہ کھانا چاہیے اور جمع کرنا دودھ اور شراب کا نقرس لاتا ہے اور بہت کھانا پیاز کا
چھائین اور دوار لاتا ہے انتباہ ترکیب ایک چیز کی ساتھ دوسری کے دو حال سے باہر نہین ہے
ایک وہ کہ دونون مماثل ہون مانند ترکیب اغذیہ لطیفہ کے ساتھ غلیظہ کے اور لزجہ کے ساتھ
لزجہ کے اور لطیفہ کے ساتھ لطیفہ کے اور سوا انکے دوسرا وہ کہ دونون مختلف ہون خواہ اختلاف
از روے تضاد کے ہو مانند ترکیب اغذیہ لطیفہ کے خواہ از روے غیر تضاد کے ہو مانند ترکیب اغذیہ غلیظہ
کی ساتھ لزجہ کے اسلیے کہ درمیان انکے مخالفت غیر متضادہ ہے بالجملہ تحریر سابق سے معلوم ہوا ترکیب مختلفات
کی اور متضادات کی منہی عنہ ہے بسبب مختلف ہونے ہضم کے اور فساد اسکا بہت ہی لہذا بعض
قدماے متطبین از رو ے نہایت احتیاط کے جمع درمیان روٹی اور گوشت کے بھی نہین کرتی تھی
تو اور چیزون کو کون پہونچے ایک وقت روٹی کھاتے تھے دوسرے وقت گوشت لیکن تالیف
مماثلات کی دیکھا چاہیے کہ دو لطیف سے ہے یا دو غلیظ سے اگر دو لطیف سے ہی مضائقہ نہین ہے
ہرگز جیسے گوشت طیور خفیفہ کی یکجا کھاوے اور مانند انکی لیکن اگر دو غلیظ سے یا دو لزج سے ہو نچاہیے
اسلیے کہ غذاے غلیظ اور لزج فی حد ذاتہ صاف طبعون مین خلل کرتی ہے پس کیونکر خلل نہ کرینگے
کہ دو غلیظ یا دو لزج آپسمین جمع ہون اسلیے کہ اجتماع انکا بدتر ہے ایک کی کثرت سے اس سبب سے کہ ایک
غلیظ مثلاً اگر مقدار معین سے کھایا جاوے لامحالہ ہاضمہ ایک نالے معتدبہ مین تصرف کریگی اور جو دو غلیظ
اکیلا ہضم مین ہی طبیعت کو حیرت زیادہ نہوگی بخلاف اوسکے کہ دو غلیظ ہم مقدار ایک غلیظ کی کھاوے لیکن بسبب
اختلاف مفہوم کے ان دونون چیزون کے ... مین حیرت پیدا ہوگی اور بیچ اونکے ہضم کی ... اوسکے

کہ ایک غلیظ کھاوین تغیر اور توقف البتہ ظاہر ہوگا مگر یہ کہ اختلاط جید کریں دونوں سے حکم ایک طعام کا پیدا کرین
کہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ضرر ان دونوں چیز مخلوط غلیظ کا زیادہ ضرر ایک غلیظ سے نہوگا اور بعضی انجملہ
ممتنع الاجتماع سے ہین بعضے متماثلین فی الحرارۃ مانند حمام یعنی کبوتر کے ساتھ لحسن کی اور بعضے متماثلین
فی البرودۃ مانند خیار کے ساتھ مضیرہ کی یعنے دوغ یا ماست کا اور بعضے متماثلین فی اللزوجۃ مانند تانبے پنیر کی
ساتھ مچھلی کی اور بعضے متماثلین فی سرعۃ الفساد مانند دودھ کے ساتھ خربزہ کے بالجملہ جو چیز کہ حالت اکیلے
ہو نہیمین فاسد الجوہر ہے اجتماع اوسکا ساتھ مثل کے لامحالہ زیادہ کرنے والا افساد کا ہے اور اسیطرح
اجتماع غلیظ کا ساتھ غلیظ کے اور اجتماع لزج کا ساتھ لزج کی لیکن جو کہ متماثل ہو بیچ کیفیت کے
اجتماع اوسکا مطلقاً مضر نہیں کہہ سکتے اور اس جگہہ بغیر سماع کے اور بدون تجربہ مجربون کی تحریر اور تقریر نہیں
کر سکتے اور گوشت دم پخت کہ بخار اوسکا نہ نکلے محدث حمیات کا اور اور آفات کا ہے لہذا نزدیک اطبا
کے پلاو زیر بریان کہ اس زمانے نمین مروج ہے نہایت برا ہے نعم اگر گوشت کو نہیں بدون اسکے
کہ منہ دیگ کا بند کریں قباحت نہیں ہے اور کباب کہ اوپر کوئلوں لکڑی فاسد الجوہر کے مانند خروع
اور زقوم کے پکایا ہو نہایت برا ہے بلکہ احتیاط وہ ہے کہ کھانا بھی ان لکڑیون سے بچا ہیے پکانا
اور روٹی بدستور اور چیزین مضر متعلق اس مبحث سے آخر فصل مین کہینگے والاولے ان لابد
من الانسان علے طعام واحد بل مخالف الاطمعۃ اور اولے اور لازم یہ نہیں ہی کہ مداومت نہ کری
آدمی اوپر ایک طعام کی بلکہ مختلف طعام کھایا کرے یعنے اکلات مین اس طرح کہ ایک وقت ایک کھانا
کھاوے دوسرے وقت دوسرا کھانا اگر مختلف الہضم ہوں اور اگر ہضم مین متفق ہوں ایک کہ مین
بھی کھا سکتے ہین اور پوشیدہ نہ رہے کہ مراد مداومت سے اوپر ایک طعام کے ہے کہ موصوف ایک
مزہ سے ہو اسلیے کہ اگر ایک طعام مختلف الطعوم بنایا ہو اس حکم مین داخل نہیں ہوتا اور مداومت
اوسکی ضرر نہیں کرتی لیکن ضرر دوام استعمال طعام متصف طعم واحد کا دو طرح ہی ایک عقلی و سرا نقلی
عقلی وہ ہی کہ نفس انسانی مخلوق ہے اوپر خواہش اور رغبت متعدد ہونی بذوقات کی اور باقی محسوسات
کے پس اوسکو اوس سی باز رکھنا اور اوپر ایک چیز کے چھوڑنا موجب نفرت کا ہوتا ہی اور مقرر ہی کہ جو طبیعت
توجہ اور قبول سے خواہش طعام کی نکرے نقصان یا فساد اوس مین ظاہر ہوتا ہے اور فساد طعام کا باعث
فساد بدن کا ہوتا ہی کما لا یخفے لیکن ضرر نقلی کہ مجربون سے منقول ہے اور عقل بھی مقوی اوسکی ہے

وہ ہے کہ کہا ہے یعنے مداومت نصّہ کی مسقط شہوت کی اور پیدا کرنیوالی کسل کی ہی اسواسطے کہ ایسی
غذا سے رطوبت مرخی اکثر پیدا ہوتی ہے اور وہ معدہ کو مسترخی کرتی ہے اور استرخا اوسکا بسبب
زوال تکاثف کے سبب بھونک کا ہے ہووے ہوتا ہے کم ہونے بھونک کو اور یہی جو رطوبت
کی شان سے تر کرنا اعصاب کا ہے کسل بھی پیدا کرتا ہی اور مداومت حامض کا پیری اور ضعف
لاتا ہے اور اعضا کو خشک کرتا ہے اور وجہ پیدا ہونے پیری کی اوس سے یہ ہے کہ مادہ حامض
جوہر لطیف ہے اور فاعل اوسکا برودت پس وہ بھی باعتبار مادے کے ضد خون کی ہے
اور جو مخالف خون کی ہے کثرت اوسکی مضعف حرارت غریزی کی اور سست کرنیوالی قوی کی ہے
اور ظاہر ہے کہ اسباب پیری کا سواے ضعف حرارت کے اور نہیں ہے اور وجہ خشکی اعضا
کی اوس سے یہ ہے کہ وہ بالذات خشک ہے یعنے بیچ مزاج حامض کے یبوست ہے اگرچہ
باعتبار اور چیز کے چھپی ہو اور یہی عصب کو ضرر کرتی ہے اور یہ سب سبب خشکی کی ہین اور مداومت
حریف کی بیچ قلت پیدا کرنے خون کے اور پیدا کرنی پیری اور جفاف کے حکم ملازمت حامض کا
رکھتا ہے اور ہمیشہ استعمال کرنا باردہ کا کسل اور فتور پیدا کرتا ہے اور بسبب اجماد حرارت کی
کہ علت نشاط اور تقویت کا ہے اور دوام استعمال کرنا شیرین کا مرخی معدہ اور مضعف شہوت
اور مسخن بدن ہے اسلیے کہ شان حلاوت سے ہے کہ حرارت معتدلہ اپنی بیچ رطوبت کو سیال کرتی ہے
اور تحلیل کرتی ہے اور جمود کو دور کرتی ہے اور یہ امور سبب ارخا اور ضعف کے ہین اور جو طعام
شیرین خون اور صفرا کو زیادہ پیدا کرتا ہے بدن کو بھی گرم کرتا ہے اور مداومت اور ملازمت
مالح کی چشم کو ضرر کرتی ہے اور معدہ کو بھی اور بدن کو خشک کرتی ہے اسلیے کہ وہ مجلی اور محلل اور
قاطع رطوبات کا ہے اور خون خوب موٹا کرنیوالا اوس سے پیدا نہیں ہوتا اور دوام استعمال کرنا غذیہ
یابسہ کا کثرت سے مسقط قوت اور مفسد رنگ اور مجفف طبع کا ہے اور وجہ سقوط قوت کی اوس سے
وہ ہی کہ ارضیت بیچ یابس کی غالب ہوتی ہی اور اس سبب سے روح اوس سی پیدا نہیں ہوتی اور بھی
استحالہ اوسکا رطوبات سے طبیعت کو تکلیف بیچ ڈالتا ہے اور بدل ما یتحلل زمانہ مطلوب بیچ حاصل نہین
ہوتا اور یہ شیا لامحالہ مضعف اور مسقط قوت کی ہین لیکن وجہ فساد رنگ کا اوس سی یہ ہی کہ خون حاصل ہوا
اوس سی غلیظ ہوتا ہے اور عام ہی کہ مراد طبع سی اسجگہہ مزاج ہو یا براز اور دوام استعمال کرنا دسم کا بیچ احداث

کسل کے اور دور کرنے شہوت طعام کے کہ حکم نفخ کا کرتا ہے بسبب تولید رطوبات مرخیہ کی اور بھی وسست سی عفونت جلد نظر آتی ہی بیچ اوس خلط کے کہ اوس سے حاصل ہوتا ہی لہٰذا شیخ کہتا ہے کہ الغذاء الدسم الموافق اذا تنوول بعدہ غذاء ردی افسدہ اور شارح نے کہا کہ سبب اسکا آسانی سے قبول کرنا وسمیت کا تغیر کو ہے بسبب زیادتی رطوبت کے لان الرطب اقبل فی التاثر عن کلی بارد اور جسوقت حال وسم کا موافق اس قاعدے کے ہو غیر موافق بطریق اولے کے بعد کھانے طعام ردی کے فاسد کرنے والا زیادہ ہوگا اور ظاہر کلام شیخ کا موہم اس امر کا ہے کہ اگر پہلے غذاے ردی کھاوین بعد اوسکے طعام دسم موافق اغلب ہے کہ فساد نہ کرے ویجب ان لا یماطل الشہوۃ فانہا توجب انصباب المواد الردیۃ الے المعدۃ اور واجب ہے کہ دیر تک بھوکا نرہے یعنی جسوقت بھوک غالب صادق ظاہر ہوا اوسکو دفع نہ کرے بلکہ کھانا جلد کھا لیوے اسواسطے کہ دیر تک بھوکا رہنا باوجود بھوک سچی کے اور بدون حاجت کے بھوکا رہنا سبب گرنے مواد فاسد کا ہے طرف معدے کے اکثر امر ہین اور گرنا مادے کا اوپر معدے کے سبب بہت آفتون کا ہے اور جاننا چاہیے کہ معدہ جسوقت خالی ہوتا ہے رطوبات کو بدن سے جذب کرتا ہے اور اکثر جو منجذب ہوتی ہی اوسکی طرف صفرا اور رطوبات مائی ہین بسبب لطافت کے آسانی سی قبول کرتی ہین انجذاب کو اور جو مواد مذکور بیچ معدے خالی کی صاحب اشتعال کے آتے ہین یعنے تیز ہو کر یا تند صدید کے ہوتے ہین اور بہت مفاسد پیدا کرتے ہین اس سبب سے وقت صبح کے دفع کرنا ناشتا کا لازم جانا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو اور اسیطرح بیچ دن کے اور وقت رات کے کھانا مقرر کیا ہی طعام صبح کو عرب نطور کہتے ہین اور دوپہر کے طعام کو غذا اور رات کے طعام کو عشا لیکن تقدیر ان اوقات کی اوس صورت مین ہی کہ اشتہا ہو نہ کہ خواہمخواہ اوپر طریق رسم کے کھاوے کہ ایسا کھانا بدون رغبت کی مضرت رکھتا ہے اور گرسنگی سکاری کی کاذب ہے اوسکی تبعیت سے جو چیز کہ غیر معتاد ہو اوس سی بچنا چاہیے کرنا وینبغی ان یکون الاکل فی اعدل اوقات النہار اور لائق یہ ہے کہ واقع ہو تناول غذا کا بیچ بہترین اوقات دن کی اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ وقت تناول طعام معتدبہ کا نزدیک اطبا کے دن ہی اور قید معتدبہ کی اسلیے ہمنے کی ہے تو تناول طعام قلیل کا کہ رات مین اکثر کرتے ہین خصوصاً اہل عرب قدح نکرے پس جو بیچ متنعمین اس زمانے کے بطریق عموم کے رواج پایا ہے کہ رات کو طعام شکم سیر کھاتے ہین

محمود نہین ہے ترک کرنا اوسکا اولے ہے اور جو بہتر اوقات یومی ہین باعتبار فصول کی متفاوت
ہین ماتن کہتا ہے کہ فانکان شتاءً ففی انصاف النہار پس اگر ہو زمانہ جاڑے کا چاہیے کہ تناول
غذا کا درمیان دن کے کرین وان کان صیفا ففی طرفی النہار اور اگر ہو زمانہ گرمی کا پس چاہیے کہ غذا اول دن
یا آخر دن کھاوین اور بدستور چاہیے کہ بیچ گرمی کے غذاے بارد بالفعل ہو اور بیچ جاڑے کے گرم
بالفعل **فائدہ** بیچ مسائل متفرق کے کہ اس مبحث سے علاقہ رکھتے ہین اور اس فائدے کو کئی
قاعدون مین ہم بیان کرینگے **قاعدہ** بیچ تعریف غذاے لذیذ کے اور مراعات عادت کی جانین
کہ غذاے لذیذ اگر جید الجوہر و محمود الصناعت ہے بہترین تدبیرون مین ہے واسطے تقویت کی اور غنیمت
جاننا چاہیے کہ بشرطیکہ کثرت سے نہ کھاوے اسلیے کہ قوی تر آفتو نمین بیچ فتور صحت کی کثرت طعام کی
ہے کہ تخمہ اور امراض بہت اوس سے پیدا ہوتے ہین اور اگر جید الجوہر نہو وہ بھی نسبت جید الجوہر غیر
لذیذ کے بہتر ہے لہذا شیخ کھتا ہے کہ قرب غذاء مالوف فیہ مضرۃ ما ہو اوفق من الفاضل الغیر المالوف
اسلیے کہ طبیعت جو بسبب لذت اور الفت کے رغبت تمام سے اوسپر متوجہ ہوتی ہے اور معدہ
بھی شوق سے محتوی اور شامل ہوتا ہے اور ہضم نیک ہوتا ہے اور مضرت قلیل کہ رکھتی ہے مستحیل
بصلاح ہوتی ہے اور اعضا کو حصہ بہت ایسی غذا سے پہونچتا ہے بدون مضرت کے اور یہ بات ساتھ
قول سابق کے کہ بیچ نہ قریب کھانیکے بسبب نہ ضر مضرات کی گذری ہے منافات نہین اسلیے کہ مقصود
وہان شدید الضرر ہے اسواسطے کہ جو چیز مضرت قوی رکھتی ہے اوسکے ضرر سے بیخوف نہونا چاہیے بخلاف قلیل الضرر
کے کہ بسبب لذت کے حکم صالح کا لیتا ہے اور مقصود وہ ہے کہ جہانتک ممکن ہے وہ طعام کہ لذیذ
نہونہ کھاوین اگرچہ جید الجوہر ہو کہ ایسی غذا سے اعضا کو حصہ کمتر پہونچتا ہے اور معلوم ہے کہ واسطے ترجمہ
اور مزاج کی غذاے موافق اور مشاکل مقرب ہے اور مراعات اوسمین لازم ہے اور اوس شخص کو کہ بعضے
طعام جید محمود سے ضرر پہونچتا ہے ترک اوسکا واجب ہے اور ساتھ طعام جید اور کے مشغول ہونا چاہیے
اسلیے کہ احوال طبیعت کا مختلف ہے متابعت اوسکی بیچ امور غیر منافی کی ضرور اور اس سبب سے کہ عادت کو
دخل بہت ہے مراعات اوسکا اہم زیادہ اشیا سے ہے جو شخص کہ رات دن مین دو بار کھانے کی
عادت رکھتا ہے اوسکو ایک بار پر قانع ہونا سبب ضعف قوت کا ہے اور ایسے شخص کو اگر ہاضمہ ضعیف ہو
چاہیے کہ تقلیل بیچ مقدار غذا کے کرے لیکن معتاد اپنی عادت سے کہ دو بار کھانا ہے نہ پھرے اوسیطرح

اوس شخص کو کہ عادت ایک وقت کھانیکی ہی اگر دو وقت کھاویگا بھی ضعف اور کسل اور سستی لاتا ہے
اور آفات بہت پیدا کرتا ہے مگر اوسوقت کہ پھر عادت اوسپر قرار پکڑے **قاعدہ بیچ مدح غذاے مطلق**
کے اور جواز ملانا توابل کا اوسمین اور بیان اغذیہ فاضلہ کا جو شخص کہ طالب حفظ صحت کا ہی چاہیے
کہ سواے غذاے مطلق کی اور کچھہ نہ کھایا کرے اور قطعا میل طرف غذاے دوائی کی نہ کرے مگر بطریق
معالجہ کے یا تقدم حفظ کے لیکن ملانا توابل کا بیچ غذا کے واسطے اوسکی اصلاح کی قباحت نہین ہے
اگر مقدار مین قلیل ہون اور غرض ملانے مصالح سے یہی ہے کہ غذا لذیذ زیادہ ہو
لیکن بدون ملانے مصالح کی لذیذ ہو ہرگز نہ ملانا چاہیے اور جو لذت ہر ایک کی بھی متفاوت ہوتی ہی
حکم غذا ہر ایک کا موقوف اوپر کھانیکے ہے اور بہترین اغذیہ مطلق مین گوشت ہے اور روٹی بیچ
حق اوس شخص کی کہ معتدل مزاج اور اوس سے مالوف ہو اور نہ شک نہین ہی کہ معتاد چاول کو
استعمال چاول کا بہتر ہے اور فاضل ترین گوشت مین گوشت برہ اور بزغالہ اور گوسالہ اور مرغی کا ہی
لیکن چاہیے کہ برہ یکسالہ ہو اسلیے کہ جو بہت چھوٹا ہے بلغم پیدا کرتا ہے اور بزغالہ اور گوسالہ افضل زیادہ ہی
برہ یکسالہ سے اسلیے کہ وہ معتدل ہین اور وجہ اعتدال کی وہ ہے کہ سن اونکا مقتضی حرارت اور رطوبت
کا ہے اور نوع انکی مقتضی برد اور یبوست کو ہے لان الصغر والذکر کلتاہما یا لیسان یا روان لیکن
بزغالہ الطف ہے اور قلیل الفضول لہذا اصحاب سکون اور ضعف یعنے ناتھین کو اور ماندوں کو
موافق تر ہے اور گوسالہ جو قوی الغذا ہے اصحاب معدے گرم اور اصحاب کد اور تعب کو موافق تر
ہے اور ماکیان کہ عربی مین اوسکو دجاج کہتے ہین اسخن اور الطف اور قلیل الرطوبت ہی اور بہترین دجاج وہ ہے
کہ بیضہ نہ لائی ہو اور بہترین ہو دیک یعنے خروس وہ کہ بانگ نہ دیتا ہو لیکن بچہ مرغ کا نہایت لطیف ہے
اور نہایت قلیل المعاونت ہے اوپر تقویت کے سواے اصحاب سکون کے بہت لوگون کو موافق نہین
ہے اور وہ معتدل زیادہ دجاج سے ہے اور شیخ رئیس نے لکھا کہ طیہوج یابس اور فروج رطب
مطلق ہے اور بہترین دجاج مشوی مین وہ ہے کہ اوسکو بیچ شکم جدی کے یا حمل کے بریان کیا ہو
کہ اس صورت مین رطوبت اوسکی محفوظ رہتی ہے اور شوربا بہترین غذا مین ہے اور اگر وہ ساتھہ پیاز کے
پکایا جاوے ریاح کو دور کرے اور باہ کو اوٹھاتا ہے اور اسی سبب سے ڈالنا پیاز کا بیچ پکنی گوشت
کے لازم ہوا ہی اور شوربا چ عبارت اس سے ہی کہ گوشت کو بہت پانی مین پکاوین نمک ڈالکر اور بعد طبخ کے

جو پانی معتدل المقدار رہے استعمال کرین اکیلا یا روٹی اوسمین بھگو کر کہا وین اور شوربا جو معرب ہے فارسی مین شوربا اور عربی مین مرق کہتے ہین اور جانین کہ وہ مضرتین کہ بیچ بعض لحوم کے مرقوم ہوئی ہین مخصوص اونکے جرم سے ہین شوربا اونکا اسقدر مضر نہین ہے اور اہل ہر بلاد کے بیچ صنعت لحوم کی طرق مختلف رکہتے ہین اور بہت اختراعات کیے ہین حکم کرنا اوسکے حال پر بنظر مختلطات کے اور بنظر صناعات کے طبیب دانا پر پوشیدہ نہین ہے اگرچہ بیچ کتب قدما کے کوئی ذکر اوس سے نہوا اور خواص ہر لحم کے بیچ اختیارات بدیعی کے مذکور ہین اس جگہہ اسیقدر پر کفایت کی ہمنے کہ زیادہ مستعمل یہی ہین بیچ غذائے متنعمین کے اور جانین کہ فاضل ترین روٹیون مین روٹی گیہون کی ہے کہ اچھے گیہون سے کہ شیلم وغیرہ سے پاک کیا ہو بنائی گئی ہو اور روٹی بھوسی دار نسبت اوسکے منخول ہو یعنے بھوسی اوسکی دور کی گئی ہو سریع الانحدار ہے اور روٹیان باعتبار ذات کے کہ بھوسی دار ہے یا بدون بھوسی کی اور مانند انکے اور باعتبار وجوہ اور کے کہ خمیری ہے یا فطیری یا تنوری یا غیر تنوری کئی قسم ہین شرح اوسکی اسجگہہ مین لائق نہین ہے لہذا کتاب الاغذیہ علیحدہ ہم لکھتے ہین اگر اللہ تعالے چاہتا ہے اوس مین سب اقسام خبز اور اطعمہ کے کیا قدیم اور کیا جدید سب ہر قوم کرتے ہین مشروط ساتھہ بہت فوائد کے اور فاضل ترین چاول مین وہ ہے کہ خوشبو اور سفید اور باریک ہو اور بعد پکنے کے بڑھ جاوے اور ثابت رہے اور اسی سبب سے کہ وجود چاول جید کا یونان اور عرب مین تہا حکماے قدیم نے ذکر اوسکا کما حقہ نہین کیا ہے اور بعضے متاخرین نے لکھا ہے کہ اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ محرورون مین حرارت بڑہاتا ہے اور مبرودون مین برودت پس استعمال اوسکا وقت نہونے اعتدال حال کی نچاہیے کرنا مگر اہل ہند کہ جو اوسکی عادت رکھتے ہین اور اوسکے غیر سے نفرت کرتے ہین انکو مرض مین بھی دینا جائز ہے اصلاح کرکے اور اصلاح اوسکی یون ہے کہ بیچ تقلیل اوسکی لزوجت کے کوشش کرین اور بہتر حیلون مین بیچ اس مقدمہ کے اوسکو جوش کرتا ہے پانی مین اور جب نیم پختہ ہو پانی اوس سے دور کرکے پکانا جیسا کہ ان بلاد مین رائج ہے اور نزدیک اطبائے ہند کے غذا مریضون کی بہتر چاول سے نہین ہے والحق ما قلناہ اور جانین کہ مضرت روٹی کی ہضم نہونی ہو زیادہ ہے اور مضرت گوشت کی کہ ہضم نہین ہوا اوس سے کمتر اور مضرت چاول کی مین بین ہے نکتہ معلوم ہو کہ بعض جگہہ اقوال اطبا کے آپسمین مخالف واقع ہوتی ہین چنانچہ ایک چیز کو بعضے گرم لکھتے مین اور بعضے سرد اور یہہ اختلاف دو امر سے باہر نہین ہے یا ایک شخص

ممتحن معتدل مزاج ہو اور ممتحن دوسرا منحرف اعتدال سے ہو یا دونون معتدل ہون یا دونون منحرف ہون لیکن بیچ ایک طرف
یا دونون منحرف ہون اعتدال سے ایک طرف وجہ مخالفت کی بیچ صورت مخالفت کے ظاہر ہے
لیکن بیچ صورت توافق کے دونون ممتحن منشا تخالف کے ہونگے مگر بسبب اثر ارضی یا فصلی
یا زمانی کے اسلیے کہ مقرر ہوا ہے کہ بعضی چیزین ایک زمانے مین کوئی اثر رکھتی ہین اور بعد گذرنے
زمانے ممتد کے وہ اثر اوس سے جاتا رہا اور اسی طرح ایک چیز کہ بیچ زمین مخالف کے بوئین ممکن ہے
کہ درمیان اونکے مخالفت بعض امور مین واقع ہو اثر اراضی مختلفہ سے اور اسی طرح بعضی چیزین ہین
کہ جب تک اوس ملک سے اونکو نہ نکالین اور باہر نہ لیجاوین اون مین اثر ظاہر نہین ہوتا اور
بدستور نزدیک داناؤن کے مشہور ہے کہ حال ممتحن کا بھی ہمیشہ ایک طور پر نہین ہے اور ہو سکتا ہے
کہ کوئی سبب عارضی کہ قبل تناول کے یا بعد تناول کے واقع ہوا اوسکو دریافت کرنے سے
اثر سے باز رکھا بالجملہ طریق معمول یہی ہے کہ بیچ امر مختلف فیہ کے تجربہ کافی ہو چکیگا حق تجربہ کیطرف کو تقویت ایک قول
کی دونون قول سے کیا چاہیے اسلیے کہ غرض وجود چیز سے اثر اوسکا ہے بالفعل جس چیز کو
کہ ہم نزدیک معتدل مزاجون اس زمانے کے گرم پاوینگے لامحالہ حکم اوسکی حرارت پر
کرتے ہین اور قول مخالف کو اعتبار نہ کرینگے ہم بشرطیکہ تجربہ کثیر اور لائق حاکم کرنے کے
ہوا ہو **قاعدہ** بیچ اغذیہ دوائی کے اور پرہیز کرنا اوس سے صحیح کو اور جواب اوس
ایراد کا کہ اوپر فاضل ہونے اس غذاے دوائی کے اوپر غذاے مطلق کے لوگون نے
کیا ہے اور بیان جائز ہونے تداخل کے ضرورۃً پوشیدہ نہ ہے کہ جو جنس بقول سے ہے یا قسم
فواکہ سے وہ غذاے دوائی ہے استعمال اوسکا صحیح معتدل کو بیچ تغذیہ کے اچھا نہین ہے
مگر بطریق تقدم حفظ کے گو مر لیکن منحرفون کو اعتدال سے استعمال کرنا غذاے دوائی کا کہ
مخالف انکے مزاج کے ہو مناسب ہے اسی سبب سے تناول ایسی اشیا کا مروج ہوا ہو فوراً جبلہ
وجود المنحرفین وعدم التضرر بہا بشرط استعمال التضاد اور اسیطرح فواکہ مین ساتھ اغذیہ حقیقی
انجیر کیا ہے اور اونکو رجحیتہ اور رانجین سے بسبب کثرت التغذیہ کے ضرر ہونا کمتر امید کیا جاتا ہے
اور اسی طرح خرما تر کہ عربی مین اوسکو رطب کہتے ہین اوس شہر مین کہ کھانا اوسکا مروج ہے قریب
غذاے حقیقی کے ہے اور سوا ان تین چیز کے کوئی چیز ایسی نہین ہے اور اکثر فواکہ سے معفن الدم

اور روی الاستحالہ ہین اُنمین سے مشمش یعنے زرد آلو اور فروخ یعنے شفتالو ہین سوال بیشک نہین ہے
کہ لحوم سب حار ہین اور مسخن بدن کے پس جو بیچ اغذیہ دوائی صاحب حرارت کے مضرت ہے
اون مین بہی ہوا اور یہی معلوم ہوا کہ غذاے دوائی معتدل المزاج ہین اور مصلح اوسکے حال کی ہین
اور ساتھ اسکے بعضے اونسے الذ اور اشہی ہین اور گذر چکا کہ جو کچھ الذ ہو نافع زیادہ ہوا اور یہ چیزین
اسکو چاہتی ہین کہ وہ بہتر غذاے مطلق سے ہے اور ہرگز ضرر نہ کرے آور جواب اسکا یہ ہے کہ
گوشت اگرچہ گرم ہے لیکن گرمی اوس کی نہایت کم ہے پس بیچ بدن معتدل کے اثر نہ کریگا
وہ اثر کہ خارج اعتدال سے ہوا اور ظاہر ہے کہ جب تک کہ گوشت کھایا گیا ہضم ہوا اور جزو بدن
کا ہو کچھ بدن کے گوشت سے بھی تحلیل ہوگا اور جو نقصان بدن کے گوشت مین پڑا اوسی قدر حرارت اور رطوبت
بہی کم ہوگی پس حرارت اور رطوبت حاصل کی گئی گوشت ماکول سے نقصان گوشت بدن کا
کریگی اور حرارت زائد نہ کریگی اور بالفرض اگر کیفیت زائد پیدا کرے جو باعتبار قلت کیفیت
غذکور کے معتدبہ نہین ہے محسوس نہین ہوتی ہے اور ساقط الاعتبار ہے اور اس سبب سے کہ کلام بیچ معتدل
مزاج کی دلیل پکڑتا اور پرافضل ہونے غذاے دوائی کی نظر اوسکی تعدیل کی اچھا نہین ہو ساتھ اس امر کو حصول تعدیل کا
بیچ اغذیہ حقیقی کے بسبب ملنے بعض مصلحات کے بہی ہوتا ہے جیسا کہ دیکہا جاتا ہے زمانیہ محرورون مین
اور مزیہ مبرودون مین باوجود تغذیہ تام کے تعدیل کرتے ہین اور اسی طرح سند پکڑنا لذت سے
بیچ افضلیت غذاے دوائی کے مطلوب کو نہین پہونچاتا ہے اسلیے کہ غذاے حقیقی بہی لذیذ
ہوتی ہے پس فضیلت اسی سے مخصوص ہوا اور فرضاً اگر غذاے دوائی لذیذ ہوا اوس
وقت بہی غذاے حقیقی سے بہتر نہین ہے اسلیے کہ ترجیح بسبب لذت کے اوسوقت ثابت ہے
کہ درمیان دونون غذا کے تفاوت فضیلت مین کمتر ہوا اور غذاے ناقص الفضیلت الذ ہو
پس ہوسکتا ہے کہ الذیت اوسکی تدارک اوس نقصان قابل فضیلت کا کرتی ہے بخلاف
غذاے حقیقی کے اور غذاے دوائی کے کہ درمیان اونکے بیچ فضیلت کے تفاوت بہت ہے
اور ہرچند دوا سے غذائی الذ ہو لیکن اس فضیلت کو نہین پہونچتی آور جو فضیلت کہ غذا سے
مطلوب ہے یہ ہے کہ اکثر اجزا اوسکے بدل ماتحلل مین صرف ہون اور یہ امر بیچ غیر غذاے حقیقی
کے نہین ہوتا ہے آور پوشیدہ نہ ہے کہ لذیذ ہوتا کوئی چیز کا اون مضرتون سے کہ اوسمین ہین

نہین نکالتا نہایت یہ کہ بسبب لذت لینے طبع کے اور توجہ کے مضار مین قلت ہوگی اور یہ
امر دوسرا ہی اور مضرتین غذا سے دوائی کی معلوم ہوگی ہین کہ قلیل التغذیہ ہی اور ساتھ اسکے
کیفیت زائد کو پیدا کرتی ہے بیچ معتدل صحیح المزاج کے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حالت صحت مین
پرہیز کرنا اوس سے واجب معتدلون کو اور اگر اوسکی مباشرت مین کوئی خطا پڑے جلد اوسکا
تدارک کرنا چاہیے قے یا اسہال سے اوسکو نکالین یا اصلاح اوسکی باستعمال اوسکی ضد کرین
اگرچہ بطور تداخل کے ہو اسلیے کہ ہرچند تداخل مذموم ہے لیکن جسوقت بیچ اوسکے مباشرت کے
اوس ضرر سے کہ مذمت اوسکی زیادہ ہے مذمت تداخل سے ملحوظ ہو جائز ہے بلکہ لازم جانا ہے

قاعدہ بیچ ترتیب غذا کے جان تو کہ اوپر حافظ صحت کے واجب ہے کہ ترتیب بیچ غذا کے بھی
مرعی رکھے اور گذر چکا کہ ترتیب محمود وہ ہے کہ اگر اتفاق تناول اغذیہ مختلفہ کا پڑے وہ چیز
کہ نسبت کوئی چیز کے مائل بہ غلظ ہو چاہیے کہ اوسکو پہلے کھائے چنانچہ وجہ اسکی مفصل عنقریب
بیچ شرح لایجوز الجمع بین الاطعمۃ المختلفۃ کے ساتھ بہت فوائد کے مذکور ہوئی ہے اور اسجگہ مناسبت
موہومہ کہ بیچ قول طبیبون کے واقع ہے ہم ذکر کرتے ہین ساتھ بہت فوائد کے کہ رعایت ترتیب
کی اون مین سے واجب ہے پوشیدہ نہ رہے کہ بعض لوگ تقدیم لطیف کو اوپر غلیظ کے واجب
جانتے ہین اور بعض لوگ عکس اسکے حجت پہلے لوگون کی یہ ہے وہی ہے کہ کہی گئی کہ اگر غلیظ کو
پہلے کھاوین لطیف بسبب عدم نفوذ کے فاسد ہوگی اور افساد کریگی اور حجت پچھلے لوگون کی یہی
مذکور ہوئی کہ ہضم بیچ قعر معدے کے زیادہ ہے اور بیچ اعلے معدے کے کمتر جسوقت کہ غلیظ کو
پہلے کھاوینگے فعل ہضم کا اوس مین قوی ہوگا اور فعل ہضم کا لطیف مین ضعیف اور دونون ہضم مین
متشابہ ہونگے وہذا ہو المقصود اور قرشی بیچ دفع کرنے اس خلافت کے کہ درمیان طبیبون کی پڑا ہی کہتا ہے
کہ اگر تفاوت غلیظ اور لطیف مین اسی درجہ پر ہی کہ واقع ہونا غلیظ کا بیچ قعر معدے کی کرتا ہی انہی غلظ کو اور ہضم اسکا
ساتھ ہضم لطیف کی ساتھی ہوتا ہی پس لامحالہ تقدیم ایسی غلیظ کی واجب ہی اور اگر درمیان دونون کی فرق بہت ہو
تقدیم لطیف کی لازم ہی یا تاخیر لطیف کی اوس بات تک کہ غلیظ نیم پختہ ہوگا کما ذکرناہ مفصلا واعادہ کرناہ للتنبیہ
اور وجہ دوسری بیچ توفیق کے درمیان دونون کلام کے یہ ہی کہ حکم کرنا اوپر تقدیم دونون کی موقوف ہی اوپر حال
گرسنگی کے اسلیے کہ اگر گرسنگی بدرجہ اعتدال کی ہے اور بافراط نہین ہی واجب ہی کہ لطیف کو مقدم کرین اگر

یہ کہ تفاوت درمیان دونون کے بیچ لطافت اور غلظت کے بقدر تفاوت ہضم اعلے اور اسفل معدہ کے ہو کہ اس صورت مین تقدیم غلیظ کی احسن ہے اور اگر گرسنگی مفرط ہے اور معدہ غذا سے خالی ہے اور یہی بسبب جوع کے گرنا صفرا کا اوپر معدہ کے نہین ہوا واجب ہے کہ غلیظ کو مقدم کہین اور قید عدم انصباب مرار کی اسلیے کی گئی کہ اگر معدہ غذا سے پر ہو یا شدت جوع سے صفرا معدے پر گرا ہو لازم ہے کہ اسوقت مین غذا کچھ بچا ہے کھانا اور طرف خالی کرنے معدے کی غذا سے بیچ امتلاء کے اور طرف تنقیہ صفرا کے بیچ انصباب مرار کے کوشش کرنا چاہیے اور بعد عود کرنے بھونک کے کھانا دینا چاہیے اور آثار انصباب مرار کے سوء مزاج موکر معلوم کر سکتے ہین لیکن فائدہ تقدیم لطیف کا بیچ صورت اعتدال بھونک کے وہ ہی کہ جو حرارت قعر معدے مین زیادہ ہے لطیف کو جلد پکا دے گا اور قبل اسکے کہ ہضم بیچ غلیظ کے داخل کر اوسکے خلاصہ کو دفع کرینگی طرف جگر کے اور معلوم ہوا کہ تناول کرنا غلیظ کا اوپر لطیف کے بعد ہضم ہونے لطیف کے قباحت نہین رکھتا ہے اور یہ بھی بیچ اوسی حکم کے ہے بخلاف اوسکے کہ بیچ لطیف اور غلیظ کے تفاوت کم ہو بیچ لطافت اور غلظ کی اسلیے کہ اس تقدیر مین تقدیم غلیظ کی مستحسن ہے کما ذکرناہ مرار الیکن فائدہ تقدیم غلیظ کا اوس صورت مین کہ بھونک مفرط ہوا ور معدہ خالی وہ ہے کہ جو معدہ سیت محتاج ہے غذا کا بمجرد وارد ہونے غذا کے اوسپر مشتمل ہوگا اور بسبب شدت حرارت بھونک کے جلد پکاویگا اور وارد ہونا غذا سے لطیف کا بعد اوسکے طبیعت کو حیرت زیادہ کرنے والا نہوگا بسبب نہ باقی رہنے مخالفت کے درمیان دونون غذا کے اسلیے کہ ظاہر ہے کہ غذا پہلے حرارت مشتدہ سے جو جلد اور فوراً نضج کو قبول کرتی ہے اور بعد اوسکے غذا دوسری اعالی معدہ مین وارد ہوتی ہے دونون غذا بسبب تحقیق مشاکلت کے درمیان مین بیچ حکم دو متحد کے ہوتی ہین اور بیچ اتمام ہضم کے شریک بخلاف اوسکے کہ بیچ ایسی صورت کے لطیف کو مقدم کرین کہ اگر وہ حملہ غذا مین سریع الفساد سے ہے بسبب زیادتی حرارت جوع کے

مستحیل بفساد ہوگی لانہ باللطافۃ لا یفی النضج فی المعدۃ المشتعلۃ بالجوع یعنے استیفاے ہضم کا نہین کرسکتی ہے بیچ شکم کے کہ حرارت سے شعلہ نکلا ہو بسبب گرسنگی کے پس غلیظ کہ بیچ اوسکے

وارد ہوگی وہ بھی فاسد ہوتی ہے اور اگر غیر سریع الفساد ہے لامحالہ معدہ او سپر شدت اور رغبت سے
شامل ہوگا بسبب محتاج ہونے معدے کے طرف غذا کے اور آسان ہونے تغذیہ کے اوس سے
پس غلیظ کہ بعد اوسکے کہائی جاوے جو ہضم اوسکا دیر مین ہوتا ہے لاجرم موجب تحیر طبخ کا اور
تنفر معدے کا استیفا سے ہضم لطیف کا ہوگا اور اوس مین فساد پڑے گا اور اوس سبب سے
غلیظ بہی فاسد ہوگا اور بہی جانین کہ تناول کرنا روٹی فقط کا معدہ کو خراب کرتا ہے اور جو منقول ہوا
کہ قدما ایک وقت روٹی کہاتے تہے مراد اس سے یہ ہے کہ بدون گوشت کے ساتہ شربت مناسب
کے کہاتے تہے نہ یہ کہ روٹی اکیلی کہاتے تہے کما نص علیہ القرشی فی شرح القانون اور بہی معلوم کرین
کہ استعمال کرنا غذا سے رقیق پہسلنے والی سریع الہضم کا ساتہ غذا سے سخت دیر ہضم کے اگر درست نہین ہے
تقدیم اور تاخیر اوس مین کچہ فائدہ نہین دیتی اسلیے کہ طعام پہسلنے والا جو معدے سے جلد گذر کر امعا مین
جاتا ہے اور غذا دوسری کو بہی پہسلاتا ہے آگے ہو یا پیچہے بیچ صورت تقدیم کے ظاہر ہے کہ جو غذا کہ مذکور
منحدر ہوگی بعضے اجزاے غلیظ کے بہی اوسکی تبعیت سے منحدر ہونگے بدون ہضم کے اور جس حالت مین
کہ پیچہے غلیظ کے کہاوین ہوسکتا ہے کہ بسبب رقت اور زلق کے بیچ طعام پہلے کے نفوذ کرے
اور میل بانحدار کرے اور ساتہ اپنے اوس غذا سے غلیظ پہلی کو دفع کرے اور بہی ہوسکتا ہے
کہ بسبب غلظ کے غذا اوس مین راہ نہ پاوے اور زلق نہ کرے لیکن آپ فاسد ہوا اور فاسد کرے
اوس سبب سے کہ بیچ تقدیم غلیظ کے کہا گیا اوپر لطیف کے اور جانین کہ جو کچہ منع کرنا اجتماع کا
درمیان اون دونون کے مذکور ہوا اوس سے متعلق ہے کہ بعد زمانے کا درمیان دونو کے
بہت نہو اسلیے کہ اگر فاصلہ بہت ہو ضرر نہین کرتا کما مر ایضاً اور بہی جانین کہ اگر دو غذا متفق فی الہضم
کہ ایک اونمین سے شیرین ہو یکجا اتفاق کہانے کا پڑے شیرین کو پہلے کہانا چاہیے اسلیے کہ اعضا بسبب
اسکے آپ شیرین مین شیرین کو جلد جذب کرتے ہین پس اگر تقدیم اوس مین نہوا اور قبل اوسکی غذا
اور کہائی جاوے ساتہ شیرین کے بعض اجزا غیر شیرین کے بالضرور غیر منہضم چلے جاوینگے
اور یہ امر باعث فساد عظیم کا ہے اور اگر کہین کہ شک نہین ہے کہ اجزا شیرین کے بہی جو غیر منہضم
جگر مین جاتے ہین موجب فساد کا ہوتے ہین کما قال الشیخ الغذاء الحلو تنتشرہ الطبیعۃ قبل النضج
فیفسد الدم پس بیچ تقدیم شیرین کے کچہ نفع نہین ہے اور نفوذ اجزاے غیر منہضم غذاے غیر شیرین

کا بجز لنفوذ اجزاے غیر منہضمہ غذا سے شیرین کے ہوگا بیچ افساد کے جواب اسکا یہ ہی کہ کثرت شیرینی کا شک نہین ہے کہ سدہ پیدا کرتی ہے اور خون کو فاسد کرتی ہے لہذا اطبا نے کہا ہے کہ کثرت کرنے والے شیرینی کے جلد جلد محتاج نکالنے خون کے ہوتے ہین لیکن اس سبب سے کہ چیز شیرین مرغوب اور محبوب طبیعت کی ہے ضرر اسکا بیچ نہایت شر کے نہین ہوتا ہے بخلاف اوسکے غیر کے کہ اگرچہ بطفیل جذب حلو کے منجذب ہوتا ہے لیکن جو غیر منہضم اور غیر مرغوب اعضا کا ہے شر بہت لاتا ہے پس تاخیر اوسکی ضروری ہے اور تقدیم حلو کی کہ مانع نفوذ غیر مرغوب کی ہوتی ہے قبل ہضم کے بیفائدہ نہین ہوتی **قاعدہ** بیچ بیان اوس چیز کے کہ احداث سدہ کرتی ہے جاننا چاہیے کہ **محدثات** سدہ کے بہت ہوتے ہین جیسے بیچ مبحث اسباب کی مذکور ہوا لیکن اس جگہ وہ چیز کہ ارتکاب اوسکا اکثر ہے مذکور ہے جانین کہ اگرچہ کثرت شیرینی کی بالذات سدہ لاتی ہے لیکن پیچھے کہانا اوسکو زیادہ تر مسدد ہے کہ امر اور قبیح کثرت کی اس سبب سے ہے کہ تناول کرنا تھوڑی شیرینی کا بعد طعام کے سبب اچھے ہونے ہضم کا ہے بسبب شامل ہونے معدے کے اور سیر رغبت تمام سے لہذا پینا شربت قندی کا بعد طعام کے مجوز بلکہ بہتر جانا ہے اور اسی طرح پینا شراب کا اوپر طعام کے سدہ پیدا کرتا ہے اسلیے کہ جو سریع النفوذ ہی بالطبع قبل اسکے کہ کہانا ہضم کو پہونچا ہو نفوذ کرتی ہے طرف جگر کے اور اوس سبب سی کہ بیچ معدے کے کوئی چیز اجزاے غذا سے ساتھ اوسکے مل کر نکلتے ہین بسبب خامی کے احداث سدہ کا نہین کرتا پس سدد حقیقت بطون غذا سے غیر منہضم ہے نہ شراب لیکن جو میدرق مسدد ہی منبدرق کو بھی بالعرض مسدد کہہ سکتے ہین بالجملہ سرعت نفوذ شراب کی بالذات ہے اور سرعت نفوذ حلو کی بالقسر ہے یعنے جذب کرنا اعضا کا **اشتباہ** اطبا واسطے مرغوب ہونے شیرینی کی دلیل لاتے ہین کہ اگر کوئی شخص کہانا کہاوے اور پیچھے اوسکے غذای شیرین کہاوی اور بعد تھوڑے زمانے کے قے کرے لامحالہ یہ شیرین بعد غذای سابق کی نکلی گا اور یہ نہین ہے مگر بسبب شوق طبیعت کے طرف اوسکی کما تفعل فی خروج الدم عند افراط المسہل **قاعدہ** بیچ بیان اسکے کہ بعض چیزین ہین کہ تناول اونکا پیچھے بعض حالات کی منع ہی جانین کہ جس شخص نے ریاضت تکلیف دینے والی کی ہو یا غصہ بہت کیا ہو یا جو چیز کہ مستحق معدہ ہی غذا اصل مین لایا ہو اوسکو اغذیہ سی جو سریع القبول ہی فساد کو مانند مچھلی وغیرہ کی بچا ہی نہ دینا کہ فاسد ہو کر تغلظ

فاسد کرنگی اسی سبب سے کہا ہے کہ بیچ کہانے خربزہ کے چاہیے کہ درمیان دو کہانی اکہاوی اس سبب سے
کہ اگر خربزہ بیچ ہونک شدید کے مستعمل ہو جو وہ سریع الاستحالہ ہے بسبب فساد کے قوت حرارت
معدے سے جلد فاسد ہوتا ہی اور یہ دستور اگر معدہ بالطبع مفرط الحرارت ہو وہان بہی تناول ایسی
غذاؤن کا نچاہیے یہی سبب ہے کہ بیچ بعض مزاجون حارہ کے اغذیہ غلیظہ جلد ہضم ہوتے ہین
اور اغذیہ لطیفہ عکس اسکے چنانچہ عنقریب مفصل کہا جاتا ہے **انتباہ** اوپر طبیب کے واجب ہے
کہ ہمیشہ حال اور مزاج معدے کو تامل کرتا ہی اور ہر شخص کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے
کرے اور اسجگہ تجربہ کو اوپر قیاس کے مقدم رکہو اسلیے کہ بعضی بدن اور بعضی مزاج کے
ایسے خواص مقرر ہوے ہین کہ قیاس عقلی کو اوس مین دخل نہین ہے کما لا یخفی علی المجربین **قاعدہ**
بیچ بیان اختلافات امزجہ کے اوپر حال کے او موافق اوسکے تدبیر کرنا جان تو کہ بعضے آدمی ایسے
ہوتے ہین کہ اونکو تناول کرنا قابضات کا قبل طعام کے ضرور ہوتا ہے اور یہ وہ آدمی ہوتے ہین
کہ معدہ اونکا مسترخی ہو اور غذا اوس مین نہ ٹہرے وقت ہضم تک اور جلد نکلی اور اسی طرح
بعضے آدمی ہوتے ہین کہ اونکو تناول کرنا قابضات کا بعد طعام کے لازم ہے اور یہ آدمی
تین طرح ہین ایک وہ کہ بعد تناول طعام کے بیچ اکثر کے قے کرتے ہین بلکہ اونکو تناول قابضات
اوپر غذا کے قے کو منع کرتا ہے دوسرا وہ کہ غذا بیچ معدے ان لوگون کی دیر تک رہتی ہے
کہ انکو کہانا قابض کا تحریک کرتا ہے طرف انحدار کے بسبب عصر معدے کے تیسرا وہ کہ طعام
بیچ معدہ ان لوگون کے مسخر ہوتا ہے کہ تناول قابض کا بعد غذا کے تصاعد بخار کو منع کرے
اسوجہ سے کہلانا کشنیز خشک وغیرہ کا بیچ دوار اور سدر او رصرع کے پیچہے غذا کے
لازم رکہا ہے لہذا قرشی نے لکہا کہ جس شخص کا فم معدہ ضعیف ہو او رچاہین کہ اوسکو تقویت دین
اشربہ مقویہ سے چاہیے کہ اوسکو پہلے غذا کہلاوین پیچہے اوسکے اشربہ مقویہ دیوین تو ملاقات
اشربہ کی ساتہ فم معدے کے بزمانہ طویل تک رہے لیکن وہ مان کہ تقویت تمام معدے کی
مطلوب ہو اشربہ مقویہ بہی قبل غذا کے کہلاوین او رہی بعد غذا کے اور اسی طرح جسوقت
طرف تعدیل معدہ کے حاجت ہو اگرچہ بیان واجب وہ ہے کہ اشربہ معدلہ قبل طعام کے دین
لیکن افضل وہ ہی کہ بعد اوسکے بہی دین واسطے طویل ہونے توقف کے اسلیے کہ اشربہ

جو قبل طعام کے کہائے جاتے ہین معدے سے جلد نکلتے ہین اور روک نہین کرتے کما لایخفی اور یہی
جاننا ہے کہ بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین کہ غذاے لطیف سریع الہضم انکے معدے مین فاسد ہو جاتی ہے
اور غلیظ جلد ہضم ہوتی ہے اور یہ وہ آدمی کہ معدہ انکا ناری ہو اور اشیاے لطیف کو فاسد کرے
اور بعضے عکس اسکے ہوتے ہین **قاعدہ** بیچ ذکر اطعمہ مناسب ہر مزاج کے جاننا چاہیے کہ سوداوی
مزاج کو غذا اون سے جو غذاے کثیر الرطوبۃ اور قلیل الحرارۃ ہو مناسب ہے بشرطیکہ سودا طبعی ہو
لیکن اگر احتراقی ہے محتاج تبریہ کثیر کا ہوتا ہے اور اس صورت مین اغذیہ دوائیہ کفایت
نہین کرتی ہین جیسا کہ کہا جاتا ہے اور صفراوی کو جو چیز کہ مبرد اور مرطب ہو اغذیہ سے
موافق ہے اور اوس شخص کو کہ اوسمین خون گرم پیدا ہوتا ہے غذا اون سے جو بارد اور قلیل الغذا ہے
دینا چاہیے اور جس شخص مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہے غذا اون سے جو قلیل الغذا اور صاحب سخونت
اور لطیف ہو دینا چاہیے **انتباہ** جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہا گیا تدابیر سے موافق مزاج کی ساتھ
اغذیہ دوائی کے فقط مخصوص اوس مزاج سے ہے کہ سبب اوسکا غلبہ خلط کا ہو لیکن وہ
خلط فاسد نہوا ہو پس اوس جگہ کہ سوء مزاج ساذج ہو بیدون غلبہ کے یا ساتھ غلبہ کے اور وہ خلط فاسد ہوا ہو ان
دونون صورت مین تدبیر اوسکی ساتھ دوویہ صرف کے کیا چاہیے اور اس جگہ اغذیہ دوائی اکیلی
نہین کفایت کرتی ہین بسبب قوی ہونے سبب کے **قاعدہ** بیچ تدارک مفرطا اغذیہ دوائی کے
پوشیدہ نرہے کہ جسوقت اغذیہ دوائی بطریق خطا کے کہائی جاوین بہتر تدبیرون مین وہ ہے
کہ اوسکو قے سے دفع کرین یا اسہال سے اور اگر انسے کوئی نہ ہوسکے واجب ہے کہ اوسکی اصلاح مین
کوشش کرین اور اصلاح اوسکی تین طرح ہے ایک وہ کہ بیچ ہضم کرنے غذاے ماکول کے
متوجہ ہون جلد ہضم ہوا اور اوپر طبیعت کے تکلیف نہ لاوے اور معلوم ہے کہ اغذیہ دوائی
غیر منہضم ہین اور احالہ اونکا اوپر طبیعت کے دشوار ہے دوسرا وہ کہ بیچ نضج فضلہ غذائی کے
مدد کرین اسلیے کہ معلوم ہے کہ ان اغذیہ سے فضول بہت ہوتے ہین اور طبیعت اوپر اونکے
نضج کے اگر قدرت نہ پاوے مرض کو پیدا کرے اور جو کثیر المقدار ہے اغلب کہ طبیعت اوسکے
نکالنے مین عاجز ہو پس مدد کرنا واجب ہے تیسرا وہ کہ بیچ منع کرنے پیدائش سوء المزاج
کے کہ اوس سے پیدا ہوتا ہے کوشش کرین اور یہ ایسا ہو کہ قبل ہضم ہونے ماکول کے

وہ چیز کہ ضد اسکی ہو کہاوین تو بہ سبب اوسکی اختلاط کے کیفیت زائدہ ظاہر ہوا اور تداخل اگرچہ
منہی ہے لیکن اسجگہ جائز کہا ہے بنظر عمدہ غرض کے پس جسوقت ماکول مثلاً بارد ہو مانند کہیرے
اور کدو کے تعدیل اوسکی لہسن اور کراث سے اور مانند ایکے کرین اور اگر ماکول حار ہو تعدیل
خرفہ اور کہیرے سے اور مانند انکے کرین اور اگر ماکول مسدد ہو مفتحات کام مین لاوین اور بالجملہ
تدارک اغذیہ و دوائیہ کا چاہیے کہ اغذیہ دوائیہ سے کہ مضاد ہون کرین نہ ادویہ صرف سے
انتباہ قید تناول اغذیہ کی خطا سے اسلیے کی گئی کہ استعمال کرنا اوسکا بطریق دوام کے
خارج ہے بحث سے اور معنی استعمال بخطا کی یہ ہین کہ بمقتضای شہوت اور نفسانیت کے
وہ چیز کہ لائق حال کے نہین ہے کہائی جاوے اور جو غیر لائق ہے تدارک اوسکا ضروری ہو
اور باقی تدبیرین بیچ قاعدہ آئندہ کے کہ مخصوص بتدارک اغذیہ ملطفہ ہے کہی جاتی ہین یعنے
بہوک کا رکہنا بہت دیر تک اور نہ دینا غذا کا بدون بہوک صادق جلی کے اور اگر استعمال کرنے
اغذیہ مذکورہ سے خوف ضعف کا ہو بعد تدارک کرنے کے ساتہ اغذیہ دوائیہ کے ادویہ اور
اشربہ مقویہ بہی دین باعتبار مزاج کے مثلاً اگر اغذیہ گرم کہائی ہون سکنجبین دین پس سکنجبین
عسلی ہو سادہ بہتر ہے اور اگر قندی ہو بزوری اولی ہے اور بیچ اغذیہ باردہ کے ماء العسل
اور شراب عسل اور کمونی نافع ہے اور بیچ اغذیہ غلیظہ کے حار مزاج کو سکنجبین قوی البزور
اور بارد مزاج کو فلافلی اور قوہ نجی بہترین اشیا سے ہین **قاعدہ** بیچ تدارک فساد غذا کے
بطریق عموم کے جاننا چاہیے کہ جسوقت بیچ کہانے کے افراط ہو یا خوف امتلا کا ہو یا غذا
ماکول حرکت عنیفہ سے کہ بعد اوسکے تناول کے واقع ہو منبسط اور منقبض ہو یا بہت
پانی کے پینے سے مشوش ہو بیچ معدے کے واجب ہے کہ فوراً قے کرین اور کوئی تدبیر بیچ جلد نکالنے غذا کے
فاسد کے قے سے بہتر نہین ہے لیکن جسوقت وقت قے کا گذر گیا ہو یعنی غذا امعا مین گئی ہو یا قے کرنا متعذر ہو
بسبب کوئی مانع قوی کے چاہیے کہ اخراج اوسکا اسہال سے کرین اور واسطے اسہال کے اگر پینا گرم پانی کا
تہوڑا تہوڑا کفایت کرے فہو المراد استعمال اوسکا کرین کہ امتلا کو اوتار لاتا ہے اور بند کو کہ منفتح لاتا ہے اور انکو
سولا وین اور اگر خواب آوے غنیمت جانین اور جب تک ل جاہے سوتے رہین اسلیے کہ طویل ہونا نا
خواب کا اس جگہ لازم ہے تو جگر اور عروق سب اوس غذا سے پاک ہون اور اگر گرم پانی کفایت نکرے

نہ آوے نظر کرین کہ طبیعت خود بخود دفع کرتی ہے یا نہ اگر موافق مطلب کی کرتی ہو فہو المراد وہی بر
چھوڑ دین ورنہ مدد کرین اوس چیز سے کہ نرم اور لائق حال مریض کے ہو مثلاً محرور المزاج کو نقوع
اطریفل اور گلقند مسہل اور مانند اسکی کافی ہے اور اگر گلقند مین تھوڑا صبر کہ سرکے مین مرئی
کیا ہو ڈالین بہتر ہے اور مبرود مین جوارش کمونی اور قطری اور شہریاران اور مانند انکی مناسب ہے
اور نیکوترین چیزون اور بیاسی طعام کے صبر سقوطری ہے اکیلا بقدر تین چنے کے اور اگر صبر آدھا درم
اور برابر اسکے علک الانباط اور ایک دانگ بورق اس مین ملا دین اور موافق حاجت کے
دین بہتر عمل کرے اور خفیف ترین چیز و نمین یہ ہو کہ بقدر دو چنے کے یا تین چنے کے علک البطم
دیوین اکیلا یا ساتھ بورق کی ملا کر اور بورق کو چاہیے کہ برابر اوسکے ہو یا کمتر لیکن زیادہ نہو اور محمودترین
چیزون مین بیچ اس مقدمہ کے وہ ہے کہ تھوڑا افتیمون ساتھ شراب کے دیوین **انتباہ**
جسوقت کوئی چیز ان تدبیرون سے ہاتھ نہ آوی لازم ہے کہ نوم طویل کرین اور ایک
رات دن غذا سے باز رکھین اور بعد ظہور تخفیف کے استحمام کرین اور تکمید اور تلطیف
غذا کی لازم رکھین اور اگر باوجود ان سب کے ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جانین کہ عروق غذا کے
فضلون سے ممتلی ہو گئے ہین اسواسطے کہ غذا اے کثیر مفرط بالعرض اگر معدے مین ہضم ہو
لیکن بیچ عروق کے ویسی خام رہتی ہے بدون ہضم کے اور عروق کو ممدد کرتی ہے
اور کسل اور تمطی اور تثاوب پیدا کرتی ہے اور کبھی عروق کو نہایت تمدد سے پھاڑتی ہے
اور معلوم ہے کہ ہضم عروق کا بہ نسبت ہضم معدے کے ضعیف تر ہے اور جب تک
کہ بیچ معدے کے غذا ہضم کما حقہ نہ پاوے بیچ عروق کے ہضم نہین ہوتی ہے جیسا کہ
چاہیے بالجملہ جسوقت آثار امتلاء کے عروق مین فضول غذاے ماکول سے ظاہر ہون مسہلات قوی سے
کہ مخرج مادے عروق کے ہین دفع اوسکا کیا چاہیے اور اوس جگہ کہ حاصل ہونا فضول کا بیچ عروق کے
سواے اعضا کے کوئی امر اور پیدا نہ کرے کتنے دن اوسکو تحریک ندین مسہلات سے لیکن ہاتھ
نضج سے باز رکھین اور بعد حاصل ہونے نضج کے نظر کرین کہ اعضا کون قسم سے ہے موافق
اوسکے تدارک کرین **انتباہ** جسوقت سن شباب گذر جاوے اور قوے میل بضعف کرین
واجب ہے کہ غذا کو عادت سے کم کرین تو فضلات اوسکے زیادہ نہون اسلیے کہ اگر غذا موافق

عادت کے کہاوین اور قوی اوسکے ہضم مین کفایت نہ کرین لامحالہ فضول کثیر اوس سے جمع ہوکر
احداث آفت کا کرینگے اور یہ حکم بنظر اکثری کے ہے ورنہ شک نہین ہے کہ بعضے آدمی
جوانی مین ضعیف الہضم اور خراب حال ہوتی ہین اور بعد تجاوز کرنے کے اوس سن سے
قوی الہضم اور تندرست ہوتے ہین اور یہ لوگ خارج اس کلام سے ہین **قاعدہ** بیچ بیان
اس امر کے کہ طبخ کہانے کا کون باسن مین بہتر ہے اور کس باسن مین منع ہے اور جو کچھ
اس سے متعلق ہے جاننا چاہیے کہ جو باسن ہیں الجہ ہر ہے پکانا کہانے کا اوس مین مستحسن ہے
اور وہ باسن سونے کا ہے اور چاندی کا بعد اوسکے باسن لوہے کا خصوصاً اوسکی ہوتی مین
مبالغہ بہت کرتے ہون اور مورچہ لگنے ندیوین اور قلعی کرنا اوسپر مانع لگنے مورچہ کا ہی اور چاہیے
کہ ہمیشہ کہانا غذاؤن کا کہ بیچ باسن سونے کے پکائی گئی ہون مقوی دل اور رافع توحش
اور مزیل ضعف ہے اور اسی طرح پکایا ہوا بیچ دیگ لوہے کے مقوی مثانہ اور اعضای تناسل
کا ہے اور موجب انعوظ کا بخلاف باسن تانبے کے کہ پکانا طعام کا اوسمین اچھا نہین ہی خصوصاً
کہ دیر تک پکایا ہو اور طعام کثیر الدسومت وافر المائیت ہو یا صاحب ترشی کا ہو اور
اسی طرح روغن اور طعام چکنا کہ زمانے طویل تک اوس مین رہا ہو نہ چاہیے کہانا اور چاہیے
کہ قلعی کرانا اگرچہ مانع تمام نہین ہونا ظاہر ہونے اثر تانبے کو لیکن بنسبت اوس باسن تانبے کے
کہ بدون قلعی کے ہو بمراتب قلیل المضرت ہے لہذا ابتاکید کہا ہے بیچ تجدید قلعی کے اور بہی
شدید کہا ہے بیچ استعمال کرنے باسن تانبے کے کہ قلعی نہ کیا گیا ہو یا قلعی جاتی رہی ہو یہانتک
کہ اکثر اطبا نے زعم کیا ہے کہ ہمیشہ کہانا اوس چیز کا کہ بیچ باسن تانبے کے طبخ پایا ہو جذام پیدا کرتا ہے
لیکن غالب ہے کہ یہ حکم خاص ہو ساتہ باسن بدون قلعی کے اور باسن صفر کا بیچ حکم باسن تانبے کے
ہے لیکن باسن مٹی کے پس پکانا کہانے کا اوس مین مجوز ہے بشرطیکہ زیادہ ایک مرتبہ سے اوس مین
نہ پکاوین اسی طرح پتہر کے باسن مین اور سوا اسکے کہ ڈہلے ہون زیادہ پانچ مرتبہ سے بچا چاہیے
کہانا پکانا اسلیے کہ جرم ان باسنون کے متخلخل ہوتے ہین اور تہوڑا اجزاے مطبوخ سے
انکے مسام مین محتبس ہوتا ہے اور بگڑ جاتے ہین پس جو دوسرے مرتبہ کہانا اوس مین پکاوین
اجزاے عفنہ غذاے سابق کے دوسرے کہانے کو بہی فاسد کرتا ہے اور کہا ہے لوگون نے

کہ لیس شئی یحدث الحمیات العفنۃ کما یحدث ہذا و کذا یحدث الجرب القبیح و انواعاً من الامراض لکل انسان بحسب غلظ الاخلاط و بحسب قبحہا و بحسب ما یلزمہ من الدعۃ و من التصرف و الریاضۃ بالجملہ کنارہ کرنا طبیخ مکرر سے بیچ باسن مٹی کے واجب ہے **انتباہ** کھانا جب پک جاوے اور رکابی مین نکالین چاہیے کہ اوسکو بند نہ کرین مگر سرپوش مشبک یعنے سوراخ دار سے مانند غربال یعنے چھلنی کے تو بخار اوسکا باقی نرہے اس لیے کہ بخار آنا ابخرہ مذکورہ کا بیچ طعامون کے موجب پیدا کرنے سمیت کا ہے خصوصاً اگر مچھلی ہو یا اور بھنی ہوئی چیز اور درمیان طبیخ کے بھی چاہیے کہ سرپوش مشبک ہو تو بخار نکلتا رہے لیکن وہ باسن کہ جسمین کھانا چاہیے کھانا چینی اور شیشہ کے سب سے بہتر ہین اسلیے کہ شرع مین بھی رخصت ہے بخلاف ظروف طلائی اور نقرئی کے کہ شرعاً کھانا اوسمین حرام ہے جو ذکر کرنے طعام سے ہم فارغ ہوئے ہم اب بیچ ذکر پانی کے مشغول ہوتے ہین اما الماء فوقتہ العطش سواء کان علی الطعام او بعدہ لیکن پانی پینے کا وقت اوسکے پینے کا وجود پیاس صادق کا ہے کھانے پر ہو یا بعد اوسکے متصلاً اور متعلقات اسبحث کو بیچ فصل مشرب مین ہم ذکر کرتے ہین **مشرب** بیچ وقت پینے پانی کے جاننا چاہیے کہ وقت پینے پانی کا واسطے معتدل المزاج کے وہ ہے کہ بیچ غذا کے ہضم شروع ہوا ہو کما ینبغی یعنے ایک ساعت گذری ہو اور حاجت پینے پانی کی بعد غذا کے اسلیے ہے کہ بیچ اکثر غذاؤن کے ارضیت غالب ہوتی ہے اور واسطے ہضم کرنے کے اعتدال قوام کا لازم ہے پس پینا پانی کا ضرور ہے تو مستعد کرے غذا کو واسطے قبول کرنے فعل قوت ہاضمہ کو اسلیے کہ اسوقت مین اگر ساتھ طعام کے مائیت نہو بیچ معدے کے اغلب کہ غذا محترق ہو جیسے اجسام ارضی یا بس کہ بدون پانی کے بیچ دیگ کے ڈالین وہ جل جاتی ہین لیکن اگر غذا اسے مائیت والی ہو معتدل المزاج کو احتیاج پانی کی نہین ہے پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ پینا پانی کا درمیان طعام کے اور بعد اوسکے فوراً منہی ہے وجہ اسکی مشرب آیندہ مین آویگی لیکن یہ منع بیچ حق غیر محرور کے ہے اسلیے کہ اگر کسیکا معدہ گرم ہو اوسکو جائز ہے بلکہ واجب ہے کہ بوقت تناول غذا کے اور بعد اوسکے متصلاً پانی پیتا رہے اسلیے کہ اگر صبر کرے اور بیچ پیاس کے غذا محترق ہوتی ہے اگرچہ غذا رطوبت والی ہو اسلیے کہ مائیت طعام کی بیچ بجھانے حرارت معدہ کے اثر نہین رکھتی اور اسی طرح پانی غیر معتدل البرودت کہ قلیل البرد ہو باعتبار اوسکے بعید ہونے کے درجہ اعتدال سے تسکین مین اثر کم رکھتا ہے کما لا یخفی اور یہی جانین کہ بعض آدمی محروری معدہ کو خواہش کھانے کی ضعیف ہوتی ہے جب پانی سرد پیتے ہین بھوک قوی ہوتی ہے بالجملہ وقت پینے پانی کا موقوف اوپر حال مزاج کے ہے اور جو ظاہر ہوتا پیاس صادق کا وہین احتیاج طبیعت کی ہے اور منع کرنا اوس سے

باعث مضرت کا صاحب کتاب نے بطریق اطلاق کہا کہ فوقۃ العطش الی آخرہ نہایت یہ کہ مراد اس سے
نہ وہ ہے کہ متابعت اوپر ادنےٰ خواہش کے ضرور ہے بلکہ مقصود وہ ہے کہ جو پیاس کامل ہووے بیچ
کوئی حال کے اوسکو رد کرنا نہ چاہیے بشرطیکہ صادق ہو اور ساتھ اسکے نزدیک ہے پانی کے بیچ اوقات
منہی کے غیر محرور المزاج کو چاہیے کہ کم پیے اور بطریق امتصاص یعنے چوسنے کے پیے اور اگر
بدلے پانی برف کے شربت کمانیات یا قند کا پیے بہتر ہو اور فرق بیچ عطش صادق اور کاذب کے
علیحدہ مشرب مین کہا جاتا ہے **مشرب** بیچ اوقات منہیہ پینے پانی کے جاننا چاہیے کہ جملہ اوقات
مذکورہ سے ایک وہ ہے کہ درمیان کہانے کے یا بعد اوسکے فوراً پیے اور اوپر بیان ہوا
کہ ممنوع ہونا بعض لوگون سے خاص ہے یعنے آدمی سرد معدہ والے اور کثیر البلغم ہے دوسرا
کہ نہار او رناشتا پر پیے اور منع کرنا پینا پانی کا اسوقت مین اسلیے ہے کہ جو معدہ خالی ہے
پانی بدون حملت کے اپنی برودت پر باقی اعضاے رئیسہ مین پہونچتا ہے پس اگر دل مین
پہونچا خوف ہے کہ حرارت غریزی کو مار ڈالے اور دفعۃً قتل کرے اور اگر جگر مین پہونچا
خوف ہے کہ استسقا پیدا کرے اور بہی پینا پانی کا نہار اعصاب اور احشا اور آلات نفس کو
ضرر کرتا ہے اور جسقدر سرد زیادہ ہو مضر زیادہ ہے لیکن بیچ ہواے گرم کے اور ایام طاعون مین
اور خصوصاً صاحبان احشاے شدید الحرارۃ کو مجوز ہے واسطے رفع کرنے شر کثیر کے کہ ایسے
احوال مین ضرر کم کرتا ہے بلکہ نہین کرتا بسبب مقابلہ کرنے حرارت کے ساتھ اوسکے اسی سبب سے
پینا سرد ات کا مریض محرور کو نہار ضرر نہین کرتا ہے کما لا یخفے تیسرا وہ کہ پیچھے حرکت سخت
اور ریاضت تکلیف والی کے ہو اور منع کرنا اوسکا ان اوقات مین اسلیے ہے کہ پہونچنا پانی سرد کا
اعضا مین قبل اس سے کہ سردی اوسکی لوٹ جاوے موجب سردی اور مرنے حرارت
غریزی کا ہوتا ہے اور اس سبب سے ہے کہ جماع متعب باوجود گرم کرنے اعضا خشکی بہی لاتی ہے
بسبب استفراغ منی کے پینا سرد پانی کا بعد اوسکے نہایت مضر ہے اسلیے کہ جو اعضا گرم ہوتی ہین جلد جذب کرتی ہین
پس جسوقت خشکی بہی ساتہ گرمی کے مددگار ہو حاجت مرطب کی سخت ہوتی ہے پس
حدت قوی ہوتی ہے لا محالہ اور ساتہ اسکے بسبب ظاہر ہونے ضعف کے اعضا مین تاثیر پانی کی
بیچ ضعیف کرنے اعضا کے اور مارنے حرارت غریزی کے زیادہ ہوتی ہے اور ان تین سبب سے

سب سے حرکت جماعی قوی ترین مانع مین ہے چوتھا وہ کہ پیچھے حمام کے ہو اور وجہ منع کرنے کی وہ ہے
کہ حرکت مین کہی گئی پس جو بیچ اس دیار کی رائج ہے کہ حمام مین پانی سرد بدون خوف کے پیتے ہین
نہایت مذموم ہے خصوصاً کہ حمام خالی پیٹ پر ہو پانچوان وہ کہ پیچھے مسہل کے ہو اور وجہ منع کی
اس جگہ وہی جلد جذب کرنے اعضا کی ہے پانی کو بسبب واقع ہونے خشکی کے کہ اوپر حدوث رطوبات کے
داعی ہوتی ہے اور جو حرارت غریزی بسبب تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اثر پانی سرد کا اوس مین
قوی تر ہوتا ہے **انتباہ** تشرب پانی سرد کا ان اوقات مین رعشہ اور خدر اور ضعف
اور مانند اسکے پیدا کرتا ہے پس کنارہ کرنا اوس سے ضروری ہوتا ہے اور احیاناً اگر کوئی مضطر
طرف پینے پانی کے اوقات ممنوعہ مین چاہیے کہ تمضمض یعنے کلیان کرین اوس سے اور امتصاص کرے
یعنے چوسے تو شاید اس قدر سے پیاس رفع ہو اور اگر کفایت نہ کرے ضرور ہے کہ تھوری روٹی وغیرہ
جنس اغذیہ سے پہلے کہاوے بعد اوسکے پانی پیے تھوڑا تو بہ سبب ملنے اجزاے غذا کے
جلد نافذ ہوسکے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت کوئی وہ چیز پانی مین ملادین کہ جنس
غذا سے ہو پانی کو غلیظ کرتی ہے اور سرعت نفوذ سے باز رکھتی ہے اسلیے کہ پانی اپنی صرافت
پر باقی نہین رہتا اور استعمال ایسے پانی کا نسبت پانی صرف کے قلیل المضرت ہوتا ہے لماذکر
چھٹا وہ کہ پیچھے فواکہ رطب کے ہو اور وجہ منع کی واسطے پینے پانی سرد کے یا سوا اوسکے اسکے سابق
کہا ہے کہ جمع ہونا مائیت فواکہ اور پانی کی بسبب مختلف ہونے جنس مائیت کے اور تعدد
خاصیت کے لازم ہے فساد کو اور محدث اکالہ کا اور مانند اسکے ہے جیسے اورام اور قروح
خبیثہ اور اس سبب سے کہ بطیخ کثیر الرطوبت ہے اور سہل العفونت جمع کرنا پانی کا ساتھ
اوسکے ردی زیادہ ہو اور عام ہے کہ تربوز ہو یا غیر اوسکا یعنے تربوزہ ہو خواہ خربزہ پانی اوپر اوسکی
نچاہیے پینا جب تک کہ وہ بیچ معدے کے ہو لیکن پینا پانی کا قبل فواکہ کے اور تناول کرنا پانی
کا بعد فواکہ کے اگر بعد نفوذ کرنے پانی کے طرف جگر کے ہے قباحت نہین ہے ورنہ بیچ حکم تعقیب
پانی کے ہے۔ لان النہی ہو اجماعہما ای وجہ کان وقد حصل سا۔ ساتوان وہ کہ وقت خواب کے
یا بعد جاگنے کے خواب سے ہو اور عام ہے کہ پیچھے تشرب کے ہووے یا نہ اور بدستور وقت
رات کے احتراز پینے آب سرد سے لازم ہے اور وجہ منع کی یہ ہے کہ اکثر امراض دماغی کو

پیدا کرتا ہے لیکن یہ منع کلی نہین ہے اسلیے کہ اگر کوئی محرور ہو یا دن گرمی کے ہون یا کھانا آخر دن
مین یا رات کو کھایا ہو اوسکو پینا پانی کا رات کو قبل خواب کے ہو یا بعد اوسکے ضرر نہین کرتا لیکن
ساتھ اسکے احوط وہ ہے کہ جو رات کو پانی پیے اوسی لحظہ نہ سووے بلکہ تھوڑا بیٹھے اور بات کرے
یا مشی کرے بعد اسکے سووے اسلیے کہ بعض جگہ دیکھا گیا کہ جو پانی سرد پیکر فوراً سو رہے دماغ مین
فساد ہوا اور اسی طرح جسوقت خواب سے اوٹھے جبتک کہ حواس جمع ہون اور طبع اپنے حال پر نہ آوے
پانی نہ پینا چاہیے اگرچہ معدہ خالی ہو کھانے سے اور بعد سونے کے مطاوعت پیاس کاذب کی نکرنا چاہیے
اور نشان پیاس کاذب کا مانند اسکی کہ پیاس نشے والون کی کیا ہے عنقریب آتا ہے اور جو اطبا نے بیچ مقدمہ استعمال پانی منی کے
بیان کیا ہے اور ضرر اوسکا ظاہر کیا لازم نہین ہے کہ وہ ضرر سب جگہ فوراً ظاہر ہو اسلیے کہ بہت
اتفاق ہوتا ہے کہ بعد طول ایام کے ظاہر ہوتا ہے لہذا شیخ رئیس نے بیچ اس مبحث کے کہا کہ من لم
یضرہ فی الحال یضرہ علی طول الایام والامعان فی السن لیکن جو بعض جاہل بعید عقل اور
حکمت سے نقض کرتے ہین کہ ہم اکثر منہیات طبیبون کو کرتے ہین اور ضرر نہین پاتے
مردود ہے اسلیے کہ نظر اوس جاہل کی اوپر ضرر عاجل کے محصور ہوئی اور بصر اہل حکمت
کی اوپر ضرر آجل کے ہے بہت چیزین ہین کہ جوانی مین بسبب قوی ہونے طبیعت کے
ضرر اونکا ظاہر نہین ہوتا ہے بعض لوگون مین لیکن بیچ پیری اور ضعف کے ثمرہ
اوسکا ملتا ہے اکثر پس پرہیز کرنا اوس چیز سے کہ محققون نے منع کیا ہے واجب ہے
ساتھ اس امر کے کہ فقہ کی کتابون سے بھی ثابت ہوا ہے کہ جو کچھ بطور طب کے مضر ہے
اور ترک کرنا اوسکا مخالف شرع کے نہین ہے کرنا اوسکا شرع شریف مین بھی منع ہے
مشرب بیچ منع کرنے جمع درمیان دو پانی کے کہ مختلف ہون پوشیدہ نرہے کہ
اہل تجربہ نے منع کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ بیچ معدہ کے پانی چاہ کا اور پانی نہر کا جمع نکیا چاہیے کرنا لیکن
جب ایک معدہ سے گذر جاوے پینا اور پانی کا قباحت نہین رکھتا ہے اور قرشی نے شرح مین لکھا کہ ہمنے تجربہ سے
پایا ہے کہ بارہا جمع درمیان دو پانی مذکور کے محدث نفخ اور قراقر کا ہے آہ اور اوسی جگہ اوسنے لکھا ہے کہ شاید یہ عمل
بہ سبب مختلف ہونے اون دونون پانی کے ہو بیچ غلظ اور لطافت کے اور شک نہین ہے کہ پانی کوئین کا غلیظ ہے
اور پانی نہر کا لطیف اور جو علت فساد کی معلوم ہوئی حکم اوپر اجتماع اور عدم اجتماع اور پانیون کے بھی بعید اطلاع

او پر مائیت ہر ایک کے کر سکتے ہین حاصل یہ کہ گمان نہ کرین کہ منع کرنا اجتماع کا پانی کنوین اور نہر پہ محصور ہے نہ سوا انکے بلکہ بیچ پانی کنوئین اور پانی منہ کے اور اسی طرح بیچ پانی نہر اور پانی منہ کی بہی اجتماع ممنوع ہے نہایت وہ ہے کہ جو پانی نہر مین اور پانی منہ مین فرق کمتر ہے ضرر انکے اجتماع کا بہی کمتر ہوگا و رنہ از روے تحقیق کے جو پانی کنوین کا آپس مین بہت ہے کہ مختلف ہوتے ہین اجتماع اون مین بہی بیچ تجربہ کے باعث نفخ اور قراقر کا معلوم ہوا ہے اور حکم پانیون کا اور طریق اصلاح پانیون کا اور جو اس سے متعلق ہے بیچ بحث ماکول اور مشروب کے مفصل کہا گیا ہے لہذا اس مبحث مین کہ واسطے تدبیر ماکول اور مشروب کے مخصوص ہے تکرار اوسکی نہین کی **مشرب** بیچ بیان احکام پانی سرد اور گرم اور شیر گرم کے اور ذکر کرنا اسکا کہ واسطے کس مزاج کے کون پانی اصلح ہے جاننا چاہیے کہ صالح تر پانیون مین واسطے مزاج معتدل کے وہ ہے کہ شدت سردی مین معتدل ہو سردی اوسکی طبیعی ہو یا برف مین سرد کیا ہو اور تبرید پانی برف کی چاہیے کہ خارج سے ہو یعنے بسبب رکہنے باسن پانی کے اوپر برف کے اسلیے کہ ڈالنا برف کا پانی مین خوب نہین ہے لیکن جہان برف ردی ہو یعنے انجماد مادے اسکا فاسد سے حاصل ہوا ہو ظاہر ہے کہ ملنا اوسکا ساتہ پانی کے باعث اوسکے فساد کا ہوتا ہے لیکن جس جگہ کہ برف جید ہو ملنا اوسکا پانی سے بہی خوب نہین ہے اور اسی طرح پینا پانی برف گہلی ہوئی کا منع کیا ہے اس سبب سے کہ برف کی سردی اعصاب اور اعضاے تنفس کو اور احشا کو مضر ہے اور اگر کہین کہ علت ضرر اعضاے مذکور کی لامحالہ سردی ہے پس برودت برف کی پانی کی سردی سے کہ بالطبع بارد ہے کس سبب سے ممتاز ہوئی جواب اسکا یہ ہے کہ برف جب پگہلتی ہے غلاظ اوس مین رہجاتا ہے اور اس سبب سے توقف اوسکا اعضا مین زیادہ ہوتا ہے توقف پانی برف سے اور معلوم ہوا کہ فعل فاعل کا باعتبار زمانہ ملاقات اوسکے منفعل مین اثر نہین کرتا ہے اگرچہ فاعل ضعیف ہو اور ملاقات اوسکی منفعل سے طویل ہو فعل اوسکا بہ نسبت فعل فاعل قوی کے کہ ملاقات اوسکی اسقدر نہو البتہ قوی ہوتا ہے پس سردی برف کی بالعرض اگر کمتر ہے سردی پانی برف سے ضرر اوسکا زیادہ اوس سے زیادہ ہوگا کما مر **فائدہ** قید صلاحیت ما معتدل البرد کی ساتہ آدمی معتدل مزاج کے اس سبب سے کی گئی تو حکم محرورون کا اور مبرودون کا اس سے خارج ہوا اسلیے کہ محرور کبہی ہوتا ہے کہ قوی البرد سے

نفع پاتا ہے لیکن ساتھ اسکے افراط کثیر اوسمین کوئی حالت مین نجا ہیے اور تحمل قوی البرد کا مخصوص اوس شخص سے ہے کہ دموی مزاج ہو اور اگر کہین کہ تحمل دموی کا سردی پانی کو اور متضرر ہونا اوس سے ظاہر ہے کہ بسبب غلبہ حرارت کے ہے اور اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ صفراوی متحمل زیادہ ہو دموی سے اس کام مین اسلیے کہ حرارت صفراوی کی لامحالہ غالب زیادہ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ صفراوی اگرچہ حرارت بہت رکھتا ہے لیکن اس سبب سے کہ وہ اکثر نحیف اور قلیل اللحم ہوتا ہے متحمل اوسکی سردی کا کما ینبغی نہین ہوسکتا بخلاف دموی کے کہ اعضاے باطنی اوسکے بیت گوشت مین چھپے ہوتے ہین اس سبب سے ضرر لقود کرنے سردی سے متقرر نہین ہوتا ہے اور جو معلوم ہوا کہ معتدل البرد پانی معتدل المزاج کو مناسب ہے اور افراط برد کی محرور مین بھی ممنوع پس سرد پانی قلیل البرد موافق ہو اور زیادہ اوس سے مضر ہو مگر یہ ہوا سے گرم تر کے یا اور کوئی عارضہ کہ وہ ساقط الاعتبار ہے اور مراد قلیل البرد سے وہ ہے کہ برودت اوس کی متوسط ہو اور طبیعی ہو یعنے برف سے سرد نہ کیا ہو اور مراد متوسط سے کمتر سردی معتدل سے ہے اسلیے کہ برد بھی کئی درجہ رکھتا ہے اور اوسکے وسط حقیقی معروض کو معتدل کہتے ہین اور کمتر کو متوسط فی البرد اور قلیل البرد کہتے ہین اور اوس سے معلوم ہوا کہ احتیاج پانی سرد کی ہر فرد صحیح کو متحقق ہے اگرچہ مبرود ہو نہایت وہ ہے کہ قلت اور کثرت برد کی باعتبار مزاج کے مفوض ہوئی اور حاجت سرد پانی کے اسی لئے ہے کہ حاصل ہونا تسکین پیاس صادق کا بدون اسکے نہین ہوتا اور یہی بسبب جمع کرنے اعضا کے کہ برد کو لازم ہے معدے کو قوت دیتا ہے اور دل کو راحت پہونچاتا ہے اور انجرے کو دفع کرتا ہے یعنے اور ترطیب بہت دیتا ہے لہذا بیچ حدیث شریف کے تحریص واسطے پانی سرد کے واقع ہوئی ہے کہ و علیکم بالماء البائت یعنے لازم پکڑو تم پینا پانی شبینہ کو یعنے باسی اسلیے کہ وہ البتہ سرد زیادہ ہے غیر شبینہ سے اور یہ حکم اگرچہ مطلق ہے لیکن نزدیک تحقیق کے مخصوص ہے ساتھ اہل مکہ اور مدینہ کے ساتھ اوس شہر کے کہ ہوا اوسکی مانند ہوا سے اول ساکن شریفہ کے ہو اور غرض اس قول سے وہ ہے کہ بیچ بعضے شہرون کے کہ جاڑا وہان بافراط ہوتا ہے اور پانی باستثنی وہان کا مضر البدن ہوتا ہے اور استعمال نہین کر سکتے جاڑے کے دنون مین پس یہ حکم استحسانی بیچ حق اون آدمی کے مطلق نہین ہوگا بلکہ مفید ہوگا ساتھ ایک زمانے کے نہ دوسرے زمانے کے اور گذر چکا

کہ پینا پانی شدید البرد کا سہون کو روی ہے اور اگر ضرورت پڑے تو اوس شخص کو چاہیے کہ اوپر طعام سے کے بیچ وقت مجونہ الشرب کے پیے لیکن قبل اوسکے ہرگز نہ چاہیے پینا اور جو حقیقت پانی سرد کی اور منافع اور مضار اوسکے معلوم ہوئے کیفیت اثر پانی شیر گرم اور گرم کی بہی کہی جاوے جانیں کہ استعمال ایسے پانیون کا جائز نہیں ہے مگر اوپر طریق علاج کے اسلیے کہ جسوقت ارادہ قے کرنے کا ہو چاہیے کہ ادویہ مقیئہ بیچ پانی شیر گرم کے ڈالین اسلیے کہ پانی نیمگرم مقیی ہے مقیی کو مدد کریگا اور جسوقت غسل معدے کا اور اطلاق طبیعت کی مقصود ہو پانی گرم دین اسی سبب سے بعد حبوب اور سفوف مسہلہ کے تشرب اوسکا لازم جانا ہے اور اسی طرح بیچ تسکین پیاس کے نافع ہوتا ہے بسبب غسل کرنے پانی گرم کے اعضا کو مادہ لزج سے لیکن کثرت اوسکی نچاہیے کرنا اسلیے کہ کثرت شرب پانی گرم کا موہن معدہ کی ہے اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے سرد کیا ہو لامحالہ قلیل النفخ ہے اور محرور کو غیر ملائم اور اوسکے احکام بیچ بحث ماکول اور مشروب کے لکھے گئے **مشرب** بیچ پیاس صادق اور کاذب کے اور طور ملنے پانی کا اور جو چیز کہ اوس سے متعلق ہے جاننا چاہیے کہ پیاس سچی کہ صدق اوسکا نزدیک طبیبون کے متفق علیہ ہے وہ ہے کہ بسبب احتیاج بدن کے اور احتیاج اعضا کے ہو طرف رطوبت کے واسطے خلیفہ ہونے اوس چیز کے کہ تحلیل ہو گئی ہے رطوبات سے یا بواسطہ دور کرنے یبوست اور حرارت کے اور یا واسطے رقیق کرنے طعام ماکول کے اور جو اسکے سوا ہو جمہور اطبا اوسکو کاذب کہتے ہین اور قید جمہور کی اس سبب سے کی گئی کہ بعضے اس قسم سے نزدیک بعضے طبیبون کے بیچ پیاس صادق کے داخل ہے چنانچہ ہم بیان کرتے ہین جانین کہ پیاس جہوٹی کہ کذب اوسکا متفق علیہ اطبا کا ہے اور اطاعت اوسکی منہی عنہ ہے وہ ہے کہ غلط صالح غلیظ مانند بلغم شور کے یا خلط لزج شدید البیاض کے مانند بلغم جصی کے یا خلط شدید الیبس مانند سوداے احتراقی کے بیچ معدے کے جمع ہو پس طبیعت واسطے غسل اس مواد کے پانی کو طلب کرے اور خاصہ اسکا یہ ہے کہ پانی سرد کے پینے سے بڑہتی ہے اور جو پیاس پر صبر کرین یا سو رہین تسکین ظاہر ہوتی ہے بسبب تحلیل مادے معطشہ کے اور اسی قبیل سے ہے وہ پیاس کہ بعد طعام کے باوجود پینے پانی وافی کے نزدیک اشتغال طبیعت کے ہضم سے ظاہر ہوتی ہے اور پینا پانی کا عطش کاذب

مین نہایت مضر ہے اور دفع اوسکا استنشاق ہواے سرد سے اور پانی کی کلیون سے بہتر ہے
اور اگر موقوف ہو تھوڑا پانی کوزہ تنگ منہ سے دے سکتے ہین اور قید باوجود شرب پانی
وافی کے اس سبب سے کی گئی تو وہ پیاس کہ بعد طعام کے قبل پینے پانی کافی کے ظاہر ہوتی
اس سے خارج ہوا اس سبب سے کہ وہ صادق ہے اور اطاعت اوسکی مفید ہے لیکن
جو مختلف فیہ ہے یعنے نزدیک بعضے کے کاذب ہے اور نزدیک بعضی کے عطش صادق
عطش سکاری اور مخمورون کی ہے کہ اکثر رات کو ہوتی ہے اور بیچ نوم کے بسبب اجتماع
حرارت کے باطن مین شیخ رئیس اوپر قول اول کے ہے لہذا کہا ہے کہ ربما وقع العطش الکاذب
فی اللیل کما یعرض للسکاری والمخمورین صار جدا اور قرشی اوپر قول ثانی کے ہے لہذا اس مقام مین
کہا ہے کہ یشبہ ان یکون عطش السکران والمخمورین لیس بکاذب لانہ حادث عن تسخین الشراب
للمعدۃ وانما ینبغی ان یسمی کاذبا اذا کان عن بلغم لزج او غلیظ او مالح واذا کان شرب السکران او المخمور
لاجل حرارۃ المعدۃ بسبب تسخین الشراب لہا فلیس فی ذلک الشرب عندی بمذموم لانہ یسکن تلک الحرارۃ
ولطفیها **فائدہ** وہ پیاس کہ تناول برف سے ظاہر ہوتی ہے بھی مختلف فیہ ہے بیچ اطلاق
کذب کے اور صدق کے اوسپر جس شخص نے سبب اوسکی تعطیش کا یہ کہا کہ وہ برف اگرچہ
بالفعل سرد ہے لیکن بالقوہ گرم ہے اسلیے کہ وہ مرکب ہے اجزاے دخانیہ سے اور بعد پہونچنے
کے بدن مین برودت اوسکی حرارت بدن سے دور ہوتی ہے اور گرمی اوسکی اثر کرتی ہے
نزدیک اوسکے یہ پیاس صادق ہے لیکن جس شخص نے سبب اوسکی پیاس لگانی کا یہ کہا
کہ وہ برف مکثف بلغم اور رطوبات معدے کا ہے نزدیک اوسکے یہ پیاس کاذب ہے اور اسی
طرح وہ پیاس کہ تناول کرنے اغذیہ غلیظہ لزج سے مانند مچھلی تازہ ہی اور ہریسہ اور
کلہ پاے کے اور مانند اونکے حادث ہوتی ہے اگر سبب حدوث پیاس کا اوس سے چپکنا
اوسکا بیچ ماساریقا کی اور منع کرنا اوسکا نفوذ پانی کو ہے بیچ جگر کے لامحالہ صادق ہے بسبب
محتاج ہونے اعضا کے طرف پانی کے اور اگر علت حدوث عطش کی محتاج ہونا طبیعت کا
ہے طرف پانی کے واسطے کہ غذاے لزج کو معدے سے اونکالے لطیف اور رقیق کرکے
وہ بیچ حکم عطش کاذب کے ہے نزدیک بعض لوگون کے اور بعض لوگ اسکو بھی عطش صادق

مین شمار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو طبیعت واسطے تقطیع مادے لزج کے حرارت کو طرف
معدے کے متوجہ کرتی ہے بالضرور پیاس ظاہر ہوتی ہے اور جو پیاس کہ گرمی معدے سے
ہو شک نہین ہے کہ صادق ہے نہ کاذب بالجملہ تدبیر عطش کی کہ تناول کرنے اغذیہ مغلظہ سے
ہوتی ہے مانند تدبیر عطش کاذب کے ہے بیچ تقطیع اور تلطیف کے لیکن پینا پانی کا بہت
ہوتا ہے کہ تکرار استعمال سے اس پیاس کو دور کرتا ہے بخلاف اوس پیاس کے کہ بلغم شور اور
لزج سے ہوتی ہے کہ پینا پانی کا زیادہ کرنے والا پیاس مذکور کا ہوتا ہے بسبب تقویت
سبب کے **انتباہ** شارب کو چاہیے کہ پانی بتدریج پیوے اور ایک دم مین نہ کھینچے
اور کبھی وقفہ درمیان پینے کے کرتا رہے اور نزدیک وقفہ دوسرے کے اور دم مارنے
کے باسن کو کنارہ کرے تو بخار دم کا اوس مین نہ پہونچے کہ ضرر کرتا ہے اور یہی اوس طرح
پینے سے کہ بیچ عوام کے رائج ہے کہ منھ اوٹھا کر پانی دور سے ڈالتے ہین پرہیز کرے
کہ کبھی کھانسی مفرط لاتا ہے بسبب واقع ہونے تھوڑے پانی کے بیچ قصبہ ریہ کے
اور شاید کہ آفات اور بھی لاوے اور بہتر وہ ہے کہ باسن پینے کا کھلا ہو تو سب چیزین
اوس مین نظر آوین اور سفید ہو تو واقع ہونے ہر ادنے چیز سے خبر ہو جاوے اور شکل
اوسکی ایسی ہو کہ پانی اوسمین کمتر سماوے اور دیکھنے مین زیادہ معلوم ہو تو نفس کو اس
شکل سے سیری حاصل ہوا اور بیچ پینے کے کم ہوا اور باسن جسقدر لطیف ہو بہتر ہے
اور جانتے ہین کہ پینا رصاص اور قلعی کے باسن مین مسکن پیاس کا ہے جلدی سے اور ہمیشہ
پینا تانبے کے باسن مین محدث جذام کو کہا ہے لیکن اغلب یہ ہے کہ یہ حکم اوپر تقدیر
صدق کے مخصوص ہو اوس باسن سے کہ قلعی دار نہو اور پینا بیچ باسن سونے یا چاندی کے
اگرچہ مقوی دل کا ہے اور ضعف اور خفقان کو مفید ہے لیکن جہانتک ممکن ہو بچا چاہیے
استعمال کرنا کہ بیچ حدیث شریف کے ممانعت بتہدید سے آئی ہے اور احکام باسن سونے
اور چاندی کے اور مانند انکے جو بیچ مبحث ماکول اور مشروب کے ہمنے مفصل کہا ہے
یہان نہین ذکر کیا **تنبیہ** اگر کوئی شخص کو صبر کرنا اوپر پیاس کے ممکن نہو صحت مین یا مرض مین
چاہیے کہ بعد پینے بہت پانی کے اور پر ہونے معدے کے اوس سے قے کرے تو آفت

کثرت شرب سے محفوظ رہے **فائدہ** طریقہ اطبا کا ہے کہ ساتھ تدبیر پانی کے تدبیر شرب شراب کی
یعنے خمر کی بھی بیان کرتے ہیں کما لا یخفی اور یہ فقرہ منظر اسکے کہ وہ قطعی التحریم اور نجس العین ہے
اور شارب اوسکا مورد لعنت کا بیشک ہے پیچھے اوسکے ذکر کے نہیں پڑا چاہیے اوسکے
احکام مثلث کا بیان کیا اسلیے کہ منافع اسکے قریب منافع خمر کے ہیں جیسا کہ بیان ہوتا ہے اور
نزدیک امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اور نزدیک امام ابی یوسف رح کے حلال ہے اور ایک
روایت میں نزدیک امام محمد رح کے بھی جیسے ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں ہیں ہے اور جو حلال ہونا
مثلث کا مشروط بشرائط ہے ذکر اوسکے شرائط کا لازم جانا ہے تو شارب اون سے غافل نہو
پوشیدہ نرہے کہ شرب مثلث کا چاہیے کہ بہ نیت تقویت اور تداوی کے اور قیام عبادت کی ہو اور از
قدر نہ پیے کہ حد سکر محرم کو پہونچاوے اور سکر محرم وہ ہے کہ ہذیان کرے پس اگر بقصد لہو کے پیے
اور ہذیان کو پہونچاوے حرام متفق علیہ ہے لہذا جو عوام کو کنارا کرنا ان امور سے دشوار تھا امام محمد علیہ الرحمۃ نے
تحریم سب مسکرات کا حکم دیا ہے اور علمای زمانہ نے بھی فتوی اسی پر دیا بالجملہ جو نزدیک شیخین کے حلال ہے اگر کوئی شخص بطور دوا
کی تشرب اوسکا کرے برعایت شرائط کے اغلب کہ ماخوذ نہو لان العمل بروایۃ الثقاۃ لیس مما یواخذ علیہ عاملہا
اور اس سبب سے کہ بیچ ماہیت مثلث کی اطبا کو اختلاف تھا ظاہر کرنا اوسکا بھی لازم آیا تو پوشیدہ نہو کہ درمیان اختلاف
علما کا بیچ حلت اور حرمت کی کون مثلث ہے جان تو کہ نزدیک تمام فقہا کی اور اکثر اطبا کی مثلث وہ ہے کہ شیرہ انگور
پختہ کو بدون اسکے کہ پانی اوس میں ڈالیں جوش کریں یہان تک کہ دو حصہ جل جاوے اور ایک حصہ رہے پس محتاج ہیں
کہ اوسکو اسیطرح اوتار کر رکھیں یا تھوڑا پانی اوس میں ڈالکر ایک جوش دیکر رکھیں اور اس شیرہ میں جب تک
سکر نہ آیا ہو متفق علیہ حلال ہے اور بعد تولد سکر کی مختلف فیہ ہے جیسا کہ کہا گیا بحر الجواہر میں لکہا کہ محمد بن محمود آملی نے بیچ شرح
کلیات ایلاقی کی لکہا کہ مثلث طبی وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور کا اور ایک حصہ پانی اسمیں ملاکر جوش کریں یہانتک
کہ ایک حصہ جاتا رہے اور دو حصہ رہیں اور طعن اوپر اطبا کے کیا ہے کہ یہ لوگ غلطی میں پڑے ہیں کہ مثلث طبی کو مثلث
فقہی سے اشتباہ نہیں کیا ہے اور حقیقتاً انکی غلطی کا اشتراک لفظی ہے ورنہ وہ مثلث فقہ میں مشہور ہے نزدیک محققین
اطبا کی اوسکو ولیس اور رب عنب کہتے ہیں نہ مثلث یہانتک منتہی ہوا کلام صاحب بحر الجواہر کا بالجملہ جو لکہا گیا خلاف
حلت اور حرمت میں مخصوص اوس مثلث سے ہے کہ مطابق فقہ کی ہو اور جو محمد بن محمود آملی نے لکہا اس حکم سے خارج ہے
اور اہل شرع اوسکو جمہوری کہتے ہیں چنانچہ فتاوی عالمگیری میں تصریح کی ہے اور حکم اس مثلث کا کہ مسمے بہ جمہوری ہے

اور شیخ رئیس نے قانون مین اوسکو شراب مغسول لکہا ہے اون اطلاق لفظ مثلث کی اگرچہ بیچ حرمت کے
خمر اور طلا اور دونون تقیتع سے کم ہے لیکن بہرکیف مثلث فقہی سے زیادہ ہے اور جو بیان تفصیلی
منصب اس کتاب کا نہ تہا البتہ جو ضروری الذکر تہا اوسی پر اقتصار کیا اب معلوم کرین کہ منافع
مثلث فقہی کی قریب منافع خمر کی ہین اور بیچ تولید خون صالح اور تقویت ہضم کی اور تقویت باہ کے
مفید اور صاحب جذری اور حصبہ کو بالخاصیت نافع اور ذات الجنب اور ذات الصدر کو سودمند لیکن کثرت اوسکی
محرورون کو ضرر کرتی ہے اصلاح اوسکی اس امر مین ملانا اوسکا ساتہ پانی کے یا گلاب یا عرق بید مشک کے دو ساعت
قبل پینے کے اور جاننا چاہیے کہ یہ سب منافع مثلث کے کہ کہے گئے اگرچہ مخصوص اوس سے
نہین ہے کہ وہ جوش مین آوے اور سکر اوس مین پیدا ہو لیکن شک نہین ہے کہ بعد حصول سکر کے
اوسکی ذات مین اثر اوسکا قوی ہوتا ہے اور اوپر گذر چکا کہ پینا مسکرات کا اوس قدر کہ سکر لاوے
باوجود کہ منہی عنہ شرعی ہے نزدیک اطبا کے بہی شدید المنع ہے لان ما اسکر یکدر الروح والحواس و یظلم العقل
و یخرب البدن اذا افرط فیہ بل یہلک لیکن مثلث ثانی یعنے جمہوری حکم اوسکا بیچ منافع مرقومہ کے
برابر خمر کے ہے ساتہ کچہ زیادتی کے یعنے عدم ضرر مین پوشیدہ تر ہے کہ جیسا پینا پانی کا نہار
اور پیچہے حرکت کے اور جماع اور مسہل اور استحمام کے اور پیچہے تناول کرنے فواکہ کے خصوصا
اوپر طبیخ کے منہی ہے پینا شراب کا یعنے خمر کا بہی ان اوقات مین ممنوع ہے نزدیک اطبا کے
اور پینا شراب مغسول کا بدستور بخلاف مثلث فقہی کہ پینا اوسکا بسبب غلظ قوام کے کہ سرعت نفوذ کو
اور تنفیذ اور تبخیر کو مانع ہے شدید المنع نہین ہے اور نہار ہرگز مضر نہین ہے اسی طرح اوپر فواکہ کے

انتباہ جو منصب طبیب کا مشغول ہوتا ہے بیچ علاج ہر مرض کے اور تدارک ہر عارضہ کے
بناء علیہ تہوڑی تدبیرین اون عوارض کی کہ بسبب پینے شراب کے ظاہر ہوتی ہین لکہی جاتی ہین
تدبیر لذع کی کہ بعد پینے کے ظاہر ہوتی ہے معلوم کرین کہ جسوقت کسی شخص کو بعد پینے شراب کے
بیچ مری اور فم معدہ کے لذع ہووے چاہیے کہ انار مز یعنے ترش اور شیرین کو مص کرے
تو لذع صفرا کی موقوف ہووے اور انار مز اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ شیرین احتمال
مستحیل ہونے کا طرف صفرا کے رکہتا ہے اور ترش بسبب قوت حموضت کے موجب
لذع کا ہوتا ہے اور معدہ کو بہی ضرر کرتا ہے اسلیے کہ معدہ عصبی ہے اور فائدہ مص کرنیکا

یہ ہے کہ مرور اوسکا فم معدہ سے بتدریج ہو اور اگر تھوڑا گلاب ملاوین بہتر ہے تو معدے کو خوب قوت دے اور لائق یہ ہے کہ تھوڑے سے دانے انار مز کے بھی چبا کر نگل جائیں کہ تقویت معدے کی مدد کرے گا لیکن کثرت اوسکے نگلنے کی بچنا ہیے کہ ریح اور نفخ پیدا نہ کرے اور یہی چاہیے کہ صبح اوسدن کے شربت افسنتین کا ساتھ پانی سرد کے پین مص کر کے اور تھوڑی غذا بھی مناسب کھاوین بعد اسکے استحمام کرین نفع شربت افسنتین کا تقویت معدہ اور اوٹھانا بھونک کا ہے اسلیے کہ وقت مستحیل ہونے شراب کے ساتھ صفرا کے بھونک ساقط ہوتی ہے اور فائدہ ملانا پانی سرد کا تعدیل حرارت شربت افسنتین کا اور بجھانا سوزش کا اور تقویت فم معدہ کی ہے اور فائدہ پینا اوسکا مص کر کے بیچ تناول کرنے انار کے گذرا ہے اور غرض تغذیہ سے توڑنا تیزی صفرا کی ہے اور تقلیل اوس مین لازم خصوصا کہ بعد اوسکے ارادہ استحمام کا ہو اور بہتر ین تغذیہ کا اس امر مین مزورہ انار کا ہے کہ نعناع سے اوسکو خوشبو کیا ہو اور مقصود استحمام سے تلیین اور تسکین دماغ کی ہے اور تحصیل کرنا اوس چیز کا کہ شراب سے مستحیل ہوئی اور تقدیم اغتذا ے قلیل کا اسی سبب سے لازم ہے کہ حمام خلو معدے مین موجب گرنے صفرا کا معدے مین اور حمام اوپر آسودہ ہونے کے باعث سدہ کا ہے فائدہ حمام اوس تقدیر پر جائز ہے کہ تعلق صفرا ے مستحیلہ شرابی سے خوف تپ کا نہو ورنہ مضر ہے اور آثار خوف تپ کے کسل سے اور مانند اسکے کہ تقدم حمی کو لازم ہے پوشیدہ نہین ہے اور قرشی نے لکھا کہ شربت ورد لیموی نافع تر ہے شربت افسنتین سے بیچ تقویت اور اشتہا کے اور شربت لیموی جگر اور سفر جلی اور سکنجبین سفر جلی بدستور ہے اور اسی طرح شربت اسکا ساتھ شربت لیمو کے یا سکنجبین کے لیکن چاہیے کہ یہ اشربہ قوی الحموضت نہون لما مر اور وجہ فضیلت ان اشربہ کی اوپر شربت افسنتین کے وہ ہے کہ شربت مذکور گرم اور خشک ہے اور اس سبب سے ہو سکتا ہے کہ معین اور مددگار طبیعت شراب مستحیلہ بصفرا کا ہو اور یہی جو شیرین ہے وقت ورود کے معدے کثیر الصفرا پر اغلب کہ مستحیل بصفرا ہو بخلاف ان اشربہ حامضہ کہ ضرر سے صفرا کے معرا ہین اور نافع مطلق ہین اور گلاب پانی سے بہتر ہے کہ بسبب قبض اور عطریت کے معدے کو قوت تمام دیتا ہے تدبیر امتلاے شراب کی جسوقت شراب کثیر المقدار کوئی شخص کھاوے

صواب یہ ہے کہ قے کرے اگر آوے فہو المراد ورنہ بہت پانی پیے اکیلا یا ساتھ ماء العسل کے
اور قے کرے اور بعد اوسکے استحمام کرے تو بقیہ فضول شراب کا تحلیل ہو جاوے بعد اوسکے
بدن کو تمریخ کرے روغن گشنیز سے تو بدن کو نرم کرے اور تکالیف لذع کی دفع کرے اور
نوم میں کوشش کرے تو طبیعت آرام پاوے اور کلال دور ہو **فائدہ** جانیں کہ پانی
نیمگرم بیچ اکثر امزجہ کے آسانی اوپر قے کے کرتا ہے اسلیے کہ وہ مقی ہے لیکن جانیں کہ
بیچ بعض آدمیوں کے پانی سرد بھی موجب سہولت قے کے ہوتا ہے اور یہ وہ آدمی ہیں
کہ معدہ انکا خو ہوتا ہے اور اخلاط اونکے رقیق ہوں پس پانی سرد بسبب بعد اکرنے
تکاثف کے بیچ معدے کے مستعد کرتا ہے اوسکو اوپر دفع کے بواسطہ سہولت اجتماع اجزا کے
اور بسبب تغلیظ کے موجود کرتا ہے اونکو اوپر دفع ہونے کے تدبیر اصحاء سکران کی
جسوقت بیہوشی سکر کی غالب ہو جلد تدبیر ہوشیاری کی کریں اس طرح پر کہ سرد پانی
اور سرکہ کئی مرتبے متواتر پلاویں یا پانی منقل اور رائب ترش کو اور صندل اور کافور سونگھاویں
اور مبردات را دعہ مانند روغن گل کے ساتھ سرکے خمر کے اوپر سر کے ملیں کہ بہت فائدہ کرتا ہی **فائدہ** اگر
شراب معدے میں باقی ہو چاہیے کہ پہلے قے کراویں تو سبب سکر کا دور ہو جاوے بعد اوسکے علاج سکر میں مشغول ہوں اور
اس حالت میں چاہیے کہ واسطے قے کے پانی سرد پلاویں تو باوجود افراغ کے بخار کو ردع اور صعود کرنے کو منع کرے
اور اگر معدہ خالی ہو شراب سے ہرگز قے نہ کراویں کہ تحریک معدے کی کہ شراب سے خالی ہو سوای صعود کرانے ابخرون کے
اور کچھ فائدہ نہیں ہے پس اس صورت میں اوپر عادت کے فقط قناعت کریں اور نشان ہونا شراب کا
معدہ میں قرب زمانہ تنہی سے اور اوپر ہونے معدہ کے اور مانند اسکے پوشیدہ نہیں ہی **انتباہ** جسوقت کوئی شخص
محتاج بعلاج ہو معلوم ہوا اور طاقت تحمل کی نہیں رکھتا ہو ضرور ہے کہ اسکا رشد یدی ہو اور سکوت کر کے معالجہ کیا چاہیے
اور جو چیز اس کام میں آتی ہے وہ ہے کہ شلجم کو شراب میں ڈالکر دیویں یا ساہترج کہ جسے بد لقاح ہی اور افیون
اور تیج ہر ایک آدہا درم اور جوز بوا اور مشک اور عود خام ہر ایک ایک قیراط اسکو کوٹ کر آپس میں ملا کر بقدر حاجت
کو اس سے شراب میں ملا کر کھلاویں یا بیج اسود اور قشور بیروج کو پانی میں جوش کریں یہانتک کہ سرخ ہو اور ساتھ
شراب کے ملا کر دیویں تدبیر خمار کی جاننا چاہیے کہ خمار عبارت ہی اس سے کہ شراب ہضم نہو اور فضلہ اوسکا بیچ معدے کے
رہے اور بخار اوسکا طرف دماغ کے آوے پس اگر ساتھ اس فضلے کے رطوبت ملی ہو احداث کرتی ہے صداع کو اور

نقل کو سر بین اور اگر صفرا مائل تہوع اور قے پیدا کرتا ہو اور ازالہ خمار کا قے اور اسہال سے کر سکتے ہین
اور واسطے قے کے سکنجبین نہ بیچ طبیخ شبت کے ڈالکر دیوین اور مکرر قے کراوین تو معدہ پاک ہو اور واسطے
اسہال کے جو کچھ جامع ہو بیچ تنقیہ بلغم اور صفرا کے دیا چاہیے ساتھ رعایت مزاج کے مثلاً محرور کو ساتھ
پانی انار بین کے ساتھ تھوڑی سقمونیا کے دیوین اور مبرود کو ایا رج فیقرا و سقمونیا دیوین اور اگر قے
اور اسہال فائدہ نہ کرے اور فضلہ معدے سے نہ نکلے بلکہ بہ سبب تحریک کے تہوع اور قے
زیادہ ہو چاہیے کہ تھوڑا طعام ملائم کھلاوین اور جب ایک ساعت گذرے قے کراوین تو فضلہ شراب کا
طعام مین ملکر دفع ہووے بعد اسکے معدے کو تقویت دیوین ساتھ اشربہ مقویہ کے کہ وہ حرارت کو
بجھاوین اور بخار کو قطع کرین مانند شربت انار اور سیب اور بہی اور غورہ کے اور مانند انکے اور چاہیے
کہ یہ شربت ساتھ سرد پانی کے ملاکر کام مین لاوین تو سریع النفع ہو اور بہترین چیزون مین بیچ اس باب کے
وہ فقاع ہے کہ کشک جو سے اور تھوڑے سنبل الطیب سے بنایا ہو اور اگر تھوڑا پانی غورہ کا یا پانی
لیموں کا اور تھوڑا نمک اس فقاع مین ملاوین نہایت بہتر ہے اور تدارک صداع کا پاشویہ سے اور
ملنے قدمون سے اور تقویت سر کی ساتھ تمریخ اونکے مناسبہ کے کرسکتے ہین جیسا کہ صداع خماری مین
مذکور ہے **الفصل الثانی فی الریاضۃ والدلک** فصل دوسری ثابت ہے بیچ بیان
ریاضت اور دلک کے اما الریاضۃ فہی حرکۃ ارادیۃ تضطر الی النفس العظیم لیکن ریاضت پس وہ نزدیک
اطبا کی حرکت ارادی ہے کہ مضطر کرتی اوس آدمی کو طرف نفس عظیم کے اور شیخ رئیس نے بیچ قانون کے
اس تعریف مین لواتر نفس کو زیادہ کیا اور زیادہ کرنا چاہیے تھا اسلیے عظم النفس کا بدون
تواتر کے بحد ریاضت نہین پہونچتا ہے **انتباہ** جو تعریف ریاضت کی گئی ہے مخصوص اوس ریاضت
سے ہے کہ عام ہو اور اثر اوسکا تمام بدن مین سرایت کرے ورنہ بیچ تب اس قوم کے
جو حرکت کہ مفید اور ارادی ہو یا عرض بدنی ہو یا نفسی ہو اوس کو ریاضت کہا ہے قطع نظر اس سے
کہ تنفس عظیم اوس سے ہو یا نہ ہو اور اقسام حرکت کے بیچ بحث نبض کے جو مذکور ہوے ہین اس جگہ
ہونے بہ سبب خوف اطالت کے بیان نہین کیا **نکتہ** اکثر مذہب اطبا کا یہ ہے کہ بیچ تعریف اشیا کے
حد حقیقی کے ذکر کرنے سے متعرض نہین ہوتے تو حد جامع اور مانع ہو بلکہ بطریق کچھ بیان کے
تعریف کرتے ہین اور حد ریاضت کی اسی قبیل سے ہے اور غرض اس سخن سے وہ ہے

الفصل الثانی فی الریاضۃ والدلک

کہ جو رد یہ عزیز بدن کا معلوم ہوا مجال لانے شکوک کی اوپر ان حدود کے رہی اور منع اوجمیع کو ان تعاریف مین تحقیق نہیں ہے **فائدہ** بیچ بیان ضروری ہونے ریاضت کے اور لازم ہونے احتیاج کے اوس سے پوشیدہ نہ ہے کہ جو چیز کھائی جاتی ہے شک نہین ہے کہ وہ ماکول بالکل جزو بدن کا نہین ہوتا بلکہ ہر ہضم مین تھوڑا اوس سے باقی رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ لقیہ کہ ہر ہضم سے حاصل ہوتا ہی اگر نہ نکالا جاوے اور تحلیل نہو اور ویسا بنا رہے زمانے طویل مین فساد لاوے گا جمع ہو کر اسلیے کہ عفن ہوگا امراض عفنی پیدا کرے گا اور اگر کثیر المقدار ہوگا اور امراض امتلائی پیدا کرے گا اور اگر قوی الکیفیت ہوگا سوء مزاج پیدا کرے گا اور اگر کوئی عضو پر گرے گا ورم پیدا کرے گا اور بخار اوسکا جوہر روح کو فاسد کرے گا پس احتیاج طرف ایسے امر کے کہ اوسکے اجتماع کو منع کرے واجب ہوتی ہے وہ ریاضت ہے اسلیے کہ اگرچہ طبیعت باذن اپنے خالق کے ہمیشہ درپے دفع فضلات کے ہے لیکن بدون مدد حرکت کے کفایت نہین کرتی ہے لیکن تنقیہ مسہلات سے اور مقیات سے خصوصًا تھوڑی تھوڑی مدت مین موہن قوے کا اور مضعف اعضاے رئیس کا ہے اس سبب سے کہ اودیہ قویہ کہ مواد کو نہایت اعضا سے جذب کرین اور نکالین اغلب کہ بدون سمیت کے نہین ہوتی ہین اور ساتھ اسکے خلط صالح کو بھی بہ تبعیت فاسد کے نکالتی ہین لہذا بقراط نے کہا ہے کہ الدواء یبقی دبلی آور یہی سبب ہوتا ہے کہ مادہ غیر مقصود نکلتا ہے اور ریاپیچ دینے دوا کے کوئی خطا ہوا اور اس سبب سے شریرہ جاوے اسی سبب سے افلاطون نے لکھا کہ شرب الدواء کسہم یرمی فی الظلمۃ فربما یخطی وربما یصیب اور جو حقیقت عمل طبیعت کی اور عمل دوا کی معلوم ہوئی یقین ہوا کہ بیچ منع کرنے اجتماع فضلہ لقیہ مذکورہ کے ریاضت سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اسلیے کہ محلل فضول ہے بدون تکلیف کے اور معین طبیعت ہے موافق مدعی کے لہذا شیخ رئیس کہتا ہے کہ الموفق لاستعمالہا علے جہۃ اعتدالہا فی واقتہا یغنا وعن کل علاج اور اوسی نے کہا کہ تارک ریاضت کا سبب ہوتا ہے کہ دق مین پڑتا ہے اور قرشی نے لکھا کہ یہان دق سے نحافت مراد ہے اور وجہ وقوع نحافت کی یہ ہے کہ ترک ریاضت سے قوی ضعیف ہوتے ہین بسبب محفوف ہونے اعضا کے رطوبات سے کہ مانع جذب غذا کے

جو شخص کہ تو فیق ریاضت کی واسطے استعمال اوسکے طریق اعتدال پر اوسکے وقت مین نہ پاوے مستغنی ہو جاوے ہر علاج سے ۔ ۱۲

اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ریاضت حرارت غریزی کو قوی کرتی ہے اور فضلات کو تحلیل کرتی ہے۔ ۱۲

ہوتے ہیں کما ذکر فی المشائخ اور جو بعض لوگون نے کہا ہے کہ شراب قائم مقام ریاضت کی ہو سکتی ہے اور اسی طرح حمام اسلیے کہ یہ دونون محلل ہین معقول نہین ہے اسلیے کہ شراب بسبب ترطیب کے اعضا کو مسترخی کرتی ہے اور حمام باطن کو سرد کرتا ہے اور ظاہر کو گرم پس کوئی ان دونون سے برابری ریاضت کی نہین کر سکتے ہین کما لا یخفے اور منافع ریاضت کی سبت ہین تھوڑے اون سے مولف نے کیے ہین والریاضۃ تدفع الامراض المادیۃ وتنعش الحرارۃ الغریزیۃ وتصلب المفاصل وتحلل الفضلات توسیع المسام یعنے ریاضت دفع کرتی ہے امراض مادی کو اور روشن کرتی ہے حرارت غریزی کو اور سخت کرتی ہے مفاصل کو اور تحلیل کرتی ہے فضلات کو اور وسیع کرتی ہے مسام کو بالجملہ منافع ریاضت کے کہ مذکور ہوتے ہین حصول اونکا مشروط اس سے ہے کہ اور تدابیر بالکل موافق اور باصواب ہون ورنہ ظاہر ہے کہ جو ایک جانب سے اصلاح کیجاوے اور دوسری جانب سے افساد منفعت اوسکی ظاہر نہو گی کما لا یخفے نکتہ یہ کہ بیچ قول بقراط کے واقع ہوا اگرچہ بیچ نسخون صحیحہ قانون کے ساتھ یا اور لام کے ہے بمعنی بلا مین ڈالتی ہے لیکن بعض نسخون مین ساتھ نون اور کاف کی بھی نظر مین آیا ہے بمعنی حرج کرتی ہے اور تکلیف پہونچاتی ہے اور جو ریاضت دو طرح کی ہے مولف کہتا ہے کہ وتنقسم الریاضۃ الی ما یعم الجسد والی ما یختص بعض الاعضاء دون البعض اور منقسم ہوتی ہے ریاضت طرف اوس چیز کے کہ تمام بدن کو عام ہو اور طرف اوس چیز کی کہ خاص ہو ایک عضو کو سوا دوسرے کے اما العامۃ فھی المصارعۃ لیکن ریاضت عامہ کہ اثر اوسکا تمام بدن مین برابر ہو پس وہ کشتی کرنا ہے والعدو اور دوڑنا ہے والرکض اور گھوڑا دوڑانا ہے والمشی بالسرعۃ اور زیادہ پا چلنا ہے آہستگی سے اسلیے کہ بیچ اس مشی کے اثر حرکت کا تمام بدن مین برابر ہوتا ہے بدون اسکی کہ بعض اعضا مین اثر تحلیل کا زیادہ کرے بخلاف مشی سریع کے کہ وہ اوسکی خاصہ سے ہے اور ریاضت عامہ کو ریاضت کلی بھی کہتے ہین واما الخاصۃ لیکن ریاضت خاصہ کہ اثر اوسکا مخصوص ایک عضو سے ہے اس ریاضت کا اگرچہ خود اثر عام ہو لیکن شدت اوسکے ظہور کی بعض سے خاص ہو فمنہا القراۃ بصوت عال پس بعض ریاضت خاصہ سے قراءت ہے آواز بلند سے فانہا توجب تنقیۃ الراس من الفضول واعتدادہ لقبول الغذاء پس تحقیق کہ قراءت جہر یعنے چلا کر پڑھنا واجب کرتا ہے تنقیہ سر کو فضلات سے اور واجب کرتا ہے مستعد ہونے کو

واسطے قبول کرنے غذا کے لیکن قراءت خفی داخل ریاضت معتدبہ مین نہین ہے از روی قراوت کی ومنہا فتح الحجر اور بعض اوس سے اوٹھانا بھاری پتھر کا ہے بطور ریاضت کی ونزع القسی الصلبۃ اور کھینچنا سخت کمان کا ہے والّلعب بالکرۃ والصولجان اور بازی کرنا کرہ اور چوگان سے فانہا ینقی الیدین والعنق والصدر والکتفین والظہر پس تحقیق کہ یہ عمل پاک کرتے ہین دونو ہاتہ کو اور گردن کو اور سینہ کو اور دونو شانہ کو اور پشت کو ومنہا المشی السریع اور بعضے اوس ریاضت سے پیادہ پا جلد چلنا ہے فانہ ینقی الالیتین والفخذین والساقین والقدمین پس تحقیق کہ مشی سریع پاک کرتی ہے دونو چوتڑ اور دونو ران اور دونو ساق یعنے پنڈلی اور دونو قدم کو اور گذر چکا ہے کہ اگرچہ اثر مشی مذکور کا بالکل بدن کو پہونچتا ہے لامحالہ لیکن تاثیر تام اوسکی مخصوص اعضاے مذکورہ سے ہے لہذا اوسکو ریاضت خاصہ مین معدود کیا ہے اور ریاضت خاصہ کو ریاضت جزئیہ بہی کہتے ہین **فائدہ** انواع ریاضت کے بہت ہین بعضے اونسے عام ہین اور بعضے خاص اور بعضے ریاضت بدن کے ہین فقط اور بعضے ریاضت نفس کے فقط اور بعضے ریاضت بدن کے بہی اور ریاضت نفس کے بہی ہین اسلیے کہ جس قسم مین سواے حرکت بدن کے نہو بدنی ہے اور جس قسم مین سواے حرکت نفس کے نہو نفسانی ہے اور جسمین بدن کو بہی حرکت ہو اور نفس کو بہی مانند فرح اور حزن وغیرہ کے مرکب دونو سے ہے جیسا بیچ بیان بعضی ریاضتون کے کہ مولف نے ذکر کیا ہے معلوم ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ استماع نغمون لذیذ کا ریاضت سامعہ کا ہے اور پڑہنا خط باریک کا کبہی کبہی ریاضت بصر کا اور قید کبہی کبہی کی اس سبب سے لگی کہ دوام اوسکا یہ سبب کثرت تحلیل کے مضر ہے اور یہی حمایہ ریاضات نافعہ بعبارت سے نظر کرنا اشیاے صاحب جمال کا ہے اور اسی طرح لگاے معتدل اور سواری گھوڑے کی اور مانند اوسکے اگر اعتدال سے ہو نافع ترین ریاضات کا ہے واسطے ناقہون کی خصوصاً کہ عادت سواری کی ہو اور ترجیح نرمی سے ریاضت سبک ہے اور نافع ہے ناقہون کو ترجیح ماخوذ ہے ارجوحہ سے اور وہ عبارت ہے اوس سے کہ رسی دوہری ہوا مین لٹکائین کوئی چیز مین اور اوسمین بیٹہین اور اوس کو ہلاوین اور بیچ اسکے حکم کے ہے وہ چیز کہ لکڑی سے بناوین جیسی چرخ افلاک اور گہوارہ اور مانند انکے اور جاننا چاہیے کہ ترجیح برفق جیسا کہ ناقہون کو مفید ہے اوس شخص کو کہ بیچ حجاب کے مرض رکہتا ہے بہی مفید ہے اور منوم ہے اور محلل ریاح اور نافع ہے لقا یا بی اخراض

مرض مانند غفلت اور نسیان کی اور محرک شہوات اور خبردار کرنے والا حرارت عزیزی کا اور ترویج اوپر مرض کی موافق
ہے اوسکو کہ شطر الغب اور حمیات مرکبہ اور بلغمیہ لاحق ہوتی اور یہی صاحب النقرس اور صاحب استسقا کو فائدہ دیتا ہے
فان الترجیح یہیج المواد الی الانقلاع پس اگر رفق سے ہے مواد نرم کو قلع کرتا ہے اور اگر تقویت ہے مواد قوی کو
اور حالہ ریاضات خفیفہ قوی الاثر سے کوب کشتی کا ہے اسلیے کہ محرک اور موثر انفاذ کا ہے اور قالع امراض
مزمنہ کا مانند جذام اور استسقا کی اور مقوی معدہ اور ہاضم ہے اور پوشیدہ نہو کہ سواری کشتی کی بیچ
قلع مواد غلیظ مستکنہ منشبثہ اعضا سے اثر تام رکھتا ہے اسلیے کہ اوس میں ریاضت نفس کی ہے
بسبب خوف اور ہول کے کہ لوازم سیر کرنے دریا سے ہے اور شک نہیں کہ آثار حرکت نفسانی کی بیچ بدن کی نسبت
آثار حرکت بدنی کے قوی زیادہ ہے اور حاصل ہوتا ہے اور غشیان بیچ کشتی کے وسیلہ
انقلاع مادہ کی ہے لہذا کہا ہے کہ اگر سواری کشتی کی اوس طریق سے ہو کہ خوف
اوس میں نہو یا نہ مانہ سیر کا معتد بہ نہو یا خوشی منظور نہو ایسی سواری بیچ قلع مواد کے
اثر نہیں رکھتی ہے کما لا یخفی اور نفع سواری کشتی کا واسطے مستسقی کے کمال ہے اور اوس صورت میں
ہے کہ سیر دریاے شور کی ہو اسلیے کہ بخار اوسکا مجفف رطوبات کا بھی ہے **انتباہ** جس عضو کی
ریاضت زیادہ ہو بشرط اعتدال کے قوی ہوتا ہے اور خصوصاً اوپر نوع اوسی ریاضت معتادہ کی اور یہی طرح
شان ہر قوت کی ہے کہ کثرت ریاضت سے قوی ہوتی ہے اور اسی سبب سے مستکثر الحفظ کی قوت حافظہ قوی
ہوتی ہے اور مستکثر الفکر کی قوت متفکرہ اور مستکثر الخیال کی قوت متخیلہ اور مستکثر الجماع کی قوت مولدہ
منی اور مرضعہ کی قوت مولدہ دودہ کی اور سبب اسکا یہ ہے کہ قوی باطنی کو تکرار انفعال اور افعال
سے ملکہ قویہ حاصل ہوتا ہے اور بھی طبیعت بسبب اہتمام شدید کے اوس جانب پر متوجہ ہوتی ہے اور روح
اور حرارت غریزی بتبعیت اوسکے اوسطرف خواہش کرتی ہیں پس بالضرور اوس عضو سے اور اوسکی
قوت میں قوت ظاہر ہوتی ہے موافق حال کے بحکم اللہ قوی برتر کے اور معلوم کریں کہ جو ریاضت کہ انجام
اوسکا شدت اور ضعف ہو چاہیے کہ پہلے اوس میں آہستہ آہستہ شروع کریں تو بدون صدمہ کی ہو اور ریاضت محمودہ
وہ ہے کہ معتدل القدر اور اوپر اپنے وقت کی ہو لہذا مولف کہتا ہے کہ اما وقت الریاضۃ فعند نقاء البدن من الفضول
الخلطیۃ والبراز وبعد انہضام الطعام لیکن وقت ریاضت متعبہ کا کہ تنفس عظیم پیدا کرے نزدیک پاک ہونے بدن کی ہے
فضول خلطی سے اور براز سے اور بعد ہضم ہونے غذا کی اسلیے کہ ریاضت مذکورہ سے اعضا گرم ہوتی ہیں اور جذب

زیادہ کرتے ہین غذا کو اور اسی سبب سے غذا اگرچہ غیر منہضم ہو منجذب ہوتی ہی اور نفوذ غذای غیر منہضم کا سدہ پیدا کرتا ہی اور معلوم ہے کہ طبیعت وقت فقدان غذا کی طرف تحلیل اعضا کی خواہش کرتی ہے تو کہ بدل غذا کا وارد کرے بنا برین اسطی حاجت کی تو تحلیل اجزای ضروری اعضا کی ہنو قوت جاذبہ جگر کی ہر طرح کی غذا کو کہ معدی مین ہی منہضم یا غیر منہضم جذب کرتی ہے اور یہی جاننا چاہیی کہ اگرچہ ریاضت بیچ امتلای معدے یا امعا کے منہی ہی لیکن بیچ حالت جوع شدید اور خلاے مطلق کے منہی زیادہ ہے لہذا شیخ رئیس نے کہا ہے کہ ان ارتاض ممتلیا فخیر من ان مرتاض جاوئا اور بقراط نے کہا کہ متی کان بانسان جوع فلاینبغی ان تتعب پس بہترین وقت کا واسطے ریاضت کے وہ ہی کہ متصل ساتھ تمامی ہضم معدے کے ہو بلکہ اگر ریاضت شدید ہو انسب وہ ہی کہ ابھی غذای قلیل بیچ معدے کے ہو کہ ریاضت شروع کرے تو بیچ آخر ریاضت کے خلو قوی اور بھوک بہت واقع ہنو اور قوت کو ضعیف نہ کرے **فائدہ** جیسے ریاضت مین مناسبت حال ریاضت کرنے والے کی شرط ہی ویسے اعتدال حال وقت کا از روے فصل کے بھی شرط ہے لیکن تناسب حال مرتاض کا وہ ہے کہ وہ شخص صاحب رطوبت ہو اور ساتھ اسکے حار ہو یا بارد لیکن اگر یابس البدن ہو خصوصا کہ محرور ہو اوسکو کنارہ کرنا ریاضت متعبہ سے ضروری ہے لہذا شیخ کہتا ہی کہ وربما اوقعت الریاضۃ حار الحرۃ یابسۃ فی امراض فاذا اتر کیا صح اور اسیطرح بیچ ہر فصل کے وقت اعتدال مین ریاضت شروع کرنا چاہیے مثلا زمانے ربیع مین قریب آدھے دن کے بہتر ہے اور گرمی مین اول دن مین یا رات مین بہتر ہے اور جاڑے مین اگر کوئی مانع ہنو آخر دن مین بہتر ہے اور اگر عدم فرصت اور مانند اسکے مانع ہو اول دن یا رات مین مکان کو گرم کرین ساتھ اعتدال کے اور ریاضت کرے اور اگرچہ آدھا دن جاڑے مین مناسب زیادہ ہے ریاضت کے لیے لیکن جو وہ وقت اکثر واسطے اغتذا کے خاص ہے اوسمین حکم نہین کیا اور یہی جملہ شرائط اچھائی ریاضت سے رعایت کرنا مقدار ریاضت کا ہے اور اس جگہ تین چیز مد نظر رکھین ایک رنگ بدن کا اسلیے کہ جب تک جودت یعنے اچھائی رنگ کی زیادتی مین ہو وقت ریاضت کا ہے دوسری حرکات اسلیے کہ جب تک حرکات ساتھ نشاط اور خفت کے ہین وقت ریاضت کا ہی تیسری حال اعضا کا بیچ نفع یابی کی اسلیے کہ جب تک انتفاع زیادتی مین ہی وقت ریاضت کا ہی لیکن جسوقت یہ حالات نقصان مین ہون اور یہ بعد نکلنے بعد ریاضت کثیر کے واجب ہی کہ موقوف کرین اور قید افراط عرق کی بعد ریاضت کثیر کے اسلیے کی گئی ہے کہ عرق

غیر مفرط کہ بیچ شروع ریاضت کے ہوتا ہے اس حکم سے خارج ہے لانہ مفید لا یوجب قطع الریاضۃ
لہذا قرشی لکھتا ہے کہ حدوث عرق کا ریاضت سے دو طور پر ہے ایک وہ کہ رطوبات اصلی
کہ جلد کے قریب مین حرارت مستفادہ سے پگھلین اور سیلان کرین اور گذر چکا ہے یہ کہ یہ عرق
ابتدا سے ریاضت مین ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے ریاضت کو موقوف نہین کر سکتے
دوسرا وہ کہ باطن بدن کا بسبب حرارت حرکت قوی کے گرم ہوا اور رطوبات ضروری عضو کے
کہ بخار بنین اور جلد کو پہونچین مستحیل بعرق ہون اور سیلان کرین اور علت استحالہ بخارات
کی ساتھ رطوبات کے بعد پہونچنے کے جلد تک کثیف ہونا جلد کا ہے برد خارجی سے اسلیے
کہ معلوم ہے کہ ریاضت مفرط سے باطن گرم ہوتا ہے اور ظاہر سرد اور نشان اس عرق کا
کہ بمجرد اوسکے نکلنے کے ریاضت کو قطع کرنا چاہیے وہ ہے کہ بعد سیلان عرق کے اور بعد
بہت تکلیف کے نکلے اور ظاہر ہونا اعیا اور کلال کا لازم ہے اور ایسے وقت مین
اجتناب تعب سے ضرور ہے تو رطوبات ضروری تحلیل ہون اور خشکی عارض ہو اور ذبول
کو نہ پہونچاوے اور بنظر اسی احتیاط کے اطبا نے حکم کیا ہے تیل لگانا بعد ریاضت کے
تو اعضا کو نرم کرے اور ترتیب سے تدارک خشکی کا کرے اور بھی اگر مادہ قلیل قریب جلد کے
رہا ہو بسبب ملنے کے تحلیل کرے **انتباہ** جسوقت کسی عضو مین آفت اور ضعف ہو اور ساتھ
اسکے ریاضت کرنا لازم ہو چاہیے کہ اوس طرح ریاضت کرین کہ کچھ تکلیف اوس عضو کو نہ پہونچے
اور بہ تبعیت اور اعضا کے نفع ریاضت کا اس محل مین بہی پہونچے مثلاً اوس شخص کو کہ پاؤن مین
دوالی رکھتا ہے چاہیے کہ ریاضت اوسطرح کرے کہ پاؤن کو جنبش بہت نہو اور اسی طرح
مراعات ہر عضو ضعیف المہ والے کی کہ اوسکو حرکت درست نہین ہے بیچ ریاضت کی واجب ہے
اور جاننا کہ ریاضت ابدان ضعیف کی چاہیے کہ ضعیف ہو اور ریاضت ابدان قوی کی
قوی اسلیے کہ حاصل ہونا منفعت ریاضت کا متعلق اسی سے ہے اور جو عادت ہر امر مین
دخل بہت رکھتی ہے افراط عرق اور شدت ریاضت بہی موافق اوسکے مختلف الاحوال ہوتا ہے
وہ ریاضت کہ کشتی گیر کرتے ہین اور باوجود کثرت عرق کے کچھ تکلیف نہین پاتے بلکہ قوی زیادہ
اور فربہ زیادہ ہوتے ہین یہ ریاضت اونکے حق مین مفرط نہین ہے اور ضرر نہین کرتی کما لا یخفی

سلہ یعنی کہ وہ مفید ہے اور موجب نہین ہوتا قطع ریاضت کا

اور افراط عرق کی بدستور موجب انقطاع ریاضت کی نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ بیچ فربہون کے رطوبت فضلی قریب جلد کے زیادہ ہوتی ہے اور سبب عادت کرنے کے گرمی کو اون کے باطن مین اوسقدر اثر نہین کرتی کہ رطوبات ضروری بجائے خود عرق سے دفع ہون مگر اوس وقت کہ اوس عادت سے ایک مرتبہ افراط کرین کہ وہ خالی نقصان سے نہین ہے اور اس سبب سے کہ قبل ریاضت کے اور بعد اوسکے دلک لازم ہے مؤلف احکام دلک کے علیحدہ ذکر کرتا ہے واما الدلک فینقسم الے صلب فیشد لیکن دلک یعنی ملنا اعضا کا تقسیم ہوتا ہے طرف سخت ملنے شدید الغمز کے اور یہ ایسا دلک مضبوط کرتا ہے عضو کو بسبب تحلیل مفرط کرنے رطوبات مرخی کے والی لین فیرخی اور طرف نرم ملنے کے اور ایسا دلک سست کرتا ہے عضو کو بسبب انجذاب رطوبات عضو مدلوک کے اسلیے کہ دلک مذکور متحلل کرتا ہے سطح ظاہر کو اور ضعیف کرتا ہے اوسکی مسامات کو اور رطوبات کو شامل کرتا ہے بدون اعداد تحلیل کے والی کثیر فیہزل اور طرف ملنے بہت کے یعنے مدت ملنے کی طویل ہوتی ہے اور یہ دلک لاغر کرتا ہے بدن کو بسبب کثرت تحلیل کے کہ طول دلک کا واجب کرتا ہے والی معتدل فیسمن اور طرف ملنے معتدل کے اور یہ دلک فربہ کرتا ہے بدن کو بسبب جذب کرنے معتدل المقدار کے اور نہ واقع ہونے تحلیل کے والی خشن اور منقسم ہوتا ہے دلک طرف ملنے درشت کے وہو ان یکون بخرقۃ خشنۃ فیجذب الدم اور دلک خشن یہ ہے کہ خرقہ درشت سے ہو اور یہ دلک جذب کرتا ہے خون کو پس اگر معتدل المقدار ہو خون منجذب بیچ عضو کے محتبس رہتا ہے اور اگر زمانہ دلک کا دراز ہو خون مذکور تحلیل ہوتا ہے لہذا بیچ دلک قضیب کی وقت استعمال کرنے مطلات کے مراعات ان امور کی لازم جانتا ہے تو جذب بدون تحلیل کے حاصل ہو والی املس اور طرف دلک صاف کے وہو الذی یکون ملسہ بالکف اللینۃ والخرق اللینۃ فیحبس الدم اور دلک املس وہ ہے کہ دلک ہو کف نرم اور خرقہ نرم سے اور یہ دلک حبس کرتا ہے خون کو انتباہ دلک بیچ حقیقت کے ایک قسم ہے ریاضت سے اسلیے کہ تحلیل فضول اور ترقیق رطوبات اور انتشار حرارت لطیف اوسیحتی اور نار اور عضلات دلک سے بھی حاصل ہوتا ہے اور ساتھ اسکے بعض منافع خاص رکھتا ہے کہ اوسکے غیر مین نہین ہے اور منافع مذکور بہت قسم مین ایک وہ کہ بیچ عضو خاص کے محتبس اور منشب ہو بسبب غلاظت کے یا لزوجت کی نکلنا مادہ مذکور کا بغیر دلک نہین ہو سکتا ہو مگر دلک سے دوسرا وہ کہ جس وقت ایک عضو بیچ اصل پیدایش کے مقدار طبیعی سے صغیر ہو اور

یا بہ سبب عارضہ کے ہزال اور ذبول کو بھی عضو مین پیدا ہوا ہو ارادہ رکھا ہین کہ عضو صغیر کو اوسکے مقدار مین لاوین اور لاغر کو فربہ کرین کوئی علاج اس باب مین بہتر دلک سے نہین ہے اسلیے کہ عظم اور سمن حاصل نہین ہوتا ہے مگر نفوذ کرنے غذا سے طرف عضو کے اور نفوذ کرنا بیچ عضو کے طرف نہین پکڑتا ہے مگر بہ سبب ہیجان مین آنے حرارت کے اسلیے کہ افعال تغذیہ کے تمام نہین ہوتے مگر حرارت سے اور کشادہ ہونے مجاری عضو سے اور یہ کام نہین ہوتا ہے مگر دلک سے اسلیے کہ حرکت بدون دلک کے عام ہو یا خاص اس غرض مخصوص کو حاصل نہین کر سکتی ہے اسلیے کہ بیچ حرکت کے اعضاے مجاورہ کو بھی مشارکت ہوتی ہے بخلاف دلک کے کہ اثر ذاتی اوسکا عضو مدلوک سے تجاوز نہین کرتا ہے اور اطبا اس امر پر متفق ہین کہ جس عضو کو کہ اصل خلقت سے صغیر ہو اور چاہین کہ اوسکو بزرگ کرین یا اوس عضو کو کہ لاغر ہوا ہو چاہین کہ فربہ کرین چاہیے کہ پہلے اوسکو ملین خوب اور سخت اور گرم پانی اوسپر ڈالین اور بعد اسکے ملین بعد اوسکے زفت اوسپر طلا کرین اور بعد ظہور انتفاخ کے ہاتھ اس تدبیر سے اوٹھا دین تو جو منجذب ہوا ہے تحلیل نہو قال جالینوس عالجت کثیرا من غلاما تاقص الالتہ بہذا العلاج یوما و یوما لا فسمنت الالیتہ و سمنت فی زمان لیس بکثیر اور کہ کبھی بیچ بعض اعضا کے برد منجمد یا مادہ بلغمی غالب ہوتا ہے اور نہین نکلتا ہے وہان سے مگر بہ سبب دلک کثیر کے چونکہ کبھی محتاج جذب مادہ کے ہین موضع عالی سے اسفل کو اور بیچ اور بیچ محل منجذب الیہ کے وضع محاجم اور ربط دشوار ہوتا ہے پس ایسے وقت مین سوا سے دلک کے کوئی تدبیر نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ غمز اور کبس کہ عبارت ہے دبانی اعضا سے اگرچہ سوای دلک کے ہے لیکن اکثر قریب منافع دلک کے ہین اسلیے کہ دلک اور غمز اور ربط مین چاہیے کہ ابتدا اصل عضو سے کریں اور طرف اطراف کے اور طرف خارج کی اوترتا ہے تو بخار بدن پر نہ کرے فائدہ بیچ ریاضت کی گذرا کہ ابتدا اور انتہا اوسکی چاہیے کہ ساتھ دلک کے ہو اور جو دلک مقدم اور متاخر اوسکے مختلف الاسم و الحکم تھی بیان اوسکا لازم آیا جان لو کہ جو قبل ریاضت کے کرین اوسکا نام دلک الاستعدادی ہے اسلیے کہ وہ اعضا کو مستعد کرتا ہے واسطے حرکت اور ریاضت کی اور چاہیے کہ شروع نرمی سے کرین اور نزدیک ریاضت کرنے کی اوس مین شدت کرین بعد اوسکی ریاضت کرین اور جو دلک کہ بعد ریاضت کرین اوسکا دلک الاستردادی نام ہے اور دلک مسکن اور یہ دلک راحت دیتا ہے اور تحلیل

رطوبات کو مانع اور خون اور روح کا جاذب ہوتا ہے طرف اعضا کی اور اون مواد کو کہ فضلات اور
قریب جلد کے باقی رہے ہون اور ریاضت سے تحلیل نہوے ہین تحلیل کرتا ہی اور غرض اس کی
دو چیز ہین ایک حبس رطوبات کا تحلل سے دوسرا تحلل فضول کا کہ فضلی مین باقی ہون پس جس وقت
کہ حبس رطوبات منظور ہے چاہیے کہ دلک ساتھ ادہان مرطب مسدد مسام کے کرین اور جہان
تحلیل مطلوب ہے دلک فقط کافی ہے اور اگر تدہین بھی کرین ساتھ ادہان مفتحہ محللہ کے کرین
اور اس دلک مین حبس مطلوب ہو یا تحلیل اعتدال اور نرمی ضرور ہے اسلیئے کہ بدن بعد ریاضت
کے ضعیف ہوتا ہے اور دلک حالت ضعف مین معتدل چاہیے کرنا اور یہی لازم ہے کہ دلک
استرداد بہت ہاتہون سے ہو اور مراد بہت ہاتہون سے کثرت عددی نہین ہے بلکہ وہ مراد ہے
کہ گذرنا ایک ہاتہ کا اوپر بدن کے باوضاع مختلف اور جہات متنوع ہو تو بسبب اختلاف وقوع
کے فضلے پر اثر دلک کا سب اجزا کو پہونچتا ہے

الفصل الثالث فی تدبیر الاستحمام

فصل تیسری مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ تدبیر استحمام کے خیر الحمام ما قدم بناوہ بہترین
حمام مین وہ ہے کہ بنیاد اسکی قدیم ہو اور ساتہ اسکے مستحکم ہو واتسع فضاوہ اور کشادہ ہو فضا اوسکی
وطاب ہواوہ اور اچھی ہو ہوا اوسکی وعذب ماوہ اور شیرین ہو پانی اوس کا وقدر النار
وقودہ بقدر مزاج من ازاد دروہ اور گرمی آتشدان کی موافق مزاج اوس شخص کے کہ اوس مین
آوے چاہیے لیکن نفع قدیم ہونے کا یہ ہے کہ تو چونے کی ٹوٹ گئی ہو اور جدا ہونا انجرے
روی کا اوس سے موقوف ہو گیا ہو اسلیے کہ بخار چونے کا دل اور روح کو مضر ہی اور تری اور
خشکی ہوا سے حمام کی زیادہ کرتا ہے اور نفع وسعت فضا کا وہ ہے کہ ہوا اسکے کثیر اوس مین
ہو اور بسبب کثرت کے انفاس مستردہ مختلط فضلات دلون سے اور رائحہ سے منفصلہ
اوساخ ابدان سے متغیر نہو اسلیے کہ اگر ہوا تھوڑی ہو گی جلد متغیر ہو گی اور بواسطے استنشاق کے
اور پہونچنے کے دل کو ضرر دیگی اور نفع طیب ہوا کا بھی مخفی نہین ہے اور مراد طیب ہوا سے یہ ہے
کہ حمام کثیر الضوء ہو اور دخان اور روایح کریہ سے خالی ہو تا دل کے مزاج کو فاسد نکرے اسلیے
کہ جیسے دخان اور روایح کریہ دل کو موذی ہین اور ہوا کو فاسد کرتے ہین اسی طرح تاریکی بھی بسبب
تکدر کے ہوا کو فاسد کرتی ہے اور دم کو روکتی ہے اور دل کو ضرر کرتی ہے اور نفع شیشہ مین

الفصل الثالث فی تدبیر الاستحمام

ہونے پانی کا وہ ہے کہ تو ترطیب موافق مطلب کے حاصل ہوا اور جو اس جگہ ذکر استحمام حفظ
صحت ہر دو کا اور مناسب مزاج صحیح کے پانی شیرین ہے مولف نے اسی پر اختصار کیا ورنہ
معلوم ہے کہ بیچ امراض ذی رطوبت کے مانند استسقا وغیرہ کے اغتسال شور پانی سے اور
اجتناب غسل پانی شیرین سے واجب ہے اور اتان بفتح ہمزہ او تخفیف تاے فوقانی کے
معنے بڑے تھر کے ہے او اتون بتشدید تاے فوقانی کے آتشدان حمام کو کہتے ہین اور
تقدیر اوسکی گرمی کی موافق مزاج ہر شخص کے مختلف ہوتی ہے کما لا یخفے اور اعراعات اوسکی
ضرور ہے اسلیے کہ بلغمی مزاج کو پانی کثیر الحرارت چاہیے اور صفراوی کو قلیل الحرارت او جو افراط
حرارت کی ہر حال مین مذموم ہے اور پانی بہت گرم بھی قابل حمام کے نہین ہے مولف کہتا ہے
وینبغی ان لایکون الحمام حارا بافراط اور لائق وہ ہے کہ نہو حمام بہت گرم فانہ یحلل ویرخی
پس تحقیق کہ حمام بہت گرم محلل اور مرخی ہے ولا فاترا اور چاہیے کہ فاتر بھی نہو فانہ لایجذب العرق
پس تحقیق کہ نیمگرم پسینے کو جذب نہین کرتا ہے او عمدہ حمام حمام سے تفتیح مسام اور بہانا عرق
کا ہے بل یجب ان یکون معتدلا بلکہ واجب ہے کہ حمام معتدل ہو بیچ گرمی اور سردی کے
ویجب تنشیف الجسد فیہ فی زمان معتدل واستفادہ منہ حرارۃ لطیفہ اس حیثیت سے
کہ ترشیح کرے بدن اوسمین بیچ زمانے لائق کے اوس سے حرارت لطیف او جو مقصود ذاتی استحمام
سے تسخین اور ترطیب ہے مولف کہتا ہے کہ الحمام مسخن بہوائہ مرطب بمائہ حمام مسخن ہے اپنی ہوا سے
اور مرطب ہے اپنے پانی سے غرض اس کلام سے وہ ہے کہ حمام مرکب ان دو فائدے سے
ہے پس ان سے جو فائدہ زیادہ مطلوب ہو شغل اوسے زیادہ کیا چاہیے اگر کسی کو
تسخین مطلوب ہو ترطیب سے زیادہ حمام کی ہوا مین بیٹھے زیادہ اوس مقدار سے
کہ بیچ گرانے پانی کے صرف کرے اور اگر ترطیب زیادہ مطلوب ہو استعمال پانی کا بہت
کرے اور ساتھ اسکے بیتسرے گھر مین توقف بہت کرے اسلیے کہ وہ مجفف ہے احتمال رکھتا ہے کہ استعمال
پانی کا تدارک تجفیف کا نہ کرسکے او جو حمام اکثر شامل ہوتا ہے تین گھر پر او مزاج ہر گھر کا مختلف ہے
مولف خبر کرتا ہے کہ البیت الاول منہ مرطب مبرد او گھر پہلا حمام سے مرطب ہے
او مبرد والثانی مسخن ومرطب او گھر دوسرا مسخن او مرطب ہے والثالث مسخن مجفف او گھر تیسرا مسخن اور

تحقیق ہی پوشیدہ نہ ہو کہ یہ تین گھر سوا مسلخ کے چاہیے کہ ہوں اور کوئی ان میں سے بارد محض نہیں ہوتا
بخلاف مسلخ کے کہ مکان نکالنے کپڑوں کا بدن سے ہے وہ اکثر حرارت سے البتہ خالی ہوتا ہے اور پہلا گھر
کہ متصل مسلخ کے ہے جو حرارت اوس میں قلیل ہوتی ہے بسبب دور ہونے کے مستوقد سے اوسکو
سرد کہا ہے بہ نسبت اور گھروں کے ورنہ شک نہیں ہے کہ بقیاس مسلخ کے وہ بھی گرم ہے کما لایخفی اور
اس سبب سے کہ احکام تینوں گھر کے مختلف ہوتے ہیں اوپر ہر گھر کے پانی کو چاہیے کہ مشابہ اوس گھر کے
ہو مؤلف اشارہ کرتا ہے کہ ینبغی ان یستعمل فی کل بیت من بیوت الحمام الماء المشاکل لھوائہ اور لائق
ہے کہ استعمال کیا جاوے ہر گھر میں گھروں حمام سے وہ پانی کہ مناسب ہوا اوس گھر کی ہو فلا یستعمل
فی البیت الحار الماء البارد پس استعمال نہ کیا جاوے غسل میں بیچ گھر گرم کے پانی سرد ولا فی البیت
البارد الماء الحار الشدید الحرارۃ اور نہ بیچ گھر سرد کے پانی گرم کہ بہت گرم ہو اور قید شدید الحرارۃ
کی اسلیے کی گئی ہے کہ قلیل الحرارت خارج منع کرنے سے اسلیے کہ گھر مذکور بھی قلیل الحرارۃ ہوتا ہے
جیسا کہ گذرا ہے فان ذلک یحدث الاقشعرار پس تحقیق کہ استعمال اوس پانی کا کہ مخالف مزاج
گھر کے ہے پیدا کرنے والا قشعریرہ کا ہے بسبب ادراک منافی کے اور اسی سبب سے نہایت
تاکید کرتے ہیں اطبا اس امر میں کہ حمام میں چاہیے کہ مسلخ سے بتدریج داخل ہوں جو بیچ پہلے گھر کے پہنچیں
چاہیے کہ ایک زمانہ لائق وہاں ٹھہریں تو بدن کچھ گرمی حاصل کرے بعد اوسکے دوسرے گھر میں آویں
اور یہاں بھی بدستور ایک زمانہ معتد بہ ٹھہریں بعد اوسکے تیسرے گھر میں آویں اور جسوقت وقت داخل
ہونے کے مراعات تدریج کی لازم جانا ہے بیچ وقت خروج کے حمام سے زیادہ تاکید کی ہے اسلیے کہ وقت نکلنے کے
مسام کھلے ہوتے ہیں اور بدن نرم اور قوے ضعیف پس اس حالت میں اگر رعایت تدریج
خروج کی نہ کریں اور دفعۃً نکل آویں آفت عظیم پیدا ہوتی ہے اور اس جگہ احوال دلاکوں کا
اوپر اپنے قیاس نہ کیا چاہیے اسلیے کہ اونکو بیچ نکلنے اور داخل ہونے کے حمام میں بدفعات توقف کی عادت ہو گئی ہے اور یہ امر
ساقط الاعتبار ہے اور معلوم کریں کہ جو مزاج تینوں گھر کا کہا گیا بنظر اوسکی ہوا کے ہے بدون اسکے کہ استعمال پانی کا
کریں اسلیے کہ جسوقت غسل کرتے ہیں پیدا ہونا ترطیب کا اوس سے ضروری ہے قلیل ہو یا کثیر اور جس گھر میں کہ ہو
اور گذر چکا ہے کہ گرمی تیسرے گھر کی ازبس اشد ہے رطوبت سے استعمال پانی کا وہاں تدارک گرمی کا نہیں کر سکتا ہے
کما ینبغی خصوصاً اگر توقف بہت ہوا اور توقف قریب مستوقد کے ہوا اسلیے کہ بیچ تیسرے گھر کے بھی موافق غرض

ستوقد کے اور بعد کے مزاج اماکن کے مختلف ہوتے ہین کما لا یخفے والاستحمام علے الریق یجفف البدن
اور استعمال حمام کا نہار یعنے وقت خالی ہونے کے خشک کرتا ہے بدن کو وعلے الشبع یسمن البدن
اور استحمام آسودگی کے فربہ کرتا ہے بدن کو اسلیے کہ اعضا بہ سبب سخونت کے غذا کو اکثر جذب
کرتے ہین لہذا مولف نے کہا کہ ویجذب الغذاء الی ظاہر البدن الا انہ یحدث السدۃ اور استحمام
او پر آسودگی کے جذب کرتا ہے غذا کو طرف ظاہر بدن کی مگر یہ کہ پیدا کرتا ہے سدہ کو بسبب
جذب کرنے غذا ے غیر منہضم کے والاولے ان لا یکون علے الریق ولا علی الشبع اور لائق یہ ہے
کہ استحمام نہ نہار ہوا ور نہ او پر آسودگی مفرط کے ویجب الاحتراز عن الاکل والشرب فی الحمام
اور واجب ہے اجتناب کہانے اور پینے سے بیچ حمام کے فان ذلک یوجب سرعۃ النفوذ
الی اقاصی الاعضا قبل الانہضام لسعۃ المجاری پس تحقیق کہ تناول کرنا غذا اور پانی کا حمام
مین یعنے گرم گہر مین بعد متصل ہونے بدن کے حرارت اوسکی سے واجب کرتا ہے عجلت
نفوذ کو طرف نہایت اعضا کے قبل اس کے کہ غذا ہضم ہو بہ سبب کشادہ ہونے مجاری کے
اسلیے کہ حمام مین عروق کشادہ ہوتے ہین بناءً علیہ غذا اگرچہ غیر منہضم ہوتا قدہ ہوتی ہے بہ سبب
جذب اعضا کے بدون مہلت کے وکثرۃ الجلوس فی الحمام توجب انصباب الفضول الی الاعضاء
الضعیفۃ وازخاء الجسد والاحتراز بالعصب وتحلیل الحرارۃ الغریزیۃ واسقاط شہوۃ الطعام
والباہ اور دیر تک بیٹھنا حمام مین واجب کرتا ہے گرنے فضول کو طرف اعضاے ضعیفہ کے
اور واجب کرتا ہے سستی بدن کو اور مضرت عصب کے اور تحلیل حرارت غریزی کو اور اسقاط
شہوت طعام اور باہ کو مگر در صورت عادت ہونے کے بل الحمام نفسہ یوجب ذلک یعنی بلکہ حمام
بالذات یعنے قطع نظر کثرت جلوس سے واجب کرتا ہے ان سب آفات کو اسی سبب سے
بعضون نے کہا ہے کہ لاخیر فی الحمام لیکن حق یہ ہے کہ شیخ رئیس نے قانون مین کہا اور حاصل
اوسکا یہ ہے کہ حمام مرکب آثار مخالف سے ہے اگر بطریق مناسب اور مطابق حاجت کے
واقع ہو لا محالہ مفید ہے لہذا جملہ محافظ صحت اور تدبیر مرض سے اوسکو شمار کیا ہے اور اگر ایسا نہو
چاہیے کہ بیشک ضرر کرتا ہے اور جو حق مراعات کا کمتر کیا جاتا ہے بعض اطبا مطلقاً اوسکی مذمت
کرتے ہین اور اوسکی مباشرت سے نہی کرتے ہین واصل ما قلناہ بالجملہ شیخ رئیس نے لکہا

کہ حمام بھی مسخن ہو اور بھی مبرد اور بھی مرتب اور بھی مہیب اور بھی نافع اور بھی ضار لیکن تمام فوائد اوسکی تنویم اور تصفیح اور ترطیب اور
تحلیل اور انضاج اور جذب غذا طرف ظاہر بدن کے اور حبس اسہال اور دور کرنا اعیا کا اور دندان کے
ہین اور مضار اوسکے ضعیف کرنا دل کا ہے بشرط افراط کے اور پیدا کرنا غشی اور رتلی کا اور تحریک مواد
ساکن کا اور مہیا کرنا اونکا واسطے عفونت کے اور مائل کرنا مواد کا طرف افضیہ کے اور طرف اعضای ضعیفہ کے
فائدہ بیچ بیان بعض چیزون کے کہ استحمام سے تعلق رکھتی ہین اور حمام کرنے والون کو عمل کرنا اونکا
لازم ہے اور اس فائدے کو کئی قاعدے مین ہم کہتے ہین **قاعدہ** جو شخص کہ ارادہ حفظ صحت کا کرے فقرہ
واجب ہے اوسکو کہ حمام مین بعد منہضم ہونے اوس چیز کی کہ معدے مین اور تاکید مین ہے داخل ہو مگر یہ کہ محرور ہو
اور بیچ استحمام نہار کے غلبہ صفرا سے ڈرے کہ اوسکو قبل حمام کے تھوڑا لطیف کھانا لازم ہے اور منع کرنا
مولف کا استحمام سے اوپر نہار کے اسی پر مبتنی ہے کہ جو محرور کو حمام اوپر نہار کی منع ہے اور غیر محرور کو اگر
تھوڑا کھایا ہو غیر مضر ہے احوط وہ ہی کہ امر کیا جاوے مطلقاً واسطے ترک کرنی استحمام کی بیچ وقت خلو تمام کے
اور اسی طرح بجا ہی کہ محرور بیچ تیسرے بیت کی آدمی مگر اوسوقت کہ گرمی اوسکی ملائم اسکے مزاج کی ہو اور
بہترین چیزون مین کہ محرور اوسکو قبل استحمام کی کھاوے روٹی ہی کہ بیچ پانی فواکہ کی یا بیچ گلاب کی بھگوئی ہو
انتباہ تناول کرنا غذا اور پانی کا جیسا کہ بیچ حمام کی منع ہی بعد نکلنے کی قبل اسکی کہ حرارت حاصل کی گئی
حمام کی کم ہوجاوے بھی منع ہے اور اگرچہ ان اوقات مین مطلقاً امتناع کھانے اور پینے سے کیا ہی لیکن تحقیق
وہ ہے کہ اشد امتناع مخصوص اوس ہی ہو کہ شدید البرودت ہو یا شدید الحرارۃ خصوصاً کہ وہ ذا ہونیوالا
پانی ہو اسلیے کہ جس قدر سرد زیادہ یا گرم زیادہ ہوگا زیادہ مضر ہوگا ضرر شرب ماء شدید البرد کا بیچ حالت
گرمی اعضا کے بسبب جلد پہونچنے کے بدون لوٹنے سردی کے بدیہی ہے اور یہی ہوتا ہی کہ دل کو
پہونچتا ہے اور ہلاک کرتا ہی دفعتہ یا جگر مین پہونچتا ہے اور استسقا پیدا کرتا ہے اور
اسی طرح اور آفات بھی احداث کرتا ہی اور ضرر شدید الحرارۃ کا وہ ہے کہ ذبول اور دق پیدا کرتا ہے
بسبب ضعیف اور سست کرنے قوت اعضا کے **نکتہ** معلوم ہوا کہ حمام مین اور بعد حمام کے فوراً تناول اوس چیز کا
کہ بہت سرد ہو یا بہت گرم ہو خصوصاً پانی منہی عنہ ہے بنہی شدید کر کی لیکن پانی کہ شدید البرد نہو اور
وہ بطریق امتصاص پیا جاوے تھوڑا اوس سے اوپر پیاس مفرط کے پیا جاوے قباحت نہین ہی بلکہ بعض محرورون کو
باعث امن کا احتراق سے ہوتا ہے لہذا کہا ہم کہ بیچ حمام کے دیر تک نہ بیٹھے تو پیاس مفرط مین گرفتار ہو کہ صبر کرنا

اور پیاس شدید کے محرورون کو نہایت مضر ہے **قاعدہ** بیچ استعمال آبزن کے جانین کہ ابزن بیچ ترطیب کے ابلغ اللہ بیر ہے لیکن چاہیے کہ دیر تک اوس مین نرہین اور آبزن کشادہ ہوا و کھلی اور اتنا ہو کہ وقت بیٹھنے کے سوا سے سر کے تمام بدن پانی مین غرق رہے اور ہرگز بیچ آبزن مستعمل کے نہ آنا چاہیے اسلیے کہ قبل اسکے شخص مبتلا کوئی مرض متعدی نے اوس آبزن مین غسل کیا ہو خوف نہین رہتا اس سے کہ وہی مرض اس شخص کو پیدا ہوا اور اسی طرح بیچ حمام کے جب تک پانی تمام اپنی جگہ پر نگرا وے اور اوس جگہ کو خوب نہ دہو وے وہان نہ سوے اور نہ بیٹھو اور بہ ستور کیسہ دلانا اور پیرہن کے نہ ملے اسلیے کہ بہت ہوتا ہے کہ کیسہ اونکا اثر بدن صاحب فساد سے تکلیف ہوتا ہے **قاعدہ** بیچ بیان اون چیزونکی کہ وسخ کو دور کرتی ہین موافق مزاج حمام کرنیوالی کے اون مین سے سدر ہے اور خطمی اور صابون اور مانند انکے کہ ہر شہر مین رائج ہین لیکن سدر کہ عبارت ہے درخت کنار یعنے بیر سے پتی اوسکی بیچ پانی غسل کر کے النا یا نمکنات ہی کوٹ کر پانی مین ملانا اور بدن کو اوس سے ملنا بیچ قلع کرنے وسخ کے خطمی سے زیادہ قوی ہے بسبب زیادتی جلا کے اور بہی بالون کو گرنے کو منع کرتا ہے اور مطول اور مقوی اور ملین بالون کا ہے اور مزیل حرارت کا خصوصاً کہ ساتھ عصارہ چقندر کے ملا دین کہ ان صفات مین اقوی ہوتا ہے اور اغتسال خطمی سے صداع کو مفید ہے اور صابون موافق زیادہ ہے اوس شخص کو کہ دماغ اوسکا مبرود اور مرطوب ہو اور اشنہ موافق زیادہ ہی محرورون کو اور اناچنے اور جو کا بہی نافع ہے اور بیچ ازالہ وسخ کی اسرع ہین **قاعدہ** بیچ دلک کی جو کوئی یابس مزاج ہو اور جلد اوسکی کہردری ہو اوسکو قبل غسل کے دلک کرنا چاہیے واسطے تفتیح مسام کی اور کشادہ ہونے منافذ کے تو بعد اوسکے نفوذ پانی کا باطن مین بخوبی ہو اور اسی طرح جس شخص کے بدن مین وسخ زیادہ ہو تقدم دلک کا اوسکو ضرور ہے اور اگر حمام کرنے والا یابس المزاج متقشف الجلد ہو اور وسخ بہت نہین رکہتا ہو دلک کرنا اوسکو بعد نشاف کے بہتر ہے **قاعدہ** بیچ رگڑنے پاؤن کے پتہر سے جاننا چاہیے کہ پتہر کہردرے سے کف پا کو ملنا کہ ایک امر مشہور ہے کئی فائدے کرتا ہے ایک وہ کہ میل پاؤن سے دفع کرتا ہے اور اس سبب سے اعیا اوسکی دور ہوتی ہے اور ہر ایکی تشنگی کی دور کرتا ہے دوسرا وہ کہ صداع اور سب امراض کو فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ بیچ حکم جلا کے عضو یا کو [illegible]

رگرنے مین مادہ اعلی سے اسفل مین منجذب ہوتا ہے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ اگر شدت جذب کی مقصود ہو تو پتہر شدید الخشونت لیوین کہ اوسکے رگڑنے مین جذب قوی ہے مگر یہ کہ کوئی شخص نہایت نرم بدن ہو کہ وہ طاقت اطالت حک کی خشن سے نہین رکہتا ہے اوسکو رگڑنا پاؤن کا پتہر نرم سے بہتر ہے تو سبب تکلیف پاؤن کا ہو اور جو شخص رقیق المواد ہو اور رقیق الجلد اوسکی لیے افضل اوقات حک کا وقت داخل ہونے کی حمام مین ہے اور غلیظ الاخلاط اور کثیف الجلد کو تاخیر قریب خروج تک بہتر ہے

قاعدہ بیچ بیان حلق راس اور ابط اور عانہ کی حمام مین جب حمام مین آوین پہلے چاہیے کہ حلق کرین اسلیے کہ بعد استحمام کے ان امور مین مشغول ہونا سبب ملال اور ضعف طبیعت کا ہے اور حلق ابط کا بیچ حالت قیام کے نچاہیے کرنا کہ بعض اوقات غشی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر وہ حلق نورہ سے ہو اور حلق عانہ کا بالخاصیت ہیجان مین لانے والا شہوت باہ کا ہے اور مسکن معظم قضیب ہے

قاعدہ بیچ بیان قے کرنے اور حجامت کرنے کے بیچ حمام کے پوشیدہ نہ ہے کہ بعضے بلغمی مزاج خصوصاً وقت جاڑے کے احتیاج ہوتی ہے بیچ قے کے ساتہ مقدم ہونے استحمام کے اور جو ایسا ہو بہتر وہ ہے کہ بعد نکلنے کی حمام سے کرین اور اگر واقع ہونا اوسکا بیچ حمام کے ضرور ہو متصل نکلنے کی چاہیے کرنا اسلیے کہ اگر پہلے قے کرین بسبب خالی ہونے معدہ کے اور اطالت جلوس کے بیچ حمام کے غالب ہے کہ صفرا معدے پر گرے اور حجامت بیچ حمام کے ردی ہے اور اگر ضرورت پڑے بواسطہ غلظت خون محجوم کے بعد حمام کے کرنا چاہیے تو مقصد بدون تکلیف کے حاصل ہو

انتباہ بعد نکلنے کے حمام سے دہونا دونو پاؤن کا لازم ہے پس اگر بارد المزاج ہے اور وقت جاڑے کا ہے گرم پانی سے دہونا چاہیے ورنہ سرد پانی سے تو مزاج کو تعدیل کرے اور محروری دماغ کو بعد نکلنے کے مسح کرنا سر کو اور دہونا منہ کا سرد پانی سے مناسب ہے خصوصاً گرمی مین اور بدستور پینا شربت حماض اور شربت سیب کا ساتہ عرق گاوزبان کے یا گلاب کے لائق زیادہ ہے اور اوسدن غذا کرنا ترش کا مانند رمانیہ اور حصرمیہ کے بہتر ہے

فائدہ جو متحقق ہوا کہ استعمال گرم پانی کا بیچ گہر سرد حمام کے جائز نہین ہے باوجود اسکے کوئی گہر اوسکا حرارت سے خالی نہین ہوتا مگر پس بیچ غیر حمام کی بیچ سرد جگہ کے خصوصاً کہ جگہ بہنے ہوا کی ہے گر غسل گرم پانی سے نکرنا چاہیے کہ مضر ہے اور ایسے ہوا تحت مین پانی نیم گرم بہتر ہے تو مسام کو نہ کہولے اور ہوا تصرف نہ کرے لیکن بقدر امکان کے

بیان حلق راس اور ابط اور عانہ

بیان قے اور حجامت کرنے کا حمام مین

بیان دہونا پاؤن کا بعد حمام کے

بیان اغتسال پانی سرد سے

غسل بیچ اوس مقام کے کہ ہوا سے مستور ہو کرنا چاہیے خصوصاً ضعیف مزاج اور نازک طبع کو انتباہ
بیچ غسل کے سرد پانی سے جان تو کہ اغتسال سرد پانی سے مشروط ہے کئی شرطون سے اگر ہو سکے کرنا چاہیے
والا فلا اور جملہ شرائط سے ایک وہ ہے کہ یہ شخص جوان اور معتدل اللحم ہو اور محرور المزاج ہو اور وقت
گرمی کا ہو اور بدن فضول سے پاک ہو اسلیے کہ حرارت جوانی بیچ قوی ہوتی ہے اور مقاومت
کرتی ہے ساتھ برد کے اور بدستور معتدل اللحم کمتر منفعل ہوتا ہے برودت سے بخلاف بہت لاغر کے
کہ جو گوشت سے خالی ہے برودت اوسکی باطن تک نفوذ کرتی ہے اور ضرر پہونچاتی ہے اور اسی طرح
بہت موٹا کہ بارد المزاج اور قلیل الدم مقاومت ساتھ سردی کے نہین کر سکتا اور اسی طرح بیچ مزاج
گرم کے اور وقت گرمی کے ضرر سرد پانی کا کمتر متصور ہے لیکن بیچ مزاج گرم کے بسبب قوت
حرارت کے اور بیچ گرم کے اسلیے کہ پانی شدید البرد نہین رہتا ہے اور مناسب بدن کے ہوتا ہے
لیکن پاک ہونا فضول سے اسلیے شرط ہوا کہ اگر بدن مین فضلہ ہو استعمال کرنے سرد پانی سے تحبیس ہوگا
باطن مین اور بیچ قے اور اسہال کے اغتسال سرد پانی سے مدد دیتا ہے اسلیے کہ سرد پانی سے مواد
باطن سے منحصر ہوتا ہے اور بیچ قے اور اسہال مضعف قوت کے بیچ سرد پانی بدن ضعیف
مین باعث بہت آفتون کا ہوتا ہے اور بیچ سہر مفرط کے بدن متحلل ہوتا ہے اور بدن بھی ضعیف
ہوتا ہے اور ان دو سبب سے اثر سردی پانی کا بدن مین قوی زیادہ ہوتا ہے اور بیچ نوازل کے
اسلیے استعمال سرد پانیکا بسبب عصر کرنے مواد کے مزید نزلہ ہوتا ہے دفعۃً شرط تیسری وہ ہے کہ معدہ ضعیف نہو
اسلیے کہ اغتسال پانی سرد سے مواد کو طرف باطن کے متوجہ کرتا ہے پس اگر معدہ ضعیف ہوتا ہے
اوسکو قبول کر کے فساد لاتا ہے شرط چوتھی وہ کہ طعام ہضم ہوا ہو اسلیے کہ اگر طعام غیر منہضم ہو
اور سرد پانی سے غسل کرے ضرر دیتا ہے دو سبب سے ایک وہ کہ اوسوقت مین بسبب توجہ حرارت
غریزی کے طرف باطن کے برودت ظاہر بدن پر غلبہ کرتی ہے اور ملاقات سرد پانی کی بدن سرد
سے لامحالہ مضر ہے دوسرا وہ کہ استعمال سرد پانی کا بسبب بند کرنے مسام کے باطن کو گرم کریگا
اور محتاج کرتا ہے طرف تنفس عظیم کے اور معدہ جب پر ہو لامحالہ مانع ہوگا تنفس سے بسبب
مزاحمت کے پس اوسے قلق اور کرب عارض ہوگا اور اگر کہین کہ لائق وہ ہے کہ غسل
سرد پانی سے بعد تناول طعام کے منع ہو اسلیے کہ وہ ہضم کو معین ہوتا ہے بسبب متوجہ

کرنے حرارت کے طرف باطن کے ہم کہین گے کہ مدد اوسکی اور تنبیہ ہضم کے اس صورت مین متحقق ہے لیکن
اور سبب سے کہ کہا گیا ہو ترک اوسکا واجب ہوا اور جو چیز کہ ایک وجہ سے نافع اور دوسری وجہ سے
ضار ہو نہ کرنا اوسکا بہتر ہے مگر یہ کہ جانب نفع کی غالب اور زیادہ پایا ہم ہوا اور بیان ایسا نہین ہے شرط پانچوین
وہ کہ وقوع غسل کا پیچھے حمام کے نہو اسلیے کہ جماع محلل بدن ہے اور مہروبی ہے سبب استفراغ کرنے
منی کے اور ملاقات برد کے ایسے بدن مین لامحالہ ضرر کرتی ہے اور صبیان اور مشائخ کو بہ سقوط استعمال
سرد پانی کا اغتسال سے بچنا ہے بسبب ضعف ابدان ان لوگون کے اور بعد ریاضت کی بھی منع ہے
مگر بعض لوگون کو جیسا طریق استعمال سرد پانی کا پیچھے اغتسال کے گرم پانی سے بعد ریاضت کے
جدا ہم ذکر کرتے ہین **فائدہ** بیچ اغتسال کے سرد پانی سے پیچھے استعمال گرم پانی کے جاننا چاہیے
کہ یہ عمل قوت دیتا ہے بشرہ کو اور روکتا ہے اور تحلیل ہونے نہین دیتا ہے حرارت غریزی کو کہ بسبب
گرم پانی کے قریب جلد کے آگئی ہے اور قریب ہے تحلیل کے ہے اور جو یہ عمل لامحالہ مقوی بشرہ ہے
صاحب جرب کو سودمند ہے اور بھی بہ سبب تقویت جلد کے جلد کو سرخ کرتا ہے اور رونق دیتا ہے
اور تمام آفتون کو آنے سے اوپر جلد کے باز رکھتا ہے لہذا احوط وہ ہے کہ اوسکے
مرتکب کو تنقیہ سے موقوف نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ بہت اتفاق ہوتا ہے کہ مواد زائد
باطن مین جمع ہوتے ہین اور طبیعت اونکو طرف جلد کے بھیجتی ہے کہ وہ خسیس زیادہ
اعضا مین ہے اور یہ امر سبب سلامتی اعضائے باطنی کا ہوتا ہے پس جسوقت جلد کو
قوت دیوے اور مواد منصبہ کو قبول نہ کرے لامحالہ بیچ باطن کے جمع ہونگے اور جو تنقیہ
سے اخراج اونکا نہو شک نہین ہے کہ اعضائے شریفہ کو ضرر پہونچاوینگے اور
لیکن جانین کہ پانی قدر کو رکھنا ہے کہ بہت سرد نہو بلکہ معتدل ہو تو مخالفت سے ساتھ مخالفت
تام کے انتقال نہ کرے اور منفعت بدون تکلیف کے حاصل ہو **فائدہ** بیچ غسل کرنے کے
سرد پانی سے بعد ریاضت کے یہ عمل بھی بہ سبب تقویت بشرہ کے اور منع کرنے
تحلل حرارت کو اگر ساتھ شروط کے ہو قوت دیتا ہے حرارت غریزی کو اور بدن کو بھی
اور شرائط کہ اس عمل مین ضروری ہین کئی ہین ایک وہ کہ مباشر نہایت قوی اور مجرد المزاج ہو
اسلیے کہ اگر ایسا نہو کا ضرر پاوے گا دوسری شرط یہ ہے کہ ریاضت معتدل تو الکیف ہو اسلیے کہ اگر مفرط ہوگی لامحالہ

سرد بدن ہوگی بسبب شدت تحلیل کے اور استعمال سرد پانی کا بعد اسکے بسبب شدت نفوذ و برودت کے
البتہ ضرر کریگا اور اگر ریاضت اعتدال سے کم ہے اور بدن کو گرم نہ کرے تو نفع کہ اس عمل سے
متوقع ہے حاصل نہوگا اسلئے کہ دو ریاضت کہ پیدا ہوئے سرد پانی سے غسل کرین چاہیے کہ عادت سے
جلد ہو تسخین اسکی قوی زیادہ ہو اور اسکی تحلیل سے اسلیے کہ مقصود اس جگہ ریاضت سے
وہی تسخین فقط ہے شرط تیسری یہ کہ جو غسل کرین پہلے بدن کو ملین خوب اور شدید تو بدن
گرم ہوجاوے اور مضبوط اور برودت پانی کی باطن مین نافذ ہو سکے چوتھی شرط یہ کہ بعد
غسل کے پھر دلک کرین تو بسبب تسخین کے برودت آب کو تدارک کرے اور تحلیل کرے اوس
مادے کو کہ ریاضت سے طرف ظاہر کے حرکت کرکے پانی کی سردی سے محتبس ہوگیا ہو نیچے
جلد کے انتباہ بہترین اغتسال مین سرد پانی سے یا گرم پانی سے وہ ہے کہ تمام بدن پانی
مین ہو تو غرض مطلوب برابر حاصل ہو بدون تفاوت کے خصوصاً غسل کرنا سرد پانی سے
کہ پیچھے استحمام گرم کے یا بعد ریاضت کے کرین البتہ چاہیے کہ پانی مین نزول کرے نہ اوپر
طریق گرانے پانی کے اور اس عمل کے کرنے کو وسعت غذا مین لازم ہے اسلیے کہ ہاضم
قوی ہوتا ہے اس عمل سے بسبب قوت حرارت کے باطن مین کہ ہو واجب کرتا ہے
یہ ظاہر کو اور گرمی شراب مین ضرور ہے تو گرمی مین افراط نہ کرے اور اسی طرح اور
ادویہ گرم اور اغذیہ گرم بھی جائز نہیں ہین لما ذکر **الفصل الرابع فی تدبیر النوم
والیقظة** فصل چوتھی پانچوین مقالہ سے ثابت ہے بیچ تدبیر خواب اور بیداری کے پوشیدہ
نہ رہے کہ جو نوم اور یقظہ بیچ ستہ ضروریہ کے ساتھ علت ضروری ہونے کے اور ساتھ
منافع کہ اوسکے لئے حاصل ہوتی ہین مشروحاً ہمنے کہا ہے اسجگہ جو اونکی تدبیر سے متعلق ہین
ذکر کیے جاتے ہین خیر النوم ما کان بعد استحدار الطعام من فم المعدة بہترین خواب کا وہ ہے
کہ بعد اوترنے غذا کے معدہ سے ہو ویجب ان یکون معتدلا اور واجب ہے کہ
معتدل المقدار ہو فانہ یمکن القوة من افعالہا ویکثر جوہر الروح پس تحقیق کہ خواب معتدل المقدار
قدرت دیتا ہے قوت کو اوپر افعال کے اور زیادہ کرتا ہے روح کو والنوم علی الجوع ردی
مسقط للقوة مہزل للبدن اور خواب اوپر گرسنگی کے ردی ہے اور ساقط کرنے والا قوت کا ہے

الفصل الرابع فی تدبیر النوم والیقظة

اور لاغر کرنے والا بدن کا وفی النهار مورث الامراض الرطوبية والنوازل ويفسد اللون اور
خواب دن کا کہ بسبب ضرورت کے ہو اور کثیر المقدار ہو محدث امراض رطوبی اور نزلوں کا
اور مفسد رنگ کا ہے اور مضار اوسکے مشروحاً ساتھ فائدہ لفظ ضرورت کے آتے ہین

والنوم حال الاستلقاء يجلب الفضول الى غير مجاريها فيحدث الامراض الرديئة مثل الكابوس
والسكتة اور خواب پشت پر فضول دماغی کو کھینچتا ہے طرف مجاری غیر معین کے پس
حادث کرتا ہے امراض ردی کو مانند کابوس اور سکتہ کے اور مانند ان کے کہ آگے کہے
جاتے ہین اور معلوم کرین کہ نوم اوپر پشت کے جملہ مخصوصات انبیا اور اولیاء مرتاضین
سے ہے اسلیئے کہ جو بدن انکے کثرت رطوبات سے پاک ہین کچھ نقصان اور ضرر نہین
کرتا ہے بخلاف ہم آدمی حریص کے اوپر کہانے کے کہ بعلت زیادتی مواد کے نوم مذکور
ہمارے حق مین مضر ہے اوس سبب سے کہ کہا **انتباہ** بہترین نوم وہ ہے کہ عرق
متصل ہوا اور معتدل المقدار ہو یعنے کم چھ ساعت سے اور زیادہ بارہ ساعت سے نہو
اور بہترین اوقات واسطے خواب کے وہ وقت ہے کہ غذا اسر معدے سے اوتر گئی ہو
اور قعر معدے مین پہونچی ہو اور یہ امر ہلکے ہونے اعضاے بطن سے معلوم ہوتا ہے
لیکن اگر غذا مستقر نہین ہوئی اور خواب کرین اغلب وہ کہ نفخ اور قراقر پیدا کرے اور اشتمال
معدے کو اوپر غذا کے مانع ہوتا ہے پس فتور بیچ ہضم کے پڑتا ہے اور ابخرے کثیر اوس سے
نکلتے ہین اور معدے کو متمدد کرتے ہین اور بیچ خواب کے بھی تشویش ڈالتا ہے اور شک
نہین ہے کہ جو بیداری مین نفخ ظاہر ہوگا اسے اور حیلون سے دفع ضرر کا کرسکتے ہین اور
نوم مین یہ نہین ہوتا ہے **فائدہ** طریق محمود اون لوگون کو کہ نوم سے مدد کرتے ہین بیچ ہضم
طعام کے وہ ہے کہ جو غذا اسر معدے سے ابہی نہ گذری ہو اوپر پہلوے راست کے
لوٹین تو غذا جلد مستقر ہو اور اس اضطجاع مین خواب نہ کرنا چاہیے دو سبب سے
ایک وہ کہ اگر قبل انحدار غذا کے خواب آوے ضرر پیدا کرے کما ذکر دوسرا وہ کہ اضطجاع
اس پہلو پر زیادہ اس سبب سے درکار نہین ہے کہ غذا مستقر ہو اور وہ بیچ تہوڑے زمانے
کے کہ تخمیناً ایک ساعت ہوسکتی ہے حاصل ہوتا ہے اور اس ہیئت مین اگر خواب کرکے

اور زمانہ اضطجاع کا داہنی پہلو مین طویل ہو لا محالہ ضرر کرتا ہی دو وجہ سی ایک یہ کہ بعد مستقر ہونی غذا کے
حاجت ہضم کی ہوتی ہے اور قوی زیادہ اشیا مین بیچ ہضم کی اضطجاع بائین جانب ہی جیسا کہ آوے گا پس
اضطجاع داہنی جانب اوسکو نقصان کریگا دوسرا وہ کہ بیچ حالت اضطجاع کے داہنی جانب پر بخوبی
نہین ہوسکتے اسلیے کہ غذا قبل انہضام کے جگر مین جاوی بہ سبب پہونچنے معدے کے اوپر جگر کے اور
منحدر ہونے بعض اجزای غذا کے باطیخ آور جب غذا قعر مین ٹہرے چاہیے کہ اوپر بائین جانب کے
لوٹے اور مدد اس اضطجاع کی اوپر ہضم کے اس سبب سے ہے کہ جگر بالکل شامل ہوتا ہے
اوپر معدے کے اور بسبب پیدا کرنے گرمی کے ہضم کو کامل کرتا ہے اسلیے کہ حرارت کبد کی
مدد کرتی ہے اور اس اضطجاع مین نوم اچھا ہے اور حاصل ہونا استیفاے ہضم تک
مطلوب ہے اور اگرچہ حال سبھون کا اس امر مین ضبط نہین کرسکتے اور ہر ایک کی عادت پر
موقوف ہے لیکن بیچ تجربہ کے اگر معتدل مزاجون کو اوسط مدت کامل ہونے ہضم معدہ کی تمام ہے
آٹھ ساعت کہ ڈیڑہ پہر ہوتا ہے مقرر ہوئی بالجملہ بعد یقین ہونے کے اوپر ہضم کے پہر داہنی طرف
پھرے تو جذب خلاصہ کی آسانی سے ہو بسبب اوپر ہونے معدے کے اوپر کبد کے اور پوشیدہ
نہ رہے کہ میل قعر معدے کا طرف داہنی ہے تو کبد خلاصہ کو آسانی سے جذب کرے نکتہ مراعات
ترتیب کی بیچ اضطجاع کے جو ابتداے تناول سے اتفاق نہ پڑے چاہیے کہ حالت نوم مین
زمانہ تناول کا دریافت کرکے جو مناسب حال کے ہو عمل مین لاوین اور یہی چاہیے کہ واقع ہونا
خواب کا بعد دفع فضلات طبیعی کے ہوتا بدون ضرر کے ہو اور یہی پرہیز کرین تو خواب اوپر
خلو کے واقع ہو اسلیے کہ بدن کو اسرد کرتا ہے بسبب تحلیل روح کے اسلیے کہ لامحالہ حرارت
طرف باطن کے خواہش کرتی ہے پس اگر بدن خالی ہو غذا سے حرارت روح مین اثر کرتی ہے
اور اوسکو فنا کرتی ہے بسبب تحلیل کے اور تحلل روح کثیر کا مبرد بدن ہے
لیکن جسوقت بیچ بدن کے غذا مستعد ہضم کی ہو اور نوم مدد کرتا ہے ہضم کو بسبب پیدا کرنے
خون کے اور پھیلانے خون کے بدن مین اور گرمی معتدل پیدا کرتا ہے اور روح کو قوت دیتا ہے
اور معنی غذاے مستعد ہضم کے وہ ہین کہ غذا مستعد ہو واسطے مستحیل ہونے کے ساتھ خون کے
اور نزدیک بعضون کے وہ ہے کہ ماکول مناسب حال کھانے والے کی ہو باعتبار کیفیت اور کمیت کے

اور جسوقت بیچ بدن کے کوئی غذا غاصی اور بہضم کے ہو یا خلط بارد ہو اور نوم اوسکو پہونچے
اوسکو فوم منتشر کرتا ہے بیچ بدن کے بدون ہضم کرنے کے اور برودت پیدا کرتا ہے اور جاوت بد
خلط بارد سے ظاہر ہے لیکن حدوث برودت کا غذائے غاصی سے اس سبب سے ہے کہ جو غذا بہ
خامی کے یا بہ سبب کثرت مقدار کے ہضم نہو سے لامحالہ ہاضمہ اور حرارت کو مغلوب کرینگی اور
اس سبب سے سردی زیادہ ہوتی ہے اور سونا اوپر پیٹ کی یا منہ کو مدد کار ہے لیکن انکباب
اوس میں اچھا نہیں ہے کہ خوف دلاتا ہے امراض آنکھ سے لہذا وہ خواب کہ اوپر اس شکل کب
کے ہو بیچ شرع شریف کے منع کیا ہے لیکن خواب اوپر شکم کے کہ منہ اوس میں طرف زمین کے نہو
بلکہ مائل جانب داہنے یا بائیں ہو جائز ہے اور مفید از روے شرع شریف اور طب کا اور تنبیہ
انکہ اوپر شکم کے سوے اور سر کو اس طرح تکیے پر رکھے کہ منہ اور دونوں آنکھیں ظاہر ہوں
اور دکھلائی دیں داہنی اور بائیں لیکن خواب اوپر پشت کی بہت نقصان کرتا ہے اور موجب ہے قوتوں
کا ہے مانند نزلہ اور سیل اور درد پشت اور کابوس اور صرع اور سکتہ کی اور مانند اسکی اور بیان ہو چکا
ساتھ بہت فائدوں کی اور بیچ دن کے طویل کرنا خواب کا شدید المنع ہے واسطے کہ رنگ کو فاسد کرتا ہے
اور تلی کو بڑھاتا ہے اور گندہ دہنی پیدا کرتا ہے اور قوت نفسانی کو سست کرتا ہے اور حمیات اور اورام کو پیدا کرتا ہے
اور کندی ذہن میں لاتا ہے اور امراض رطوبی کو بڑھاتا ہے خصوصاً نزلہ کو علی الخصوص
چار دن میں اور ساقط کرنا بھوک کا اس کو لازم ہے اور جو شخص کہ اسکی عادت رکھتا ہو واجب ہے
کہ اپنے تئیں اوس سے باز رکھے لیکن بتدریج اس لیے کہ عادت امر مضر کی اگرچہ فوراً ضرر نہیں
پہونچاتی ہے لیکن نڈر نہیں ہو سکتے ہیں کہ بعد گذرنے کے آفت قوی دفعۃً پیدا کرے اور
امر تدریج کا اسلیے کہا ہے کہ ترک کرنا عادت کا فوراً ضرر کرتا ہے لیکن اگر کوئی شب بیدار ہو
اور بمقتضای طبع کے خواب کرے شدید الضرر نہیں ہے بلکہ مفید ہے لیکن ایام گرمی میں
کہ بسبب دراز ہونے دن کے ماندگی عارض ہوتی ہے یقظہ سے اور واسطے اوسکے تدارک کے
درمیان دن کے ایک ساعت خواب کرے البتہ سبب آرام کا ہوتا ہے اور خواب وسط النہار کو
قیلولہ کہتے ہیں اور وہ سنت عادی اوس حضرت کی ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم
اگر سنت کی کرے ثواب ہے اور اگر ترک کرے عتاب بھی نہیں ہے لیکن خواب صبح کا کہ

اوسکا غیلولہ نام ہو نقصان کرتا ہے خصوصاً اگر معدہ خالی ہو اور اسی طرح نوم وقت ضحے کا کہ اوسکو فیولہ کہتے ہین مکدر اور فتور حواس مین پیدا کرتا ہے اور اسی طرح نوم بعد زوال کا کہ اوسکا نام حیلولہ ہو بسبب حائل ہونے اوس نوم کے درمیان نائم اور نماز کے محدث نسیان ہے اور اسی طرح نوم آخر دن کا کہ اوسکا نام غیلولہ ہے باعث آفات کثیر کا ہے اور ہلاک کرتا ہے پہلے لفظ مین قاف اور دوسرے مین عین اور تیسرے مین فا اور چوتھے مین حاے مہملہ اور پانچوین مین غین معجمہ ہے اور کتب فقہ مین اسامی اور واسطے نوم شمار کئے ہین لیکن چونکہ طبیب کے مضرت اوس مین ثابت ہوئی اور اکثر جاہل اور سیر رغبت کرتے ہین اس جگہ اوسی قدر پر کفایت کیا گیا و

اما الیقظۃ بافراط فییبس الجسد و یفنی رطوباتہ و یمنع الاستمراء و یفسد مزاج الدماغ وان افرط فی الغایۃ تورث الجنون لیکن بیداری مفرطہ اور دات کو سوتا تکلیف سے خشک کرتا ہی بدن کو اور فنا کرتا ہی رطوبات بدن کو اور منع کرتا ہی ہضم کو اور فاسد کرتا ہی مزاج دماغ کو اور اگر افراط سے ہو پیدا کرتا جنون کو یہ سبب پیدا کرنے خشکی کے بیچ دماغ کے اور احتراق کے بیچ اخلاط کے فائدہ آدمی کو حاجت یقظہ کی بالذات ہی اسلیے کہ اسباب اوسکے کمال کے اوسی سے ملے ہین اور حاجت نوم کی بالعرض ہی تو وہ ملال کہ یقظہ سے حاصل ہوا ہی تدارک اوسکا اسی سے حاصل ہو لیکن اس سبب سے کہ اعتدال بیچ ہر امر کے محمود ہے افراط ہر امر مین کہ واقع ہو باعث آفات کی ہوتی ہے جیسا کہ گذر چکا اور جاننا چاہیے کہ نوم معتدل اگرچہ سبب افراد نفسانی کو نفع کرتا ہی لیکن مشائخ کو نفع زیادہ ہی اسلیے کہ حفاظت انکی رطوبات غریزی کی کرتا ہی اور رطوبت منعدمہ کو عود کراتا ہی اسی سبب سے جالینوس ہر رات کو تقلۂ خس مطیب تناول کرتا تھا اور کہتا تھا الی الان علے النوم حریص اسے الی الیوم شیخ فینبغی تطییب النوم اور شیخ رئیس لکہتا ہی کہ یہ تدبیر بہترین اشیا کی ہی اوس شخص کو کہ قاصر النوم ہو اور اگر بعد تناول خس مطیب کے اور بعد کامل ہونے ہضم غذا سے متناول کو استحمام کرے اور گرم پانی اوپر سر کے گراوے مدد بہت دیتا ہی اوپر نوم کے اور طریق تطییب خس کا یون ہی کہ افاویہ گرم سے مانند دارچینی کے اوسکو خوشبو کر لیا ہو اور بغرض ملانے افاویہ سے ساتھ تقلہ خس کے تقلیل کرنا اوسکی تبرید کا ہی اور توڑنا اوسکی نفخ کا تو توہم بدن مضرت کرے اور جو کا ہو شدید التنویم ہے ملانا افاویہ یابسہ کا اوسکی خاصیت کو مانع نہین ہو سکتا ساتھ اس امر کی کہ اکثر افاویہ مصلحہ

کا بہی ظاہر ہی کہ بہ نسبت غذا کو نہایت قلیل ہوتا ہی پس باعتبار کیفیت کی بہی بیچ اوسکی رطوبت کے نقصان معتد بہ
واقع نہین ہوتا ہی اور تدابیر موسم بیچ سہرکے اور تدابیر واقعہ نوم مفرط کی بیچ سبات کی جو مفصلاً مذکور ہین
اسجگہ ہمنے بیان نہین کیا **انتباہ** جو تدبیر نوم کی مذکور ہوئی بعضی چیزین کہ اوس سے متعلق ہین اطراف
مختلف کی بہی جاتی ہین جاننا چاہیے کہ نوم دہوپ مین دماغ کو ثقیل کرتا ہی بہ سبب کثرت انجرون کے
کہ صعود کراتا ہی آفتاب اونکو طرف دماغ کی لہذا صداع پیدا کرتا ہی اگرچہ سر کو گرم نہ کیا ہو سخونت مفرط سے
اور نوم چاندنی مین حرکت دیتا ہی خون کو اور واجب کرتا ہی رعاف کو اکثر اور رلاتا ہی شہوت باہ کو
اور یہ آثار اوسکے نور کی خواص سے ہے لہذا سب رطوبات متحرک ہوتی ہین ایام غلبہ نور قمر مین حرکات
ظاہری کرکو اور فواکہ رطبہ مانند کہیرہ اور ککڑی کی بیچ ان ایام کی دونا اور ایام سے بڑہتی ہین اور
ہر فواکہ مین زیادتی واقع ہوتی ہی یہان تک کہ انار شق ہو جاتا ہی بہ سبب غلبہ رطوبات باطنی کے
اور نہ ممکن ہونے گشادگی اوسکی چہلکی کے اور بدستور خون بدن مین زائد ہوتا ہی اور اسی سبب سے
ان ایام مین نکالنا خون کا منع کیا ہی اور اسی طرح پانی کنوین اور نہرون کا صاحب مد اور جزر کے
ہین زائد ہوتا ہی و ذلک کلہ من امر خالق الشمس و القمر لا مدخل لہ متہ لعقل البشر اور نوم اوس طرح
سے کہ بعض اعضا دہوپ مین ہون اور بعض سایہ مین ساتہ اسکی کہ شرع شریف مین منع کیا ہے
بطور طب کے منہی عنہ ہی بسبب برابر نہونے حال بدن کی اور معلوم کرین کہ جگہہ خواب کی چاہیے
کہ موافق مزاج ہر شخص کے ہو حرارت اور برودت مین اور صاف اور پاک ہو اور بوی بد سے پاک
اور خوش ہوا ہو اور ہوام وغیرہ حیوانات سے جسطور ممکن ہو محفوظ کرین اور جو اعمال کہ واسطے اوس
کے مخصوص ہین مانند دور رکہنے چراغ کی اور ارتفاع سر کے مشہور ہین اور کپڑے خواب کے بدستور
موافق ہر شخص اور ہر فصل کے اختیار کرنا چاہیے جیسے گرمی مین گرم مزاجون کو کتان وغیرہ اور جاڑے
مین سرد مزاجون کو واسطے روئی اور ریشم کا لیناوین اور جیسا ہو کثیر الحشو ہو تو ہرگز سختی محسوس نہو اسلیے کہ سونا
اوپر سخت چیز کی عصب کو نقصان کرتا ہی اور شاید کہ تمدد اور تشنج اور فالج پیدا کری خصوصاً کہ نوم اوپر سرد زمین کی واقع ہو
اور خواب اوپر فرش نرم کی مسخن بدن ہی اور خواب اوپر اوراق گل سرخ کی مضعف باہ ہی بشرط ملاقات
پشت کی ایک زمانہ طویل تک **انتباہ** اگرچہ بیچ نوم کے بسبب برد ظاہر کی کہ اوسکی شان سے ہی احتیاج
اوڑہنی کی ہوتی ہی لیکن باطن مین حرارت مستولی ہوتی ہے بہ سبب متوجہ ہونی حرارت کی طرف باطن کے

اسی سبب سے عرق خواب مین بہ نسبت یقظہ کی اکثر نکلتا ہی بسبب غالب ہونی طبیعت کی اوپر مادی کی اسلیے کہ جمع ہونا
قوی اور حرارت کا باطن مین جو سبب انضاج اور دفع کا ہی عرق مذکور لامحالہ غلبہ طبیعت سی ہوتا ہی اور
جو شخص کہ نوم مین پسینا بہت لاتا ہو اور کوئی سبب ظاہر اوسکا مانند گرمی ہوا کی اور کثرت اوڑھنے
کی نہو دلیل اسکی ہی کہ بدن اوسکا پر ہی غذا سی قریب العہد سی یا خلط سی اور یہی معلوم کرین کہ اگرچہ یقظہ بھی پسینا
بہت لاتا ہی لیکن سبب اوسکا غلبہ طبیعت کا اور نضج مادے کا نہین ہی بلکہ اس سبب سے کہ توجہ روح یقظہ
مین طرف ظاہر بدن کی متحرک ہوتی ہی ساتھ اوسکی مواد رقیق سی طرف خارج کی خواہش کرتی ہین اور انفس
سے کہ ظاہر بشرہ بسبب متوجہ ہونے حرارت کی گرم ہوا ہی اوس مواد کو حبس نہین کرتی ہی پس بالضرور شامل
ہو کر نکلتا ہی پسینے مین پس تعریق نوم کی احمد اور سبب ہوتی ہی لانہ صادر عن فعل الطبیعۃ و قوۃ قواہا
فائدہ بیچ بیان استدلال کرنے کے حال خواب اور بیداری سے اوپر مزاج کی جاننا کہ کثرت
بیداری کی نشان حرارت اور یبوست مزاج کی ہے اور کثرت خواب کی نشان برودت
اور رطوبت کی اور اعتدال درمیان ان دونون کے نشان معتدل ہونے کا ہی کیفیات اربعہ مین
اور معلوم کرین کہ کبھی صورت واقعہ سے کہ بیچ سونے کے دیکھی جاتی ہی استدلال کرتی ہین اوپر
احوال مزاج کے بشرطیکہ قراین دوسری بھی اوسپر گواہی دیوین اور سبب دیکھنے کا تغیر ہونا
مزاج کا نفوس مزاج ساذج یا مادی سے اور تحقیق کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ دیکھنا خواب کا
کہ عربی مین اوسکو رویا کہتے ہین تین طرح ہے چنانچہ تین مشاہدہ مین کیے جاتے ہین پس جو تغیر مزاج
روح سے ہو استدلال اوس سے اوپر حال مزاج کے نہین کرسکتے اور فرق درمیان انکے اور
وجہو نسے کرسکتی ہین مشاہدہ بیچ رویا کی کہ بسبب سیر کرنے کے عالم مجردات مین نفس ناطقہ کو
ظاہر ہوتا ہی پوشیدہ نہ رہے کہ نفس آدمی کو علاقہ اپنی مبادی سی ہی مگر بسبب تعلقات جسمانی
کی اوس سی محجوب اور وصل دائمی سے مہجور ہوا ہی لیکن کبھی ہوتا ہی کہ عنایت جامع المتفرقین
سی بسبب ریاضت کے یا بدون اسکے اوسکو کوئی تجرد اس عالم سی حاصل ہوتا ہی اور اپنے
مبادی سی کہ عالم ارواح اور مثال اور عالم مجردات کے ہین متصل ہوتا ہی اور کلیات سی کتنی امور
کہ بیچ عالم ارواح کی اور لوح محفوظ مین ثابت ہین اور اس سے مناسبت رکھتی ہین بسبب کوئی وجہ
سکے وجوہ سے مطلع ہوتا ہی اور قوت متخیلہ اوسی وقت اونکو وہ صورت کہ مناسب اونکے ہو پہناتی ہے

بعد اوسکے وہ صورت حس مشترک مین آتی ہے اور مشاہد ہوتی ہے پس حس مشترک اوسکو اپنے خزانہ مین کہ خیال ہے
سپرد کرتی ہے اور خیال اوسکی محافظت کرتا ہے اور حالت بیداری مین یاد لاتا ہی پس اگر درمیان اوس صورت کے
اور صاحب صورت کے شدت مناسبت اور ملایمت کی ہے خواب کو حاجت تعبیر کی نہین ہی جیسے سانپ کو بیچ خواب کے
کے مال سے تعبیر کیا ہے اس مناسبت سے کہ دونون دشمن آدمی زاد کی ہین اور دودہ کو علم سے تعبیر کرتے ہین
اس مشابہت سے کہ دونون مفید ہین اور یہ قسم رویا کی رویاے صادقہ نام رکہتی ہی اور اس رویا کے خواص سے
ہے کہ جو نزدیک کسی کے بیان کرین پہلی بار وہ شخص جو تعبیر کرے اوسی طرح واقع ہوتا ہی اکثر اسی سبب سے حدیث
شریف مین سخت تاکید سے وارد ہوا ہے کہ رویا کو نزدیک نادان کے کہ تعبیر سے واقف نہین ہے نہ کہنا چاہیے اور
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اپنے خوابون کو حضور پر نور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ
وسلم کو عرض کرتے تہے اور اونکی تعبیر سے اوس جناب عرفان مآب سے مستفید ہوتے تہے بالجملہ رویاے صادقہ مانند وحی
کے ہی خصوصاً رویاے صلحا اور اتقیا کے مشاہدہ بیچ رویاے تخیلی کے جاننا چاہیے کہ سبب ہوتا ہی کہ بیچ بیداری کے
جو صورت کہ خیال مین آتی ہے پس اوسی صورت کو بیچ عالم خواب کے حس مشترک مشاہدہ کرتی ہی یا یہ کہ کوئی
معنی معانی سے بیچ حافظہ کے آتا ہی پس متخیلہ اوسکو کوئی صورت پہنا کر اوپر حس مشترک کے عرض کرتا ہی اوسکو
رویاے کاذبہ اور اضغاث احلام کہتے ہین اور اوسکا کچہ اعتبار نہین ہے اور کوئی اثر اوسپر مترتب نہین ہوتا ہے
مشاہدہ بیچ اون رویا کے کہ بسبب تغیر مزاج روح کے واقع ہو اور یہ یا سوء مزاج سادہ سے ہو یا سوء مزاج
مادی سے لیکن وہ تغیر کہ سوء مزاج سادہ سے ہوتا ہی اگر بواسطہ حرارت کے ہو وجہ یہ ہے کہ جو روح مشتعل ہو
اور قوت متخیلہ اوسکو تصور کرے بصورت گرم چیزون کے کہ بیداری مین مشاہدہ کرتی ہے بسبب رعایت
کرنے مناسبت کے پس بیچ خواب کے آگ اور آفتاب اور برق اور صاعقہ اور مانند انکے دیکہتا ہے
اور اگر بواسطہ برودت کے ہے وجہ یہ ہے کہ جب روح سرد ہوتی ہے اور جمود اوس مین ظاہر ہوتا ہے
فی الحال قوت متخیلہ اوسکو بصورت سرد چیزون کے کہ بیچ بیداری کے ملاحظہ کیا ہے مصور کرتی ہے
بسبب رعایت کرنے مناسبت کے پس بیچ عالم خواب کے برف اور یخ اور باد اور باران اور
مانند انکے دیکہتا ہے لیکن وہ تغیر کہ سوء مزاج مادی سے ہوتا ہے اگر مادہ صفرا ہے ہر طرح روح
اوسکی حرارت سے مشتعل ہوتی ہے اور بخار زرد اوس سے منفصل ہوتے ہین اور قوت متخیلہ اوسکو
اوس صورت پر کہ مناسب اوسکے ہے متصور کرتی ہے اور اوپر حس مشترک کے جلوہ گر کرتی ہے

پس خواب مین زردی اور گرمی اور پرواز کرنا اور مانند انکے دیکھتا ہے اور اگر مادہ خون ہے
اسی طریق سے سرخی اور گرمی اور خونریزی خواب مین دیکھتا ہے اور اگر مادہ بلغم ہے تو پانی
اور مینہ اور برف اور باران اور سفیدی اور مانند انکے دیکھتا ہے اور اگر مادہ سودا ہے سیاہی
اور تیرگی اور ترس اور وحشت اور ڈرانے والی چیزین اور بلندی سے نیچے گرنا اور مانند انکے
دیکھتا ہے تذکیر پوشیدہ نہ رہے کہ جو صاحب کتاب نے تدبیر جماع کی ذکر نہین کی ہم بھی اس جگہ
بیان نہین کرتے ہین لیکن اس سبب سے کہ بیچ قسم رابعہ ستہ ضروریہ کے کہ متضمن بیان حرکت اور
سکون کے ہے اور حرکت جماع کی ماتن نے اوسجگہ ذکر کی ہے تدبیر اوسکی مجملاً اوسی جگہ کی گئی
بہ سبب علاقہ مذکور کے پس جو شخص طالب اوسکا ہو اوسکی طرف رجوع کرے **الفصل الخامس**
فی التدبیر بحسب الفصول فصل پانچوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ تدبیر آدمی کے
مطابق فصلون سال کے اور جو دوسری فصل مین مقالہ تیسرے سے کہ متضمن بیان اسباب
ستہ ضروریہ کا ہے ذکر فصول اربعہ کا اور تعریف اونکی بطور حکما کے اور بطور اطبا کے ساتھ
تاثیرات فصلون کے اور بہت فوائد کے کیا ہے ہمنے اس جگہ جو کچھ تدبیر سے تعلق رکھتی ہے
کہی جاتی ہے اور مراد فصول سے اس مقام مین وہی ہے کہ بطور اطبا کے قرار پائی ہین اما الربیع
فانہ یبادر فی اولہ الی الفصد والاسہال ویحترز فیہ من کل مایسخن ویرطب لیکن ربیع پس چاہیے
کہ بیچ اوسکی ابتدا کے سبقت کرین طرف فصد اور اسہال کے اور پرہیز کرین اوسمین ہر چیز سے
کہ مسخن اور مرطب ہو **فائدہ** پوشیدہ نہ رہے کہ بیچ ربیع کے بسبب حرارت لطیفہ کے
کہ اوسکی طبع مین ہے وہ مواد کہ بیچ جاڑے کے بہ سبب قوی ہونے سردی کے بستہ تھا
پگھلتا ہے اور شامل ہوتا ہے اور بہ سبب پگھلنے کے حجم اوسکا زیادہ ہوتا ہے اور
آثار اوسکے ظاہر ہوتے ہین لہذا پیدا کرتی ہے امراض مناسب اپنے طبع کے کہ حار ہین اور
اسی سبب سے واسطے تقدمۃ الحفظ کے امر کیا ہے اطبا نے واسطے تنقیہ کے تو واقع ہونے
امراض مترقبہ سے امن حاصل ہو اور وہ تنقیہ کہ بہ نسبت اکثر امزجہ کے آسان ہے فصد ہے
اور اسہال لہذا ماتن نے ان دونون کا ذکر کیا ہے ورنہ بہترین تنقیات مین بیچ اس فصل کے
قے ہے بشرط امکان اور آسانی کے اور وجہ بہتری قے کی اس فصل مین یہ ہے کہ بیچ جاڑے کے بلغم

الفصل الخامس فی التدبیر بحسب الفصول

اکثر معدہ مین اور اوسکے نواح مین منجمد ہوتا ہے اور بیچ ربیع کے بلغم ناکو حرکت کرتا ہوا اور ظاہر ہے کہ واسطے اخراج ما فی المعدہ اور نواحی معدہ کے کوئی چیز قے سے بہتر نہین ہے اور اگر قے سے دفع نکرین خوف رکہتا ہے کہ معدے کو اور باقی اعضا کو ضرر پہونچاوے بالجملہ جو مراعات کہ عادت کے اہم مہمات سے ہے بیچ امر تنقیہ کے پس جو چیز کہ موافق حاجت کے اور مطابق عادت کے ہو کرنا چاہیے اور کبھی ہوتا ہے کہ خون غالب ہوا اور بہی خلط دوسرا پس اس جگہ استفراغ دونون کا مطلوب ہے ورنہ باعتبار غلبہ دونون خلط کے تنقیہ واجب ہے اور ساتھ اسکے کبھی ہوتا ہے کہ ایک شخص معتاد فصد سے ہوتا ہے نہ مسہل سے اور ساتھ اسکے حاجت اسہال کی رکہتا ہے اور آثار خون کے ظاہر نہین ہوتے اوسکو واسطے رعایت عادت کے فصد کرنے مین مفید ہوتا ہے اور بالعکس لکن الاول ہو الاکثر والالیق بان الفصد یخرج اے مادۃ کانت ولذا یقال لہ الاستفراغ الکلی اور مراد مراعات عادت سے نہ وہ ہے کہ امر غیر معتاد کو باوجود حاجت شدید کے ہرگز نہ کرین بلکہ مراد یہ ہے کہ جب تک کام اوس سے کہلے اور مقصود اوسی سے نکلے غیر معتاد سے مشغول ہون ورنہ وقت ضرورت کے بمقتضاے الضرورات تبیح المحظورات کوئی چیز کہ لائق اوس وقت کے دکھلائی دے منہی نہین ہے اور بہی مسخنات اور مرطبات سے اس فصل مین اجتناب لازم ہے تو مدد نہ کرے طبیعت فصل کو اسلیے کہ یہ فصل بہی حار رطب ہے اور شک نہین ہے کہ جو مسخن ہے محرک ہے اور جو مرطب ہے مکثر مواد ہے اور اس فصل مین یہ دونون چیز غیر مناسب ہین اسی سبب سے کہ کثرت تناول لحوم سے اور خمر غیر ممزوج اور کثرت استحمام سے اور مانند اسکے احتراز واجب جاتا ہے اور تلطیف غذا کی اس فصل مین انفع التدبیر ہے **انتباہ** جاننا چاہیے کہ بیچ اصطلاح اطبا کے تلطیف غذا کو تین طور پر بولتے ہین چنانچہ مفصل لکھا جاتا ہے اور جو کچھ یہان مقصود ہے اوسپر اشعار اور خبر کیا جاتا ہے پہلے معنی تلطیف غذا کے کہ مراد اوس سے استعمال کرنا اغذیہ لطیف کا ہو یعنے وہ اغذیہ کہ اوس سے خون رقیق حاصل ہو اور تلطیف غذا کی اس معنی سے یہان مقصود نہین ہے اسلیے کہ اغذیہ رقیق الدم اکثر امر مین گرم ہوتی ہین اور ایسی غذا یہان نہ چاہیے اسلیے کہ مناسب ترین اغذیہ کا اسوقت مین وہ ہے کہ بارد اور غلیظ ہو اسواسطے کہ بارد تسکین دیتی ہے حرکت اخلاط کو اور غلیظ تعدیل دیتی ہے رقت اخلاط کو کہ فصل کی طبیعت نے واجب کیا ہے

دوسرے معنی یہ کہ مراد اوس سے تقلیل مقدار غذا کی ہو اور یہ بھی بیان درست نہین آتا ہے اسلیے کہ بیچ ربیع کے کثرت معتدل بیچ مقدار غذا کے لازم ہے اسواسطے کہ اجواف اوسمین گرم ہوتے ہین اور اس سبب سے ہاضمہ بھی اوس مین قوی ہوتا ہے اور باوجود قوت ہضم کے تقلیل مقدار غذا مین لامحالہ مضر ہے اس سبب سے کہ قوی ہونا بھوک کا سبب تیزی اخلاط اور تحریک کا ہے وقد قال بقراط الاجواف فی الشتاء والربیع اسخن ما یکون بالطبع والنوم منہما اطول عنقی فی ہذین الوقتین ینبغی ان یکون ما تناول من الاغذیۃ اکثر وذلک لان الحار الغریزی فی ہذین الوقتین فی الابدان قوی کثیر فلذلک یحتاج الی غذاء کثیر یعنی تیسرے وہ کہ مراد اوس سے قلیل التغذیہ ہو یعنے اگرچہ مقدار مین کثیر ہو لیکن تغذیہ مین قلیل ہو اور مقصود لطیف غذا سے بیچ اس فصل کے یہی معنی ہے اور شک نہین ہے کہ جو اس فصل مین کثرت اخلاط مین ہوتی ہے احتیاج طرف وارد ہونے بدل ما تحلل کے تھایج کمتر ہے پس قلیل التغذیہ کافی ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ حرارت باطن مین سبب ہوتی ہے اور ہاضمہ معدہ کا قوی ہوتا ہے حاجت ہوتی ہے اسکی کہ کوئی چیز معدے مین وارد ہو تو واسطے اشتغال معدے کے وافی ہو اور ظاہر ہے کہ یہ دونون غرض باوجود کثرت تناول کے زیادتی اخلاط مین نہین ہو سکتی بغیر ایسی غذا کے کہ مذکور ہوئی حاصل نہین ہوتی ہین نظیر اسکی بقول غیر جارہ اور ترکاری ہین اور جانین کہ اس فصل مین ریاضت معتدلہ محمود ہے اسلیے کہ غرض اس ریاضت سے تحلیل مواد کثیر کا ہے نہ غیر اوسکے اور ظاہر ہے کہ اگر ریاضت مفرط ہو تحلیل زیادہ کرے اور گرمی لاوے اور فصل کی طبع کو مدد دے بسبب سیلان کرانے اور تحریک اخلاط کے اور اسی طرح اگر ریاضت نہایت کم ہو تحلیل معتدبہ اوس سے حاصل نہین ہوتی پس لائق وہ ہے کہ ریاضت مذکور زائد فی الکثرت اور ناقص فی الشدۃ ہو تو تحلیل اوسکی تسخین سے زیادہ ہو اور یہی مطلوب ہے اور زیادہ لباس بیچ اوائل ربیع کے مستحب ہے اسلیے کہ تسخین اوسکی کمتر ہے اور بدستور وہ کپڑے کہ محشو ہو روئی سے تکی قلیل المقدار سے اور سیاہ ہو نزدیک بسبب صغیر ہونے حجم کے کہ ایسی قبا بھی قلیل الاسخان ہے ؛ واما الصیف ؛

فینقص فیہ الغذاء والشراب والریاضۃ ویلزم الظل والکن والدعۃ والمطفیات ویبادر الی الستقے لیکن گرمی پس چاہیے کہ کم کیجاوے اوس مین غذا اور شراب اور ریاضت

اور لازم پکڑے ظل کو اور کنّ اور آرام کو اور ملطفیات کو اور مبادرت کرے ساتھ قے کی اگر ممکن او سہل ہو ظل سایہ ہے اور کن بکسر کاف اور تشدید نون کی سقوف یعنی چھت اور پوشش کہ آفتاب سے حمی ہو ہے وارام اور سکون اور معلوم کرین کہ بیچ گرمی کی ہضم ضعیف ہوتا ہے اور اخلاط گرم اور حاجت تغذیہ کی کمتر ہوتی ہے باوجود کثرت تحلیل کے اور بہ سبب غلیان کی اور زیادتی حجم اخلاط کی ہے پس کم کرنا غذا میں لازم ہوتا ہے اور بدستور بیچ شراب اور ریاضت کا ذکرا اور فائدہ التزام سایہ وغیرہ کا بیچ تسکین غلیان مواد کے ظاہر ہے اور اشربہ ملطفہ کہ کثرت اونکی اس فصل میں ضروری ہے شربت حماض کا ہے اور شربت تمر ہندی کا اور سوا ہے انکی اور نفع قے کا یہ ہے کہ اخلاط اس وقت میں طافی اور مائل اوپر کو ہوتے ہیں اور بہی صفرا غالب ہے اور وہ سہل الاجابت ہے قے کو لیکن آسانی سے قے کی اور ہونا مانع کا اور تقاضای عادت کا البتہ رعایت کیا چاہیے اور بہی کثرت فواکہ رطبہ کی مانند آلو اور تربوز اور کہیرے کے اختیار کی گئی ہے بسبب تسکین حرارت کے اور بہترین مبردات میں شیرین پانی سرد ہے اور موافق ترین لباس کا اس فصل میں کتان ہے **انتباہ** اگر تنقیہ قے سے یا سہولت ملینات سرد سے مانند ماء الفواکہ کے رفع قبض کر سکتے ہیں اور نزدیک حاجت کے مغز فلوس خیار شنبر اور ہلیلہ کا بلی کا ساتھ ماء الفواکہ کے بہی ملانا چاہیے لیکن مسہلات قوی سے مانند تربد کے حب المقل وغیرہ کا ذکر نا چاہیے کہ آفت عظیم پیدا کرتے ہیں اور فصد سے بہی جہان تک ممکن ہو اجتناب کیا چاہیے اور اگر ضرورت ہو وقت متوسط میں کیا چاہیے لیکن قلیل المقدار اور بعد اسکے معدلات کر اور یہ سب مراعات کہ باعتبار فصول کی کہی جاتی ہے اوس تقدیر پر ہے کہ فصل اوپر اپنی طبع کے ہو اور بیچ اوس شہر کے ہے کہ چاروں فصل اوس میں متمیز الآثار ہوتی ہیں ورنہ یہ قاعدہ ساقط الاعتبار ہے اور مراعات حرارت اور برودت وقت حاضر کی کیا چاہیے اور موافق اوسکی تصرف کرنا چاہیے جو فصل کہ ہو

خریف

واما الخریف فیجب الاحتراز فیہ من المجففات والجماع والماء البارد والنوم فی المکان البارد وحر الظہیرۃ برد الغدوات واللیالی واکل الفواکہ ویستعمل فی اوائلہ الاستفراغ ولیوکل فیہ بالرطب

یسیخن قلیلا لیکن خریف واجب ہے احتراز اوس میں اوس چیز سے کہ خشک کرنے والی ہے اور جماع اور سرد پانی اور سونے سے سرد جگہ میں اور گرمی دوپہروں سے اور سردی صبح اور راتوں سے اور کہانے فواکہ سے اور استعمال کرین اوسکی شروع میں استفراغ اور تناول کرین فصل مذکور میں جو چیز کہ مرطب ہے اور سخونت کم رکہے فائدہ اسواسطے

ترک محففات کے اسلیے ہے کہ جو طبیعت اس فصل کی یابس ہے استعمال اونکا یبوست کو زیادہ
کرتا ہی اور اگر کہین کہ شک نہین ہے کہ ہوا گرمی کی خشک زیادہ ہے ہوا سے خریف سے بسبب
غلبہ حرارت کے کہ موجب یبس کا ہے پس ترک کرنا محففات کا گرمی مین چاہیے کہ اون زیادہ ہے
اور واجب زیادہ اور حال اسکے مخالف ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ یبوست محففات
ہوا گرمی کی زیادہ ہے لیکن بسبب حرارت غالبہ کے کہ واجب کرتی ہے سیلان اور تذویب کو
بیچ رطوبت کے تدارک کرتی ہے اوس رطوبت کو لہذا وہ یبوست کہ بیچ ابدان کے گرمی مین نہین
ہوتی ہے کہ خریف مین ہوتی ہے اور امر واسطے ترک جماع کے ظاہر ہے کہ وہ جماع ساتھ اس امر کے
کہ مجفف ہے بشرط افراط کے مضعف بدن اور محلل قوے بھی ہے لیکن جماع معتدل المقدار
کہ موافق طبع کے ہوا اور خوشی پیدا کرے وہ جماع کو کسی وقت مضر نہین ہے کما لا یخفے
علی المجربین اور امر ترک کرنا سرد پانی کا کہ شدید البرد ہے اسلیے ہے کہ اس فصل مین
آلات صدر اور حلق کے ضعیف ہوتے ہین بسبب اختلاف ہوا کے فصل کے اور معلوم ہے
کہ پانی بہت سرد سینہ اور حلق ضعیف کو مضر ہے اور جاننا کہ پینا سرد پانی کا مضر ہے گرانا اوسکا
اوپر سر کے بھی مضر زیادہ ہے اسلیے کہ پیدا کرتا ہے نزلے کو اور یہ عمل بیچ سب فصلون کے
اگرچہ غیر محمود ہے لیکن بیچ خریف کے ناجائز زیادہ ہے کما قلناہ اور امر ترک کرنے
نوم کا بیچ مکان سرد کے اور اجتناب حر ظاہر اور برد غدوات اور لیالی سے بسبب
امین ہونے کے حدوث زکام سے ہے اور سونے مین احتیاط تمام کرے کہ سر کھلا ہوا نہو
اور ملاقی ہوا کا نہو کہ بیچ پیدا کرنے زکام کے اسرع ہے اور یہ دستور نوم اوپر امتلا کے اگرچہ
ہمیشہ منہی ہے لیکن اس فصل مین منہی زیادہ ہے تو سر کو بخار سے نہ بھر دے اور امر احتراز
کرنے فواکہ سے کہ کیا ہے مراد اوس سے فواکہ وقتی ہین یعنے وہ فواکہ کہ بیچ زمانہ خریف کے
پکے ہون اور منع کرنا انسے اسلیے ہے کہ فواکہ مذکور رطب ہوتے ہین اور شک نہین کہ کثرت
فواکہ رطبہ کی پیدا کرتی ہے حمیات کو بہ سبب جوش اخلاط کے اور یہ بات بیچ اس فصل کے
کثیر الوقوع ہے بہ سبب اختلاف ہوا کے اور فساد ہضمون کی بخلاف فواکہ غیر وقتی کے کہ رطوبت
زائد سے خالی ہین استعمال اونکا کبھی ہوتا ہی کہ نفع کرتا ہے بہ سبب تعدیل مزاج فصل کے اور بعید ہوتی ہے

ایجاب غلیان سے اخلاط میں اسلیے کہ اکثر فواکہ بالقوہ رطب ہین اور مزاج اس فصل کا یابس ہے
ظاہر ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ رطوبت زائدا اونکی خشک ہوتی ہے اخلاط مین جوش نہین کرتے ہین
اور امر استفراغ کا اوائل خریف مین واسطے تقلیل مواد کے ہے اور واسطے غالب ہونے طبیعت کے
لیکن تنقیہ قے سے اس فصل مین منع ہے اسلیے کہ حمی لاتی ہے اس سبب سے کہ تقے قوت حرکت
سے ہیجان مین لاتی ہے اخلاط کو کہ عروق مین ہین اور اخلاط مذکور وہان سے دفع نہین
ہو سکتے اسلیے کہ قوت کافی نہین ہوتی اونکے اخراج مین اور ظاہر ہے کہ جسوقت مواد حرکت
مین آوین اور نہ نکلین اور حرارت اور رداوت فصل کی اونکی مدد کرے لامحالہ تپ
ظاہر ہوگی پس بہتر تنقیہ اس فصل مین فصد ہے یا اسہال مسہلات غیر قوی سے اور یہی جانین
کہ بعضے آدمی ہین کہ اونکو اس فصل مین حرکت تنقیہ سے نہ دینا اور ساکن رکھنا مواد کا اولے
ہوتا ہے اور یہ وہ لوگ ہین کہ اخلاط فاسدا اونکے ابدان مین غالب زیادہ ہون اور مائل
بغلظ ہون اور ہوا فصل کی اونکی تحریک پر قدرت نہ پاوے پس جسوقت تنقیہ سے
حرکت پاوین اور نکلنا سب مواد کا متعذر ہے بالضرورساتھ اخلاط صالحہ کے ملکر اونکو بھی فاسد
کرتے ہین اور رداوت ہوا کی اور ضعف قوے کا جو اوسمین مددگار ہے امراض مناسب
فصل مذکور ظاہر ہوتے ہین بالجملہ اگر ایسے ابدان مین بنظر اسکے کہ مبادا مادہ فاسد مستکنہ
بہ سبب قوت فصل ردی کے فساد قوی دفعتہً پیدا کرے تنقیہ واجب آوے تو فصد اولے
ہے اسہال سے اسلیے کہ ادویہ مسہلہ شدید التحریک ہین واسطے اخلاط کے اور ساتھ اسکے
کبھی ہوتا ہے کہ مسہل مادے کو ہلادیتا ہے اور نہین نکالتا اور اس سبب سے زیادہ کرنیوالا
شر کا ہوتا ہے بخلاف فصد کے کہ ایسی نہین ہوتی لیکن تقے نہایت منہی عنہ ہے لما ذکر فائدہ
امر تناول کرنا مرطبات کا اس فصل مین ظاہر ہے کہ واسطے تعدیل یبوست اوس فصل کی ہے لیکن
چاہیے کہ یہ مرطب مائل بسخونت ہو تو مزاج آدمی سے موافق ہو اور تیزی پیدا نہ کرے
اور ساتھ اسکے لازم ہے کہ رطوبت اوسکی مستعد عفونت کی اور باعث ہیجان اخلاط کی نہو لما ذکر فی
الفواکہ اور اغتسال اس فصل مین سوای پانی نیمگرم کے بیجا ہے اسلیے کہ پانی بہت گرم مجفف
اور مہیج مواد کا ہے اور پانی سرد مکثف مسام ہے اور کثافت مسام کی واجب کرتی ہے خشکی کو ان فصول مین

اور منع کرتی ہے اوسکے تحلل کو اور یہ سبب بسبب رطوبات فصل کے پیدا کرنے والے امراض کے ہوتے ہیں اور پینا شراب کا اس موسم میں چاہیے کہ باقراط ہو اسلیے کہ افراط اوسکی اگرچہ سب وقت ممنوع ہے لیکن یہاں ممنوع زیادہ ہے بسبب ضعیف ہونے قواے طبیعی کے اور چاہیے کہ شراب مائی ہو تو ترطیب اور اصلاح ہیں فصل کی اور توڑنا تیزی اخلاط کا کرے **انتباہ** اس فصل میں پانی بہت پینا باعث امن کا اوسکے شر سے ہوتا ہے اسلیے کہ پانی سے حسکی تعدیل پاتی ہے اور تیزی اخلاط کی ٹوٹ جاتی ہے واما الشتاء فیجب الاحتراز فیہ من الفصد والقے ویقص الاسہال عند مساس الحاجۃ ویکثر فیہ الغذاء لیکن سرما پس واجب ہے احتراز اوسمین فصد اور قے سے اور رخصت دیا گیا اوسمین اسہال کو وقت حاجت کے اور چاہیے کہ اوسمین غذا بہت کھاوین **فائدہ** امر اجتناب فصد اور قے سے اس فصل میں اسلیے ہے کہ مادہ جاڑے میں غلیظ اور راست ہوتا ہے اور نکالنا ایسے مواد کا فصد اور قے سے ممکن نہیں لہذا شیخ نے یہ لکھا ہے کہ و بقراط یستعمل فیہ الاسہال دون الفصد ویکرہ القے یعنی اس وقت مین مقیات سے اور مسہلات سے قصد کرنا لازم ہے اور وجہ اوسکے صالح ہونے کی یہ ہے کہ جو مواد اوس میں مترسب اور مائل بسفل ہوتے ہیں اوس سبب سے اسہال سے نکلنا اوسکا آسان تر ہوتا ہے چنانچہ بیچ گرمی کے قے سے آسان زیادہ ہوتا ہے بسبب طفو اور غلیان مواد کی لیکن فصد اگرچہ اخراج مواد غلیظ کا بھی کرتی ہے لیکن اس سبب سے کہ اس فصل میں توفیر خون کی مطلوب ہے واسطے مقاومت برد کی احتراز کرنا اوس سے بھی ضروری ہوا جب تک کہ مواد ساکن ہیں لیکن جسوقت کہ مواد حرکت میں آوین بسبب تغیر فصل کے یا تناول مغیرات کی یا مانند اوسکے اور حاجت فصد کی ہو باک نہیں ہے ذرا توقف فصد کرنا چاہیے اور جب تک حاجت قوی نہو اسہال ہی نکرنا چاہیے لہذا ماتن نے بیچ رخصت اسہال کے عند مساس ضبط کیا ہے حاصل یہ ہے کہ اس فصل میں واسطے تقدم حفظ کی تنقیہ نچاہیے کرنا بخلاف اور فصول کی کہ وہاں واسطے دفع شر مترقب کی اون فصول سے جہاں ضرورت ہے تنقیہ مناسبہ کی واجب ہے جیسا کہ گذر چکا ہے **انتباہ** توفیر غذا کی بیچ جاڑے کے اسلیے مستحسن ہوئی کہ اس فصل میں بسبب برد ہوا کی تکاثف اخلاط میں ہوتا ہے حجم اونکا کم معلوم ہوتا ہے اور رگون کو بہ نہیں لیتی اور اس سبب سے کہ خالی ہونا رگون کا مقدار معتاد سے سبب اور تشویش طبیعت کا ہے اور بکثرت غذا کے فصد واقع ہوسکتا ہے بسبب خلیفہ ہونے عروق اوس چیز کے جو ناقص ہوگئی ہے

تکثیف کے اور وجہ موجبہ کہ بیچ کمی مواد کے اور زیادتی بہوک کی جاری ہین کہ کہا ہی ہی اور جو بعض لوگ کہتے ہین کہ اس فصل مین بسبب اجتماع حرارت کی باطن مین تحلیل بہت ہوتی ہی کمی مواد مین اور اضطرار طرف استخلاف کی کہ بہوک کو پیدا کرتا ہی اوسی سبب سے ظاہر ہوتی ہین نہایت کہ تحلیل ند کور مخفی ہی نزدیک محققون کے مقرون ا... ہم اس دلیل سے کہ اگر ایسا ہوتا بیچ فصل ربیع کے کہ معتدل زیادہ فصلون مین ہی امتلا سے مفرط کیون ظاہر ہوتا اسلیے کہ ثابت ہوا کہ ربیع سب فصلون مین اعدل اور مقوی طبیعت ہے اور امتلا کہ اوس مین ظاہر ہوتا ہے بسبب غلبہ طبیعت کے ہی کہ مادہ افسردہ شتوی کو پگہلاتی ہے اور اوسپر دفع کے آمادہ کرتی ہے پس اگر بیچ جاڑے کے اقرار کرین ہم کہ مواد تحلیل ہوتا ہی لازم آتا ہے کہ ربیع کو موجد مواد فاسدہ اور تضاد طبع کے مقرر کرین او... ایسا نہین ہے

نکتہ بیچ فصل جاڑے کے جیسی کثرت غذا کی مطلوب ہے کثرت تعب کی بیچ ریاضت کی بہی لازم ہوتی ہے واسطے تسییل اور تلطیف اخلاط مستکثفہ کے لیکن معلوم کرین کہ حکم کثرت غذا کا اوس صورت مین ہے کہ جاڑا جنوبی نہو اسلیے کہ اگر جنوبی ہوگا یعنے بیچ جنوب اوس مین اکثر بہیگی لازم ہے کہ غذا مین تقلیل کرین لیکن بیچ ریاضت کے زیادہ کرین اور یہ اسواسطے کہ بیچ شتاے جنوبی کے برد مکثف قوی نہین ہوتا ہے اور اس سبب سے بیچ حجم اخلاط کی نقصان ظاہر کہ تکثیر غذا کی طرف محتاج کرتا ہے ظاہر نہین ہوتا پس تقلیل غذا کی ضرور ہے اور اس سبب سے کہ اوسمین رطوبات بہت غالب آتے ہین بسبب تحلیل کے حاجت ریاضت کی زیادہ پڑتی ہے اور بہی بیچ شتاے جنوبی کے بسبب فساد ریح جنوب کے اور غلبہ رطوبات کے اخلاط عفونت کی لیے مستعد ہوتے ہین اور اس صورت مین ظاہر ہے کہ قلت غذا کی مقصود ہو واسطے تقلیل فضول کے اور بعید ہونے کے قبول فضول سے اور اسیطرح زیادتی ریاضت غیر مفرط کی مطلوب ہوتی ہی واسطے انتعاش حرارت غریزی کے اور تحلیل فضول کے اسلیے کہ یہ امر اقوی ترین اسباب منع عفونت کا ہی بالجملہ جو کچہ تدبیر اور منع کرنے عفونت سے بیچ فصل جاڑے کے کہا بنظر اسکے ہے کہ شتا اوپر طبع اپنی کے ہوا اور ریاح جنوبی اوس مین بہت نہ چلے ورنہ بعضے بلاد مین ایسا دیکہا گیا ہے کہ فصل جاڑے کی اکثر محدث امراض گرم کی ہوتی ہے اور سوا ے فصد کے جلد نفع تدبیر سے ظاہر نہین ہوتا اور اسی طرح جسوقت شتا جنوبی ہو ترک کرنا تسخین کا لازم ہی اور

تبرید اوس تنقیہ فصد سے ضرور پس طبیعت کو مراعات ان امور لاحقہ کی اور پہچان ہونے ہونے
فصول کی اور اپنی طبع کے اور مانند اونکے کہ لحاظ کرنا اونکا بیچ امر علاج کے واجبات سے ہے لازم ہین
اشیا کا ہونا ہی تو بیچ تدبیر کے غلطی نہ کرے والہادی ہو اللہ والملہم بالصواب **فائدہ** بوقت شتا کہ
اور طبع اپنی کے ہو تغلیظ غذا کی اوسمین ضرور ہے لہذا کہا ہے کہ روٹی گیہون کی کہ جاڑون مین
کہاوین چاہیے کہ متلذذ اور سخت زیادہ اوس گیہون کی روٹی سے ہو کہ گرمی مین کہاتے تھے
دور اسیطرح گوشتون اور بہنی ہوئی چیزون سے جو غلیظ ہو جاڑون مین موافق زیادہ ہے اسلیے
کہ ہضم اس فصل مین قوی زیادہ ہے اور حاجت تغذیہ کی بہت اگر کوئی کہے کہ عمدہ تدبیر نزدیک
اطبا کے تعدیل ہے اور اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ غذا جاڑون مین لطیف ہو تو غلظ اخلاط
کو تعدیل کرے اور گرمیون مین چاہیے کہ غلیظ ہو تو وہ بہی تعدیل مواد لطیف کی کرے اور حال
یہ ہے کہ قضیہ اولٹا قرار پایا جواب اوسکا یہ ہے کہ اگرچہ اصل تدبیر یہی ہے لیکن بسبب ایک
مانع کے اولٹا ہو گیا اور مانع یہ ہے کہ جو غذاے لطیف لا محالہ انفعال کو زیادہ قبول کرتی ہے
جاڑے کی سردی سے جلد منجمد ہوتی ہے اور یہ بات موجب فسادون کی ہے بخلاف اوس خون کے
کہ غذاے غلیظ سے کہ انفعال سے بعید زیادہ ہے سردی اوسمین جلد اثر نہین کرتی ہے اور اس سبب سے
فساد انجماد سے محفوظ رہتا ہے پس بیچ شتا کے جو غذا کہ غلیظ ہو اوسکی تعریف کہی ہے لیکن گرمیون
مین جو قوتین اور ہاضمہ ضعیف ہوتے ہین ہضم غذاے غلیظ کا دشوار ہے اس سبب سے غذاے لطیف
گرمیون مین اختیار کی گئی فافہم اور بقول موافق جاڑے مین مانند کرنب کے ہے اور سلق اور
کرفس کے اسلیے کہ کرنب اور سلق غلیظ ہین اور حار اور کرفس مفتح ہے اور ملطف اخلاط کا اور حق یہ ہے
کہ یہ بقول بہی ضرورتین استعمال کرنا جائز ہے ورنہ اولی ہاتہ اوٹھانا اور اوپر اغذیہ مطلقہ کے قناعت کرنا
اولی ہے اور پینے والون کا پینا شراب کا بہی مفید ہے اور موافق ترین لباس کا بیچ اس فصل کے پوستین
سنجاب اور فنک اور حواصل اور دلق کا ہے اور مانند اونکے اور جو چیز قائم مقام اونکے ہے
سنجاب بعض جگہ پوستین کہ فنک مشہور ہے اور فنک پوستین لومڑی کی اور حواصل ایک جانور ہے کہ بیچ مصر کے
ہوتا ہین اور وہ دو طرح ہے سفید اور سیاہ سفید اوسمین خوب ہے اور خوشبو سیاہ بدبو ہے
لائق استعمال کے نہین ہے اور دلق بہی ایک نوع ہے حیوان کی پوست اوسکا بہ نسبت سمور کے قلیل

الحرارۃ اور گرمی اوسکی باعتدال ہی فائدہ بیچ تدبیر فساد ہوا کی اور تدبیر وبا کی عیاذاً باللہ منہا جاننا چاہیے
وبا بالفتح والقصر والمد عبارت ہی فساد مہلک سی کہ عارض ہوتا ہی جوہر اس ہوا ہی مرکب کو کہ بیاری ابدان
سی مماس ہے اور عام ہی کہ حدوث اس فساد کا اسباب سماوی سے ہو یا اسباب ارضی سی اور فصل باقی میں
کہا گیا کہ تغیر ہوا کا بیتن طور ہی ایک اوس سی وبا ہی اور قید تعلق فساد کا اوسکی جوہر سی اس سبب سے کیا گیا تو
جو فساد مہلک کہ بہ سبب متعلق ہونی فساد کی کسب ہے اسی ہو حد وبا سی خارج ہو جیسا کہ اسی فصل میں ذکر کیا گیا
اور تعفن ہوای مذکور کا بمنزلہ التعفن پانی کے ہے اور اس سبب سے کہ مباشرت ہوا کی وبعد دم ہی استنشاق
ہوای مذکور کا اخلاط اور ارواح کو جلد تر متعفن کرتا ہی خصوصاً اخلاط نواحی قلب کے اور اسباب
ارضی کے کہ موجب وبا کی ہوتی ہین ظاہر ہی کہ جو مانند حصول قتال عظیم کا اور رہنا مقتولون کا بدون
دفن کی اور مانند انکی تمام متعفنات اور رقاذورات اور نجاسات کے کہ ہو ذی فساد ہوں
لیکن اسباب سماوی اگرچہ حکما دیلمی اونکے ذکر کے ہوے ہین لیکن حق وہ ہی کہ معرفت ہونا دشوار ہے
اور بعدم اطلاع کی اونکی کیفیت پر اسی سبب سے شیخ رئیس نے قانون مین بیچ اسباب بید الشرح یا کہا اولا
سماوی تخفی علی الناس کیفیتہ بالجملہ فساد ہوا کا اکثر اوسکو ہوتا ہی اور اثر کرتا ہی کہ کثیر الجماع اور ضعیف القوی
اور مفتوح المسام ہو اور بدن اوسکا اخلاط ردیہ سی ممتلی ہو اور بدترین وبا مین وہ ہی کہ اجتماع اسباب سماوی
اور اسباب ارضی سے ہو اور قوی ترین دلائل کا اوپر ہونی وبا کی اسباب سماوی سی وہ ہی کہ فصول سال کی
متغیر الحال ہون اور ساتھ اسکی ستاری دنبالہ دار بہت دکھلائی دین اور ہوا کبھی غبار دار ہو اور کبھی بدون
غبار کی اور پانی کمتر برسے اور ابر ہمیشہ رہے اور اسباب ارضی سی خالی ہو اور اصح ترین دلائل بیچ
اوپر ہونے وبا کی اسباب سماوی سے وہ ہی کہ بیچ نواحی شہر کی معرکہ عظیم ہوا ہو اور عفونت بہت عالم
ظاہر ہو اور جانور کہ زمین مین رہتی ہین مرجاوین اور بھاگین اور غلہ اوس فصل کا نقصان دے بخلاف
غلہ فصل اگلی کے اب معلوم کرین کہ جسوقت آثار حدوث وبا کی ظاہر ہون چاہیے کہ مبادرت
کرین واسطے تجفیف بدن اور تعدیل مسکن کے اور فائدہ تجفیف کا ظاہر ہے کہ جو رطوبات
کم ہونے مین استعداد اونکی کم واسطے قبول کرنے تعفن کے ہے وہ بھی کم ہوتی ہے
وہ المطلوب اور بہترین مجففات مین تنقیہ بدن کا ہے اخلاط غالب اور زائد سے اور جہان
تنقیہ اسہال سے کیا جاوے وہ مسہل کہ قوی ہو مانند تربد کی اور مانند اسکی یا مضعف دل ہو مانند کمونیا کے

اور مانند اسکے بچا ہیے دنیا اور ملینات مناسب مانند ملیلہ اور املتاس کے قناعت کرنا چاہیے اور
اور تقلیل غذا کی خوب مجحف ہے لیکن خالی رہنا شکم کا خوب نہین ہے غذا اکثر کھاوین لیکن تفریق سے
اور جو غذائین مرطب اور سریع العفونت ہین ترک کرین مانند لحوم اور البان اور فواکہ رطبہ کے
لیکن اوسجگہ کہ ساتھ تناول لحوم کے اضطرار ہو حموضات سے اصلاح کرنا چاہیے اور گوشتون سے
جو عفونت سے بعید ہے مانند گوشت طیور خفیفہ معتدلہ کے اختیار کیا چاہیے اور جماع اور ریاضت
منتعبہ سے اور جو چیز کہ تنفس عظیم اور متواتر پیدا کرتی ہے پرہیز کرنا چاہیے لہذا راحت و آرام
اسوقت مین احسن جانا ہے اور نزدیک اس فقیر کے لائق زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ آرام اگر
اسطور پر ہو کہ تخفیف بہی کرے بہتر ہے پس بیٹھنا جہولے مین افضل ہے کہ باوجود راحت کے
تحلیل رطوبات کو بہی کرتا ہے اور دیکھین کہ وبا کون اسباب سے ہے اگر اسباب سماوی سے
ہو واجب ہے کہ بیچ گہرون کہپریل مسقف کے کہ گرد اونکی دیوارین اونچی ہون سکونت کرین اور وہان کی ہوا کو اصلاح کرین
اسطور پر کہ قریب کہا جاتا ہے اور ہواے خارجی کو آنے ندیوین اور اگر اسباب ارضی سے ہو
لازم ہے کہ اونچے گہرون مین ساکن ہون اور صحرا مین گذارہ کرین تو ریاح کے چلنے سے
فاسد صعود کرنے والا اوس زمین مین متمکن نہین ٹہر سکتا ہے اور اگر دونون سبب سے
ہو گہر صحرا سے بہتر ہے اسلیے کہ ہواے بند کو اصلاح کرنا آسان ہے اور جس طور پر ہو عمدہ تدابیر
مین بیچ اس مہلکہ کے وہ ہے کہ وسواس نہ کرین اور توکلا علی اللہ خوش اور بیغم رہین اور ساتھ اسکے
تدابیر مذکورہ سے کوئی چیز باقی نہ رکہین کہ حکم شارع سے ایسا صادر ہوا ہے اور اصلاح مسکن کی
اوسوقت مین اسطرح کرین کہ گہر وہ اختیار کرین کہ وہان پانی اور فوارہ اور مانند اسکے کچہ نہو اسلیے
کہ فساد ہوا مین اکثر کثرت رطوبات سے ہے اور وہ سرکہ کہ ہینگ اوسمین ملائی ہو بیچ سطح گہر کے
اور اوپر دیوارون کے اکثر چہڑکین اور وہ چیزین کہ بخار کرنا اونکا مصلح عفونات ہوا کی ہین مانند
سعد اور کندر اور آس اور گل سرخ اور صندل ملا کر جلاوین اسطرح کہ دخان اونکا دماغ کو
تکلیف ندیوے اور اسی طرح استشمام روائح طیبہ کا نافع ترین اشیا کا ہے وبا مین خاصۃً
کہ مراعات مضاد مزاج کی بہی کیجاوے یعنے گرم مزاج کو طیوبات باردہ مانند کافور اور صندل کے
سونگہاوین اور مبرود کو طیوب گرم مانند عود اور عنبر کے اور جاننا چاہیے کہ استعمال سرکہ کا

اکلاً اور شماً اور رشاً فی البیت نفع تمام کرتا ہے اور بیچ نقصان ہونے کے ہوائی فاسد سے اور اصلاح ہواے متعفن مین اور شربت تمادی کا اور مفرحات یا قوتی کہ دلکو قوت دیتی ہین اکثر کہانا چاہیے اور گروہ غم اور وہم کی بچا ہیے جانا اور سرد پانی گہونٹ گہونٹ پیتے رہین بشرط حاجت کے اور اگر فساد اسباب ارضی سے ہو پانی کو بہی گل ارمنی ملاکر جوش خفیف کر کے چاہیے پینا اور اگر تہوڑا سرکہ ملاوین اس قدر کہ مزہ مین تغیر ظاہر ہو اور پلایا جاوے بہتر ہے لہذا شیخ نے لکہا کہ استعمال الخل فی الوباء امن من آفاتہ اور نافع ترین اشیا مین بیچ وبا کے استعمال کرنا کہی کا ہے کثرت سے طعام مین اور بدن مین بدلے جو تدبیر کہ بیچ مبحث جزئی کے مفصلا لکہی جاتی ہے یہان کہ کلیات مین اسی قدر پر کفایت کیا مین نے اور تلاوت سورہ تغابن کا ایام وبا مین خاصیت عظیم رکہتا ہے بیچ دفع کرنے وسواس اور دفع کرنے ضرر وبا کے

الفصل السادس فی تدبیر الحبلی والمرضعة والاطفال

فصل چہٹی مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ تدبیر حاملہ اور دودہ پلانے والی اور چہوٹے لڑکون کے اما الحبلی فیجب ان یحترز عن الفصد والحجامة والاسهال والقئ الا عند مساس الحاجة لیکن حاملہ کو واجب ہے کہ احتراز کرے فصد اور حجامت اور اسہال اور قے سے مگر وقت حاجت کے کہ بمقتضای الضرورات تبیح المحظورات کے استعمال کرنا امور منہیہ کا اس وقت مین رخصت ہے اور وجہ منع ان اشیا کی حمل مین اور وجہ اسکی کہ فصد کون وقت مین اوقات حمل سے منع زیادہ ہے مفصل لکہی جاتی ہے آخر اسی فصل مین وعن الفزع الشدید والاصوات الهائلة وشم روائح الاطعمة المتغیة اور واجب ہے حاملہ کو احتراز کرنا خوف قوی اور آوازہای مہیب سے اور سونگہنے بوئین طعامون سے یکبارگی وینبغی ان تتعهد الجلنجبین والسکنجبین لتنقیة المعدة واسقاط شهوة الطین اور چاہیے کہ ہمیشگی کرے اور اکثر استعمال کرتی رہے حاملہ گلقند اور سکنجبین کو واسطے تنقیہ معدے کے اور اسقاط شہوت مٹی کے ساتھ اسکے کہ تقویت معدہ کی بہی کرے

فائدہ فصد اور اسہال اور حجامت اور قے سے ہر چند حوامل کو سب ایام حمل مین منع ہے لیکن قبل شروع ہونے چار مہینے کے اور بعد سات مہینے کے شدید المنع لکہا ہے خصوصاً پہلے مہینے مین بیس دن تک خصوصاً پہلے ہفتے مین تین دن تک علوق سے جو چیز کہ مزعزع اور جنبش اور جنبین کی سبب ہے حوامل کو ارتکاب اوسکا حرام ہے اسلیے کہ اسقاط جلد کرتی ہین اکثر لیکن منع فصد سے حاملہ کو بسبب ہے کہ فصد اعضای رئیسہ کو ضعیف کرتی ہے

الفصل السادس فی تدبیر الحبلی والمرضعة والاطفال

ہر بیماری کے وقت اس کا استعمال کرنا چاہیے

اور قوت اور مزاج کو سست کرتی ہے اور یہ امر لا محالہ باعث حرکت جنین کا ہوتا ہے اکثر فصد صاون ایام مین
کہ تعلق اوسکا ساتھ رحم کے قوی زیادہ نہو اور ایام مذکور اول تکون سے تین مہینے تک مین اور بعد ساتوین مہینے
کے وقت وضع اسلیے کہ معلوم ہوا ہے کہ تعلیق جنین کا ساتھ رحم کی منزلہ تعلق میوہ کی ساتھ شاخ کی او جیسے
میوے کو ابتدا سے وسط زمانے استکمال تک تعلق کمتر ہوتا ہے حمل کو بھی بدستور او جیسے میوہ جب کامل
ہوتا ہے تعلق اوسکا شاخ سے بھی کمتر ہوتا ہے لہذا تھوڑی حرکت سے اسوقت مین ساقط ہو جاتا ہے
کما ہو مشہود حمل مین بھی اسی طرح بعد ساتوین مہینے سے کہ زمانہ استکمال جنین کا ہے وہ تعلق کہ درمیان
مین ہوا تھا چھوٹ جاتا ہے پس ان دونون وقت مین احتیاط زیادہ واجب ہوتی ہے خصوصاً ابتدا مین
اور بیچ مہینے آٹھوین کے اسلیے کہ ابتدا مین نہایت ضعف التعلق ہوتا ہے اور آٹھوین مہینے مین اسلیے
کہ مولود اوسمین سلامت نہین رہتا ہے کما مر فی محلہ لیکن بعد آٹھوین مہینے کے اگرچہ بسبب
حرکت قسری کے مخالف بمقتضاے طبع کے ہو غیر مستحسن ہے اور استعمال کرنا اسباب حرکت
جنین کا صواب نہین ہے لیکن اس سبب کہ جنین مراد کو پہونچا ہے اگر مباشرت محرکات سے
بھی نکلے گا ضرر بہت نہ کریگا کما لا یخفی اور پوشیدہ نہ رہے کہ بہت ہوتا ہے کہ حوامل کو حاجت
فصد کی ہوتی ہے پس اگر غرض فصد سے ضرورت حاملہ کی ہو اور ضرورت قوی ہو مانند
خناق کے بے توقف فصد کرنا چاہیے کہ حفاظت حاملہ کی بہ نسبت حفاظت جنین کے زیادہ
مطلوب ہے لیکن احسن وہ ہے کہ خون تھوڑا اور تفریق سے نکالین اگر کوئی مانع نہو
تو نفع حاملہ کا ساتھ حفظ جنین کے حاصل ہو اور اگر ضرورت قوی نہو اور تدابیر سے اصلاح
خون کی کرین پس اگر او سمجھے کہ توقف فصد سے کوئی ضرر دینے مین آنے والا مد نظر ہے بیچ ایام
متوسطہ کے کہ چوتھے مہینے سے ساتوین مہینے تک ہے اور جنین کو ساتھ رحم کے ان ایام مین
تعلق مستحکم ہے اجازت فصد کی دینا چاہیے لیکن چھوٹے پر ہونکالنا بہت خون کا رخصت
نہین ہے لیکن جسوقت طریق فصد سے اصلاح حال جنین کا ہو اور دواؤن سے
نفع متر تب نہین ہو فصد بھی مجوز ہے اور یہ فصد بیچ چوتھے مہینے کرا دے یا پانچوین کر اگر اتفاق ہو بہتر ہو تو
پیدا ایش اوسکی خون صالح سے ہوا اور نفع معتد حاصل ہو حکایت ایک عورت تھی کہ ایام حمل مین آثار فساد خون
کھانوں مین ظاہر ہوتی تھی اور بعد وضع کے لڑکا بھی ماؤف اور چھالے والا اور سرخ رنگ پیدا ہوتا تھا اور بیچ کم کے ایک برس سے مر جاتا تھا

چار لڑکے اسیطرح ہلاک ہوے بعد اوسکے موافق تقدیر ربانی کے جو قضیہ مذکور نزدیک اس فقیر کے پہونچا اور اتفاقاً وہ عورت حاملہ تہی پانچوین مہینے فصد اوسکی کی مین نے اور خون معتدل المقدار لیا مین نے اور ساتہ اصلاح اغذیہ کے اور تصفیہ خون کے مشغول ہوا مین بحکم اللہ تعالے کے اس مرتبہ لڑکا صحیح اور سالم پیدا ہوا اور زندہ رہا بعد اوسکے دو لڑکے اور پیدا ہوے اور حالت حمل مین پانچوین مہینے فصد کرتی تہی وہ بہی زندہ رہے اور بیچ اوراکن کے بہی اسیطرح ظاہر ہوا جو یہ حکایت متضمن عمدہ فائدے کے تہی تحریر اسکا ضرور ہوا لیکن منع حجامت بیچ حاملہ کے اسلیے ہے کہ حجامت خون کو طرف جلد کے جذب کرتی ہے اور تقاضا طبیعت کا پہنچانا خون کا طرف جنین کے واسطے تغذیہ کے اور جو امر کہ موافق طلب کے نہو اوسمین امن نہین ہے اور بہی بسبب اتفاق ہوتا ہے کہ وضع محاجم کا بشدت الم شرط سے یا بشدت امتصاص سے غشی ہوتی ہے اور غشی حاملہ کو سخت بد ہے اور اکثر اسقاط کو پہونچاتی ہے اور اسی طرح احتمال ہے کہ حجامت مین خون بہت نکالا جاوے اور بیچ ضرر کے برابر فصد کے ہو بالجملہ بدون حاجت کے کرنا اوسکا نچاہیے خصوصاً بیچ ایام حیض کے کہ مذکور ہوا اور جاننا چاہیے کہ حجامت اگرچہ حوامل کو مضر ہے لیکن ضرر اوسکا اکثر امزجہ مین عقلاً اور تجربۃً بہ نسبت ضرر فصد کے بہت کم ہے لہذا مستحسن وہ ہے کہ اگر تقلیل دم حوامل کی کہ نکالنا اونکے خون کا ضرور ہے حجامت سے ممکن ہو فصد سے نچاہیے کرنا اور حکم خون زلو یعنے جونک کا مانند حکم خون حجامت کے ہے لیکن جس شخص کو صبر اوپر تکلیف شرط کے نہو سکے اور تکلیف امتصاص زلو کی تکلیف نہین دیتا ہے لگانا جونک کا مستحسن ہے ورنہ حجامت فضل زیادہ ہے اسلیے کہ خون زلو کا سبب ہوتا ہے کہ بعد چہڑا لینے زلو کے جاری رہتا ہے اور افراط کرتا ہے اور یہ امر لامحالہ حق حاملہ مین ممنوع ہے بخلاف حجامت کے کہ خوف اوسمین کمتر ہے لیکن محجمہ ناری اگر غیر مواضع مخوفہ مین لگاوین اور بے تکلیف ہو قباحت نہین ہے کسی حال مین اور مواضع مخوفہ کہ وضع محاجم کا حوامل کو وہان ہرگز درست نہین ہے ناف گاہ اور تحت الثدیین اور زیر ناف بالاے معدہ اور باطن فخذین قریب اربیہ کے اور بالو مین لیکن منع مسہل سے حاملہ کو اسلیے ہے کہ رحم کو امعا سے مشارکت اور مجاورت ہے اور کثرت اختلاف اور شدت تزحیر سے کہ مسہلات قوی کو لازم ہے بیچ رحم کے ضعف بہی پڑتا ہے اور اوسمین خوف ہے

کہ جنین کو روک نہ سکے اور بھی کوئی دوا قوی الاسہال بدون سمیت کی نہیں ہے اور جو صاحب سمیت ہیں حاملہ کو
مباشرت اوسکی منع کلی ہے لیکن جاننا چاہیے کہ اگر طبع حاملہ کی قبض ہو استعمال ملین کا مضائقہ نہین ہے
بلکہ یا سو رہ اور کثیر النفع ہے **حکایت** ایک عورت تھی کہ بعد تولد دو لڑکی کے ایسا اتفاق پڑا کہ جب چھٹے مہینے
اوسکا حمل پہونچتا تھا قبض اوسکو ہوتا تھا اور جب ساتوین مہینے پہونچتا تھا اسقاط ہوتا تھا اسی طرح تین حمل
اوسکو گرے چوتھے حمل مین کہ کام اوسکا اس فقیر تک پہونچا اور اوسکی حقیقت کو مین نے معلوم کیا مجرد شروع
ہونے چھٹے مہینے کے اوسکو ملکا منضج دیگر املتاس مین روغن بادام ڈالکر مین نے ملین کی ایک دن بیچ دیا
ہوے بعد ایک ہفتے کے دو مرتبہ اور بھی ملین دی قبض رفع ہوا اور ساتوان مہینا بسلامت آخر ہوا
نوین مہینے اپنی عادت پر وہ عورت جنی اور بہت جگہ دیکھا گیا کہ دینا ملینات کا حاملہ کو باعث امن کے
اکثر آفات سے ہے لہذا کہا ہے کہ طبع حاملہ کی ہمیشہ مائل بہ لینت رکھنا چاہیے پس گلقند یا قند سفید یا
شہد کے اور اغذیہ مناسبہ اس امر کے حاصل ہو بہتر ورنہ شیر خشت اور مانند اسکے دینا چاہیے اور
املتاس بھی مجوز ہے روغن بادام ملاکر بشرطیکہ پینے والی کو عادت زحیر کی نہو شربت املتاس سے
اسلیے کہ بعض آدمی کو دیکھا گیا کہ ترمد پیچش نہیں کرتا ہے اور املتاس پیچش لاتا ہے اگرچہ روغن بادام اوسمین
ڈالا ہو بالجملہ رعایت مزاج کی اور مراعات عادت کی عمدہ ہے اور لحاظ اوسکا ہر امر مین واجب ہے اور
اور ملینات کہ حاملہ کو دے سکتے ہین ترمد ہے ساتھ گلقند کے اور ترنجبین ساتھ گلاب کے پیئیں اور بہتر
اشیا کہ اکثر امزجہ مین عمل کرتی ہین اور سب وقت پائی جاتی ہین اور کہانے مین بھی آسان ہے
یہ ہے کہ پتے خشک گل سرخ کے تخم سے پاک کرکے موافق تین درم کے یا زیادہ موافق حاجت
اور طبیعت کے لیوین اور رات کو تھوڑے گلاب مین ترکرین اور صبح اوسکو خوب پیسین پانی
ڈالکر اور اسقدر باریک پیسین کہ حاجت چھاننے کی نہو پس قند سفید یا مصری سے شیرین کرکے پلاوین
کہ دو تین دست فراغت سے آوین گے بدون تکلیف کے اور ساتھ اسکے یہ دوا حافظ جنین اور قوی
اور اعضای باطنی کی ہے اور اگر تازے پھول ملین اونکو اوسی طرح پیسین اور پلا دین کہ تلیین مین
خشک سے قوی ہین لیکن ملینات سے کہ حاملہ کو نہیں دے سکتے گل بنفشہ اور خطمی اور مانند
اونکی جو کچھ کہ مضعف معدہ اور مزلق جنین ہین لیکن بنفشہ کو اس سبب سے منع کیا ہے کہ وہ واسطے
دل کے خوب نہیں ہے اور بیچ بعض مزاجون کے قلق زیادہ لاتا ہے اور اسی سبب سے اوسکو پہنچتی نہین

خوف اسقاط کا ہے لیکن حکیمی کو اس سبب سے منع کیا ہے کہ وہ مدر حیض ہے اور جو چیز مفتح افواہ رحم اور مدر حیض
کی ہے باعث اسقاط کا ہوتی ہے اکثر خصوصاً واسطے مستعدون او ضعیف مزاجون کے اور وہ امور کہ حاملہ کو
اونسے باز رکھنا چاہیے یا اونکو حکم کرنا چاہیے عنقریب مشروحاً ہم کہتے ہین لیکن ہچکی قے سے حاملہ
کو بسبب اسکی ہے کہ قے کو زلزلۃ البدن کہا ہے وہ تمام بدن کو حرکت مین لاتی ہے اس صورت مین
خوف اسکا ہے کہ جنین کو پھسلا دے لیکن قے کہ حوامل کو خود بخود آتی ہے اگر آنا اوسکا آسانی سے
او بدون تکلیف کی ہو بند نچاہیے کرنا کہ مواد فاسد کو طبیعت دفع کرتی ہے او بند کرنا اوسکا درست نہین
ہے مگر وہان کہ افراط کرے یا خوف اسقاط کا ہو پس جلد بند کرنا چاہیے اشربہ مناسبہ سے اور
جسوقت خوف قے بیچ حق حاملہ کے منہی عنہ ہے ظاہر ہے کہ استعمال مقیات قوی کا نہایت منع ہوگا
لیکن وقت ضرورت کے مقیات ملائم دے سکتے ہین فائدہ بیچ تدبیر کلی حوامل کے ان کو واجب ہے
کہ طبع ہمیشہ ملائم ہو باعتدال اور اس کام کے لیے اسفیدبایاجات دسمہ بہترین چیزون مین ہے اور
چاہیے کہ ہمیشہ ریاضت معتدلہ او مشی نرمی سے کرین کہ نہایت فائدہ مند ہے اور ریاضت
مین افراط نہ کرین کہ موجب اسقاط کا ہے اور یہی چاہیے کہ وہ استحمام اوپر اپنے حرام جانے
مگر وقت اقتراب کے یعنی نزدیک ہونے ولادت کے کہ اس وقت مین بازعموتونکو استحمام نہایت فائدہ کرتا ہے
بیچ آسان کرنے ولادت کے اور یہی چاہیے کہ تدہین بھی کمتر کرین بلکہ نہ کرین اسلیے کہ ادہان
سر کا کبھی نزلہ پیدا کرتا ہے اور نزلہ سعال مفرط پیدا کرتا ہے اور شک نہین ہے کہ کھانسی مفرط مزعج
جنین کی ہے اور اوسکو واسطے اسقاط کی مہیا کرتی ہے لیکن اس سبب سے کہ اون عورتون کو
کہ تدہین سے عادت رکھتی ہین ترک اوسکا نہایت مشکل ہے بلکہ باعث درد سر کا اور موجب اکثر آفات
کا ہے مختار اس فقیر کا یہ ہے کہ وہ روغن کہ جسکو استعمال کرتے ہین پہلے اوسکو ساتھ جوشاندے
ادویہ ملطفہ مقویہ دماغ کے کہ مفتح ہین مانند دارچینی اور اسطوخودوس کے جوش کرین بطریق
مشہور کے پس کبھی کبھی استعمال کرتے رہین کہ بسبب نہ بند کرنے مسام کے نزلہ اور زکام
پیدا نہوگا اور یہی چاہیے کہ حرکت مفرط سے اور دبہ اور قفزہ اور سقطہ بھی جماع سے حذر کرین خصوصاً
اوس جماع سے کہ متعب اور طویل الزمان ہو اور اگر کہا جاوے کہ ایک عالم اس امر کو
کرتا ہے اور کچھ مضرت نہین پہونچتی ہے پس منع کرنا کس سبب سے ہے جواب اسکا یہ ہے کہ طبیب عاقبت اندیش

جس چیز کو کہ اوسمین شائبہ ضرر کا دیکھنا منع کیا اور ظاہر ہوتا ضرر کا کہ بسبب عادت کرنے کے یا اختلاف
طبیعت کے ہوتا ہے اعتبار سے ساقط ہے بلکہ ضرر جماع کا عقلاً اور تجربۃً ثابت ہوا ہے اگر بعض آدمی
ہوا اور بہی امتلا سے غذا سے اور غضب اور غم اور حزن سے اور مانند انکے جو اسباب اسقاط کے ہین
احتراز کرین خصوصاً بیچ ایام اوائل کے کہ اول پیدائش سے ہر ایک چھینے تک ہے شدید المنع جانین اور
بہی لازم ہے کہ با تحت الشراسیف کو صوف نرم ست بند ا اور پوشیدہ رکہین کہ پہونچنا برد کا شکم حاملہ کو
شمسی نہین ہے اور بہی اشیاے مضرہ اور کڑوی بہی مانند کبر اور عدس اور زیتون خام کے اور جو مدر طمث
کی ہین مانند لوبیا اور حلبہ اور تخم کے پرہیز کرین اور اغذا و پرورہ چکنے پاک اور صاف کے اور اسفیدباجات اور
زیرباجات کے اور مانند انکے کہ مائل بقبض ہون قصد کرین اور ہمیشہ بہت کہانے سے اور تخمہ سے
ڈرتی رہین تو مبادا ہیضہ پیدا ہو کہ حاملہ کو کوئی چیز ہیضے سے بدتر نہین ہے کما لا یخفے اور وہ عورت
کہ عادی خمر کی ہے شراب ریحانی رقیق عتیق مناسب ہے اور فواکہ سے منقی اور بہی شیرین اور کمثری
اور سیب مخوش اور انار مخوش بہتر ہے اور ادویہ سے جوارش لولو نہایت بہتر ہے جو اصل لولو اور
بدستور جوارش آور کہ ادویہ لطیفہ غیر شدید الحرارۃ اور بہت شکر سے بنایا ہو اور گلقند کہ ساتھ عود کے
اور مصطگی کے مقوی ہو واسطے تقویت معدے کے اور تحلیل مواد مجتمعہ کے انکو اکثر دینا چاہیے
اور کبھی کبھی اضمدہ قابضہ مسخنہ عطرہ اوپر شکم کے رکھنا چاہیے صفت جوارش مروارید کی کہ حاملہ کو
نافع ہے اور اوس عورت کو کہ کثیر الاسقاط ہو اور جنین اوسکا ضعیف ہوتا ہو اور بعد ولادت کے
تھکتا ہو فائدہ کلی دیتی ہے اور حال رحم اور معدے کی اصلاح کرتی ہے مروارید ناسفتہ عاقرقرحا ہر ایک ایک درم
زنجبیل مصطگی ہر ایک چار درم ریوند درونج عقربی نرکس شیطرج ہندی قاقلہ جوزبوا بسباسہ قرفہ ہر ایک دو درم
بہمن سفید بہمن سرخ فلفل دار فلفل ہر ایک تین درم دارچینی پانچ درم شکر برابر سب اجزا کے یا زیادہ جوارش
بنا دین جیسی کہ رسم ہے مقدار شربت ایک ملعقہ اور بدستور مفرحات یاقوتیہ اور دواء المسک اور مثرودیطوس
اور مانند انکے جو مقوی دل کی ہوں حفاظت جنین کی کرتی ہین اگر رحم مین سوء المزاج اور ورم اور مانند انکے
کوئی آفت ہو تو **فائدہ** وہ امراض کہ حوامل کو بسبب حمل کے عارض ہوتے ہین دستور اطبا کا ہے
کہ بیچ علل مخصوصہ عورتون کے ذکر کرتے ہین اور بیان نہین لکھتے ہین لیکن اس سبب سے
کہ بیچ معالجات کے کتاب طب اکبر مین مین نے بسط تمام سے تالیف کیا ہے اور غرض تحریر

امیر

اس شرح سے محض کلیات ہین اور مقدمات علاج قانونچہ کو بھی طویل نہ کرونگا کہی تدبیرین کہ عوارض
حوامل سے تعلق رکھتی ہین اس جگہ لکھی جاتی ہین تدبیر غثیان اور قے کی معلوم ہے کہ حاملہ عورتون کو
یہ بہت ہوتی ہین اور بدون ضرورت کے بند نہ کرنا چاہیے خصوصاً اگر ابھی چار مہینے گذرے نہون
اسلیے کہ یہ ایام مین اکثر مواد طمثی دفع ہوتے ہین جمع ہو کر لیکن جسوقت خوف ضعف کا ہو یا کثرت
تہوع سے خوف جنبش جنین کا ہو یا چوتھا مہینا نہ گذرا ہو تسکین دینا چاہیے اون چیزون سے
کہ واسطے قے اور غثیان کے مقرر ہین اور اگر غثیان رنج دیتا ہے قے کرنا ساتھ مولی اور بیج مولی کے
مجوز ہے بشرطیکہ قے آسانی سے ہو اور یہ دونون بیج اگرچہ مدر ہین لیکن اس سبب سے کہ قبل
نافذ ہونے کے جگر مین قے سے نکل جاتے ہین انکے شرب مین باک نہین کرتے ہین اور
اگر قے بعد طعام کے اکثر ہوتی ہے چاہیے کہ بعد طعام کے وہ چیز کہ اوسمین عطریت اور قبض ہو کھاوین
مانند بہی مشوی کے خصوصاً کہ وقت سونے کے ایک شاخ عود ہندی کی اوس مین چبھو دین
اور ہمیشہ باندھنا ہاتھون اور پاؤن کا اور مشی فرحی اور سواری خفیف واسطے تقلیل اور جذب
اخلاط کے مسکنات غثیان اور قے سے ہین اور مدد ستو اضمدہ مقویہ اوپر معدے کے رکھنا اور
حب الرمان ساتھ ورق نعناع کے منہ مین رکھنا اور گل ارمنی ساتھ میبہ کے گھول کر چاٹنا تدبیر
اشتہاے فاسد کی یہ حاملہ کو اکثر ہوتی ہے خصوصاً اگر حاملہ بدخبر ہو اور ارزو مٹی کی اگر تھوڑی بھی ہے
چھوڑ دیوین کہ خود بخود یہ سبب بڑے ہونے جنین کے دفع ہوتی ہے اکثر اور اگر مفرط ہو تنقیہ معدہ کا
لازم جانین گلقند سے اور مانند اسکے کہ مناسب حال حاملہ کے ہو اور بعد تنقیہ کے واسطے اصلاح کے
ترشیان دیوین اور جانین کہ رب حصرم اور شربت اوسکا کہ شہد یا شکر سے بنا دین اس باب مین
نہایت خوب ہے اور جنین سے موافقت رکھتا ہے اور اوس حاملہ کو کہ آرزو مٹی کھانے کی اور
مانند اسکے ہو بہترین اشیا مین واسطے اوسکے نشاستہ خشک ہے بطور نقل کے کھانا اور کبھی بھی
خرلیف مانند خرول کے نفع کرتی ہین بسبب قطع کرنے کے اخلاط ردی کو اور یہ اشیا بیچ
دفع اشیاے فاسد کے اور پیدا کرنے اشتہاے صادق کے سریع الاثر ہین تدبیر سقوط اشتہا کی
جسوقت حاملہ کو اشتہا نہو چاہیے کہ جو چیز شدید الدسومۃ اور شدید الحلاوۃ ہین ترک کرین
اور مشی نرمی سے کرتے رہین اور پینا شراب ریحانی رقیق کا بشرط تقلیل کے مصلح شہوت ہے

اور غثیان اور قے کثیر کو نافع ہے اور تناول کرنا تھوڑا نانخواہ کا قبل طعام کے اور بعد اوسکے افاقہ مین لازوال الاشتہا کا ہے اور عیادہ کرنا معدے کو بہی سے اور بہنگ اور چراتیہ اور سنبل کے ساتھ شراب ریحانی لطیف کے اور مانند اسکی جو تقویت کے مفید ہے اور بد ستور اوسکے اعادہ کرنے والی شہوت ہے جو چیز کہ اوس مین قبض ساتھ حرارت لطیف کے ہو کہلا دین تدبیر خفقان کی جاننا چاہیے کہ کبھی کوئی خلط بیچ معدہ حاملہ کے ٹپکتا ہے اور اوسکی مشارکت سے دل کو تکلیف پہونچتی ہے اور تڑپتا ہے اور یہ خفقان تجرع گرم پانی سے دور ہوتا ہے فوراً اکثر اور ریاضت معتدلہ سے بھی اور اگر اس قدر تدبیر سے موقوف نہو علاج دل کی کرین تدبیر ریح کی کہ معدہ اور انتڑی مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکو دفع کرین اس تجربہ کمونی اور سفوف مقوی اور مانند اسکی تھوڑا کہانے کے اوپر کہانا فائدہ کرتا ہے اور تقلیل غذا کی اور حرکت معتدل نہایت مفید ہے تدبیر ورم کا جو پیٹہ یا دل کی ظاہر ہو برگ کرنب کو پکا کر ضماد کرین اور سوت کو بیچ پانی کرنب کے اور صبر اور حضض اور صندل کو بیچ پانی مکو کے پیسکر طلا کرین اور بدستور روغن گل اور سرکہ ملا کر اور نمک کو ساتھ سرکے کے گرم کر کے اور پنبہ کو سرکے مین ڈال کے طلا کرنا نافع ہے تدبیر خارش اور جوشش کی کہ اندرون فرج کی یا باہر اوسکے ظاہر ہو لعاب ریشہ خطمی اور مٹی سرد ہونے کی طلا کرین اور محل مخصوص کے اور بھی گل سرشوئی کو بیچ دوغ کے یا شیرہ مکو کے یا پانی تربز کے یا آب کاسنی کے حل کرین اور مریضہ کو اوسمین بٹھلا دین اور ظاہر اور باطن فرج کو اس دوا سے آلودہ کرین اغلب کہ زائل ہو اور اگر رہے اور ضرور جانین دفع کرنا اوسکا بیچ باطن ران کے محاجم یا علق یعنے جونک سے تھوڑا خون نکالین لیکن تنقیہ خون تقلیس عضو سے بواسطہ جونک کے بیچ حق حاملہ کے جائز نہین ہے تدبیر تمدد پیٹ کا جاننا چاہیے کہ کبھی بسبب بخارات کے اور ثقل جنین کے عضلات پیٹہ اور پیٹ کے ممتلی ظاہر ہو کر کھنچ جاتے ہین اور اعیا اور ماندگی قوی اوس مین ظاہر ہوتی ہے اس حالت مین چاہیے کہ روغن گل ملین اور بکری کی لینڈی اور آٹا جو کا پکا کر اور کپڑے مین رکھکر تکمید کرین عضلات کو بتدریج اور تلطیف غذا کی کرین اور عضلات پیٹہ اور گردن اور بازو کے مضبوط باندھین کہ فائدہ بہت ہوتا ہے تدبیر خون کی کہ حاملہ سے ظاہر ہوتا ہے عدس اور گلنار اور پوست انار اور انجیر خشک اور مہر پانی اور سرکہ مین جوش کر اوس مین بٹھلا دین اور ثفل اوسکا باریک کر کے اوپر عانہ کے طلا کرین

اگر حاجت واسطے بند کرنے کے قوی ہوا وہ اوس جگہ کہ خون اوس سے بافراط آوے قرص کہربا
اور جو کچھ بیچ افراط طمث کے دیتے ہین دینا چاہیے انتہی اور جسوقت نوان مہینا شروع ہو چاہیے
کہ ہر دن تین درم روغن بادام شیرین نہار کہا دے اور ترش اور قابض اور غلیظ چیزون سے
پرہیز کرے کہ اس تدبیر سے لڑکا بدون تکلیف کے پیدا ہوتا ہے اور بدستور دودہ نکالی کہ اس
مہینے مین ہر دن موافق ہضم کے غذا ہی عمل کرتا ہے اور یہی ایام وضع کے قریب زیادہ ہونا
چاہیے کہ استحمام کرے اور آبزن مین کہ اوسمین کرنب اور حلبا و شبت اور تخم کتان جوش کیا ہو
داخل کرین اور اوسکے پیٹ اور پیٹہ کے روغن شبت اور بابونہ اور کیسہ کا ملین اور غذا مین چکنی
اور حلوای قند اور روغن بادام کا کہانا مفید ہے ولادت کو آسان کرتی ہین اور جو تقدیر ہے
تدبیر حاملہ سے ہم فارغ ہوئے واسطے بیان تدبیر مرضعہ کے رجوع کرتے ہین واما المرضعۃ فتدبیرہا
ان لا یجامعہا ولا تلزم الدعۃ والسکون فان ذلک یفسد لبنہا لیکن دودہ پلانے والی تدبیر اوسکی
یہ ہے کہ اوس سے جماع نہ کرے اور بیٹھی نہ رہے آرام سے اسلیے کہ جماع اور سکون دودہ کو
فاسد کرتے ہین واما الطفل فتدبیرہ تعدیل اخلاقہ لیکن لڑکا پس تدبیر اوسکی یہ ہے کہ تعدیل اور
اوسکے اخلاق کی اصلاح کرین فوجب ان لا یعرض لہ غضب او خوف شدید او غم او سہر
پس واجب ہے کہ اوس مین کوشش کرین تو لڑکے کو غصہ یا ترس روئی شدید یا غم یا بیداری
لاحق نہو فان ذلک یکسر نشاطہ ویمنع نشوہ اسلیے کہ امور مذکورہ توڑتے ہین نشاط لڑکے کو
اور منع کرتے ہین اوسکے بڑہنے کو اب جو چیز کہ مرضعہ اور طفل سے متعلق ہے مشروحاً ہم بیان
کرتے ہین ساتہ کئی فائدون کے **فائدہ** بیچ تدبیر مولود کے وقت ولادت سے وقت
مخوص تک جسوقت لڑکا پیدا ہوا اوسکے بدن کو خشکی ہوا سے محفوظ رکہین بعد اوسکے رودہ
ناف کا کہ مشیمہ سے ملا ہے انگوٹہے اور انگلی کلمہ کی سے پکڑکر طرف پیٹ کی طرف مشیمہ کی آہستہ ملین تو جو کچہ
اوس مین ہو خلط سے اور ریح سے نکل جاوے پس رسی نرم ٹی سے کہ اوسکو روغن مین
چرب کیا ہو رودہ کو باندہین دو جگہ سے ایک نزدیک ناف کے دوسرا بفاصلہ ایک
بالشت کے جو نزدیک ناف کے باندہین چاہیے کہ بہت مضبوط نہو تو لڑکے کو تکلیف
نہ پہونچے بعد اوسکے رودہ کو لوہے تیز سے کاٹین دونون بندش کے بیچ کر مقدار عرض دو تین

اور انگلی کی کنارہ بندش پیلی کا پہوڑ کر اور جانین کہ ایسا ربط دونوں مقام کا اگرچہ مستعمل عوام مین نہین ہے
لیکن فائدہ بہت ہین اور بیچ منع کرنے ورم ناف کے مجرب ہے لیکن جو مروج اور معمول ہے ایک جگہ باندہنا ہے
بفاصلہ چار انگلی مضموم کی ناف سے اور بعد اوسکے کاٹنا کما ہو المشہور لیکن کتب بعض مجربون سے ایسا معلوم ہوا
کہ جو ایک بالشت سے زیادہ کاٹتے ہین اوس لڑکے کی قوت ماسکہ مثانہ کی زیادہ ہوتی ہے اور پیشاب
انچہ اوپر کم کرتا ہے اور جو ایک بالشت سے کم کاٹتے ہین پیشاب اونکا اوپر بہت کرتا ہے جب تک کہ خوب بڑا نہو
اور یہی تجربہ مین پہونچا ہے کہ رودہ ناف کا اگر ریح اور اخلاط سے خوب پاک نہ کرین نچوڑ کر جیسا کہ بیان کیا
اور خوب نہ باندہین خصیہ اونہار لڑکے مین ریح ظاہر ہوتی ہے اور بیچ مثانہ یا رحم یا معدہ کی بیماری ظاہر
ہوتی ہے اور اگرچہ قانون وغیرہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ رودہ ناف کا پہلے کاٹنا
چاہیے بعد اوسکے باندہنا لیکن احسن وہی ہے کہ کہا گیا اور اوپر اس تقدیر کے
کہ پہلے کاٹین جلد باندہنا چاہیے تو ہوا اسے خارجی اوس راہ سے پیٹ مین
نجاوے اور تکلیف نہ پہونچاوے اور بہترین خیوط کا واسطے باندہنے رودہ ناف کے وہ ہے کہ صوف
سے بنایا ہو اسواسطے کہ صوف معین ہوتا ہے تحلیل مین اور جلد بند کرتا ہے اور چاہیے کہ کچھ درشتی اور سختی
وہانکی مین نہو اسلیے کہ تکلیف ہوگی لہذا کہا ہے کہ وہانکا سخت نچاہیے بٹنا اور ساتہ اسکی روغن زیت سے چرب کرنا چاہیے
تو شاید اذیت کا نہو اور بعد قطع کرنے کی کپڑے کو روغن زیت مین آلودہ کر کر اوسپر رکہین تو ناف کو گرم اور
سخت کرے اور پہونچنے ہوا خارجی سے حفاظت ہو اور یہ کپڑا اگر کتان کا ہو تو بیچ تجفیف کی زیادہ کرتا ہے اور جو دوا
وہ ہے کہ عروق صغیر اور دم الاخوین اور انزروت اور کمون اور اشنہ برابر خوب باریک پیسین اور اوپر ناف
مقطوع کی چہڑکین کبہی تو تجفیف اور الزاق جلد حاصل ہو اور چہڑکنا ان اشیا کا اگر قبل غسل کے ہو
بہی روا ہے اور طریق اصوب بیچ غسل کی وہ ہے کہ پہلے نمک پیسکر اوپر تمام بدن لڑکے کی خوب چہڑکین
اور ایک لحظہ اوسکو رہنے دین تو بدن اوسکا نمک خوردہ ہو جاوے اور عفونت کو کم قبول کرے
بعد اوسکی ایک کشادہ باسن مین اوسکو نہلا دین اور وقت غسل کے احتیاط کرین کہ پانی کانون مین نجاوے
اور چاہیے کہ پہلے نمک اور پانی سے دہو دین بعد اوسکی پانی شیرین نیمگرم سے اور وقت غسل کی نمک پانی
سے احتیاط کرین کہ منہ اور ناک اور آنکہہ کو بہی نہ پہونچے اور بعد غسل کی ملائم کپڑے سے بدن کو خشک
کرین اور بیچ کپڑون نرم کے لپیٹین اور گرمی اوپر اوسکی بدن کے قریب گرمی رحم کی نگاہ رکہین اور بتدریج ہوا

خارجی سے عادت کرین آور بعض حذاق نے کہا کہ پہلے تہوڑا نمک سود کر کے اوسکے بدن پر چہڑکین اور اوسی طرح بے دہوئے کپڑے مین لپیٹین اور ایک رات دن یا زیادہ رکہین اور بعد اوسکے دہو دین اسلیے کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ اگر ایسا کرین لڑکی کو اعضا کم خشن کرتے ہین اور کمتر عفونت کرتا ہے اور بعد دہونے کے نمک پانی سے بدون اوسکے کہ اوپر اوسکے بدن کے چہڑکین بعد اوسکے فقط پانی سے دہونا کافی جانتے ہین اور اصلح وہ ہے کہ بیچ نمک پانی کے تہوڑا اشنا دنہ اور قسط اور سماق اور حلبہ اور صعتر بہی جوش کرین کہ ملانا ان چیزون کا ساتہ نمک کے فضول کو زیادہ تحلیل اور رطوبات فضلہ کو خشک کرتا ہے اور یہ امر سبب تقویت اور سختی بشرہ کا ہے اور اگر پہلے اکیلے نمک کے پانی سے دہو دین بعد اوسکے اوس پانی سے کہ یہ چیزین اوس مین ہون دہو دین بہی درست ہے بالجملہ غرض عمدہ حاصل ہونا سختی اور قوت بشرہ کی ہے کہ لڑکی کا بدن بہ سبب ملاقات خارجی کے بیچ نہایت بیگانگی کے ہوتا ہے اور اس سبب سے ہی ہر ایک چیز سے گو تہوڑی ہو تکلیف پاتا ہے پس لازم دیکہا ہے کہ سکی تقویت بشرہ کی کرین تو آفات کثیرہ سے محفوظ رہے لہذا کہا ہے کہ اگر لڑکیکے بدن مین میل بہت اور رطوبت زائد ہو دلیل ضعف اوسکے بشرہ کی ہے اور اس صورت مین چاہیے کہ مکرر نمک پانی سے بدن اوسکا ملین اور بعد تملیح کے اوسکو شیرین پانی سے دہونا لازم جانین اسلیے کہ استعمال نمک پانی سے مسام بند ہو جاتے ہین پس اگر نیم گرم پانی سے دہو دین رطوبات فضلی تحلیل نہ ہون اور حکم احتیاط کا نمک کو پہونچنے سے بیچ ناک اور کان اور آنکہہ لڑکی کے اس سبب سے کیا ہے کہ غشا مین ان اعضا کی جو نہایت نازک اور باریک ہین احتمال قوی ہے کہ نمک تیزی سے ضرر یا دین گے اور فائدہ پرہیز کا واقع ہونے پانی سے بیچ کان کے جس طور کہ ظاہر ہے اور وقت غسل کے چاہیے کہ قابلہ لڑکی کو اوپر ذراع بائین اپنے کے رکہے اسطرح سے کہ سینہ لڑکی کا اوپر ذراع قابلہ کے ہو اور پیٹ اوسکا جدا ہو اور داہنے ہاتہ سے غسل اور دلک کرے اور ہاتہ اور پاؤن لڑکی کے بتدریج کہینچے جہات مختلف مین مثلاً ہاتون کو ایک مرتبہ طرف پیٹہ کی لیجاوے اسطرح دونون کف ہاتہ کے نہایت کمر کو پہونچین اور ایک مرتبہ ہاتہون کو موخر سر تک پہونچا دے اور اسی طرح دونون پاؤن کو ایک مرتبہ رانون تک پہونچاوے اس طور سے کہ دونون پنڈلی کو بیچ دیکر قدمون کو چوتڑون سے ملا دے اور ایک مرتبہ دونون پانون کو سینے کی طرف کرکے

کھینچی اور جانا چاہیے کہ رکھنا سینہ لڑکے کا اوپر ذراع قابلہ کے اور اوسکے پیٹ کو جدا رکھنا اسلیے اختیار کیا ہی کہ جو
سینہ سخت ہے ذراع کی سختی سے ضرر نپاویگا بخلاف پیٹ کے کہ اگر وہ اوپر ذراع کے اعتماد کری لسبب نرمی کے
خوف ضرر کا ہی اور اگرچہ پیٹھ سینہ سے مضبوط زیادہ ہی اس کام مین لیکن ظاہر ہی کہ اگر لڑکے کو پیٹھ کیطرف سے
اوپر ذراع کے رکھین جو دونون کنارے یعنے سر اور چوتڑ بھاری ہین غالب کہ پیٹھ منعطف ہو اور اس سبب سے
جوڑ فقرون پیٹھ کے سست ہوجاوین اور آفت ہوجاوے اور معلوم ہی کہ بیچ صورت ماموره کے یہ خوف
نہین ہی اور جب تک کہ سختی بیچ اعضاے لڑکے کے ظاہر آوی اسیطرح وقت غسل کے رکھنا چاہیے
اور بعد غسل کے نرم کپڑے سے خشک اور نشف کری اور پہلے اوپر شکم کے لٹاوین بعد اسکے اوپر پیٹھ کے
اور ساتھ اسکے ہمیشہ غیر مناسب کہ مصلح اشکال اعضا کے ہین کرتے رہین اور کپڑے مین لپیٹین اور آنکھہ مین
زیت ڈالین تو تنقیہ آنکھہ اور طبقات کا کری اور واسطے اس کام کے زیت الانفاق بہتر ہی اسلیے
کہ بیچ جلا اور غسل کے قوی زیادہ ہی اور وقت غسل کرنے کے پہلے چاہیے کہ قابلہ خنصر سے دبر
لڑکے کو کھولے تو براز جمع ہوا نکل جاوی اور معلوم کرین کہ بیچ شکم مان کے جنین براز نہین کرتا ہی
بنا بر علیہ مخرج اوسکا مسدود ہوتا ہی لیکن بول بیچ شکم کے کرتا ہی مشیمہ مین جیسے تشریح جنین مین
کہا گیا اور چاہیے کہ ہمیشہ بیچ تنقیہ منخرین کے رہین اونگلیون سے کہ ناخن اونکے کٹے ہون فائدہ
ناک پاک رکھنے کا یہ ہی کہ لسبب روکنے مخاط کے مجری تنگ نہوا اسلیے کہ تنگی ناک کی مجری کی
سبب تنگی نفس کی ہوتی ہی اور تنفس کہ اضطرار سے ہوتا ہی حلق کو بھی خشک کرتا ہی اور خصوصیت
پاک کرنے ناک کی اونگلیون سے اسلیے ہے کہ اونگلیان نرم ہوتی ہین اور نفع کاٹنے ناخنون کا
ظاہر ہی اسلیے کہ ناخن نہ کٹے ہون خوف ہے کہ ناک کو خراش کرین اور بھی آنکھون کو اوس چیز سے
کہ نہایت نرم ہو ملتے رہین تو رمص اوس سے نکل جاوے بدون تکلیف کے اور بدستور ایکدن مین
تین بار مثانہ کو دباوین تو بول لڑکون کے مثانے سے بالکل نکلتا رہے آسانی سے اور
حکم دبانے کا اس سبب سے ہے کہ قوت دافعہ اس حالت مین ضعیف ہوتی ہے اور
مجاری بھی نہایت نرم اور اس سبب سے اعلے مثانے کا اسفل سے منطبق ہوتا ہے اور
اس سبب سے کہ بول لڑکے کا قلیل الحدت ہے حس اوسکی کمتر ہے پس اگر دبانے سے
مدد نہو کبھی بول مثانے مین بند ہو اور ضرر کرے اور کبھی معلوم ہوا کہ نکلنا بول کا محتاج ہے

عضلے مثانے کے کھلنے پر ہے اور یہ بدون قوت ارادی کے نہین ہو سکتا اور جو قوت مذکور
بیچ اطفال کے ضعیف ہے ہاتھہ سے دبانا تدارک اوسکا کریگا اور قوت دیگا اور یہ غمز بھی چاہیے
کہ نہایت نرمی سے ہو اور بدون احساس احتباس کے بجا ہیے آور جب روده ناف کا خشک ہو کر
گرجاوے اور یہ اکثر تین یا چار دن مین ہوتا ہے چاہیے کہ چھڑکین مجفف اوپر ناف کے ذرور کرین
اور بہترین مجففات مین زیاد الصدف ہے اور زیاده عرقوب العجل اور رصاص محرق جلن مین سے
سے لیوین اور ساتھ شراب کے پیسین اور خشک کرکے چھڑکین آور جانین کہ ملانا شراب کا ساتھ
ادویہ مذکورہ کے واسطے زیادتی خشکی کے ہے اور واسطے تقویت معده اور امعا کے اور شراب
قابض اس کام مین بہتر ہے آور عرقوب بضم عین مہملہ اور سکون رائے مہملہ اور ضم قاف اور سکون واو
اور بائے موحده بیچ اصطلاح اطبا کے عصب غلیظ کو کہتے ہین کہ اوپر پاشنہ آدمی کے واقع ہے
اور لنگڑا کرنا عبارت اوسکے کاٹنے سے ہے اور یہ عصب بیچ پاون سب جانورون کے ہے اور
اس لفظ کو اوپر ساق حیوان کے بھی اطلاق کرتے ہین بالجملہ خاکستر ساق گوسالہ کی اگرچہ بیچ تجفیف ناف کے
اثر مند ہے لیکن خاکستر اوسکی عصب کی کہ بیچ ساق کے ہے انفع اوس سے دیکھی گئی معلوم کرین
کہ جب تک نرمی بیچ اعضاے لڑکے کے غالب ہے لڑکے کو قماط مین باندھنا لازم جانین اور
میعاد متوسط اوسکی تین یا چار مہینے ہے بعد اوسکے مختار ہین آور فائده جلیلہ بیچ تقمیط کے حفاظت
اشکال اعضا کی ہے تو اوٹھانے اور ہلانے مین کوئی عضو کو اوسکے اعضا سے صدمہ نہ پہونچے
اور وقت تقمیط کے چاہیے کہ پہلے اوسکے اعضا کو نرمی سے لیوین اسطرح کہ وہ لینا اوپر شکل
عضو کے مدد کرے یعنے اگر عضو عریض ہے مانند پیشانی اور کان اور سینہ کے اوسکو اوسیطرح
لینا چاہیے اور اگر دقیق ہے مانند ہاتھہ اور پاون اور ناک کے اوسکو اوسی وضع پر لیوین
تو ہر ایک عضو اوپر اچھی شکل اپنی کے رہے اور یہ سب کئی مرتبہ پے درپے کرین تو مقصود
حاصل ہو اور بند بیچ کرین تو تکلیف لڑکے کو نہ پہونچے پس دونون ہاتھ اوسکے پھیلادین اور دونون
ذراع کو دونون زانو سے ملادین اور دونون پاؤن کو بھی آپسمین برابر رکھین اور اوسکا عمامہ اوپر
سر کے باندھین یا ٹوپی نرم اور گرم پہنادین بعد اوسکے قماط مین لیوین اوس طریق سے کہ مشہور ہے
اور قماط کو بہت مضبوط نہ باندھین کہ اعضا کو تکلیف دے اور چاہیے کہ اوپر شکم لڑکون کی نسبت شکم

لڑکون کے سخت باندھین اسلیے کہ بڑائی بطن لڑکیون کی مطلوب ہے واسطے حمل کے اور ظاہر ہے
کہ اگر قماط اوپر پیٹ کے چست باندھین اوسکی بڑائی کو منع کریگا اور چاہیے کہ بفاصلہ ڈیڑھ پہر کے یا دو پہر کے
اوسکو کھولین اور ایک ساعت چھوڑ دین تو لڑکا ہاتھہ اور پاؤن ہلاوے اور بعد کھولنے قماط کے بھی
اعضا کو نرمی سے لیوین اور بعد اسکے پھر قماط مین لیوین اور وقت باندھنے اور کھولنے کے قبل گرنے
رودۂ ناف کے احتیاط کرین تو اونکو کوئی کوفت اور صدمہ نہ پہونچے اور اگر روئی چکنا لگا ہر بار اوسپر رکھین
یا اوس مقام کو چکنا کرین مرہم چربی اور ہلدی سے بہتر ہے اور جسوقت غندق بول سے بھر جاوے
جلد کھولین اور لباس کو خشک کرین تو اعضا لڑکے کے حدت بول سے نہ جلین اور امر عمامہ باندھنے کا
اور ٹوپی پہننے کا واسطے حفاظت سر کے ہے سردی سے اور نزلہ اور زکام سے اور گھر کہ لڑکا اوسمین
رہتا ہو معتدل الضوء مائل بتاریکی ہو اسلیے کہ شعاع قوی روح باصرہ کو سلب کرتی ہے خصوصاً اوسوقت
کہ ضعیف ہو اور بدستور اصوات قوی سے اور مانند اوسکے کہ بسبب الثوا اور انزعاج اعضا کے اور بدی خلق کے
ہین باز رکھین اور چالیس دن گذرنے تک ہر دن مین ایک مرتبہ غسل دیتے رہین کہ بیچ بڑھنے بدن کے
اور حفاظت کے اثر تمام رکھتا ہے اور کبھی ایک دن مین دو بار یا تین بار غسل دینا لازم ہوتا ہے واسطے
دور کرنے میل اور عرق کے بیچ ایام گرمی کے اور کبھی ایک دن مین یا دو دن مین یا تین دن مین
درمیان دیگر یا زیادہ اس سے غسل دینا مناسب ہوتا ہے اور یہ اوس صورت مین ہے کہ لڑکا ضعیف المزاج
ہو یا جاڑا شدید ہو اور بعد چالیس دن کے ہر سات دن مین ایک غسل لڑکے کو کافی ہے اور اگر ہفتہ مین
دو بار غسل واقع ہو خصوصاً گرمی مین سب سے بہتر ہے اور گرمی مین پانی چاہیے کہ نیم گرم ہو اور جاڑے مین
مائل بحرارت غیر لاذع کہ بیچ حمام معتدل کے یا بیچ محل محفوظ کے حمام کے مانند دیوین تو تا یہ پہونچنے
ریح کا ہرگز نہو اور بیچ حمام کے لڑکے کو زیادہ اس سے نہ رکھین کہ سرخی بشرہ مین ظاہر ہو اسلیے
کہ زیادہ رکھنا اس سے موجب تحلیل رطوبات کا ہے لان رطوباتہم لکون اسرع واقبل للتحلیل اور
صالح ترین اوقات واسطے غسل کے یہ ہے کہ بعد نوم طویل کے اور بعد کمال ہضم کے ہو اور جو نوم طویل
غالب حال مین رات کو ہوتا ہے پس واسطے غسل کے اول روز بہتر ہے اور اگر بیچ پانی غسل کے [illegible]
نافع جوش کی ہوئی مانند حنا اور میتھی کے اوسے ہے تو بہتر ہو اور بعد غسل کے اور نشف بدن کے
تدہین کرین اور بعد سقوط رودۂ ناف کے جب تک کہ ناف نہوئی ہو روغن ناف مین نہ لگاوین

اور بعد تدہین کے قماط مین لپیٹین اور یہ تدہین جلد جلد لڑکے کو چار مہینے تک اور لڑکی کو دو مہینے تک
مناسب ہے اور بعد ان ایام کے بعد چار دن کے ایک ہفتہ تک تدہین کرنا چاہیے اور بہترین
ادہان مین واسطے لڑکے کے گھی گاے کا ہے اور روغن دنبہ کا اور چربی تازی اور لڑکی کو روغن
بنفشہ یا بادام اور مانند انکے اور وقت تیل لگانے کے دونون اعصاب اور عضلات کو کہ دونون طرف
فقرات پشت کے ہین چرب کرکے انگوٹھے سے نرم نرم ملین تو کوفت اور ماندگی اور کوفتگی کہ بسبب
دیر تک رہنے کے قماط مین یا مہد مین لڑکے کو حاصل ہوئی ہو برطرف ہو اور بہت دیکھا گیا کہ لڑکے
شدت رونے سے قریب غشی کے پہونچے تھے اور دودہ نہین پیتے اور کسی حیلہ سے چپ نہین ہوتے
جو یہ تدبیر کی گئی فوراً سو گئے اور آرام پائی اور عوام اس حالت کو رگ پشت کہتے ہین تسمیۃ الشئ
باسم المحل اور تلیین شکم کی اس حالت مین شیاف سے مناسب ہے اور چاہیے کہ لڑکے کو جو تین دن
ولادت سے گذرین مہد مین رکھین اور لحن خوش راگ گاوین کہ لڑکے صوت ملائم سے لذت
اور آرام بہت پاتے ہین اور غیر ملائم سے نفرت تام کرتے ہین اور وقت ہلانے مہد کے واسطے
تنویم کے حرکت عنیف نہ کرین تو کلال نہو اسلیے کہ یہ حرکت ریاضت تمام ہے واسطے انکے خصوصاً
پیچھے رضاع کے تحریک اور جوصد کی سختی سے پلانے والی دودہ کی ہے اور مہد اور غیر مہد مین ایسا لٹکیو
اسطرح سلاوین کہ سر اوسکا بلند ہو تو وارد ہونے فضلات بدنی سے محفوظ رہے سر اوسکا
اور جسوقت پیچ گردن کے اور پس گوش اور کش ران اور بغل کے بسبب خمون اور شکنون کے
جا ہین کہ عفونت ظاہر ہوتی ہے چاہیے کہ برگ مورد کو پیسکر اور ساتہ گل سرشوی کے ملا کر خمون انکی
پر چھڑکین تو زخم نہو اور جاڑون مین مٹی اکیلی کافی ہے فائدہ بیچ تدبیر رضاع اور کیفیت ارضاع کے
طریق صواب یہ ہے کہ وقت ولادت سے اوسوقت تک کہ آٹھ پہر ہون دودہ نہ دینا چاہیے
تو لڑکا حرکت اور گریہ کرے اور آپ طلب صادق کرے اور معدہ اور حلق ہلے اور کشادہ ہو
اور اگر اس مدت تک باز رکھنا دودہ سے ممکن نہو بسبب رونے وغیرہ کے ہر چند وقت
تولد سے بعید ہو بہتر ہے اور چاہین کہ دودہ دیوین پہلے تھوڑا شہد چٹاوین تو تنقیہ اور جلا
معدہ کی کرے اور واسطے ہضم کرنے دودہ کے مستعد کرے اور چاہیے کہ قبل ارضاع
اول بار کے تالو لڑکے کا اوٹھاوین اور یہ ایسا ہے کہ اونگلی کلمہ کی مٹھائی سے آلودہ کرکے

اوپر تالو لڑکے کے خوب ملین اوسوقت دودھ دیوین اور تجربہ مین پہونچا ہے کہ تالو بعضے لڑکون کا ساتھ
جس چیز کے کہ اوٹھاوین تمام عمر وہ لڑکا اوس شے سے ضرر نپاوے یا کمتر پاوے چنانچہ بعض لڑکونکو
ساتھ عقرب پسے ہوئے کے مصری ملا کر اوٹھایا اونکو کہ بچھو نیش مارتا تھا اثر نہین کرتا تھا اور چاہیے کہ
دودھ کو ابتدا سے تھوڑا تھوڑا دیوین اور بتدریج زیادہ کرین اور وقت دودھ دوہنے کا ہر مرتبہ وہ ہے
کہ لڑکا آپ طلب کرے اور رونی اسلیے کہ رونا لڑکے کا قبل دودھ پلانے کے فائدہ کرتا ہے اور ایک ہفتہ تک
لازم ہے کہ تمام دن مین زیادہ دو تین مرتبے سے دودھ ندیوین اور معدہ کو پر نکرین ہرگز کہ دودھ پلانا
آسودگی سے دفعۃً کبھی تمدد اور نفخ اور آفات مختلف پیدا کرتا ہے اور جب ایسا اتفاق ہو دودھ
موقوف کرین اور سلانے سے ہضم کو مدد دین اور جب سبکی معدے مین ظاہر ہو اور اثر امتلا کا نہے اور
دودھ مانگے اوسوقت دودھ دینا چاہیے اور وقت صبح کے جو مرضعہ دودھ دے چاہیے کہ پہلے دو تین بار
اپنے دودھ کو دوہ دوے بعد اسکے پستان لڑکے کے منہ مین دے خصوصاً اگر دودھ مین کوئی عیب ہے
اور تدبیر اصلاح دودھ غیر محمود کی علیحدہ فائدے مین آتی ہے اور جانین کہ بہترین دودھ مین بیچ حق
لڑکے کے دودھ مان کا ہے یہان تک کہ تجربہ مین پہونچا ہے کہ اگر لڑکا پستان مان کی بعد اسکے
کہ دودھ اوسمین ہو چوسے اکثر اذیت اوس سے دفع ہوتی ہے لیکن اگر مان ماؤف ہو اور مرضعہ
موصوف اون صفات سے کہ مذکور ہونگی موجود ہو دودھ مرضعہ کا بہتر ہے اور دودھ پلانے والی کو چاہیے
کہ عادت رکھتی ہو ساتھ ادویہ مقویہ اور حافظ صحت کے تو مزاج لڑکے کا اسیوقت سے قوت ہو کہ یہ
اصل عظیم ہے اور دودھ اگرچہ مان کا ہو اول ولادت سے ایک ہفتہ تک نہ دیا چاہیے کہ ان ایام مین
دودھ فاسد ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہ نہی بیچ حق دودھ غیر کے ہے مان کے دودھ مین نہین ہے
اور احسن یہ ہے کہ پہلے لڑکے کو دودھ مان کا دیوین تو اجزاے اصلی اور اعضا اوسکے دودھ سے
خوب فربہ ہون اسیلیے کہ دودھ مان کا بیچ حق لڑکے کے بمنزلہ مایہ کے ہے واسطے دودھ کے
بیچ باندہنے اور تقویت کے بالجملہ یہ قول اقرب لصواب ہے لیکن اس سبب سے کہ خوف ضرر کا بھی ہے
احوط وہ ہے کہ یہ دودھ ایک بار سے زیادہ ندیوین اور پھر ایک ہفتہ تک دودھ مرضعہ کا دینا چاہیے
اور اس درمیان مین مان کو چاہیے کہ اپنے دودھ کو دوہکر پھینک دے یا اور شخص سے جو صاف
اور چوسا نا اگر بدن تکلیف کے سبب ساتھ ہاتھ کے دوہنے سے بہتر ہے اسلیے کہ دوہنے مین تکلیف نہے

اور بعد ایک ہفتہ کے دودہ مان کا دیکھین کہ اوسکا قوام اور رنگ معتدل کے ہے یا نہین اگر معتدل ہو
شروع کرین ورنہ ظاہر ہونے صلاح تک انتظار کرین اور جب تک دودہ مان کا یا دایہ کا سعدی سے
نہ اوتر جاوے اور دودہ نہ دینا چاہیے کہ جمع ہونا دو دودہ مخالف کا بمنزلہ جمع ہونے دو پانی مختلف کے
ہی اور جسوقت دودہ پستان سے بسبب غلبہ کے جاری ہو چاہیے کہ پستان کو ہاتہ مین لیکر بیچ منہ لڑکی کے
دے اور تہوڑی دیر مین علحدہ کرے اور پہر دے تو دودہ بسبب اجتماع کے بیچ منہ کے حلق مین نہ جاوے اور
طرف منفذ ناک کے جاوے کہ یہ امر باعث تعب عظیم کا ہوتا ہے اور چاہیے کہ ایک برس تک بلکہ زیادہ
لڑکے کو جو دودہ دیوین مراعات اضطجاع کی لازم جانین مثلاً کبھی داہنی جانب اوسکی سے دودہ
پلاوین اور کبھی بائین جانب اوسکی سے تو وضع دونون جانب کی مساوی ہو اور جسوقت لڑکا روتے
بسبب دودہ پینے کے چپ ہو جاوے جانین کہ سبب رونے کا بھوک تھی اور اگر چپ نہو اور دودہ نہ لیوے
جانین کہ اوسکے بدن مین کچہ تکلیف ہے یا وحشت اوسکے مزاج مین آئی ہے پس سبب کو دریافت کرکے
جلد تدارک کرین تو رونے کے زور سے زیادتی سبب اور سبب کی نہو اور بہت دیکھا گیا کہ بعضون کو
زیادتی رونے سے اور نہ تدارک کرنے سے غشی ہو جاتی ہے یا صرع اور بعضون مین فتق یا نتو سرہ کا
عارضہ ہوتا ہے اور جانین کہ لڑکون کو درد کان کا اکثر عارض ہوتا ہے اور سبب رونیکا ہوتا ہی پس
اگر کوئی سبب ظاہر نہو اس رونے کی فکر سے غافل نہون اور معالجات امراض لڑکون کے
عنقریب کہے جاتے ہین فائدہ بیچ بیان شرائط مرضعہ کے ایک شرط وہ ہے کہ مرضعہ جوان ہو یعنی
پچیس برس سے کمتر نہو اور پینتیس برس سے زیادہ نہو دوسری شرط یہ ہے کہ معتدل السحنہ ہو
اور لحمانیت اور شحمانیت مین متوسط ہو کہ یہ سب دلیل جودت مزاج کی ہین اور چاہیے کہ رنگ
اچھا ہو اسلیے کہ اچھا ہونا رنگ کا تابع اعتدال مزاج کے ہے اور ہی گردن قوی اور سینہ کشادہ ہو
اسلیے کہ یہ امر دلیل قوت دل اور دماغ کا ہے اور چاہیے کہ عضلانی ہو یعنے عضلے اوسکے بڑے
ہون اسلیے کہ یہ دلیل زیادتی حرارت غریزی کی ہے اور ہی گوشت اوسکا سخت ہو اسواسطے
کہ نرمی گوشت کی نشان کمی رطوبت فضلی کی ہے اور ایسا بدن صحیح ہوتا ہے اور عفونت کمتر
قبول کرتا ہے شرط تیسری وہ کہ اخلاق اوسکے محمود ہون اور انفعالات رویہ سے مانند غصہ
اور غم اور نامردی کے جلد منفعل نہو کہ یہ دلیل اعتدال مزاج کی ہے اور جو سلامتی بدن اور نفس کی

اور صحت مزاج کی بیچ اچھے ہونے دودہ کے دخل تمام رکھتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
اصحابہ وسلم نے منع فرمایا ہے دودہ پلانے مجنونہ سے کذا قال الشیخ فی القانون ونیا دی ذلک
باسطے سوء خاتمہ علے ایمانہ رحمۃ اللہ علیہ ولکن حسن الخاتمۃ امر مبہم وسوے المبشرین کلہم سواء وہذا الامر کما
عرفت فی العقائد شرط چوتھی یہ ہے کہ صالح الثدیین ہو اور صلاحیت لپستان کی وہ ہے کہ مجتمع
ہون اور بڑائی مین متوسط ہون اور سخت نہون شرط پانچوین یہ ہے کہ دودہ اوسکا معتدل القوام
والمقدار ہو اور سفید رنگ شیرین مزہ پاکیزہ بو ہے اور متشابہ الاجزا اور قلیل الرغوہ ہو اور جاننا چاہیے
کہ رعایت اس شرط کی بیچ اختیار کرنے مرضعہ کے بہت اہم ہے اسلیے کہ غذا لڑکے کی دودہ ہے
پس احتیاط اوسمین واجب ہوتی ہے اور جسوقت یہ شرط نپائی جاوے اگرچہ اور شرائط
پائی جاوین اوس مرضعہ کو اختیار نکرنا چاہیے اسلیے کہ عمدہ ترین شرائط مین یہی شرط ہے اور
جو یہ شرط موجود ہو اور شرائط کو اختیار نکرنا چاہیے لامر آور معلوم کرین کہ بہت عورتین جوان
صحیح البدن کہ مزاج اونکے لپستان کا ضعیف ہوتا ہے یا ردی اور اس سبب سے دودہ
کہ اوسمین پیدا ہوتا ہے فاسد ہوتا ہے اور بہت ضعیفہ غیر جوان ہین کہ مزاج اونکے لپستان کا
نہایت قوی ہوتا ہے اور دودہ صالح اوسمین پیدا ہوتا ہے اور دودہ صالح کے سات نشان
ہین ایک وہ کہ معتدل القوام ہو اور امتحان اوسکا یون ہے کہ اوپر ناخن کے ایک قطرہ دودہ کا
رکہین اگر سیلان کرے رقیق ہے اور اگر ثابت رہے غلیظ ہے اور اگر مائل لسیلان ہو مگر تھوڑا
رہے معتدل ہے اور ظاہر ہے کہ اعتدال قوام کا دلیل کمال نضج اور تعادل یعنے برابر ہونے
جبنیت اور مائیت کی ہے دوسرا وہ کہ معتدل المقدار ہو اسلیے کہ افراط کمی کی دلیل ہیس مزاج
اور ضعف قوت فاعلہ کی ہے اور افراط کثرت کی دلیل زیادتی رطوبت کی ہے اور افراط رطوبت
کی باعث سرعت قبول عفونت اور فساد کی ہے پس متوسط دونون مین مستحسن ہے تیسرا وہ
کہ سفید رنگ ہو تو سفیدی اوسکی دلیل کمال احالہ لپستان کی ہو بحصول المشابہۃ بین الغاذی
والمغتذی اور جو سواے سفیدی کے ہے اچھا نہین ہے لیکن کمد دلیل برد اور سوداویت
کی ہے اور اخضر دلیل کثرت سودا کی یا جمود غیر قوی کی اسلیے کہ جمود قوی سے سیاہ کرتا ہے
اور اصفر دلیل صفراویت کی ہے اور احمر دلیل عاجز ہونے قوت لپستان کی ہے ازقادر نہین ہے

اس امر پر کہ خون کو سفید کرے کما ینبغی اور مراد احمر سے سفید سرخی مائل ہے اور اگر قوت
بیچ نہایت عجز کے ہے خون سرخ بجاے دودہ کے آتا ہے چوتہا وہ کہ طیب الرائحہ ہو اسلیے
کہ حامض الرائحہ اور کریہ الرائحہ اور عفص الرائحہ دلیل رداءت کی ہے پانچوان وہ کہ مزہ شیرین ہو
اسلیے کہ وہ دلیل جید ہونے کی اور نہ غالب ہونے اور خلط کی ہوتی ہے اور دودہ مائل بحرارت
غلبہ صفرا سے ہوتا ہے اور مائل بشوریت ملنے صفرا سے ساتھہ بلغم کے اور مائل بہ ترشی بلغم
حامض یا سوداے حامض سے چہٹا وہ کہ متشابہ الاجزا ہو اسلیے کہ وہ دلیل تشابہ فعل فاعل کی
ہے بیچ دودہ کے وہو المحمود ساتوان یہ کہ کثیر الرغوۃ نہو اسلیے کہ وہ دلیل کثرت ریح کی ہے
لیکن جسوقت مرضعہ صالح ایسی ہاتھہ نہ آوے تدبیر اصلاح کی کرین اوس چیز سے کہ کہی
جاتی ہے عنقریب شرط چہٹی وہ کہ وضع حمل مرضعہ کا مدت طبعی مین ہوا ہو یعنے مرضعہ نوین
مہینے جنی ہو یا اوس مدت مین کہ وہ اوسکی عادت رکہتی ہو اور پیدائش لڑکے کی اوس
مدت مین بدون تکلیف کے ہوئی ہو اسلیے کہ یہ امر دلیل صحت خون جنین اور اصلاح حال
رحم کا ہے اور بیچ صلاح حال دودہ کے انکو اثر تمام ہے اسلیے کہ خون حیض کا مادہ لبن کا ہے
اور صلاح اور فساد اصل مادے کا تعدیہ کرتا ہے یا مولد عنہ مین اور اسی طرح رحم کو مشارکت
رکہتا ہے پستان سے فساد اسکا باعث فساد لبن کا ہوتا ہے پس صحت اوسکی حال کی
نہایت مطلوب ہے اس سبب سے وہ دودہ کہ اسقاط سے ہوتا ہے اوسکا دینا لڑکے کو
ممنوع ہے اور بدستور مرضعہ کہ معتاد باسقاط ہے دودہ اوسکا مجوز نہین ہے اگرچہ وہ دودہ
اوس اسقاط سے ہو کہ جسمین جنین مستکمل الوضع ہو لان اعتیاد الاسقاط یکون لفساد فی دم
الطمث او فی الرحم شرط ساتوین وہ کہ مرضعہ لڑکا جنی ہو یا اکثر عادت اوسکی جننے کی ہو کہ لڑکا
ہوتا ہے اگرچہ بالفعل لڑکی جنی ہو اسلیے کہ اعتبار اکثر کو ہے اور جاننا چاہیے کہ عادت ولادت
ذکور کی دلیل صحت خون طمث کی ہے اور زیادتی حرارت غریزی کی اسلیے پیدائش ذکر کی نہین
ہوتی مگر خون نضیج صحیح قوی سے اور بعض اطباے حاذق اس امر پر ہین کہ دودہ لڑکے کا واسطے
لڑکی کے اور دودہ لڑکی کا واسطے لڑکے کے بہتر ہے بسبب معتدل ہونے مزاج کے شرط
آٹھوین یہ کہ درمیان وضع مرضعہ کے اور رضاعت کے مدت متوسط گذری ہو نہ بعید العہد ہو نہ بہت

اور قریب العہد نہایت مضر واسطے کہ بعد عہد مین بسبب بڑے ہونے ولد کے اور استغنا کے دودہ سے
عنایت اور توجہ طبیعت کے بیچ تولید دودہ کے قلت کرتی ہے اور بیچ اقرب عہد کے ظاہر ہے
کہ دودہ متغیر ہوتا ہے اور مزاج صاحب دودہ کا ان دونون صورت مین دودہ اچھا نہین ہوتا ہے
پس زمانہ متوسط احسن ہوتا ہے اور وہ بیچ اکثر کے بعد چالیس دن کے ہے وضع سے ساتوین مہینے تک
شرط ہین یہ ہے کہ وقت ارضاع کے جماع سے اور اون چیزون سے کہ دودہ کو بگاڑتی ہین پرہیز کرین
اور مفسدات دودہ کی بسبب تکدرات نفسانی اور موذیات بدنی ہین اور ماکولات سے جو چیزین کہ غیر
مناسب ہین کہی جاوینگی اس مبحث کے آخر مین اور معلوم کرین کہ قوی ترین مفسدات دودہ کا
جماع ہے اسلیے کہ خون حیض کا اوس سے حرکت مین آتا ہے اور رایحہ دودہ کو فاسد اور مقدار کو
قلیل کرتا ہے اور بھی اگر حمل پیدا کرے ضرر عظیم ہوگا دونون کو مولود کو بسبب تقسیم ہوجانے غذا کے
ہر ایک سے دوسرے کو لہذا حدیث شریف مین بھی وارد ہوئی ہے جیسے مشکوۃ المصابیح مین بیچ
ذیل باب المباشرۃ فی النکاح مسطور ہے اور تبرکا ہم بھی ذکر کرتے ہین وعن اسماء بنت یزید قالت
سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس
فیدعثرہ عن فرسہ رواہ ابوداؤد و معنی غیل کے نزدیک اہل لغت کے یہ ہین کہ مس کرے مرد عورت کو
اور حال یہ کہ عورت دودہ پلاتی ہو اور بعضون نے معنی غیل کے ارضاع الحاملہ والجماع فی حال الحمل
کہا ہے اور معنی مدعثرہ کے یسقطہ ہین بالجملہ ارضاع حاملہ اور جماع مرضعہ عقلا و نقلا منہی عنہ ہے اور
اگرچہ بھی دوسری حدیث سے کہ اوسی باب سے مشکوۃ مین مذکور ہے اجازت غیلہ کی بھی معلوم
ہوتی ہے لیکن جو حدیث نہی کے ساتھ حدیث رخصت کے تعارض کیا ہے نہی کو غلبہ ہے کما ہو
قانون اصول المحدثین ساتھ اسکے کہ حدیث نہی کی عقلا بھی قوت رکھتی ہے پس عمل کرنا اسپر اولے ہے
خصوصا اغنیا کو کہ قادر ہین اوپر استرضاع کے اور متعدد ہونے متوقع جماع کے لیکن وہ شخص کہ
سوا اسے ایک عورت کے اور عورت نہین رکھتا ہے اور واسطے رکھنے مرضعہ کے طاقت نہین ہے
احوط وہ ہے کہ وہ بھی بقدر امکان کے اس کام سے محترز ہو مگر بوقت شدت خواہش کے کہ فساد
بدن وغیرہ کو لازم ہے اگر اس کام کو کرے لایق ہے اور امید ہے کہ ماخوذ نہوا اسی سبب سے
کہ نہی تحریمی نہین اوس سے منع نہین کیا اور شراح مشکوۃ نے بیچ دفع تعارض ان دونون حدیث کے

بہت تاویلین کی ہین لیکن خلاصہ کلام کا نزدیک اہل تحقیق کے یہی ہے کہ کہا گیا **انتباہ** بیچ بیان غذا ہین
مرضعہ کے اور اوس چیز کے کہ اوسکو مضر ہے جسوقت مرضعہ موصوفہ ہاتھ آوے چاہیے کہ ایک ہفتہ قبل ارضاع کے
اور اقل یہ ہے کہ تین دن غذا ئین مناسب اوسکو دیوین اور رضاع موقوف کرین تو وقت ارضاع کے
دودہ اوسکا اچھا ہو اور بہترین غذاؤن مین گیہون اور خندروس اور گوشت برہ اور بزغالہ اور مچھلی کا کہ بدون
عفونت اور بدون سختی کے ہو اور مانند اسکے جو کچھ کہ حسن الکیموس ہو اور بقول سے کاہو اچھا ہے اور
فواکہ سے بادام اور فندق مفید ہین اور بدترین بقول مین جرجیر اور خردل اور بادروج ہین اسلیے
کہ یہ دودہ کو فاسد کرتے ہین اور نعناع بھی خالی فساد سے نہین ہے اور چاہیے کہ مرضعہ کو امر کرین
کہ ریاضت معتدل کرے اور استحمام معتدل مناسب اور قطعاً تعب اور غم اور ہم اوسکو نہ پہونچین لیکن کبھی
کبھی ہلکا غصہ اوسکے حق مین خصوصاً جو بارد المزاج ہو مفید ہے **انتباہ** بیچ تدبیر دودہ غیر صالح کے جسوقت
دودہ غلیظ اور بدبو ہو طریق اوسکے پلانے کا یون ہے کہ بیچ ایک باسن کے دوہین اور ہوا مین رکھدیوین
ایک زمانے لائق تک بعد اوسکے پلاوین اور مرضعہ کو سکنجبین بزوری کہ ملطفات مانند پودینہ اور زوفا اور
حاشا اور صعتر جبلی کے اوسمین پکایا ہو اور طرنج کہ ایک قسم مچھلی کی ہے دیوین اور طعام مین جو صاحب
تلطیف ہے کھلاوین اور تھوڑی مولی اوسکے طعام مین لازم جانین اور تین چار دن درمیان دیگر
قے کرین سکنجبین اور پانی گرم سے اور جانین کہ ریاضت معتدل اور بدن گرم پانی سے دھونا
یہان فائدہ رکھتا ہے اور پینا شراب ریحانی کا اور تناول کرنا غذائین طیب الرائحہ کہ بیچ فساد رائحہ لبن کے
فائدہ مند ہے اور جسوقت دودہ رقیق ہو ریاضت کو موقوف کرین اور ترفہ اور آسودگی کا حکم کرین اور
اغذیہ طیب الرائحہ سے جو مولد خون غلیظ کی ہین کھلاوین اور اگر ملے تو شراب شیرین یا عصیرہ انگور کا
کھلاوین کہ بہت نفع دیتا ہے اور بہت سونا فائدہ مند ہے اور جسوقت دودہ گرم ہو اور مزاج مرضعہ کا
گرم ہو تعدیل مزاج کی کرین اور چاہیے کہ مرضعہ قبل تناول غذا کے دودہ نہ پلاوے اسلیے کہ بخار
حرارت مشتعل ہوتی ہے اور سکنجبین کو ساتھ شراب رقیق مجموعاً یا اکیلے اکیلے اثر کلی رکھتی ہین اور
بدستور اگر سبب فساد کا برودت ہو اغذیہ اور ادویہ مسخنہ کام مین لاوین اور تدابیر مرد و مسخن بیچ قلت
لبن کے مفصلاً بیان ہونگے علیحدہ انتباہ مین **انتباہ** بیچ تدبیر قلت دودہ کے جہان قلت دودہ کی
حرارت سے ہو تامل کرین کہ حرارت تمام بدن مین ہے یا پستانون مین فقط گو تمام بدن مین ہے

موافق سبب کے تعدیل یا تنقیح چاہیے کرنا اور اگر لبنیان مین ہو فقط اور اول اوسکی علامات سے
لمس اوسکا گرم ہوتا ہے تضمید مبردات کی کافی ہے اور پینا معدلات خفیفہ کا وافی اور بہترین غذا ان
مین وہان کہ سوء مزاج گرم سبب کمی دودہ کا ہو کشک شعیر ہے اور پالک اور مانند اسکے اور اوس جگہہ
کہ برودت سے ہو یا سدہ سے یا ضعف قوت جاذبہ لبنیان سے زیادہ کیا جاوے اوسکی غذا مین کچہ
کہ لطیف اور مائل بحرارت ہے اور کہانا تخم گاجر کا مفید ہے اور خود گاجر نہایت مفید ہے اور تعلیق محاجم
ناری کی بدون سختی کے نیچے پستانون کے فائدہ مند ہے اور جس جگہ کہ سبب کمی دودہ کا کمی تناول
غذا کی ہے بہتر یہ کہ جو اور بہوسی اور حبوب سے بنائے ہون کہلاوین اور توفیر بیچ غذا اسے مناسب کے
کرین اور واجب ہے کہ بیچ حریرے اور غذا کے اصل رازیانج کی اور بیخ اوسکے اور بیخ سوئے کی
اور شونیز داخل کرین اور پستان دودہ والی بہیڑ اور بزکی پکاکر کہانا بیچ تکثیر دودہ کے نہایت مفید ہے
اور مجرب ترین ادویہ کا اس باب مین وہ ہے کہ ایک ورم ارضہ یا خراطین خشک بیچ ماء الشعیر کے
کئی دن پے درپے دیوین اور سلاقہ اوس نمک پانچ کا بیچ پائے شوئی کے یہی عمل کرتا ہے اب
چند دوائین کہ بیچ کثرت اور توفیر دودہ کے نفع بہت رکہتی ہین مذکور ہوتی ہین روغن گاو ایک اوقیہ لیوین
اور اوپر ایک کاسہ شراب کے گرا کر پئین طین اور سمسم لیکر شراب مین ملادین اور پئین اور پستان پر ثفل ملدین کچہ
ساتہہ تت اور دودہ گدہی کے ضماد کرین دیگر بادنجان پانی مین جوش کرین ایک اوقیہ اوسکا جوف شراب
مین ملاکر پئین دیگر بہوسی اور مولی کو شراب مین جوش کرین اور پئین دیگر بیچ سوئے تین اوقیہ تخم خندقوقی
تخم گندنا ہر ایک سے ایک اوقیہ تخم رطبہ میتہی ہر ایک سے دو اوقیہ سبکو کوٹ کر چہانین اور عصارہ سونف
اور شہد اور گہی مین ملاکر بقدر احتیاج کے دین اور جانین کہ بہت ملنا لبنیان کا بیچ تکثیر دودہ کے اثر تمام
رکہتا ہے اور جسوقت سبب فساد دودہ کا کثرت دودہ کی ہو کہ مجتمع اور کثیف ہو کر فاسد ہوتا ہے تدبیر اوسکی
کم کرنا دودہ کا ہے تقلیل غذا سے اور تناول کرنے اشیاء قلیل الغذا سے اور تضمید کرنا کمون اور
سرکہ کا یا طین خر یا عدس مطبوخ کو ساتہہ سرکے کے اوپر سینہ اور پستان کے نفع تمام رکہتا ہے اور پینا پانی
شور کا مفید ہے فائدہ بیچ تدبیر فطام کے لیئے دودہ سے باز رکہنا جاننا چاہیے کہ مدت طبعی ارضاع کی
دو برس ہے پس بیچ شروع سال تیسرے کے دودہ چہوڑا دین اگر کوئی مانع ہو اور قبل فطام کے
جسوقت لڑکے کو خواہش تناول غذا کی سوای دودہ کے ہو تہوڑی تہوڑی دیوین غذائین مناسب

اور ملائم سے اور جوشنا یا یعنے دانت اسکے نکلنے لگین ریح غذاے قوی کے رخصت ہے بتدریج اور
ہرگز وہ چیز کہ چبلانے مین سخت ہون نہ دیوین کہ سبب دیری نکلنے دانت کا ہوتا ہے بہ سبب تحلیل
کرنے مادہ کے سخت چبلانے سے اور پہلے وہ چیز کہ اسوقت مین دے سکتے ہین روٹی ہے کہ دفعہ
چبلادے اور لڑکے کو دے بعد اسکے روٹی کو پانی اور شہد مین یا شراب یا دودہ مین دے سکتے ہین
اور جسوقت غذا دینے لگین پانی بھی تھوڑا دیوین خصوصاً کہ زمانہ گرمی کا ہو اور لڑکا خواہش پانی کی
کرے کبھی کبھی پانی تھوڑی شراب مین ملا کر دیوین اور ہرگز توقیح کھانے اور پانی مین نکرین کہ سبب
امتلا کا ہوتا ہے اور اگر امتلا پیدا ہو نشان اوسکا پھولنا پیٹ کا ہے اور سفیدی رنگ کی اور مانند انکو
آثار امتلا کے چاہیے کہ اس حالت مین کوئی چیز اوسکو نہ دیوین اور تنویم مین کوشش کرین لڑکا نی دوقہ
اور جسقدر زمانہ فطام کا نزدیک پہونچے دودہ مین تقلیل کرین اور غذا مین تکثیر اور راتون کو خواب سے
بیدار کرین تکلیف سے اور دودہ دیوین تو سبب نفرت کا ہو اور دونون مین کنا ایت کھلاوین تو
حاجت دودہ کی کم ہو اور مذمت لبستان کی نزدیک لڑکے کے اکثر کرتے ہین تو وقت فطام کے
مطلب بدون تکلیف کے حاصل ہو اور بعد فطام کے حریرے اور لحوم خفیف دے سکتے ہین اور
نیکوترین اشیا مین چاول اور دودہ ہے اور ہریسہ گوشت نرم کا اور روٹی مانڈے کی اور مانند
انکے اور واسطے شغل لڑکے کے روٹی اور شکر کے بلوط بناوین مانند خرمے کے اور کبھی کبھی
ایک بلوط اوسکے ہاتھ مین دیوین اور اسیطرح لعب اور شغل جو کچہ سبب فراموشی لبستان اور دودہ کے
ہین کام مین لاوین اور اگر لڑکا لبستان کے یاد مین اضطرار کرے اور روئے چاہیے کہ کڑوی چیز
غیر مضر اوپر لبستان کے ملا کرین اور اوسکے منہ مین لبستان دیوین تو بسبب کڑوائی کے دودہ سے
نفرت کرے اور حیلے اس امر مین بہت اور مشہور ہین اور بہترین موسم واسطے فطام کے بہار اور خریف ہے
اور وقت ضرورت کے آخر جاڑے مین بھی مجوز ہے لیکن بیچ غلبہ گرمی اور جاڑے کے بجا ہے
اسلیے کہ گرمی مین خوف ہے کہ اسہال عظیم ہون اور جاڑے مین سوء ہضم اور مانند انکے اور اگر بسبب
ضرورت کے گرمی مین اتفاق فطام کا ہو واجب ہے کہ چیزین مسکن العطش کہ میل طرف قبض کے
رکھتی ہین سرد کہ کے ہر ساعت تھوڑی تھوڑی دیوین مانند دوغ شیرین اور شیرۂ خرفہ لبوادہ
اور مانند انکے دینا چاہیے اور غذا اوکو ان سے پلاو اور خشکہ اور دہی اور روٹی اور مانند انکی مناسب ہے

فطام

اور بہت چرب سے پرہیز کرین اور اوپر تالو کے حنا باندہین ایک دن درمیان دیکر اور نشاستہ
بیچ سرکے اور گلاب کے حل کر اوسجگہ طلا کرنا واسطے تشنگی لڑکون کے نہایت نفع رکھتا ہے لیکن
اس سبب سے کہ استعمال سرکے کا اوپر سر لڑکون کے خالی نقصان سے نہین ہے جبتک
ضرورت قوی نہو نہ دینا چاہیے اور رانون کو حنا اور ہاتھ اور پاؤن کے باندھنا اور درمیان ہر لنگی
لپیٹنے و پہر کو بیچ دوغ گائے کے کہ سرد ہو بٹھانا اور بدن کو اوس سے دھونا مفید ہے اور
اگر جاڑے مین ضرورت سے دودھ چھوڑا وین چاہیے کہ اغذیہ گرم بالفعل کھلا وین اور بہت
سرد پانی سے منع کرین اور بدن کو گرم رکھین اور فواکہ مناسب وقت کے دینا چاہیے فائدہ
بیچ محافظت اور پرورش اطفال کے اور تدبیر آسانی سے نکلنے دانت کی اور اوس چیز کے
کہ اسکے تعلق رکھتی ہے جسوقت کہ لڑکا اوپر بیٹھنے اور ہلنے کے قادر ہو چاہیے کہ اوپر فرش
ملائم کے اوسکو بٹھاوین تو سختی زمین سے تکلیف نپاوے اور احتیاط کرین تو بلندی سے
نہ گرے اور چیز تیز اور نوک دار ہوا اوس سے دور رکھین اور جب تک کہ آپ بالطبع میل بیٹھنے کا
اور چلنے کا نکرے اوسکو تکلیف نہ دیوین اور ہمیشہ بیچ تہذیب اخلاق کے کوشش کرین اور
نرمی اور رضامندی سے ہمیشہ اوسکو رکھین کہ بدترین چیزون مین غم اور غصہ ہے خصوصا
لڑکونکو اور نزدیک لڑکے کے فحش نہ کہین اور سواے کلمات اچھے کے اور کچہ نہ سکھاوین
اسلیے کہ جو کچہ اسوقت مین عادت ہو جاویگی زوال اوسکا دشوار ہوگا اور جسوقت جمنا اگلے
دانت کا شروع ہو چبانے اشیاے سخت سے باز رکھین لماذ کر اور دماغ خرگوش اور چربی
مرغی کی اوپر مسوڑے کے ملین واسطے آسانی جمنے دانت کی اور اگر روغن بیت نہو روغن شیرین
عوض اوسکے ڈالین اور جسوقت دانت ظاہر ہون اور لڑکا قدرت پاوے اوپر کاٹنے کے
چاہیے کہ ایک ٹکڑا اصل السوس تازے کا کہ بہت خشک نہوا ہو اوسکی ہاتھ مین دیوین
اسلیے کہ اوسمین دو نفع ہین ایک وہ کہ اپنی انگلیون کو نہ چباویگا دوسرا یہ کہ منہ کے
حال کو اصلاح کریگا اور قروح اور درد لثہ سے محفوظ رکھے گا اور بھی چاہیے کہ کبھی کبھی
نمک اور شہد اوپر اوسکے منہ کے ملین کہ موجب اسکا نہ قلاع ہے اور جہانتک اصل السوس
تازہ نملے خشک کو پانی مین بھگو کر دیوین اور جسوقت لڑکا باتین کرنے لگے اوسکی زبانکی

جڑ کو انگلی سے ملتے رہین تو معین اوپر گویائی کے ہو اور جسوقت قدرت اوپر دوڑنے کے
پاوے نرم زمین پر اجازت دیوین کہ دوڑے موافق اعتدال کے اور اون کھیلون سے
کہ سبب تکلیف کے نہون رخصت دیوین کہ کھیلنا لڑکونکو ریاضت بدن اور نفس کی ہے اور
جسوقت قابل تعلیم کے ہون اور وہ اکثر بعد چوتھے برس کے ہے خصوصاً بعد چھٹے برس کے
مودب کے سپرد کرین اور اوسین نرمی اور تدریج مرعی رکھین تو موجب ملال کا نہو اور جو
جلوس برکت مانوس حضرت امامین ہمامین حضرت ابو محمد الحسن اور ابو عبد اللہ الحسین مولانا
ولی الثقلین کا باجازت نبی الثقلین صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم کے بعد گذرنے
چار برس اور چار مہینے اور چار دن کے بیچ مکتب کے ہوا اور بعد اوسکے تمام مسلمان اور مومنین
نے اسکو اختیار کیا اور افتتاح باب تعلیم کا اسیکو قرار دیا مراعات اوسکی کثیر البرکت ہے
فائدہ بیچ تدبیر کلی اطفال کے جانین کہ مزاج انکا بیچ نہایت نزاکت کے ہوتا ہے پس
انکے معالجے مین احتیاط تمام واجب پہچانین اور جس چیز سے کہ قوی الاثر ہے اور اوپر
اونکی طبع کے تکلیف اور سختی نکرے احتراز کرین جہان تک کہ ممکن ہو اور کافور ہرگز ندیوین
اور بدستور جو چیز کہ مفرط الحرارت یا شدید البرودت ہو اور ترشیون سے منع کرین خصوصاً وقت
پینے دودھ کے لیکن بعد طعام کے سکنجبین قلیل الحموضت مجوز ہے اور جو مزاج اطفال کا رطب
مائل بحرارت ہے اور حفاظت صحت کی مشابہ ہوتی ہے جو چیز کہ دیوین چاہیے کہ رطب ہو اور میل
بحرارت رکھتی ہو اور ہرگز کوئی چیز گرم اور خشک ندیوین مگر کوئی عارضہ سے اور جو اعضا انکے ضعیف
ہین اگر موافق مزاج کے تقویت اونکی کرین نہایت بہتر ہے اور وہ استعمال مفرحات قوی سے ہے
اور فواکہ مناسبہ کے دینے سے کہ کبھی کبھی دیتے رہین اور معلوم کرین کہ انار مقوی جگر کی
اور ہی اور امرود شیرین مقوی معدہ اور سیب مقوی دل ہے اور یہی واسطے تنقیہ گردہ اور
مثانے کے تخم خربزہ اور تخم خبازی نافع ہین اور بدستور سولف کو کوٹ کر اور چھان کر اور شکر
ملا کر کبھی کبھی کھلانا مفید جانین اور رضیع کے علاج مین ملاحظہ حال مرضعہ کا اکثر کرین کہ الطفل یعالج
بعلاج مرضعہ مقرر ہے اور تجربہ مین پہونچا ہے کہ اکثر امراض اونکے ساتھ معالجہ مرضعہ کے اور صلاح
دودھ کے زائل ہوتے ہین اسلیے کہ جو فساد کہ ہے اکثر غذا سے عارض ہوتا ہے اور رضیع کو

کہ ابھی تک اور غذا نہ پہونچی ہو غذا اوسکی دودھ ہے پس بیچ تغیر مزاج اوس حادثہ کے اصلاح اوسکی کافی ہے اور اوسکو کہ جمع بین الغذا والدوا رضاع کرنے مین بھی تدبیر مرضعہ کی اور اصلاح غذا اوکی وافی ہے اور حاجت دینے دوا کی طفل کو نہین ہے اور بیچ نہ دینے دوا کے طفل کو غرض عمدہ وہ ہے کہ جو کچہ ضرر دوا ہے لامحالہ مخالف ہے امر طبعی کے کما قرر فی محلہ اور طبیعت طفل کی بسبب ضعف کے اور عدم اقتدار کے عاجز آتی ہے اس امر سے کہ اوسکو مستحیل کرے اور قوت اوسکی نکالکر فعل مین لاوے اور کبھی دوا مرضعہ کو دیوین اور دودھ اوسکے اثر سے متکیف ہو فائدہ مطلوبہ بدون تکلیف کے حاصل ہوتا ہے کما لا یخفے اور تکیف دودھ کا کیفیات ادویہ سے دو طرح ہے ایک وہ کہ بدن متکیف ہو اوس دوا کی کیفیت سے اور اس سبب سے دودھ اوسی اثر سے متکیف ہو اسلیے کہ بدن گرم ہو مثلاً ظاہر ہے کہ خون اور دودھ کہ بیچ بدن کے ہے البتہ بھی گرم ہوگا دوسرا یہ کہ دوا سے مذکور صاحب غذائیت کی ہو اور خون اس سے واقع اوسکے پیدا ہو گرم یا سرد اور خون مذکور سے دودھ بھی ویسا پیدا ہو لیکن جانین کہ ایسا تکیف بعد دیر کے حاصل ہوتا ہے اسلیے کہ غذا سے دوائی سے خون پیدا ہونا اور خون سے دودھ وجود مین بہت مدت چاہتا ہے بخلاف پہلی صورت کے کہ اوسمین تکیف جلد ہوتا ہے یہان تک کہ کبھی بمجرد وارد ہونے کوئی چیز کے معدے مین اثر اوسکا تمام بدن مین سرایت کرتا ہے کما ہو المشہور اور جو مرضعہ کو اسہال یا قے مفرط ہو بالطبع یا صنعت سے چاہیے کہ اوس دن دودھ اوسکو نہ پلاوین اسلیے کہ اخلاط بدن کے اوس سبب سے حرکت کرتے ہین اور دودھ کہ اوسوقت مین پیدا ہوتا ہے ناقص الاستحالہ ہوتا ہے اور بھی اوسجگہ کہ اسہال یا قے استعمال کرنے دوا سے ہوا ہو قوت اوسکی دودھ مین پہونچکر لڑکے کو بھی اسہال یا قے آتی ہے اور استفراغ بدون حاجت کے خالی از ضرر نہین ہے لیکن اوسجگہ کہ تدبیر مرضعہ کی کفایت نکرے اون چیزون سے کہ واسطے علاج امراض بڑون کے مذکور ہے جو مناسب زیادہ اور ملائم زیادہ انکو ہو اختیار کرین اب کسی مرض کہ عارض ہونا اونکا لڑکون مین اکثر ہے اور اطبا نے تدبیرین اور ادویہ مجربہ اکثر اونکے لیے مستنبط کیا ہے ہم ذکر کرتے ہین ریح الصبیان ایک مرض ہے کہ دفعۃً واقع ہوتا ہے اور لڑکے کو بیہوش کرتا ہے اور ہاتھ اور پاؤن کو پیٹتا ہے اور کف منہ مین نکالتا ہے اور یہ مرض نزدیک بعضون کے سوای صرع کی ہی لہذا مشابہ صرع کی کہا ہے اور سبب اوسکا کہتے ہین کہ ریح غلیظ ہے کہ دودھ مین متولد ہو کر تنفس کو بند کرتی ہے

اسطور پر کہ بشیون اور ورزا وسکے کھل جاتے ہین اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ ایک قسم صرع
کی ہے اور ام الصبیان اور فزع الصبیان اور دم الشیاطین بھی اوسکے نام ہین بطریق ترادف کے
اور بعض لوگ نے ام الصبیان کو مخصوص کیا ہے اوس صرع سے کہ تپ محرق کے ساتھ ہو اور
بعض لوگ اس حالت کو اگر متواتر ہو ام الصبیان کہتے ہین ورنہ ریح الصبیان اور یہ اختلافات
بیچ مقصود کے نقصان نہین کرتے اسباب اور آثار موجودہ کو ملاحظہ کرنا چاہیے اور موافق اونکے
تدارک کرنا چاہیے علاج وقت عارض ہونے اس حالت کے ہاتھ اور پاؤن مریض کے پکڑ رہین اور
ہتھیلیان تلوین سخت چیز سے اور اوسکو تجویز رہین کہ اضطراب کرے اور بازو اور رانون کو مضبوط باندھین
پس اگر جلد ہوش آوے بہتر ہے اور طول کرے یا متواتر ہو نظر کرین کہ آثار کون خلط کے غالب ہین
مطابق اوسکے تدبیر کرین مثلاً اگر آثار صفرا کے ظاہر ہون اور تپ محرقہ ہو ساتھ تبرید اور ترطیب کے
کوشش کرین شرباً اور سعوطاً اور ضماداً اسطے الراس اور بہترین مرطبات مین روغن تازہ دودھ کا اور بالو
ہے اور لتہ اوسمین آلودہ کر کے اوسپر رکھنا خصوصاً دودھ مان کا کہ نہایت مفید ہے اور اسی طرح ترا
کدو کا اوپر سر کے رکھنا اور سرد مقام مین رکھنا اوسکو اور نرم شافہ سے اور التماس کے ملانے سے
اور ملینات مناسبہ سے طبع کو کھولین اگر قبض ہو اور واسطے دور کرنے تشنج کے روغن گل یا مسکہ
نیم گرم پانی مین ملا کر بدن پر ملین وقت مرض کے اور بھی بعد اوسکے اور اگر علامات بلغم کے ظاہر
ہون تسخین مین کوشش کرین اور جو بلغم سے اکثر ہوتا ہے اکثر اطبا نے واسطے اس مرض کے
دوا ایسی کہ شدید النفعت ہین عموماً ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہین صعتر جند بیدستر کمونی تینون کو
برابر لیکر ابیسین پیسین اور مقدار مین حبہ کے دودھ مین حلکر وجور کرین یعنے حلق مین ڈالین کہ
فوراً نفع کرتی ہے ریح الصبیان مترقب البرکو اور بھی شافہ حاد سے اور مشروبات سے کہ بلغم
رقیق کو نکالتے ہین طبع کو نرم کرین اور وہ چیزین کہ بالخاصیت اس موضع کو نفع کرتی ہین یا تعلق
ہاتھہ سے رکھتی ہین اور کثیر الاثر ہین اونکو ہم جدا ذکر کرتے ہین انتباہ بیچ کتب بعض محققون کے
لکھا ہے کہ ام الصبیان لڑکون کو نہین ہوتی ہے مگر ساتھ تپ اور حرارت مزاج کے اور زائل ہوتی ہے
استعمال کرنے دوا سے مبردات سے اور یہ خبر دیتا ہے اوس اختلاف کو کہ اوپر گذرا ہے نہ وہ کہ بعض
جہال نے اس عبارت سے گمان کیا ہے کہ حالت مذکور لڑکون کو جو ہوتی ہے مطلقاً نام اوسکا

ام الصبیان

ام الصبیان ہے اور تدبیر اوسکی سواے تبرید کے نکرنا چاہیے اور اس گمان فاسد سے معالجہ مزعوم اپنا کرتے ہین اور ایک عالم کو تباہ اور ہلاک کرتے ہین اور اسیطرح بعضے اور بنظر اسکے بیچ کتب بعضے مدققین کے لکھا ہے کہ ریح الصبیان مادہ بلغم سے ہوتی ہے ملاحظہ اختلاف الفاظ کا نکرے اگرچہ حرارت مفرط ہو تسخین افراط مین کرتے ہین اور مبادرت فصد مین کرتے ہین اور یہ دونون راے فاسد ہین احتراز اون سے واجب ہے اور کہا گیا کہ ریح الصبیان مرادف ام الصبیان کے ہو یا مخالف اوسکے بیچ علاج کے مراعات علامات اخلاط کی لازم ہو اور موافق سبب موجود کے تدارک واجب ہے اور جو چیز بالخاصیت نفع کرتی ہے خواہ ساتھ حرارت کے ہو خواہ بدون حرارت کے یہ ہے فادزہر حیوانی کہ عبارت حجرۃ التیس سے ہے دو دو یا دو نخ مین پیسین اور تھوڑا کھلاوین اور باندھنا اطراف کا اور وضع محاجم کا اوپر ساقون کے اور ملنا بیدستر بیچ کان کے اور منفذ ناک کے اور ہتھیلیان ہاتھ اور پاؤن کے مفید ہے اور بدستور ملنا تیزاب نرم کا اوپر کف پا کے نفع تمام رکھتا ہے اور اسیطور خردل کو پیسکر اوپر کف پا کے ملنا فائدہ دیتا ہے اور پنیرمایہ خرگوش کا آدھا دانگ یا ایک دانگ پانی مین حل کرکے دینا بالخاصیت مفید ہے اور طریق اوسکا بیچ اسہال صبیان کے کہا جاتا ہے اور تجربہ مین پہونچا ہے کہ کبھی لڑکونکو کہ ریح الصبیان تین چار نوبت سے تجاوز کیا تھا ایک ٹکڑا مرجان کا آگ مین سرخ کرکے درمیان دونون ابرو کے داغ دیا وقت مرض کے اوسکی سوزش سے فورًا افاقہ ہوا اور پھر عود نہ کیا اور بعض لوگ بکری کی سینگی سے اور سوا اسکے بھی داغ دیتے ہین اور فائدہ ہوتا ہے لیکن دو تین دن مریض اسی مرض مین مبتلا رہا ہو اور سرخی آنکھ کی کدر ہوتی ہو اور توقع منقطع ہوا ایسے وقت مین تعذیب داغ سے مناسب نہین ہے فائدہ جاننا چاہیے کہ ریح الصبیان اکثر لڑکون نابالغ کو ہوتی ہے بسبب زیادتی رطوبات دماغ کے اصل پیدائش مین اور قاعدہ اس رطوبت کا ہے کہ کبھی بیچ حالت ہونے جنین کے رحم مین پاک ہوتی ہے اور کبھی بعد ولادت کے فرزح سے اور اورام سے پاک ہوتی ہے اور اگر تنقیہ اوسکا نہ رحم مین ہوا اور نہ بعد ولادت کے فرزح سے اور اورام سے ضرور ہے کہ یہ مرض ظاہر ہو اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ مرض مذکور بدون علاج کے وقت بالغ ہونے کے خود بخود زائل ہوتا ہے بشرطیکہ اور سوء تدبیر نہوا سی سبب سے بعض لوگ نے

کہا ہے کہ صرع شیرخوار کو علاج نہ کرین بشرطیکہ جلد گذر جاوے اور پے در پے نہوا سلیے کہ بہت
ہوتا ہے کہ مادہ ہلکا ہوا اور جلد گذر جاوے بسبب سوء تدبیر کے دشوار ہوجاتا ہے زائل ہونا
اوسکا لیکن حال مرضعہ کا ہر حال مین واجب جانین اور طفل کو جس چیز سے کہ محرک اس مرض کی ہے
دور رکھین مانند سنا اور زقومی کا اور دیکھنا راق چیز اور روان کا اور چڑہنا اوپر بلندی کے اور رکھنا
اوپر جگہ چلنے ہوا کے اور مانند انکے اور گوشت بکری و گاے اور گھوڑے کے مانند انکے اور جو چیز
کہ بخار انگیز مانند کرفس کے دایہ کو نہ کھلاوین اور جماع سے البتہ باز رکھین اور پوشیدہ نرہے
کہ بیچ ابتداے ماہ کے اس مرض کو قوت اور حرکت زیادہ ہے اور اس سبب سے جس
لڑکے کو کہ یہ مرض مکرر واقع ہوا ہو اور ابھی تک رفع ہونا اوسکا متحقق نہوا احتیاط اوسکی تدبیر
مین کرتے ہین اور شروع مہینے مین جند بیدستر سونگھا دین بلکہ اوپر جھولے کے اور لباس کے
تعلیق کرین اور تھوڑا اوس راتون کو کھلاوین خصوصاً اگر وہ مانند ون سبب کے اوربند تغیر وضع کی اور بد عفونت
تنفس کے اور مانند انکے کہ آثار تقدم مرض مذکور کے ہین ظاہر ہون قصد تمام اوسکی محافظت میں
کرین اور قبض طبع کو روانہ رکھین عطسہ متواتر اگر بسبب ورم گرم کے ہو کہ بیچ نواحی دماغ کی ہوتا ہے
آثار ورم کے یعنے تپ اور حرارت ظاہر ہونگی علاج اوسکا تبرید کرنا دماغ کا ساتھہ اطلیہ باردہ کے
اور ساتھہ تمریخ عصاری اور روغن موافق کے بہترین عصارون مین پانی کہدو تازہ کا اور پانی
پتی دھنیا تر کا اور پانی مکو کا ہے اور بہترین ادہان مین روغن بنفشہ اور روغن کدو اور مانند انکے
جوان عصارون سے ملے ساتھہ جس روغن کے کہ ان روغنون سے ملے ملاوین اور اوپر سر کے
ملین اور اگر بسبب برد کے ہو کہ انکے سر مین پہونچا ہے تقدم ملاقات برد کا اور نہونا آثار ورم کا گواہی
دیتا ہے علاج اسکی یہ ہے کہ بادرنج کو بار بار بھیکر پارچہ بیز کرین اور سفے مین رکھکر ناک مین
پہونچین جلد نفع کرتا ہے اور کبھی وہ زرد پانی کہ بکری کے گردے سے وقت کباب کرنیکے
ٹپکتا ہے کئی قطرہ نیمگرم ناک مین ٹپکا دین کہ مفید ہے اور اگر زعفران اور قند تھوڑا لیکر اور کوٹ کر
بخور کرین اور ناک کو اوسپر رکھین عطسہ مفرط کو روکتا ہے فائدہ علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے
اوپر اس قول شیخ رئیس کے ورم نواحی کو سبب عطسہ کا لکھا ایراد کیا ہے اور کہا ہے ہذا مما
استبعد فان عروض العطاس للورم لبعید اور بھی دلیل بیان کیا کہ اگر ورم گرم دماغ کا موجب

عطاس کا ہو ہر آئینہ چاہیے کہ بیچ سرسام کے عطسہ بہت لازم ہو اور ایسا نہین ہے اور نزدیک اس
فقیر کے اس ایراد مین نظر ہے اسلیے کہ نزدیک محققون کے عطسہ ایسی حرکت دماغی ہے کہ طبیعت اوس سے
دفع کرتی ہے موذی کو براہ ناک کے قطع نظر اس سے کہ دفع ہو یا ہو لہذا لوگون نے کہا ہے کہ عطسہ واسطے
دماغ کے منزلہ کھانسی کے ہے واسطے سینہ کے اور شک نہین کہ ورم موذی ہے پس پیدا ہونا عطسہ کا ورم سے
کیون مستبعد ہو اور ظاہر ہے کہ نہ لازم ہونا عطسہ کا ہر سرسام مین قدح مقصود مین نہین کرتا ہے بسبب امکان
خاص ہونے بعض اماکن دماغ کے اوس سے نزدیک ورم کرنے کے خصوصاً بیچ اطفال کے
کہ قریب ہین مبدء سے اور قوت بیچ نشو کے اور ثابت ہوا ہے کہ عطسہ بدون قوت کے نہین ہوتا ہے
اسی سبب سے شیخ رئیس نے کہا کہ من قرب موتہ لا تستطع ان یعطس بالجملہ احوال اعضای لڑکون کے
اوپر حال اعضای اور لوگون کے قیاس نکرنا چاہیے عطاس بضم عین مہملہ اور شین معجمہ جو عطش مفرط لازم اوسکو ہے
اس نام سے مسمی ہوا اور اس سبب سے کہ تالو اوسمین نیچے بیٹھ جاتا ہے نزول الیافوخ کہتے ہین اور فارسی مین
بہ تشنگی مشہور ہے اور بعض نے لفظ کو غطاس بغین معجمہ اور سین مہملہ بیان کیا ہے ولا مشاحۃ فی الاسماء بالجملہ وہ
عبارت ہے ورم گرم سے کہ بیچ غشای دماغ کے ہوتا ہے علامت اوسکی وہ ہے کہ تالو اوس جگہ کہ نرم معلوم ہوتا ہے
نیچے بیٹھ جاتا ہے اور جسقدر پانی پیئن سیر نہین ہوتی اور شاید درد اوسکا اکثر آنکھہ اور حلق تک پہونچتا ہے مشارکت سے اور
رنگ چہرہ کا اور اکثر بدن کا زرد ہوتا ہے قوت درد اور غلبہ صفرا سے اور بہت ہوتا ہے کہ قبل اوسکے پیدا ہونیکے
تبور سے مین ظاہر ہوتے ہین علاج ساتھہ تبرید اور ترطیب دماغ کی کوشش کرین ایک طرح یہ کہ تراشہ
کدو کی تازے کا اور خیار تازہ ساتھہ پانی دھنیا تازہ اور پانی ملکو اور پانی برگ خرفہ اور روغن گل کو
یا ملکو ساتھہ روغن گل کے یا بنفشہ تازہ کو ٹکر ساتھہ خیار تر کے کوٹ کر جو ان مین سے ہو اوپر تالو کے
رکھنا فایدہ مند ہے اور بھی خرفہ کو ٹکر تنہا یا ساتھہ روغن گل کے اوپر تمام رکھتا ہے اور جو چیز اوپر سر کے رکھین
چاہیے کہ خشک ہونے ندوین بدلتے رہین ساعت بعد ساعت کے اور شیرہ تخم خرفہ اکیلا یا تھوڑی ملا شیر
لڑکے کو کھلانا اور اوسکے بدن کو تازے گھی سے یا تربز کے پانی سے یا جوشاندے اشترخار سے
دھونا اور مہندی اوپر تہیلی ہاتھہ اور پاؤن کی لگانا اور اطراف کو سرد پانی مین رکھنا سودمند ہے اور
غذا لڑکے کی اور مرضعہ کی بالکل سرد اور مرطب دماغ کی کرنا چاہیے اور تدابیر مناسبہ جو سرسام گرم بڑے
لوگون کے مقرر ہے کرنا چاہیے اور ماء الشعیر بہت اچھا ہے اور جانتا چاہیے کہ اسہال اس مرض مین

اچھا نہین ہے پس اگر اسہال ہو طباشیر اور خرفہ کو بریان کرکے طفل کو دیوین اور مرضعہ کو پانی سوق جو کا
اور مانند اسکے جو قابض ہو کھلاوین تو جلد بند ہو اور بھی مرضعہ کو تخمہ سے بچاوین بلکہ تقلیل غذا کی کرین کہ
یہ امر باعث حبس اسہال لڑکون کا ہے اجتماع الماء فی الراس یہ بیماری ہے کہ رطوبت مائی بیچ سر کے
جمع ہوتی ہین اور عام ہے کہ خارج قحف سے جمع ہون نیچے جلد کے یا داخل قحف کو اور یہ غشای سخت کے
اور محل اجتماع رطوبت مذکورہ کے بھی دو جگہ ہین اور حدوث اس مرض کا لڑکون کو اکثر ہوتا ہے
بسبب رطوبت انکے دماغون کے اور اسکو موافق محل کے دو قسم مین بیان کرتے ہین قسم پہلی وہ
کہ پانی خارج قحف مین جمع ہو اور عروض اوسکا اکثر بیچ اطفال کے بسبب خطای قابلہ کے ہوتا ہے
کہ سر کو دباتی ہے زور سے اور اس سبب سے منہ عروق اکوئی موضع کا کھلتا ہے اور خون مائی سیلان
کرکے پیچھے جلد کے جمع ہو اور شاید کہ خلا دو سر اسواے رطوبت مائی کے جمع ہو علامات اس قسم کی
یہ ہے کہ رنگ جلد کا اپنے حال پر رہتا ہے اور جلد نکلی معلوم ہوتی ہے اور جو اونگلی رکھکر دباوین
دبے اور رفع ہووے اور درد نکرے اور بھی اوس صورت مین کہ کھلنا منہ رگون کا سبب ہوتا ہے
بچا اور سرخ لازم ہوتا ہے خصوصًا اوس مین فرق درمیان اس مرض کے اور ورم کے کہ سر مین ہوتا ہے
یہ ہے کہ متغیر ہونا رنگ اوس جگہ کا اور مخالف ہونا لمس اوس جگہ کا اور احساس نوع اور درد کا جو خاص
ورم کا ہے اور نہونا ان اعراض کا اور پایا جانا آثار مائیت کا لازم اجتماع رطوبات کا ہے
علاج نظر کرین کہ وہ رطوبت مقدار مین بہت ہے یا تھوڑی اور اوسی محل مین محصور ہے
اور اوس محل کو پکڑے ہے یا محصور نہین ہے اور نزد دبانے کے مندفع ہوتی ہے داخل کو
اگر مقدار مین بہت ہو اور نا محصور ہو اور دخل مین دفع ہوتی ہے چاہیے کہ معالجہ اوسکا کرین کہ تدارک
اوسکا نقصان کرتا ہے اور اگر مقدار مین تھوڑی ہے اور مکان کو نہین پکڑے ہے تدبیر کرسکتی ہین
اور یہ دو طرح ہے ایک وہ کہ محللات خفیف ضماد کرین اور اوپر اوسکے ٹکڑا اسپنج کا باندھین
دوسرا وہ کہ شق کرین تو رطوبت نکل جاوے بعد اوسکے باندھین اور تین دن تک شراب اور
زیت اوسپر تھوڑی تھوڑی پہونچاتے رہین بعد اوسکے رباط کھولین اگر زخم فراہم ہوا ہو بہتر ورنہ مرہم
مدمل اور شہد سے علاج کرین با احتیاط کرین موافق تقاضای حاجت کے اور اچھا نا اگر اسباب مین
توقف ہو اور ضرورت جانین چاہیے کہ وہان کا گوشت تھوڑا چھیلین تو خون آلود ہو جاوے کہ اس تدبیر سے

گوشت جلد نکلتا ہے اور جاننا چاہیے کہ موافق حجم مجمع الرطوبت کے شق چاہیے کرنا اسلیے کہ اگر صغیر الحجم ہو ایک شق بعرض مین کرین کہ کافی ہے اور اگر کبیر الحجم ہوا اور بہت ہو دو شق متقاطع مابین شق مستقل طع کر سکتے ہین تو آلائش بالکل نکل جاوے فائدہ جب تک کام اضمدہ سے ہو شق نکرین اور لیمو کو آگ کاٹ کر اوپر آگ کے گرم کرین اور تھوڑا نمک چھڑک کر جانب مقطوع سے کماد کرین اور اوپر اوس محل کے دن مین دو تین بار کئی دنین تحلیل کرتا ہے اسکو اس فقیر کا لڑکا کہ احمد الصمد نام رکھتا ہے یہی تھا اوسکے سر مین تھا لیمو سے ایک ہفتہ تکمید کیا مین نے بالکل زائل ہوا مدد الله سبحانہ لیکن اس سبب سے کہ پہونچتا ترشی کا اوپر سر اطفال کے مستحسن نہین ہے اگر اور اضمدہ سے مطلب نکلے اسکو استعمال نکرین قسم دوسری وہ کہ پانی داخل قحف مین اور پر غشاے صلب کے کہ قحف کو مماس ہے جمع ہو علامت اوسکی وہ ہے کہ بند کرنا آنکھ کا دشوار بلکہ غیر ممکن ہوا اور آنکھین ہمیشہ کھلی اور آنسو نکلتے ہون اور اندر سر کے مریض صاحب تمیز ثقل کو حس کرے گا اور منقول فی الحقیقت تدبیر کے لاحیلۃ فی مثلہ کہا ہے اور غالب کہ یہ حکم مخصوص لڑکون سے ہے اسلیے کہ دماغ انکا کثیر الرطوبت ہے اور سہل القبول واسطے اس بیماری کے اور استعمال مقویات قوی دماغ کا انکو ممکن نہین ہے اور تدبیر مرضعہ کی کافی نہین ہے اور مراد لاحیلۃ فی مثلہ سے یہ ہے کہ دوا کرین اوپر طبع کے چھوڑین کہ وقت کامل ہونے مزاج کے اور تقلیل رطوبت کے کہ قرب سن بلوغ کو لازم ہے خود بخود زائل ہوتا ہے اکثر امر مین فائدہ اجتماع رطوبت کا خارج قحف مین ہو یا داخل مین بڑون کو بھی واقع ہوتا ہے لیکن نادر لہذا بیچ امراض کبار کے اکثر اطبا نے اوسکو ذکر نہین کیا ہے الورم الخارج من القحف جاننا چاہیے کہ کبھی بیچ غشاے محل قحف کے یا بیچ جلد سر کے ورم حار یا بارد ظاہر ہوتا ہے اور فرق درمیان اسکی اور اجتماع رطوبت کی گذر گیا ہے اور جو لوازم حار اور بارد سے ہے اوپر نوعیت ورم کے بھی استدلال کر سکتے ہین اور احساس الیسی الم کا کہ قحف کو ضغطہ کیے ہے خاصہ سب اقسام اس ورم کا ہے علاج اوسکا موافق سبب کے اضمدہ مناسبہ سے کر سکتے ہین اور تدبیر اسکی بہرحال سرسام کی تدبیر سے خفیف زیادہ ہے بیچ احوال امور کے اور بیچ ورم حار کے اگر مریض قابل حجامت کی ہو نکالنا خون کا بوضع محاجم سے بہتر ہے اور بیچ ہڈی آدمیون کے فصد سے بہتر ہے التشنج یعنی کھنچ جانا عضو کا اور وہ موافق سبب کی کئی طرح ہے ایک وہ کہ یبس سے ہو علامت اسکی یہ ہے کہ پیچھے حمیات اور استفراغات کی ظاہر ہوا ہو خاص اسکا یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہو علاج اسکا یہ ہے

الورم الخارج من القحف

التشنج

کہ روغن بادام یا بنفشہ یا سوا انکے نیم گرم فقط یا ساتھ موم کے پگھلا کر اوپر سر اور قفا اور ثبت کی ہمیشہ ملین
تدریج سے اور تمام بدن خصوصاً مفاصل کو اوس سے چرب رکھین اور جس مقام مین کہ سوا اسکے مائل
بہ گرمی اور تری ہو رکھین اور مرضعہ کو خبزین گرم اور تر کھلاوین اور لڑکے کو بھی اگر لائق کھانے کے ہو
اور جس جگہہ کہ ایسی تپ یا استفراغ یا قے ہو تدارک اوسکا جس چیز سے کہ مناسب وقت کی ہو واجب ہے چاہئین
اور جانین کہ تشنج اگر تپ سے ہو اور تپ باقی ہو مہلک ہوتا ہے اکثر دوسرا وہ کہ قبض طبع سے اور
بیخوابی اور بہت رونے سے ہو علاج اوسکا کھولنا طبیعت کا ہے نرم شافہ سے اور واسطے تنویم کے
جو کچھ بیچ سہر کے کہا جاتا ہے عمل مین لانا اور واسطے رونے کے حیلہ چپ کرانیکے عملاً اور دوائے کرنا
اور اگر ضرورت ہو مرضعہ کو تھوڑا مخدر دیوین بلکہ لڑکے کو بھی تو رونے سے باز رہے اور تدبیر رونیکی
علحدہ کہی جاتی ہے اور واسطے دور کرنے تشنج کے اعضا سے تدہین کرنا جیسا کہ بیچ پہلی قسم کے
کہا گیا لازم جانین تیسرا وہ کہ غلبہ رطوبت سے ہو علامت اوسکی مقدم یا وجود اسباب مرطبہ کا ہے اور
آثار رطوبت کے ظاہر ہوتا علاج اوسکا ساتھہ تخفیف مزاج لڑکے کے کوشش کرنا ہے اسطرح پر کہ
شیاف گرم بلکہ عمل مین لاوین اور روغن گرم اور خشک مانند زیت اور روغن قسط اور بید انجیر مرکب کے
اور مانند انکے ملین اور مرضعہ کو بجای پانی کے ماء العسل پلاوین اور روٹی ساتھہ شہد کے یا نخود آب
بھرا ہوا مصالح کا اور چوچہ مرغ کا اور مانند انکے غذا مقرر کرین چوتھا وہ کہ درد اور ورم سے کہ
وقت نکلنے دانتوں کے بیچ منبت کے ہوتا ہے بسبب قرب دماغ کے اوس سے علامت
اسکی وجود سبب کا ہی علاج اسکی ساتھہ آسان کرنے جمنے دانتوں کے کوشش کرنا اور تدارک
کرنا ورم کا ہے اون چیزون سے کہ آگے بیان ہوتی ہین بیچ ورم لثہ کے اور دور کرنا تشنج کا ساتھ
تدہین اوہان کے ہے اور جو تشنج کہ وقت جمنے دانتوں کے ہوتا ہے اکثر امتلا سے ہوتا ہے
اور ہو سکتا ہے کہ یبسی ہو بشرطیکہ اسہال مفرط یا حمیات محرقہ عارض ہوں پانچواں وہ کہ ضعف اور
منا دہضم سے ہو اور ظاہر ہے کہ اس صورت مین بلغم زیادہ ہوتا ہی اور اعصاب بسبب ضعف کے قبول کرتی ہین
اوسکو اور یہ قسم اوس لڑکے کو کہ بدن اوسکا موٹا ہو اکثر حادث ہوتی ہے لکثرۃ فضولہ او ضعف اعضائہ
علاج اسکا تجوید اعلی مرضعہ اور طفل کی ہے اور جوارش مقوی دینا اور روغن ایرسا یا روغن سوسن یا روغن
حنا یا روغن خیری ملنا اور باقی تدابیر وہی ہین کہ تیسری قسم مین گذری ہین اور یہ نوع اگرچہ فی الحقیقت

ایک قسم اوسی سے ہے لیکن بسبب کثرت وقوع کے اور بواسطے اوسکے جدا ہوینگے بعضی تدبیروں مین
علیحدہ کہا گیا چھٹا وہ کہ بسبب اضطراب اور حرکت سخت کے یا بواسطے سقطی کے کوفت یا التواعصب مین
پڑے ساتھ سلامتی اوسکے مبدر کے کہ دماغ ہے یا نخاع علامت اسکی حدوث تشنج کا ہے متصل سبب سے
علاج اسکا اصلاح حال عضو ماؤف کا ساتھ اضمدہ مرطبہ مقویہ کے اور دلک اور نطول کر ازوہ عبارت ہے
اوس تشنج سے کہ شروع ہو عضلات ترقوہ سے اور تمدد کرے اونکو طرف قدام یا خلف کے یا داہنے
یا بائین اور بعضے اطلاق کرتے ہین کزاز کو اوپر ہر تمدد کے بالجملہ تدبیر اسکی مبحث تشنج سے لیوین موافق
سبب کے کثرۃ البکار و السہر پوشیدہ نہو کہ بسبب رونے اور بیخوابی مفرط کا کئی طرح ہو ایک وہ
کہ بسبب درد کان کے یا درد امعا کے یا درد آنکھ کے اور سوا انکے ہو تدبیر اسکی معالجہ عضو ماؤف کا ہے
جیسا کہ آتا ہے دوسرا وہ کہ بسبب اورام دماغ کے ہو اور تدبیر اوسکی گذر گئی تیسرا یہ کہ بسبب فساد
دودھ کے معدے مین ہو علامت اسکی یہ ہے کہ قے نفع کرے اور بھوک مفید ہو اور دودھ کہ قے
مین آوے فاسد ہو اور کوئی سبب دوسرا ظاہر نہو علاج اسکی اصلاح دودھ مرضعہ کی ہے اور
ساتھ تقویت کے کوشش کرنا بعد تنقیہ کے اور تدبیرین اصلاح دودھ کی اوپر گذر چکی ہین مشروحاً
چوتھا وہ کہ بسبب الم اور کوفت سخت بندش سے قنداق کے ہو اور تدبیر اسکی تدہین بدن ہے اور
بتدریج ملنا اور ساتھ پانی گرم کے خصوصاً کہ بلدی اوسمین جوش کی ہو غسل دینا پانچوان وہ
کہ بسبب سوء مزاج دماغ کے اور فساد روح نفسانی کے ہو اور یہ مقدمہ صرع کا ہے اور اوائل
مہینے مین اکثر ہوتا ہے علاج اسکی یہ ہے کہ جند بیدستر سونگھا دین اور اگر تھوڑا کھلا دین بھی خوب ہے
اور تدبیرین وہی ہین کہ بحث الصبیان مین کہی گئی ہین موافق حاجت کے اختیار کرین اب تدبیرین
اور ادویہ منومہ اور مسکنہ کہ جامع النفع ہوں ذکر کرتے ہین جاننا چاہیے کہ بیچ ارجوحہ کے لڑکے کو
ہلانا جلیل الاثر ہے اور مشغول رکھنا کھیل وغیرہ مین نہایت مفید ہے اور جہان تلحین ہو ملائم شانہ
طبع کو نرم کرنا نافع ہے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ خوف اور ہیبت بیچ لڑکے صاحب تمیز کے
فائدہ تمام رکھتا ہے لیکن ڈرانا اسطرح پر ہو کہ شدید اور سخت نہو کہ موجب اور آفت کا ہوگا اور
اگر یہ چیزین کافی نہون تخم خشخاش اور تخم کاہو اور شاہدانہ کو بریان کرین اور تھیلی مین رکھکر ہمیشہ لڑکیکو
سونگھا دین اور نزدیک اوسکے سرہانے رکھین اور روغن خشخاش یا روغن کاہو درمیان صدغین کے

اور پاؤن پر تالو کے اور اوپر فقرون پشت کی ملین اور اگر قوی زیادہ چاہین تھوڑا پوست خشخاش پانی مین
بھگو کر نقوع اوسکا لیکر ساتھ تھوڑی مصری کے دایہ کو دین اور اگر لڑکے کو بھی کھلا دین مجوز ہے
اور بدستور شیرہ تخم خشخاش طعام مین کھلانا خواب لاتا ہے اور اگر ان تدابیر سے مطلب نہ نکلے اس
دوا کو دین قوی العمل ہے تنویم مین اور بیچ تسکین اطفال کے حب السمنہ جوز خندم خشخاش سفید خشخاش سیاہ تخم
کتان تخم خرفہ تخم بادرنگ تخم کاہو انیسون تخم سونف زیرہ اسپغول سبکو برابر وزن مین لیوین اور
ہر ایک کو جدا جدا بریان کرین اور سوا اسپغول کے سبکو خوب کوٹین اور ملا دین اور دونا سب سے
شکر ڈالین اور لڑکے کو کھلا دین شربت اوسکا دو درم تک ہے اور اگر چاہین کہ یہ دوا نہایت
قوی ہو بیچ تنویم کے چاہیے کہ افیون مقدار تہائی ایک دوا کی یا اس سے بھی کم زیادہ کرین ان
دواؤن مین اور جانین کہ دوا مذکور نہایت موثر ہے اور بڑے لوگون کو بھی سودمند ہے اور خواب
لاتی ہے لیکن جس جگہ سبب بیخوابی کا فساد روح نفسانی کا ہے اور مند رہے ریح الصبیان کو وہان
نہ دینا چاہیے الفزع فی النوم یعنے ڈرنا خواب مین جاننا چاہیے کہ کبھی لڑکا بیچ سونے کے خواب مین لنا
دیکھتا ہے اور اس سبب سے ڈر کر بیدار ہوتا ہے اور یہ کئی قسم ہے ایک وہ کہ جاگنے مین کوئی چیز سے
ڈرا ہو اور وہ صورت خیال مین ٹھہری ہو پس جسوقت سوئے اور عقل مخفی ہووے وہی صورت خیالی
ظاہر ہووے اور موجب ڈر کا ہووے علاج اسکی وہ ہے کہ جس حیلہ سے کہ مناسب ہو خوف اوس سے
دور کرین اور اوپر اوس چیز ڈرانے والی کے لڑکے کو دلیر کرین اور مانوس کرین اور لعب اور حیلہ سے
اوس خیال کو اوس سے فراموش کرین اور شروع حال مین اگر چاول پاکیزہ لیکر پانی سے دھو وین
اور پانی اوسکا دین اور راکھ ہڈی سرطان کے ساتھ مصری کے کھلانا مفید ہے اور خرفہ بریان
ساتھ مصری کے بدستور اور دھنیا سوکھا بریان ساتھ مصری کے دینا اسیطرح مفید ہے دوسرا یہ
کہ بسبب امتلا کے اور بہت کھانے کے غذا بیچ معدے کے فاسد ہو اور سبب اس مرض کا
ہووے اور پیدا ہونا ڈر کا فساد کھانے سے دو طرح ہو سکتا ہے ایک وہ کہ بخارات غلیظ مرتفع ہون اور
روح نفسانی کو مشوش کرین دوسرا یہ کہ جسوقت کھانا بیچ معدے کے فاسد ہوا اور معدہ اوس سے
تکلیف پاوے تکلیف اوسکی قوت خاصہ سے متاذی ہوا اور پہونچے طرف قوت مصورہ اور متخیلہ کے پس
احلام ہائلہ دیکھتا ہے یہ پہلی توجیہ جالینوس سے ہے اور دوسری شیخ رئیس سے علاج اسکا یہ ہے

الفزع فی النوم

که غذا اکثر دیوین اور بعد طعام کے سونے نہ دیوین اور اگر منع کرنا ممکن نہو یا خواب اوسکا مطلوب ہو جہولا
اوسکا خوب ہلاوین تو ہضم اور تحلیل کو مدد کرے اور تہوڑا شہد چٹاوین تو مدد کرے اوپر ہضم اور انحدار کی
اور مصطگی باریک پیسکر ساتھہ تہوڑی مصری کے کہلاوین فقط یا ساتھہ روٹی کے بتسر اوہ که مقدمہ جدری
اور حصبہ کا ہو اور تدبیر اسکی اوسکے مقام مین آویگی **انتباہ** کبھی لڑکے کو ایک حالت قریب کابوس کے
سونے مین ظاہر ہوتی ہے علاج اسکا وہ ہے که جند بیدستر سونگہاوین اور جو بیج ریح الصبیان کے
مذکور ہوا موافق حاجت کے تہوڑا اوس سے لیوین اور سونے سے پہلے سونگہاوین اور جو بیج ریح الصبیان کے
مذکور ہوا موافق احتیاج کے تہوڑا اوس سے لیکر قبل از خواب شافہ سے صابون کے طبیعت کو نرم کری
که مفید ہے **الفزع فی التیقظ** یعنے ڈرنا جاگتے مین پوشیدہ نرہے که لڑکا بیچ بیداری کے کوئی چیز سے
ڈرے اور بسبب ضعف نفس اور فہم کے بیچ جاگنے کے بہی اوسکے تصور سے ڈرے اور حال یہ
که معدہ اوسکا امتلا اور فساد سے سالم رہے تدبیر اسکی وہی ہے که پہلے تین قسم فزع فی النوم کی گذر چکی
الزکام والنزلہ پوشیدہ نرہے که بیچ ایام طفولیت کے بسبب زیادتی رطوبت کے اور ضعف دماغ کی
یہ مرض اکثر ہوتا ہے خصوصاً نزدیک ملاقات برد خارجی کے سر کو اسی سبب سے پوشیدہ رکہنا
سر لڑکون کا اشد تاکید سے منع کیا ہے اور جو کہانسی اکثر ساتھہ نزلہ کے ہوتی ہے بحث کہانسی مین
تدبیر زکام اور نزلہ کی کہی جاویگی اور عمدہ بیچ ان امراض کے گوشت اور دودہ اور شیرینی سے پرہیز کرنا ہی
اور سر لڑکون کا گرم رکہنا **وجع الاذن** جاننا چاہیے که لڑکون کو اکثر درد کان کا ریح اور رطوبت سے
ہوتا ہے علامت درد کان کی یہ ہے که لڑکا روئے بدون اور سبب کے اور اضطراب کرے اور
اگر درد شدید ہو ہر ساعت ہاتھہ اوپر کان کے لیجاویگا اور جو اس جانب سو لاوین یا ہاتھہ اوسپر رکہین
تسکین پاوے اور سبزی برنگی اور پیچ کرنا سر اور گردن کا بہی اوسکے نشان سے ہے علاج اسکا
اور صعتر اور ملح طبرزد اور مسور اور مرکی اور حب حنظل اور ابہل جو کچہ اسمین سے میسر ہو روغن گل مین یا روغن
تل یا بادام مین جوش کرین اور کئی قطرہ اوس سے کان مین ٹپکاوین اور جاننا چاہیے که جو چیز کان مین ٹپکاوین
چاہیے که نیم گرم ہو اور دوا سے قوی کوئی وقت کان مین نہ ڈالنا چاہیے که خوف پیدا ہونے ورم
اور گرمی کا ہے اور سونف کو چبا کر اور پتلے کپڑے پر رکہکر سوراخ مین کان کے رکہنا نفع بہت کرتا ہے
اور بابونہ کو پانی مین جوش کرکے بیچ باسن لولہ دار کے ڈالنا اور اوس لولہ کو اوپر سوراخ کے

الفزع فی التیقظ

الزکام والنزلہ

وجع الاذن

رکھنا تو بخار اوسکا کان مین پہونچے فائدہ مند ہے **فائدہ** اگر سبب درد کا ورم گرم ہو تپ لازم ہوگی
تدبیر اوسکی یہ ہے کہ جونک بیچ جڑ کان کے لگاوین اور تلیین کرین اور دودہ ٹپکاوین کہ نفع تمام
رکھتا ہے اور اگر پانی کے جانے سے کان مین سبب درد کا ہو لکڑی سونف کی یا مانند اسکے بقدر
ایک بالشت کے لیکر ایک کنارہ اوسکا تھوڑی روئی لپیٹ کر روغن مین آلودہ کرکے جلاوین اور
دوسرا کنارہ کان مین رکھین تو پانی بالکل منجذب ہو آوے حکۃ الاذن جاننا چاہیے کہ خارش کان کی
اگر ساتھ درد کے ہو علامت اوسکے اور علاج اوسکا مذکور ہوا اور اگر بدون درد کے ہو علامت اوسکی
کھجلانا کان کا اور برہ نا ڈکے کا ہے اور خاصہ اوسکا یہ ہے کہ جو انگلی کان مین رکھین یا کوئی چیز
گرم کان مین ڈالین آرام پاوے علاج اسکا یہ ہے کہ تھوڑی میتھی لیکر عورت کے دودہ مین پکاوین
تو قوت اوسکی دودہ مین آوے بعد اوسکے صاف کرین اور نیم گرم ڈالین اور بتی شہد مین آلودہ
کرکے رکھنا فائدہ کرتا ہے سیلان الرطوبۃ من الاذن یعنے بہنا رطوبت اور زرداب کا کان سے
یہ دو قسم ہے ایک وہ کہ بسبب قرحہ کے ہو نشان اوسکا تقدم آثار ورم اور شور کا ہے اور وجود درد کا
شروع مین علاج اسکا یہ ہے کہ کئی دن تک بہنے دین بعد اوسکے شہد کو بیچ دودہ عورت کے پکاکر
کان مین ٹپکاوین یا بتی اوسمین آلودہ کرکے کان مین رکھین رات دن مین کئی نوبت اور اگر تھوڑا
انزروت خوب پیسکر اور بتی شہد کی اوسمین آلودہ کرکے عمل مین لاوین جلد تنقیہ کرے اور زخم کو
بھر لاوے پس اگر اسیقدر سے فائدہ ہو جاوے بہتر ہے ورنہ بتی شہد کی بیچ شب یمانی پیسی ہوئی کے
لپیٹ کر پھیرین اور کان مین رکھین اور مر کو پانی مین حل کرین اور روغن گل مین ملاکر جوش کرین یہان تک
کہ پانی جل جاوے بعد اسکے روغن مذکور رات دن مین کئی نوبت نیم گرم کان مین ٹپکاوین قرحہ کو بہتر کرے
اور درد کم کہ باقی رہے بھی دور کرے دوسرا وہ کہ رطوبت بیچ دماغ کے زیادہ ہو اور بسبب کثرت کی
ہی بہ دن اسکی زخم کان مین ہو علاج اسکا یہ ہے کہ طرف تقلیل رطوبات کی متوجہ ہووے اور ایک ٹکڑا صوف کا لیکر
شہد اور شراب مین کہ تھوڑا شب یمانی یا زعفران یا تھوڑا انزروت اوسمین ملاکر کان مین رکھین اور تھوڑی
زعفران مازو کی پانی مین حل کرین اور ٹکڑا صوف کا اوسمین آلودہ کرکے کان مین رکھین کفایت کرے اور اگر
رطوبات کم ہو جاوین وہ ہے کہ متعرض نہوں کہ اکثر اقتین دماغ سے بسبب اوسکی بازرہتی ہین اور بعد مانع ہونے کے
خود بخود دور ہوتی ہین لیکن اگر رطوبت زیادہ آوے یا خوف پیدا ہونے قرحہ کا ہو تدارک کر سکتے ہین انتفاخ الصماخ یعنے ڈکلانا اوسکا

حکۃ الاذن

سیلان الرطوبۃ من الاذن

[illegible]

اور یہ سوا اے ورم کے ہے علاج اسکا رسوت دودھ مین حل کر کے طلا کرین لیس بابونہ اور بادروج کے پانی مین جوش کر کے دھوئین رمد عبارت ہے ورم ملتحمہ سے علاج اوسکا کہ تین دن تک کوئی دوا آنکھہ مین نہ لگاوین اور غذا اے مرضعہ کی اور طفل کی اگر لائق کھانے کے ہے ثرید کلہ اور پاچہ اور جو چیز کہ چرب ہو بنا دین اور اگر آنکھہ بہت چپکی ہو دودھ مرضعہ وغیرہ کا اوپر روئی پاکیزہ کے ڈالکر اوپر سر کے رکھین اور دودھ لڑکی کا بہتر ہے دودھ لڑکے سے اور روئی پر پانی گرم گرم اوپر پیچھے آنکھہ کے باندھنا درد سخت اور ورم پلکون کو نہایت مفید ہے اور اسی طرح گرم پیشاب سے دھونا عظیم الاثر ہے اور بعد تین دن کے زیرہ اور مغز جوز بوا کو برابر خوب پیسکر سنہ کے پانی مین اوپر ہتھیلی کے رکھکر آپس مین بہت ملین تو مانند مرہم کے ہو پس اوپر روئی کے رکھین اور دودھ اوپر اوسکے ڈالکر اوپر پیچھے آنکھہ کے رات کو اور دن کو باندھین اور ورم اور چپکنے کو فائدہ بہت دیتا ہے خصوصاً بیچ جاڑے کے اور بیچ رمد ریحی کے اور اگر اس تدبیر سے دور نہو موافق غلبہ خلط کے تنقیہ کر سکتے ہین اور بیچ رمد دموی اور ورم بیچ کے اوپر گدی اور بنا گوش کے جونک لگانا اور تھوڑا خون نکالنا جلیل الاثر ہے اور رسوت کو دودھ مین پیسکر اور اندر اور باہر آنکھہ کے طلا کرنا رات دن مین دو تین بار نہایت نافع اور بے ضرر ہے اور جب تک ممکن ہو کوئی دوا اے قوی لڑکون کی آنکھہ مین نہ لگاوین کہ آنکھہ انکی بیچ نہایت نزاکت کے ہے اور استعمال کرنا دوا ای قوی سی خوف آفتون کا ہوتا ہی اور بد ستور جو کچہ کہ اوسمین ترشی ہو لڑکون کی آنکھہ مین نہ لگاوین اور ذرور چشنجام کا اثر تمام رکھتا ہی اور اگر رمد مزمن ہو استعمال کر سکتے ہین چشنجام کہ ہندی مین چاکسو کہتے ہین گدہے کی لیدہ مین تھوڑا پانی ڈالکر بکاوین بعد اوسکے نکالکر مقشر کرین اور مغز اوسکا لیکر دو حصہ اور مصری اور مامیران چینی ہی ایک ایک حصہ اور سبکو مانند سرمے کے پیسین اور آنکھہ مین چھڑکین اور اگر ضرورت گدہی کو دودھ مین پرورده کر کے عوض مامیران کی کرین لائق ہے اور بعض عورتین بعد چھڑکنے اس ذرور کی آنکھہ مین روئی کو کہ روغن مین آلودہ کر کے اوپر سفال کے چھڑکے پانی کے رکھکر اور سرد کر کے اوپر آنکھہ کے رکھتی ہین اور اوپر اوسکی ایک قرص مٹی خالص سی کہ پانی مین گھولکر چھڑک کر رکھتی ہین اور پٹی سی باندھتی ہین جلد اثر ہوتا ہی بیاض الاحداق یعنے سفید ہونا سیاہی آنکھہ کا جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ بسبب کثرت رونے کے رطوبت طبقہ عینیہ کی تحلیل ہوجاتی ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ سفیدی ہو جاتا ہی نظیر اوسکی حال کھٹ کا ہی کہ بسبب خشک ہونے کے سفید ہوتا ہی

علاج اسکا وہ ہے کہ پانی ملو کا آنکھ مین ڈالین رات دن مین کئی بار اور جہان تک ممکن ہو دیوے
لڑکے کو بچاوین اور بعد ان تھوڑا گوند سماق کا چوگنی اوسکی مصری کے اوسمین ملا کر آنکھ مین لگاوین سفیدی کو
دور کریگا خصوصا اگر سبب اوسکا کثرت رونے کی ہو بلکہ کوئی امر اور بیچ بیاض کے لڑکوں کے مذکور ہو چکا ہے

استلاق
السلاق یعنے موٹا ہونا پلک کا یہ اکثر بہت رونے سے عارض ہوتا ہے علاج اوسکا بھی بیچ آنکھ کے
پانی ملو کا لگانا ہے اور روئی اوسمین آلودہ کرکے اوپر پلک کی رکھنا ہی اور جو بسبب رونے کے
اور طرف علاج قوی کے محتاج ہو چاہیے کہ ہر صبح کو بول گرم سے آنکھ کو دھووے بعد اوسکے
ملو کا پانی لگاوین

حول
الحول وہ عبارت ہے میلان آنکھ سے ایک جانب کو اور خاصہ اوسکا یہ ہے
کہ ایک چیز دو دکھلائی دیتی ہین اور حدوث اوسکا اکثر نمین یا بعد صرع کے ہے یا اضطجاع سے
بیچ حالت دودھ پینے کے ایک پہلو پر زمانے طویل تک اور دیکھنا اوسکا ایک جانب دیر تک
یا آواز بلند اور مانند اسکے کہ دفعتہ لڑکیکو حرکت مین لاوے اور اوسیطرف دیر تک دیکھتا رہے
علاج جلد تدارک کرین تو محکم ہو جاتی بیچ عضلات آنکھ کے اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز سرخ
اوپر کنارے آنکھ کے کہ مخالف کنارے مائل کے ہے لٹکاوین تو لڑکا بالطبع واسطے دیکھنے سرخی کے
کہ انکو مرغوب ہوتی ہے آنکھ کو اوسطرف مائل کرے اور طریق دوسرا یہ ہے کہ برقع اوسکے منہ پر
ڈالین اور مقابلہ حدقہ کے برقع کو چیرین اور مقابلہ اوسکے چراغ جلاوین تو واسطے دیکھنے کی تکلف سے
آنکھ درست ہو جاوے چنانچہ منہ صاحب لقوہ کا بسبب نظر کرنے کے آئینہ چینی مین درست
ہو جاتا ہے اور چاہیے کہ غذائین لطیف دایہ کو دیوین اور بیچ مرض حول کے غذائین منجر اور جماع
نقصان کرتی ہین

التصاق الجفن
التصاق الجفن یعنے چپکنا پلک کا یہ مرض جو زیادہ ہو خواب مفقود سے مقدمہ رمد کا
ہوتا ہے علاج اوسکی وہ ہے کہ ہر صبح کو اوسکے پیشاب گرم سے آنکھ کو دھوئین اور سرمہ اصفہانی
لگاوین گرد آنکھ کی خارج سی توتیا خشک دھویا پسا ہوا خشک ملین اور گرد اور غبار اور پیاز کی بو سے
اور چوزتر اور خربوزہ اور شمامہ کی بو سے بچاوین اور اگر دھوان لکڑی جھاؤ کا آنکھ مین لگاوین تو
پانی آنکھ اور ناک سے بھی مفید ہے

زرقہ
زرقہ یعنے کبودی آنکھ کی وہ اگر موروثی ہو علاج کریگا بہتر
اسطور پر کہ بیچ مدت چالیس دن کے لڑکے کو ہر ہفتہ مین کئی بار مشک اور زعفران برابر اسمین
خوب پیسکر سلائی سے آنکھ مین لگاوین اور اگر ماں کے دودھ مین گھولکر لگاوین بہتر ہے اور موم کا شیافہ

چھوٹا بناکر اور مشک اور زعفران پسی ہوئی مین آلودہ کر کے ہر ہفتہ مین تین مرتبہ استعمال کرتے ہین علاج
مفید ہوتی ہے اور بعد چلہ کے اگر دور نہو چھوڑ دین کہ خود بخود دور ہوتی ہے اور بہت ہوتا ہی کہ کسو دی
کم ہو اور جب لڑکا بڑا ہو دور ہو جاتی ہے اور کبھی اگر علاج نہین کرتے ویسی رہجاتی ہے اور جب طرف
علاج قوی کے حاجت پڑے یا چلہ مین علاج ہوا ہو چاہیے کہ سیپ کو جلا کر روغن زیت مین پیسین
اور تالو پر ملکر ملین اور عصارہ ملکو اور پوست انار شیرین کا لگاوین کہ بشرط مداومت کے نافع ہوتا ہی اور بطور
مداومت سرمہ اور گلاب اور زعفران اور مشک کو کہ پیسا ہو فائدہ کرتی ہے اور کہتے ہین کہ اگر سلائی کو
تازے حنظل کے اندر ڈالین اور اوس سلائی کو کئی مرتبہ ایک ہفتہ مین لگاوین نفع عظیم کرتا ہی لیکن
سلائی کو جو حنظل مین ڈالین اور نکالین چاہیے کہ ہاتھہ اوسپر پھیرین تو پیچ یا سختی کہ اوسپر لگی ہو دفع ہو بعد
اسکے آنکھہ مین لگاوین اور یہ سرمہ اثر بہت رکھتا ہے سرمہ اصفہانی تین درم زعفران مروارید ناسفتہ
ہر ایک سے ایک ایک درم مشک کافور ایک ایک دانگ کاجل چراغ زیت کا دو درم سبکو
باریک پیسکر ہر ہفتہ مین کئی بار لگاوین احتباس الشئ فی مجری الالف چاہیے جانتا کہ بہت ہوتا ہی
کہ وقت غذا کھانے کے کھانسی یا چھینک آوے یا اور حرکت کا اتفاق پڑے اس سبب سے
کوئی چیز کہ منہ مین ہوتی ہے ناک کی راہ مین آتی ہے اور اوسی جگہ رہجاتی ہے اور لڑکا اوسکو
دفع نہین کرسکتا اور اگر لڑکا بول نہین سکتا ہی اوسکے بیان سے بھی قاصر ہوگا پس وہ چیز
وہان دغدغہ کرتی ہے اور سڑجاتی ہے اور بخار اوسکا دماغ کو رنج دیتا ہے اس سبب سے
لڑکا ہمیشہ متوحش رہتا ہے اور بد خوئی اور بیدلی کرتا ہے اور طرف غذا وغیرہ کے خوب خواہش
نہین کرتا اور زردی رنگ کی اور ضعف اور بیخوابی اور لاغری ظاہر ہوتی ہے اور شاید کہ اوسکی
وحشت سے تپ بھی لازم ہووے اور نہ آنا تنفس کا اوس طرف سے اور ہاتھہ ہر ساعت اوس جانب پر
رکھنا اور ملنا گواہی دیتا ہے علاج اسکی یہ ہے کہ اوسکی ناک کو اندر اور باہر سے بالکل چرب
کرین اور روغن مین تھوڑا موم بھی ڈالین تو جلد خشک نہو اور وقت سونے کے لڑکے کو اوپر پیٹھہ کے
سولا کر کئی قطرہ روغن کے ناک مین ڈالین بعد اوسکے وقت بیداری کے کوئی چیز چھینک لانیوالی
سونگھاوین تو چھینک آوے اور وہ چیز نکل جاوے اور اگر اس تدبیر سے دفع نہو اور اوسکو پیٹھہ پر
سولا کر منہ اوسکا ہاتھہ سے مضبوط پکڑین اور اپنے منہ کو اوپر منفذ مسدود کے رکھکر خوب پھونکین

احتباس الشئ فی مجری الانف

اور پیچھے اوسکے پلے در پلے بیچ منفذ مخالف کے بہت زور سے پھونکین اور نفس لڑکے کا اور
بیچ کہ اوسمین ہو زور سے نکلے اور شاید کہ بعد ہ بہن ناک کے اوتلئین منفذ کے اوس منفذ کو کہ کھلا ہی
ملکرین تو منہ کھل جاوے پس بیچ منفذ مسدود کے خوب پھونکین تو وہ چیز نگلی کی راہ پھر آوے اور بہت دیکھا گیا
کہ لڑکے اسی علت سے تپ پیدا کرتے ہین اور کوئی علاج تپ کو نفع نہین کرتا اور بعد تحقیق سبب کے
جو تدبیر مذکور کی اونکی ناک سے چاول یا چنا یا دانہ انار کا نکلا متعفن ہوا اور تپ بھی جلد دور ہو لئے
پس بیچ امراض لڑکون کے کہ وہ لائق لکھانے کے ہین اس امر سے غافل نہونا چاہیے اور جسوقت
کوئی چیز خارج سے ناک مین گئی ہو اگر وہ چیز دکھلائی دے اور نکلنا اوسکا دستکاری سے ممکن ہوئی تو فقت
نکالنا چاہیے ورنہ تدبیر مذکور سے جو کوئی کہ مناسب ہو کر سکتے ہین اور جسوقت سبب بند ہونے ناک کا
خشک ہونا خلط کا ہو دودھ کو سعوط کرین اور ہمیشہ ناک کو پاک کرین طریق مناسب سے انقلاع
جاننا چاہیے کہ قروح چھوٹے کہ بیچ غشای فم اور زبان کے واقع ہون جو بدون عفونت کی ہون
اونکو قلاع کہتے ہین اور عفونت والے کو اکلہ کہتے ہین اور پوشیدہ نرہے کہ غشاے افواہ لڑکونکی
اور زبان انکی نہایت نرم ہوتی ہین پس اسی سبب سے متحمل لمس اور مس پستان کی نہین ہو سکتی ہین
اور ساتھ اسکے علاوہ ردائیت دودھ کی کہ سبب ضعف غشا کی ہے ہمیشہ مدد کرتی ہے اس سبب سے
اکثر اوقات منہ اونکا جوش کرتا ہے خصوصاً کہ دودھ زیادہ غیر صالح الکیفیت ہو اور ردی زیادہ قروح
مذکورہ کا دودھ فجی ہے یعنی کالا اور وہ اکثر قاتل ہوتا ہے اور اسلم قروح مین سفید ہین اور قلاع
سرخ اور زرد درمیان ان دونون کے بالجملہ اونکے رنگ سے استدلال کر سکتے ہین اوپر خلط کے
علاج موافق خلط کے ساتھ تعدیل مزاج مرضعہ اور طفل کے کوشش کرین اور جو کچھ بیچ قلاع بڑے
آدمیون کے کہا ہے اوس سے جو سبک اور ملائم ہو یہان کام مین لا دین اور یہ چیزین قلاع
اطفال کو نفع کرتی ہین بنفشہ اکیلا باریک کر کے چھڑکین اور اگر تھوڑا گل سرخ بھی داخل کرین
بہتر ہے اور بلغمی مین تھوڑا زعفران بھی اسمین زیادہ کرین اور خرنوب اکیلا بھی یہی عمل کرتا ہی اور
عصارہ کا ہو اور مکو اور خرفہ کا ملنا اوپر منہ کے ایک دن مین کئی بار قلاع دموی اور صفراوی اور سوداوی کو
نفع کرتا ہی اور اگر قوی زیادہ مطلوب ہو اصل السوس خراشیدہ پیس کر ذرور کرین اور یہ دوا شور لثہ
اور قلاع کو کہ قوی ہو فائدہ کرتی ہے خصوصاً بلغمی کو مر عفص قشور کندر بہت باریک پیسکر شہد مین ملا کر لیمن

اور بہت ہوتا ہے کہ رب توت حامض کا کفایت کرتا ہے خصوصاً دموی اور صفراوی کو اور دھونا منہ کا
ماء العسل یا شراب عسل سے اور بعد اوسکے مضمضات مذکورہ کام مین لانا جلد اثر کرتا ہے اور جسوقت طرف
تدبیر قوی کے احتیاج ہو یہ دوا عمل مین لاوین عروق قشور رمان جلنار سماق ہر ایک چہ درم عفص چار درم
شب یمانی سوختہ دو درم سبکو باریک کرکے چھڑکین اور بہت ہوتا ہے کہ بیچ قلاع خفیف کے آٹا جو یا نشاستہ
کہ ستو کہتے ہین وقت سونے کے چھڑکین اور رہنے دین اور اگر اسکو لُعاب اوتار جاوے چاہیے کہ مکرر کرین
فائدہ دیتا ہے اور ترنجبین پسی ہوئی بدستور قلیل الاثر ہے اور ترنجبین کو وقت رات کے چھڑکین
کہ وقت صبح کے نفع ظاہر ہوتا ہے اور جسوقت کوئی دوا سے نفع ظاہر نہو اور قلاع دموی ہو حجامت
کرین اور جونک لگاوین اور خون موافق احتیاج کے نکالین لذع اللثہ بہت ہوتا ہے کہ وقت نکلنے
دانت کے بسبب متوجہ ہونے مادہ گرم کے یا اوس وقت مین بسبب گرنے بلغم شور کے دماغ سے دانتو تیز
لذع ظاہر ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ روغن اور موم سے تکمید کرین اورام اللثہ
جاننا چاہیے کہ وقت جمنے دانت کے مقرر ہے کہ اونکے منبت مین ورم ظاہر ہووے اور درد کرے اس
سبب سے کہ دانت کے نکلنے سے اوس جگہ تفرق اتصال پڑتا ہے اور اس سبب سے درد اور
ضعف پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب ہین قبول کرنے مواد کو کہ اسباب ورم کے ہین خصوصاً کہ محل مذکور
قریب دماغ کے ہے اور دماغ لڑکون کا کثیر الرطوبت ہوتا ہے اور اوسکی شان سے ہے دفع کرنا
فضول کو ناحیہ ان اعضا مین اسی سبب سے کہ اس وقت مین بیچ ناحیہ لحیون کے ورم وقت زیادتی
اکثر اور تشنج بھی ظاہر ہوتا ہے بالجملہ جسوقت ورم ظاہر ہووے چاہیے کہ اوسپر انگلی رکھکر نرمی سے غمز کرین
اور تمریخ کرین چکنی چیزون سے کہ بیچ انبات اسنان کے مذکور ہین اور شہد سے کہ ملایا گیا ہو
روغن بابونہ سے یا اوس شہد سے کہ علک البطم کے ساتھ ملایا گیا ہو اور فائدہ تمریخ ان اشیا کا
حاصل ہونا تلیین اور تحلیل کا ہے اور بھی نطول کرین اوپر سر کے طبیخ بابونہ اور شبت سے تو مدد
کرے اوپر تلیین اور تحلیل مادہ اعضاے مجاورہ کے فائدہ غمز نرم تحلیل اور تلطیف ان مواد کا
کرتا ہے بخلاف غمز سخت اور شدید کے بسبب پیدا کرنے درد کے زیادہ کرتا ہے ورم کو اور ادویہ
رادعہ ان اورام پر نرکھین اسلیے کہ مواد اورام مذکورہ کے دماغ سے دفع ہوتے ہین اکثر اور وقت
استعمال رادع کے خوف ہے کہ مادہ واجب الدفع بیچ دماغ کے کہ عضو رئیس ہے بہجاوے یا پہنچ جاوے

لذع اللثہ

ورم اللثہ

اس راہ سے طرف دماغ کے اور آفت قوی لاوے اور بھی معلوم ہے کہ مواضع مذکورہ عصبی ہین اور اعصاب متضرر ہوتے ہین تبرید سے خصوصاً بارد بالفعل سے اور بھی شک نہین ہے کہ رواد ع کثیف کرتے ہین لثہ کو پس مانع ہوتے ہین نفوذ سے اوسمین اور ضرر اسکا ظاہر ہے اور تدبیر تسہیل جمنے دانتون کی بیچ فوائد کلی اس مبحث کے مذکور ہوئی ہے موافق حاجت کے عمل مین لاوین ورم الحلق جاننا چاہیے کہ درمیان عرق اور مُنہ کے بہت ہوتا ہے کہ ورم عارض ہوا اور کوئی چیز نگلنا بہت دشوار ہوجاوے اور کبھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے طرف عضلون کے اور طرف مہرہ پیچھے کے اور پس گردن کے اور یہ ورم اکثر بیچ ترعرع کے ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت اس سن مین قوی ہوتی ہے رطوبات کو بیچ دماغ کے پگھلا کر بہا دیتی ہے اسشکل کو علاج اسکا تلیین طبع ہے شیافات مناسب ہے بعد اسکے رب توت اور مانند اسکے استعمال کریں الغرض اور غرغرہ اور اورام اللوزتین اکثر بلغم سے ہوتا ہے کہ دماغ سے وہان اوترتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ حرارت دماغی اوسکی رطوبات کو پگھلا کر اوپر سبیل نزلہ کے اوپر لوزتین کے کہ وہ دو ٹکڑے گوشت کے ہین دونو پہلو زبان کی جڑ مین گراتی ہے علامت اوسکی ظاہر ہونا ورم کا ہے اور دشواری چوسنے اور نگلنے دودھ کی پس اگر زیادتی بلغم سے بھی آثار اوسکے ظاہر ہونگے اور اگر حرارت سے بھی نشان اوسکا ظاہر ہوگا علاج اگر بلغم سے ہو جو بیچ ورم حلق کے کہا گیا ہے کام مین لاوین اور مرضعہ کو چیزون بلغم افزا سے پرہیز کراوین اور چاہیے کہ اونگلی کو شہد مین اور تھوڑی شب پیسی ہوئی مین آلودہ کرین اور اوسپر ملین تو لعاب بہت نکلے کہ نہایت مفید ہے اور اوسیگی کہ مادہ قوی ہے لوزتین ورم سے اونگلی اوسپر رکھکر زور کرنا اور اوسکو دبانا تو احتیاط دفع ہونے تدبیر کامل ہے اور اگر حرارت سے ہو کوئی چیز سرد اوپر تالو کے طلا کرین تو حرارت کہ علت سیلان رطوبت کی ہے دور ہووے اور تدبیر ورم کی موافق حاجت کے ساتھ اوس چیز کے کہی گئی ہے کام مین لاوین اور بہترین چیزون مین کہ اس جگہ اوپر سر کے رکھین تراشہ کدو اور کھیرے کا ہے خصوصاً اگر تھوڑا سرکہ ملا ہوا اور برگ حنا اور برگ کاسنی بھی بدستور اور دھنیا سبز اور ملکو بھی استرخاء لہاۃ یعنے سست ہونا اور لٹکنا ملازہ یعنے کوے کا یہ کبھی معلوم ہوتا ہے اور شاید کہ موجب کھانسی کا ہووے علاج اوسکی اوٹھانا ہے کوے کا چیز نرم سی اسطور پر کہ شب یمانی کو باریک پیسکر شہد مین ملاوین یا روغن مین اور اوسپر لہات کی ملین اور ماکو

ورم الحلق

ورم اللوزتین

استرخاء لہاۃ

سر کے مین پیسکر اوپر تالو کے طلا کرین یا نشاستہ سرکہ مین یا گل ملتانی سرکہ مین استعمال کرین جاننا چاہیے کہ کھانسی کئی طرح ہے ایک وہ کہ بسبب جانے دخان کے حلق مین ہو علاج اسکا یہ ہے کہ مصری اور شکر اور ترنجبین اور شہد جو اسکے مناسب وقت ہو دیوین اور بہت ہوتا ہے کہ شیر مرضعہ کا فقط کفایت کرتا ہے دوسرے وہ کہ گرد و غبار کے جانے سے حلق مین ہو علاج اسکا یہ ہے کہ حلق اور سینہ کو روغن مناسب سے چرب کرین اور غذائین چرب کھلاوین اور دودھ کا غرغرہ کرین تیسرے وہ کہ قبض کی خشونت اور یبس سے ہو علامت اسکی کھانسی خشک ہے بدون ملاقات دود اور غبار کے علاج تر مین حلق اور سینہ کی ہے موم روغن سے اور لعاب بہدانہ ساتھ مصری کے کھلانا اور بدستور جو چیز کہ مرطب ہے دوائی اور غذائی کام مین لاوین اور یہ یبوست اگر صفرا سے ہے رُب شاہ توت کا یا رُب الو بالو کا قبل غذا کے دیوین اور مرضعہ کو غذائین دافع صفرا کھلاوین اور جہان حاجت تنقیہ کی ہو تنقیہ کرین چوتھی وہ کہ کثرت رطوبت سے ہو اور یہ لڑکون کو اکثر ہوتی ہے اور اکثر ساتھ زکام کی ہوتی ہے لہذا جمہور اطبا بیچ امراض لڑکون کے اسی قسم کھانسی کو ذکر کرتے ہین بعد اسکے زکام کا ساتھ اسکے بیان کرتے ہین علامت اسکی نازل ہونا رطوبت کا دماغ اور ناک سے ہے اگر ساتھ زکام کے ہو اور تمام آثار رطوبت کی ظاہر ہونا علاج اگر کھانسی بدون زکام اور نزلہ کی ہو واسطے نضج مادہ کے طبیخ عناب اور بنفشہ اور اصل السوس اور گاؤزبان اور پرسیاوشان اور زوفا اور مویز منقی کا دیوین دو تین دن بعد اسکی اسی طبیخ مین التماس بھی داخل کرین اگر قبض ہو اور جہان التماس عمل نکرے یا ہڑ کا اوسکو کھاوے و برگ سنا ساتھ ادویہ مذکورہ کے دے سکتی ہین اور سینہ کو اوس موم روغن سے کہ موم اور روغن بادام سے بنایا ہو چرب رکھین اور تھوڑی پشم نرم بکری کی لیکر اوپر دہوین لکڑی جھاؤ کی خوب رکھین تو دھوان اوسمین اثر کرے بعد اسکے اوس پشم کو سینے پر باندہین اور ہمیشہ بندھا رکھین اور اکثر رات دن مین ایک یا دو بار پشم کو دھوان اوس لکڑی کا دیا کرین اور باندھتی رہین اور صبح کو گرم کرکے رکھین تو سرد ہوا اوسکی قصبہ ریہ کو نہ پہونچے اور تکلم سے منع کرین اور جند بید ستر سونگھاوین اور اوپر بناگوش اور شقیقہ اور کف ہاتھ اور پاؤن کے ملین پانی مین پیسکر اور سرد پانی ہرگز نہ پلاوین بلکہ شہد پانی مین ملاکر پلاوین اور یہ اگر کفایت نکرے پانی تازہ کہ بارد بالفعل ہووے سکتے ہین اور کبھی کبھی انگلی شہد اور ایارج مین آلودہ کرکے زبان کی جڑ مین ملین تاقے کرین اور رطوبت سینہ کی نکلے اور منفعت قے کی اسمین بہت ہے بشرطیکہ اوسکا

مادہ پختہ ہو اور تھے آسانی سے آوے خصوصاً ان کہ سبب کھانسی کا نزلہ ہو اور یہ دوا واسطے کھانسی لڑکون کے نفع کرتی ہے صمغ عربی کتیرا مغز بہدانہ رب السوس خانیذ ہر ایک سے بقدر احتیاج کے لیکر خوب کوٹ کر گولیان بنا دین اور دودہ مین حلکر کے دیوین اور لعاب تخم کتان ساتہ شہد یا قند کے نہایت بہتر ہے اور شربت عنو فاچپنا نا بدستور اور بہترین غذا مونگ چاول ساتھ شیرہ بادام کے دینا ہے اور پلاؤ خشک اور مرغ کباب اور روٹی اور حلواے مغزی اور مانند اسکے اور رات کو حب السعال منہ مین رکھنا مفید ہے اور یہ دوا بہت نافع ہے حبہ سفید کہ درمیان سیاہی آنکھ گوسفند کے ہے لیکر خشک کرین اور ساتھ مصری کے پیسین اور دودہ مین حلکر کے ناشتا دیوین ایک یا دو حبہ مذکور سے اور مرکی اگر بقدر باقلا کے وقت سونے کے دو تین دفعہ بلع کرادین اور صبح کو حلواے مغز بادام یا حلواے مغز جوز کا کھلا دین کھانسی مزمن کو جلد دفع کرے اور پانی پیاز پختہ کا ایک چمچہ ہر صبح کو ناشتا دینا اور سینہ کو چرب رکھنا اور ریشم دھوان دیا جاوے کا باندھنا اکثر نفع کرتا ہے اور جسوقت کھانسی ساتھ زکام اور نزلہ کی ہو چاہیے کہ پانی گرم اوسکے سر پر بہت گرادین اور صبح کو کہ محل حرکت نزلہ کا ہے حلواے مغز بادام اعلیٰ دیوین اور اوسکے سر کو چھپا رکھین اور تدابیر وہی ہین کہ مذکور ہوئین فائدہ بیچ کھانسی لڑکون کے اگرچہ بلغمی ہو وہ چیز کہ مفرط الحرارۃ والیبوسۃ ہو نہ دیوین خصوصاً کہ ساتھ اوسکے حرارت اور تپ ہو اور اس صورتمین چاہیے کہ بالکل توجہ اوپر نضج مادہ کے اور بجھانے حرارت کے کرین اور بہت ہوتا ہے کہ حرارت تپ سے مادہ بلغم کا تحلیل ہوتا ہے اور حاجت اور تدبیر کی نہوتی اور بلغمی کھانسی مین کہ ساتھ حرارت کے ہو یہ دوا بہتر ہے بہدانہ اصل السوس مقشر عناب گل بنفشہ گل گاؤزبان ہر ایک سے بقدر حاجت کے لیوین اور جوش کرکے دیوین اور جسوقت تلیین مطلوب ہو اگر شیر خشت یا ترنجبین خوب ہاتھہ آوے کافی ہے ورنہ التماس ملا سکتے ہین لیکن اور مسہل گرم نہین دے سکتے کہ مضر ہے اور بہت دیکھا گیا کہ بیچ کھانسی بلغمی کے کہ بدون حرارت کے ہو اور شدید الحرارۃ اور قوی التجفیف بعض جہال نے دیا اور بسبب تجفیف رقیق کے اور تغلیظ غلیظ کے تنگی نفس کی بعضون کو عارض ہوئی اور بعضون کو تپ محرقہ اور بعضون کو ورم ریہ کہ بیچ اصطلاح اہل ہند کے ڈبہ کہتے ہین ظاہر ہوا پس احتیاط اس باب مین واجب ہے اور قول عورتون سے محتل کے کہ اپنے تئین بیچ تجربہ کاری کے خوب تعریف کی ہے ساقط الاعتبار جاننا فرض ہے اور اوسکے کہنے سے اشیاے تسمی مانند توتیاے ہندی اور حب الملوک

اور مانند اسکے کہ دست آویز اور دلیل بڑھی عورتون کی ہین دینا حرام ہے ذات الریہ یعنے ورم
پھیپھڑے کا یہ اطفال کو اکثر ہوتا ہے اگر علاج بہتر ہو اکثر ہلاک کرتا ہے اور نشان اسکا یہ ہے کہ کھانسی
اور تنگی نفس مفرط ظاہر ہوتی ہے اور وقت تنفس کے نیچے پسلی کے گڑہا پڑتا ہے اور اہل ہند اوسکو
ڈبہ کہتے ہین بدال مہملہ ہندی اور تشدید بای موحدہ اور ہاے معروف کے اور وہ دو قسم ہے ایک وہ
کہ گرم مادے سے ہو اور تپ محرقہ شدید لازم ہے دوسرا وہ کہ مادے بلغم سے ہو اور تپ نرم اسمین بھی
ہوتی ہے علاج جو گرم مادے سے ہو بہترین تدبیر ون مین تلیین طبع کی ہے عناب اور سپستان اور گل بنفشہ
اور املتاس اور شیر خشت اور مانند انکے سے بدون انتظار نضج کے بعد اسکے جو کچھ کہ بیچ کھانسی کے گذرا موافق
حاجت کے دے سکتے ہین اور رب توت نفع تمام رکھتا ہے اور غذا اون سے اوپر مونگ مقشر
اور مانند اسکے قصر کرین اور اصلاح دودہ مرضعہ کی لازم جانین سب حال مین اور اشیای مطفی الدم کی
اور قاطع صفرا کی موافق تقاضای مرض کے کام مین لاوین اور شیاف لین سے طبع کو نرم رکھین اور
اگر نزلہ سے ہو پانی گرم اوپر سر کے نطول کرین تو مادے کو گرنے سے موقوف کرے اور جو مادے بلغم سے
ہو تدبیر اوسکی بعینہ وہی ہے کہ بیچ کھانسی رطوبی کے مذکور ہے مگر یہ کہ چیز خشک اور صاحب خشونت کے
اسمین ہرگز نہ دینا چاہیے واسطے رعایت ورم کے سوء تنفس یعنے بدی دم مارنے کی اور وہ عبارت ہے
اوس تنفس سے کہ اوپر مجری طبعی کے نہو اسباب اسکے بہت ہین لیکن جو لڑکون مین اکثر اسکو پیدا
کرتے ہین نزول بلغم کا ہے سر سے اوپر سینہ کے اور یہ مرض ضعیف الصدر کو اکثر ہوتا ہے علاج
اوسکا وہی ہے کہ بیچ سعال رطوبی کے مذکور ہوا اور بیچ جڑ کانون کے اور جڑ زبان کے زیت سے
ملنا اور نیچے گرانا لبیب واسطے زبان کے اور پانی گرم منہ مین ٹپکانا اور تھوڑا تخم کتان پسا ہوا
شہد مین گھولکر چٹانا نفع تمام رکھتا ہے فائدہ کبھی ہوتا ہے کہ مادہ بلغم کا حرارت تپ سے یا حرارت
تدابیر مجففہ سے خشک ہو بیچ سینہ اور ریہ کے اور اوس سبب سے نفس مجری طبعی سے بہ نہایت
متغیر ہوتا ہے اور کبھی لڑکا بیچ تنفس کے منہ کو کھولتا ہے بہ نہایت دشواری دخول ہوا بیچ حجر کے
اور تدبیر کامل اسوقت مین وہ ہی کہ ضعف اور بیتابی اور رونے لڑکے سے تدبر ین اور اوسکو برہنہ کرین
اور محل محفوظ مین کہ ہوا سے ہو پانی گرم اوپر سینے کے نطول کرین ایک زمانہ لائق تک پس
تنشف کرین منشفہ سے اور کپڑے پہنا وین اور موم روغن مناسب ملین اسی طرح رات دن مین تین چار بار

اس نطول کو کر کرین نفع تمام دیتا ہی اور پہلی بار سے فوراً تخفیف بیچ تنفس کی ظاہر ہوتی ہی بحکم اللہ تعالی کے
اور اگر پانی نطول مین کل خطمی اور مانند اسکے بھی جوش کیا ہو بہتر ہی ورنہ پانی اکیلا کافی ہوگا اس فقیر کا صبیب اللہ
نام رکھتا ہی بیچ سن تین برس کے یہی مرض اوسکو ہوا تھا اور شدت و دشواری تنفس سے امید منقطع ہوئی تھی
اور اشربہ اور دفعیہ سے کوئی خیر فائدہ نہین کرتی تھی آخر الامر بالہام ایزدی بیچ آدھی رات کے نطول کیا گیا
دفعۃً بعنایات الٰہی شافی مطلق کے نفع اسکا ظاہر ہوا اور جگہون بھی کئی دفعہ یہ بتلایا گیا اسیطرح موثر ہوا خرخرہ
عظیمہ فی النوم یعنے آواز بلند کہ سینہ سے سوتے مین اور راتون مین اطفال کو ظاہر ہوتی ہے سبب اسکا [خرخرہ]
کثرت رطوبات ہے بیچ انکے رباط کے خصوصاً وقت سونیکے اسیلیے کہ وقت سونے کے رطوبت بیچ باطن کے [عظیمہ]
جمع ہوتی ہے اور اس سبب سے مزاحمت کرتی ہے نفس کو بیچ نکلنے کی خصوصاً اون لڑکون کو کہ بدن انکے [فی النوم]
فربہ ہین اسلیے کہ مجاری انکی نفس کے ضعیف ہوتی ہین علاج اسکا یہ ہے کہ ماء العسل گرم گرم گھونٹ گھونٹ پئین
اور تخم السی کوٹ کر اور شہد مین گھولکر تھوڑا تھوڑا چٹاوین اور زیرہ کو اگر کوٹ کر اور چھان کر شہد مین ملا کر
تھوڑا دیوین یہی عمل کرتا ہے اور چاہیے کہ اصلاح دودھ کی کرین اور شکم سیر دودھ نہ پلاوین اور غذا بدستور
بعد گرسنگی تمام کے دیتے رہین اور ہواے سرد اور پانی سرد سے پرہیز کرین اور کان کی جڑون کو زیت گرم
کیے ہوے سے چرب رکھین اور حلق اور ہاتھہ اور پانون اور سینہ کو بھی اور اگر حکمت سے قے کرادین
کہ نہ روسے بہت فائدہ مند ہی اور جانئین کہ رونا شروع اس بیماری مین نقصان کرتا ہی اور رکھنا مصری کا
بیچ منہ کے اور کبھی کبھی حلواے مغز بادام عسلی دینا نفع کرتا ہی اور بہت ہوتا ہی کہ تخم کتان اور عسل کے چاٹنی سے
اور طعام نرم کے کھانے سے اور چرب رکھنے سے سینہ اور حلق کو یہ مرض دور کرتا ہی اور حاجت اور
تدبیرون کی نہین ہوتی فائدہ کبھی ہوتا ہی کہ لڑکون کو راتون مین مغز جوزا اور مانند اسکے چیزین چکنی کھلاتی ہین
اور پیچھے اسکے تھوڑا پانی سرد پلاتی ہین اور بیچ محل گرم کے سلاتی ہین اور اس بیماری مین مبتلا ہوتی ہین بہترین
تدبیرون مین رب شاہ توت کا کھلانا ہی کئی دن تک اور محافظت کرنا اور امور سے کہ مذکور ہوے اور کبھی
ہوتا ہی کہ یہ بیماری مقدمہ صرع کی ہوتی ہے اور جو ایسا ہو جندبیدستر کھسکر اور بیچ کان اور ناک اور کفدست پا
اوسکے مقعد کی ملین اور تھوڑا کھلا دیوین اور غذا مین احتیاط کرین اور جو صرع کو مفید ہی اور خرخرہ کو نافع
استعمال کرین الفواق یعنے ہکمک کہ اوسکو ہچکی کہتے ہین گمان عورتون کا یہ ہے کہ لڑکون کو [فواق]
واسطے کشادہ کرنی معدے اور انتڑیون کی ہچکی پیدا ہوتی ہے لہذا اوسکی علاج مین مشغول نہین ہوتین

بالجملہ اگر کم ہے اور اچھا نا ہوتی ہے محتاج دوائی نہین ہے اور اگر تکلیف دیتی ہے تدارک کرنا چاہیے
اسطرح کہ جوز ہندی ساتھہ شکر کے پیسکر دیوین اور چند بیدستر کو پانی مین حل کرکے تھوڑا کھلانا نفع رکھتا ہی
اور چند بیدستر کو سرکہ اور گلاب مین حل کرکے اگر دیوین فواق قوی کو دفع کرے اور ادن لوگون کو کہ
صاحب ادراک ہین واقع کرنا غفلت مین اور حیران کرنا بیچ امور مخوفہ اور محزنہ اور معجبہ اور ملعبہ کی کثیر النفع ہی
اور یہ عمل مشہور اور مجرب ہے اور بھی اگر ایک تار لباس لڑکے سے موضعہ لیکر منہ کی پانی مین بھگو کر اوپر سر
اور پیشانی کے چپکا دے فواق ہاتھ فورا کو کہا ہے لوگون نے کہ ساکن ہوتا ہی اور اکثر پانی پودینہ کا ساتھہ
شکر کے دینا مجرب ہے اور جو تناول کرنے چیزون تیز یا خشک سے ہو پانی اور لعابون سے موقوف ہوتی ہے
اور فواق بیسی لڑکون کو کم ہوتا ہے اور اگر ہو مہلک ہوگا بسبب قوی ہونے سبب کی القی المبرح ہیچنے
تے کہ افراطسی ہو اور یہ تین طرح ہے ایک وہ کہ کثرت پینے دودھ سے ہو جیسا کہ عادت عورتون کی ہے
بالجملہ علاج اوسکا منع کرنا اوس سے ہے اسلیے کہ دودھ زیادہ حاجت سے بیچ معدی کے جمع ہو فاسد
ہوتا ہی اور بالضرور طبیعت اوسکی دفع مین کوشش کرتی ہے قے کی راہ سے کہ اقرب ہی واسطے نکلنے فاسی المعدہ کے
اور راہون سے اور یہ قسم لڑکون کو اکثر ہوتی ہے پس بیچ قے لڑکون کے لحاظ اس امر کا واجب ہے
اسلیے کہ جب تک پہلے قطع سبب موجب کا نہ کیا جاوے کوئی دوا اور تدبیر فائدہ نہین دیتی
دوسرا وہ کہ زیادتی رطوبت بلغمی سے ہو بیچ معدے کے اور نشان اوسکا نکلنا بلغم کا ہی بیچ قے کی
علاج اوسکا آدھا دانگ لونگ پیسی ہوئی اکیلی یا بیچ پانی سیب شیرین کے یا پانی بہی شیرین کے
دینا ہے اور جو اسباب قے جو ضعیف ہین اوپر معدے کے ضماد کرنا مانند گل سرخ اور چھالیہ اور عود اور
ہلیلہ اور مانند انکے باریک پیسکر اور ساتھہ پانی یا شراب بہی کے گھولکر اور یہ دوا نفع رکھتی ہی پوست
بیرون پستہ پیسا ہوا ساتھہ پانی سیب یا بہی کے دیوین اور اگر پودینہ دشتی کوٹ کر بیچ شربت
نعناع کے دیوین جلد بند کرے اور اگر عود اور صندل کو بیچ گلاب کے پیسین اور دیوین نفع دیگی
تیسرا وہ کہ گرنے صفرا سے ہو اوپر معدہ کے نشان اوسکا نکلنا صفرا کا ہی قے مین اور آثار حرارت کے
ظاہر ہونا علاج اسکا تناول حموضات مقوہ کا ہی مانند رب ترش اور رب غورہ اور رب ریباس
اور شربت زرشک کی اور یہ دوا النفع تمام رکھتی ہے پانی پودینہ کا اور پانی انارین کا یکجا کرکی بیچ باطن
چاندی کے جوش کرین تھوڑی مصری ملاکر جب آدھا رہجاوے اوتارین اور تھوڑا دیوین

تا وزن ہر چہار آنی آدھا دانگ گل ارمنی دو دانگ بیچ پانی سیب یا بہی یا امرود یا دوغ مسکہ نکالی ہوئی کے
ساتھ شربت نعناع ہو سکے دینا قے اور غثیان مفرط کو نفع دیتا ہے جوارش فواکہ اور شربت مصطگی اور
سکنجبین فائدہ منفعہ میں فائدہ کلیات میں کہا گیا کہ اجتماع لبنیات کا ساتھ حموضات کے منہی عنہ ہے
پس جس وقت بیچ اطفال شیرخوارہ کے دینا حموضات کا اتفاق پڑے چاہیے کہ اوسوقت دیوین
کہ معدہ دودہ سے پاک ہو اور یہ ضابطہ خاطر میں رکھیں کہ واجب الحفظ ہے ضعف المعدہ نشان اوسکا
کبھی ڈکار ہے اور ثقل معدے کا اور سوء ہضم بدون امتلا اور ہیضہ کے اور قلت اشتہا کی اور یہ
لڑکون کو اکثر دودہ کے فساد سے ہوتا ہے علاج اوسکا اصلاح دودہ کی ہے باعتبار سبب کی
اور واسطے تقویت کے پانی بہی کا ساتھ تھوڑی لونگ اور سک کے ایک قیراط سک کو بیچ تھوڑی
میہ کے دینا اور میویسن کو گلاب میں ملا کر یا اکیلی پانی اس کو تنہا اوپر معدے کے ملنا اور روغن مصطگی کی
تدہین کرنا نفع کرتا ہے اور نوشدارو دودہ یا گلاب میں حل کر کے صبح اور شام دینا بہت اثر رکھتا ہے اور سفوف
ارسطو کا نہایت موثر ہے خصوصاً ساتھ پانی بہی کے اور پوست اندرونی سنگدان مرغ کو خشک کر
اور کوٹ اور چھان کر مصری میں ملا کر بقدر حاجت کے دینا مجرب ہے اور مسلم لونگ کو گلاب میں جوش
کرنا اور مصری سے شیرین کر کے ناشتا کھلانا عظیم النفع ہے اور پرہیز مرخیات اور مضعفات اور مزلقات سے
مانند آلو اور زرد آلو اور تربز اور لعابات اور مانند اسکے لازم ہے بہی مرضعہ کو اور بہی لڑکے کو اور تجویدِ
ہضم کی استعمال اغذیہ لطیفہ سے مانند گوشت طیور کے اور مانند اسکے ضروری ہے تجبن اللبن فی المعدہ
یعنے بستہ ہونا دودہ کا بیچ معدہ کے جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ جہال واسطے رفع ہونے
اسہال کے پنیرمایہ کھلاتے ہین اور بعد اسکے دودہ پلاتے ہین یا بعد دودہ دینے کے فوراً
پنیرمایہ کھلاتی ہین اس سبب سے دودہ معدے مین افسردہ یعنے سکڑ جاتا ہے اور سمیت اور
تعفن پیدا کرتا ہے نشان اسکا نفخ شکم کا ہے اور غشی اور تنگی نفس کی اور پسینا سرد اور یہ بہی
بسبب سمیت کے ہے اور شاید کہ بہ اسطے عفونت کے تپ آوے اور شاید کہ لرزہ قوی
عارض ہوتا ہے اسواسطے کہ حرارت کو ظاہر سے طرف دل کے پھیرلاہے اور یہ علامت
ردی ہے علاج واسطے پگھلانے دودہ بستہ کے شبت اور پودینہ خشک کرین اور اوسمین
سکنجبین ملاوین اور گرم گرم پلاوین بقدر حاجت کے اور سرکہ اکیلا یا پانی گرم ملا کر دیوین

کہ کافی ہی اور پنیر مایہ جس حیوان سے ہے کہ ہو خصوصاً خرگوش کا نفع کرتا ہی اور پنیر مایہ کو اگر بالنگو کی پانی کے
ساتھ یا بجاسف کی پانی کے ساتھ دیوین بہتر ہے اور خواص پنیر مایہ سی یہ ہے کہ خون اور دودھ پتلی کو
بستہ کرتا ہی اور بستہ کو پگھلاتا ہی اور قرطم بھی عمل کرتا ہی بیچ تجمید اور تذویب کے پودینہ سوکھا بیچ الااثر یا
بیچ تذویب کے اور یا پانی راکھہ لکڑی انجیر کا بدستور طریق اسکابون ہی کہ راکھہ لکڑی انجیر کی پانی بیچ ڈالین
اور ایک ساعت باسن کو رکھین تو راکھ صاف ہو کر تہ نشین ہو پس اس پانی صاف کو دوسرے باسن مین
لیکر راکھہ تازی اوسمین ملا دین اور اسی طرح پانچ بار کرین بلکہ سات بار بعد اسکے تھوڑا یہ پانی ملا دین
اور جسوقت دودھ بستہ تدابیر مذکورہ سے نہ پگھلے احسن وہ ہے کہ قے کرا دین تو جلد نکل آوے اور اگر قے
نہ آوے تلیین کرین اسلیے کہ باقی رہنا دودھ مذکور کا بدن مین اچھا نہین اور بعد اسکے دیر تک غذا
نہ دیوین اور بہتر یہ ہی کہ عوض دودھ ماں اور دایہ کے دودھ اونٹنی یا بکری یا گائی کا دیوین کئی دن تک
اور چاہیے کہ خوراک ان جانورون کی سداب اور قیصوم اور برگ حماض ہو اور اگر بچے کو ماں سے
دودھ اور دایہ سے روک نہ سکین دودھ پلانے والی کو غذائین لطیف اور مقطع کھلا دین اور غلیظات سے
باز رکھین اور کبھی کبھی تریاق فاروق کھلاتی ہین بھی لڑکیکو اور بھی دایہ کو اور دودھ تفریق سی پلا دین
تھوڑا تھوڑا اور شکم سیر ہرگز نہ دیوین اور کبھی کبھی سلا دین اور پیٹ کو چھپائے رکھین اور مرضعہ کو
مفسد اور مغلظ خون سی باز رکھین اور جانین کہ خاصیت دودھ بکری کی بیچ تذویب دودھ اور خون
بستہ کی موثر ہی کہ خون بستہ مافی العروق کو پگھلاتا ہی پس اس باب مین وہ تمام دودھون سی بہتر ہے
خصوصاً کہ نزدیک رعایت خوراک جانورون کی ہو فائدہ جیسے دودھ معدہ مین بستہ ہوتا ہی کبھی
خون بھی ایک جگہ سی پھٹ کر معدے پر گرتا ہے اور بستہ ہو جاتا ہے تدبیر اسکی وہی ہے کہ بیچ تجبن
لبن کے کہ آئے ہین اور علامات اسکی بدستور الہیضہ وہ ایک مرض ہی کہ قی اور اسہال مفرط دفعۃً لاحق
ہوتے ہین یہ مرض اکثر لڑکون کو کثرت دودھ پینے سے ہوتا ہی اور بیماری مذکور ہر چند تیز ہی اور خطرناک
لیکن زیادتی اسہال کی اور شدت ضعف اور سقوط نبض اور ظہور تشنج اسمین اتنا مخوف نہین ہے
خصوصاً لڑکون مین پس معالج چاہیے کہ دلیر ہو شدائد عوارض سے ہوش اپنی نکھووے علاج
جبتک مادہ حرکت مین ہے ہرگز بند نکرین اور ہرگز دودھ اور جو چیز کہ قسم غذا سی ہی نہ دیوین
مگر ضرورت کے وقت اور جہانتک کہ ممکن ہے بیچ تنویم کے کوشش کرین اس علت مین کوئی تدبیر بہتر آسودہ

بیٹے آتی ہین سبب خواب آوری یا نہین اگر آ دے بہتر ہے اور تریاق فاروق تھوڑا مرضعہ کو دینا
اور لڑکے کو بھی بہتر ہے بشرطیکہ حرارت نہو اور جسوقت کہ مادہ کما ینبغی نکل گیا حبس کر سکتے ہین
اور مین سے کہ قی اور اسہال مین مذکور ہے الا اسہال پوشیدہ نہ ہے کہ لڑکون کو اکثر حال مین وقت
جمنے دانت کے اطلاق شکم عارض ہوتا ہے وجہ اسکی ساتھہ تدبیر کے تجربہ مین آویگی لیکن لازم نہین ہے
کہ اوسوقت مین اور اسباب سے نہوا سیلئے کہ جو اونکو بسبب حرص کے اوپر غذا اور حرکات مفسدہ کے
کہ بعد غذا کے کرتے ہین امتلا اور فساد اکثر واقع ہوتا ہے اور اصلاح دائم کثیر الحدوث ہوتے ہین
نہایت یہ کہ بیچ وقت جمنے دانتون کے اکثر العروض ہے اسیواسطے سب اقسام اوسکی مشرحاً ہم
بیان کرتے ہین قسم پہلی وہ کہ بسبب جمنے دانتون کے ہو اور یہ تین طرح ہے ایک وہ کہ ریم اور قیح
کہ وقت نکلنے دانتون کے بسبب تفرق اتصال لثہ کے پیدا ہوتا ہے وقت چوسنے دودہ کے
معدے مین جاوے اور بسبب خلا کے کہ قیح کو لازم ہے اور بواسطے افساد قیح کے دودہ کو
اطلاق کرتا ہے دوسرا وہ کہ بواسطے اشتغال طبیعت کی ساتھہ پیدا کرنے سن کے فتور بیچ ہضم کی پڑے
اسیلئے کہ قاعدہ طبع کا ہے کہ جو ساتھہ کوئی امر کے مشغول ہو جید کرنے ہضم سے باز رہتی ہے اور شک
نہین ہے کہ جب ہضم مین فتور پڑی اور غذا موافق عادت کے کھاتا ہے اسہال ہو جاویگا اکثر
تیسرا وہ کہ بسبب درد لثہ کے کہ اسوقت کا خاصہ ہے بیچ قوی اعضا کے فتور پڑے اور ہاضمہ
ضعیف ہو پس غذا گرانی پیدا کرے اور اسہال سے مندفع ہو اور معلوم ہوا کہ اوجاع کے
لوازم سے یہ ہے کہ منع کرتے ہین اعضا کو افعال خاص اوسکے سے علاج اس قسم کی اسہال کی
چاہیے کہ حبس نکرین مگر اوسوقت کہ افراط سے بیم مضرت کلی کی ہو اور بیچ تدبیر جلد نکلنے دانت کی
کوشش کرین کہ اصل علاج یہی ہے فائدہ وہان کہ بسبب اسہال کا اس حال مین چوسنا
قیح لثہ کا ہو وجہ منع کی اوسکے حبس سے ظاہر ہے اسیلئے کہ اگر بند نکرین مادہ جو دیہی دودہ کو فاسد
کرے اور فساد کلی بیچ بدن کی لاتا ہے لیکن جو اسہال بسبب مشغول ہونے طبع کے ہو یا بسبب
وجع کی ہو وجہ اوسکی بھی ظاہر ہے اسیلئے کہ مادہ بسبب نہ متوجہ ہونے طبع کے اوپر اوسکی ہضم کے
نکلتا ہے بند کرنا اوسکا سبب ملال طبع کا ہے نہایت وہ کہ یہان اسقدر منع نہین ہے جیسا کہ بیچ چوسنے
قیح کے ہے اور بھی اس صورت مین کہ سبب اسہال کا مشغول ہونا طبع کا یا ضعف ہضم کا درد سے ہو

تقویت ہضم کی واجب ہی استعمال کرنے اودیہ سے کہ قابض ہو اور قوی المعدۃ ہو اور یہ ایسا ہو زیرہ
اور انیسون اور تخم کرفس اور تخم گل سرخ لیکے یا سب ملا کر تھیلی میں رکھیں اور گرم کرکے اوپر پیٹ
اور نشستگاہ کی تکمید کریں اور اگر تھوڑا اسکو بھی ان چیزوں میں ملا دین تو بہتر ہو اور تکمید جاورس اکیلی کہ سرکہ میں
آلودہ کر لیا ہو بھی موثر ہے ور تضمید بطن کا زیرہ اور گل سرخ سے کہ سرکہ میں تر کیا ہو نفع کرتا ہے
لیکن نیمگرم چاہیے رکھنا اور احتیاط کریں تو تیزی سرکے کی پوست شکم کا نہ جلا دے اور احتیاط
یہ ہے کہ دیر تک نہ رکھیں اور یہ دوا سریع الاثر ہے زیرہ تخم مورد عود ہندی باریک پیسیں
بیچ گلاب اور تھوڑے سرکے کے آپس میں ملا کر نیمگرم طلا کریں اور اعلی معالجون میں بیچ حبس اسہال کے
خصوصا اگر دموی ہو یہ ہے کہ شیرہ بارتنگ سبز کا تھوڑا گرم کرکے آفتاب میں یا آگ میں رکھ کر لڑکیکو
اوس میں بٹھالیں اوسی ساعت کہ تبرز سے فراغت پاوے اور یہ عمل بعد ہر مجلس کے کرتے ہیں اور
لڑکے کو ایک زمانہ لائق تک بٹھا رکھیں اوس میں اور اگر بٹھالنا دشوار ہو آبدست اوس سے
کرانا اور لتہ کو اوس میں آلودہ کرکے اوپر سبز سے رکھنا بھی نفع کرتا ہے اور اودیہ مشروبہ سے
بیچ حبس اسہال کے فاذ زہر حیوانی ہے بیچ دو دنگ کے کہ گائے کا ہو یا عصارہ بارتنگ کے
یا بیچ پانی سیب ترش کے یا پانی بہی کے حل کرکے اور بدستور لعاب تخم ریحان اور بارتنگ
اور اسپغول بریان کا لیکن جہان ضعف معدہ میں ہو البتہ یہ نہ دینا چاہیے اور اودیہ مجربہ اہل ہند سے
مغز بیل کا ہی کہ اوسکو عربی کی کتابوں میں مازبل کہتے ہیں جہان کہ برابر اوسکے مصری ملا کر
بقدر حاجت کے نیم درم یا کم اور زیادہ دیویں ساتھ پانی کے کہ جلد اثر کرتا ہے اور تپ اگر ہو
اوسکو بھی بالخاصیت نفع کرتا ہے اور باوجود قبض کے کہ باعتدال ہے مقوی احشا اور محلل ریاح ہے
اور جہان پیاس بہت ہو ساتھ خرفہ بریان کے دینا چاہیے اور جہان تپ تیز ہو ساتھ ماست
چکیدہ کے دینا زیادہ فائدہ کرتا ہی اور کامل ترین تدبیروں میں بیچ باب اسہال کے تقلیل غذا ہے
اور نافع ترین غذاؤں میں کہ سود دیتی بہتر ہے پلاؤ ہے کہ ماست تازہ گائے کے ساتھ پکاویں
بلکہ گرم گرم دیویں اور جرم گوشت کا تناول نکریں اور افضل ترین لحوم میں اس کام کے
واسطے گوشت دراج اور تیہو کا ہے اور لاوہ کہ ایک جانور ہے مانند تیہو کے اور بیچ ولایت ہند کے
بہت ملتا ہی گوشت اوسکا بیچ اسہال کے سب گوشتوں سے کم مضرت دیکھا گیا اور جسوقت ان تدبیروں سے

مطالب نہ نکلے اور لڑکا سواے دودہ کی اور غذا انہین کہاتا ہے پنیر مایہ خصوصا کہ خرگوش یا بزغالہ کی ہو کوٹ کر چہان کر ایک دانگ اوس سے ساتھہ پانی سرد کے دیوین البتہ بند کرتا ہے بحکم اللہ تعالی کے لیکن واجب ہے کہ اوسدن دودہ ندیوین عوض اسکے زردی انڈے کی نیم برشت یا گوداروٹی کا پانی مین پکاکر یا ستو کو پانی مین پکاکر چاول پانی مین پکاکر اور مانند اسکے جو کچہ قائم مقام دودہ کی ہو اور شکم کو خوب ہو کہلا دین اور جسوقت لڑکے کو دوا سے نفرت ہو کہانے مین ملاکر اور روٹی مین پکاکر اور مصری ملاکر اور جس چیز مین کہ بہتر ہو اور لڑکا کہا سکے دے سکتے ہین اور پنیر تازہ بے نمک کا نافع ہے اور گل ارمنی اوپر لطریق نقل کے کہلانا مفید ہے اور صمغ عربی بریان کرکے ساتھہ زردی انڈے کی کہ نیم برشت ہو فائدہ مند ہے اور روٹی کہ گیہون کے آٹے سے اور بلوط سے بناوین خوب ہے اور اسہال کہ ساتھہ تپ اور کہانسی کے ہو شربت مورد ہر دن دوبار صبح کو اور وقت خواب کے دو تین انگلی چٹانا بہت نافع ہے اور فواکہ سے امرود خشک اور سیب خشک اور بہی اور عنبر کہ اوسکو سنجد کہتے ہین عظیم الاثر ہے قسم دوسری یہ کہ بسبب دودہ چہڑانے کے اسہال ظاہر ہون علاج اوسکا یہ ہے کہ پہر دودہ پلا دین اور بعد ایک مہینے کے پہر چہڑا دین موافق فصل مین اور یہ قسم اسہال کا اسی تدبیر سے جاتا ہے اور اگر باوجود اعادہ کے باقی رہے ہر رات مین ایک درم خشخاش دیوین اور تدابیر اہل القبض غذا اور دوا کرین اور اگر تدبیر قوی کی حاجت ہو جو کچہ پہلی قسم مین مذکور ہے کام مین لاوین قسم تیسری وہ کہ لیسبب سدہ جگر یا سدہ ماساریقا کے پڑے اور یہ قسم لڑکون کو بسبب بہت کہانے اور تداخل کی اور نہ احتیاط کرنے کے اکثر عارض ہوتی ہے نشان اسکا یہ ہے کہ پیچ غیر وقت جہنے داتون کے اور فطام کے ظاہر ہو علاج اسکا یہ ہے کہ تفتیح کرین اور قابضات خشک سے پرہیز کرین اور تقویت جگر اور معدہ کی کرین اور مربا بلیلہ عرق بادیان مین دینا نفع کرتا ہے اور نوشدارو کبہی کبہی دینا مفید ہے اور وقت ضرورت کے جو کچہ پہلی قسم مین مذکور ہے کر سکتے ہین الاعتقال جاننا چاہیے کہ کبہی اطفال کو بسبب غلبہ رطوبات کے کہ مضعف قوی ہین یا بسبب نگرنے صفرا کے امعا پر شکم مین قبض ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ زہرہ گاو اور بخور مریم کو اوپر ناف کے طلا کرین یا روغن زیت فقط یا مسکہ تازہ گرم پانی مین ملاکر اوپر شکم کے ملین اور ہاتھہ آہستہ آہستہ اوسپر ملین طرف معدے سے سمت زہار کے اور یہ تمریخ اگر کفایت نہ کرے حمول کرین اور بہترین حمول مین زبل الفار ہے یعنے بیٹ چوہے کی اوسیطرح ثابت حمول کرین اور

الاعتقال

صابون کو تراش کر کے شافہ کے مانند بنا کر رکھنا جلد اثر کرتا ہی اور شافہ شکر طبرزد کا بدستور اور صابون
اور شکر سرخ اسمین ملا کر شافہ بنا کر اسیطرح فائدہ کرتا ہے اور اگر شہد کو قوام مین لاوین تو سخت ہو
اور شافہ بناوین اور رکھین جلد عمل کرتا ہے اوسپر شہد معقود کے فودنج ملاوین یا جڑ سوسن آسمانجونی
کی کوٹ چھان کر یا جلا کر اور راکھہ کر کے ملاوین قوی زیادہ ہو فائدہ جو کچھ کہا گیا ہے تمرہندی اور شیاف
گرم سے مخصوص اون قبض سے ہے کہ ساتھہ تپ کے نہو اسلیے کہ اگر ساتھہ تپ کے ہو روغن اوپر
معدے کے بچا ہیے ملنا اور حمولات گرم نہ رکھنا چاہیے اور ادویہ کہ قبض مع الحرارۃ کو فائدہ کرتی ہین
یہ ہین بنفشہ کوٹ کر چھان کر اور ساتھہ شکر کے ملا کر شافہ بناوین اور رکھین اور اگر کفایت نکرے یہ شافہ
کام مین لاوین گل بنفشہ تین درم گل خطمی دو درم برگ سنا پانچ درم نمک لاہوری ایک درم شکر سرخ
سات درم املتاس سات درم شافہ بناوین چھوٹے چھوٹے اور رکھین سریع العمل ہے اور کبھی
اگر املتاس کو گلاب مین حل کر کے نیمگرم اوپر شکم کے ضماد کرین مناسب ہے انتباہ جسوقت شیاف تمرہندی
اور تمرہندی سے قبض موقوف نہو اوسکے استعمال مین کوئی مانع نہو مشروبات سے تلیین کر سکتی ہین موافق

المغص

حاجت اور مزاج کے المغص جاننا چاہیے کہ مغص انتڑی کے درد کو کہتے ہین خواہ ساتھہ اسہال کے ہو
یا ساتھہ قبض کے لیکن اس جگہ تدبیر اوس مغص کی کہ بدون اسہال کے ہو مذکور ہوتی ہے نشان اسکا یہ ہے
کہ لڑکا روئے اور اینٹھین پیٹھے اور یہ کثرت دودہ پینے والے لڑکو نکو ہوتا ہے بسبب ضعف معدہ کے
دودہ کے پینے سے خصوصا اگر بہت پلاوین کہ اس صورت مین ریح پیدا ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے
بسبب تمدید فضاے امعا کی علاج گرم پانی اور روغن زیت بہت کہ گرم ہو ساتھہ تھوڑی نمک کے
ملا کر اور گاے کی پھنکی مین ڈالکر اوپر شکم کے تکمید کرین اور بدستور تکمید کرنا دودہ گاے تازی نیمگرم سے
نفع تمام رکھتا ہے اور اسیطرح سینکنی گل بنفشہ کی پیسکر اور گرم کر کے لتہ مین باندہ کر تکمید کرنا اور ناف کو
پیسکر سفیدی انڈے کی گھولکر اوپر پیٹ کے طلا کرنا اور سونف کو کوٹ کر اور چھان کر اوسپر پیسی ہوئی
اکیلی یا یکجا کر کے دودہ ملا کر دینا فائدہ مند ہے انیسون اور مصطگی ریح دودہ کی بدستور اور نافع تر ہین
تدابیر کا وہ ہے کہ مرضعہ شکم لڑکے کو زبان سے چاٹی تین بار ناف سے سر معدہ تک اور بعد چاٹنے کے
لعاب منہ کا پھینک دیوے اس عمل سے اثر کلی دیکھا گیا اور بھی لڑکیکو اوپر پیٹ دایہ کے
یا اوسکی ران پر سولانا اسطرح کہ پیٹ لڑکے کا دایہ کی ران یا پیٹ سے ملا ہو آہستہ آہستہ ہلانا اور

اعصاب پشت لڑکے کی روغن گل سے اور مانند اوسکے ملنا مجرب ہے بیچ تسکین درد پشت کے اور
اسیطوخ عنبر اشہب گلاب مین یا روغن گل یا روغن زیت مین حل کرکے اور عنبر کو تنہا تھوڑا کھلانا فورًا
تسکین دیتا ہی اور اگر مغص ساتھ قبض کے ہو اور دوا فائدہ نکرے شافہ مناسب سے کہ بیچ اطفال کے
بیان ہوا ہی ملیح کو کھولین اور جہان درد قوی ہو تھوڑی افیون روغن گل مین حل کرکے شہد کو اوس سے
چرب کرین کہ مسکن ہے اور یہ روغن بیچ نکالنے ریح کے اثر تمام رکھتا ہی رائی سفید جوز ابوا سوختہ
برگ خشک سرو کی نانخواہ سوختہ برگ سداب تخم بلیون ابہل انجدان سوختہ آذریون سب اگر ملین
بہتر ہے ورنہ جو ہاتھ آوے برابر لیوین اور دھنیان کے پانی مین جوش دیوین جب تھوڑا رہے صاف
کرین اور برابر اوسکے روغن کنجد ملا کے پھر جوش کرین یہان تک کہ روغن رہجاوے پس یہ تعداد
اس سے اور پیٹ اور مقعد کے ملین ریح بہت نکالتا ہی یہان تک کہ ضبط مشکل ہوتا ہی اور یہ
روغن بڑے لوگون مین بھی اثر کرتا ہے فائدہ کبھی سبب مغص کا سوء مزاج گرم ہوتا ہی جو وہ
ریح کہ مادہ گرم سے پیدا ہو اور جسقدر تکمید کرین اور مسخنات دیوین فائدہ نکرے اس صورت مین
لازم ہی کہ تسخین موقوف کرین اور انکو سرد پانی مین ترکرکے پیٹ پر رکھین یا برف کو ہاتھ مین لیکر
رکھین یا صندل سفید گلاب مین پیسکر طلا کرین اور مرضعہ اور طفل کی تدبیر سے ازالہ
سوء مزاج کا کرین — نتو السرہ بلند ہونا ناف کا یعنی نکل آنا اوسکا یہ دو قسم ہی نوع پہلی وہ کہ دن
پیدایش سے یا قریب اسکے ظاہر ہو بسبب سوء تدبیر کے کہ ناف کو پہونچی ہی اوسکو انھین ایام مین
اصلاح کر سکتے ہین رفائد کے باندھنے سے یا مانند اسکے اسلیے کہ اگر مستحکم ہو دوا کو نہ قبول
کریگا نوع دوسری وہ کہ بسبب پھٹنے صفاق اس مقام کے کثرت رونے اور چلانے سے
اور مانند اونکے یا بسبب اجتماع رطوبت بلغمی کے اس جگہ یا بواسطہ اجتماع ریح کے
اس جگہ یا بسبب چھٹنے گوشت کے زیادہ ناف سے نیچے پوست کے یا بسبب انتفاخ کے
یا پھٹنے کوئی رگ کے اس جگہ اور جمع ہونے خون کے اس موضع مین حادث ہو علاج
جو قبیل فتق سے ہو جو کچھ بیچ فتق مراق البطن کے کہا جاتا ہے عمل مین لاوین اور اشیای
بادی سے احتراز واجب معلوم کرین خصوصًا بیچ ریحی کے اور ٹکڑا ایسا ہی سیسے کا
یا خریطہ کہ سیسے سوہان کیے ہوئے سے یا مرمی پسے ہوئے سی بھری ہو اوسپر رکھنا اور پٹی سی بندھا رکھنا

تدبیر نتو

نفع تمام رکھتا ہی اور جو بسبب اجتماع ریح کی ہو استعمال کرنی اشیای بادشکن سی اکثر اوقات طلا عام
ہوتا ہی اور باندھنا تھیلی کا بادیان پسی سے بھری نفع رکھتا ہی اور خاصہ اوسکا ہی کہ بھوک سے
اور چیخنے بادشکن سے کم ہوتا ہی اور جو رطوبت بلغمی سے ہو اضمدہ محللہ سی زائل ہوتا ہی اور اسکا خاصہ ہے
کہ لمس نرم ہوتا ہے اور اشیای بادشکن سی قلیل نہین ہوتا ہی اور یہ چیزین اور دوایہ محللہ ہین سعد آٹا جو گیہون
کا ہی یا پلنگ گو سفند آسمین ملاکر ضماد کرین اور جو بسبب گوشت زائد سی ہو متعرض اوسکے نہون لانہ یحتاج الی القطع
و غیرہ خطر اور یہ تو سخت ہوتا ہے اشیای محللہ سی قلیل نہین ہوتا ہی اور جو انفتاح منہ رگ سی یا اوسکے
انشقاق سی جونک کی لگانے سے خون نکالین بعد اوسکے دوائین کہ قابض اور مسدد فوہات عروق کی ہین
ضماد کرین تو پھر نہ نکلے اور یہ تو نرم ہوتا ہی اور رنگ اسکا بنفسجی ہوتا ہی یا سیاہ بسبب اجتماع خون کے
ورم السرہ جاننا چاہیے کہ کبھی وقت کاٹنے ناف کی اوسمین ورم ظاہر ہوتا ہی بسبب ضعف عضو کی کما ہم
الا عضاء التی بہا جراحۃ علاج اشنکار اور علک البطم پیچ روغن تل کی گھلا دین اور تھوڑا اوس سی لڑکی کو
کھلا دین اور ناف پر بھی طلا کرین اور شنکار بشین معجمہ اور نون اور کاف اور الف اور رای مہملہ کی نبات ہی
مشہور کہ اوسکو ابوخلسا اور خس الحمار کہتے ہین اور چھنوش بھی کہتے ہین لفا اور یای تحتانی اور جیم اور نون اور
واو اور شین معجمہ کے اور شنکار مین تین لغت ہین ایک شنخار یعنی جیم بجای کاف کی دوسری شنقار یعنے
کاف بجای کاف کے تیسری شنکال یعنے لام بجای رای کی اور بھی مرداسنگ اور سفیدہ ملکو کی پانی مین یا دھنیا کے
پانی مین گھسکر گرد ناف متورم کے ضماد کرنا نفع کرتا ہی نفخ السرہ پوشیدہ نرہی کہ کبھی ناف پک کر پیپ پیدا کرتی ہے
اور گرد ناف کے سرخ ہو جاتا ہی علاج استعمال کرنا ذرورات مجففہ کا اوپر گرد ناف کے اور ناف پر
اور گرد اوسکے صندل سرخ جدوار اور سوت دھنیا تر کرکے پانی مین واسطے دور ہونی سرخی کی طلا کرنا
اور دوا ہین کہ اونسے ذرود بنا دین یہ ہین مرداسنگ اور سفیدہ اور غبار الرحی اور سنگ جراحت اور مانند
انکے باریک پیسین اور چھڑکین اور اگر اس تدبیر سے نفع نہو اور لڑکی دو مہینے سی تجاوز کیا ہو گرد ناف کے
دو عدد جونک لگا دین اور خون نکالین بعد اوسکے ذرور چھڑکین کہ البتہ مفید ہوتا ہے لیکن جب تک
کہ کام دوا سی نکلی لگانا جونک کا اوپر شکم کے خالی تضعیف معدہ سے نہین ہے بچا ہی اور دیگر ایسی کا اوپر
ناف کی باندھنا کچھ دن مستغنی کرتا ہی سب تدبیرون سی اور یہ اکثر زخم کو اچھا کرتا ہی مجرب ہے ایک لڑکا ایک برس تک
یہ عارضہ رکھتا تھا جونک لگانی سی کچھ تخفیف پاتا تھا اور پھر عود کرتا تھا اور دوا فائدہ نہین کرتی تھی آخر الامر

ورم سرہ

نے کہا کہ مردا سنگ اور سیندور اور سنگ جراحت کو باریک کر کے اوس چمڑے کو اور گول ٹکڑا اسی کا اوپر
رکھکر پٹی سے باندھو پس دو ہفتہ کے صحت تام پائی اور عنایت الٰہی سے پھر عود نہ کیا الفتق والقیلہ پوشیدہ نہ ہے
کہ فتق بیچ اصطلاح اطبا کی اوپر دو معنی کے کہا جاتا ہے ایک وہ کہ دو مجری کہ اوپر انثیین کے ہین کش ران یعنی چڈے
مین کشادہ ہو جاوین اور اون کی راہ سے کوئی چیز بیچ تھیلی انثیین کے نازل ہو یہ نوع لڑکون کو اکثر ہوتی ہے بسبب
کثرت رطوبۃ مزاجہم و ضعف اعصابہم و اغشیتہم و کثرۃ حرکاتہم العنیفۃ اور اسکو قیلہ بھی کہتے ہین لفاف اور یاری
تحتانی اور جو نازل ہوتی ہے یا ثرب ہے یا پانی یا ثرب فقط ساتھ امعا کے لیکن نزول معا کا اکیلا نہین
ہو سکتا ہے مگر اوس وقت کہ ثرب پھٹ جاوے اور باعتبار شے نازل کے فتق کو اوس سبب سے منسوب کرتے ہین
مانند فتق ریحی اور ثربی اور مائی اور معائی کے لیکن فتق مائی لڑکون کو کمتر ہوتا ہے اسیطرح استقرا سے
پایا گیا دوسرا وہ کہ صفاق سے باریطارون پھٹ جاوے اور فتق لغوی بھی ہے اسلیے کہ معنی
فتق کے لغت مین پھٹنا ہے بالجملہ اگر یہ صفاق گرد ناف سے پھٹے اور پوست شکم کا درست رہے
پس ثرب اور انتڑی وہان سے اوپر کو خواہش کرے اسکو فتق مراق البطن کہتے ہین اور اگر چڈے ہی مین یا
اور خصیونمین نازل ہو اوسکو فتق الاربیہ کہتے ہین اور یہ دونون نوع عورتون کو اکثر ہوتی ہین اور
خصیونمین نازل ہو قیلہ کہتے ہین اسلیے کہ قیلہ عبارت ہے نزول کوئی جسم سے بیچ تھیلی انثیین کے
بسبب وسیع ہونے دونون مجری مذکور کے ہو یا بسبب انشقاق صفاق کے اس جگہ سے اور جاننا چاہیے
کہ پوشش تمام شکم کی تین جزو سے ہے ایک جلد شکم کی کہ اوسکو مراق کہتے ہین بہ تشدید قاف دوسرا
صفاق کہ باریطون بھی اوسکا نام ہے اور یہ نیچے جلد کی بھی اور اوپر ثرب کے اور تمام شکم پر محیط ہے
اور بیچ انثیین کی جمع ہو کر نیچے آتا ہے اور پھر منبسط ہو کر اوپر خصیون کے محتوی اور شامل ہوا تیسرا
ثرب ہے اور وہ جسم غلیظ شحمی ہے کہ احشا سے ملا ہے جب بیچ بیان اس مرض کے جاننا حقیقت پوشش
بطن کی لازم تھا ظاہر کیا گیا علاج بیچ قیلہ کے پہلے اوس نازل کو خصیہ سے اوپر کو لیجاوین ملائم
ملنے سے بعد اوسکے ادویہ قابض سدہ کہ لکھی جاتی ہین طلا کرین اور بعد اسکے تھیلی تین گوشہ کی
مانند چڈھے کے سیین اور اوسمین زیرہ یا سونف کوٹی ہوئی بھرین خوب سختی سے تو مستحکم ہو
اور اوپر سر ہر گوشہ کا ایک بند لگاوین اور تھیلی وہان رکھکر جسطرح سے کہ لائق اور چسپان ہو باندھین
شب بند کو اور وقت باندھنے کے مریض کو اوپر پیٹھ کے سولاوین اور جہان فتق ریحی ہو ضرین

رتفتق و قیلہ

بادی پرہیز کرنا اور اشیای بادشکن استعمال کرنا مرضعہ اور طفل کو واجب ہی اور بیچ فتق البطن والاربیہ کے
چاہیے کہ نانخواہ کو پیسکر سفیدی انڈی مین ملاکر رکھین اور اگر قوی زیادہ چاہین ادویہ مشدودہ کام مین لاوین
اور تھیلی کہ سونف پسی ہوئی یا زیرے پسے ہوئے سے بھری ہو باندھین اور بہت ہوتا ہی کہ یہی تھیلی اکیلی کفایت
کرتی ہے اور ملاک امر بیچ علاج اس امر کے شدت رونے سے اور حرکت قوی سے بچانا ہی حفظ صحا وقت
شروع رکھنی دوا اور تھیلی کے جہانتک ممکن ہو حرکت سی باز رکھین اور جانین کہ یہ بیماری بیچ لڑکون کے جلد اچھی
ہوتی ہے اگر توقف نکرین صفت اوس ضماد کی کہ نافع ہی مصطگی اور انزروت اور کندر اور جوز السرو اور برگ مورد
اور اقاقیا اور دم الاخوین اور گلنار اور مرمکی اور شب یمانی اور اصل اور صبر اور ررسوت سب دوائے ہوں یا جو انسے ہوں کوٹ چھانکر سریش ماہی مین کیبیچ شیر مکو کے پگھلایا ہو ملاکر اوپر لتے کے رکھکر اوپر محل مقصود کے رکھین
ضماد دوسرا کہ سب اقسام فتق کو مفید ہے گلنار برگ ورد مازو صبر کندر جوز السرو زفت مقل اصل کو کوٹ چھانکر
سریش ماہی مین جیسا کہ کہا گیا گھولکر استعمال کرین ضماد تیسرا سرگین موش بیچ دودہ کی پیسکر اوپر زبار اور خصیے کے
طلا کرین بطریق دوام کی کہ نفع تمام رکھتا ہی الزحیر وہ عبارت ہی حرکت معاء مستقیم سی کہ مقعد سی ملی ہے اور
خاصہ اوسکا ہی کہ آدمی تھوڑی مدت مین محتاج تبرز کا ہو اور نہین نکلتی اوس سی مگر رطوبت لزج تھوڑی مقدار
لہذا اسکو علة الدجاجہ کہتے ہین اور اکثر وقوع اسکا بیچ لڑکون کے یون ہوتا ہی کہ سردی اونکی بدن اسفل کو پہونچتی ہے
اور کبھی صفرا سے ہوتا ہی جیسے اسہال حاد مین ظاہر ہوتا ہی علاج بیچ پہونچنے سردی کے حرف اور کمون برابر
لیکر کوٹین اور چھانین اور بیچ پرانے گھی گاے کے گھولین اور بقدر حاجت کی کھلاوین ساتھ سرد پانی کے
اور کبھی گاورس یا راکھ چھاونی کی یا راکھ مینگنی گوسفند کی اوپر توے کے گرم کرین اور لتے مین باندہ کر
مقعد کو تکمید کرین یا لڑکے کو اوسپر بٹھاوین اور بھیتا ورانیٹ نئی کی کہ لتہ اوسپر ڈالا ہو بھی اثر کرتا ہے
لیکن چاہیے کہ گرمی باعتدال ہو ورنہ سستی دل کی پیدا کریگی اور حمول کرنا دانہ لہسن کا مفید ہی اور بیچ اوس
زحیر کے کہ گرمی سی ہوتی ہے بزر قطونا برشتہ سردوین اور اگر طبع فراغت سی نہین آتی ہے تلئین کرین اور بند کرین نہین
ہرگز جلدی نکرین جب تک کہ صدق اور کذب زحیر کا متحقق ہو اور جانین کہ گلقند ساتھ لعابون موافق کے
ملاکر مرضعہ اور طفل کو کھلاوین کہ من حیث التقویۃ والازلاق والتعریہ نفع تمام رکھتا ہی اور بھی زردی انڈی کی
روغن گل ملاکر نیم گرم لڑکیکو اوسپر بٹھالنا اسطرح کہ اندر مقعد کے گرمی سرایت کرے بیچ ازالہ درم اور
کوفت مقعد کی عجیب الاثر ہے بشرطیکہ لڑکے اور غذا جو بیچ اسہال کے گذری ہی دیا چاہی وقت ارادہ کرنے

دو الدیدان

قبض کے باعتبار مراعات مزاج کے تولد الدیدان جاننا چاہیے کہ کیڑے بیچ شکم کے کہ پیدا ہوتے ہین اکثر مادے بلغم سے اور وہ چار قسم ہین ایک وہ کہ اونکو حیات کہتے ہین اور یہ قسم بیچ امعاے علیا کی پیدا ہوتے ہین اور شاید کہ ایک گز طول مین ہوتے ہین دوسرے وہ کہ مشابہ تخم کدو کے ہون لہذا اونکو حب القرع کہتے ہین اور پیدائش انکی اکثر معاے اعور اور قولون کے ہوتی ہے اور ایک پیچھے دوسرے کے ملے ہوتے ہین مانند سلسلہ کے تیسرے وہ کہ گول ہون کہ اونکا نام مستدیر ہے اور یہ بھی اعور اور قولون مین پیدا ہوتی ہین چوتھی وہ کہ چھوٹے ہون مشابہ کیڑے سرکی کے اور یہ قسم ہے بہ دودے بطریق تسمیہ الشی باسم العام لیکن اگرچہ از روی عموم کے اطلاق دود کا اوپر سب اقسام کے ہوسکتا ہے لیکن یہ نوع خصوصاً اس نام سے مسمے ہے اور پیدائش انکی معاے مستقیم مین ہے اور اکثر گرد مقعد کے ہوتے ہین اور شاید کہ گرد مقعد کو کھالیوین اور زخم کردین اور اگرچہ پیدائش سب اقسام اربعہ کی بیچ اطفال کے ہوتی ہے لیکن جو اکثر ہوتے ہین وہی قسم چوتھی ہے بعد اسکے حیات اور بعد اوسکے دونون قسم شیرین اور قلت پیدائش حب القرع اور مستدیر کی بیچ لڑکون کے اسی سبب سے ہے کہ پیدائش انکی مادے مائل بہ یبس سے ہوتی ہے اور حاصل ہونا ایسے مادے کا لڑکون مین مفید ہے علاج بیچ حیات کے شیح ارمنی دودھ مین ملاکر دیوین بقدر حاجت کے اور اگر حاجت ہو افسنتین اور برنگ کابلی اور مرارۃ البقر اور شحم حنظل اوپر شکم کے ضماد کرین اوربیچ دندان کے راسن اور عروق الصفر ہر ایک سے ایک جزو وشکر برابر سب کے بقدر حاجت کے اس سے ساتھ پانی کے دیوین اور حنا اور موم الیس مین ملاکر شافہ کرین اور بعد ایک لحظہ کے مقعد کو مقابل چراغ کے کرین اور کنارے اوسکے کھینچین اور کھجلاوین اور جو کیڑا ظاہر ہو نکال لیوین اور جانین کہ زنب الانفاق بیچ نکالنے سب اقسام دود کے فائدہ رکھتا ہے کھلاوین یا مقعد پر ملین اور اغذیہ بلغم زیادہ کرنے والی سے پرہیز اور لڑکے کو پرہیز کرادین اور موم کو بیچ روغن گل کے یا بیچ روغن نفط کے پگھلاکر باہر اور اندر مقعد کے چرب کرین کہ منع کھجلانے کا کرتا ہے اور نارجیل کو ساتھ شکر کے کھلانا بالخاصیت فائدہ کرتا ہے خروج المقعد جاننا چاہیے کہ جو اعضاے طفل کے بسبب غلبہ رطوبات کے ضعیف ہوتے ہین مرض مذکور اکثر انکو ہوتا ہے خصوصاً بعد اسہال اور زحیر کے علاج قشور رمان اور آس رطب اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن ایل سوختہ اور قرطاس

اور شب یمانی اور سم مغز کا اور جلنار اور عفص سب برابر لیوین اور سرد پانی مین پکاوین تو قوت ادویکی
پانی مین نکل آوے بعد اسکے آبزن کرین یعنے طفل کو اوسمین بٹھالین اور چاہیے کہ جوشاندہ
نیم گرم ہو تو زیادہ اثر کرے اور اگر جرم پرانی چلنی کا جلاوین اور باریک کرکے اوس مقام پر
چھڑکین بدفعات نفع کلی کرتا ہے اور اگر لڑکا ہوش والا ہے دوا کو جب اوس مقام پر رکھین اوس سے
کہین کہ اوس عضو مخصوص کو بطریق جذب کے اندر کھینچے ورنہ ہاتھ کی مدد سے اندر کرین بعد استعمال
دوا کے اور جس جگہ بسبب ورم وغیرہ کے داخل کرنا اوسکا دشوار ہو پہلے موم روغن مناسب سے
اوسکو چکنا کرین تو جلد پھر جاوے اور بیچ نکلنے مقعد کے ساتھ ورم کے املتاس بیچ پانی مکو کے
حل کرکے ضماد کرنا نہایت نافع ہے اور بہت ہوتا ہے کہ صغر سن مین یہ بیماری ہوتی ہے اور
بعد کئی دنون کے خود بخود دور ہوتی ہے حرقۃ البول یعنے جلن مجری پیشاب کی وقت نکلنے پیشاب کے
یہ بیچ گرمی ہوا کے اور غذائین اور دوائین گرم اور تیز سے کہ مرضعہ یا لڑکا کھاوے اکثر ہوتی ہے
علاج پانی تربوز کا قند سے شیرین کرکے شیرہ خرفہ کو شیرین کرکے پلاوین اور بیچ پانی
تربز کے لڑکے کو بٹھالین اور جس چیز سے کہ گرمی زیادہ کرتی ہے پرہیز کراوین مرضعہ اور طفل کو
اور بھی مکو پکی کو خوب نرم کرکے اوپر زہار اور ذکر اور خصیہ کے طلا کرنا اور دہی گاے کا پلانا نفع
بہت رکھتا ہے اور اگر حاجت قوی ہو دھینا خشک پانیمین بھگو کر اور تخم کاہو کا اس پانی مین
شیرہ نکالکر دیوین اور اگر سوزش تپ مین ہو اکثر مادہ صفرا سے ہوتی ہے تدبیر اوسکی تنقیہ اور
تعدیل اور معالجہ تپ کا کرنا چاہیے البول فی الفراش یعنی پیشاب بچھاون مین کرنا سبب اسکا
سردی مزاج اور سستی مثانہ کی ہے علاج اسکا کندر اور سعد اور خولنجان اور جفت بلوط
اور حب الآس اور گلنار سب برابر کوٹ کر چھانین اور سفوف بنا کر دیوین اور مشک اور جندبیدستر ساتھ
روغن گرم کے مانند سوسن اور بان کے ملا کر اوپر مثانہ کے ملین اور اگر مصطگی اور شاہبلوط اور سعد
اور سپاسی اور قند سے کہ سبکے برابر ہو سفوف بنا کر دیوین اثر کلی کرتا ہے اور سب حیلون سے بہتر
یہ ہے کہ درمیان سونے کے کئی بار جگاوین تکلف سے اور پیشاب کراوین اور رات کو پانی اور
کھانا مندیوین اور سرد اور تر اور مدر سے منع کرین اور گلقند ہمیشہ کھلاوین اور قلیہ خشک اور طیہوج اور
کباب غذا کراوین اور یہ دوا فائدہ کرتی ہے زیرہ کندر حب الآس ہر ایک سے پانچ مثقال شہد

چالیس مثقال معجون بناوین اور موافق احتیاج کے دیوین ایک درم یا کم یا زیادہ اور تھوڑا
بھوڑ ہوا دینا بطریق دوام کے نفع کرتا ہے اور اسی طرح مرکی ربع درم ہر صبح کو شراب کے ساتھ دینا
فائدہ کرتا ہے اور بھی دہ بڑھی کہ اوسکے ...ن تھوڑی بیٹ کبوتر کی منقی کی ہو فائدہ کلی دیتی ہے
اور جوز اور نارجیل ساتھ شکر کے دینا بھی عمل رکھتا ہے اور شہدانہ بدستور اور بہت ہوتا ہے کہ کوئی
علاج فائدہ نہین کرتی اور جب بالغ ہوا خود بخود زائل ہوتا ہے اور جرب اور تجربہ بھی تخفیف دیتے ہین

عسر البول یعنی دشواری سے نکلنا پیشاب کا یہ دو قسم ہے قسم پہلی وہ کہ بسبب سنگ اور
ریت مثانہ کے یا گردہ کے ظاہر ہو پوشیدہ نرہے کہ سنگ مثانہ لڑکون کو اکثر ہوتا ہے
بسبب سنگ گردے کے لیکن پیدائش اوسکی لڑکیون مین نادر ہے بسبب عنق مثانہ اون کے ...
اور فرق درمیان سنگ اور ریت کے جس جگہ سے کہ ہو شدت اور خفت اعراض سے اور
ظہور ریت سے بیچ پیشاب کے کر سکتے ہین اور فرق درمیان سنگ گلوی اور مثانے کے
یون ہے کہ جو سنگ اور ریت بیچ کلیہ کے ہو ثقل اور تمدد بطن مین محسوس ہوتا ہے اور پہلے بول
گدرا اور غلیظ نکلتا ہے بعد اوسکے صاف اور رنگ پیشاب کا سرخ ہوتا ہے یا زرد رنگ مائل بسرخی
اور جو بیچ مثانہ کے ہو پیشاب سفید اور رقیق آتا ہے اور جڑ ذکر کی کھجلاتی ہے اور بعد پیشاب کے
بیچ تھوڑے زمانہ کے پھر تقاضا پیشاب کا ظاہر ہوتا ہے اور درد بیچ زہار کے کہ مقام مثانہ کا ہے
ظاہر ہوتا ہے لیکن جانین کہ عسر بول اور درد مثانہ او سوقت ظاہر ہوتا ہے کہ سنگ بیچ عنق کے
پڑے اور سبب حصات کا اکثر موروثی ہوتا ہے علاج واسطے تلیین مجاری کے اور تسکین
درد کے خسک اور بابونہ اور خطمی اور کرفس اور شبت اور کرنب اور پرسیاوشان اور قرطم نیکوفتہ
اور میتھی اور برگ اسپغول اور خرفہ اور بنفشہ اور برگ کنجد اور بیخ خباری اور پتے اوسکے اور
بیخ خطمی اور پتے اوسکے اور بیخ اور شاخ خار خسک کی جو کچھ اونکے ہاتھ آوے جوش کرین بہت
پانی مین اور بیمار کو اوسمین بٹھاوین اسطرح کہ پانی کمر تک ہو اور چاہیے کہ پانی نیم گرم ہو اور رات
دن مین دو تین بار یہ عمل کرین اور روغن مفتت الحصاۃ مانند روغن عقرب اور روغن خسک اور
روغن بابونہ اور مانند اونکے بیچ سنگ گلوی کے اوپر کمر کے اور بیچ سنگ مثانے کے اوپر عانہ کے
ملین اور مقطران روغنون کی بیچ احلیل کے اور نہول اونکا مقعد مین مثانے کو نفع رکھتا ہے اور

عسر البول

سبب ... کی ... سنگ ... گردہ ... اور ... مثانہ

پینا مدرات کا دونون کو مفید ہے لیکن بعد تنقیہ کے اور جاننا چاہیے کہ مدرات اسوقت دیتے
ہین کہ مریض آبزن مین ہو اور جس جگہ سبب عسر بول کا سنگ مثانہ ہو بہترین حیلون مین یہ ہے
کہ بیمار کو پیٹھ پر لٹا دین اور دونون پاؤن اوسکے اوٹھا کر عانہ کو ملین اسفل سے اعلے تک
تو سنگ کہ بیچ عنق مثانہ کے رُکا ہے اور بول کو بند کیے ہے جوف مثانہ مین آوے اور
مجری کھل جاوے اور فراغت سی آوے اور جسوقت سنگ قضیب کے رکا ہو اور وہ دبانے
سے محسوس ہوتا ہے چاہیے کہ قضیب کو گرم پانی مین رکھین اور لعاب مناسب اور روغن ہاے
موافقہ بیچ احلیل کے ٹپکا دین اور آہستہ آہستہ آلت کو ہاتھ سے ملین طرف القلم کے تو سنگ نکل جاوے اور
اگر اسوقت مین درد غلبہ کرے اور بیمار مضطر ہو اور تخدیر کی حاجت ہو فلونیا ی مجرب اور مانند
اسکے جو مخدر ہے مانند دواے لفاحی اور برشعثا اور تریاق کہنہ کہ موافق قوت افیون کے
ہوا ہو دیوین اور اگر کوئی تدبیر فائدہ نکرے اور سنگ مجری قضیب سے نہ نکلے اور شدت
احتباس اور درد سے خوف ہلاک ہونے کا ہو جراح واثق سے رجوع کرین تو قضیب کو محل
مقصود سے جس جگہ کہ معمول ہے چیر کر سنگ کو نکالے اگر دویہ مدرہ جو گرم ہین تخم کرفس
بادیان انیسون صعتر شونیز لیمون اور جو سرد ہین تخم خبازی خارخسک تربوز تخم کدو اور کاکنج اور
جو معتدل ہین پرسیاوشان اور فوہ اور تخم خربوزہ انہین سے جو مناسب مزاج کے جانین
دیوین لیکن مدرات کبھی کبھی دیوین کہ دوام استعمال اونکا مضر کرتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد
تلیین شکم کے دیوین اور بہترین ملینات مین کہ حصاۃ کو نافع ہین یہ ہین کہ سپستان انجیر
اصل السوس خطمی ہر ایک سے بقدر حاجت کے لیکر جوش کرین اور صاف کرکے املتاس اور
ترنجبین موافق حاجت کے اوسمین حل کرین اور صاف کرکے دیوین کہ جوشاندہ خطاطیف کا
واسطے حصات اور عسر بول کے نہایت مجرب ہے خطاطیف کہ اوسکو ابابیل کہتے ہین لیکر
ذبح کرین بال و پر اوسکے دور کرکے پانی کرفس اور روغن بادام مین پکا دین دہنیا اور دارچینی
اور خولنجان بھی زیادہ کرین اور جوشاندہ اسکا دیوین اور یہ دوا بعد تنقیہ بدن کے فائدہ بہت
دیتی ہے اور ملاک امر کا تلطیف غذا ہے اور تجوید ہضم اور تقویت معدہ اور معلوم کرین کہ رماد العقرب
اور رماد الارنب اور شیشہ کہ مانند غبار کے پسا ہو اور معجون ید اللہ کہ مشہور ہے اور تیس کے

خون سے بناتے ہین بیچ تقتیت حصات کے اثر کلی رکھتے ہین جس طرح کہ جانین و بو مین الی حجر الیہود
اصیل پانی مین پیکر اور تیتی کا غذکی اوسمین آلودہ کر کے احلیل مین رکھین کہ عسر البول حصوی کو نفع
کرتا ہے اور معجون حجر الیہود کھلانا ساتھ شیرہ تخم خیارین اور تخم خربزہ کے نہایت موثر ہے قسم دوسری
وہ کہ ورم گردے یا مثانے کا یا جمود خون کا اور مدہ کا بیچ مثانے کے یا ریح المثانہ یا سدہ کہ خلط
لزج سے بیچ مجری پیشاب کے پڑے اور خلط حادکہ اوپر مثانے کے گرے یا سوا اسکے کہ بیچ
طب اکبر کے مفصل ہمنے کہا ہی موجب عسر کا ہو علامت اور علاج اوسکی موافق سبب کے ہے اور
تدبیر مرضعہ کی الحمیات پوشیدہ نرہے کہ اقسام تپ کے بہت ہین مانند حمی یوم اور حمی خلطی اور
حمی دقی کے اور ہر ایک انہین سے متضمن کتنی اصناف کے ہین لیکن اس سبب سے کہ حمی
یوم بیچ لڑکون کے کم ہوتی ہے اور حمی دقی بہت کم اس جگہہ ساتھہ ذکر حمی خلطی کے قصر کیا گیا اور
موافق اخلاط اربعہ کے بسیط ہون یا مرکب جنکا وقوع لڑکون مین بہت اور زیادہ ہے جدا جدا مرقوم ہوا
ساتھہ معالجات مخصوص کے پہلے حمی دموی ہے اور عام ہے کہ تپ لازم ہوا ور گہین بھری اور
رنگ بدن اور آنکھہ کا سرخ اور عرق نہ آوے اور کبھی تقدم تناول غذا مین اور فواکہ خون افزا کے
مرضعہ اور طفل کو اتفاق پڑا ہو یا گرمی ہوا کی محرک ہوئی ہو علاج اسکا یہ ہے کہ لڑکا اگر صغیر ہے
اور مرضعہ موٹی اور دموی مزاج ہو بے توقف مرضعہ کی فصد کرین اور گرم چیز سے پرہیز کراوین
اور ساتھہ اشربہ اور ادویہ کے کہ مطفی خون کے اور قامع حرارت کے ہین تعدیل دودہ کی
کرین اور اصلاح غذا کی واجب جانین اور اگر چھہ مہینے سے تجاوز کیا ہو اور رطوبت ہو دن تیسرے
یا چوتھے بیچ سر دونون کان کے شرط کرین اور تھوڑا خون نکالین کہ بہت نافع ہے اور اگر جونک
لگاوین بھی مجوز ہے اگرچہ نکالنا خون کا اور مواضع معروفہ سے بھی سودمند ہے لیکن نکالنا
خون کا سر کان سے نافع زیادہ ہے اور بیچ دور کرنے غشی اور ضعف کے سریع زیادہ ہے
از روے تجربہ کے اور کبھی خون بعد شرط کے جلد نہین نکلتا جب گردن اور کان اوسکے
بہت ملین خون آنے لگتا ہے صاحب خلاصۃ التجارب لکھتا ہے کہ ایک لڑکی کو تپ
حصبہ آٹھہ دن سے زیادہ گذری بیہوشی اور سستی اور ضعف بہت ہوا اوسکے سر دونون
کان کے شرط کیا مین نے ایک مدت خون نہ نکلا آخر الامر اوسکو بٹھا کر گردن اور دونون کان

اوسکے بہت ملا پستانے خون نکلنے لگا اور زیادہ نکلا یہانتک کہ مینے حیلون سے خون کو روکا
اوسیوقت لڑکی ہوشمین آئی اور غذا مانگی اور کئی دن مین تپ دور ہوئی اور صحت پائی اور جانین
کہ پانی عناب کا جوش اور صاف اور سرد کرکے رات دن مین کئی بار پلانا بیچ دور کرنے تپ
مطبقہ اور حصبہ کے کثیر الاثر ہے اور پوشیدہ نرہے کہ خاصہ تپ لبیط دموی کا یہ ہے کہ عرق
اوسمین نہین آتا ہے مگر اوسدن کہ اوترتی ہے اور ایسے حمیات مین بہت ہوتا ہے کہ
تفریق فائدہ کرتا ہے لہذا تدابیر معرفہ بیان کیجاتی ہین تو وقت حاجت کے جس تپ مین کہ ہو
عمل مین لاوین تدبیر تعریق کی یون ہے کہ قصب الذہب لیپنے نرکل تر اور تازہ کو کوٹین عصارہ
اوسکا درمیان سر کے اور بیچ کف پا کے لڑکے کے طلا کرین اور اوسکے بدن کو کپڑون سے
گرم رکھین کہ عرق بہت نکلے گا اور اگر نرکل تازہ نہ ملے پانی گرم ایک باسن مین ڈالکر پیچھے
اوسکے رکھین اور چادر اوپر بدن کے اوڑھے رہین کہ یہ تدبیر بہت پسینا لاتی ہے اور پاشویہ
بدستور کرین اور کپڑے کہ بدن پر واسطے تسخین کے پہنے تھے دور کرے کہ عرق ٹھہر جاتا ہے
اور اگر ساتھ اس تپ کے صداع بھی ہو اور شرط کرلے کان سے دور نہو یا خون کے نکالنیمین
کوئی مانع نہو چاہیے کہ پاشویہ کرین اور طبع کو نرم شیاف سے کھولین اگر قبض ہو اور شموم اور
طلاے مناسب کام مین لاوین نوع دوسری تپ حمی صفراوی لبیط کے علامت اوسکی
زردی رنگ بدن اور زبان کی اور شدت بول کی اور گرمی ہوا کی اور تدبیرین گرمی زیادہ
کرنے والی کرنا اور آنا تپ کا ایک دن کو درمیان دیکر اگر مادہ خارج رگون مین عفن
ہوا ہے اور لازم ہونا تپ کا اور شدت کرنے کی ایک دن کے بعد اگر مادہ داخل رگون کے
عفن ہوا ہو خاصہ اسکا یہ ہے علاج ماء الفواکہ اور ملینات مناسب سے تنقیہ مرضعہ کا کرین اور
لڑکے کو بھی دیوین خصوصاً اگر لڑکا غذا کھاتا ہو اور اوس جگہ کہ بیچ مزاج دایہ کے غلبہ خون کا ہو
فصد کرین اور واسطے تلطیفہ صفرا کے سکنجبین سادہ اور چیزین موافق دیوین اور بارہا کہا گیا
کہ ملاک امر تدبیر دایہ کی ہے اور بھی تدبیر مرتضع کی بھی چاہیے کرنا البشرطیکہ طعام خور ہو اور اگر
طبع قبض ہو شیاف نرم سے کھولین اور جانین کہ مہندی خصوصاً تر ہو بارہا پیسکر اوپر کف دست
اور پاؤن اور تالو کے ضماد کرین کہ حرارت قوی کو دور کرتی ہے اور اگر تعریق کی حاجت ہے

حمی صفراوی

تدبیر اوسکی بیچ دموی کے گذری اور صداع کو پاشویہ اگر کفایت کرے شموم اور اطلیہ سے
تدارک فرماوین فائدہ شیخ رئیس نے ان حمیات مین امر کیا کہ مرتضع کو پانی انار کا ساتھ سکنجبین
عسلی کے اور مانند عصارہ خیار کے ساتھ تھوڑے کافور اور شکر کے دینا چاہیے اور قرشی نے اعتراض
کیا کہ تناول حموضات کا شیرخوار کو مجوز نہین ہے اسلیے کہ اجتماع حامض کا ساتھہ دودہ کے سبب
بستہ ہونے دودہ کا اور فاسد ہونے دودہ کا ہے یہانتک کہ مستحیل بسمیت ہوتا ہی اور نزدیک
اس فقیر کے اعتراض شارح کا اوپر شیخ کے بجا نہین معلوم ہوتا اسلیے کہ بنظر تعمیم قول کی شارح نے
اعتراض کیا ہے اور لامحالہ امر شیخ کا مخصوص اوس وقت سے ہے کہ معدہ دودہ سے خالی ہو
ورنہ ظاہر ہے کہ اجتماع ترشی کا ساتھہ دودہ کے مطلقاً منہی عنہ ہے وقت کھانیکے کما لا یخفی
علے احد اور معلوم کرین کہ استعمال کافور کا بیچ لڑکون کے خصوصاً لڑکیون مین جب تک
ضرورت قوی اور حرارت مفرط نہو نچاہیے کرنا کہ مضر ہے۔ صفت پاشویہ کہ گرم تپون کے
واسطے دور کرنے صداع کے اور حدت حرارت کے نفع کرتا ہے گل بنفشہ گل خطمی برگ بید
چقندر نیم کوفتہ سبوس گندم ہر ایک بقدر حاجت کے لیکر بہت پانی مین خوب جوش کرین
اور مغز تربوز کا اوسمین ملاوین اور ایسے باسن گہرے مین کہ پاؤن زانو تک اوسمین
رہ سکے ڈالین اور پاؤن اوسمین رکھین اور اوپر سے پنجے تک ملین اور جب تک بیچ
شیر گرم رہنے پانی کے مقصور نہو پاؤن کو اوسمین رکھین صفت شافہ نرم کہ بیچ تپون
گرم کے کام آتا ہے اور سریع الاثر ہے گل بنفشہ تین درم گل خطمی دو درم برگ سنا پانچ درم
املتاس سات درم نمک لاہوری ایک درم بقدر حاجت کے شافے بنا دے اور کام مین
لاوے روغن بادام مین آلودہ کرکے نوع بیچ حمائے بلغمی بسیطہ کے علامت اسکی وہ ہے کہ آثار
دونون تپ مذکورہ سے خالی ہو اور تشنگی اس تپ مین کمتر ہوتی ہی مگر یہ کہ بلغم شور سے ہو اور
خاصہ اسکا یہ ہے کہ ہر دن آتی ہی اور موقوف ہوجاتی ہی بشرطیکہ مادہ خارج رگون مین عفن ہوا ہو لیکن
مادہ داخل رگون مین عفن ہوا تپ لازم ہوتی ہی اور رات دن مین ایک بار شدت کرتی ہی اور کبھی
ازمان مدت کا اور تہیج چہرہ کا اور ضعف معدے کا گواہی دیتا ہے اور سپر علاج ہر صبح مرضعہ کو جوشاندہ کاسنی
اور سونف اور ملٹھی کا ساتھ گلقند کے دیوین اور مرتضع کو بھی تھوڑا پلاوین اور مرغی اور مضعف معدہ سے پرہیز کرین

تپ بلغمی

اور سرد پانی کم دیوین اور اوپر تشنگی کے صبر کرتا ہی اور برنجاسف یعنے بوی مادران کو جوش کر کے
یا بھگو کر دایہ اور لڑکے کو دینا بعد گذرنے دو تین ہفتہ کے نفع تمام کرتا ہی اور بعد نضج مادے کے
اگر مرضعہ کو مسہل دیوین ترید وغیرہ سے بہتر ہے اور ادویہ اور تدابیر مجربہ کو بیچ تپ مرکب کے صفرا اور
بلغم سے بیان ہوگا اسمین بھی جو کچھ اونمین سے مناسب جانین کام مین لاوین نوع بیچ حمی سوداوی کے
یہ تپ اکثر لڑکون کو ہوتی ہے لمنافیۃ مزاجہم لمزاج السودا بالجملہ خاصہ تپ سوداوی کا یہ ہے کہ دو دن
درمیان سے آتی ہے اگر مادہ خارج رگون مین عفن ہوا ہو اور یہ اکثر ہے اور شاید کہ داخل رگون مین
عفن ہوا اور تپ لازم ہو اور موافق دور ربع کے شدت کرے اور ربع لازم لڑکون مین نادر الوقوع ہے
علاج واسطے نضج مادے کے دایہ کو جوشاندہ مویز منقی اور اصل السوس اور سپستان کا ساتھ گلقند کے
دیوین اور غذا نخود آب سی بناوین اور بعد گذرنے چالیس دن کے اور حاصل ہونے نضج کی مسہل
کھلاوین اور تنقیہ تفریق سے کرین اور لڑکا اگر غذا خور ہے پرہیز قوی اوسکو ہرگز نکراوین لیکن تناول
کرنا فواکہ رطبہ سریع الفساد کا مانند خربوزہ اور شفتالو کے اور بقول شدید البرد کا مانند کاہو اور کاسنی کے
اور جو چیز کہ بارد یابس ہو اجازت دیوین اور جو یہ تپ دیر تک رہنے والی ہی عمدہ اس امر مین رعایت
نضج کا ہی ساتھ رعایت قوت کے اور دواء الحلتیت بعد چالیس دن کے مرضع کو دینا نفع کرتی ہے
اور بدستور اوپر مجربہ اور کہ واسطے ربع کے دیتے ہین جب تک کہ مرضعہ کے دینے سے کام نکلے
لڑکے کو نہ دینا چاہیے فائدہ تپ ربع دو طرح ہے ایک وہ کہ سوداے طبیعی عفن ہو کہ تپ لاوے
اور جو کچھ بیان آثار اور علاج سے کہی گئی مخصوص اسی قسم سے ہین دوسرا وہ کہ سوداے احتراقی
عفن تپ لاوے اور سوداے احتراقی وہ ہی کہ کوئی خلط کے جلنے سے حاصل ہوا ہے لیکہ جو خلط
کہ جلتا ہی وہ سوداے غیر طبیعی ہی کہ اوسکو احتراقی کہتے ہین اور علاج اس قسم کی مشترک ہوتی ہے
درمیان تدابیر سودا کے اور تدبیر اوس خلط کی کہ اوس سے سودا حاصل ہوا ہو نوع بیچ حمی مرکبہ کے
پوشیدہ نہ رہے کہ اقسام اس تپ کے بہت ہین اور قاعدہ کلی بیچ علاج ان تپون کی وہ ہی کہ علامت جب
خلط کی غالب پاوین بیچ ترکیب دوا کی زیادتی اوس دوا کی کہ مخصوص خلط غالب سی ہی مرعی رکھین
اور جو حمیات مرکبہ کی کثیر الوقوع ہی غب غیر خالص اور شطر الغب ہین اور دونون ایک ہین ساتھ تھوڑی تفاوت کے
جیسی طب اکبر اور میزان الطب مین مشروحا ہمنی لکھا ہی ایک ہی دوا کہ واسطی تپ کی کہ مرکب صفرا اور بلغم سی ہو نافع ہین

لکھی جاتی ہیں جو موافق غلبہ ایک خلط کی جو سبب حمیات ہو عمل میں لاویں اور قاعدے نضج اور تنقیہ اور پرہیز کی وہی ہیں
کہ اوپر بسائط میں بیان ہو چکے ہیں جانیں کہ سکنجبین اصولی کثیر النفع ہے اور قرص گل بدستور
اور شربت دینار اسی طرح اور بہت ہوتا ہے کہ قبل نوبت کے تھوڑا ماء العسل گلاب میں پلانی میں
نفع بہت ہوتا ہے اور بیچ شروع لرزہ کے سرد پانی سے باز رکھنا ضرور ہے اور کبھی کئی ساعت
قبل نوبت کے کئی انگلیاں شہد کی کھلانا لرزہ اور تپ کہنہ کو اکثر فائدہ دیتا ہے اور شہد ساتھ تاتجوا
کے پیسکر اور گھو لکر کبھی نفع کرتا ہے اور اگر مصطگی کو خوب پیسکر برابر اوسکے روٹی سوکھی
پسی ہوئی ملاویں اور مقدار چنے کے گولیاں بناویں اور بعد طعام کے ایک گولی لڑکے کو
کھلاویں مفید ہوتا ہے اور بہت ہے کہ بیچ تپ نائبہ بلغمی کے بعد گذرنے چالیس دن کی
گھی عتیق پہلے نوبت سے بقدر چنے کے چند بند سٹر دیا جاتا ہے نفع کرتا ہے جو زبوا تھوڑا شہد میں
گھولکر قبل نوبت کے دینا اور پانی موقوف کرنا سریع الاثر ہے بیچ منع کرنے لرزہ کی لیکن
مکرر دیا جاتا ہے دو تین نوبت میں اور عمدہ بیچ حمیات مزمنہ کے تقویت معدہ کی ہے
انتباہ لڑکا غذا خور کہ دودھ نہیں پیتا ہے اگر باز رکھنا اغذیہ لحمی اور دموی سی ممکن ہو بہتر ہی ورنہ
جو مانگیں اور شدید المضرت ہو دیسکتے ہیں کہ تدبیر اطفال کی بیچ امر تغذیہ کے ممانعت تدبیر بڑے
لڑکوں کے ہے اکثر امور میں اور بہت دیکھا گیا کہ تپ مزمن تھی اور نفع ظاہر نہیں ہوتا تھا
اور پرہیز نہایت تھا جب پرہیز کو ترک کیا اور پلاو چرب کھلایا فوراً تپ جاتی رہی بالجملہ
متابعت طبع بیمار کی خصوصاً کہ لڑکا ہو واجب ہے بیچ اقسام طعام کے لیکن کثرت غذا کی
ہرگز روا نہیں ہے اس لیے کہ امتلا موجب ہزاروں بلا کا ہوتا ہے حصبہ اور جدری اور حمیقا حنید
اکثر اطبا نے ان امراض کو بیچ امراض لڑکوں کے نہیں لکھا ہے اور بعد حمیات طبری لوگو نکے
لکھتے ہیں لیکن اس فقیر نے لکھنا اونکا امراض لڑکوں میں مناسب جانا ہے تو مقالہ تدبیر اطفال
کا کامل ہو جاوے آپ جانیں کہ حصبہ بالفتح بثور سرخ متفرق ہیں کہ مقدار باجری کی ہوتے ہیں
او نزدیک قرب ظہور کی پہلے ورم سرخ گول خفیف الحجم پیدا ہوتا ہی بمنزلہ کاٹنے مچھر کے بعد اسکے
اوسی جگہہ بثور نکلتے ہیں اور زیادہ حصبہ کا خون صفراوی ہی اور خاصہ اوسکا یہ ہی کہ پختہ نہیں ہوتی ہی
اور عیب نہیں لاتی بلکہ وقت اچھے ہونیکے خشک ریشہ اوسمیں پڑتا ہے فقط اور اوسکو لازم ہے

حصبہ اور جدری کا بیان

کہ پہلے تپ ہو بعد اوسکے وہی حصبہ ظاہر ہوتی ہی اور جدری بالضم والفتح بثور بزرگ ہی مقدار مسور کی بلکہ اس سی بڑے اور پکتے ہین اور پیپ لاتے ہین اور پارسی مین اسکو آبلہ کہتے ہین اور مقدم ہونا تپ کا اسمین بھی لازم ہے اور علامت تپ حصبہ اور جدری کی درد پیٹھ کا ہی اور کھجلانا ناک کا اور بہنا آنسو کا اور سرخی آنکھہ کی اور درد سر او بوجہہ سر اور بدن کا اور خواب مین ڈرنا اور پیچ جلد کے جلن اور خلش ہمیشہ پانا اور شاید کہ بعض لڑکون کو کھانسی اور درد کمر کا اور تنگی نفس اور گرفتگی آواز بھی عارض ہو بالجملہ جسوقت تپ اس قسم کی ظاہر ہو حکم کرنا چاہیے کہ حصبہ یا جدری نکلتی ہی خصوصاً موسم ظہور کی اور فرق درمیان تپ اور جدری کی وہ ہے کہ تپ حصبہ کی گرم زیادہ اور تیز زیادہ تپ جدری سی ہوتی ہے اور درد پشت کا اوسمین کمتر ہوتا ہے اور قلق اکثر اور بھی حصبہ اکثر دفعتہً ظاہر ہوتی ہی اور آبلہ اگر جلد نکلے تین دن مین ورنہ ایک ہفتہ مین اور حصبہ بہ نسبت جدری کی ردی ہے خصوصاً اگر سیاہ اور سخت اور کبود اور بنفشی ہو اور دیر کو نکلے اور غشی اور غم مفرط لاوے قاتل ہی اور اسیطرح جو دفعتہً غائب ہو بعد اوسکے غشی ہو اور بدترین آبلہ پہلو اور آپسمین ملے ہون اور کثیر المقدار ہو اور رنگ اوسکا سیاہ یا بنفشی ہو اور اوپر سینہ اور شکم کے بہت نکلین اور بطی البروز اور بطی النضج ہو ڈبہری ہوتی ہی اسطرح اگر خون جدری سے ٹپکے یا پہلے آبلہ نکلین بعد اوسکے تپ ہو نہایت بد ہے اور اسیطرح بعد نکلنے آبلہ کے تپ موقوف اور کم ہو بد ہے اور بہترین اور سالم ترین علامات مین پیچ آبلہ اور حصبہ کے وہ ہی کہ دم اپنی جگہہ ہو اور شعور اپنے حال پر اور میل غذا اور پانی کا بر قرار ہو اعتبار پیدایش ان دونون مرض کی بیچ لڑکون کے بسبب غلیہ خون کے ہے بطریق تصرف طبع کے بواسطے پکنے خون خام کے اسلیے کہ خون لڑکون کا خام اور تر ہوتا ہی اور تغیر اوسمین لازم ہے اور ممکن نہین ہے کہ کوئی چیز گرم اور تر پختہ ہو اور ایک حال سے طرف دوسرے حال کی پھرے بدون اسکے کہ جوش کرے اسی سبب سی لڑکون کو وقت نضج خون کی بواسطہ اوسکے جوش سے بثور بدن کو ظاہر ہوتی ہین اکثر مین او نادر ہی کہ خون جوش کرے اور پختہ ہو اور اوپر ظاہر کے کوئی چیز بثور سے ظاہر نہو بسبب عارض ہونے کوئی مانع کے علاج جسوقت معلوم کرین کہ علامات جدری اور حصبہ کی ہی اور ابھی اثر بثور کے اوپر جلد کے ظاہر نہوے ہین جلدی کر کے خون نکالین واسطے فصد بہتر سے یا جونک لگانے سے پس اگر یہی حصبہ ہے خون کمتر لیوین اور اگر جدری ہی خون زیادہ لان الدم یکون فیہ کثیرا اور اولی زیادہ بیچ تپ حصبہ کی کہ نہایت کم ہو ورنہ گر جاوے اور آنکھہ زرد اور بول ناری ہو

وہ ہے کہ پہلے تھوڑا صفرا کم کرین یعنے نکالین ملینات سے بشرطیکہ طبع نرم ہو بعد اوسکے بیچ تسکین کے مشغول ہون اور نکالنا خون کا موقوف رکھین کہ اسوقت مین نقصان کرتا ہے اور جانین کہ بعضے اطبا نے بیچ حمی جدری اور حصبہ کے اگرچہ کوئی اثر بثور کا ظاہر نہوا ہو استعمال مغلظات اور مبردات خون کا منع کیا ہے اور استدلال کیا ہے کہ جوش خون کا اسوقت مین بطور تصرف طبیعت کی ہے کہ مواد زائد کو اسطرح چاہتی ہے بدن سے نکالنا اور شک نہین ہے کہ استعمال مغلظات کا بازرکھنا ہی غلیان سے اور یہ امر خلاف تقاضاے طبع کی ہے اور بھی سبب اضطراب طبیعت کا ہوتا ہی لیکن حق وہ ہے کہ اگر صفراویت غالب ہے تسکین سی چارہ نہین ہے نہایت وہ کہ مبالغہ بیچ تبرید کی نچاہیے کرنا ان حمیات مین اگرچہ غلبہ صفرا کا ہو لیکن اوسقدر کہ اعضا کو تسلی دے اور حرارت غریزی کو تھوڑا توڑے ہوسکتا ہے کہ بسبب تقویت طبیعت کے اور حرارت غریزی کی طبع کو مدد دیے بیچ دفع فضلات کے اور ساتھ اسکے بدن کو بھی آفات اوسکے سے محفوظ رکھتا ہے لیکن جسوقت کوئی اثر بثور سے بدن پر ظاہر ہو ملینات اور مبردات اور مغلظات سے پرہیز کرنا واجب ہے اوس سبب سے کہ توڑنے جاتا ہے اور لائق یہ ہے کہ اس حالت مین نکالنا خون کا پیہم بھی نچاہیے مگر اوس جگہہ کہ جدری ہو اور خون نہایت غالب ہو اور ڈرین کہ کوئی آفت لاویگا پس ہوسکتا ہے کہ تھوڑا نکالین باوجود نکلنے بثور کی اور بہت تجربہ مین پہونچا ہے کہ جو اسوقت مین موافق واجب کرنے حاجت کی خون لیا گیا سبکی بدن مین ظاہر ہوئی اور مرض عافیت سے تمام ہوا اور بھی واجب ہے کہ وقت ظاہر ہونے بثور کی اوپر بدن بیمار کے گرم اور نرم کپڑے پہناوین اور ہوا گھر کی معتدل کرین تو مسام کھل جاوین اور عرق خفیف آوے اور بثور آسانی سے نکلین اور سرد پانی گھونٹ گھونٹ دیتے رہین اور صندل اور کافور سونگھاوین تو قوت دے دل اور دماغ کو اور مدد کرے طبیعت کو اوپر نکالنے مادہ کے طرف ظاہر کے اور جسوقت معلوم کرین کہ مادہ غلیظ ہے یا مسام بند ہین چاہیے کہ تلطیف مادہ کی اور تفتیح مسام کی کرین لیکن نشان غلظ مادے کا یہ ہے کہ بثور اوپر سینہ کے اور گرد اوسکے زیادہ نکلین اور جگہہ کم اور چار دن گذر رہے ہین اور ابھی تک بثور بالکل نہین نکلی اور نشان سبکی مسام کا یہ ہے کہ جلد کھری ہو اور پسینا کم نکلے بالجملہ تدبیر تلطیف اور تفتیح کی ایسی ہوتی ہی کہ اوپر حال مریض کے نظر کرین کہ حرارت اوسکی کس درجہ پر ہے موافق اوسکی معالجہ کرین مثلاً اگر نبض اور نفس اوپر

اپنے حال کی ہین اور غشی اور حرارت اور غم باطن مین بہت نہین ہی اور زبان سیاہ نہین ہوئی چاہیے کہ
کہ ہوا گھر کی مائل بحرارت کرین اور پانی سرد نہ دیوین اور کوئی چیز سرد بھی نہ دیوین اور نہ سونگھاوین اور تشرب
پانی تازہ کا مقرر کرین اور کبھی کبھی پانی گرم دیتے رہین یا پانی بادیان تازہ کا اور یہ دوا فائدہ کرتی ہے
لک مغسول چار درم عدس مقشر سات درم کتیرا تین درم سب یا جسقدر مناسب جانین پانی مین
جوش کرین یہان تک کہ خوب جوش آوے اور جب آدھا رہجاوے صاف کرکے دیوین کئی دفعہ مین
اور اگر اس مطبوخ مین دو درم گل سرخ اور سات دانے انجیر کے اور دو درم سونف اور دس دانہ مویز
منقی کے ساتھ اوسکے تخم کے زیادہ کرین بہتر ہے اور بھی پانی گرم نزدیک بیمار کے رکھنا اور غش اور
حرارت مفرط اور سیاہی زبان کی پیدا ہو ہرگز کوئی چیز گرم نہ دینا چاہیے اور وہی تدبیر کہ مذکور ہوئی کرنا کرین
یعنے بدن کو کپڑون سے گرم رکھنا اور سرد پانی دینا اور اشیاے سرد سونگھانا اور اس حالت مین
واسطے تفتیح مسام کے سواے تبخیر پانی گرم کے بچاہیے کرنا وہ بھی اوسطرح سے کہ بیقراری اور خشکی نہ لاوے
بلکہ جسوقت ان حمیات مین حرارت بہت ہو اور کپڑے پہننے سے ضعف اور غشی اور کرب ہوتا ہو
چاہیے کہ ہوا گھر کی ٹھنڈی کرین اور طیوبات بارہ سونگھاوین اور برابر ناک کے پنکھا ہلاوین
تو راحت پہونچے لیکن بدن کو چھپائے رکھین باعتدال تو سردی ہوا کی ظاہر بدن مین نہ پہونچے
مگر اوسوقت کہ سونگھانا روائح باردہ کا اور سوا اسکے کفایت نہ کرے بیچ تسکین کے اور حاجت شدید
ہو تبرید قلب کی کہ اس صورت مین روا ہے کہ کبھی کبھی کپڑا اوسکا سینہ وغیرہ کی جگہہ سے ہلکا کرین اور راحت
پاوے لیکن احتیاط کرین تو خنکی ہوا کی سواے اوسجگہہ کے نہ پہونچے اور اسیطرح جسوقت آبلہ
نکلے ہون اور بیقراری اور تپ اور گرمی بدن کی کم نہین ہوئی اور زبان سیاہ ہوئی ساتھ ان حالون
کے بدن کو گرم رکھنا خطاے عظیم ہے اور جسوقت غشی ہو بالکل قصد طرف تقویت
دل کے کرین اور نظر طرف اور عوارض کے نہ کرین اور بھی بعد اسکے کہ آبلہ اور حصبہ بالکل نکلے
ہون شربت ہاے سرد موافق حاجت کے دیوین اور قبض طبیعت کا ملحوظ رکھین ورہرگز اسوقت
طبع کو جنبش نہ دیوین استعمال مسہلات سے اور اگر طبع خود بخود مجیب ہو جلد بند نہ کرین
خصوصاً اگر اجابت بشدت ہوئی ہو اور جانین کہ اسہال آخر حصبہ مین خطر عظیم رکھتا ہے
جلدی اوسکے بند ہونے مین کرین چیزون قابض ور تقوی سے مانند قرص طباشیر قابض اور

بھی کے اور مانند انکے اور جب رعاف آوے جب تک کہ خون صاف نہ آوے منع نہ کرنا چاہیے
مگر اوسوقت کہ خوف ضعف کا ہو کہ اس صورت مین واجب ہے کہ رعاف کو بند کرین اون چیزون سے
کہ اوسکے محل مین مذکور ہین اگرچہ خون سیاہ ہو اور بدبو ہو عارضہ کہ اس مرض مین طاری ہو مانند
سہر اور کہانسی شدید کے اور مانند انکے تدارک ہر ایک کا اسطرح ہے کہ اصل علت کو ئی موافق
ہو کر سکتے ہین اور جسوقت بثور ظاہر ہون اور پھر مختفی ہون دلیل ردی ہے اسوقت مین واجب
ہے کہ طبیعت کو مدد دین اوپر نکلنے کے جیسا گذرا اور شیرہ سونف تازہ یا خشک کا اور شیرہ تخم
کرفس تر یا خشک کا اکیلا یا دونون یکجا کر کے کہلانا نفع تمام رکہتا ہے فائدہ وقت ظاہر ہونے
بثور کے محافظت آنکھ اور ناک اور حلق اور کان اور پھیپھڑے اور انتڑی اور جوڑون کی لازم ہے
تو یہہ اعضا اوسکے نکلنے سے محفوظ رہین اور اگر نکلے نہایت سبک تر ہو اور حفاظت ہر ایک کی جدا جدا
مذکور ہوئی ہے لیکن محافظت آنکھ کی یون ہے کہ سماق بیچ گلاب کے تر کرین اور صاف کر کے
تھوڑا کافور اوسمین زیادہ کر کے رات دن مین کئی مرتبہ آنکھ مین ٹپکاوین اور پانی دہنیا تازہ کا
اور پانی انار ترش کا اور مازو کو گلاب مین پیسکر تقطیر کرنا بھی اثر رکھتا ہے اور اگر آبلہ آنکھ مین ظاہر ہوے
ہون کافور کو بیچ گلاب کے حل کرین اور ٹپکاوین اور اگر سرمہ اصفہانی اور کافور ساتھہ پانی
دہنیا کے پیسین اور ہر ساعت آنکھ مین سرخی آنکھ کی اور بثور کو کہ اوپر قرنیہ کے ظاہر ہوئے ہون
نفع دیتا ہے اور جسوقت شدت امتلا سے میل بجوظ کے اور نکلنا چاہین چاہیے کہ بعد استعمال
ادویہ مذکورہ کے گدی اوسپر رکھین اور تختہ سیسے کا اوپر باندہین موافق انداز آنکھ کی اور
پٹی سے باندہین تو آنکھ کو نیچے رکھے اور اگر لڑکا نہ چاہے ہو کھول دیوین کبھی کبھی اور پھر باندہین
محافظت اندرون ناک کی وہ ہے کہ سرکہ کو ساتھہ گلاب کی یا اکیلا ہر لحظہ کئی قطرے ناک مین ٹپکاوین یا روغن گل
یا روغن مورد ساتھہ تھوڑی کافور کے ملا کر ٹپکاوین اکثر اور اندر ناک کا اسی سے چرب رکھین محافظت حلق کی وہ ہے
کہ بچہ بطور آبلہ کے بیچ بدن کی بلکہ وقت تحقق تپ جدری اور حصبہ کے مریض کو کہین کہ انار مع دانے چباوے
ساعت بساعت اور پانی اوسکا بلع کرے اور غرغرہ شربت خرنوب کا یا جوشاندہ سماق اور گلسرخ اور عدس مقشر کا
کہ بیچ گلاب کے جوش کیا ہو نفع کرتا ہے اور اسیطرح غرغرہ پانی شدید البرد سے خصوصا کہ گلاب اسمین ملا ہو اور رب
انار اور رب شاہ توت کا فائدہ مند ہے محافظت شش کی وہ کہ جو آبلہ ظاہر ہون سینہ و آواز درست ہو

محافظت چشم

محافظت اندرون بینی

محافظت حلق

محافظت شش

نظر کرین کہ حرارت قوی ہے یا نہ اور ساتھ اسکے طبع نرم ہے یا نہ اگر حرارت قوی ہو اور لینت طبع نہین ہے
لعاب اسپغول اور بہدانہ اور قند اور روغن بادام جرعہ جرعہ کہلا دین بلکہ چاہین تو مربا اوسکا توقف سے
ہو اور بادام کو کوٹ کر منہ مین رکہین اور یہ لعوق چاٹین مغز تخم کدو سے شیرین دو جز مغز بادام شیرین ایک
جز دکتیرا نصف جز و قند تین جز و اور دیہ نرم کوٹ کر ساتھ لعاب اسپغول کے یا بہدانہ کے گہولین اور
اگر باوجود حرارت کے طبع نرم ہو صمغ عربی اور مغز بادام اور مغز تخم خیار اور نشاستہ ہر ایک کو بریان کر کے
خوب کوٹین اور لعاب اسپغول بریان مین گہولین اور چاٹین لیکن اگر حرارت قوی نہو اور یہی لینت طبع
مین نہو چاہیے کہ مسکہ تازہ اور شکر تہوڑا تہوڑا چٹا دین محافظت مفاصل کی وہ ہے کہ صندل اور شیاف
مامیثا اور گل ارمنی اور گل سرخ خشک اور تہوڑا کافور گلاب مین پیسین اور تہوڑا سرکہ اوسپر ٹپکا دین اور اوپر جوڑونکے
طلا کرین اور اگر اوپر مفاصل کے خراج برا نکلے جلد چیرین تا پیپ اوسکا نکلے بعد اسکے تدبیر اندمال جراحت
کی کرین محافظت امعا کی وہ ہے کہ شراب سورد اور قرص طباشیر اور رب بہی دیتے رہین ہر وقت خصوصاً
بیچ اوس زمانے کے کہ آبلہ بیچ انحطاط کے ہو اسلیے کہ جو آبلہ ظاہر بدن سے کم ہونے لگے کبھی ہوتا ہے کہ بقیہ
مادہ کا امعا مین گرے پس اس صورت مین رعایت امعا کی ضرور ہوتی ہے **فائدہ** بیچ اطعمہ اور اشربہ مجدورین
اور محصوبین کے جانین کہ بیچ جدری کے جو چیز کہ سرد ہو اور مائل بہ خشکی مناسب ہے مانند ستو جو کے اور
ستو مسور کے ساتھ پانی انار ترش کے یا ساتھ پانی غورہ کے یا ساتھ پانی ریواج کے ملا کر اور اگر طبع خشک
ہو اور بیچ سینہ اور حلق کے درشتی ہو لیکن حرارت سخت عظیم نہو ستو جو کے ساتھ جلاب کے دیوین اور
اشیاے ترش کو منع کرین اور جہان طبع نرم ہو اور حرارت عظیم ہو اور سینہ اور حلق درشت ہو ستو کو مکرر بریان
کرین اور ساتھ قرص طباشیر قابض کے ملا دین اور کہلا دین اور اگر نرمی طبع کی بہت ہو کشک آب کو کشک
بریان سے اور انار دانہ اور تخم خشخاش کہ تینون برابر ہون مرتب کرین اور دیوین اور اگر حلق مین درشتی
نہو اور بیخوابی ہو کشک بریان اور تخم خشخاش سے کشکاب بناوین اور انار دانہ سو توقف کرین اور
صنائع موافق وقائع کے سو توقف اوپر راے طبیب کے ہے لیکن مادہ حصبہ کا اس سبب سے
کم تر اور تباہ زیادہ ہوتا ہے اور صفراے سوختہ خون کو تباہ کرتا ہے جو چاہیے اوسکو دیوین چاہیے کہ سرد
اور تر ہو مانند کشکاب کے اور مانند اسکے اور بیچ کشکاب کے حموضات بھی ملا دین اگر کہانسی نہو اور
پانی تربوز اور پانی خرفہ اور پانی مرکا اور مانند انکے مفید ہین لیکن ان اشیا کو بدون ترنجی کے

محافظت مفاصل

محافظت امعا

نہیں دینا چاہیے اور اور اغذیہ مروجہ ہر ملک کی جو مناسب ہو تجویز کرنا چاہیے اور جانیں کہ تحقیق
اور تقیید اور باقی البلاب کا بیچ حصبہ کے ستی عنہ ہے انتباہ جسوقت بیچ کوئی فصل کے ظہور چیچک
اور حصبہ کا شائع ہو اطفال کو کم کم دس برس سے ہیں دفع محاجم سے یا نکالنے جونک سے خون
کو نکالیں اور جو کچھ بیچ باب احتیاط کے وبا سے مذکور ہوا عمل میں لاویں اور مرضعہ کی فصد کریں اور
مسہل دیویں اور احتیاط بیچ غذا کے مرعی رکھیں اور دودھ اور شیرینی اور شراب اور گوشت اور بیگن
اور مانند انکے اور خرما اور خربزہ اور شہد اور انجیر اور انگور اور مانند انکے اور جو گرم اور خون کو زیادہ
کرتے ہیں اور صفرا کو ہیجان میں لاتے ہیں مرضعہ اور مرضع کو نہ دیویں اور باقی فوائد سے طبع اطفال کو
ملائم کریں اور دھوپ میں پھرنے سے اور دوڑنے سے اور نزدیک آگ کے بیٹھنے سے اور ہوا
جو کام کہ سخن ہو منع شدید کیا جاوے اور بہترین غذاؤں میں بیچ اس موسم کے بقول سرد اور حموضات
ہیں اور تناول کرنا گوشت کو کبھی کبھی اگر ساتھ بقول اور حموضات کے اصلاح کیا ہو تجویز ہے اور
استعمال کرنا شربت عناب کا اور شربت گلنار اور سکنجبین اور سفوف طباشیر اور قرص کافور کا اور مانند انکے
سفید ہے اور غسل کرنا سرد پانی سے نافع ہے اور دودھ گھوڑی کا تھوڑا پلانا نافع ہے نکلنے آبلہ کو واسطے
سال میں اور نکلنے زیادہ کثی دانے سے نہوگی یہ مجربات مکررہ سے ہے تنبیہ بہت ہوتا ہے کہ چیچک
نکلے خود بخود اچھی ہوے اور حاجت پکانے اور خشک کرنے کی اور خشکریشہ جدا کرنے کی نہیں ہوتی
اور کبھی ہوتا ہے کہ انکی حاجت ہوتی ہے لہذا یہ تین تدبیریں مذکور ہوتی ہیں تدبیر پکانے چیچک کی
جاننا چاہیے کہ جب چیچک نکلے اور تپ اور بیقراری اور بے چینی کم ہو اور نبض اور تنفس اپنے حال طبعی
پر آتے ہوں اور جانیں کہ آبلہ دیر میں پکیں گے چاہیے کہ بابونہ اور اکلیل الملک اور بنفشہ اور خطمی
اور بھوسی گندم اکیلے اکیلے یا سب اکٹھے پانی میں جوش کریں اور بیچ دو باسن کے رکھکر نیچے کپڑے
کے رکھیں ایک آگے اور ایک پیچھے تو بخار لطیف اونکا بدن میں پہونچے اور آبلہ آبناک ہو جاویں کہ
نضج اونکا یہی ہے بعد اوسکے تدبیر خشک کرنے کی کریں اور جسوقت باوجود ظاہر ہونے آبلہ کی حرارت
اور بیقراری کم ہو اور نبض اور تنفس اپنی حالت طبیعی پر ہوے ہوں علامت بدے تدبیر خشک کرنے
آبلہ کی جسوقت آبلہ تمام نکل آویں اور سات دن گذر جاویں اور بالکل پختہ ہو ویں دیکھیں جو بزرگ
ہیں سونے کی سوئی سے چیریں آہستہ آہستہ اور پانی اوسکا نرم کپڑے میں اوٹھاویں بعد اوسکے

گل سرخ خشک یا برگ مورد یا برگ سوسن کوٹ کر یا صندل یا لکڑی جھاؤ کی گھسکر نیچے دامن کے بچھونے
کرین لیکن گرمیون مین گل سرخ اور مورد اور صندل کی تبخیر کرنا بہتر ہے اور جاڑون مین برگ سوسن اور
لکڑی جھاؤ کی بہتر ہے اور اگر کوئی جگہ زخم ہو جاوے گل سرخ اور کندر اور صبر اور انزروت او دم الاخوین
پیسین اور اوپر زخم کے چھڑکین اور اگر دانے پھٹے اور اون مین پانی بہت ہو برگ گل سرخ پیسے یا آٹا
ارزن کا یا آٹا جو کا اوپر بچھونے کے ڈالین اور بیمار کو اوسپر سلاوین اور اگر پوست چھل گیا ہو برگ سوسن
کو کہ شاخ سے تازی تازی جدا کرین نیچے مریض کے بچھاوین اور برگ گل سرخ خشک اور برگ مورد خشک
کو باریک پیسکر اوپر خراش کے چھڑکین اور اسی طرح اوپر نرم ریت کے سولانا سریع الاثر ہے اور ایک
دن مین نفع کرتا ہے اور اگر آبلہ دیر مین خشک ہون نمک پانی سے چارہ نہین ہے اور بہتر یہ ہے کہ
سرخ مشور اور برگ گل سرخ اور لکڑی جھاؤ کی تراش کر کے پانی مین لگاوین بس اوس پانی مین نمک
ڈالین اور روئی پاکیزہ نرم اوسمین تر کرین اور اوپر آبلہ کے رکھین تو پانی نمک کا اون مین ہو پہنچے
اور جلد خشک کرے اور اگر حرارت قوی ہو شورا کافور اور صندل پسا ہوا بھی اس پانی مین حل کرین
اور برگ بید اور برگ نیلوفر اور سفیدہ اور مرداسنگ باریک پیسکر چھڑکین او آبلہ کو کہ زخم گیا ہو مرہم کافور
سے تدارک اوسکا کر سکتے ہین اور اسی طرح اگر زخم ناک مین ہو گیا ہو یہی مرہم کافوری استعمال کیا چاہیے
اور جو آبلہ خشک ہو گئے ہون تو اونپر ازالہ خشک لیفہ کا کرین حکایت محمد شکر اللہ کہ لڑکا اس فقیر کا ہی
آبلہ تہے اوسکے نکلے تہے اور دانے اوسکے آبناک ہوے اور بشدت اونکی سوزش سے آرام نہین
رکھتا تھا اور ہوا اس دیار مین چیرنا دانون کا رایج کم ہے اور فقیر نے بھی اوسوقت تک کسی کو علم نہین
کیا تھا اوس سبب سے توقف اس کام مین کرتا تھا آخر موافق ضرورت کے مخالف بودسی عورتون کے
کرنے شدید اس امر کے ارتکاب سے کرتی تہین اسپر اقدام کر کے سونے کی سوئی سے چیرنا شروع
کیا جس جگہ سے کہ پانی نکلتا تھا فوراً تسکین اوسمین ہوتی تھی چنانچہ تا پیچ اور مہلت پیچ مدت تین پہر
تمام دانون کو چیرا مین نے اور فرحت کلی ظاہر ہوئی بعنایت رب العباد کے بعد اسکے بار بار یہ عمل تجربہ مین
پہونچا اور نفع اسکا سریع زیادہ دیکہا گیا تدبیر دور کرنے خشک ریشہ کی جاتی تو کہ خشک ریشہ اوس کو
کہتے مین کہ اوپر زخمون کے ظاہر ہوتا ہے جسوقت دانے خشک ہو جاوین اور خشک ریشہ بچاونے
دیکھین کہ خشک ریشہ کیسا ہے اگر خشک اور باریک ہے اور نیچے اوسکے کچھ تری نہین ہے چاہیے

کہ قطرہ روغن کا نیمگرم اوسپر ٹپکا دین تو جلد گرجاوے اور بہترین روغنون مین واسطے اس کام کے روغن
کنجد ہے لیکن اوپر آبلہ روی کے عوض اوسکے روغن گل ڈالین کہ روغن کنجد سے درد ہیجان ہوتا ہے
اور اگر خشک ریشہ ہوتا ہے یا نیچے اوسکے رطوبت ہے اوسکو آہستگی سے اوکہاڑین بدون استعمال کرنے
روغن کے اور رطوبت نکال لیوین بعد اوسکے نظر کرین کہ عمق رکہتا ہے یا نہین اگر عمق رکہتا ہے ذرور
اور مر اور ہلدی اور مرداسنگ اور اقلیمیا سے نقرہ اور سفیدہ اوسپیدور کا چہرکین اور اگر عمق نہین ہے
اور جلد کے برابر ہے شب یمانی اور نمک باریک کرکے اوسپر چہرکین اور چہوڑ دیوین تو دوسری بار
خشک ریشہ پیدا ہووے اور اوسکو آہستگی سے اوکہاڑین پس دیکہین اگر اوسکے نیچے ویسی ہی رطوبت ہے
اسی طرح عمل مین لاوین اور اگر رطوبت نہو علاج کی حاجت نہین ہے اور اگر دوسری بار خشک ریشہ لائے
روغن سے چرب کرین تو ساقط ہوجاوے اور جب آبلہ اچہے ہوجاوین اور نشان اوسکے رہجاوین واسطے
دور کرنے نشان کے جڑ نے خشک کی اور آٹا باقلا کا اور مغز تخم خربزہ اور چاول اور مصری اور مغز بادام اور
آٹا جو ہر ایک موافق حاجت کے خوب کوٹ کرکے چہانین اور انڈے کی سفیدی مین گہولکر طلا کرین
اور جہان آثار آبلہ کے مشابہ دشبذ کے ہون چربی لبط اور مرہم داخلیون کو ضماد کرین حمیقا اور برون
غیر اسکے بثرے دانے سفید متفرق ہین کہ بسبب کمی عدد کے شمار کرسکتے ہین خاصہ اوسکا یہ ہے کہ بدون
تپ کے ہوتے ہین اور عقل برقرار اور نبض قوی ہوتا ہے اور وہ اسلم انواع مین ہے اور اوسکو باد آبلہ
کہتے ہین اور وہ خود بخود دور ہوجاتے ہین اور محتاج تدبیر کے نہین ہوتے اور اگر حاجت تدبیر کی ہو
جو تدبیر جدری مین کہی گئی ہے اوس مین سے ہلکی تدبیر استعمال کرین البثور فی البدن جاننا چاہیے
کہ وہ بثور کہ اوپر بدن لڑکون کے نکلتے ہین جو سیاہ اور قرحی ہون قتال ہین اور جو سفید اور سرخ ہون
اسلم ہین اور اکثر نکلنا بثور سلیمہ کا امن دیتا ہے بہت آفات سے اسی سبب سے بیچ جلدی اونکے علاج
کے خصوصاً اگر سر مین ہین منع کیا ہے لیکن جو وقت زمانہ بہت گذرے اور دفع مواد باطنی کا کما حقہ
ہوگیا ہو تدارک لازم ہے بخلاف بثور مخففہ کے کہ قتال ہین مہلت اونکے امر مین روا نہین ہے بہت
جلدی اعضاے رئیسہ کی تقویت اور عفونت بثور کی اصلاح کرنا چاہیے موافق حاجت اور حال کے
علاج پہلے مرضعہ کی کرین اور تعدیل خلط کی کرین غذاءً اور دواءً اور بثور سلیمہ کو چہوڑ دین تو پختہ ہون
بعد اسکے مجففات لطیف سے تدارک کرین بتدریج تو مقصد بدون ضرر کے حاصل ہو اور بہترین تجفیف کا

بثور بدن اطفال

ہے کہ ورد اور آس اور برگ درخت مصطگی اور برگ طرفا اور مانند اسکے بیچ پانی کے جوش کرین
اور لڑکے کو اس پانی سے غسل دیوین ہر دن مین ایک بار اور بعد غسل کے بدن کو ریشم کے رومال
سے خشک کرین اور روغن گل ساتھ اسکے تدہین کرین اور اگر بثور متقرح ہوون مرہم سفیدہ کا لگاوین
اور اگر سبب بہت ہوا اور حاجت خلا کی ہو ماء العسل سے کہ تھوڑا قطرون اوسمین ملایا ہو دہونا چاہیے
اور اگر اس سے بھی قوی زیادہ چاہین پانی بورہ کا اکیلا کافی ہے لیکن دودہ مین ملاکر قرحہ پر
لگاوین تو لڑکا اثر بورہ کو متحمل کرے اور احیاناً اگر بشرہ ان کا منقطع ہو بہ سبب استعمال اشیائے
حادہ کے یا خود بخود تیزی مادے سے چھالے پڑین چاہیے کہ اوس پانی سے کہ جسمین ورد اور
آس اور عدس اور برگ طرفا اور برگ درخت مصطگی جوش کیا ہو غسل کراوین اور اگر غلبہ خون
کا ظاہر ہو نکالنا خون کا حجامت سے یا جونک سے لازم جانین اور یہ دوا نفع کرتی ہے توتیا
مرداسنگ سفال پانی مین بھیگا ہوا تینون برابر باریک کرکے روغن گل یا روغن جہاؤ یا روغن
سوسن ملاکر رکھین وہ دوا کہ جو اوپر جوشش کے ملین تفرح سے باز رکھے اور استعمال اوسکا اوپر
قروح کے بھی اصلاح کرتا ہے عناب کو بیچ روغن کے ڈالکے جلاوین اور توتیائے مغسول اوسمین
ملاوین اور پیسین تو ایک ذات ہو جاوے بعد اسکے لگاوین دیگر کہ جوشش کو موقوف کرے
اور قروح کو اصلاح دے روغن سرگین گدہے کا تین دن ملین بعد اسکے استحمام کرین اور بدن کو
پانی ادویہ مذکورہ سے دہووین اور اگر بثور اور ظاہر ہوون چاہیے کہ حنا کو ساتھ پانی کاسنی اور مکو کے
سے گہولکر طلا کرین اور روغن سرگین گدہے کا مکرر استعمال کرین اور کئی دن اسی طرح کرین تو کچھ
اثر باقی رہتا ہے طریق بنانے روغن زبل الحمار یعنے روغن سرگین گدہے کا یون ہے کہ سرگین خشک
اور درست کو بیچ چھوٹے گڑہے کے کہ کوئلے اوسمین جلائے ہوون سرگین کو کوٹے پر ڈالین اور اوپر
سرگین کے صحن کاسے کا اولٹا ہوا ڈھاکین اسی طرح کہ کنارے اوسکے تھوڑے زمین سے اونچے
ہوون اور دہوان اور بخار اوس سے نہ نکل سکے بیچ تھوڑی دیر کے عرق چرکین زرد اور غلیظ اوس
سرگین سے صعود کرکے صحن مین آوے گا اوسکو اوٹھاکر عرق مذکور لیوین اور ایک باسن مین رکھین اور
عمل مین لاوین السعفہ یہ عبارت ہے قروح سے کہ بیچ سر اور چہرہ کے پڑتے ہین اور کبھی سب
بدن مین ہوتے ہین وقت مندمل ہونے مسام بالون کے اور سعفہ کے بہت اقسام ہین لیکن جو لڑکون کو

مین بہت پیدا ہوتا ہے سعفہ رطب ہوتا ہے اور اوسکو شیرینج کہتے ہین اور زرد آب اوس سے
ٹپکتا ہے علاج تنقیہ مرضعہ کا کرین فصد اور اسہال سے اور اصلاح غذا کی کرین اور لڑکے سے بھی
خون نکالین حجامت سے اور جونک کے لگانے سے اور تعدیل خون کا کرین اشربہ مناسبہ سے
اور اگر سہ شنبہ کان لڑکے کو چاک کرین یا رگ پس گوشت کی فصد کرین اور خون اوسکا سعفہ پر ملین
جلد نفع کرے اور مرضعہ کو سفوف ہلیلہ اور افتیمون اور شکر کا کہلا وین کئی دن تک اور یہ دوا واسطے
سعفہ مذکور کے مجرب ہے کمیلا سندی مردا سنگ مازو پوست انار ہلدی سب برابر لیکے پیسین اور
سوم کو پیچ روغن گل یا روغن کنجد کے پگہلا وین اور ادویہ کو اوس مین گھولین یا در سرکہ انگوری زیادہ
کرین اور پلا وین بعد اسکے دوا کو کام مین لاوین اور جس وقت دوا اوپر سر کے رکھین چاہیے کہ پہلے
بالون کو قطع کرین یا دور کرین تو قرحہ ظاہر ہو دوا دوسری کہ سعفہ کو نفع بہت کرتی ہے آٹا چنے کا
ایک مشت تو تیا بریان باریک کر کے دونوں کو کشنیز تر مین ملا دین اور ہتھیلی سے ملین تو مانند
خمیر کے ہو جاوے پس سعفہ پر ملین اور بعد ایک پہر کے دہو وین ایک ہفتہ مین اثر تمام کرتی ہے اور
حلق بالون کا یا تدارک اونکا بھی یہان شرط ہے وقت استعمال کرنے دوا کے اوپر سر کے سحج الفخذ
اور مانند اسکے جاننا چاہیے کہ سحج کش ران اور بغل اور بنا گوش کے اور بیچ شکن گردن کے گرمی
اور میل سے خراش ظاہر ہوتا ہے اور کرش ان مین اکثر ہوتا ہے بسبب تیزی بول کے علاج آس کا
آس اور گل سرخ اور اصل السوس اور سعد اور آملہ کا اور عدس تنہا یا مرکب ساتھ بعضے کے لیوین
اور خوب پیسین اور چھڑکین اور احسن یہ ہے کہ پہلی اوس جگہ کو پانی سے دہو دین بعد اسکے یہ دوا چھڑکین
اور بدستور گل سرخ فقط چھڑکنا خراش ضعیف کو اچھا کرتا ہے اور اگر مرہم کی حاجت پڑے
مرہم مناسب لگا دین تو تول زیادتی معروف ہے کہ ہندی مین اوسکو مسا کہتے ہین علاج اسکی
یہ ہے کہ گود آدمی کا کوئیلے پر جلا کر تو تول کو اوسکے دہوئین پر دیر تک رکھین اور عمل
مکرر کرین کہ کتنے دنون مین خشک ہو کر گر جاوین گے بتدریج اور اگر تالیل کو ناخن سے
کھجلا وین اور شیرہ برگ انجیر کا اوسپر رکھین دفع کرے تو تا ایک خنوث ہے کہ مشہور
ہے ملنا لعاب منہ آدمی کا کہ ناہار ہو یا صائم اور دیر سے کلیان نکی ہون نفع تمام
رکھتا ہے اور دوا سے قوی کی حاجت نہین ہوتی ہے خداوند تعالے کی مدد سے

جو بیان کرنے امراض اطفال سے ہم فارغ ہوئے اب ہم اسکیطرف رجوع کرتے ہیں اور وہ تدبیریں کہ متضمن ہیں لڑکوں اور جوانوں اور کہول اور بوڑہوں کے ہیں مجملاً کہتے ہیں **الفصل السابع فی تدبیر الصبیان والشبان والکہول والمشائخ** فصل ساتوین پانچوین مقالہ سے ثابت ہے صحیح تدبیر مجمل اطفال اور شبان اور کہول اور مشائخ کے اما الصبیان فمزاجہم حار رطب فیجب ان یکون غذائہم و جمیع تدبیرہم الی البرد والیبس لیکن اطفال پس مزاج انکا گرم اور تر ہے پس واجب ہے کہ غذا انکی اور سب تدبیر انکی سرد اور خشک ہوں لیکن فرض ہے کہ افراط تبرید اور تجفیف میں نکرین اسلیے کہ زیادتی برودت کی حرارت کو کہ فاعل نمو کی ہے ضرر کریگی اور زیادتی یبوست کی رطوبت کو کہ مادہ نمو کی ہے فنا کریگی واما الشبان فمزاجہم حار یابس فینبغی ان یکون غذائہم و جمیع تدبیرہم الی البرودۃ والرطوبۃ لیکن جوان پس مزاج انکا گرم اور خشک ہے پس لائق یہ ہے کہ غذا انکی اور سب تدبیر انکی سردی اور تری مائل ہو واما الکہول فمزاجہم بارد یابس فیجب ان یکون غذائہم و جمیع تدبیرہم الی الحرارۃ والرطوبۃ لیکن کہول مزاج انکا سرد اور خشک ہے پس واجب ہے کہ غذا انکی اور سب تدبیریں انکی گرمی اور تری ہوں واما المشائخ فمزاجہم مختلف لیکن بڈہے پس مزاج انکا مختلف ہے فان اعضائہم الاصلیۃ باردۃ یابسۃ پس بدرستی کہ اعضای اصلی انکے سرد اور خشک ہیں والرطوبات البلغمیۃ الباقیۃ فی تجاویف اعضائہم مجتمعۃ اور رطوبات بلغمی کہ ضعیف حرارت سے باقی رہتے ہیں بیچ تجویف اعضاے اصلی کے جمع ہوتی ہیں فینبغی ان ینظر الی الاعراض الظاہرۃ پس لائق یہ ہے کہ نظر کریں طرف اعراض ظاہرہ کے فان کانت باردۃ یابسۃ پس اگر ہوں اعراض ظاہری سرد اور خشک فیجب ان یکون غذائہم و جمیع تدبیرہم الحرارۃ والرطوبۃ لیکن ہے وہ کہ ہووے غذا انکی اور سب تدبیر انکی گرمی اور تری و ان کانت باردۃ رطبۃ اور اگر ہوں اعراض ظاہری سرد اور تر فیجب ان یکون غذائہم و جمیع تدبیرہم الحرارۃ والیبوسۃ پس واجب ہے کہ ہووے غذا انکی اور سب تدبیریں انکی گرمی اور خشکی جو سوال کہ اس مقام میں وارد ہوتا ہے اس طور پر کہ حفظ صحت کو مثل سے قرار دیا ہے اور حال یہ کہ بیچ تدبیر جوانوں کے کہ حار ہیں حکم تبرید کا کرتے ہیں اور بیچ مشائخ کے کہ سرد ہیں حکم تسخین کا ہے اور جوابات اسکے مفرح القلوب مقالہ خامسہ میں بیچ تدابیر کلی کے گذر چکا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکہ لے اور بہی تحقیق امزجہ کی ازروے اسنان کے اور فرق درمیان رطوبت اصلی اور رطوبت بالعرض کے بیچ بحث اسنان کی مذکور ہے **فائدہ** پوشیدہ نرہے

الفصل السابع فی تدبیر الصبیان والشبان والکہول والمشائخ

کہ شبان بسبب استکمال قوت کے محتاج بہت تدبیرون کے نہین ہین اور جو انکی تدبیرین خاص ہین یا
ہے اور وہ بیان کی گئی اسی سبب سے ساتھ تفصیل انکی تدبیرون کے ہم مشغول نہوے اور جو تدبیر
اطفال کی مشروحاً مذکور ہو چکی تھی یہان اوپر تفصیل تدبیر کہول اور مشائخ کی قصد کیا جاتا ہے اور سب
تدبیرین متعلق انکی تین افادہ مین ہم کہتے ہین **افادہ** بیچ قواعد کلی کے جاننا چاہئے کہ استفراغ کہول
اور مشائخ کا واجب ہے کہ جہان تک ممکن ہو تنقیہ دم کا نہ کرین خصوصاً حجامت اور جونک سے
کہ استعمال انکا بعد ساٹھ برس کے منع ہے چنانچہ اوسکی مقام مین وجہ اسکی آتی ہے اور بہترین تنقیہ
انکے حق مین اسہال ہے کہ بطریق اعتدال کے ہو اور بالکل مدد ساتھ استعمال اوس چیز کے کرین کہ تحلیل
اور ترطیب کرے گا اور ساتھ اسکے شدید السخونت نہو اسلیے کہ مفرط الحرارت بسبب تجفیف رطوبت کے
مادہ قیام حرارت کی ہے برودت پیدا کرتی ہے اور بہترین چیزون مین انکو اطالت نوم کا ہے اگر اوس
سے معتاد ہون اسلیے کہ بیچ غیر معتادین کے احتمال ضرر کا رکھتا ہے اور حیلہ انکے تنویم کا ساتھ قول جا
کے بیچ تدبیر نوم اور یقظہ کے گذرا ہے اور استحمام کرنا اور اشربہ موافقہ پینا اور اغذیہ مناسبہ کہانا اور طبع
کو نرم رکھنا اور ہمیشہ نکالنا بلغم کا امعا سے ساتھ شیافات اور حقنون کے اور مجری بول سے ساتھ مدرات
کے اور دلک معتدل کرنا ساتھ تدہین کے اور استعمال کرنا روائح طیبہ کا اکثر اور اکثر حرکت مین رہنا پس
اگر مشی ممکن ہو بہتر ورنہ سوار ہو کر اس طور سے کہ وہ شخص متحرک ہو سکے اور یہ بھی اگر میسر نہو تو جو حرکہ
محرکات مین ہے اور پرہیز کرنا جماع سے مشائخ کو واجب ہے اگرچہ قوت شہوت کی باقی ہو اور
موافق مقدور کے تقلیل اس امر مین ضرور ہے **افادہ** بیچ غذا کے مشائخ کے پوشیدہ نہ رہے کہ تکثیر
غذا کی ان مین مطلوب ہے واسطے توفیر قوت رطوبت کے لیکن جو معدے انکے ضعیف ہوتی ہین
واجب ہے کہ غذا تفریق کر کے کہاوین دو مرتبہ یا تین مرتبہ باعتبار ہضم اور قوت اور ضعف کے
اور غذاون مین وہ چیز اختیار کرین کہ قلیل الکمیت اور کثیر الکیفیت ہو مانند زردی انڈے کے اور
ماء اللحم اور دودھ اور مانند انکے اور محمود ترین تدبیر یہ ہے کہ تیسری ساعت روٹی اور شہد کہاوین
تو معدے کو جلا کرے اور پاک کرے اور مسدد کرے اور ہضم غذا کے کثیر کے اور چاہیے کہ روٹی جید
الصنعت اور معتدل الطبخ ہو تو جلد ہضم ہو جاوے بعد اسکے بیچ ساعت ساتوین کے وہ چیز کہ ملین
طبع کی ہو کہاوین اور اوسکو ہم بیان کرین گے اور غرض اس سے یہ ہے کہ جو بیچ اس مدت کی

بلغم کہ شہد سے رقیق ہوا ہے اور روی تحلیل ہو گئی ہے فضلات کو دور کرے تو اعضا غذا سے
عمدہ کو کہ قریب ہے ت کے کہاویں گے کما ینبغی قبول کریں اور ظاہر ہے کہ حاجت تلیین کی وہاں ہے
کہ طبیعت قبض ہو ورنہ غذا سے تلیین کی کچھ حاجت نہیں ہے کما لا یخفی اور جانیں کہ وقت استحمام
کا بقول شیخ رئیس کے قبل استعمال ملینات کے ہے لہذا کہا ہے فیاکل فی السابقۃ بعد الاستحمام الملین
البطن اور شارح اس مقام میں کہتا ہے کہ وفیہ اشکال فان تلیین الطبیعۃ ینبغی ان یکون مقدما علی
الاستحمام اور نزدیک اس فقیر کے قول شیخ کا حق معلوم ہوتا ہے کہ استحمام واسطے ترطیب فضول کے
اور استعداد کے واسطے نکلنے کے آسانی سے کرتے ہیں پس ضرور ہے کہ استحمام کو مقدم کریں اوپر
تلیین کے پس تیسرے وقت نزدیک رات کے غذا سے عمدہ کہ محمود ہو تناول کریں یعنی غذا
سعدیہ چاہیے کہ اسوقت کہاویں اسلیے کہ ہضم بیچ رات کے قوی زیادہ ہوتا ہے بسبب طول نوم کے
اور بہرہ ہو اسکے اور نہ ہونے حرکات کے اور بھی اس مدت میں وہ چیز کہ واسطے تلیین کے استعمال کی ہے
منحدر ہو جاتی ہے اور معدہ مستعد ہضم پر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ غذا سے محمود گوارا زیادہ ہوتی ہے
اور لائق زیادہ ہے بیچ سب مزاجوں کے خصوصاً بیچ مشایخ کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ ابدان مشایخ
کے بلغم زیادہ ہوتا ہے بسبب ضعف ہضم کے اور سودا بھی زیادہ ہوتا ہے بسبب غلبۂ یبوست کے
لہذا واجب ہے انکو پرہیز کرنا اوس چیز سے کہ تولد بلغم اور سودا کی ہو اور یہی لازم ہے کہ حار اور حریف
اور مجفف سے مانند کراث وغیرہ اور توابل کے پرہیز کریں تا یبوست کو مدد نہ کریں اور استعمال ان اشیا کا
سوای طریق دوا کے بیجا ہے کرنا پس اگر چیزیں زیادہ کرنے والی سودا کی مانند بیگن اور مقدد اور
لحوم صید کے اور مانند اسکے یا چیزیں بلغم افزا مانند مچھلی سخت گوشت کے اور تربوزہ اور کھیرا اور مانند
اسکے کہانے کا اتفاق پڑے بدون ارادہ استعلاج کے جو ضد ماکول کے ہو چاہیے دینا تو دفع
مضرت کرے اور اگر وقت طبخ کے اصلاح کریں بہتر ہے اور بدستور اگر کوئی چیز تیز اور حریف
کھائی جاوے ساتھ استعمال اوسکی ضد کے تدارک لازم ہے اور جانیں کہ پینا دودھ کا بیچ حق
بوڑھے کے کہ بعد اوسکے تناول کے کہ بیچ ناحیہ کبد اور شکم کے تمدد اور حلہ اور درد پیدا ہونا ہے
اور استمرار دودھ کا اوس کے اعضا میں خوب ہو نہایت مفید ہے اس لیے کہ دودھ مغذی ہے اور
مرطب ہے اور موافق ترین البان میں دودھ بکری کا اور دودھ گدہی کا ہے اور خواص شیر کے

یہ ہے جلد منحدر ہوتا ہے اور کمتر منجبن ہوتا ہے خصوصاً اگر ساتھ اوسکے تھوڑا نمک ... اور شہد ہو اور
چاہیے کہ خوراک اوس جانور کی اوس چراگاہ سے کہ نبات وہان کے عفونت یا حرارت یا حموضت یا ملوحت
شدید رکھتی ہے نہو تو دودہ صالح پیدا ہو اور دودہ جوش کیا ہوا انکے حق مین بہتر ہی خام سے
اور بہترین شیر مطبوخ مین وہ ہے کہ تین حصہ دودہ اور ایک حصہ باقی ملا کر اوپر آگ ہلکی کے
بیچ پاک باسن کے جوش کرین یہانتک کہ جو تہائی حصہ جاتا رہے بس مصری یا شہد ملا کر پیئین
بقدر ہضم کے اور اگر ایک ٹکڑا سونٹھہ کا جوش کرنے مین ڈالین بہتر ہے اور افضل ترین البقول
کا انکو چقندر ہے اور کرفس اور تھوڑا کراث اور چاہیے کہ یہ بقول ساتھ مری اور زیت کی جوش دیکر
تناول کرین خصوصاً قبل طعام کے تو مدد کرے اور تلیین طبیعت کے لیکن لازم ہے کہ جرم سلق کا
کھاوین کہ غلیظ سوداوی ہے بخلاف پانی جوش کیے ہوے کے اور اسیطرح چاہیے اوسکے کہ مضرت سے
خالی ہین اور جو شخص کہ تناول لہسن سے کوئی وقت عادت کی ہو اوسکو بیچ شیخوخت کی کھانا
اوسکا نہایت نافع ہوتا ہے اور مربیات سے زنجبیل مربے موافق زیادہ ہے اور اسی طرح اگر مربیات
حارہ لیکن اوس قدر کہ گرمی پیدا کرین اور ہضم کو مدد دین مگر تخفیف بدن مین کرین اور محمود ترین
تدبیر سنوسہ مین کھانے کا ہوکا ہے کہ ساتھ مصالح کے خوشبو کیا ہوا ور بیچ بحث نوم اور یقظہ کے
مذکور ہوا اب ادویہ اور فواکہ ملینہ بیچ ساعت ساتوین کے کہ امر اوسکے تناول کا کیا ہے ہم مذکور
کرتے ہین موافق فصل اور طبیعت کے جو مناسب جانین عمل مین لاوین مثلاً انجیر کہ یہ سبب تلیین
کے انکو افضل ترین اشیا سے ہے اگر مزاج گرم ہو یا فصل گرمی کی ہو انجیر رطب ساتھ آلو کے
کھانا چاہیے اور اگر مزاج سرد یا فصل جاڑے کی ہو انجیر خشک بیچ ماء العسل کے پکا کر تناول کرین
اور بدستور جو کچھہ کھاوین موافقت مزاج کی لازم ہے اور لبلاب ساتھ پانی اور نمک کے پکا کر اور
ساتھ مری اور زیت کے مطیب کرکے خوب ملین ہی اور بدستور اصل المفاصل کہ بیچ شوربا مرغ کے
یا بیچ شوربا چقندر کے یا بیچ شوربا کرنب کے پکایا ہوا اور اسی طرح ماء الکرنب اور مغز قرطم کا مسلہ
کشک الشعیر کے اور جانین کہ صمغ البطم بالخاصیت مجلی احشا ہی بدون تکلیف کے اور ملین طبع
مشائخ کا ہے اور شربت اوسکا ایک چلغوزہ سے تین چلغوزہ تک ہے اور اگر مغز قرطم ایک جزو
اور انجیر خشک دس جزو خوب کوٹ کر آپسمین ملاوین اور بمقدار چلغوزہ کے کھاوین طبع کو نرم کرے

اور گذر چکا کہ جو کچھ واسطے تلیین کے کام مین لاوین قبل طعام عمدہ معتدبہ کے چاہیے کہ ہو تو اثر اوسکا
کما حقہ ظاہر ہو اسلیے کہ بعد غذا کے عمل ملین ضعیف کا ہرگز ظاہر نہین ہوتا ہے اور اسی طرح اگر غذا فوراً
پیچھے دوا کے کہائی جاوین بسبب ملنے تلیین کے اوس سے اور ٹوٹنے قوت ملین کے اونہی غذا سے
اور یہی حقنہ روغن کا نفع کرتا ہے اونکو اسلیے کہ باوجود استفراغ کے احشا کو نرم کرتا ہے اور بہترین
روغنون مین زیت شیرین ہے اور پرہیز کرنا حقنون حادہ سے لازم ہے تو خشک نہ کرین اونکے
امعا کو اشتباہ جبوقت طبع مشائخ کی ایک دن فراغت سے اجابت کرے اور ایک دن نہین
اسکو امر طبیعی انکا جاننا چاہیے اور درپے تلیین کے نہونا چاہیے لیکن اگر ایک دن سے زیادہ
قبض رہتا ہے یہان تک کہ ایک دن درمیان مین بہی فراغت سے نہین ہوتا ہے استعمال
ملینات سے چارہ نہوگا لیکن ہفتہ مین ایک بار نہایت دو بار کافی ہے ہر روز نکرنا چاہیے افادہ
بیچ دلک اور ریاضت اور تفتیح سدہ کے لیکن دلک مشائخ کا واجب ہے کہ معتدل ہو کم اور کیف
مین تو تحلیل اور تسخین دونون اعتدال سے حاصل ہون لیکن اعتدال کم مین یہ ہے کہ زمانہ ملنے کا
متوسط ہو اور اعتدال کیف مین یہ ہے کہ ملنا نہ بہت زور سے ہو اور نہ بہت سستی سے موافق
تحمل مدلوک کے ہو اور جو عضو کہ ضعیف اور متالم ہو اوسکو نہ ملین کہ ضرر کرتا ہے اور اقسام دلک کے
بیچ مبحث دلک کے مذکور ہین اور نافع ترین دلک مین بیچ حق مشائخ کے یہ ہے کہ ساتھ خرقہ خشن
یا ہاتھون درشت کے ہو اور بیچ منع کرنے نوبت بیماریون انکے اعضا کے دلک کو اثر تمام ہے
لیکن ریاضت مشائخ کی موافق اختلاف حالات ان کے ابدان کے اور موافق بیماریان معتاد مشائخ
کے اور موافق عادت کرنے ان لوگون کے اوس ریاضت سے مختلف ہوتی ہے اسلیے کہ اگر ابدان
انکے نہایت معتدل ہین ریاضت معتدل مناسب ہے اور بدستور بیچ مرطوبی کے کثرت اور بیچ
مہزول کے قلت کرنا چاہیے اور اسی طرح جو شخص کہ معتاد کسی مرض کا ہے مراعات اوسکی رعایت
مین لازم ہے مثلاً اگر دماغ مین ضعف ہو اور امراض دماغی عارض ہوتے ہون ریاضت مشی اور رکوب
سے اور سوا انکے نصف اسفل کو شامل مین کرنا چاہیے نہ اوس ریاضت سے کہ سر کو حرکت مین
لاوے اور اگر آفت طرف پاون کے ہو ریاضت فوقانی کرنا چاہیے مانند تیر اور پتھر پھینکنے اور
کھینچنے کمان کے اور اوٹھانے پتھر کے اور بچہ اوٹھانے کے اور آفت اگر بیچ ناحیہ وسط کے ہو مانند

کمال اور کبد اور معدہ اور امعا کے ریاضت دونوں نوع کی یعنے فوقانی اور تحتانی نافع ہوگی بشرطیکہ
ارتفاع واقع کے لیکن اگر آفت بیچ سینہ کے ہو بجز ریاضت سفلی سکے اور ریاضت نہ کرنا چاہیے اور
اگر آفت بیچ گردہ اور مثانہ کے ہو سواے ریاضت فوقانی سکے اور کوئی ریاضت مناسب نہیں
ہے اور شروع کرنا ریاضت میں بتدریج ہو اور یہ بحث بیچ اوس مقام کے کہ ذکر دلک اور ریاضت کا
تمام بیان کیا گیا مفصل لکھا گیا ہے لیکن تنقیح سدہ مشائخ کی وقت اوسکے پیدا ہونے کی ضرور ہے
اور ہمیشہ مراعات اوسکی بلحاظ رکھنا لازم ہے اسلیے کہ مشائخ کے اخلاط میں غلظ اور لزوجت ہوتی ہے
اور بیماری بلغم لزج کی کہ انمین بہت ہے سدہ انمین بہت ہوتا ہے اور آسان تر سدوں کا ازروے
پیدا ہونے اور دفع ہونے سکے وہ سدہ ہے اسوجہ سے کہ شراب سے واقع ہو کہ شراب لطیف
ہے اور بہترین مفتحات میں قوہ نجی ہے اور فلافلی اور تریاق اور اثاناسیا اور لعروسیا اور یہ منع کرتے ہین
حدوث سدوں کو اور دفع کرتے ہین سدوں موجود کو اور جب سدہ کھل جاوے استحمام کریں اور
تمریخ ادہان کی کریں اور اغذیہ مرطبہ مانند ماء اللحم کے ساتھ خندروس اور شعیر کے تناول کرین تو وہ
خشکی کہ استعمال مفتحات سے پیدا ہوئی ہو دور ہو جاوے اور وہ لوگ کہ استعمال لہسن اور پیاز سے
عادت رکھتے ہین تناول ان چیزوں کا بیچ دفع کرنے سدوں کے عظیم الاثر ہے اور شراب خواہ
اگر تھوڑی قلفل باریک کرکے اوپر شراب کے ڈالکر پیوے سدوں سے محفوظ اور نڈر رہے اور شراب
عسل بوڑہوں کو موافقت رکھتی ہے اور حدوث سدے اور درد مفاصل سے امن میں رکھتی ہے
خصوصاً اگر سدہ عضو خاص میں ہو اور دوائین کہ خاص عضو سے ہین مرکب کریں مثلاً اگر سدہ بیچ اعضاے
بول میں ہو تخم کرفس اور جڑ اوسکی ملاوین اور بیچ سدہ حصوی کوئی چیز قوی زیادہ مانند فطراسالیون
کے اور اگر ریہ میں ہے زوفا اور سلیخہ اور پرسیاوشان اور مانند انکی ملاوین

الفصل الثامن فی علاج المرضی

فصل آٹھوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ علاج بیماروں کی وہوا ما باستعمال الادویۃ
او بعلاج الید او روہ یا باستعمال دوا کی ہے یا ہاتھ کے تدبیری چنانچہ ہر ایک ان سے مشروحاً لکھا جاتا ہے
اما استعمال الادویۃ فقد یکون من داخل فیستفرغ او یحبس لیکن استعمال دوا کا کبھی ہوتا ہے داخل سے پس
استفراغ کرتا ہے یا حبس کرتا ہے او یغیر المزاج یا تغیر دیتا ہے مزاج کو یعنے تعدیل کرتا ہے بدون
استفراغ اور حبس کی اور بیچ بعضے نسخوں کی لفظ او یغیر المزاج کی مرقوم نہیں ہے لیکن بہتر وہی ہے جو ہے

لکھا واما من خارج فینقص من البدن لیکن استعمال دوا کا خارج بدن سے پس کم کرنا ہی بدن سی کالدواء الحاد مانند دواے تیز قاطع کے اوپر یدفیہ یا زیادہ کرتا ہی بیچ بدن کے کالنسبت مانند جمانے والی گوشت کی او یمنع ما یخرج یا منع کرتا ہے اوس چیز کو کہ نکلتی ہے اور اسکو رادع کہتے ہین او یغیر المزاج یا تغیر دیتا ہی مزاج کو اسکو معتدل کہتے ہین وذلک بالتطلیل والطلی والتکمید وما اشبہ ذلک اور وہ یعنے تغیر مزاج کا خارج سے حاصل ہونا نطول اور طلا اور کماد سے اور مانند انکے جو ظاہر بدن سے تعلق رکھتا ہے استعمال اوسکا اور بیچ بعضے متن کے سقطر ہی لکھی ہے لیکن اوسے نہ لکھنا اوسکا چاہیے کہ وہ باطن سے علاقہ رکھتی ہے حقیقت تین اقسام ان ہین کے واسطے تعدیل اور اصلاح خلط کے مخصوص ہے داخل سے ہو یا خارج سے اور بدون وارد ہونے کے بیچ معدے کے اثر کرتا ہے مشروحاً کہا جاتا ہے ساتہ فوائد مخصوصہ ضروریہ ہر ایک کے اور ظاہر ہے کہ تاثیر بعضون کی ایسے بیچ تمام بدن کے ہوتی ہے اور تاثیر بعضون کی مخصوص ایک عضو سے ہوتی ہے جیسا کہ

قطور — معلوم ہوتا ہے جان تو کہ قطور وہ ہے کہ کوئی چیز مائع یعنے سائل بیچ تجویف اعضا کے مانند کان اور آنکہ اور ناک کے اور مانند انکے ٹپکاوین اور سعوط ایک قسم اسی کی ہے اور جو قطور کہ کان مین استعمال کرتے ہین واجب ہی کہ نیمگرم ہو

نطول — نطول وہ ہے کہ کوئی چیز مائع اوپر ظاہر بدن کے گراوین بتدریج فاصلہ سی بدون توقف کے اور ادنی فاصلہ کا کہ وہان سے نطول کرین ایک بالشت ہی اور نہایت اوسکی ایک قد آدمی کا جیسے نطول کیا جاتا ہے بیچ قولنج کے اوس پانی سے کہ جس مین حنظل جوش کیا گیا ہو اور جو عمدہ غرض استعمال نطول سے تحلیل کرنا سودا باطنی کا ہے یا تعدیل مزاج پس جس جگہ تحلیل مدنظر ہو نیمگرم کرین اور جس جگہ تبرید اور ردع کرنا ملحوظ ہو سرد استعمال کرین لیکن اکثر استعمال اوسکا بیچ شیر گرم کے ہے اور کبھی نطول کو کبھی اوپر تکمید رطب کے اطلاق کرتے ہین اور کبھی اوپر آبزن کے اور کبھی اوپر انکباب کے چنانچہ ہر ایک

سکوب — مقام کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے سکوب وہ کہ کوئی چیز سائل اوپر بدن کے گراوین توقف سے اور یہی فرق ہے اوس مین اور نطول مین لیکن سکوب وہان کام مین لاتے ہین کہ عضو معلول کو طاقت نطول کی نہو یا مریض لڑکا ہو اور طاقت وارد ہونے نطول کی نہو اور اسی طرح اوپر جگر اور دل اور معدے کے نزدیک احتیاج کے سواے سکوب کے نکرنا چاہیے لان التنطیل قوی فی التحلیل وہذا لا یناسب

ضماد — تلک الاعضاء کماد وہ ہے کہ کوئی چیز گرم اوپر عضو کے رکہین اور یہ دو قسم ہے یابس اور رطب کماد یابس وہ ہے کہ ادویہ یابسہ مانند باجرہ اور نمک اور بہوسی کے اور مانند انکے لتہ مین باندہ کر اور گرم کرکے

عضو کو گرم کرین یا گرم اینٹ اور گرم پتھر اور گرم کپڑے اور ہاتھ گرم سے عضو مین گرمی پہونچاوین جیسے
معروف ہے لیکن کماد رطب وہ کہ گرم پانی یا گلاب یا شراب یا جوشاندہ ادویہ مناسبہ کا کہ ہر ایک
گرما گرم ہو بیچ منافذ نہین سکے اور مانند انکے رکھکر اوپر عضو کے رکھین گرمی کے باقی رہنے تک اور پھر
مکرر کرین جہان تک کہ مناسب جانین اور شاید کہ ابر مردہ یا کپڑا یا نمدہ بیچ مائعات مذکورہ کی بھگو کر
گرم گرم عضو پر رکھین اور یہ قسم تکمید کی بسبب اوسکے کہ منافذ مین ڈالا ہو قوی زیادہ ہے لہذا اوسکو
اور بعد اسکے اگر تکمید کرنا ضرور پڑے احتیاط یہ ہے کہ سوائے تکمید رطب ثانی اور استعمال نہ کرین
اور بہتر وہ ہے کہ فقط گلاب سے تکمید ان اعضا کی کرین اور اگر گلاب اکیلا نہو یا نے تھوڑی گلاب سے
چارہ نہین ہے اسلیے کہ عطریات قوی کرتی ہین اور جسوقت شراب اور گلاب آدھا آدھا گرم کرکے
اور ابر مردہ اور مانند اوسکے بھگو کر تکمید عضو کی کرین تحلیل ریاح اور تسکین درد کی جلد کرتا ہے ساتھ
تقویت کے بالجملہ بیچ ابدان یابس اور ہوائے یابس کی تکمید رطب افضل ہے اور ابدان رطب اور
ہوائے رطب بیچ تکمید یابس اولے ہے اور بعض لوگون نے تکمید کو ساتھ اشیائے یابسہ کے
مخصوص رکھا ہے اور ہر ایک کو درست ہے کہ اصطلاح مقرر کرے طلا اور ضماد جاننا چاہیے کہ
اشیائے رطبہ سے جو اوپر عضو کے رکھین اگر سیال ہون اوسکو طلا کہتے ہین اور عام ہے کہ اوس چیز کو اوپر
کپڑے کے رکھکر عضو پر رکھین یا بدون کپڑے کے اوپر عضو کے ملین اور اگر سیال نہو یعنی تندار ہو
اور متماسک ہو اوسکو ضماد کہتے ہین خواہ اوسکو پٹی سے باندھین یا نہ لیکن افضل باندھنا ہی واسطے حفاظت
دوا کے علیحدہ ہونے سے اور تاثیر ان دونون کی قوی زیادہ ہے باعتبار پہونچنے اثر دوا کے خود
عضو مین بسبب اوسکے زیادہ ٹھہرنے کے اوپر عضو کے اور جس وقت اوپر اعضائے رئیس کے
طلا کرین اولے یہ ہے کہ پہلے کپڑے کو عود خام یا مانند اوسکے سے بخور کرین بعد اوسکے دوا
کپڑے پر لگا کر عضو پر رکھین اور ہرگز کوئی چیز قوی التحلیل اور بغیر عطر ان اعضا پر نہ رکھین اوس سبب سے
کہ بیان ہو چکا اور جسوقت واسطے ازالہ گرمی دل و دماغ کے طلا کرین چاہیے کہ کپڑے کو سوکھنے
نہ دیوین اور ہر دم تازہ تازہ بدلتے رہین اسلیے کہ اگر دوا اوپر بدن کے خشک ہو بسبب تقبیض مسام کے
موجب تسخین عضو کے ہوتا ہے پس احتیاط اس امر مین واجب ہے اور اکثر آدمی اس سے غافل
ہین شموم وہ کہ کوئی چیز سونگھین سوکھی ہو یا تر پس اگر کوئی چیز رقیق خوشبو بیچ شیشے کے ڈالکر

خوب ملا دیں تو آپس میں ملجاوے بعد اوسکے سونگھیں اوسکو لخلخہ کہتے ہیں اور یہ بیچ تعدیل
مزاج دماغ کے سریع الاثر ہوتا ہے اور اکثر استعمال اسکا بیچ سوء مزاج حار کے کرتے ہیں نفوخ وہ کہ
ادویہ کو باریک کرکے ناک میں پہونکیں یا اوپر تالو کے رکھیں اور اکثر استعمال اسکا بواسطہ نفخ کی ہوتا ہے
یعنے نے میں ڈالکر پہونکتے ہیں تو محل مقصود تک پہونچے بدون انتشار اور پہیلنے کے عطوس ادویہ
عطسہ لانے والی کو کہتے ہیں اور معلوم ہے کہ استعمال انکا ناک میں نزدیک حاجت کے انضمام سعی ہویا
تسعید سے اور اوس میں شرط ہے کہ اگر مادہ بہت ہے قبل تنقیہ عام کے نہ کرنا چاہیے وجور وہ ہے
کہ کوئی چیز سائل حلق میں ڈالیں اور یہ بہی قبل اسکے معدہ میں وارد ہوا اثر کرتی ہے اور استعمال
اسکا اکثر امراض دہانی میں ہے سعوط وہ کہ کوئی چیز سائل ناک میں ڈالیں سنون وہ کہ ادویہ باریک پیس
کرکے دانتوں میں ملیں اور کحل وہ کہ ادویہ باریک کرکے سلائی سے آنکھہ میں لگاویں اور بہتر سلائیوں میں وہ ہے کہ دوا
اوسمین لگاکر استعمال کریں پاک تانبے کی یا چاندی کی ہے لیکن غیر مریض کو استعمال ان سلائیوں کا شرع شریف میں درست نہیں ہے
پس سلائی جست کی بہتر ہے یا پاک تانبے کی ذرور ادویہ خشک کہ باریک کرکے آنکھہ میں یا جخون
میں چہڑکیں برود ادویہ سرد کہ اوسکو تربیت سے پاک کیا ہو ساتہ بعضے عصارات کے اور آنکھہ میں
استعمال کریں ذرور اور اکتحال اور جانیں کہ استعمال ذرور کا اکثر بیچ امراض اجفان کے ہوتا ہے
اور وہ بہ نسبت سرمہ کے قوی العمل ہے بسبب کثیر ہونے دوا کے اوس میں بخور وہ کہ ادویہ مفردہ
یا مرکبہ بیچ انگیٹھی کے جلاویں تو بو اوسکی دماغ میں پہونچے اور اگر تبخیر ایسے عضو خاص کی مانند کان
دانت کے ہو بوساطت قمع یعنے نے کے دہواں اوس عضو میں پہونچاویں اور بیچ مقعد اور رحم
بوسیلہ ایسے ظرف کے کہ اوسکے وسط سوراخ ہوں اور اوسکو اوپر بخور کے اوندہا کریں اور مریض کو
کہ اوپر اوس ظرف کے بیٹھا ویں اسطرح کہ سوراخ اوسکا مقابلہ سوراخ ظرف کے ہو اور دہواں بلند ہو کر محل
مقصود میں پہونچے اور یہ عمل اگرچہ فی الحقیقت تدخن ہے لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے اس نام سے مشہور ہے
اور بیچ اکثر دواؤں مذکور کے بسبب اسکے بتدریج جلتی ہیں اور پانی میں تر کرکے جلاتے ہیں خالی
بخار سے نہیں ہوتی ہو سکتا ہے کہ بنظر اسکے یہ نام کہتے ہیں ولا یخفی علیک ان البخار مرکب من ثلثۃ اشیاء

النار والهواء والماء والدخان ایضا مرکب من ثلثۃ اشیاء النار والهواء والارض ولا تخطو فی ترکیبها
وہ کہ چیز تر اوپر بدن کے ملیں تیل ہو یا سوا اسکے تمریخ ساتہ روغن کے دہن اور تدہین بہی

امراض منافی کے کرین بدستور چاہیے کہ پانی ناف سے اوپر نہو بسبب اوس امر کے کہ ہم ذکر کر چکے ہین
اور جہان دنیا مدارات کا لازم ہے اگر وقت بیٹھنے کے آبزن مین اوسکو لادین جلد تر عمل کرتی ہین
اور قلت اور کثرت گرمی پانی آبزن کی موافق احتمال طبیعت مریض کے اور حاجت کے اوس سی کر سکتے ہین

شرح پاشویہ

وضع القدمین فی الماء الحار اس عمل کو فارسی مین پاشویہ کہتے ہین اور واسطے حدت بخار کے اعلی سے
اسفل مین بہتر تدبیر ہے لہذا بیچ اکثر اقسام صداع کے جلد فائدہ کرتا ہے اور یہی واسطے کھینچنے باقی گرمی
تپ کے اور مدد کرنے کے اوپر تعریق کے نفع تمام رکھتا ہے لہذا جو تپ فاتر اور سست ہوتی ہے اور جانتے
ہین کہ اثر تپ کا دیر تک رہیگا یہ عمل کرنے مین جلد اثر کرتا ہے اور جیسے رکھنا پاویان کا بیچ گرم پانی کی
فائدہ کرتا ہی رکھنا ہاتھون کا بھی بیچ جذب حرارت کے تنور بدن سی سودمند ہی اب کئی چیزین کہ بیان اونکا
اسجگہ ضروری ہے لکھی جاتی ہین اون چیزون سی ایک یہ ہی کہ باسن گہرا ہو اس طرح کا کہ جو پاؤن اوس مین
رکہین زانو تک ڈوب سکی دوسری وہ کہ درمیان اس عمل کی چاہیے کہ اوپر سریر بلند کی بیٹھین اور پاؤن
کو پانی مین لٹکا دوین تیسری کہڑا ہونا نچاہیے کہ وقت کہڑی ہونے کے بہ سبب تمدد عروق اور تنگی مجاری
کے انجذاب حرارت کا اس حالت مین بسبب اسکی کہ میل مادے کا اعلی کو اور جانب جلد کی زور سی ہوتا ہی
ہو سکتا ہی کہ جذب اوسکا اسفل مین باعث اضطراب اور قلق کا ہووی مادہ لنزدیک خلیفہ تپ کی مشتاق
پانی گرم کی بھی زیادہ کرنے والی گرمی کی ہوتی ہی بالفعل چوتھی وہ کہ جو بیچ حمیات گرم کی پاشویہ کرین اگرچہ
تپ سستی ہین ہو لازم ہی کہ ایک چادر کثیف سامنے منہ مریض کے رکہین اسطرح کہ بخار پانی کا اوسکو دماغ کو نہ پہونچے
اسلیے کہ بعضے جگہ دیکہا گیا کہ جو بیچ عین شدت حرارت کی پاشویہ کیا گیا وقت فتور کے احتیاط بخار سی نہ کی
دماغ مین خلل اور خفقان فوراً عارض ہوا اور اکثر آدمی اس امر سے غافل ہین اور احتیاط اس امر کی واجب ہے
اسی سبب سے بعضے جاہل اس عمل سی کنارہ کرتے ہین بسبب اوس مضرت کے بعض اوقات اوس کے
استعمال سے بیچ غیر وقت کی دیکہا ہی ورنہ پاشویہ اگر اپنے وقت پر ہو اور بدون بہت تکلیف کی جو سراسر
نفع کرتا ہے اور ہرگز شائبہ ضرر کا نہین رکھتا ہی پانچوین وہ کہ جو پاؤن پانی مین رکہین چاہیے کہ ساق
کو اوپر سی اسفل تک پانی مین بتدریج ملین تو جذب کرنا ملک کا سہل اوسکی جذب کو ہو اور اگر کوئی
مانع نہو ایک ساعت تک پاؤن کو رکہے رہین اور جو ایسا چاہین چاہیے کہ تہوڑی آگ کوئلی کی بیچ
باسن کی رکہین تو پانی سرد نہو اور اوپر اوس گرمی کی کہ مطلوب ہی رہے اور بعد نکالنے پاؤن کے

پانی سے چاہیے کہ پاؤن کو رومال سے خشک کرین اور ایک زمانہ مقدبہ تک لپیٹے رکھین اور سردی نہ پہونچاوین اور جانین کہ اگرچہ واسطے جذب بخار اور مادے کے پانوبہ فقط گرم پانی کا کفایت کرتا ہے لیکن اگر پانی مذکور مین بعضی چیزین کہ واسطے جذب و تعدیل کی مخصوص ہین مانند بابونہ اور بنفشہ اور برگ بید اور برگ حنا اور بھوسی گیہون کی اور گل نیلوفر اور مانند انکی جوش کرین بہتر ہے

شد الاطراف جاننا چاہیے کہ باندھنا ہاتھون اور پاؤن کا قوی ترین تدبیرون مین سے ہے بیچ جذب مادے کے کہ جانب اعضاے رئیس اور شریف کے متوجہ ہو لہذا بیچ صرع اور غشی کی اور مانند انکے فوراً نفع کرتا ہے اور یہی مادہ موذی او کیفیت سمی کو کہ بیچ اطراف کی ہو اور صعود کرتی ہو رد کرتا ہے جیسے امراض دماغی مین کہ بہ سبب مشارکت اطراف کے ظاہر ہوتے ہین دیکھا گیا ہی اور اسی طرح بیچ لدغ اور لسع کے کہ اوپر اطراف کے واقع ہو باندھنا اوپر سے اوس محل کو سریان سمیت کو مانع ہوتا ہی بشرط ربط شدید کے فائدہ بیچ کیفیت شد کے جالینوس کہتا ہے کہ ہاتھ کو بغل سے اور پاؤن کو ران کی جڑ سے باندھنا شروع کرین اور ہتھیلی ہاتھ اور قدم تک اوتار لاوین اور ابن سرافیون نے اپنے کناش مین اسی کو اختیار کیا ہے اور رازی اس امر پر ہے کہ اطراف کو فقط جڑ مین باندھین یعنے بازو کو متصل بغل کے اور ران کو نزدیک کش کے اور باقی کو بالکل غیر مربوط چھوڑ دین تو خون منجذب سے بھر جاوے اور کہتا ہے کہ باندھنا اطراف کا بالکل خطاے عظیم ہے اسلیے کہ بیچ اس صورت کے مادہ منجذبہ کو جگہ نہین رہتی ہے تو اوس مین سماوے اس سبب سے جلد پھر جاتا ہے اور ضرر کرتا ہے اور نزدیک اس فقیر کے تخطیہ رازی کا جالینوس کو خالی خطا سے معلوم نہین ہوتا ہے اسلیے کہ باندھنا دو حال سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ بشدت تمام ہو کہ ہرگز مادہ کو قدرت نزول او صعود کی نہ رہے جیسا کہا جاتا ہے بیچ لدغ اور لسع کے اور ایسا باندھنا ظاہر ہے کہ مضر ہے اگرچہ بیچ جڑ کے فقط ہو اور بیچ جذب مواد کی کام نہین آتا ہے ہرگز مگر یہ کہ بیچ نہایت اطراف کے ہو یعنے قریب کف اور قدم کے اور بشدت الم سے مادے کو جذب کرے اور جو عضو بالکل غیر مربوط ہے مادے کو جگہ بہت ہوتی ہے لیکن ایسی بندش سواے اوس شخص کے کہ لایعقل ہو نہ کرنا چاہیے کہ غشی پیدا کرتی ہے خصوصاً بیچ آدمی ضعیف اور نحیف کے دوسرا وہ کہ بطریق اعتدال کے ہو اور آدمی کو صبر کرنا اوپر اوسکے

تکلیف خفیف سے آسان ہو ایسی بندش ظاہر ہے کہ سد مجاری کی ہو اور مانع تنفید مادہ یا ربطہ
کا نہین ہوتا ہے بجز اسکے کہ عروق کو کہینچتی ہی اور جو متحقق ہوا کہ جذب تمام اس بندش کا سبب ایذا
اور تکلیف دینے کے نہین ہے بلکہ بسبب تمدد مجاری اور عروق کے ہے کہ اخلاط طاقت حرکت
صعود کرنے کی نہین رہتی ہے اور جا بجا ٹہر جانے مین میل کرکے جانب اطراف کے بسبب ربطہ اوپر
اطراف کے ہرچند کثیر المقدار ہو لامحالہ مددگار ہوگا اوپر تجدید کے اور یہی مطلوب ہے بالجملہ شد اور
بندش کہ واسطے صداع اور رعاف کے اور مانند انکے ہو واجب ہی کہ غیر قوی ہو بخلاف اوسکے کہ
واسطے صرع اور سکتہ کے اور مانند انکے ہو کہ جو شدت بندش سے الم انمین معلوم نہین ہوتا ہی جس قدر
قوی ہوگی بہتر ہے **انتباہ** جو وقت بندش کو کہولین مستحسن وہ ہے کہ پہلے کف قدم کو پانئو مین
رکہین اور بعد اوسکے کہولنا شروع کرین اور واجب ہے کہ شروع کہولنے کی جانب اسفل سے کرین یعنے
چنانچہ بیچ باندہنے کے شروع بغل اور بن ران سے کیا تہا بیچ کہولنے کے شروع کف دست اور قدم
سے کرین تو بدون مضرت کے ہو اور وجہ اسکی تجربہ پر ظاہر ہے اور یہی بتدریج کہولین نہ یکبارگی اور
جو وقت مریض بہت دیر تک بندش سے ملول ہو جلد کہولین ترتیب مسطور سے اور پہر باندہین
اور یہی معلوم کرین اگر حاجت تہوڑی ہے بیچ اکثر کے ربط اصل اطراف کا کفایت کرتا ہی چنانچہ تجربہ
مین پہونچا ہے کہ باندہنا بازو کو ستلی کو فوراً نافع آتا ہے لیکن جہان بہت حاجت ہو بدون ربطہ

حمول

تمام کے کہ تمام ہاتہ اور پانون کو باندہین چارہ نہین ہے حمول وہ کہ کوئی چیز بیچ قبل یا دبر کے رکہین

فرزجہ

اودیہ سے فرزجہ بکسر فا اور سکون راے مہملہ اور فتح زاے معجمہ کے وہ حمول ہی کہ واسطے فرج
عورتون کے مخصوص ہو اور اکثر استعمال اوسکا ایسا ہوتا ہے کہ لتہ ادویہ سے آلودہ کرکے رکہین

انکباب

انکباب وہ کہ اوپر بخار گرم پانی کے یا جوشاندے دواؤن کے سرنگون اوراوندہا رکہین اور چادر
اوپر سر کے اوڑہین تو بخار اوسکا اوپر سر اور کان اور تمام بدن کے پہونچے اور یہ عمل واسطے تعریق
کے کرتے ہین اور جس جگہ واسطے درد کان کے کام مین لاوین بیچ چہوٹے باسن کے ادویہ مطبوخہ
رکہکر کان کو اوسکے بخار پر رکہین اور اسجگہ حاجت تذیل ردا کی نہین ہے حقنہ وہ کہ عمل مخصوص

حقنہ

سے دواکو امعا مین پہونچاوین راہ دبر سے یا رحم کو پہونچاوین راہ قبل سے اور پوشیدہ نہ رہے
چادر لپیٹنا
کہ عمل مذکور عمدہ ترین تدبیرون کا ہے بیچ معالجات کے خصوصاً بیچ تسکین اوجاع گردہ اور مثانہ

اور دماغ کے اور جذب مواد کے اعلے سے اسفل مین اور منع کرنے تصاعد بخارات کے نفع بہت
کرتا ہے اور اس عمل کو بقراط نے ایک طائر یعنی گردن اور ٹیڑھی نوک کہ بہت کہانے والی ہے
اور ہمیشہ واسطے ازالہ ثقل کے دریا کے پانی سے اپنا حقنہ کرتی ہے دیکھکر رواج دیا اور بیچ شور و رواج
کے نمک اور پانی سے کہ حکم پانے دریای شور کا رکھتا ہے یہ عمل کرتے تھے بعد اسکے موافق حاجت
کے ادویہ مسہلہ زیادہ کیا اور واسطے قبض اور ہیچ کے بہی ساتھ ادویہ مناسب کے حقنہ مقرر کیا ہے
اور قوانین اوسکے تحریر کیے چنانچہ ہر ایک علٰحدہ فائدے مین مذکور ہوتے ہین فائدہ بیچ بیان
حقنہ کے یعنے آلہ حقنہ کے اور وہ اوپر شکل تہیلی کے ہوتا ہے کہ ایکطرف اوسکی چوڑی ہو اور ایکطرف
دقیق مانند گردن کدو کے اور اس طرف دقیق سے انبوبہ وصل کرتے ہین اور بیچ عضو مقصود کے
رکھتے ہین اور پانی حقنہ کا بیچ تہیلی کے رکھکر منہ اوسکا ملا کر نچوڑتے ہین تو پانی حقنہ کا عضو مقصود مین
آتا ہے اور ہر چند بسبب ضرورت کے انبوبہ نے کا اور مانند اوسکے کہ ایک تجویف رکھتا ہو کام مین
لاتے ہین اور عوام مین بہی معمول ہے لیکن لائق یہ ہے کہ انبوبہ ایسا بناوین کہ اوس مین دو جوف
ہون ایک واسطے گرنے دوا کے اور ایک واسطے نکلنے ریح کے تو ریح اگر امعا مین ہو نکل آوے
اور اعلے کو نپہنچاوے اور فساد پیدا نکرے اور کیفیت اس انبوبہ کی مفصل کہی جاتی ہے جان تو
کہ چاندی یا تانبہ سے یا مانند انکے انبوبہ بناوین سات انگلی کا لانبا بلکہ بقدر ایک بالشت کے
اور غرض اوسکے لمبے بنانے سے وہ ہے کہ اگر ہو پہنچانا دوا کا امعاے فوقانی مین مطلوب ہو مقدار
مین بہت بیچ معاے مستقیم کے داخل کرین اور یہی بیچ احتقان رحم کے بہی کام آوے اور ہو نالی
اوسکی موافق ہو نالی خنصر کے کافی ہے اور اوسکے جوف مین ایک پردہ لانبا قائم کرین تو دو مجری
ہو جاوین ایک واسطے داخل ہونے دوا کے اور ایک واسطے نکلنے ریح کے اور مجری کہ واسطے دوا
دوا کے ہے بہ نسبت دوسرے مجرے کے وسیع زیادہ ہو اور پردہ کو ملتحم کرین تو وہ اپنی مجری سے
دوسری مجری مین طاقت نفوذ کی نپاوے اور ایکطرف انبوبہ سے منہ چہوٹے مجری کا بند کرین
اور فائدہ اوسکا ظاہر ہے تو دوا تہیلی سے اوس مجری مین کہ واسطے ریح کی ہے نہ آوے اور اسی طرف
دو تین اونگلی کے موافق سر انبوبہ کا چہوڑ کر سوراخ کرین بیچ چہوٹی مجری کے اور بیچ موضع مین کہ
احاطہ تہیلی سے باہر ہے اور ریح نکل سکے اور بہی اوسکے علاوہ یہ ہے کہ بیچ مجری مذکور کے

بیچ طرف دوسری کے عضو مین داخل ہوتا ہے قریب اوسکے سر کے سوراخ کرین تو حجرل
پیچ کے لیے دو راہ ہوون اور بہی اسطرف انبوبہ مین کہ عضو مین داخل ہوتا ہے بیچ مجری دوائی کے
بہی سوراخ کرین تو اچہا تا اگر منہ مجری کا بند ہو وہ اس سوراخ سے گری اسعا مین اور واسطے آسانی فہم کے
نقشہ انبوبہ کا جیسے لکہا ہے ساتہ تہیلی کے اور تہیلی چمڑی کی بہتر ہے

سوراخ دوسری سمت کی
سوراخ
رشتہ ایضاً
مجرای دوا

فائدہ بیچ استعمال حقنہ کے چاہیے کہ پہلے سر انبوبہ کا کہ بیچ عضو کے آویگا چرب کرین بعد اسکے
بتدریج داخل کرین اوسقدر کہ مطلوب ہے اور واجب ہے کہ بڑا مجری وقت استعمال کی طرف
اسفل کے ہو تو جو دوا کہ امعا مین گراوین مجری بیچ کا بسبب بلند اور اوپر ہونے کے دیا کہلا رہے
واسطے داخل ہونے ریح کے فائدہ بیچ بیان مقدار استعمال دوا کے اور جو چیز کہ اس سے
متعلق ہے جانین کہ دوا زیادہ دو تہائی رطل سے نچاہیے اور احسن یہ ہے کہ آدہا رطل ہو اور
معلوم کرین کہ زیادہ کرنا اوپر دو ثلث رطل کے باتفاق قوم کے منہی عنہ ہے لیکن اوسکے کم کرنی
مین آدہے سے اختلاف ہے بعضے اسکو بہی روا نہین رکہتے ہین اور حق یہ ہے کہ بیچ سعالجہ
قولنج کے اور مانند اوسکے کہ کثرت مقدار کی مطلوب ہو آدہے رطل سے کم نکرین بیچ سعدل
القیافہ کے لیکن بیچ زحیر کے اور امراض دیگر کے مضایقہ نہین رکہتا ہے تہوڑا مقتدبہ کہ
کافی مطلب کو ہو وافی ہے اگرچہ ربع رطل ہو اور یہ سب کہ کہا گیا بیچ حق بڑے لوگون کے
ہے لیکن بیچ چہوٹے آدمیون کے جو لائق اونکے ہو کرسکتے ہین ۔ اور یہی چاہیے کہ قوام دوا کا
معتدل ہو بیچ رقت اور غلظت کے اسلیے کہ حقنہ مسہل کہ غلیظ ہوتا ہے زحیر اور قرحہ امعا
پیدا کرتا ہے اور شدید الرقت بسبب منتشر ہونے کے اعضای فوقانی مین ضرر پہونچاتا ہی
اور بہ سبب نہ ٹہرنے کے نفع مطلوب نہین دیتا ہے لیکن قولنج مین مائل رقت بہتر ہی اور
سحج مین مائل بغلظت بہتر ہے اور استعمال حقنہ کا واسطے اسہال کی ہو یا واسطے سحج کی یا واسطے
اور کوئی امر کے لازم ہے کہ نیمگرم کام مین لاوین اسلیے کہ بہت گرم غشی اور کرب لاتا ہے
اور سرد ریاح پیدا کرتا ہے اور مانع نزول کا ہوتا ہے بخلاف فاتر کے کہ ان چیزون سے خالی ہی

اور باطن اعضا کے مزاج کی مناسب ہے **انتباہ** کثرت استعمال حقنہ کی اور عادت اسکی جگر کو
ضعیف کرتی ہے پس تقلیل اس مین لازم ہے اور بہی چاہیے کہ قبل حقنہ کرنے کے کوئی
چیز مقوی مانند گلقند اور مصطگی کے ساتہ تہوڑے شوربا کے کہ اوس مین مصالحہ گرم پڑی ہون
کہلاوین تو حقنہ خلاے معدے مین واقع نہو کہ مضر ہے اور اکثر اطبا نے بیچ استعمال حقنہ کے
صحیح ہونا اعضاے رئیسہ کا شرط کیا ہے اسکو اور شک نہین ہے کہ یہ شروط بیچ حقنہ اختیاری
کے ہین نہ حقنہ اضطراری مین اور بہی چاہیے کہ وقت حقنہ کرنے کے شکم کو خم رکہین تو دوا
پراگندہ نہو اور بیچ امراض احشا کے مریض کو اس طرح رکہین کہ عضو ماؤف مین پہونچنا دوا کا
سہل ہو مثلاً بیچ بیماریون گردے کے اور درد جوڑون کے مستلقی کرین اور سر اور چوتڑ کو
تکیہ پر رکہین تو درمیان پشت کی زمین پر نہ لگے اور بیچ قولنج اور درد ناف کے اور مانند
انکے بیمار کو اوسکے زانو پر لٹاوین اور سر اور سینہ کو اوپر تکیہ کے رکہین اور طرف درد کے
میل کراوین اور بیچ زحیر کے تکیہ طرف پیٹہ کے رکہکر مستلقی لٹالین اور چوتڑ کو اونچا رکہین
لیکن بیچ امراض دماغی کے مستلقی لٹاوین اور نیچے گردن اور سر کے تکیہ رکہین **انتباہ**
بعد حقنہ کے انبوبہ کو بتدریج نکالین اور مقعد کو انگلیون سے مجتمع رکہین تو دوا جلد نہ پہرآوے
لیکن اگر رکہنے دوا سے کرب ہو جلد دفع ہونے دیوین اور جب دوا نہ نکلے اگر یہ دوا دافع
سحج اور زحیر کے ہے اور کوئی تکلیف اوس سے حاصل نہین ہوئی خوف نہین ہے لیکن اگر
کہ حقنہ حاد مسہل ہو اور توقف کرے زیادہ آدہی ساعت سے چاہیے کہ حقنہ کو اعادہ کرین
تو دواے سابق کو حرکت دیکر نکالے لیکن اس بار مقدار دوا کی پہلے سے آدہی لیوین
اور شاید کہ نشاقہ سے بہی تحریک کرین اور بیچ حالت احتقان کے چاہیے کہ مریض آپ کو
کہانسی سے بچا دے کہ کہانسی سے اس حالت مین کبہی ہچکیان آتی ہین اور بہی قبل حقنہ کے
پانی دواے مسہل سے لازم ہے کہ ساتہ روغن مناسب اور گرم پانی کے حقنہ کرین تو مادہ
جلد اثر کو قبول کرے دوا سے اور مقصد بدون تکلیف کے حاصل ہو **فائدہ** ترکیب حقنہ
مسہل کے قریب ہے ترکیب مطبوخات مسہل سے نہایت یہ کہ بعض مسہلات کو حقنے مین
داخل نہین ہے وہ صبر اور اہلیلجات ہین اور حقنہ کی کئی قسم ہین ایک وہ کہ نرم اور لین ہو

اور وہ بیچ حبیات اور اورام احشا کے اور یبوست ثفل کی کام آتا ہی اور ترکیب اس کی اون
دواؤن سے ہوتی ہے کہ صاحب تلیین اور ازلاق اور جلا ہون مانند بنفشہ اور خطمی اور بجاور
بہوسی اور عناب اور سپستان اور چقندر اور برگ کاسنی اور خبازی اور نیلوفر اور خارخسک اور
تخم کتان اور اصل السوس اور مویز اور فلوس خیار شنبر اور شکر اور مانند انکی دوسرا وہ کہ جاذب ہو اور
وہ بیچ قولنج بارد کے اور مانند اسکے امراض باردہ سے کام آتا ہے اور ترکیب اسکی اون چیزون
سے ہوتی ہے کہ مسہل ہون بسبب پگہلانے اور تحلیل کے اور یہ سب مسہلات قوی ہین کہ پلائی
جاتے ہین اور موافق احتیاج کی اختیار کرتے ہین مقدار اوزان کی اور مراعات اصلاح کی چنانچہ بیچ قرابادینات
کے ہے اور جو حقنے کہ واسطے مرض کے مخصوص ہین بہی مرقوم اور معلوم ہین لہذا ہمنے بیان نہ کیا

اور تلیین کا بیان کرتے ہین واما العلاج بالید فکالجبر والبط والکی لیکن معالجہ ہاتہ سے پس مانند ٹوٹے
کو باندہنا اور چیرنا اور داغ دینا ہے اور اسی حکم مین ہے جو چیز کہ ہاتہ سے علاقہ رکہتی ہی مانند
خیاطت اور دلاک اور کیس اور قلع کی اور مانند انکی اور بیان بطریق اجمال کے بعضے احکام متعلقہ جبر
اور بط اور کے کیے جاتے ہین تین فائدہ ہین فائدہ بیچ احکام جبر کے اور جبر عبارت ہی
اس سے کہ ٹوٹی ہڈی کو یا اپنی جگہ سے نکلی کو باندہین اوس طور پر کہ معروف و مشہور ہے اور ہڈی
کے ٹوٹنے کو کسر کہتے ہین اور بیجا ہونے کو مفصل سے اگر اسی طرح پر ہو کہ بالکل ہڈی حفرہ یعنی گڑہی
سے نکل گئی ہو خلع کہتے ہین ورنہ وثی لیکن وہن اور وہی دونون مترادف ہین معنی اونکے ہڈی کو
یا اوس چیز کو کہ ہڈی سے ملی ہی کوفت لاحق ہو بدون اسکی کہ ہڈی اپنی جگہ سے ہلے یا نکلے اور اس فائدہ کو دو قسم مین ہم
کہتے ہین قسم پہلی بیچ کسر کی تدبیر اسکی یہ ہے کہ عضو کو نرمی سے کھینچین اور ہیئت اصلی پر لاوین بعد اسکے پٹی سے باندہین معتدل اور پٹی جا
کہ ٹوٹی اور خود عضو کی مضبوط زیادہ لپیٹین اور سوای اوسکی نرم اور چاہیے کہ پٹی برابر ہو اور موافق عضو مکسور کی ہو اور بعد
پٹی باندہنے کے جس جگہ گڑہا دیکھین گدی اوس پر رکہین تو بالکل عضو برابر ہو جاوے پس تختے لکڑی انار اور بید
کے اور مانند انکی کہ نرم ہون تیار کیے جاوین اور ہموار کرکے اوس پر رکہین چارون طرف سے اور دہاگا لپیٹ دیوین
تو مضبوط ہو جاوین اور ان تختون کو عربی مین جبائر کہتے ہین جبیرہ اونکا مفرد ہی اور بعد باندہنے جبائر کی اگر
کوئی مانع نہو فصد کرین اور مسہل خفیف دیوین اور لطیف تدبیر کرین تو ورم کی پیدا ہونے سے محفوظ رہین اور بہتر
غذاؤن مین اوس وقت اگر چوزی کا ہی اور کہانا ایک مثقال گل ارمنی کا بیچ جلاب کے واسطے التحامات اور درستی

احکام جبر احکام

ہڈی ٹوٹی کے نفع تمام رکھتا ہے اور یونانی فارسی بھی سریع الاثر ہے اور جبائر کو قبل دو دن کے نہ چاہیے کھولنا
مگر ضرورت سے یعنے وقت درد یا خارش کے کہ اس حالت مین کھولنا اور تھوڑی دیر ہوا مین رکھنا عضو کو
لازم ہے اور تنطیل پانی گرم سے خارش کو بہت نفع کرتا ہے اور جب ایک ہفتہ گذر جاوے اور درد اور ورم
اور حرارت کچھ نہو چاہیے کہ بیچ پٹی باندہنے کے سختی نہ کرین اور چار دن بلکہ پانچ دن کے بعد کھولا کرین اور ضماد
جبر کے لگا وین اور تدبیر تغلیظ کرین بسبب تناول کلہ اور پائے اور ہریسہ کے اور مانند انکے اور چاول اور
زردی انڈے کی بھی مفید ہے اور بیچ آخر کہ وقت انعقاد وشتیذ کا ہے پٹی دن بدن سخت چاہیے باندہنا
اور نشان منعقد ہونے وشتیذ کا یہ ہے کہ اوپر پٹی کے خون ظاہر ہو اور جب تک وشتید سخت نہو عضو کو حرکت
تہوڑی نہ دیوین اور بھی عضو کے ایک وضع پر رکھے نرہین بلکہ بعد ظاہر ہونی استحکام کے تہوڑی تہوڑی حرکت
دیوین تو کرخت نہو جاوے اور میعاد باندہنے جبائر کی موافق حاجت کے ہے جبوقت مضبوط ہو ثابت ہو
اوسکی احتیاج نہین ہے اور جسقدر عضو ٹوٹا ہوا زیادہ ہو جبائر دیر تک باندہنا چاہیے اور صاحب ذخیرہ
نے کہا کہ اوپر عضو مکسور کے جب تک پانچ دن نہ گذرین جبیرہ نہ باندہنا چاہیے اور ربط عصابہ کی کفایت
کرنا چاہیے مگر اوس جگہ کہ خوف کجی کا یا حدوث اور آفت کا ہو کہ اس صورت مین توقف درست نہین ہے
اگرچہ پہلا دن ہو اور جبوقت ورم ساتھ کسر کے ہو چاہیے کہ نزد کو بیچ پانی نمک کے یا خرفہ کے حل کر کے
طلا کرین اور اسی طرح غیر مربوط رکھین اور اگر ربط ضرور پڑے نہایت نرم باندہین اور ایک دن مین
دو مرتبہ کھولین تو کہ ورم دور ہو بعد اوسکے طرف علاج کسر کے رجوع کرین اور جبوقت ساتھ کسر کے
گوشت کوفتہ ہوا ہو اوپر گوشت مرضوض یعنے کوفتہ کے شرط کرین اور خون نکالین تو عفن
سے محفوظ رہے اور جبوقت کسر ساتھ زخم کے ہو جگہ زخم کی کھلی رکھین اور گرد اوسکے گدی
اور جبیرہ اوس طرح سے کہ مناسب ہو باندہین اور جبوقت عضو مکسور مجروح سے خون بہو صبر اور
کندر اور دم الاخوین اور مر باریک کر کے زخم مین بہرین اور اگر بدن خون سے ممتلی ہو طرف
مخالف سے فصد کرین ورنہ بندش سخت مخالف بہی کافی ہے اور جبوقت عضو شکستہ اچہا
ہو جاوے لیکن سختی وہان باقی ہو اور مانع حرکات کی ہو اگر وہ سختی قریب العہد اور متحجر نہوئی ہو
مگر اسپنج کا اوسپر باندھین یا ادویہ قابضہ حاجرہ رکھین اور رباطہ سے مضبوط باندہین تو سختی
دور ہو وے اور اگر بعید العہد ہے اور متحجر ہو گئی ہے مراہم اور قیروطی طین مرخی سے نرم کرین اور

نطول گرم پانی سے کرین قسم دوسری بیچ خلع کے اور اوسکے اخوات کے تدبیر خلع کی یہ ہی کہ اگر خوف
گرنے طاقت کا وہان ہو فصد کرین اور طبع کو نرم رکھین اور ایک مثقال گل ارمنی جلاب مین دیوین اور
غذا اگر روغن بادام کے ساتھ دیوین تو تپ اور ورم سے محفوظ رہے پس نظر کرین کہ خلع بسیط ہے یا مرکب
پس اگر مرکب ہے ساتھ زخم کے یا ورم کے یا قرحہ کے پہلے تدارک اسکا کرین بعد اوسکے علاج خلع کا
کرین مگر یہ کہ خلع اوس عضو مین ہو کہ آسانی سے اور بدون درد کے اپنی جگہ پر بیٹھ جاوے کہ اس صورت
مین التفات اوراسور کا نہین کرتے اور معالجہ خلع کا کرتی ہین اور تدبیر بٹھانے عضو کی یہ ہے کہ اوسکو بتدریج
شہو ر استون یا ہلاوین داہنے اور بائین بعد اسکے توقف سے کھینچین تو عضو اپنی جگہ بیٹھے اور بہت ہوتا
کہ اوسوقت مین آواز نکلتی ہے مفصل سے اور یہ دلیل اوسکے استقرار کی ہوتی ہے اوسکے محل مین اور
بعد رد کرنے عضو کے اپنے محل مین باندھین تو پھر نہ نکلے اور اگر باندھنے سے درد شدید ہو ڈھیلا کرین
اور عضو کو اوسی طرح احتیاط سے رکھین یہان تک کہ خاطر جمع ہو اور چاہی کہ اوپر عضو کے لپیٹین کپڑا خشک
نہ واسطے کہ خشک کپڑے سے خوف سخونت اور ورم کا ہی اور اولے تر یہ ہے کہ سماق اور گل ارمنی
ساتھ پانی مورد کے اور مانند اسکے ملاوین اور کپڑا اوس مین آلودہ کرکے باندھین سرد کرکے اور تین چار پہر
سے زیادہ نہ لپیٹین اور آٹا جو کا ساتھ پانی مورد کی ضماد اچھا ہے اور تدبیر خلع ہر ایک عضو کی جدا ہے
طب اکبر مین بہت خوب بیان کیا ہے تدبیر دوسری کی وہ ہی کہ اگر عضو مفصل سے کم نکلا ہے روغن گل مین
اور برگ مورد نرم کوٹ کر اوپر چھڑکین اور اعتدال سے باندھین اور سماق اور خطمی انڈے کی زردی
سے طلا کرین اور اگر نکلنا اکثر ہو ادویہ قوی ضماد کرین اور اگر ساتھ ورم کے ہو مازو اور گلنار اور اقاقیہ
اور چھالیہ اور سماق سفیدی انڈے مین طلا کرین تدبیر وہی اور وہی کی مانند تدبیر خفیف وثی کی
ہے اور نطول کرنا گرم پانی کا ان اعراض مین جلیل الاثر ہے خصوصاً اگر ہلدی اوسمین جوش کیجاوے
اور گل ارمنی ساتھ سفیدی انڈے کے گھول کر طلا کرنا سریع الاثر ہے واسطے وثی خفیف اور ورمہا
اور دمہا کے فائدہ بیچ احکام بط کے جاننا چاہیے کہ ورم جب تک خوب پختہ نہو نچاہیے
چیرنا اور چیرنا اوس جگہ چاہیے کہ نرم زیادہ اور بلند زیادہ اور نیچا زیادہ ہو اور واجب ہے کہ
بط طول بدن مین کرین تو پٹھین نہ کٹ جاوین مگر بغل اور اربیہ کہ ورم ان دونون جگہ کا طول بدن مین
نہ چیرنا چاہیے بلکہ اون کے شکن کے موافق چیرنا چاہیے عرض بدن مین تو بدن آفت سے بچو

بخلاف پیشانی کے کہ وہ بھی اگرچہ صاحب شکن ہے لیکن بیچ چیرنے اوسکے ورم کے رعایت شکن کی
نہین کر سکتے ہین اور طول بدن مین چیرا چاہیے اسلیے کہ وضع لیفون کی طول مین ہے اور شکن فی تقاطع
اوسپر کیا ہے اگر بتابعت شکن کی کرین لیفین کٹ جاتی ہین اور عضلہ پیشانی کا نیچے گر پڑتا ہے
اوپر حاجب اور آنکہہ کے جیسا کہ اندروماخس طبیب کو بیچ معالجہ امیرزادہ کے یہ خطا پڑی تھی لہذا
کہا ہے کہ جو والا کام بط کو چاہیے کہ واقفیت زیادہ ہو وضع الیاف اور عروق اور عضلات عضو سے
اور بعد چیرنے کے اگر مادہ بہت ہو تفریق سے نکالین تو ضعف نہ لاوے اور بعد تنقیہ ہم کے
بالکل پرانی روئی سے پاک کرین تو کچھ میل نرہے اور بعد اوسکے واسطے اندمال کے سفیدہ اور توتیا
اور گلنار اور مازو اور دم الاخوین اور انزروت سے مرہم بناوین اور کام مین لاوین کہ سریع الاثر ہے
اور بھی لازم ہے چیرنے والے کو کہ ادویہ حابسہ خون کے اور مراہم سکن درد کے اور آلات
مخصوصہ اس کام کی مہیا رکہے اور بہترین یالبات مین دبرانب اور نسیج عنکبوت ہے بیچ سفیدی
انڈے کے گہولکر دیوین اور بہترین مسکنات مین مرہم سفیدہ افیونی ہے اور واسطے پینے
کے نقوع پوست خشخاش اور شیر مادرس اور مانند اسکے فائدہ مند ہین **فائدہ** بیچ احکام کے اور
وہ دو طرح ہے ایک وہ کہ ساتھ اگ کے ہو اور وہ ایسا ہے کہ کوئی چیز تیز یا سیال مانند
روغن کے گرم کرین آگ مین اور اوپر عضو کے رکہین یہان تک کہ جل جاوے اور واسطے
اس کام کے کلوی ذہبی بہتر ہے سب چیزون سے مگر بیچ چراغ کے کہ شوصہ سے پیدا ہوکہ ہان
بہتر زراوند طویل سے داغ کرنا چاہیے اور اسی طرح ام الصبیان مین کہ درمیان ابرو کے داغ کرتے ہین
اور بید سے داغ کرنا بہتر ہے چنانچہ بیچ امراض لڑکون کے گذر چکا دوسرا وہ کہ بدون داغ کی ہو
اور وہ ایسا ہے کہ دوا سے تیز کیفیت کی اوسپر رکہین تو عضو کو جلادے چنانچہ تیزآب سے
کہ اقسام اور مشہور مین داغ ہوتا ہے اور یہ دوا بھی جلانے والی ہے لیکن افراط سے داغ
نہین کرتی اور تیزی بھی کم رکھتی ہے لہذا اوپر پلک کی واسطے تشمیر کے کام مین لاتے ہین چونا
نہ بکہا ہوا پانی کا صابون بورہ ارمنی تینون کو برابر لیکر پیسین اور بیچ پانی رالکہ لکڑی بلوط اور لکڑی
انجیر اور پیشاب لڑکون نابالغ کے گہولین اور جس جگہ چاہین رکہین بالجملہ منفعت داغ تاری

کی یہ ہے کہ رطوبت فاسد کثیر کہ عضو مین جمع ہوتی ہے اور مزاج اور جوہر اوس عضو کو تباہ کرتی ہے
اور بیماریان پیدا کرتی ہے اور انواع استفراغون سے تنقیہ اوسکا ہوتا ہے بہ سبب داغ کی وہ رطوبت
فاسدہ نیست ہوتی ہے اور منافذ بڑے کہ راہ مدد دینے والی کے ہین بند کرتا ہے اور سوء مزاج سرد
کو عضو سے دور کرتا ہے اور سیلان خون کو منع کرتا ہے اور نفع داغ دوائی کا قریب نفع داغ ناری
کے ہے خصوصاً بیچ بند کرنے مسالک کے اور خوب تدبیر ہے واسطے اوس شخص کے کہ تحمل داغ
ناری کا نہو اور یہی واسطے ناسور کے مخصوص ہے اب وہ امراض کہ داغ اون مین اطبا نے تجویز
کیا ہے ہم بیان کرتے ہین ایک اونمین سے درد آنکھ کا ہے کہ پرانا ہو اور سبب اوسکا نزلہ او دوسرا ان
ضیق النفس کہ بہت نزلے سے ہو تیسرا جذام چوتھا درد سر پرانا اور نزول الماء کہ شروع مین ہو پانچوان
بال زائد چھٹا ناسور کنارے آنکھ کا ساتوان خراج کہ شوصہ سے پیدا ہوا ہو آٹھوان خراج کہ بیچ
جگر کے ہو اور ریم بیچ غشائے جگر کے گرے اور ضماد اور شربت مدرہ سے نفع نہو نوان امراض
تلی کے دسوان ضعف معدہ کہ نزلے سے ہو گیارہوان استسقا بارہوان خلع مفصل بازو کا کثرت سے
بسبب کثرت رطوبت کے یا بسبب زخم اور آسیب کے تیرہوان استرخائے مفصل سرین کا اور درد چوتڑ
کا چودہوان عرق النسا پندرہوان قیلۃ الماء سولہوان فتق بن ران کا سترہوان درد دانتون کا
اٹھارہوان نزف دم جس موضع ظاہری سے کہ ہو اور آلہ کو وہان پہونچنا ممکن ہو اور وہ عضو قابل
داغ کے ہو اور جو طریق داغ اکثر عضو کا مختلف ہے ہر ایک داغ بطور علحدہ مذکور ہوتا ہے اور جو
متحد الطریق ہے ایک جا مذکور ہوگا طریق داغ کرنے درد آنکھ کا اور ضیق النفس نزلے کا وہ ہے
کہ بال درمیان سر سے تراشین اور وہان داغ دیوین اسطرح کہ پوست سر کا بالکل جل جاوے
اور جب پوست گر جاوے احسن وہ کہ ہڈی وہان کی تھوڑی چھیلین تو بخار مادہ نزلہ کا نکل جاوے
پس اگر نزلہ قوی ہے دو داغ بلکہ تین داغ دینا چاہیے آپس مین نزدیک اور زخم کو ایک مدت
تک مندمل ہونے نہ دیوین تو رطوبت کما حقہ نکل جاوے بعد اوسکے مرہم بتھہ لگانا چاہیے
طریق داغ جذام کا وہ ہے کہ جس وقت خوف حدوث جذام کا یقین ہو جاوے کہ پانچ داغ دیوین
ایک اوپر جگہ جمنے بال پیشانی کے دوسرا اوپر اقصے تالو کے تیسرا نیچے سر کے نقرہ سے اوپر اور دو داغ
نیچے دونون کان کے اوس محل مین کہ نرم قشری ہے طریق داغ صداع اور شقیقہ مفرطہ اور خیال شعلہ

طریق داغ درد چشم

طریق داغ جذام

طریق داغ صداع وغیرہ

اشتداد الماء کا وہ ہے کہ شریان دونوں صدغ کے کہ بیچ میں جلد کے ہیں اور شریان چاہیے کہ داغ
مکرر کریں تو شریان جل جاوے اسلیے کہ اگر اوسکو نہ جلاویں فائدہ نہیں ہوتا ہے لہذا بعضے واسطے
احتیاط کے پوست صدغ کا بیچ طول شریان مذکور کے چیر کر کے رگ کو ننگی کر کے داغ دیتے
ہیں تو بدون شبہہ کے ہو اور بعض رگ مذکور کو عوض داغ کے تیز کرتے ہیں یاسل یا بیان تجراق
سل کا آخر بحث فصد شریان میں ہوگا طریق داغ شعر زائد کا وہ ہے کہ پہلے بال زائد پلک کے
موچنے سے اوکھاڑیں اور باریک آلہ سے مانند سوئی کے اوپر جڑ ہر بال کے داغ دیویں اور جس جگہ
کہ بال آپس میں ملے ہوں شاید کہ جڑ دو بال کو ایک داغ کفایت کرے اور بعض لوگ ساتھ اودوی
کے تشمیر کرتے ہیں پلک میں چنانچہ طب اکبر میں مذکور ہے طریق داغ غرب کا یعنے ناسور کنارے
آنکھ کا وہ ہے کہ پہلے گوشت ناسور کو استرے سے کاٹیں تو ہڈی ظاہر ہو بعد اسکے دیکھیں کہ ہڈی
درست اور پاک ہے یا تھوڑی خراب ہو گئی ہے اگر خراب ہو گئی ہے تھوڑی اوسی کو کاٹیں
ورنہ نہ کاٹیں بالجملہ بعد ظاہر ہونے ہڈی کے تحقیق منافذ ناسور کی کریں اور باریک آلہ سے
داغ اوس منفذ میں کریں اور وقت داغ کے لازم ہے کہ ابر مردہ یا پرانی روئی سرد پانی میں
بھگو کر آنکھ پر رکھیں تو گرمی داغ کی اوسکو نہ پہونچے اور یہ داغ اسطرح کریں کہ طرف ناک کی سو منہ ہو
اور اگر یہ کام ایک مرتبہ حاصل نہو دو تین مرتبہ تکرار کریں اور نشان کھل جانے منفذ کا داخل ناک
میں وہ ہے کہ جو موتہ اور ناک مریض کا بند کریں دم منفذ آنکھ سے نکلے پس روئی کو مرہم زنگاری
میں آلودہ کر کے اوس میں رکھیں اور ایک دن روئی پرانی اکیلی رکھیں تو مندمل ہووے طریق
داغ خراج کا کہ شوصہ سے تولد کرے وہ ہے کہ جسوقت وہ خراج پڑا ہو اور نفث سی پاک نہو اور
ریم پیدا کرے چاہیے کہ اوسکو ساتھ جزر اوند طویل کے داغ کریں اس طریق سے کہ روغن زیتون
بہت گرم کر کے زراوند کو اوسمیں ڈالیں تو خوب گرم ہو پس زنبور سے پکڑ کے داغ دیویں سات جگہ
ایک وہان کہ سر دونوں ہڈی چنبر گردن کا آپس میں ملا ہے اور جو اس جگہ داغ دیویں پہلے چاہیے
کہ پوست اوس مقام کا اوپر کھینچیں بعد اسکے داغ کریں دوسرا اوس جگہ کہ قریب داجین کے
اور مائل آگے کی طرف دو داغ چھوٹا کرنا چاہیے ایک داہنی طرف دوسرا بائیں طرف تیسرا درمیان
پہلو کے مائل آگے کی طرف دو داغ بڑے کریں پانچواں اور یہ فم معدہ کے ایک داغ چھٹا

طریق داغ شعر زائد

طریق داغ غرب

طریق داغ خراج

درمیان دونوں شانون کے ایک داغ ساتوان دونوں جانب پیٹھ بیچ محل داغ درمیان دونوں شانے سے ہر طرف ایک داغ اور یہ دو داغ پیٹھ کے چھوٹے کرنا چاہیے بعد اوسکے مرہم سفیدہ اور مرہم چونے سے علاج کرین اور جانین کہ اس مرض مین داغ ہوے گا اور بانداوسکے نزدیک جانا اور یہی شق تجویز نہ کیا چاہیے کہ خطرہ عظیم ہوتا ہے طریق داغ جگر کا وہ ہے کہ اوپر آخر جگر کے نزدیک کنج ران کے تھوڑا اوپر ایک داغ کرین ایسا کہ پوست بالکل جل جاوے اور غشا کو پہونچے اور پیچ آگ اور اسکو کئی دن سندمل ہونے نہ دیوین تو خوب پاک ہو جاوے اور اس درمیان مین شربت سناء اور مغسال دیتے رہین اور بعد تنقیہ تام کے سندمل کرین انتباہ جبوقت خراج جگر مین ظاہر ہوا گر بیچ گوشت کے ہے علاج ورم کا کرین اور داغ یہان دخل نہین رکھتا ہے اور نقصان ورم کرے گی گوشت جگر کا تب لازم ہے اور ثقل اور درد جانب راست کے ظاہر ہوا اور دوا اور تنقیہ سے نفع ہوا لیکن یہان ورد شدت سے ہوا اور کوئی تنقیہ اور دوا فائدہ نہ کرے جانین کہ مادہ نیچے غشا کے ہے اور یہان داغ بہت فائدہ کرتا ہے اوسوقت کہ مادہ مستحیل بلدہ ہوا ہو طریق داغ سپرز کا وہ ہے کہ پوست شکم کا کہ اوپر تلی کے ہے صنارہ سے اوٹھا کر داغ کرین آلہ دراز ہوے سے کہ طرف اوسکا دو شاخ رکھتا ہو تو ایک دفعہ مین دو داغ حاصل ہون اور نزدیک آلہ سے کے دو دفعہ اور داغ کرین تو تین دفعہ مین چھ داغ ہو جاوین طریق داغ معدے کا وہ ہے کہ اوپر فم معدہ کے تین جگہ داغ دیو بشکل مثلث جیسا ایک داغ نیچے اپنا غضروف خنجری سے ہو اور دو داغ اوسکے دو جانب تھوڑے نیچے تو اوپر بشکل مثلث کے ہون اور داغ بقدر ہو تانی جلد کے ہو اور سندمل ہونا اونکا نچاہیے کرنا تو رطوبت ہمیشہ اوس سے نکلے اور حاجت داغ معدے کی اوس صورت مین ہی کہ نزلہ دماغی ہمیشہ معدے پر گرے اور اسکو تباہ کرے یہان تک کہ کوئی دوا اور تدبیر فائدہ نہ کرے طریق داغ استسقا کا وہ ہے کہ پانچ جگہ داغ کرین ایک اوپر فم معدے کے دوسرا اوپر جگر کے تیسرا اوپر تلی کے چوتھا اوپر قعر معدہ کے پانچوان اوپر ناف کے اور یہ خاص طبی اور زقی مین ہے اور بعد اسید ہونے کے اور تدبیرون سے کرنا چاہیے طریق داغ سر کتف کا یون ہے کہ جبوقت مہرہ ہڈی بازو کا کثرت سے گر جاوے چاہیے کہ پہلے مہرہ کو اوسکی جگہ بٹھاوین بعد اسکے داغ کرین اس طریق سے کہ مریض کو اوپر پہلو صحیح کے لٹاوین اور جلد اوس جگہ کی صنارے سے یا انگلیون کے سرے سے اوٹھاوین

طریق داغ ورم جگر

طریق داغ سپرز

طریق داغ معدہ

طریق داغ استسقا

طریق داغ سر کتف

تو قوت داغ کی اعصاب اور رباطون کو کہ وہان ہین پہونچے پس گرد اوسکے داغ دیوین متعدد اور اقل اوسے چار ہین اوپر شکل مربع کے اور داغ ایسا کرنا چاہیے کہ موٹائی جلد کی بالکل جل جاوے طریق داغ مفصل سرین کا کہ واسطے درد ورک اور عرق النسا پیدا ہونے کے کرین وہ ہے کہ گرد اوسکے داغ دیوین متعدد اور بعض اطبا ایک آلہ بناتے ہین اوپر شکل پیالہ کے اور وہ دائرہ اوسمین قائم کرین چنانچہ ایک دفعہ مین تین داغ گول حاصل ہوتے ہین اور یہ قدح کے دنبالے لانبے رکھتے ہین واسطے پکڑنے کے اور قطر قدح کا مقدار آدہے بالشت کے چاہیے اور موٹائی اوسکے لب کی مقدار موٹائی دانہ خرما کے اور فاصلہ درمیان دائرہ کے بقدر موٹائی ایک انگلی کے فی الجملہ بعد داغ کے ایک مدت تک مندمل ہونے نہ دیوین تو خوب ٹہیک جاوے بعد اوسکے مرہمون سے اچھا کرین طریق داغ دندان کا اگر دانت سوء مزاج بارد سادہ سے یا بلغم سے درد کرے اور کوئی دوا فائدہ نہ کرے سونے یا لوہے کی سلائی بناوین اور ایک نے اوپر دانت کے رکھکر خوب مضبوط کرین اور اس سلائی مین سوراخ کرکے اندر انبوبہ کے کرین اور دانت تک پہونچاوین اور ایک زمانے تک رکھین اور پھر تکرار کرین تو خوب داغ ہو اور اگر گرد اوس دانت کے خمیر لگاوین اور روغن زیتون جوش کیا ہوا چھوٹے چمچے سے پکڑ کر اوس دانت پر کہ خمیر سے اوسکو احاطہ کیا ہے بہی مجرب ہے اور اس داغ سے درد فورا ساکن ہوتا ہے طریق داغ ناسور لثہ کا وہ ہے کہ اوپر ایک طرف سلائی کی صوف لپیٹین اور اوسکو بیچ روغن زیتون یا کل سنج یا ٹل کے کہ خوب جوش کرتا ہو ڈال کر گوشت فاسد پر رکھین اور مکرر کرین تو گوشت سڑا ہوا بالکل جل جاوے اور وہ رطوبت کہ مانع التحام ہے خشک ہو جاوے **انتباہ** جو مقام کہ گہرا ہوتا ہے جیسے داخل ناک اور منہ اور مقعد کے اور داغ وہان مطلوب ہو ساتھ محافظت اوسکے گرد کے طریق داغ کا یون ہے کہ بوساطت انبوبہ کے داغ دیوین چنانچہ بیچ داغ دانت کے گذرا ہے اور اگر چاہین کہ انبوبہ مانع حرارت سلائی کا نہوگا بسبب ہلکا پن کے چاہیے کہ ابر کہ اور گیرو سرکہ مین پگہلا کر اوس انبوبہ پر خارج کے کنارے سے تہ دین بعد اسکی ترکپڑا اوسپر لپیٹین اور خوب سرد کرین گلاب سرد سے یا بعض عصارات سے بعد اوسکی کام مین لاوین تو بدون ضرر کی ہو اور جسوقت داغ واسطے گرانی گوشت فاسد کے کرین احتراز اور بچانا گوشت صحیح کا واجب جانین اور نقصان گوشت صحیح کا یہی کہ داغ سے تکلیف پہونچے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ساتھ گوشت کے مدد کی

طریق داغ مفصل سرین

طریق داغ دندان

طریق داغ ناسور

۲۰

نیچے اوسکے ہے بہی داغ دیوین تو وہ فساد کہ اوس مین پہونچا ہے دور ہو لیکن اگر یہ ہڈی مجوف کی ہے
داغ گہرا نہ دینا چاہیے تو دماغ کو تکلیف دے اور حجابون کو تشنج کرے اور اوسکے غیر مین داغ خوب اور
مبالغہ سے کرنا چاہیے خصوصاً اگر واسطے نزف الدم کے کرین تو خشکریشہ عمیق تہ دار ظاہر ہو اور جلد
نہ گرے اسلیے کہ جلد گرنا خشکریشہ کا بڑی آنت کو کہینچتا ہے اور جو بیچ استعلاج کے دوا سے رعایت
کرنا دس چیز کا ضروری ہے مولف کہتا ہے یجب فی العلاج مراعاۃ نوع المرض وسببہ وقوۃ المریض وضعفہ
والمزاج الحادث والمزاج الطبیعی والبتوع العادۃ والسن والبلد والوقت الحاضر وحال الہوا اور واجب ہے بیچ
علاج کے واسطے مراعات ان دس امر کی کہ مذکور ہوی ہر ایک شرح ہم کہتے ہین جان تو کہ مراعات
نوع مرض کی وہ ہے کہ تحقیق کرین کہ وہ گرم ہے یا سرد یا رطب یا یابس بعد اسکے بسیط ہے یا مرکب ساذج
ہے یا مادی تو مطابق اوسکے علاج کرین باستعمال مضاد کے اور مراعات سبب مرض کی وہ ہے کہ تنقیح کرین
کہ وہ بدنی ہے یا نفسانی اور مادی ہے یا سابق یا واصل تو موافق اوسکے فکر ازالہ کی کرین اور مراعات
قوت اور ضعف مریض کی وہ ہے کہ اگر مریض قوی ہے استفراغ مین جلدی کرین بشرط حاجت کی
اور اگر ضعیف ہے باوجود احتیاج کی تنقیہ نہ کرنا چاہیے اور اسی طرح بیچ استعمال ادویہ قویہ کے اور ضعیفہ
کے لحاظ قوت اور ضعف مریض کا لازم ہے اور مراد ضعف سے ضعف حقیقی ہے کہ اطالت مرض سے
اور کثرت فاقون سے پیدا ہو بخلاف ضعف عارضی کے کہ شدت بیماری اور غلبہ اخلاط سے ہو کہ یہان
تنقیہ موجب تقویت کا ہوتا ہے بسبب ازالہ سبب ضعف کے اور مراعات مزاج حادث کی اور رعایت
مزاج طبیعی کی وہ ہے کہ مزاج حادث کو اوپر مزاج طبیعی کے قیاس کرین کہ کس قدر دور ہو گیا ہے اور یہ بات
لحاظ کرکے تصرف بیچ کمیت اور کیفیت ادویہ مستعملہ کے کرین اسلیے کہ اگر مزاج اصلی گرم ہو اور مرض
بہی گرم عارض ہو دلیل ضعف سبب کی ہے اور یہان حاجت دوای شدید البرد اور کثیر الکمیت کی
ہوتی ہے مگر یہ کہ مرض حادث نہایت درجہ افراط مین ہو اور اگر مزاج اصلی گرم ہو اور مرض سرد حادث
ہو لامحالہ دلیل قوت سبب کی ہے اور طرف تسخین قوی کے اور تکثیر مقدار کے محتاج ہوتے ہین لیکن یہ مرض
حادث مخوف نہین ہوتا اور بسبب ازالہ تسخین کے اور ضرر بنظر مزاج اصلی متوہم ہوتا ہے اسلیے کہ اس حالت مین
بہی درجہ وسط مرعی کرنا چاہیے اور مراعات سن کی وہ ہے کہ اگر مریض طفل یا شیخ ہے مسہلات قویہ
نہ دیوین اور اگر مبتلا مرض حار مین ہوئین جو شدید البرد ہے خصوصاً کافور نہ کہلاوین اسلیے کہ ضعیف

مزاجوں کی طاقت اوسکے تحمل کی نہیں ہے اور اگرچہ متصور ہے کہ مرض گرم شیخ کو بغیر قوت سبب کے
نہیں ہوتا اور دوا سے مقابل موافق قوت سبب کے چاہیے افراط وہیچ تدبیر کے مطلوب ہی لیکن
اس سبب سے کہ ضعف انکی قوتوں کا مانع اوسکا ہوا ہے اور ضرر دوسرا آل کار مین محتمل ہی منع افراط
تدبیر سے کیا ہے مگر یہ کہ کوئی ضرورت حالی چاہنے والی ہو اور توقف اوس مین موجب آفت قوی
کا ہو کہ اسوقت مین بگمان خوف آجل کے رضامندی اوپر ضرر عاجل کے نہیں کر سکتے اور مراعات
عادت مریض کی وہ ہے کہ پوچھین کہ مریض کو عادت مسہل اور قے کی ہے یا نہین اور تاثیر مسہل اور
ملین اور قے کی اوسکی طبیعت مین کس طرح ہے تو موافق حاجت کے تدبیر کیجاوے اسلیے کہ عمدہ
امر رعایت کرنا عادت کا ہے اور یہ بدون تجربہ کے حاصل نہیں ہوتا ہے لہذا لوگون نے کہا ہے
کہ بیمار کا جہان تک ممکن ہو اون چیزون سے معالجہ کرین کہ سابق مین اونکو تناول کرتا رہا ہو اور جب
مسہل دیوین پہلے ملینات خفیفہ سے طبع کا امتحان کرین بعد اوسکے مسہل دیوین اور جو استفراغ کرنا
بعض امور کا واجب ہے تھوڑے احکام عادت طبع کے کہ اس فقیر نے دیکھا ہے لکھے جاتے ہین ایک
شخص تھا کہ پانچ دانے عناب اور نو دانے سپستان اور ایک درم گل سرخ سے بیس دست ہوتے
تھے اور شخص دوسرا ایک تولہ اسپغول سے بیس دست آتے تھے اور اقسام سوادی دفع ہوتے تھے
اور دوسرے شخص کو سنا اور تربد کو اگرچہ اوسکے مقدار شربت سے کھاتا تھا اثر نہین کرتے تھے
اور التماس مقدار پانچ درم کے کافی ہوتا تھا اور ایک محرور مزاج تھا اور اکثر تبرید پیتا تھا لیکن جسوقت
شیرہ تخم خرفہ کھاتا تھا اوسکے تمام اعضا مین حکہ ہو جاتی تھی اور زبان اور موہنہ مین ایسا معلوم کرتا تھا
کہ گویا چیونٹیاں چلتی ہین بعد اوسکے سینہ تنگ ہوتا اور دم تنگی کرتا تھا اور جب تک کہ قے نہ آتی
اس حالت سے رہائی نہیں پاتا تھا مین نے اوسکو اس گمان سے کہ ایک مرتبہ یہ حالت اتفاقاً
ہو گئی ہو بعد اوسکے اوسی خیال سے اوس کو یہ حالت ہو جاتی ہے شیرہ تخم خرفہ کا بدون اسکے کہ
وہ واقف ہو دیا فوراً وہی حالت ہو گئی اوسوقت مین نے جانا کہ خیال سے نہیں ہی بلکہ عادت
مخلوقی سے ہے کہ بحکم خداے سبحانہ کے ہر ایک مین ودیعت کی گئی ہے اور عقل اوسکے
ادراک مین قاصر و قصور کا کرتی ہے اسی سبب سے کہا ہے کہ العادة طبیعة ثانیة اور بقراط نے کہا کہ
العادة طبیعة خامسة اور مآل دونوں قول کا واحد ہے اسلیے کہ کوئی فرد افراد نوع انسانی سے

اوس سے خارج نہین ہے کہ مزاج اوسکا مائل طرف ایک کی کیفیات اربعہ سے ہوتا ہے اور اسی
نظر سے کہتے ہین کہ فلانے کی طبع گرم ہے یا سرد یا رطب یا یابس اور وہ طبیعت اوسکے حق مین طبیعی ہے
اور مراعات اوسکی ضرور ہے اور عادت بدستور بمنزلہ طبیعت کے ہوتی ہے بیچ وجوب رعایت کے
پس اگر اعتبار طبع ایک شخص کا کہ ہر شخص کو ہوتی ہے کی جاوے عادت طبع ثانی ہوتی ہے اور اگر
لحاظ طبائع اربعہ کا کہ بنظر افراد کی ہے کی جاوے عادت طبع خاص ہوتی ہے فافہم اور مراعات
بلاد کی وہ ہے کہ دریافت کرین کہ شہر گرم ہے یا سرد اور ازروے اقلیم کے طبیعت اوسکی کیا ہے
اور ازروے وضع کے اور بنظر مجاورت کے کیونکر ہے اور خاصیت اوسکی کیسی پڑی ہے پس
موافق اوسکے تقاضا کے رعایت بیچ علاج کے کرین مثلاً اگر بلاد اقلیم معتدل سے ہون اور کوئی
عارض اوسکے اعتدال کو منع نہ کرے یا دوسری اقلیم یا تیسری سے ہو لیکن اوسکے جنوب مین
پہاڑ ہو اور اوسکے شمال مین دریاے شیرین پس ایسے شہر مین کہ بالذات معتدل ہین یا اوس شہر مین
کہ ازروے اقلیم کے طبع اوسکی گرم ہے اور ازروے مجاورت کے سرد پس افراط بیچ تسخین اور تبرید
کے نہ کرنا چاہیے اور درجہ اعتدال کا مرعی کرنا چاہیے کہ جو مزاج اوسکا معتدل ہے ادنی سے تغیر بیچ
تغیر کرنے مزاج اوسکے رہنے والون کے اثر کرتا ہے اور گذر گیا ہے کہ سبب ضعف کا تدارک تضعیف
سے کر سکتے ہین اور اسی طرح اگر بیچ شہر گرم کے مرض گرم ہو کہ اس جگہ حاجت تبرید کی کثیر ہوتی ہے بہ نسبت
شہر معتدل سے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور یہی بیچ شہر بہت گرم کے تنقیہ فصد سے کمتر کرنا چاہیے
اور مسہل قوی اور مقی قوی سے پرہیز کرنا چاہیے اور واسطے نکالنے خون کے محاجم پر قصر کرنا چاہیے
اور اسی طرح بیچ شہر شدید البرد کے پرہیز مسہل اور مقی قوی سے ضرور ہے اور یہان جہان تک
ممکن ہو سبقت بیچ نکالنے خون کے نہ کرین اور اگر ضرورت ہو فصد کو حجامت سے بہتر جانین اور
یہی جانین کہ خواص بعضے بلاد سے ہے کہ بعض دوائین وہان عمل کرتی ہین اور بیچ اوسکی کم کے
عمل نہین کرتی بلکہ باطل الاثر ہوتی ہے چنانچہ ثابت ہوا کہ بیچ ایک شہر کے ایک زہر ہے
مشہور بسموم قاتلہ سے جو قت اوسکو نقل کرکے اور شہر مین لیجاتے ہین اوسمین سمیت ہرگز
نہین رہتی ہے اگرچہ باحتیاط اور بمحافظت تعرف کرنے پانی اور ہوا سے لیجاوین اور بجا ہیں یعنی
جیسا عمل وہ وہین کرتا ہے اور جگہ نہین کرتا پس طبیب کو اس امر سے بھی واقف ہونا چاہیے اور جیسا

شہر مین کہ وارد ہو عقلای اوس دیار سے حقیقت اوس اشیا کی پوچھے تو لغزش سے محفوظ رہے اور
اودہ رعایت وقت حاضر کی وہ ہے کہ معلوم کرین کہ فصول اربعہ سے کون فصل موجود ہے پس جو
مناسب اوس فصل کے ہو اور بیچ تدبیر فصول کے بیان اوسکا ہو چکا ہے کام مین لاوے
اور دوسرا یعنے بیچ مراعات وقت کے یہ ہے کہ مؤلف خود کہتا ہے اور مراعات حال ہوا کی وہ ہے
کہ اگر ہوا مثلاً کوئی سبب اسباب سماوی یا ارضی سے گرم ہوا اور بیچ فصل جاڑے کے پس جو احکام
کہ مخصوص جاڑے سے ہین ساقط ہوتے ہین اور رعایت حال ہوا کا بیچ علاج کے لازم ہوتا ہے
اور یہ سبب وقت حاضر مین داخل ہین جو امور عشرہ کو مؤلف نے مجملاً ذکر کیا تھا اب چاہا کہ اون کے حال
کو کشادہ کرے لہذا کہا واما کیفیۃ الدواء فیستخرج اما من کیفیۃ المرض فان المرض الکثیر الحرارۃ یداوی
بالکثیر البرودۃ لیکن کیفیت دوا کی پس نکالی جاتی ہے یعنے تجویز کی جاتی ہے یا کیفیت مرض سے
از روی تقابل کے پس تحقیق بیماری بہت گرم دوا کی جاتی ہے بہت سرد ہوا سے واما من جوہر
البدن کالمحرور یصیبہ الحرارۃ فتبرید مزاجہ ینبغی ان یکون یسیرا یا نکالی جاتی ہے از روی مزاج بدن کے
جیسے محرور کو کہ اوسکو مرض گرم لاحق ہو پس تبرید مزاج اوس شخص کی چاہیے کہ تھوڑی چیز سی حاصل
ہوتی ہے بسبب ضعیف ہونے سبب کے اور بالضد اور تقریر اسکی یہ ہے کہ اگر قضیہ اسکے عکس ہو
اوس چیز کی کہ کہی گئی ہے عمل مین لاوین اور اس جگہ دو احتمال ظاہر ہوتے ہین ایک وہ کہ اگر
مبرود کو برودت مستولی ہو تسخین قلیل ہی اوسکو کافی ہے دوسری وہ کہ اگر محروری مرض بارد مین
یا مبرود مرض گرم مین مبتلا ہو تسخین قوی اور تبرید قوی کی حاجت ہوتی ہے لما ذکرنا واما من
الوقت والہواء والبلد فان الوقت الحار والہواء الحار یقتضی ان یکون التبرید فیہ اکثر و بالضد یا نکالی
جاتی ہے کیفیت دوا کی اوس چیز سے کہ مناسب وقت اور ہوا اور بلد کی ہو پس تحقیق کہ وقت گرم اور گرم
ہوا تقاضا اوسکا کرتے ہین کہ تبرید ان مین اکثر کیجاوے اور ضد سے یعنے وقت بارد مین تسخین بہت
کیجاوے اسلیے کہ بیچ وقت استعمال دوا کے کہ مخالفت طبع اوس وقت کے ہے لا محال محتمل
زیادہ ہے اور مضرت سے بعید ہے واما وقت استعمالہ فیستخرج اما من وقت المرض بحسب الابتداء والمنتہی
لیکن وقت استعمال دوا کا پس نکالا جاتا ہے یا وقت مرض سے باعتبار ابتدا اور انتہا کی مثلاً گرم ورم اگر
ابتدا مین ہے رادع فقط اوسپر رکھین اور اگر بیچ منتہی کے ہے محلل فقط اور اگر بیچ تزاید کے ہے

ادویہ اور محلل کو ملاکر کام مین لاوین اور بدستور بیچ مرض گرم کے ابتدا مین تلطیف تدبیر کی بطریق
اعتدال کے کرنا چاہیے اور انتہا مین زیادتی تلطیف مین کیا چاہیے اور اسی طرح اگر مرض کثیر المادہ اور
صاحب ہیجان ہو ابتدا مین ہی استفراغ کرنا چاہیے بدون انتظار نضج کے ورنہ پہلے نضیج مین مشغول ہونا
چاہیے بعد اوسکے استفراغ مین واما من قوۃ المریض فانہ ان کان قویا لم یوخر الاستفراغ وان کان ضعیفا اخر
لیراجع القوۃ بالاغذیۃ یا نکالا جاوے قوت بیمار سے پس اگر مریض قوی ہو تاخیر نہ کرنا چاہیے استفراغ کو
اسلیے کہ تاخیر اوس مین حاجت کے اور وفا کرنے قوت کے موجب غلبہ طبیعت کا اوپر طبیعت کی اور باعث
ضعف قوت کا ہے اور تدارک اس صورت مین دشوار ہے اور اگر مریض ضعیف ہو تاخیر کیا جاوے تنقیہ تو
رجوع کرے قوت اغذیہ مناسبہ سے لیکن اگر باوجود ضعف کے حاجت استفراغ کی قوی زیادہ جانین
اور رجوع کرنا قوت کا اغذیہ سے دشوار معلوم کرین احتیاط تمام سے تنقیہ خفیف کرین لیکن تفریق سے اور
تقویت قوت کی اغذیہ اور اشربہ مقوی سے کہ مناسب اوس مرض کی ہو کرنا چاہیے اور یہ امور سو قوت اور رای
طبیب دانا کے مین تو جو کچھ اصلح جانے عمل مین لاوے واما ما لایم الوقت کما یستفرغ فی الشتاء عند انتصاف النہار
وفی الصیف بالاسحار یا نکالا جاتا ہے اوس چیز سے کہ مناسبت وقت کے ہو فضول سے جیسا استفراغ کیا جاتا ہے
جاڑون مین وقت چاشت اور آدہی دن کے اور گرمیون مین وقت سحر کے قبل صبح کی اور وجہ اسکی
ظاہر ہے واما من جہۃ استعمالہ فیوخذ من نفس عضو العلیل کالسحج فی الامعاء العلیا یداوی بالمشروب وفی الامعاء
السفلی یداوی بالحقن لیکن جہت استعمال دوا کے پس کیجاتی ہے نفس عضو علیل سے مانند سحج کی کہ بیچ امعاء
علیا کے ہو علاج کیجاتی ہے ادویہ مشروبہ سے اور سحج کہ بیچ امعاء سفلی کے ہو علاج کیجاتی ہے حقنہ سے
اس لیے کہ پہونچنا دوا کا عضو ماؤف مین پہلے سحج مین پینے سے اور بیچ سحج دوسری کی حقنہ سے
آسان ہوتا ہے واما اختیار الاوفق منہ فیستخرج من قوۃ المریض وضعفہ لیکن اختیار کرنا اوس چیز کا کہ
موافق زیادہ ہے دوا سے پس نکالی جاتی ہے وہ چیز قوت مرض اور ضعف سے اسلیے کہ بیچ ہر حال
کے حالات سے وہ دوا کہ مناسب اوسکے ہو موافق زیادہ ہوتی ہے اوسکو واما مداواۃ العضو خاصۃ
فتتم بطرق اربعۃ لیکن دوا کرنا عضو کا خاصۃً پس تمام ہوتا ہے چار طریق سے چنانچہ ہر ایک اونمین سے مولف
ذکر کرتا ہے احدہا الماخوذ من مزاجہ ایک اون چار طریق سے یہ ہے کہ ماخوذ ہو مزاج عضو سے
فان الاعضاء مختلفۃ فی المزاج فیرد کل واحد منہا الی مزاجہ الطبیعی پس تحقیق کہ اعضا مختلف ہین بیچ

مزاج سے اور جسوقت تغیر اون مین پڑے چاہیے کہ رد کیا جاوے ہر ایک اون اعضا سے طرف طبیعی اپنے کے اور بیچ بحث اعضا کے امر چہ اینکے مذکور ہوے الثانی الماخوذ من خلقۃ دوسرا اوس سے ماخوذ ہے خلقت عضو سے فان الکان سخیفا کالریۃ لا یستعمل الادویۃ القویۃ یعنی اگر عضو سخیف ہو یعنے نازک جرم اور متخلخل مانند ریہ کے پس استعمال نہ کیا جاوین ادویہ قویہ وان کان صلبا کالکلیۃ اور اگر ہو عضو سخت جرم مانند گردہ کے یستعمل فیہ القویۃ استعمال کیجاتی ہین اوس مین ادویہ قویہ وان کان وسطا کالکبد یستعمل فیہ الوسط اور اگر ہو عضو متوسط الجرم مانند جگر کے استعمال کیجاتی ہین اوس مین دوائین کہ متوسط ہین بیچ ضعف اور قوت کے الثالث الماخوذ من قوۃ فان العضو متی کان رئیسا طریق تیسرا الطرق اربعہ سے ماخوذ ہے قوت عضو سے پس تحقیق کہ عضو جسوقت ہو رئیس ہو مانند دل اور جگر اور دماغ کے اور عظیم نفعۃ البدن یا عام ہو نفع اوس عضو کا تمام بدن کو مانند معدے کے کہ اگرچہ رئیس نہین ہے لیکن تمام بدن اوسکے محتاج ہین او کان لطیفا یا وہ عضو ہو لطیف اور شریف اور ذکی الحس مانند آنکھ اور کان کے اور مانند اونکے لا یستعمل فیہ الا مثل قوتہ استعمال کرنا نچاہیے ایسے اعضا مین دو چیز کہ محلل قوت اون کی ہو اور استعمال عام ہے کہ داخل سے ہو یا خارج سے لہذا الشیخ رئیس نے کہا کہ جسوقت تنقیہ کوئی عضو یا اعضائے رئیس سے مطلوب ہو اگر ادویہ قویہ سے اور ایک دفعہ نہ کرنا چاہیے اور اگر تضمید کرین محللات سے واجب ہے کہ ادویہ قابضہ طیب الرائحہ اون مین ملاوین تو اوس عضو کی قوت کو محفوظ رکھے اور بہی افراط تبرید کی اور تضمید مرخیات اکیلے کی ان اعضا مین منع جانین اور اوسلے ترتیب اعضا کا اس مراعات سے دل ہے بعد اوسکے دماغ اور کبد اور اسی طرح بیچ علاج معدے اور ریہ کے کہ عضو مشترک ہین تمام بدن کو افراط تبرید کی روا نہین ہے خصوصاً اگر اون مین ضعف ظاہر ہو اسی سبب سے بیچ حمیات حادہ کے جسوقت بیچ معدے کے ضعف ہو پانی شدید البرد نہین دیتے اور اسی طرح مبردات دوسرے اور بدستور جسوقت ضعف ریہ کا ساتھ تپ کے ہو افراط برودت کی نچاہیے کرنا اور جیسا استعمال کرنا محللات صرف کا اور مرخیات صرف کا اعضائے رئیس مین ممنوع ہے تو بیچ معدے اور ریہ کے بہی ممنوع ہے اور مراعات اعضائے ذکی الحس کی یا وہ

کرے دوا ایسی ردی الکیفیت لذاعہ ہو وغیرہ اون مین استعمال نہ کرین مانند مطبوعات کے الرابع الماخوذ
من وضع طریق چوتھا طرق اربعہ سے ماخوذ ہے وضع عضو سے اور جو وضع عضو کی تقاضا
کرتی ہے موضع اور مشارکت کو مولف ان دونون کی کہتا ہے فانہ ینبغی ان فی تقدیر قوۃ الدواء
بحسب قرب العضو وبعدہ پس تحقیق کہ بلحاظ وضع کے بیچ معالجہ کے نفع پاتا ہے لحاظ کرنے والا
بیچ تقدیر دوا کے باعتبار نزدیک ہونے عضو کے اور بعید ہونے عضو پہونچنے دوا سے جیسا نظیر
مین آتا ہے فان المری یسہل تغیر مزاجہ بالدواء لسرعۃ وصولہ الیہ پس تحقیق کہ مری مثلا جو مجرے دوا
اور غذا کی ہے متغیر ہونا اوسکے مزاج کا دوا سے مشروب سے آسانی ہوتا ہے بسبب جلد پہونچنے
دوا کے طرف اوسکے ولا لذالک الریۃ اور نہین ہے ایسا ریہ اور وجہ اوسکی ظاہر ہے کہ پہونچنا
دوا کا اوسمین یا جگر سے ہوگا سا لک معلوم سے یا ارزوے ترشح کے مری سے طرف ریہ کے
اور دونون صورت مین نقصان یا بطلان دوا کا ہوگا وان فی مشارکۃ العضو بما یتصل بہ من الاعضاء
ما ینتفع ہوتا ہے لحاظ کرنے والا مراعات وضع کا بیچ مشارکت عضو کے ساتھ اوس چیز کے کہ اتصال
رکھتا ہے عضو مذکور بسبب اوس چیز کے اعضا سے اور بیچ اوسکی تفصیل کے
ارزوے تفریع کے کہتا ہے کہ فیستفرغ المادۃ التی حصلت فیہ من ذالک البعض
پس استفراغ کیا جاتا ہے مادہ کہ اصل ہوا اوس مین راہ اوس عضو سے کہ شریک
اوسکا ہے لما اذا حصلت المادۃ فی الجانب المقعر من الکبد فیستفرغ بالمسہل نحو الامعاء جیسے
جبوقت حاصل ہو مادہ بیچ جانب مقعر کے کبد سے پس نکالا جاوے اوسکو مسہل سے جانب
امعا کے اسلیے کہ مقعر جگر امعا سے مشارکت رکھتا ہے اور جذب کرنا اوسکے مادے کا اس راہ سے
آسان زیادہ ہے وان حصلت فی الجانب المحدب فیستفرغ بالادرار نحو الکلیتین اور اگر حاصل ہو
مادہ بیچ طرف محدب جگر کے پس نکالا جاتا ہے ادرار سے طرف گردے کے اسلیے کہ حدبہ
جگر مشارکت رکھتا ہے گردون سے اب بیان کرتا ہے مولف طریق جذب مواد کا اور اشارہ
کرتا ہے اس امر پر کہ پہچاننا موضع عضو کا دخل رکھتا ہے اور ہر نوع کیفیت جذب اور استفراغ کے
جیسا کہ کہا واعلم ان المادۃ اذا کانت فی الانصباب تجذب من موضع الی موضع والمکان البعید
اور جان تو کہ مادہ اگر بیچ ریزش کے جذب کیا جاوے اوسکو ایک مکان سے دوسرے

امالہ وجذب

مکان مین اگرچہ مکان مجذوب الیہ دور ہو یعنے اس حالت مین کہ ابھی تک مادہ گرنے سے موقوف نہین ہوا ہے جذب مادے کا عام ہے کہ طرف مکان قریب کے ہو یا بعید کے لیکن جذب مذکور بعد مراعات مین شرط کے چاہیے کرنا ایک اون سے مراعات مخالفت جہت کی ہے لیکن مخالفت ایک قطر مین ہو جیسے مادہ ہاتہ داہنے کا مثلاً طرف ہاتہ بائین کے جذب کرین یا مادہ سر کا طرف ہاتہ اور پاؤن کے لیکن جذب دو قطر مین درست نہین ہے کسی وقت مین اور یہ ایسا ہو کہ مادہ داہنے ہاتہ کا مثلاً طرف بائین پاون کے جذب کرین شرط دوسری اوسمین مراعات مشارکت کی ہے اسی سبب سے وضع محاجم اوپر پستانون کے حیض کو بند کرتا ہے لوقوع الشارکہ بینہما ای بین الثدیین والرحم شرط تیسری اوسمین مراعات محاذات کی ہے اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ واسطے علل کبد کے داہنی باسلیق کی فصد کرتے ہین اور واسطے امراض طحال کے باسلیق بائین اور جسوقت باوجود رعایت محاذات کے دور کرنا مادے کا بہی مطلوب ہو اسیلم داہنی واسطے کبد کے اور اسیلم بائین واسطے طحال کے کہولنا چاہیے اور بہی جسوقت جذب بدون استفراغ کے کرین لازم ہے کہ درمیان مجذوب منہ اور مجذوب الیہ کے بعد معتد بہ ہو اسلیے کہ بیچ اس صورت کے اوپر تقدیر متقاربت کے خوف رجوع مادے مجذوبہ کا ہے طرف مجذوب عنہ کے واما اذا حصلت فی العضو فان کان العہد قریبا تجذب من موضع الی موضع قریب کما تجذب مادۃ الرحم بالحجامۃ علے الساقین اور لیکن جسوقت حاصل ہو مادہ بیچ عضو کے یعنے گرنے سے موقوف رہا ہو تمام اور کمال اوس موضع مین جمع آیا پس اگر زمانہ انقطاع گرنے مادہ کا قریب ہے پس جذب کیا جاوے مادہ اوس موضع سے طرف موضع نزدیک کے اسلیے کہ اس صورت مین بسبب ٹوٹ جانے تیزی مادہ کے خوف رجوع مادہ کا طرف مجذوب عنہ کے نہین رہا اور جذب مادے کا طرف قریب کی لامحالہ آسان زیادہ ہوتا ہے جیسے جذب کیا جاتا ہے مادہ رحم کا محجمہ سے کہ اوپر ساقون کی رکہتے ہین وان کان العہد بعیدا فبسیل من نفس العضو اور اگر زمانہ حاصل ہونے مادہ کا بعید ہوا ہے پس سایل کیا جاتا ہے یعنے نکالا جاتا ہے مادہ خود عضو سے [illegible] عضو مقصود کا ہے اور سہل قریب تر ہین اور اکمل بہتر ہین طریق [illegible] نکالنے کے بہی ہے کہ ذات عضو سے ہو اور مدت

بسبب واقع ہونے مشارکت کے درمیان پستانون اور رحم کے ۱۲

عہد کی تین دن تک ہی نہایت پانچ دن اور بعد اوسکے بعید عہدی فائدہ بیچ طریق امالہ مادہ کے
ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے اور وہ امالہ کئی قسم ہے ایک وہ کہ وہ عضو کہ برابر اوسکے
ہی مضبوط باندہین اسقدر کہ اوسکو الم ہونچے تو بسبب الم کے مادہ اوس طرف پہر جاوے دوسرا
وہ کہ اوپر اوس عضو کے کہ برابر اوسکے ہے محجمہ لگاوین یا دوائین گرم جاذب کا ضماد کرین تیسرا وہ کہ
اگر مادہ بیچ داہنے ہاتہ کے ہو مثلاً بائین ہاتھہ سے ریاضت کرنا چاہیے اور بہاری بوجہ اوٹھانا جیسے
ایک شخص نزدیک جالینوس کے ایک چیز بہاری راہ دور سے ایک ہاتھہ مین لیکر آیا تھا اور
اوس سبب سے وہی ہاتہ ورم کر گیا تھا جالینوس نے اوس سے کہا کہ برابر وزن اوس چیز کے کوئی چیز
دوسری ہاتہ مین لیکر روانہ ہوا اوس شخص نے ایسا ہی کیا صحت پائی بدون اور تدبیر کے چوتھا وہ کہ اگر
مادہ بیچ سر اور آنکھہ کے ہو چاہیے کہ دوائین درد کی ٹہیا لینے والی پہلے رکھین اور پاؤن کو زور سے
ملین یا گرم پانی مین رکھین یا لطتاب سے پاؤن کو باندہین جیسے بیچ شد اطراف کے مفصلاً کہا گیا اور
اسی طرح جو وقت مادہ نے طرف باطن کے منہ کیا اور چاہتا ہی کہ اوپر صعود سے اور سینہ کے گری چاہیے
کہ اطراف کو خوب مضبوط باندہے تو مادہ پہر آوے اور جو وقت امالہ مطلوب ہو تو قصد کرے کہ امالہ
شروع مین آسان ہے اور جانین کہ اگر مادہ تہوڑا اور قلیل الحرکت ہی امالہ اوسکا بدون استفراغ کے
کافی ہے اور خوف ضرر کا نہین ہی لیکن اگر بدن ممتلی ہو اور مادہ کثیر الحرکۃ ہو امالہ ساتہ استفراغ
کے چاہیے کرنا تو کوئی آفت مین مبتلا ہووے اور بہی معلوم کرین کہ ادرار بول تعریق سے ہوتوف
ہوتا ہے اور عرق سفرط ادرار بول سے اور اسہال قے سے اور قے اسہال سے بالجملہ بیچ امالہ کی
مراعات مخالفت کی لازم ہے چنانچہ گذرا خواہ محل قریب سے ہو یا محل بعید سے مثلاً اوس شخص کو
کہ تالو اور منہ سے خون آتا ہے اور چاہین طرف مخالف قریب کے پہیرین طرف ناک کے مائل
کرین اور اگر چاہین کہ دور زیادہ لیجاوین ہاتہ اور پاؤن کی فصد کرین اور اسی طرح وہ عورت کہ بواسیر
رکھتی ہے اور چاہین کہ عضو قریب کی طرف اوسکو بہترین جانب سے کے مائل کرین تو فصد سے
نکل جاوے اور اگر چاہین دور زیادہ لیجانا کوئی رگ اوپر کے بدن کی کہولین اور جب تک ممکن ہی
کوئی وجہ سے طرف اعضاے رئیس اور شریف اور قوی الحس کے مادے کو نہ لیجاوین بلکہ طرف عضو
خسیس کے کہ اوسکے قریب ہو اور قوی ہو منجذب کرین انتباہ بیچ بیان کئی قانون کی کہ طبیب

کو محافظت اونکی واجب ہے اور یہ کئی قسم ہین پہلے وہ کہ بیچ فصل قوی الحرارۃ یا قوی البرودۃ
جہان تک کہ ممکن ہے اسہال قوی اور کے اور ابطال او رمقی قوی سے پرہیز کرنا چاہئیے دوسرا وہ
کہ جسوقت طبیب حاذق موافق حدس صناعی اپنے کے تحقیق اسباب کی اور نوع مرض کی کر کے
علاج مین شروع کیا ہو یہ سبب تاخیر ظہور نفع کے ہاتھ اوس تدبیر سے نہ اوٹھاوین اور اسی طرح اگر
کوئی تدبیر اچانک بغیر مطابق قانون کے کی جاوے اور نفع اوس سے ظاہر ہو اوسپر غرور نہ کرین اور
ترک کرنا اوسکا لازم جانین کہ آخر کو ضرر کریگا تیسرا وہ کہ بیچ درمیان دوا کرنے کے ادویہ کو بدلتی رہین
جبتک طبع الفت نہ کرے کہ انفعال مالوف سے کمتر ہوتا ہے چوتھا وہ کہ جسوقت بیچ تشخیص
کے تردد ہو عمدہ سرانجام کام کا اوپر طبیعت کے چھوڑنے تو مغلوب ہونا طبیعت کا یا مغلوب ہونا
بیماری کا ظاہر ہو اسلیے کہ اس صورت مین مرض تشخیص مین آویگا اور دوا کرنے کو دخل ہوگا پانچوان
وہ کہ جسوقت مرض ساتھ درد کے جمع ہو پہلے درد کو تسکین کرین اگرچہ مخدر سے ہو لیکن حتی المقدور
خشخاش سے اور مانند اوسکے سے تجاوز نہ کرے کہ باوجود تجربہ کے مالوف اور ماکول ہی چھٹا وہ
کہ جسوقت چاہین فصد کرین واسطے درد کوئی عضو کے اعضاے باطنی اور درد اوس عضو مین
بشدت ہو واجب ہے کہ پہلے تسکین درد کی ضماد مرخی اور طلای مسکن سے یا مشروبات مسکن سے
کرین بعد اوسکے فصد کرین اسلیے کہ اگر پہلے فصد کرین احتمال ہے کہ بسبب مختلف ہونے دونون
جذب کے کہ درد مادے کو اپنی طرف کھینچتا ہے لان الالم جذاب اور فصد کہ اپنی طرف کھینچتی ہے
خلل طبع مین ظاہر ہوتا ہے اور مادہ مقصودہ نہین نکلتا اور ضعف اور غشی ظاہر ہوتی ہے ساتوان
وہ کہ تقویت قواے نفسانیہ اور جوانب کی بیچ تمام معالجات کے مقدم زیادہ ہو اور فرح اور سرور
اور شغل ساتھ ظریف لوگون کے اور پھولون کے اور شنا غناے لطیف کا بدستور اور اسی طرح زیارت
دولتمندون کی اور ملازمت اون لوگون کی کہ مریض اونسے حیا کرتا ہو اکثر امراض مین نفع کرتی ہے
اور بدستور انتقال ایک ہوا سے طرف دوسری ہوا کے اور ایک مکان سے طرف دوسرے
مکان کے جلیل الاثر ہے

الفصل التاسع فی الفصد والحجامۃ

فصل نوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ فصد اور حجامت کے اما الفصد فہو علاج قوی للابدان الدمویۃ ولذوی الاکل
والشرب لیکن فصد پس وہ علاج قوی ہے واسطے ابدان دموی کے اور واسطے صاحب اکل و شرب

بیان فصد

کے اور فصد اوسکو کہتے ہین کہ رگ کو نشتر سے بطریق مشہور کے چیرین ذالعروق المعتاد فصدہا ہی
عروق المرفق اور رگین کہ اکثر عادت اونکے کھولنے کی ہے وہ رگین آرنج کی یعنے کہنی کی ہین چنانچہ
بعد ترجمہ عبارت متن کے مفصلاً کہی جاویگی الاان العلة اذا کانت فی الراس فقصد القیفال اسرع
فی النفع مگر یہ کہ اگر بیماری ہو سر مین پس فصد قیفال یعنی سر رو کی اثر مین جلد زیادہ ہو وتی کانت
فی اسفل البدن فقصد الباسلیق اسرع فی النفع اور جسوقت بیماری ہو اسفل بدن مین پس فصد
باسلیق کی کھولین جلد زیادہ ہے بیچ نفع کے واما الاکحل فیجمع منافع العرقین جمیعا لیکن رگ اکحل یعنے
ہفت اندام کی پس مجمع فوائد دونون رگون کی ہے واما الحجامة ففعلها ضعیف وہو یجذب الدم

بیان حجامت

عما یجاور العضو الذی یحجم علیہ واقواہا حجامة الساقین اور لیکن حجامت پس فعل اوسکا ضعیف ہے
بہ نسبت فصد کے اور وہ حجامت جذب کرتی ہے خون کو اوس جگہ سے کہ مجاور اور نزدیک اوس
عضو کے ہے کہ اوسپر حجامت کیجاتی ہے اور قوی زیادہ حجامت مین حجامت ساقین کی ہے پوشیدہ
نہ رہے کہ جو منصب شارحون کا کہ طول دینا کلام کا ہے اس فصل کو تین قسم مین ہم ذکر کرتے ہین ساتھ

تین قسم

فوائد کثیرہ کے قسم پہلی بیچ فصد کے قسم دوسری بیچ حجامت کے قسم تیسری بیچ لگانے جونک کے
قسم پہلی بیچ فصد کے اور یہ قسم متضمن ہے اوپر کئی فائدے کے فائدہ بیچ تعریف فصد کے اور فضیلت
اوسکی اوپر اور استفراغات کے اور منافع اوسکے کہ اوس سے متعلق ہین پوشیدہ نہ رہے کہ فصد استفراغ
کلی ارادی ہے کہ نکالتے ہین اخلاط کو طریق تفرق اتصال بحسی سے اور یہ تفرق اگر معتدل ہے
اخلاط نکلتے ہین اوس نسبت اور وجہ سے کہ بیچ عروق کے ہین اور اگر تنگ واقع ہو جو رقیق
ہی نکلتا ہے اور غلیظ باقی رہتا ہے اسی سبب سے فصد تنگ سے منع کیا ہے مگر وہان کہ فرق
امالہ مطلوب ہے جیسے مرعوف قلیل الامتلا مین معمول ہے اب جانین کہ استفراغ کلی بیچ اصطلاح
اطبا کے اوپر دو وجہ کے اطلاق کیا ہے ایک وہ کہ تنقیہ تمام بدن کا کیا جاوے اور اس تقدیر پر
استفراغ جزئی اوسکو کہتے ہین کہ ایک عضو خاص سے استفراغ کرین مانند سعوط و عطوس کے
کہ واسطے تنقیہ سر کے خاص ہین فقط دوسرا وہ کہ تنقیہ تمام اقسام اخلاط کا کیا جاوے اگرچہ بعض
اعضا سے ہو اور اس صورت مین استفراغ جزئی اوسکو کہتے ہین کہ ایک خلط خاص کو نکالے
مانند اوس اسہال اور قے کے کہ تنقیہ خلط خاص کا اوس سے کیا جاوے ورنہ استفراغ سے کہ بیچ التعریف

معنی استفراغ کلی

فصد کے مذکور ہے یہی قسم دوسری مراد ہے اور ایسا اگر ہو فصد ازنبہ کی اور فصد دونون ماق کی
اور سوا اسکے کہ عضو خاص سے خون کو نکالتے ہین حد فصد سے نکل جاوین اور بیشک نہین ہے
کہ خون جس عضو سے کہ آتا ہے مرکب الاخلاط ہے اور استفراغ اوسکا استفراغ سب اخلاط کا ہے
اور جملہ فضائل فصد سے اوپر اور استفراغون کے فضیلت عمدہ وہ ہے کہ تنقیہ اوسکا اختیاری ہے
بعد فصد کے اگر عدم فساد معلوم ہو فوراً بند کرسکتے ہین اور کچھ خوف مضرت کا نہین ہوتا اور اسی طرح
نکالنا خون کا موافق حاجت کے اختیار پر موقوف ہے بخلاف مسہل اور مقی کے کہ بعد عمل کے
اگر چاہین کہ مادہ غیر مقصود نکلتا ہے اور روکا چاہین ضرر کرتا ہے بسبب تعارض دونون عمل مختلف
کے اور کبھی استعمال قابض کا بعد مسہل قوی کے اوسکے عمل کو زائد کرتا ہے **فائدہ** بیچ بیان اس
امر کے کہ لائق نکالنے خون کے کون آدمی ہین جاننا چاہیئے کہ لائق اس کام کے تین آدمی ہین ایک وہ
آدمی کہ مستعد ہو واسطے پیدا ہونے امراض کے وقت کثرت خون کے یا اوسکے متغیر ہونے
کے یعنے اسکی عادت رکھتا ہو کہ جب خون زیادہ یا متغیر ہو امراض مین مبتلا ہوتا ہے اور نظیر
اوسکی وہ شخص ہے کہ وہ مستعد ہو واسطے عرق النسا اور نقرس اور درد مفاصل دموی کے
اور وہ شخص کہ مستعد ہو واسطے صرع اور سکتہ کے اور مالیخولیا کے نزدیک کثرت اور تغیر دم
کے اور وہ شخص کہ مستعد ہو اوپر خوانیق اور اورام احشا اور رمد گرم کے اور وہ شخص کہ خون
بواسیر معتاد کا یا خون حیض کا بند کیا ہو اور اوس شخص کو اوسکے اعضا سے باطنی مین
ضعف ہو اور ساتھ اسکے مزاج اوسکا گرم ہو کہ اس شخص کو بہتر وہ ہے کہ بیچ فصل ربیع کے
فصد کرے تو ان امراض مین واقع ہونے سے محفوظ رہے لہذا قرشی نے کہا کہ وقد
یفصد لا لکون زیادۃ الدم ؛ او رداءۃ کیفیتہ بالفعل بل بالقوۃ اذا کانت تلک القوۃ قریبۃ
دوسرا وہ کہ خوف مرض اور آفت سے حکم اوسکی فصد کا کیا ہو بدون اسکے
کہ کثرت خون کی اور متغیر ہونا اوسکا ملحوظ ہو اور مثال اسکی وہ شخص ہے کہ اوسکو
ضربہ یا سقطہ پہونچے اور بنظر احتیاط کے اوسکی فصد کرین تو ورم کے پیدا ہونے سے
امین رہین اور اسی طرح وہ شخص کہ ورم رکھتا ہو اور ڈرے کہ قبل پکنے کے پھٹ
جاویگا حکم اوسکی فصد کا کرتے ہین اگرچہ کثرت خون مین نہین ہے تیسرا وہ کہ وہ شخص

مبتلا ہوا امراض دموی مین کہ اس جگہ بطریق اولے نکالنا خون کا واجب ہوتا ہے چنانچہ بیچ فائدہ آئندہ کے
بیچ رد کرنے قول واہی مانعان فصد کے مشروحاً کہا جاتا ہے اور سوائے ان تین آدمیون کے اور آدمیون
مین خون نہ نکالنا چاہیے **فائدہ** بیچ بیان اوسی اختلاف کے کہ درمیان قدما کے اور غیر اونکے بیچ نکالنے
خون کے واقع ہوا ہے جاننا چاہیے کہ بعض لوگ مطلق منع کرتے ہین اور واسطے اثبات اپنے مطلب کے
تین دلیل ذکر کرتے ہین ایک وہ کہ خون مادہ اور اصل اعضا اور ارواح کا ہے اور موجب قوت اور صحت کا
اور ایسی چیز قابل نکالنے کے نہین ہے دوسرے وہ کہ اگر خون جائز الاخراج ہوتا ہر طرح کوئی مفرغہ واسطے
دفع کرنے اوسکے فضلہ کے مقرر ہوتا جیسے واسطے صفرا کے مرارہ اور واسطے سودا کے طحال ہے اسلیے کہ
استعداد ہر امر کی ضرور ہے اور لازم طبیعی ہے بدن مین بحکم اللہ تعالے کے تیسری وہ کہ جائز ہونا تنقیہ
خون کا یا بسبب کثرت خون کے ہے یا بسبب ردی ہونے کے اور دونون صورت مین فائدہ متصور
نہین ہے بلکہ ضرر متحقق ہے لیکن درصورت کثرت کے ظاہر ہے کہ گرمی مزاج کی حاصل ہوتی ہے اور خون
زائد صفرا بن جاتا ہے پس تنقیہ صفرا کا واجب ہے نہ تنقیہ خون کا اور اسی طرح بیچ حالت ردی ہونے کے
متغیر ہونا خون کا یا ساتھ برد کے ہے یا ساتھ حر کے اگر ساتھ برد کے ہے لا محالہ تکاثف اور کمی حجم کی
خون مین ہوگی اور اس حالت مین اجازت نکالنے کی درست نہین ہے اور اگر تغیر ساتھ حر کے ہے
شک نہین ہے کہ لطیف خون کا صفرا اور کثیف اوسکا سودا ہو جاتا ہے پس تنقیہ اون دونون کا واجب
ہے نہ تنقیہ دم کا اور اس قول واہی کو جمہور اطبا نے قدیم اور جدید نے رد کیا ہے اور جواب ہر دلیل کا
مفصل مرقوم کیا چنانچہ بیچ رد دلیل پہلی کے کہا ہے کہ خون اگرچہ مادہ اعضا اور ارواح کا اور باعث قوت
کا ہے لیکن بشرط اعتدال کے اور جسوقت خون نے اعتدال سے تجاوز کیا نکالنا شئے زائد کا لازم ہے
اسلیے کہ کثرت مقدار اور تمدد اوعیہ سے حرارت غریزی کو منغمر اور مغلوب کر دیتا ہے جیسے تھوڑی آگ بہت
لکڑی مین مرتی ہے اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہا ہے کہ ہم نہین مانتے اس امر کو کہ طحال اور مرارہ مفرغہ
سودا اور صفرا کے ہین بلکہ وہ خزانہ اونکے ہین کہ طبیعت نے باذن اپنے خالق کے جس قدر
کہ اونسے واسطے مصالح بدن کے مطلوب اور درکار ہے اور تشریح مین معلوم ہوا اس جگہ مہیا اور موجود
رکھتی ہے اور بتدریج صرف کرتی ہے اور اطلاق لفظ مفرغہ کا ان دو عضو پر کہ خزانہ مین بطریق مجاز کے
بیچ کلام اطبا کے واقع ہوا ورنہ مفرغہ عبارت ہے مجمع اوس چیز سے کہ مفید نہو بدیہی ہے کہ اس جگہہ

نہین ہوسکتا اور اوپر تقدیر تسلیم کے ہونا مفرغہ کا واسطے دم کے دلیل مانع ہوتی اوسکے تنقیہ کی ہے
چاہیے کہ بلغم بھی نزدیک تمھارے سنہی الاستفراغ ہو اسلیے کہ وہ بھی مفرغہ نہین کہتا ہے ولیس فلیس
اور بیچ رد دلیل تیسری کے کہا ہے کہ کثرت اور حرارت خون کی شک نہین ہے کہ نزدیک افراط کے موجب
اوسکے استحالہ کا طرف صفرا کے ہوتی ہے اور پیدا ہونا صفرا کا لامحالہ زیادہ کرنے والا سوء مزاج حار کا ہے
پس تجویز فصد کی نزدیک کثرت مقدار کے اور بہت ہونا حرارت خون کا قبل اسکے کہ مفرط ہون اور باعث
تولید صفرا کے ہون لازم بلکہ واجب ہوا اور اوپر تقدیر استحالہ کے بھی چاہیے کہ جائز ہو اسلیے کہ خون
زائد بالکل دفعۃً استحالہ طرف صفرا کے نہین کرتا ہے بلکہ تھوڑا اوس سے وقتاً بعد وقت مستحیل ہوتا ہے
پس نکالنا خون زائد کا موجب قطع مادے مدد صفرا کا ہوا اور معلوم ہے کہ بعد قطع سبب کے اور منع کرنی
مدد کے تعدیل صفرا مستحصلہ کی آسانی سے ہوگی اور بھی معلوم کرین کہ کثرت مقدار خون کو اگرچہ مفرط ہو
استحالہ ہونا طرف صفرا کے لازم ہمیشہ نہین ہے بہت ہوتا ہے کہ حرارت غریزی غالب ہو اور جوش
خون کو فرو کرے بدون اسکے کہ مستحیل بصفرا ہو خصوصاً کہ قلت بیچ مقدار خون کے نکالنے مین ہوتی ہو
کہ یہ امر باعث اعانت فعل حرارت غریزی کا ہے اور قرشی بیچ تائید کلام جمہور کے کہ مجوز فصد کے
ہین بیان لایا ہے کہ جسوقت خون مقدار مین زیادہ ہوتا ہے اسطور کہ زوال اوسکا تقلیل کرنے غذا سے
بدون ضرر شدید کے مرجو نہو یا مستحیل ہوتا ہے طرف کیفیت ردیہ کے اسطرح کہ اصلاح اوسکی ادویہ سے
اور تدابیر معدلہ سے متوقع نہو لامحالہ امر غیر طبعی پیدا ہوگا اور دفع کرنا اوسکا واجب اور حصول دفع
اوسکا بدون نکالنے کے ممتنع ہے پس استفراغ دم کا وقت حاجت کی ضرور ہوا اور یہی اوس سے منہی
عنہ ہے عقلاً و استقراءً انتباہ جو تجربہ ہوا اوس سے متحقق ہوا کہ نکالنا خون کا وقت حاجت کے
ضروری ہے وہ بھی دو آدمی کو ایک وہ ہے کہ خون اوسکا مقدار طبعی سے اوسمین زیادہ ہو بالفعل یا بالقوۃ
القریبۃ دوسرا وہ کہ خون اوسکا کیفیت مین متغیر ہو بالفعل یا بالقوۃ القریبۃ اور جسوقت کثرت خون
کی یا تغیر اوسکی کیفیت موجب اوسکے تنقیہ کی لازم ہوئی اجتماع ان دونون کا بطریق اولے لازم ہوگا
اور سوای ان دونون صورت کے ہرگز روا نہین ہے اسلیے کہ نکالنا خون کا کہ کما اور کیفا معتدل ہے
بالفعل یا بالقوۃ منہی عنہ ہو بالاتفاق کما لا یخفے فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ بیچ فصد کے مراعات
نضج کی کس حال مین واجب ہے اور کس حال مین واجب نہین پوشیدہ نرہے کہ مراد نکالنی خون سے

یا کم کرنا مادے کا ہے یا استیصال اوسکا یعنی بالکل نکالنا اگر کم کرنا مقصود ہو تو بدون توقف کے
فصد کرین اور انتظار نضج کا یہان واجب نہین ہی اور اگر استیصال مطلوب ہو نظر کرین کہ خون مین غلظت
اور لزوجت ہے یا نہین اگر ہو انتظار نضج کا اوسکی فصد مین واجب ہی لیکن غلظ مین اسلیے کہ نکالنا
دم غلیظ کا ممکن نہین ہی مگر اوس فصد سے کہ نہایت کشادہ ہو اور ایسی فصد لامحالہ موجب سقوط قوت
کی ہے لکثرۃ ما یخرج معہ من الارواح لیکن بیچ لزوجت کے اسلیے کہ جو لزج عروق مین تشبث ہوتا ہے
اور جدا ہونا ایسے خون کا دشوار ہے خصوصاً فصد مین کہ قوت جاذبہ سے خالی ہے بخلاف مسہل
ستی کے کہ مادے کو عروق سے جذب کرتے ہین پس جسوقت کہ خون غلیظ یا لزج ہو اور فصد کرین
شک نہین ہے کہ خون جید نکلے گا اور ارواح بھی اور یہ امر ضعف قوت کا اور برد مزاج کا ہی اور موجب
قصور ہضم اور نضج کا اور باعث آفات اور فساد کا لیکن اگر خون واجب الاستفراغ مین غلظت اور لزوجت
ہو نظر کرین کہ قوام اوسکا معتدل ہے یا رقیق اگر معتدل ہو نضج ہی ہے بدون توقف کے نکالین
اور اگر رقیق ہے ملاحظہ کرین کہ خون عروق مین منتشر ہے یا ایک عضو خاص مین اگر منتشر در عروق مین
ہو بھی محتاج نضج کا نہین ہوتا ہے بیچ نکالنے کے اسلیے کہ اس حالت مین تشبث ہونے طبیعت کے
ساتھ خون صالح کے اور قادر ہونے طبیعت کے اوپر دفع کرنے فاسد کے خون ردی زیادہ نکلیگا
اور یہی امر مطلوب ہے اور اگر ایک عضو خاص مین محصور ہو جیسے نقرس اور درد مفاصل اور خراج مین عقابی
انتظار نضج کا واجب ہے تو قوام معتدل ہووے اور فصد مین نکل سکے اسلیے کہ خون رقیق جو عضو
مین محصور ہوتا ہے بیچ خلل عضو کے متشرب ہوتا ہے یعنی عضو کے اجزا مین گھس جاتا ہی اور جدا ہونا
اوسکا دشوار ہوتا ہے اور واقع کرنا فصد کا سبب نکلنے مادہ غیر مقصود کے مزید شر کا ہوتا ہے
تنبیہ جو اوپر لکھا گیا اوس سے مفہوم ہوا کہ اعتبار نضج کا فصد مین نہین کر سکتے مگر اوس جگہ کہ استفراغ
خون کا مطلوب ہو اور ساتھ اسکے خون غلیظ یا لزج ہو یا رقیق متشبث عضو خاص سے اور بیچ غیر اس
صورت کے اعتبار نضج کا ساقط ہے اور بدون مہلت کے فصد کرین اور جس قدر اطبا کو بیچ اعتبار
کرنے وجوب نضج کے بیچ فصد کے قبل نضج کے اوس شخص کو کہ مستعد حدوث نقرس اور عرق النسا
اور درد مفاصل اور صرع اور سکتہ اور مالیخولیا اور خوانیق اور اورام احشا کے اور مانند انکی امراض دموی
سے ہو اور بھی اوسکے قوام کو اعتدال سے دوری بافراط نہوگی پس نکالنا خون کا یہ سبب منع کرنے

کوئی مانع سے کے فائدہ کریگا اور اگر بقیہ اوس سے بعد نکالنے کے باقی رہیگا طبیعت بیچ اوسکی
اصلاح کے کفایت کرتی ہے آسانی سے لان البدن بخیر یعنی بعد الخلاف اوسکے کہ یہ امراض پیدا ہو
ہوون کہ اس صورتمین سبقت نہ کرنا چاہیے نکالنے خون مین او انتظار نضج کا واجب ہو لیکن بیچ مالیخولیا
کے اس سبب سے کہ خون اوسمین غلیظ ہوتا ہے اور بیچ اور بیماریون کے اس سبب سے کہ خون بیچ عضو
مخصوص کے محصور ہوتا ہے اور گذر چکا ہے کہ ایسی حالت مین بدون نضج کے فصد نہ کرنا چاہیے
فائدہ بیچ بیان اسکے کہ کبھی باوجود تجاوز کرنے مریض کے ابتدا اور انتہا سے حکم فصد کا کیا جاتا ہے
اور تحقیق امر کا فصد سے بعد انتہا کے کہ وقت انحطاط مرض کے ہو دو وجہ سے ممکن ہی ایک وہ کہ
اگرچہ مادہ مرض کا خون نہو لیکن باوجود مرض مذکور کے خون غالب ہو اسطرح کہ خوف فزع کا مقصود
ہو پس اس صورت مین فصد واجب ہے اگر کوئی مانع نہو اور مثال اوسکی یہ ہے کہ ایک شخص حمی صفراوی
رکھے اور خون اوسکا غالب ہو اور ساتھ اسکے بیچ ابتدا اور تزائد کے فصد نہوسکی اور علاج تپ کا
اور وجود سے کیا جاوے یہانتک کہ انتہا سے گذرے اور انحطاط کو پہونچے پس اسوقت مین
غالب ہونے خون سے جو استحالہ خون کا صفرا سے اور اعادہ مرض کا متوقع ہے روا ہو کہ حکم فصد کا کرین
دوسرا وہ کہ مادہ مرض کا خون ہو اور بسبب لطیفہ خون کے مرض انحطاط مین ہو بدون نکالنے کے
اور اس صورت مین خوف عود مرض سے اگر فصد کرین روا ہو اسلیے کہ جبوقت مرض موی بدون
تنقیہ کے انحطاط مین آوے اور ابھی خون غالب ہو بیچ اکثر کے بسبب تھوڑے محرک بدنی یا نفسی
مرض غلبہ کرے مثال اوسکی حمی سونوخس ہی اور بسبب لطیفہ اور تبرید کے کم ہوا ہو جوش اوسکا اور ساتھ
اسکے خون غالب ہو کہ فصد اس جگہ واسطے اسکے عود کرنے حمے سے لازم ہوتی ہے کما لا یخفی
فائدہ بیچ قوانین عام فصد کے اور اسکو مشروحاً ہم ذکر کرتے ہین قانون پہلا جس دن کہ مرض حرکت
مین ہو فصد اور استفراغ عمل مین نہ لاوین اسلیے کہ بیچ دن نوبت کے جہانتک ممکن ہو طبع کو ساکن
کرنا چاہیے تو حرکت خلط کو مدد نہ دیوین دوسرا وہ کہ مرض صاحب بحران ہو اور طویل المدہ ہو
اور محتاج فصد کا جانین سطے المقدور تسکین مین کوشش کرین اور اگر تسکین نہ پاوے اور فصد
لازم آوے فصد کرین لیکن خون کمتر لین تو بیچ قوت کے فتور نہ پڑے اور احیاناً اگر اور
حاجت او فصدون کی ہو کر سکتے ہین لبقاء القوۃ فی البدن تیسرا وہ کہ اگر بیچ موسم جاڑے کے

کوئی شخص بعید العہد فصد سے شکایت کرے تکثر سے کہ دلیل غلبہ خون کا ہے اور فصد ضرور
کرین چاہیے کہ خون کم لیوین اسلیے کہ اس فصل مین زیادہ ہونا خون کا اوپر قدر معتدل کے مطلوب ہے
تو مقاومت کرے سردی ہوا کو اور بہی تکاثف اوسکو عارض ہوتا ہے نہایت قلیل نہین ہوتا ہے
اور وہی حجم کے چوتھا وہ کہ وقت حبس طبیعت کے اوپر بیچ قولنج غیر ورمی کے احتراز فصد سے واجب
جانین اسلیے کہ فصد بسبب جذب کرنے مادے کے طرف غیر امعا کے مدد دیتی ہے
حبس کو اور بھی بیچ ایسے قولنج کے مزید ضعف ہوتی ہے کہ عارض ہوا ہی قوت الم سے لیکن بیچ مادے
قولنج ورمی کے سواے فصد کے کوئی علاج نہین ہے اور اسی طرح بعض جگہ دیکہا گیا کہ طبیعت نہین
نقص ہوتا ہے اور فصد سے قبض رفع ہوا وجہ اسکی جو بیچ دل اس فقیر کے آئی ہے یہ ہے کہ طبیعت
اس سبب سے کہ مادہ بیچ بدن کے غالب ہوا اور توجہ اوس طرف رکہتی تہی صفراے مراری کو پہنچنے
سے طرف امعا کے غافل ہوئی تہی جب فصد سے استلام ہوا اور طبیع اپنے حال پر آئی افعال اوسکے
اوپر مجراے طبعی کے جاری ہوے اور شاید کہ ورم مجری کا کہ درمیان مرارہ اور امعا کی واقع ہے موجب
یبس طبیع کا ہو کہ اس صورت مین حل طبیعت کا فصد سے بہی ظاہر ہے پانچوان وہ کہ حاملہ اور حائض
کو اپنے مقدور تک اجازت فصد کی نہ دیوین لیکن اگر ضرورت قوی داعی ہو کر سکتے ہین اور منع کرنا فصد
حاملہ اور حائض کا بسبب خوف اسقاط کے ہے اور نکالنا خون کا سبب کم ہونے غذاے جنین کے
اور موجب ضعیف کرنے جنین کے ہوتا ہے اس سبب سے طبیعت طاقت نہین رکہتی ہے کہ جنین کو مستقل
رکہے اور اسی طرح ہر ایک استفراغ قوی اور کم کرنا غذا کا اور غذا دینا اشیاے قلیل التغذیہ بیچ حکم فصد کے ہے
بسبب احتمال سے اسقاط کے لیکن واقع ہونا اسقاط کا استفراغ سے ساتہ ادویہ کے اکثر قبل چوتہے
مہینے کے اور بعد ساتوین مہینے کے ہے بخلاف فصد کے کہ وہ موجب اسقاط کی ہوتی ہے اکثر اوس وقت
مین کہ جنین بڑا ہوا ہو چنانچہ بقراط بہی کہتا ہے المرأة الحامل ان فصدت سقطت خاصة ان کان طفلها
قد عظم اور وجہ کثرت خوف اسقاط کا فصد سے وقت عظیم ہونے جنین کے اور استفراغات کی قبل رابع
اور بعد سابع کے وہ ہے کہ فصد غذاے جنین کو نکالتی ہے کہ وہ خون ہے پس علت اسقاط فصد کی
اکثر کم کرنا غذا کی ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جنین جسقدر بڑا ہوگا احتیاج اوسکو طرف غذا کے بہت
ہوگی اور اس حالت مین مضرت نہ پانے غذا کی زیادہ ہے پس ضرر فصد کا قبل رابع کے کمتر ہوتا ہے

فقط اسکے کہ سبب اسقاط کا سوا کم ہونے غذا کے اور نہو بخلاف استفراغ کہ علت اسقاط کی
اوس مین اکثر پیدا ہونا اضطراب کا بدن مین ہے اور کم ہونا تشبث طبیعت کا ساتھ رطوبات کے
بسبب جذب کرنے دوائے مستفرغ کے رطوبات کو اور شک نہین ہے کہ قبل رابع کے اور بعد سابع
کے تعلق جنین کا رحم سے ضعیف ہوتا ہے لیکن قبل رابع کے اسلیے کہ ابھی تک جنین بیچ رحم کے خوب
متمکن نہین ہوا اور بعد سابع کے اسلیے کہ جنین ثقیل ہوا ہے لہذا جالینوس نے کہا کہ حال جنین کا قبل
چوتھے مہینے کے مانند حال پھل کے ہے کہ نو پیدا ہوا اور بعد سابع کے مانند حال پھل پختہ کے اور ظاہر
ہے کہ ان دونون وقت مین پھل کو شاخ سے تعلق شدید نہین ہوتا ہے لہذا تھوڑی حرکت سے
گر پڑتا ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ ایجاب کرنا قے کا اسقاط کو بہ نسبت اسہال کے زیادہ ہے بسبب
اسکے کہ حرکت قے کی جنبش دینی ہے تعلق جنین کو اور ایجاب اسہال کا اسقاط کو زیادہ ترقی سے
ہے بنظر حرکت کرنے مواد کے جانب اسفل کے کہ رحم ہے بالجملہ بدون ضرورت قوی کی حاملہ کو تجویز
کرنا فصد اور اسہال اور قے سے واجب ہے لیکن قے کہ بعضی حاملہ کو خود بخود آتی ہے ابتدا مین
اگر شدت سے نہو تدارک نہ کرنا چاہیے آنے دیوین کہ مواد فاسد معدے کا دفع ہوتا ہے اور حاملہ
ضرورتون سے کہ حاملہ کو بسبب اوسکے اجازت فصد کی دیتے ہین دو ہین ایک زائل ہونا حیض کا
بالفعل اور یہ اسطرح ہے کہ مرض مخوف موسمی ظاہر ہوا اور تدارک اوسکا بدون فصد کے
آسان نہو اس سبب سے کہ وقت متحمل ہونے دو شر کے اوس شر کو اختیار کرنا حکمت ہے
کہ جس مین آسانی ہو لیکن نفث الدم اگر ضعیف ہو اور تدبیرون سے حبس کرین ورنہ فصد
کرین کہ منع کرنا فصد سے بنظر فقدان مادہ جنین کے تھا اور جو نفث الدم قوی ترین اسباب
فقدان غذا کا ہے فصد یہان واسطے حبس نفث الدم کے مانع سبب فقدان مادہ جنین کا
ہوگی لیکن یہ فصد چاہیے کہ نہایت تنگ ہو تو جذب اوسکا استفراغ سے زیادہ اور ضعف
اوسکا کمتر دوسری محافظت حاملہ کی یا اوسکے ولد کی بعد وضع کے حدوث آفات سے اور آن
رایب ہے کہ امتحان اور تجربہ سے پایا گیا کہ اگر تنقیہ خون حالت حمل مین ہوتا ہے بعد وضع کے
عورت اور ولد دونون سالم اور صحیح رہتے ہین ورنہ آفات اور بثور اور قروح مین مبتلا ہوتے
ہین وہ عورت یا ولد اوسکا لیکن یہ امر ایسا ہی کہ جبتک تجربہ کامل سے تحقیق نہو سبقت اوس

سبقت

موافق گمان کے پہنچا ہے لیکن منع کرنا فصد حائض کا واسطے دو سبب کے ہے ایک وہ کہ توقف حیض کے وقت
کے بند ہونے سبب متوجہ ہونے خون کے اور طرف دوسرا وہ کہ مبادا افراط خون کے نکلنے میں ہو اس سبب سے بھی
سے ضعف شدید عارض ہو لیکن جسوقت کہ ان دونون اتفاق سے خاطر جمع ہو اور حاجت داعی ہو اگرچہ بغیر فرصت
ہو بدون مہلت کے فصد کرنا چاہیے چھٹا وہ کہ جسوقت سبب ظاہر ہونے امتلا کے فصد کرنا چاہین واجب ہے
کہ پہلے تامل کرین کہ امتلا خون سے ہے یا اخلاط خام اور بلغمی سے اسلیے کہ اگر اخلاط خام سے ہو اور فصد
کرین ضرر بالکل ہوگا بلکہ ہلاک ہوگا اور اس صورت مین جبتک مادہ پختہ ہو فصد نہ کرنا چاہیے بخلاف امتلای
صرف دموی کے کہ محتاج نضج کی نہین ہے بمجرد ظہور اوسکے آثار کے فصد روا ہے اور چاہین کہ جس شخص پر سودا
غالب ہو اور بخار و بدن مین اوسکے عام ہو اوسکو فصد کرنا اور اوسکو مسہل دینا مانع ہے ساتوان وہ کہ جسوقت خون
بیچ بدن کے ردی اور تھوڑا ہے اور فصد لازم ہو واجب ہے کہ خون کمتر لیوین بعد اوسکے غذاے محمود سے تقویت کرین
اور پھر بمہلت دیگر فصد کرین اور اسی طرح بترتیب مذکور تکرار کرین تو خون فاسد نکل جاوے اور خون جید محفوظ
رہے اسلیے کہ شان طبیعت کی یہ ہے کہ وقت نکالنے خون کے مقدور تک خون صالح کو نہین دیتی ہے
اور بالکل توجہ اوپر دفع کرنے خون ردی کے رکھتی ہے مگر یہ کہ فاسد شدید الغلظ والاذیت ہو کہ اس صورت
مین اوپر دفع کے قادر نہین ہوتی آٹھوان وہ کہ جسوقت خون بیچ بدن کوئی شخص کے مائل طرف کوئی
عضو کے ہو اور میلان اوسکا طرف اوس عضو کے موجب آفت عظیم کا ہو اور اس سبب سے فصد لازم آوے
واجب ہے کہ خون بدفعات لیوین اور ہر مرتبہ تھوڑا اور درمیان مین غذاے صالح سے تدارک کرتے رہین اسلیے
کہ ظاہر ہے کہ جو خون کوئی عضو کی طرف مائل ہوگا نزدیک فصد کے خون غیر مائل کہ بیچ بدن کی ٹھہرا ہے
اکثر نکلیگا اور خون مائل کہ نکالنا اوسکا مقصود ہے کمتر نکلیگا پس لازم ہے کہ تکرار سے نکالین اور غذا سے
تقویت کرین تو خون غیر مائل کہ نکالنا اوسکا مطلوب نہین ہے بہت نہ نکلے اور جسقدر نکلتا ہے خلیفہ اوسکا
غذاے محمود سے ہو جاوے اور چاہین کہ جسوقت خون محمود بیچ بدن کے تھوڑا ہو اور اخلاط فاسد
بہت پس فصد سے پرہیز واجب ہے کہ طبیعت ہرچند اوپر دفع کرنے فاسد کے اور حفاظت صالح کے
توجہ رکھتی ہے لیکن یہ امکان نہین ہے کہ بالکل تصرف اوسکا اوپر دفع کرنے ردی کے محصور ہو اور صالح سے
کچھ نکلنے نہ دیوے اور جو ایسا ہو نکلنا صالح کا ساتھ فاسد کے ضرور ہے اور شک نہین ہے کہ جسوقت خون نیک
نہایت کم ہو نکلنا تھوڑا اوس سے بھی مصلحت نہین ہے اسے رب سے کیونکر حاجت قوی مستدعی ہو کہ

اس حالت مین اجازت فصد کی کیجاوے ساتھ لحاظ کرنے شرائط مذکور کے نوان وہ کہ جسوقت بیچ اخلاط ردی کے صفراویت ہو اور فصد لازم جانین چاہیے کہ پہلے نظر کرین کہ اذیت مادے کی باعتبار کمیت کے ہی یا باعتبار کیفیت کی اگر باعتبار کمیت کی ہو تنقیہ صفرا کا کرین تو اسہال لطیف سے باقی ہی اور اگر باعتبار کیفیت کے ہو بیچ ایلاج تنفیہ کو کہ شستن کسی بنا و مریض کو اوس چیز سی کہ موجب ثوران کا ہی بار کمین اور بعد تنقیہ یا تلطیف کی فصد کرین تو حصول مقابلہ فنا اذیت کی ہوا اور بیچ صورت تنقیہ کے ظاہر ہی کہ احتیاج فصد کی اوسوقت ہی کہ صفرا تو اسی سعد ہو اسلیے کہ اگر مادہ صفرا کا بالکلیۃ مین استفراغ کر پاتے سے ضرر کری کہ لشدۃ الحرکۃ وقلۃ المخرج ہو اور اگر مادہ غلیظ ہو اور حاجت فصد کی ہو پہلے استحمام کرین اور تکمیدین ملطف کہ زوفا اور حاشا اوسمین جوش کرکے پڑا ہو ملاوین تو مادہ لطیف ہو جاوے بعد اوسکے فصد کھولین اور اس تدبیر پر اطبا سے قدیم اور جدید سب متفق ہین لیکن مشی بطور قدما کی جملہ تدابیر ملطفہ سے ہے اور اس حالت مین حکم اوسکا کیا ہے بخلاف محدثین کے کہ بعضون نے اوس سی منع کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ تسکین اس جگہ اولے تر ہے لان السکون اعظم النضج فیہ اکثر گیارہوان وہ کہ جسوقت مضطر ہوں طرف فصد کے باوجود ضعف قوت کے کہ بیچ تپ کے یا اخلاط ردی کی حاصل ہو چاہیے کہ خون متفرق نکالین چنانچہ گذرا ہے تو اخراج مادے کا ساتھ مراعات قوت کے کیا جاوے اور جانین کہ فصد تنگ بیچ حفظ قوت کے اثر تمام رکھتی ہے لیکن کبھی مادہ غلیظ ہوتا ہے اور جسقدر رقیق ہے نکلتا ہے اور کثیف اور کدر باقی رہتا ہے اور شر بڑہتا ہے پس لحاظ اس امر کا بیچ تضییق اور توسیع فصد کے واجب ہے اور پوشیدہ نہ ہے کہ فصد وسیع جلد غشی پیدا کرتی ہے اور کام بیچ تنقیہ کے اور بطی زیادہ ہے اندمال مین بالجملہ فربہون مین اور جاڑے مین اور اوس جگہ کہ مادہ سوداوی یا غلیظ ہو اور اوس جگہ کہ واسطے استظہار کے خون لیوین چاہیے کہ فصد وسیع کرین اور مراد فصد وسیع سے فصد معتدل الشق ہے کہ بیچ زمانے معتدل کے خون واجب الاخذ اوس سے نکلے اور یہ ماہرون اور واقفون کو معلوم ہے اور بیچ لاغرون کے اور گرمی مین اور اوس جگہ کہ خوف غشی کا ہو یا امالہ محض ملحوظ ہو کما فی الرعاف چاہیے کہ فصد تنگ کرین اور بیچ آخر بحث اسہال کی کہا جاتا ہے کہ وقت حاجت کے طرف فصد اور اسہال کے تقدیم کس سے کیا جاتا ہے **نکتہ** بیچ اسرع ہونے فصد وسیع کے غشی مین اعتراض کیا ہے کہ علت پیدا کرنے فصد کی غشی کو اور ضعف کو بھی یہی کہ فصد روح کو نکالتی ہے اور روح لامحالہ لطیف ہے اور بنظر جسم لطیف کے فصد وسیع اور ضیق متساوی ہے

پس وجہ اسرعیت کی وسیع مین متحقق نہین ہوتی جواب اسکا یہ ہے کہ مساوات اور سعت اور ضیق
بہ نسبت خروج روح کے کہ تابعت خون کے نکلتی ہے اگرچہ مسلم ہے بے تردد لیکن کبیر ہوتا
تفرق الاتصال کا کہ وسعت کو لازم ہے مستدعی ہے کہ طبیعت اوسطرف شدت سے حرکت کرے اسلیے
کہ ظاہر ہے کہ حفاظت بدن کی شان طبیعت سے ہے جبوقت تفرق اتصال زیادہ ہوتا ہے توجہ
طبیعت کی بھی اوسطرف زیادہ ہوتی ہے اور معلوم ہے کہ جو طبیعت کوئی جانب میل کرتی ہے روح
بھی بمتابعت اوسکے مائل ہوتی ہے اور ہرچند کہ توجہ طبیعت کی زیادہ تر ہو میل روح کا زیادہ پس
بالضرور بیچ فصد وسیع کے روح بہت تھوڑی مدت مین نکلے گی اور جلد کرنا غشی کو اسی سبب سے
ہے **فائدہ** بیچ احکام فصد کے باعتبار حمیات کے اور یہ بھی شامل ہے اوپر کئی قانون کے پہلا وہ کہ
بیچ حمیات کے کہ شدید الالتہاب ہون اور بیچ شروع حمیات غیر حادہ کے اور بیچ ایام دور کی اجتناب
واجب جانین لیکن اجتناب فصد سے بیچ حمیات شدید الالتہاب کے بسبب کئی چیز کی ہے پہلی وہ
کہ ایسے حمیات مین صفرا غالب ہوتا ہے نہ خون پس اسہال واجب ہوگا نہ فصد دوسری وہ کہ نکلنا
خون کا ایسی تپون مین زیادہ کرنے والا سوزش کا ہوتا ہے بسبب غالب ہونے صفرا کی اسی سبب سے
کہ مقاوم اوسکا یعنے خون کم ہوتا ہے تیسری وہ کہ ایسی حمیات مین قوی تحلیل ہوتے ہین اور بباعث شدت
تحلیل کے فصد روا نہین ہے لیکن اجتناب فصد سے بیچ ابتدا کے سب حمیات غیر حادہ کے
اسلیے ہے کہ بیچ ان تپون کے اگر غلبہ خون کا نہین ہے وجہ اجتناب کی ظاہر ہے اور اگر غلبہ خون
کا ہے جو مادہ ان تپون کا غلیظ ہوتا ہے ظاہر ہے کہ نکالنا خون کا سبب واجب کرنے برودت کے
مزید غلظت کا ہوگا خصوصاً اگر کثیر نکالنے مین کرین لیکن اگر واسطے تقلیل خون کے تھوڑا نکالین
مضائقہ نہین ہے بلکہ ہو سکتا ہے تو طبیعت ہلکی ہو جاوے اور غلبہ اور مرض کے کمی کرے اور جلد
پکا دے لیکن جسوقت بیچ حمیات غیر حادہ کے مادہ نضج نپاوے اور وہ واسطے استعمال کی فصد کی کرین
نفع تمام کرتا ہے اور اسواسطے کہ فصد مستفرغ کلی ہے خصوصاً کہ خون غالب ہو اور اجتناب فصد سے
بیچ ایام دور کے یعنے دن نوبت کے اس سبب سے ہے کہ ان دنون طبع متوجہ طرف مرض کے
ہوتی ہے اور تحریک فصد کی موجب ضعف اور اضطراب مزاج ہوگی - قانون دوسرا جسوقت بیچ تپ
کے نضج ظاہر ہو اور حاجت فصد کی پیلے نظر کرین کہ نضج یابس ہے یا رطب اگر یابس ہو تو فصد موقوف

دکھین اسلیے کہ تشنج بالطبع مرض نہین ہوتا ہے مگر بیچ حمیات محرقہ کے بسبب زیادتی تجفیف اونکی اعصاب
کو اور یہی تشنج موجب سہر اور تعریق کثیر اور استاط قوت کا ہے اور ساتھ اس حالتون کے نکالنا خون کا روا
نہین ہے لیکن اگر رطب ہو اور بلغم غالب ہو تو بھی روا نہین ہے اسلیے کہ یہ تشنج بدون ضعف عصب کے
نہین ہوتا ہے اور باوجود ضعف عصب کے اور غلبہ بلغم کے نکالنا خون کا جائز نہین ہوتا ہے
لیکن تشنج رطب کہ ساتھ غلبہ خون کے ہووے اوسمین مجوز ہے بشرط تقلیل کے اور قید تقلیل کی اسلیے
ہے کہ کثرت سہر کی اور کثرت عرق کی اور سقوط قوت لازم ہے تشنج کو پس اوسمین کثرت نکالنے
خون کی ہرگز جائز نہین ہوتا ہے قانون تیسرا یہ کہ اگر بیچ حمی یوم کے بسبب امتلای بدن کے خون سے
فصد کھولین چاہیے کہ خون کم لیوین وجہ قلت کی یہ ہے کہ ابھی تک بیچ خون کے اعتدال نہوا ہو کہ تبدیل
کرین اسلیے کہ تو خون واسطے تغذیہ کے کام مین آوے اور حاجت تناول غذا سے کثیر کی نہ پڑے
کہ کثرت تناول غذا کی بیچ حمیات کے سبب زیادتی کرب کی ہوتی ہے بسبب حرارت طبع غذا سے
کثیر اور اوسکے بخار کے اور ظاہر ہے کہ اگر خون اسقدر لیوین کہ درجہ اعتدال پر آوے پس اس صورت مین
اگر تقلیل غذا کی کرین لامحالہ طبیعت طرف خون کے متوجہ ہو گی اور اوسکو غذا کرے گی اور
بالضرور خون درجہ اعتدال سے گھٹ جاوے گا اور معلوم ہے کہ اعتدال خون کا ہر حال مین مطلوب
ہے اور افراط اور تفریط موجب فساد ہے اور اگر تغیر اسکے کہ خون درجہ اعتدال سے تنزل نہ کرے
تکثیر غذا مین کرے گی کرب زیادہ ہو گا لہذا کہا ہے بیچ حمی سونوخس کے بدستور اوس سبب سے
کہ نہ کیا تقلیل فصد کی لازم جانین اور بیچ معنی تقلیل کے مقید اوس سے کیا ہے جسمین کہ درجے
اعتدال خون کے نہ پہونچے پس رخصت دینا اطبا کا بیچ سونوخس کے واسطے نکالنے خون کثیر کے
اسمین قدح نہین کر سکتا ہے اسلیے کہ ممکن ہے کہ خون اندر و سے مقدار کے زیادہ اوس سے
لیوین کہ معتاد ہو اور باوجود اوسکے ابھی زیادتی قلیل بیچ خون کے باقی ہو اور قوام معتدل مین
نہ پہونچا ہو اور اس اعتبار سے خون نکالا گیا قلیل ہو پس اجتماع قلت اور کثرت کا کہ آپس مین
ضدیت رکھتے ہین ایک چیز مین ایک وقت مین ممتنع نہین ہے لان الحیثیتہ مختلفۃ انتباہ
اگر کوئی قائل کہے کہ جب قسمت بیچ سونوخس کہ حمی دموی غیر عفنی ہے نکالنا خون کا اوسقدر کہ اعتدال
مین آوے منع کیا ہے پس بیچ حمی مطبقہ کے کہ حمی دموی عفنی ہے اور بسبب عفونت کی تحلیل

اوس مین زیادہ ہوتی ہے اور حاجت غذا کی زیادہ کم کرنا اخراج خون کا بمعنی معلوم بطریق اولی
ضروری ہوگا جواب اسکا یہ ہے کہ ہم نہیں مانتے ہین کہ حمی عفنی مین حاجت غذا کی بہت ہو بلکہ بہت
نہیں ہے اسلیے کہ اوسمین طبیعت واسطے اصلاح مادہ عفونت کے مشغول ہوتی ہے تحلیل فضول
نہین کرتی اور بوجہ جذب غذا کی نہین ہوتی ہے اسی سبب سے بیچ حمی مطبقہ کے مبالغہ بیچ نکالنے خون کے
اوس حد تک کہ اعتدال اوسکے مقدار مین ظاہر ہو تجویز کیا ہے خصوصاً اگر بول غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض
عظیم اور سخنہ ممتلی ہو مگر یہ کہ تپ مذکور شدید الالتہاب ہو کہ اس صورت مین یہان بھی تقلیل واسطے
تر ہے لمبا ہونا اوسکا اور جانین کہ جسوقت قارورہ رقیق اور یا ناری ہو اور سخنہ بھی شروع مرض سے
بیچ انحطاط اور کاہش کے ہو فصد ہرگز بیجا ہے کرنا اگرچہ تپ مطبقہ ہو اسلیے کہ رقت بول کی دلیل
قلت دم کی ہے بیچ بدن کے اگر یہ سبب سدے کے نہو اور انحطاط سخنہ کا نشان تحلل بدن اور
سہولت تحلل رطوبات اور ضعف قوت کا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے حال مین فصد درست نہین ہے
لیکن اوس جگہ کہ سبب رقت بول کا سدہ ہو اور سخنہ بحال ہو اور تپ مطبقہ ساتھ غلبہ خون کے
ہو فصد واجب ہے اور جو تپ کہ اوس مین لرزہ قوی آوے فصد بیجا ہے کرنا اسلیے کہ لرزہ شدید
دلیل اوسکی ہے کہ عفونت بیچ خلط بارد کے ہے مانند بلغم اور سودا کے اسلیے کہ بیچ عفونت
صفرا کے قشعریرہ ہوتا ہے لرزہ شدید اور بیچ عفونت خون کے قشعریرہ بھی نہیں ہوتا ہے مگر ساتھ
ندرت کے اور ساتھ عفونت مادہ سرد کے فصد روا نہیں ہے مگر یہ کہ باوجود واقع ہونے عفونت کے
بیچ خلط بارد کے خون غالب زیادہ ہو اور سن اور فصل اور عادت مستدعی ہو اوسکے اخراج کا لہذا اس
صورت مین فصد کرنا اور تھوڑا خون نکالنا روا ہے خصوصاً بقدر ظہور نضج کے بیچ مادہ متعفنہ کے
اور وجہ دوسری بیچ منع کرنے فصد کے ناقص مین وہ ہے کہ کثرت تحلیل ناقص کو لازم ہے اور ساتھ
زیادتی تحلل کے فصد جائز نہین ہے اور چاہیے کہ توجہ طبیعت کا مصروف اسپر ہو کہ واقع کرنا فصد کا
سبب ثوران صفرا کا اور فجاجت بلغم کا نہو اور یہ ایسا ہو کہ جسوقت تپ حاد ہو اور بول سفید اور
رقیق ہو اور صفرا بیچ نہایت شدت کے ہو فصد نہ کرین کہ سبب غلبہ صفرا کا ہوگا اور یہ دستور
جسوقت تپ بلغمی ہو اور بلغم خام ہو فصد نہ کرین کہ سبب زیادتی خامی مادہ کے نکلی ہوگی۔
انتباہ جسوقت بیچ تپ کے فصد واجب ہو اور طبیب اوپر بیمار کے پہونچے اور کوئی مانع

بدون مہلت کے فصد کرنا چاہیئے اگرچہ چالیس دن گذرے ہون اور جو بعض اطبا نے
کہا ہے کہ لا اسبیل الیہ بعد الرابع اعتبار سے ساقط جانین نعم تقدیم اور تعجیل اوسکے قریب ہے اور
اگر اتفاق نہ پڑے جسوقت کہ ہو وقت سے بشرط مراعات قوت کے اور مراعات اون
اشیا کا کہ وجود یا عدم اونکا بیچ نکالنے خون کے لابد ہے اور بیچ شروع کے گذر چکا ہے
اور یہ راے جالینوس کی مختار ہے اور شیخ رئیس اور اکثر مجوزین اسی پر ہین وہذا ہو الحق
اور جانین کہ بہت ہوتا ہے کہ بیچ تپ کے فصد حاجت کی نہین ہوتی اور کوئی مانع بھی نہین
ہوتا ہے مانند غلبہ صفرا اور خام ہونے مادے کے اور سوا انکے اور فصد کرتے ہین اور خون
نکالتے ہین اور اس سبب سے طبیعت قوی ہوتی ہے اوپر مادے کے بسبب کم ہونے
مادے کے کہ فصد کو لازم ہے اور تپ دور ہوجاتی ہے لیکن یہ دلیری جب تک پختہ اور
سن اور قوت اور مانند ان کے مساعدت نہ کرین نہین کر سکتے اور جسوقت تپ دموی ہو
اور بیچ افراط نکالنے خون کے کوئی مانع نہو اور دوسرا دن گذرا ہو خون بہت نکالنا اکثر بیچ
فصد مین تپ کو اوکھاڑ دیتا ہے لیکن پہلے دن اور دوسرے دن اگر فصد کیجاوے افراط
نہ کرنا چاہیئے بعدم توقع النضج فیہ اور جو لوگون نے کہا ہے اور ہم بھی اوائل مین لکھہ آئے
ہین کہ مادہ خون کا بیچ نکالنے کے محتاج نضج کے نہین ہے اس قول سے مناقضہ نہین کہتا ہے
اسلیے کہ نکالنا اور ہے اور کثرت بیچ نکالنے کے امر دوسرا ہے نکالنا خون کا اول دن مین
مجوز ہے لیکن بہت نکالنا جب تک مادہ خون کا نضج نہ پاوے غیر مجوز ہے اور جو خون حار
رطب ہے بیچ دو دن کے نضج اوسکا تمام ہوتا ہے اگر امتزاجات اور موانع سے خالی ہو فائدہ
بیچ بیان اون احوال کے کہ اون مین احتراز فصد سے واجب ہے جانین کہ بیچ مزاج شدید البرد
کے اجتناب فصد سے لازم ہے اسلیے کہ بیچ ایسے مزاج کے خون کم ہوتا ہے بلکہ نہایت
کم ہوتا ہے اور بلغم غالب ہوتا ہے اور ایسی حالت مین فصد جائز نہین ہوتی ہے اور اسی
طرح بیچ بلاد شدید البرد کے اسلیے کہ ایسے شہرون مین خون متکاثف اور قلیل الحجم ہوتا ہی
اور ابھی اگر فصد کرین برد غالب ہوتا ہے اور بیچ بدن کے عوض کرتا ہے بسبب نقصان حرارت
کے کہ لازم ہے تنقیص خون کو اسی سبب سے سرما سے شدید البرد مین بھی منع اوس سے کیا ہی

بعض زمانہ کے واسطے فصد کا بعد دو روز کے ۱۲

اور بھی حق ہے نزدیک میرے ۱۲

اور اسی طرح وقت درد شدید کے اسلیے کہ او جاع شدید قوی التحلیل ہین واسطے روح کے اور شدید
الاصعاف ہین قوت کو اور اس حالت مین فصد ضعف روح اور قوت کو زیادہ کریگی اور بھی
بیچ درد شدید کے مواد اور طبیعت متوجہ طرف عضو درد والے کے ہوتے ہین اور فصد مواد کو اوسی
طرف کھینچتی ہے اور یہ معنی سبب اختلال طبیعت اور انجذاب مواد کا ہوتا ہے اور بہت مفاسد کو پیدا
کرتا ہے لیکن جسوقت خوف اس امر کا ہو کہ درد ورم کو پیدا کریگا عضو شریف مین یا عضو رئیس مین
یا اور عضو مین کہ مجاور اعضاے شریف کے ہین یا درد بسبب ورم اعضاے باطنی کے ہو پس اس
وقت مین موافق نصیحت اطباء کے ساتھ شرائط موصوفہ کے فصد روا ہے کما فی ذات الجنب وغیرہ اور اسی
طرح بعد استحکام محلل کے فصد نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ افراط نقصان روح کا ہوگا اور اسی طرح پیچھے جماع کے
خصوصا کہ ساتھ انزال کے ہو اسلیے کہ بسبب حرکات بدنی اور نفسی کے کہ جماع کو لازم ہین تحلیل کثیر بیچ
روح کے ہوتی ہے پس اگر ساتھ انزال کے ہو تحلیل مفرط ہوگی بسبب کثرت خروج روح کے ساتھ منی کے
اور اسی طرح بیچ سن کے کہ چودہ برس سے کم ہو اسلیے کہ اسوقت مین رطوبات سہل التحلل ہین اور خون
ابھی تک منعقد اور کثیر نہین ہوا ہے اور بلغم کو غلبہ ہے اور ساتھ اسکے حاجت نمو کی زیادہ ہے
اور ان حالتون مین فصد روا نہین ہوتی ہے لیکن جسوقت حاجت قوی داعی ہو اور فصد سے
بچاؤ نہو سکتے ہین اگر بچہ اچھا اور عضلی سخت اور رگین وسیع اور ممتلی اور رنگ بدن کا سرخ ہو اور
فصد کہ لڑکون کو کرتے ہین بتدریج کرنا چاہیے اور پہلے خون کمتر نکالنا چاہیے تو طبیعت ساتھ نکالنے
خون کے الفت کرے اور بدون ضرر کے ہو اور اسی طرح بیچ سن شیخوخت کے جہان تک ممکن ہو
اسلیے کہ بیچ اس سن کے خون کم ہوتا ہے اور ضعف قوی ہوتا ہے مگر یہ کہ حاجت قوی داعی ہو یا ایسا
شیخ ہو کہ بدن اوسکا موٹا اور قوت والا اور سخت گوشت اور سرخ رنگ کا ہو اوس مین فصد درست ہے
لیکن افراط بچانا ہے کرنا قطعا اسلیے کہ افراط فصد مین بیچ جوانون کے درست نہین ہے مگر ضرورت سے
چہ جاے شیخون کے اور اسی طرح بیچ بہت لاغرون اور بہت فربہون کے اور خالی بدنون اور
سفید پوست والون کے کہ سست گوشت ہون اور بیچ زرد پوست والے عدیم الدم کی معاان
فصد نہ کرین اور ہر ایک ان سے جدا کہا جاتا ہے جانین کہ لاغری دو طرح کی ہے ایک وہ کہ بسبب
کمی خون کے ہو اور یہ لا محالہ فصد کو مانع ہے دوسری وہ کہ بسبب تیزی خون کے ہو اور یہ ایسی

ہوتی ہے کہ طبیعت بسبب اکراہ کے خون سے تصرف اوسمین اور بدل ما یتحلل نہین کرتی ہے پس خون
بیچ بدن کے جمع رہتا ہی اور مقدار مین بہت ہوتا ہی اور ساتھ اسکے بدن لاغر بہت ہوتا ہی اور بیچ الیسی لاغری
کے واسطے تقلیل خون کے فصد کرنا اور واسطے بجھانے تیزی خون کے مطفیات دینا درست ہے
اور فرق درمیان دونون لاغری مذکور کے خالی ہونے عروق سے اور ضعف نبض سے کہ غلبت خون
کو لازم ہے اور سوا اسکے پوشیدہ نہین ہی لیکن سمن یعنے فربہی بھی دو طرح ہی ایک وہ کہ شحمی ہو اور ایسی حالت
مین غلبہ بلغم اور کمی خون کی ظاہر ہے اور ممانعت فصد کی ظاہر ہے دوسری وہ کہ لحمی ہو اور پوشیدہ نہین
کہ جو گوشت زائد ہو خون بیچ عروق کے کم ہوتا ہے لکثرۃ استحالتہ الی اللحم اور باوجود قلت دم کے
بیچ رگون کے اگر فصد کرین خوف اسکا ہی کہ رگین بسبب خالی ہونے کے دباؤ گوشت سے دبی ہوتی
ہین اور حرارت غریزی مختنق ہوتی ہے اور خون کہ بیچ مجاری عروق کے باقی ہے بواسطہ انضغاط کی
طرف بعض فضلون کے منزرق ہوتا ہے وذالک قتال اور یہ خوف بیچ فربہی شحمی کے بھی ہے
لہذا منع فصد سے بیچ فربہی شحمی کے اشد ہے لیکن منع کرنا فصد کا بیچ خالی بدنون کے اسلیے ہی
کہ خون اونمین کم ہوتا ہے اور ضعف انکے قوی مین بسبب تحلل اعضا کی جلد اثر کرتا ہی اور یہ ایسے آدمی
قابل فصد کے نہین ہوتے ہین لیکن سفید پوست والون مین کہ سست گوشت ہون یا زرد پوست
عدیم اللحم ہون اسلیے کہ یہ لوگ قابل فصد کے نہین ہین بسبب کم ہونے خون کے اور مخفی نہین ہے
کہ زردی پوست کی دو قسم ہے ایک وہ کہ خون بیچ بدن کے کم ہو ظاہر بدن مین یا باطن مین دوسری قسم
کہ خون بیچ بدن کے بہت ہو لیکن بسبب غلظت کے یا اور علت سے طرف جلد کے میل نہین کر سکتا
اور اس سبب سے جلد زرد ہو اور یہ زردی مانع فصد کی نہین ہے لہذا بیچ منع کرنے فصد کے صفرت سے
عدیم النضج لکھا گیا ہے اور اسی طرح بیچ اون لوگون کے کہ بیماریان لانبی کھینچتی ہین فصد نہ کرنا چاہیے
اسلیے کہ طول امراض کا نقصان بہت خون مین لاتا ہے اور بسبب ضعیف کرنے ہضم کے کہ امراض
طویلہ کو لازم ہے مگر یہ کہ فساد خون کا داعی ہو کہ اس صورت مین فصد روا ہے لیکن ایسی فصد مین
تامل کرنا حال خون کا واجب ہے اگر خون سیاہ اور غلیظ ہو لینا چاہیے اور اگر سفید اور رقیق ہو
فی الحال بند کرنا چاہیے کہ بیچ نکالنے ایسے خون کے خطرہ عظیم ہے اور اسی طرح بیچ حالت
امتلا کے طعام سے فصد نہ کرین کہ اوس مین خوف انجذاب مادہ غیر نضیج کا ہے طرف عروق کے

له یعنے قابل نہین ۱۲

پہلے اوسکے کہ نقل کیا ہے اور اسی طرح وقت ممتلی ہونے امعا کے ثفل سے فصد نہین کر سکتے
الماذ کہ پس اگر معدہ طعام سے یا امعا ثقل سے پر ہون اور فصد اوسوقت واجب ہو جاوے کہ پہلے
اعضا کو پاک کرین اور ظاہر ہے کہ واسطے تنقیہ معدہ کے اور جو اوس سے متصل ہے بہترین چیزون میں
قے ہے اور واسطے تنقیہ اعضا سفلی کے حقنہ اور مانند اوسکے لیکن بیچ تخمہ کے جب تک تخمہ ہضم نہو
فصد نہ کرین الماذ کر اور اسیطرح بیچ اوس شخص کے کہ فم معدہ اوسکا ذکی الحس ہو یا ضعیف ہو یا صفرا اوس مین
بہت پیدا ہوتا ہو یا سہل القبول ہو فضول کو فصد مین دلیری نہ کرنا چاہیے خصوصاً نہار کہ خطرہ عظیم رکھتی ہے
اور شاید کبھی بیچ بعض لوگون کے اوس سے ہلاکت کو پہونچاتی ہے اور نشان ذکی ہونے حس فم معدہ کا یہ ہے
کہ وہ شخص تھکلنے شے لذاع سے اذیت بہت پاتا ہے اور علامت ضعف کی یہ ہے کہ اشتہا اوسکی ضعیف
اور درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور آثار کثرت تولد صفرا کا بیچ فم معدہ کے اور نشان آسانی سے قبول کرنا
صفرا سے وارد ہ کا ہمیشہ ہونا متلی کا ہے اور گڑوائی منہ کی اور ہر وقت قے صفراوی آنا ہے بالجملہ
جسوقت ایسے شخصون مین فصد لازم ہو جہان ذکاے حس یا ضعف فم معدہ مین ہو پہلے ایک
لقمہ روٹی صاف کہ بیچ رب ترش طیب الرائحہ کے آلودہ کیا ہو کہلاوین بعد اوسکے فصد کہولین اور
اگر ضعف بسبب مزاج بارد کے ہو روٹی کو ماء اللحم مین کہ افاویہ سے اوسکو قوی کیا ہو یا بیچ شراب
نعناع ممسک کے یا بیچ بہیہ کے ترکیا ہو کہلاوین اور جہان صفرا پیدا ہوتا ہو اوسکے صاحب کو
پہلے قے کرالین پانی گرم سقدار مین بہت سات سکنجبین کے پلا کر بعد اوسکے کئی لقمہ کہلاوین اور تہوڑی
آرام دیکر فصد کرین اور لازم ہے کہ صاحب صفرا کو بعد فصد کے واسطے خفیف ہونے خون جدید کے
کباب کہلاوین اگر معدہ قوی ہے بیچ ہضم کرنے جرم گوشت کے ورنہ بطور جوشنے کے اور معلوم ہے
کہ غذا بعد فصد کے بہت نہ دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہوتا ہے بسبب فصد کے **اغتباہ** پینا سکنجبین
اور گرم پانی کا واسطے قے کے اوس صورت مین ہے کہ مرار غلیظ ہو اور اگر ایسا نہو ہو سکتا ہے
کہ سرد پانی بہتر ہو لانہ یطبخ المرار ویکثف المعدۃ فیعینھا علی الفتے **فائدہ** بیچ کیفیت اوس فصد کے کہ
اوس سے بند کرنا خون کا مراد ہے اور بیچ بیان اوس چیز کے کہ فصد غیر واجب ہے عارضی
ہوتی ہے جانین کہ جیسے اسہال کو اسہال سے اور قے کو قے سے بند کرتے ہین اسی طرح نکلنے
خون کو نکالنے خون سے بھی بند کرتے ہین اسلیے کہ نزف الدم کو رعاف سے یا رحم یا مقعد یا سینہ

یا بعض زخموں سے ہو عمدہ امر اوسمین فصد ہے واسطے جذب کرنے خون کے طرف مخالف کے
لیکن چاہیے کہ یہ فصد بہت تنگ کریں تو جذب اوسکا زیادہ اوسکے استفراغ سے ہو اسلیے
کہ مقصود یہاں امالہ ہے نہ تنقیہ لہذا بیچ فصد مذکور کے احسن یہ ہے کہ بہت دفعہ فصد کریں لیکن
درمیان دیگر تو قوت محفوظ ہے باوجود تکرار فصد کے اور امر کرنا تکرار کا ظاہر ہے کہ وقت باقی رہنے
نزف الدم کے ہے ورنہ اگر نزف الدم ایک ہی فصد مین بند ہو جاوے اور فصد کرنا نہ چاہیے اور
مکرر کرنا فصد کا بلحاظ حفاظت کے اعادہ کرنے نزف الدم سے جائز نہین ہے اور درصورت تکرار
کے ہر مرتبہ کہ خون نکالین چاہیے کہ بہ نسبت سابق کے قلیل ہو لہذا شیخ نے کہا کہ تکثیر اعداد الفصد
اوفق ست تکثیر مقدارہ اور معلوم کرین کہ منع کرنا اخراج دم کثیر سے اسوقت ہے کہ نزف الدم قوی نہو
اسلیے کہ جہان نزف الدم نہایت قوی ہو اور خطرہ شدید ہو رہا ہے کہ ایک دفعہ او بمقدار خون
نکالین کہ غشی آوے اسلیے کہ غشی بسبب برد کرنے مزاج کے خون کو غلیظ کرتی ہے اور بالضرور
نزف سے باز رکھتی ہے چنانچہ بیچ زخمیوں کے مشہود ہے اور یہی خاصہ غشی کا ہے کہ خون کو
طرف باطن کے متوجہ کرتی ہے بمتابعت طبیعت کے کہ طرف دل کے حرکت کرتی ہے
واسطے محافظت کے اور اس سبب سے نزف الدم موقوف ہو جاتا ہے بالجملہ اجازت
نکالنے بہت خون کی وقت ضرورت کے ہے کہ بدون اسکے بند ہونا متعذر ہے ورنہ مضرت
اوسکی بسبب افراط نکالنے خون کے بدیہی ہے لیکن فصد کہ نہ بطور حاجت کے اتفاق ہو شدید
المضرت ہے اور صفرا زیادہ کرتی ہے اس سبب سے کہ رطوبت بدن سے کم ہوتی ہے اور
اخلاط بسبب حرکت فصد کے گرم ہوتے ہین اور سخونت شدید ساتھ قلت رطوبت کے
لامحالہ موجب ہیجان صفرا کا ہے اور کبھی فصد مذکور زبان کو خشک کرتی ہے اسلیے کہ بیچ
بدن کے خشکی پیدا کرتی ہے اور جو رطوبات زبان کی نہایت لطیف ہین زیادہ سے رطوبات
بدن سے تحلیل ہوتی مین اسی سبب سے پہلے خشکی زبان مین ظاہر ہوتی ہے بالجملہ اگر ایسا
اتفاق ہو تدارک اوسکا ماء الشعیر اور شکر سے چاہیے کرنا کہ وہ باوجود لطیفہ کے غذائیت بھی
رکھتا ہے اور اگر تقویت زیادہ مطلوب ہو امراق گوشت فراریج کے بھی اوسمین زیادہ کریں
اور یہ گذر چکا ہے کہ توفیر غذا مین نہ چاہیے کہ معدہ کثرت نکلنے خون سے ضعیف ہوتا ہے

فائدہ ۵ بیچ احکام تشنیہ فصد کے اور بیان اون لوگون کے کہ فصد اونکی رات کو یا دن کو کیا چاہیے
اور فصد مجنونون کی تنگ چاہیے کرنا اور سوا اسکے جو چیز کہ تعلق تشنیہ سے رکھتی ہے
جسوقت تکرار فصد کی ملحوظ ہو اور شق مقابلہ مفصل کی کرینگے چاہیے کہ رگ کو لنبائی مین
کھولین تو حرکت مفصل کی کہ موجب کھولنے اور ظاہر کرنے شق طولانی کے ہے مانع التحام
کی ہووے اور یہی فصد وسیع کرین تو جلد مل نجاوے اور اگر باوجود ان سب امرون کے
خوف سرعت التحام کا ہو کپڑا روغن زیت مین کہ اوس مین تھوڑا نمک ملایا ہوا آلودہ کر کے
رکھین اور اوپر اوسکے پٹی باندھین اسلیے کہ روغن زیتون بلکہ سب روغن موجب عسر التحام
زخم کے ہین بسبب منع کرنے اتصال لب زخمون کے اور ملانا نمک کا اسلیے ہے کہ نمک
تدارک کرے مضرت روغن کو کہ ارخا یعنے ڈھیلا کرنا سب روغن کو لازم ہے اور ساتہ
رخاوت کے حاصل ہونا فساد کا بیچ موضع شق کے متوقع ہے اور نمک بسبب تجفیف کے
رخاوت کو دور کرتا ہے اور حدوث عفونت کو منع کرتا ہے اکثر جگہ کہ مقام فصد کا پیپ لاتا ہے
اور پک جاتا ہے اور فساد لاتا ہے اسی سبب سے فصاد جاہل روغن لگاتے ہین بدون
لگانے نمک کے **فائدہ** استعمال زیت کا ساتھ کپڑے کے وہ ہے کہ دیر تک رہے اور جلد
خشک نہو اور یہ سب تدابیر مانع التحام کی کہی گئین اوس صورت مین ہین کہ تشنیہ فصد کا
بعد ایام کے مطلوب ہو اسلیے کہ اگر اوسی دن تشنیہ کرینگے احتیاج اسقدر تدبیر کی نہین ہے
یہی فصد وسیع کافی ہے مگر یہ کہ صاحب فصد قوی الجلد یعنے موٹے چمڑے کا ہے اور زخم اوسکا
سریع الالتحام ہو کہ اس حالت مین اگرچہ بعد چہ ساعت کے تشنیہ کرین مراعات ذکری لازم
ہوتا ہے تو تحقیق معلوم ہوا اور جانین کہ تدہین موضع نزدیک فصد کے باعث کمی درد زخم کا اور
مانع سرعت التحام کا ہے اور طریق تدہین کا یہ ہے اگرچہ زیت یا اور روغن اوپر موضع
زخم کے خوب ملین یا موضع زخم کو روغن مین غوطہ دیوین بعد اوسکے کپڑے سے ملین
اور فصد کھولین اور جس جگہ تشنیہ ایک دن مین منظور ہو صاحب فصد کو سونے دیوین
کہ افعال طبعی نوم مین قوی زیادہ ہوتے ہین اور اس سبب سے زخم فصد کا التحام پاتا ہے
اور بہترین ایام واسطے فصد کے بیچ جاڑون کے وہ دن ہے کہ ہوا ساکن ہو اور اگر

ایسا دن نہ پایا جاوے اور ضرورت داعی فصد کی ہو چلنا ہواے جنوبی کا مناسب ہے واسطے فصد کے بہ نسبت ہوای شمالی کے اور گرمیون مین ضد اسکی اسلیے کہ مقصود بیچ دن تنقیہ کے معتدل ہونا ہوا کا ہے تو طبیعت کو کچھ تشویش نہو اور ریاح اگرچہ سب بارد ہین بہ نسبت بدن کے لیکن جنوبی نسبت شمالی کے گرم ہے اون اسباب سے کہ بیچ بحث ہوا کے بیان ہو چکا پس چلنا اوسکا باعث تسخین ہوا کے ہوگا اور چلنا شمالی کا گرمیون مین موجب تبرید کا ہے وہذا ہو المطلوب اور جاننا کہ فصد وسوسہ والون کی اور مجنونون کی چاہیے کہ وقت رات کے کرین بیچ حالت نوم غرق کے اور بیچ مجنونون کے رگ تنگ کھولین تو جلد ملتحم ہو اس لیے کہ کبھی مسلوب العقل کو خیال فاسد مستدعی ہوتا ہے ادہر کھولنے اور کشادہ کرنے لقبیع کے اور نکلنے بہت خون سے ہلاک ہوتا ہے اور مراد فصد تنگ سے وہ ہے کہ شدید الوسعت نہ ہو اور قریب اعتدال کے ہو نہ یہ کہ اس درجہ تنگ ہو کہ خون غلیظ واجب الدفع نہ نکل سکے اور امر واسطے فصد مجنونون اور موسوسین کے رات کو اسلیے ہے کہ خواب رات کو غالب ہوتا ہے اور اس سبب خبر اور انتباہ فصد جلد نہین ہوتی ہے اور بیدون اذیت کے مقصد حاصل ہوتا ہے ورنہ مراد یہ ہے کہ فصد وقت غفلت مین دن کو ہو یا رات کو اسواسطے کہ بہت آدمیون کو فصد سے اسقدر وسواس ہوتا ہے کہ وقت حاضر ہونے فصد کے غشی کرتے ہین پس ایسے آدمی کو بیچ بیداری کے فصد نہین کر سکتے اور اسی طرح بیچ مجانین کے کہ اطاعت اس امر کی نہین کرتے ہین اور فائدہ دوسرا بیچ فصد مجانین کے رات کو جلد التحام یضع کا ہے خواب سے لانہ مطلوب فیہم صیانۃ عن الفتح اور معلوم کرین کہ تاخیر کرنا بیچ فصد ثانی کے خطر کی چیز دو سبب سے ہے ایک وہ کہ ضعف ملحوظ ہو اور اس سبب سے ایک مرتبہ وہ مقدار کہ مطلوب ہے نہین نکال سکتے اور اس حالت مین اوسقدر کہ حال مقتضی ہے مہلت دیکر لینا چاہیے ولو کان بعد اسبوع اور تاخیر تنقیہ کی اکثر یہ سبب ضعف کے ہوتی ہے دوسری کہ مادہ واجب الاخراج ابھی تک خوب پکا نہو اور واسطے تخفیف امتلا کے

سنتے ہیں
نہ بجے

[illegible]

تہوڑا خون لینا لازم ہو پس اس صورت مین تاخیر تشنیہ کی ظاہر ہونے نضج تک واجب ہے
تیسری وہ کہ مادہ لازم الدفع بیچ عضو بعید کے محصور ہو اوس وقت مین رگ کہولین اور
خون قلیل لیوین تو طبیعت حرکت مین آوے اور توجہ طرف نکالنے مادہ مقصود کی
کرے بعد اوسکے رگ کو بند کرین اوسوقت تک کہ امیدوار ہونے مادہ کی محل مقصود
مین ہو بعد اسکے پھر کہولین تو مادہ فاسد دفع ہو اور نہایت تاخیر یہان ایک ساعت ہی
اگر ضعف سے محفوظ ہو چوتہی وہ کہ خون فاسد بہت ہو اور خون صالح قلیل پس یہان
تاخیر تشنیہ کی اوسوقت تک کہ عوض خون جید کے کہ بیچ پہلی فصد کی خرچ ہوا ہے حاصل
ہووے لازم ہوتی ہے اور یہ زائل ہونے ضعف سے کہ بعد پہلے فصد کے ہوا تھا جا
سکتے ہین اکثر تشنیہ جسوقت مراد فصد سے جذب خون کا ہو کما یکون فی الفصد المقصود
بحسب النزف فاصلہ معتدل بیچ پہلی فصد اور دوسری کے ایک دن ہے اور تقدم اور تاخیر
بہی مجوز ہے اسلیے کہ بیچ ایسی حالت کے بہت ہوتا ہے کہ دو پہر بلکہ ایک پہر درمیان
دیکر تشنیہ کرتے ہین اگر نزف قوی ہو اور اسی طرح بہت ہوتا ہے کہ بعد دو دن کی یا زیادہ
اس سے تشنیہ کرتے ہین اگر نزف ضعیف ہو بالجملہ یہ امور اوپر راے طبیب دانا کے
مفوض ہین جو اصلح جانے کرے اور فقیر حقیر قانون اور شروح اوسکی بالکل ملاحظہ کرکے
مقاصد کو تحریر کرتا ہے اگرچہ بیچ بعض جگہ کے مطابق ظاہر قانون شیخ کی نہ پاوین اس
کلام کو تفسیر کلام شیخ کا جانین اور واہی معلوم نہ کرین اور معلوم کرین کہ اگر تشنیہ فصد کا
تہوڑی ہی مدت مین مقصود ہو چیر نازک کا عرض مین موافق زیادہ ہے اور اگر بعد ایک
زمانے معتدبہ کے مراد ہو لیکن بیچ ایک دن کے مورب بہتر ہے اور اگر تشنیہ مکرر بعد فوات
اور بعد ایام کی کیا چاہین تطویل مناسب زیادہ ہو اسلیے کہ منفع عرق کا کہ عریض ہوتا ہی سریع الالتحام
ہے اور عرض طویل بطی الالتحام اور مورب متوسط بینہما اور ظاہر ہے کہ حاجت زمانی تشنیہ کی
جسقدر طویل ہو واجب ہے کہ منفع بطی الالتحام ہو اور جسقدر اقصر ہو سریع الالتحام اور بیچ متوسط
کے توسط بہتر ہے تنبیہ جو کچھ کہا گیا سرعت التحام شق عریض کا اور بطوء التحام شق طویل
کا اور متوسط ہونا شق مورب کا مخصوص شراین سے ہے مطلقاً اور اوردہ سے بہی

بشرطیکہ شق ورید مین مقابل مفصل سے کے واقع ہو کما ہو المعتاد فی الاکثر اسلیے کہ حرکت مفصل
بیچ بضع طویل سے تفریق زیادہ کرتی ہے بنسبت شق مورب کے اور وہ بہ نسبت عریض کے
لیکن شق کہ بیچ اور وہ سکے بیچ اوس مقام کے ہو کہ مقابل مفصل کے نہین ہے قضیہ اسکی عکس ہے
بسبب زائل ہونے سبب کے بخلاف شرائین کے کہ شق عریض اونکا البتہ سریع الالتحام
ہوتا ہے بنسبت مورب اور مطول کے مقابل مفصل کے ہو یا نہو اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ اکثر الیاف
شرائین کے اور معظم اونکے بیچ عرض شریان کی موضوع ہین پس وقوع بضع کا بیچ طول شریان
کے مستلزم قطع الیاف کثیر کا ہوتا ہے اور یہ امر لا محالہ موجب عسر التحام کا ہے بخلاف بضع عریض
کے کہ اس صورت مین الیاف قلیل کہ بیچ طول اور دریب کے ہین منقطع ہوتی ہین اور یقین
عریض کہ اکثر اور عمدہ الیاف مین سے ہین قطع سے محفوظ رہتی ہین لذہاب القطع علی سمہا اور
حال بضع مورب کا بین بین ہے اور وجہ دوسری یہ کہ بیچ امر صعوبت التحام بضع عریض شریانی
کے اور البطائیت بضع طولانی کے وہ ہے کہ شریان وقت انبساط کے تسبیح التحلیف ہوتی
ہین لا محالہ اور یہ امر بالضرور مدد کرتا ہے بیچ انفتاح لبون بضع طولانی کے بخلاف بضع عرضی
کے کہ باوجود انبساط اور کشادگی جوف فضا کے بیچ انفتاح لبون شق رگ کے دخل نہین
رکھتا ہے کما لا یخفی اور دیکھین کہ فصد جسقدر درد زیادہ کریگی دیر مین التحام کریگی اسلیے کہ
قوت درد کی موجب زیادتی ضعف قوت ملحمہ کی ہوتی ہے لیکن اگر مبضع یعنی نشتر کو روغن مین
چرب کر لیا ہو یا وجود اسکے کہ یہ امر درد کو کم کرتا ہے موجب عسر اور بطوء التحام کا ہوتا ہے اور استفراغ
کثیر بیچ تثنیہ کے غشی لاتا ہے اکثر امر مین اگر پہلی دفعہ خون بہت لیا ہے اسلیے کہ استفراغ بعد
استفراغ تھوڑی مہلت سے بیشک ضعف لاتا ہے مگر یہ کہ تثنی یعنی جسکے تثنیہ کیا جاوے درمیان
دو استفراغ کے کچھ کھایا ہو اور قوت حاصل کی ہو اور خواب درمیان فصد اور تثنیہ کی منع
کرتا ہے نکلنے فضول کو بیچ خون کے بواسطہ انجذاب اخلاط کے باطن مین پس جو وقت تثنیہ بیچ
ایک وقت کے تھوڑی مہلت بیچ یا درمیان ایک دن کے مقصود ہو البتہ نوم سے باز رکھنا
چاہیے اور خیر التثنیہ وہ ہے کہ بعد دو دن یا تین دن کے واقع ہو اسلیے کہ یہ امر مناسب زیادہ ہے
ساتھ حفاظت قوت کے **فائدہ** بیچ بیان اوس چیز کے کہ بعد فصد کے مرعی رکھنا چاہیے اور

سلہ جماع کا علاوہ نہ پایا گیا ہے بیچ اکثر اوہا ۱۲

سلہ یعنی قطع ۔۔۔ اور ۔۔۔ ۱۲

قبل فصد سے اجتناب اوسنے کرنا چاہیے بعد فصد کے خواب نہ کرین متصلا کہ اکثر اعضا مین
تکسر اور انکسار لاتا ہی اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ فصد اخلاط کو حرکت لاتی ہی لامحالہ اور حرکت اخلاط
کی موجب اوٹھانے ابخرون کی ہوتی ہے پس جسوقت متصل فصد سے کے خواب کرین ظاہر ہے
کہ بسبب نوم کے ابخرے مذکور تحلیل سے باز رہینگے اور بیچ عضلات کی محتبس ہوکر اعضا مین
ملال لاوینگے اور اوسنے فاصلہ بیچ فصد کے اور خواب کے دو پہر ہے لیکن اگر کوئی شخص عادت
خواب کی رکھتا ہے جسقدر اوسکے وقت معتاد سے پہلے فصد کرین بہتر ہے و بالضرور فاصلہ ایک
پہر کا بھی اوسکے حق مین کافی ہے اور بھی قبل فصد کے استحمام نہ کرنا چاہیے کہ یہ امر اکثر مین موجب
دشوار ہونے فصد کا ہوتا ہے بسبب نرم کرنے جلد کے اور مستعد کرنے کے واسطے زلق کے
لیکن اگر صاحب فصد کے خون مین غلظت ہو واسطے تلطیف اور تسییل دم کی استحمام قبل فصد
کے بہتر تدبیر ہے اور بھی بعد فصد کے امتلا حاصل کرنا نچاہیے اسلیے کہ امتلا وقت ضعیف
ہونے اعضا کی تنقیہ کو لازم ہے وبال ہوتا ہے اوپر اعضا کے پس احسن وہ ہی کہ بعد فصد کے
دو تین دن تک تقلیل اور تلطیف غذا کی کرین اور بتدریج عادت پر رجوع کرین اور بھی بعد
فصد کے اجتناب تعب سے اور ریاضت سے واجب جانین بسبب کئی امر کے ایک وہ
کہ فصد اخلاط کو ثوران مین لاتی ہے اور ریاضت کہ اوسکے بعد واقع ہو مزید ثوران کو ہوتی
ہے دوسرا وہ کہ اخلاط بعد فصد کے حرکت مین آتے ہین اور بدن کو گرم کرتے ہین اور ریاضت
بھی سخن ہے پس خوف حدوث حمی کا غالب ہوتا ہے تیسرا وہ کہ تحلیل حرکت کو لازم ہی اور
جسوقت حرکت ساتھ استفراغ کے جمع ہو لامحالہ اضعاف اوسکا شدید ہوگا اور بھی بعد فصد کی
استلقا کو مستحسن جانین اسلیے کہ سہل اور افضل اوضاع مین بیچ حق ضعیفون کی یہی وضع ہی اسی
سبب سے کہ اس شکل مین کچہ حاجت اعمال قوی کی نہین ہے بخلاف اور اشکال کی اور بھی
بعد فصد کے استحمام محلل سے احتراز لازم ہی وجہ اسکی وہی ہی کہ بیچ منع ریاضت کی گذری ہے
اور مراد استحمام محلل سے وہ ہی کہ اوس مین تحلیل مفرط ہو لیکن استحمام کہ واسطے ترطیب بدن کی اور
تحلیل معتدل کی کرین منع اوسکا بعد فصد کی اوسی وقت کے ہی کہ بضع ملتحم نہوا ہو اسلیے کہ اسمین
خوف انفتاح کا ہی لیکن بعد استحمام کہ استحمام رطب خفیف التحلیل نفع بہت کرتا ہی بسبب تحلیل فضول کی

طرف جلد کے مندفع ہوتے ہین لسبب حرکت اخلاط کے فصد سے **فائدہ** بیچ احکام کلی کے
کہ بعد فصد کے تعلق رکھتے ہین اور حفظ اون کا مہمات ہے جان تو کہ جسوقت بعد فصد کے عضو مفصود
ورم کرے اور مادہ منصبہ سلیم ہو اور ابھی گرتا ہو چاہیے کہ طرف مقابل سے فصد کرین تو مادہ متوجہ وسط مین
پھر جاوے اور قید سلیم ہونے مادے کی اسلیے کی ہے کہ بیچ مادہ ردی کی واجب یہ ہے کہ وہی رگ
پہلے کہولین اگر ممکن ہو ورنہ دوسری رگ اوسی عضو مفصود متورم کی کہولین خواہ مادہ گرتا ہو خواہ
گر چکا ہو اسلیے کہ انحراف ایسے مادہ موذی کا عضو متورم سے اور طرف عضو دوسری کی کہینچنا موجب
فساد اور ہلاکت کا ہے چنانچہ قرشی نے حکایت کیا ہے کہ بیچ دمشق کے ۶۵۵ھ مین اور بعد اوسکے
ایسا اتفاق پڑا کہ آدمیون کو امتلا خون کا ہوتا تھا اور بعد فصد کے ہاتھ مفصود مین ورم گرم سرخ ہو جاتا تھا
اطبا فصد دوسرے ہاتھ کی کرتے تھے جس شخص کی فصد دوسرے ہاتھ سے کی ہلاک ہوا فاکثرہم ماتوا
فی السابع وقلیل منہم بقی الی الرابع عشر پس اس امر مین احتیاط لازم چاہیے اور نزدیک ورم کرنے
عضو مفصود کے بدون تحقیق مادہ کی فصد مخالف کی اجازت نہ دیوین لیکن جس جگہ کہ مادہ سلیم ہو ردی
نہو اور گرنا موقوف ہوا ہو وہان بھی تنقیہ اوسی عضو مفصود متورم سے کیا چاہیے کما ہو ضابطۃ کلیۃ
فی تنقیۃ المادۃ المنقطعۃ الانصباب اور بھی بیچ استعمال مرہم اسفیداج کے اور طلا کرنے مبردات قوی
البرودۃ کے ساتھ رداءت مادے کے خوف اسکا ہے کہ مواد کو احشا اور اعضاے شریفہ کی عائد
کرے اور ہلاک کو پہونچاوے اور جو شخص کہ زیادتی اخلاط کی رکھتا ہے اور فصد کرے اور خون اوسقدر
کہ چاہیے نہ لیوے فصد مذکور لسبب تحریک مواد کے موجب حمی و فساد عظیم کا ہوتا ہے تدبیر جلیل القدر
اسوقت مین تکرار کرنا فصد کا ہے اور خون زائد نکالنا پس اگر کفایت کیا بہتر ورنہ موافق غلبہ خلط
باقی کے استفراغ اوسکا کیا چاہیے اور جسوقت بیچ کوئی شخص کی خون سیاہ سوداوی زیادہ پیدا
ہو ظاہر ہے کہ اوس کو تہوڑی مدت مین حاجت فصد کی ہوگی اس سبب سے کہ خون
سوداوی لسبب یبوست کے بہ نسبت طبیعت اعضا کے شدید الکراہت ہے ثقل بدن
مین بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل المقدار ہو اور نکالنا اوسکا فوراً تخفیف کرتا ہے لیکن ایسے
شخص مین واجب ہے کہ تکثیر بیچ نکالنے خون کے نہ کرین اور ہر مرتبہ تہوڑا نکالین اور
اگرچہ تغیر بیچ رنگ خون کے ظاہر نہوا ہو بند کرین اور بعد فصد کے تنقیہ سودا کا مسہل سے

حکایت
پس اکثر ان
لوگون مین [illegible]
ساتوین دن [illegible]
اور [illegible]
سے باقی رہے
چودہ دن تک

جس کا کہ قاعدہ
کلیہ ہے تنقیہ
مادہ کی [illegible]
اور ساتوین دن
[illegible]

بھی لازم جانین اسلیے کہ اگر ایسا نہ کرین سن شیخوخت مین بردہ اور بلغم غالب ہوتا ہے اور سکتہ اور مانند اسکے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ نکالنا خون کا اگرچہ فی الحال مخرج سودا اور محدث فرحت ہے لیکن افراط اوسکی بسبب ازالہ رطوبت کے مزید سودا ہوتی ہے اور مزاج کو سرد کرتی ہے اور ہضم کو ضعیف کرتی ہے پس نزدیک ملنے سن بارد یابس کی امراض باردہ پیدا ہوتے ہین پس پرہیز نکالنے بہت خون سے واجب ہے اور جانین کہ بہت اتفاق ہوتا ہے کہ فصد حمیات کو ہیجان مین لاتی ہے اور حمیات سبب تحلیل عفونات کی ہوتی ہین اسطرح پر کہ بدن مین خلط غلیظ ہو لیکن تھوڑا اور ساکن اور شرار اوسکا ظاہر نہو پس اتفاق فصد کا پڑا اور وہ خلط سائل اور متحرک ہو کر تپ پیدا کرے اور اس سبب سے کہ وہ خلط بیچ اصل کے تھوڑا ہے اور بہ سبب فصد کے تھوڑا زیادہ ہو حرارت بدن سے تحلیل ہو جاوے اور یہ امر سبب امن کا اور آفات متوقعہ سے ہوا اور جو صحیح کہ فصد کرے اوسکے حق مین نزدیک اطبا کے احسن وہ ہے کہ دو تین پیالہ شراب کی بعد طعام کے پیوے تو مدد کرے معدہ کو اور ہضم کے اور سرعت نفوذ کی اور تدارک کرے ضعف کو کہ فصد سے حاصل ہوتا ہے اور قید صحیح کی اس سبب سے کی گئی کہ بیچ بعضے مریض کے تجویز شراب کی نہین کر سکتے ورنہ فی الحقیقۃ مریض زیادہ تر محتاج قوت کا ہے پس اگر مریض کو کوئی مانع شراب سے نہو تھوڑا پینا اوسکے حق مین احسن ہے انتباہ جو شخص کہ معتاد غشی کا ہے بعد فصد کے اوسکو واجب ہے کہ قبل فصد کے قے کرے کہ یہ امر مانع غشی کا ہوتا ہے اور اسی طرح فی حالت غشی مین جلد افاقہ مین لانے والا صحیح ہے فائدہ بیچ احکام عروق مقصودہ کے مجملاً جاننا چاہیے کہ جو رگین کھولی جاتی ہین یا اوردہ ہین یا شرائین لیکن فصد اوردہ کی مروج ہے اور فصد شرائین کی بہت رواج نہین رکھتی اور اطبا اونکی فصد مین سبقت اور جرأت نہین کرتے کئی سبب سے ایک وہ کہ اوسمین خوف الدم کا ہے دوسرا وہ کہ اوسمین روح بہت نکلتی ہے اسلیے کہ بیچ شرائین کے ارواح بہت ہوتی ہے بہ نسبت اوردہ کے تیسرا وہ کہ وہ امراض کہ جن مین حاجت فصد شرائین کی پڑتی ہے کمتر ہین چوتھا وہ کہ فصد شرائین کی ضعف دل پیدا کرتی ہے بسبب شدت اتصال شرائین کے دل سے خصوصاً کہ زیادتی

فصد مین ہو پانچوان وہ کہ فصد مذکور ابورسما کو اکثر پیدا کرتی ہے اسلیئے کہ جرم شریان کا دشواری سے التحام پاتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ زخم جلد کا قبل التحام کے جمع ہوتا ہے بعد اسکے خون شریان سے نکلکر نیچے پوست کے جمع ہوتا ہے اور اجتماع خون رگ کا بیچ پوست کے سبب ہے بام الدم اور ابورسما ساتھ نون یا یا سے موحدہ کے اور جائین کہ ابورسما حادث نہین ہوتا ہے مگر بیچ اوس صورت کے کہ شق تنگ ہو اسلیے کہ اگر شق وسیع ہو یا خون بہت رگ سے نکلتا ہے اور جلد کو ملتحم نہین ہونے دیتا ہے **فائدہ** بیچ بیان ماہیت اور منافع اور وجوہ مقصودہ کے کہ ہاتھ مین واقع ہین اور یہ چھہ ہین **قیفال** اکحل باسلیق حبل الذراع ابطی اسیلم لیکن قیفال لغت یونانی ہے بمعنے کنارہ ہر چیز کا اور چونکہ یہ رگ کنارہ ذراع کی ہے یہ نام رکھا اور فصد اس کی واسطے نکالنے خون سر اور گردن کے مخصوص زیادہ ہے لہذا پارسی مین اسکو سرارد کہتے ہین اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ بالاتر مابعض سر عضلہ کا چھوڑکر جس جگہ کہ نرم ہے کھولین لنبائی مین اور بضع وسیع ہو تو خون موافق مطلب کے نکلے اسلیے کہ جرم اس رگ کا غلیظ ہے بضع غیر وسیع کافی نہین ہوتا ہے اور فصاد خطا کرے دوسری مرتبہ نشتر نہ لگاوے اس رگ پر کہ ورم کرتی ہے اور اگر رگ مذکور اپنی جگہ ظاہر نہو شعبہ اوسکا وحشی ساعد مین ڈہونڈہین اور جو لوگون نے کہا ہے کہ فصد اسکی اسیلم ہے سو اس تقدیر پر ہے کہ بضع اوسکے خاص مکان پر کہ کہا گیا ہے واقع ہو ورنہ جو عوام مین رائج ہے کہ اوپر سر عضلہ کے کھولتے ہین تعالی مابعض کے نیچے مینذ ماتحت کے ظاہر ہے کہ شر سے مامون نہین ہے لاحتمال اصابتہ الجرح علے العضلۃ **انتباہ** یہ قاعدہ کہ بضع فوق مابعض کے واقع ہو نہ نیچے اوسکے اور نہ مقابلے اوسکے بیچ فصد اکحل اور باسلیق اور ابطی کے بھی واجب المراعات ہے اسلیے کہ موجب اخراج دم کا کما ینبغی ہوتا ہے اور محفوظ کرتا ہے لاحق ہونے آفات عصب اور شریان سے اور قرشی نے بیچ شرح قانون کی تصریح کیا ہے بیچ حق عروق اربعہ مذکورہ کے اور کہا ہے کہ ہذہ الاربعۃ قد جرت العادۃ بان یفصد ما یکون تحت المابض والواجب ان یکون فوقہ وذلک لان البضع اذا کان بحذاء المابض لم یسہل خروج الدم

قیفال

قیفال مین دو بارہ نشتر نہ لگاوے ... یہ چارون رگ ہین کہ عادت جاری ہوئی ہے ... اسلیے کہ فصد انکی ... اور واجب ہے ... کہ فصد ہو اوپر ... مابعض ... نکالنا خون کا ۱۲

منزرقا لان الید کلما تحرکت تکاثف الجلد ہناک فمنع انزراقہ وان کان البضع تحت المابض لم یومن من آفات العصب والشریان بسبب کثرۃ العضل ہناک فیکون التحذر من اصابۃ المبضع وبعض شظایا العصب اکثر لامحالۃ ۔ اکحل وہ رگ ہے کہ نیچے قیفال کے اور وسط انسے ساعد سے مائل تر ہے طرف اعلا کی اور وہ مرکب ہے قیفال اور باسلیق سے اور لہذا ابنام اکحل موسوم ہوئی اسلیے کہ اہل یونان چیز مرکب کو کحلا وس کہتے ہین اور اکحل اوس سے مشتق ہے اور بعض کہتے ہین کہ جو وہ رگ شدید النفع اور سرمئی رنگ ہوتی ہے بسبب بہت ہونے خون کے اس مین سپیاہ یہ نام رکہا گیا اور فصد اسکی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہے بیون تخصیص بعض بدن کی اور اوسکو عربی مین نہر البدن بہی کہتے ہین اور فارسی مین ہفت اندام اور رگ بدن بہی اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ نشتر ہلکا لگاوین نہ غائر اسلیے کہ نیچے اسکے عصب ہے اور طول مین کہولین دو سبب سے ایک وہ کہ کبہی دونون جانب اس رگ کے عصب ہوتا ہے اور توریب مین پہونچنے مبضع سے عصبہ خفیفہ کو امین نہین ہو سکتی دوسرا وہ کہ بیچ رگون مفصل کے شق طولانی افضل ہے بسبب آسانی نکلنے خون کے اوس سے اور چاہیے کہ اوپر مابض کے نشتر لگاوین لما ذکر فی القیفال اور جانین کہ کبہی عصبہ رقیقہ مانند وتر کے اوپر اکحل کے ممدود ہوتا ہے پس بیچ فصد کرنے اس رگ کے تفحص اس حال کا ضرور ہے پس اگر عصب پایا جاوے اوپر اوسکے احتیاط کرین تو نشتر اوسکو نہ پہونچے کہ محدث خدر مزمن کا ہوتا ہے اور جس شخص مین یہ رگ غلیظ بہت ہوتی ہے اوس مین یہ شعبہ زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور جس جگہ عصبہ ظاہر ہو اور زخم اوس تک پہونچے ضرر زیادہ ہوتا ہے بسبب آسانی پہونچنے ہوا کے اوسکو لان یبدالہوا یضر بالعصبۃ المجروحۃ اور جسوقت بطریق خطا کے زخم عصب کو رگ کو پہونچے تدبیر اسکی وہ ہے کہ زخم کو ملنے نہ دیوین اور جو چیز مانع التحام کی ہے عمل مین لاوین اور زخم کا معالجہ کرین اور گرد زخم کے اور تمام ہاتھ کو گرم روغن سے چرب رکہین اور استعمال کرنے مبردات خارجی سے پرہیز واجب جانین اور معلوم کرین کہ مقصود منع کرنے التحام سے سوا اسکے نہین ہے کہ دوا بواسطہ شق کے آسانی سے عصبہ مین پہونچے تنبیہ ہر چند نیچے اکحل اور قیفال کے شریان نہین ہوتی ہے اکثر آدمیون مین لیکن بندرت ہوتی ہے چنانچہ بیچ ذخیرہ کے ابوالحسن طرنجی سے ایک حکایت اس باب مین منقول ہے پس احوط وہ ہے کہ بیچ فصد ہر رگ کے پہلے امتحان اور تفحص شریان کا کرلیوین بعد اسکے نشتر لگاوین اسلیے کہ اکثر وقوع افدہ اور خبر امین کا

باسلیق

اکثر آدمیون مین اوسی طرح ہوتا ہے کہ مضبوط ہوا لیکن کبھی تخلف بھی کرتا ہے پس تنقیح اور تحقیق لازم ہے باسلیق ایک رگ ہے واقع نیچے اکحل کے اور وسط اونسے ساعد سے مائل تر باسفل ہے اور باسلیق بیچ لغت یونان کے بادشاہ عظیم کو کہتے ہین اور جو یہ رگ بڑا شعبہ ہے اوس رگ سے کہ بغل سے آتی ہے اس نام سے مسمے ہوا اور بیچ اس شعبہ کے اوس رگ سے کہ کتف سے آئی ہے محیط ہے جانبین کو بیچ ہر ہاتھ کے ایک ورید جانب کتف سے آتی ہے اوسکو کتفی کہتے ہین اور ایک ورید ابط سے اوسکو ابطی کہتے ہین اور کتفی بیچ عضد کے منشعب ہوئی ایک شعبہ اوسکا اونچے سے اوپر کنارے زند اعلے کے پہونچا بدون ملنے شعبہ ابطی کے اور اوسکو قیفال کہتے ہین اور باقی شعبے کتفی کے نیچے آکر ساتھ شعبون ابطی کے ملتے ہین اور عروق ہاتھ سواے قیفال کے بالاتفاق اور سواے حبل الذراع کے بالاختلاف بالکل مخلوق ہوے ہین شعبون کتفی اور ابطی سے بالجملہ باسلیق قریب مرفق کے ہونیکر دو شعبے ہوے بڑے شعبے کو باسلیق کہتے ہین بلفظ مطلق اور یہی ہے مین باسلیق بادیان کہتے ہین اور شعبہ خرد و اسفل کو باسلیق ابطی بھی کہتے ہین لمحاذاتہ بالابط لا بمعنے انہ غیر مرکب من الکتفی اسلیے کہ معلوم ہوا کہ سب رگین ہاتھ کی کہ فصد کیجاتی ہین مرکب ہین شعبے کتفی اور ابطی سے مگر قیفال کہ وہ بالاتفاق صرف کتفی ہے اور حبل الذراع بھی نزدیک بعض کے اور قریب ہے کہ بیان اوسکا آوے اور بعضے بیچ وجہ نام رکھنے اس رگ کے نام باسلیق کہتے ہین کہ جو وہ بسبب ملنے کے دل اور دماغ اور ریہ اور حجاب اور صدر سے اور رگون پر شرافت رکھتی ہے کہ وہ کبد سے حمی مین مشابہت رکھتی ہے یہ رگ ساتھ بادشاہ عظیم کے اور فصد اسکی بتنقیہ دم کا اکثر کبد اور طحال اور جنب اور ریہ اور صدر اور ورکین اور رکبہ اور ساق اور قدم سے اور جو عضو کہ نیچے گردن کے ہے کرتی ہے اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ پہلے تلاش کرین کہ شریان اوسکی طرف ہے آیا نیچے ہے اور یہ اکثر ہے یا ایک جانب یا دو جانب اسلیے کہ شریان ساتھ باسلیق کے لازم الرفاقت ہے اور اگر نہو تو نادر ہے پس اگر شریان نیچے باسلیق کے ہو فقط نشتر ملکا لگا خصوصاً اگر شریان نزدیک ہوا اور غائر نہو جہان تک ممکن ہو رگ کو شریان سے ایک طرف لیجاکر نشتر لگاوین اسلیے کہ پہونچنا زخم کا شریان مین آفت عظیم ہے اور اس صورت مین کہ شریان اسکے نیچے ہو فقط مختار ہین بیچ طولانیت بضع کے اور تدریب کے اور اگر دونون جانب ہو واجب ہے کہ

طول مین نشتر لگاوین اور اگر ایک جانب ہے لازم ہے کہ اسطرح کھولین مورب کہ سر نشتر کا
طرف مخالف شریان کے ہو یعنے بیچ تورب کے سر نشتر کا اوسطرف ہو کہ شریان نہین ہے
انتباہ بہت ہوتا ہے کہ وقت ربط کے نفخ رگ مین ظاہر ہوتا ہے اور یہ نفخ کبھی شریان سے
ہوتا ہے اور کبھی باسلیق سے اور جس طرح کہ ہو واجب ہے کہ بندش کھولکر نفخ کو آسانی سے
ملین اور پھر باندہین اگر عود کرے پھر کھولکر ملین اور اگر مکرر ہو اسی طرح کرین اور جب تک
کہ نفخ موقوف ہو نہ کھولنا چاہیے اور اگر نفخ اعادہ سے موقوف نہ رہے البطی کھولین
اسکو نہ کھولین اور جانین کہ بہت ہوتا ہے کہ بسبب نفخ غلیظ کے بواسطہ ربط اور انتفاخ کے
شریان کودنے سے ٹہر جاتی ہے اور فصاد اوسکو ورید سمجھ کر کھولتے ہین لہذا واجب
ہے کہ قبل ربط کے شریان کو تفحص کرین تو خطا سے محفوظ رہے اور منع کرنا فصد سے
نزدیک ظہور نفخ کے مخصوص باسلیق سے نہین ہے بلکہ جو رگ ہو اور نزدیک
ربط کے مشابہ عدس اور نخود کے ظاہر ہو جب تک کہ ربط کے کھولنے سے اور سیح
کرنے سے وہ تحلیل ہو نہ کھولنا چاہیے اور بھی جانین کہ نیچے باسلیق کے عصبہ
اور عضلہ بھی واقع ہے احتیاط انکی بھی بیچ فصد کے مرعی رکھنا چاہیے اور موضع
اوسکی فصد کا مختلف ہے بیچ شروع بیان عروق مقصودہ کے شیخ رئیس نے
لکہا کہ اوپر بابض کے کھولین اور قرشی نے اوسکی شرح مین تصریح اسیر کیا چنانچہ بیچ
بحث قیفال کے کہا گیا اور بیچ ذکر باسلیق کے شیخ رئیس نے تصریح کیا کہ کلہا انحطت
فی فصدہ اتی الذراع فہو اسلم اور صاحب خیرہ نے بھی یہی کہا ہے اور ہو سکتا ہے
کہ واسطے رفع ہونے اختلاف کے کہا جاوے کہ جو شیخ نے بیچ ذیل باسلیق کے
لکہا کہ نیچے بابض کے چاہیے کھولنا مخصوص اوس حالت سے ہے کہ شریان اوسکے
کنارے ہو اسلیے کہ رگ مذکور جو مابض سے نیچے آتی ہے شریان کہ اوسکے
پہلو مین ہے اوس سے دور زیادہ ہوتی ہے بیچ اکثر آدمیون کے چنانچہ شوق کلام
اور لفظ فہو اسلم کی بھی اسپر دال ہے پس تناقض نہوگا واللہ اعلم تنبیہ اگر زخم شریان کو
اسلیم ہو نیچے جلد بندش کھولین اور خون کو بند کرین ہاتھ سے بعد اسکے دقاق کندر اور

دم الاخوین اور صبر اور مر سب برابر لیوین اور چوتھائی حصہ ایک جزو کا قلقطار اور زاج ملا
بار یک پیسین اور پشم خرگوش کی اوسمین آلودہ کرکے غلولے بناوین اندرون شگاف کی بہرین
اور پانی نہایت سرد اوس پر ڈالین اور بعض سے اوپر کوئی چیز سے باندہین اور پٹی اوپر بعض کے
باندہین اسطرح کہ سبب بند ہونے خون کا ہو جاوین اذیت کے اسلیے کہ بہت آدمی کثرت درد
کے سبب شدت ربط کے ظاہر ہوا ہلاک ہوے ہین اور بعد ربط کے تین دن تک اوس ہاتہ
اوپر آنکہہ کے رکہے رہین اور بعد تین دن کے بہی احتیاط کرین اور شروع سے حاصل ہونے
شفا تک واجب ہے کہ اودیہ قابضہ ضماد کرتے ہین اور نشان پہونچنے نشتر کا شریان مین یہ ہے
کہ خون رقیق اشقر نکلے اور کود کر نکلے اور نبض ضعیف ہونے لگے اور جانین کہ اکثر فصاد
اس حالت مین شریان کو مستتر کرتے ہین تو منقلص ہوا اور گوشت اوسپر منطبق ہوجاوے
اور خون بند ہو جاوے کما ہو لشاہد فی جراحات السیوف اور تدبیر مستتر شریان کی مشروحا
مذکور ہوتی ہے بیچ فصد شرائین سر کی کہ بعد فصد عروق اور وہ کے لکہا گیا حبل الذراع
وہ رگ ہے کہ النسی ساعد سے ظاہر ہوکر اعلے ساعد مین ممتد ہوئی ہے بعد اسکے طرف
وحشی کے گئی نزدیک حزوہ ہاتہ کے اور بسبب ممتد ہونے اوس رگ کے اسطرح کہ مشابہت
رسی سے رکہتی ہے حبل الذراع نام ہوا اور بیچ تحقیق اس رگ کے اور اسکے منافع کے
اختلاف ہے اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ رگ مذکور اکثر ہاتہون مین نایاب ہے
لہذا بیچ ذخیرہ کے لکہا کہ حبل الذراع اکثر آدمیون مین باسلیق ہے اور بعضے آدمی میں
ساتہ اکحل کے ملی ہوتی ہے اور بیچ خلاصۃ التجارب کے کہا کہ وہ مرکب ہے باسلیق اور
اکحل سے اور کہتے ہین کہ بیچ بعضون کے دنبالہ باسلیق کی ہے بالجملہ اتفاق اطبا کا ہے
کہ رگ مذکور النسی ساعد سے اعلے ساعد کو گئی ہے بعد اسکے جانب وحشی کے میل کیا
اور حزوہ ہاتہ سے قریب ہوئی ہے پس جسوقت کوئی رگ کہ سوا اسکے اکحل اور باسلیق
کے اس صفت کی پائی جاوے حکم کرنا چاہیے کہ وہ حبل الذراع ہے خواہ درمیان اکحل
اور باسلیق کے ہو خواہ درمیان باسلیق اور ابطی کے اور جواب یہ ہے کہ فصد اسکی
موریب ہو مگر اوس صورت مین کہ اسکی جانب شریان ہو کہ اسوقت مین مطول بہتر ہے

کما لا یخفے اور حکم اسکا موافق قول قدما اور شیخ کے مانند حکم قیفال کے ہے اسلیے کہ یہ لوگ اسکو بھی
کتفی صرف جانتے ہین اور نزدیک صاحب ذخیرہ کے اور بعض متاخرین کے بیچ حکم باسلیق کی ہے
واللہ سبحانہ اعلم اور جو نفع اوسکا قیفال سے یا باسلیق سے حاصل ہوتا ہے علے اختلاف القولین موجود ہونا
اور معدوم ہونا اوسکا برابر ہے اور اس سبب سے کہ اوسکے فائدے مین اطبا کو اختلاف ہے
ظاہر ہے کہ موجود ہونے اوس رگ کے کہ نفع اوسکا ساتھ اغراض مخصوصہ کے متفق علیہ ہے
فصد اسکے کرنا کیا ضرور ہے ابطی شعبہ باسلیق کا ہے اور اوسکو باسلیق الابطی کہتے ہین اور وہ
موضع ہے اوپر جانب وحشی کے مرفق سے مقابل ابط یعنے فعل کے اور اوسکو اسلیم کہتے ہین
اسلیے کہ شریان اسکے نیچے نہین ہوتی ہے اور طریق اسکی فصد کا یون ہے کہ اسکو بہت ملین
اور گرم پانی ڈالین بعد اسکے لاہی پٹی سے اوسکو باندہین اور ہاتہ مقصودہ کو سیدھا رکہین
جیسا کہ زاویہ بغل کا قائمہ ہو اور رگ کو انگوٹھے سے خوب پکڑنا چاہیے بعد اسکے کہولنا
ملنا اور گرم پانی ڈالنا واسطے ڈہیلے کرنے کے اور روان نکلنے رگ مذکور کے اور ترقیق خون
ہے اسلیے کہ رگ مذکور تنگ ہے اور خون اوسکا غلیظ اور باندہنا رباط طویل سے اور مضبوط
پکڑنا اوسکو واسطے اوسکے ٹہرنے کے ہے تو نیچے نشتر سے ایک طرف ہٹ نجاوے اسلیے
کہ وہ شدید الزوال ہے اور قائم ہونا زاویہ بغل کا واسطے انزراق خون کے ہے علے
ما ینبغی اسیلم رگ مشہور ہے اور موضع اسکی فصد کا درمیان بنصر اور خنصر کے ہے اور وہ نیچے
اپنے اور پہلو اپنے شریان نہین رکہتی ہے اور اختیار ہے کہ اسکو مورب کہولین لیکن
مطول افضل ہے اور اسیلم تصغیر اسلم کا ہے اور گذر چکا ہے کہ اسلم نام باسلیق ابطی کا ہے
اور دنبالے اوسکے اسیلم واقع ہوئی ہے گویا اوس سے نکلی ہے اور بیچ اسکی فصد کے ساعد کو
باندہنا چاہیے اور ہاتہ کو گرم پانی مین رکہنا اگر خون ضعیف الانحدار ہے تو خون جسقدر
مطلوب ہو نکلے اور اگر ہاتہ گرم پانی مین رکہین اسقدر تک رکہین کہ خون خود بخود بند ہو جاوے
اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب اسکے کہ یہ رگ باریک ہے اور خون اسکا غلیظ حاجت رفع
کی نہین ہوتی ہے بلکہ خون ایک قدر معتدبہ نکلکر خود بخود بند ہو جاتا ہے اور اسیلم داہنی جانب کی
کبد اور جنب اور طحال کو بالذات مفید ہے اور اسیلم بائین اعلال دل کو بہی فائدہ کرتی ہے

بشرطیکہ سبب اوسکا بیچ جگر کے ہو اسلیے کہ اگر مبدا مرض دل کا جگر سے ہو اسلیم داہنی نافع
زیادہ ہے اور اگرچہ باسلیق ایمن اعلال کبد کو اور باسلیق الیسر اعلال سپرز کو بسبب سعت
طریق کے اور قرب خروج کے نفع تمام رکھتی ہے لیکن فصد اسلیم کی بھی بسبب
امالہ مادہ کے جانب بعید کو باوجود کمی نکلنے کے فائدہ بہت رکھتی ہے کما لا یخفے
علے المجربین اور شیخ نے بیچ درد مفاصل کے لکھا کہ ان الاسیلم انفع من عرق الباسلیق
فی علل الکبد والطحال اور علامہ نے بیچ شرح قانون کے بیچ بحث فصد اسلیم کے
لکھا کہ والایسر ینفع البواسیر واوجاع الظہر المزمن والرقبۃ انتہی۔ ۵ بیچ قاعدہ ضروری بعد
فصد کے جانیں کہ جس وقت فصد رگ مخصوص کی مقصود ہو اور خطا واقع ہو اگر حاجت ضروری
داعی ہو چاہیے کہ تکرار زخم کی نہ کریں اور ربط اور شد میں مبالغہ نہ کریں اور ایک دن یا دونوں درمیان
میں فاصلہ دیکر کھولیں اور اگر حاجت ضروری ہو اور تکرار فصد رگ مخصوص مجروح کی مطلوب ہو چاہیے کہ
اوپر بضع سابق سے کھولیں نہ اسفل میں اور منع کرنا تکرار بضع کا ایک دن میں بسبب خوف ورم کے
ہے خصوصاً کہ مقرون شد قوی اور ربط شدید سے ہو اور نہی تسفل بضع سے اسلیے ہے کہ اس
صورت میں کہ گذرنا خون کا ضرورت سے پہلے بضع سے ہوتا ہے اور یہ امر بسبب ضعیف ہونے
محل مجروح کے خوف ورم کا اوس محل میں زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ گدی کو گلاب میں یا سرد پانی میں بھگو کر باندھیں
تو بسبب ردع مواد کے ورم سے امن دیوا اور بیچ فوائد سابقہ اسی بحث کے لکھا گیا ہے کہ گدی کو روغن میں آلودہ
نہ کرنا چاہیے مگر اوس حالت میں کہ تنقیہ فصد کا ملحوظ ہو اور اوس زخم میں بھی جب تک کہ تھوڑا التحام نہ عفص میں ملاکر
استعمال نہ کریں التیام اور لازم ہے کہ رباط کو اس طرح باندھیں کہ شق جلد کا محاذات عرق سے منحرف ہو تو بعد از خامی
رباط کے اسلیے کہ محاذات تعلیق کی موجب ازراق خون کا ہے کما ینبغی اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ باندہتے میں احتیاط
کریں کہ موضع مخصوص جلد کا کہ قبل باندہنے کے رگ سے ملا ہے اوسی وضع پر باقی رہے بعد سست کرنے رباط کے
اور پوشیدہ نہیں ہے کہ پہلے رباط کو زور سے باندہتے ہیں واسطے ظاہر ہونے رگ کے بعد اوسکے سست کرتے
ہیں تو خون بدون تکلیف کے نکلے اور جانیں کہ بیچ لاغروں کے شد رباط کا بسبب خالی ہونے عروق کا امر
احتباس دم کا ہوتا ہے پس ایسے آدمی میں واجب ہے کہ رباط چست نہ باندہیں تو یہ سد بیان کی مانع ظہور رگ کا
ہو اور بعد فصد کے اگر سست کریں تو بیچ نکلنے خون کے مزاحم ہو بخلاف فربہوں کے کہ باندہنا رباط کا سبب

ظاہر ہونے رگون کا ہوتا ہے اور بعضے فساد واسطے مخفی کرنے درد کی تخدیر کرتے ہین اطراف
کہ رباط کو روز سے باندھتے ہین اور ایک ساعت اسی طرح رکھتے ہین اور یہ امر اگر اذیت
بہت کو نہ پہونچا دے باک نہین ہے اور بعضے واسطے کم کرنے درد کے نشتر کو روغن مین چرب
کرتے ہین اور کہا گیا ہے کہ یہ عمل مخفف درد کا اور دیر کرنیوالا التحام کا ہے اور جسوقت
کہ رگین مقصود ظاہر ہون شعبے اونکے ڈہونڈہ کر چاہیے کہ ہاتہ اوسپر ملین بطریق مسح کے
پس اگر خون نزدیک مفارقت مسح کے جلد اوس شعبے مین گرے اور اوسکو منفتح کر دینا چاہیے
کہولنا والا قلا اور بعد فصد کے جو ارادہ ہونے کا کرین چاہیے کہ جلد کو کہولین اور بعد غسل کے
چہوڑ دین تو حال اصلی پہ آجاوے اور گدی منہدم کردی شکل رکہکر پٹی سے باندہین کذا قال الشیخ
اور قرشی نے بیچ اس مقام کے لکہا ہے کہ گدی کردی شکل اوس تقدیر پر چاہیے کہ تثنیہ
فصد کا مطلوب ہو ورنہ مثلث شکل یا مربع شکل بہتر ہے اور وجہ اس تفرقہ اور تاویل کی
اسلیے ہے کہ شیخ نے کہا ہے اس محل مین کہ وانسب الرفادۃ وغیرہا الکرویۃ اور ظاہر نسخہ
قانون کا کہ نزدیک قرشی کے تہا اوس مین وہنت الرفادۃ مرقوم تہا اور اس سبب سے
کہ سابق مین مکرر معلوم ہوا ہے کہ تدبین بضع کی غیر محبوب ہے مگر نزدیک ارادہ تثنیہ کے شارح
سب عبارت ... کو مخصوص حالت تثنیہ سے کیا ہے اور بہترین کپڑے نہین واسطے گدی کے
کتان ہے اسلیے کہ وہ بسبب تخفیف اپنے کے مدد دیتا ہے اوپر سرعت التحام کی اور بسبب تبرید
اپنی کے یاری دیتا ہے اوپر منع کرنے مواد متورمہ کے اور جسوقت کہ اوپر منہ بضع کے چربی
میل کرے واجب ہے کہ نرمی سے کنارہ تر کرین تو التحام کو نافع ہوا ور کاٹنا اس چربی کا
جائز نہین ہے کہ اسکے کاٹنے مین خوف کہل جانے بضع کا ہے اور جسوقت چربی اوپر منہ بضع کے
مائل ہو تثنیہ اوسکا بغیر بضع کے مرجو ہوگا انتباہ بیچ بیان وقت بند کرنے خون کے اور مقدار
نکلنے خون کے جانین کہ احوال آدمیون کے بیچ نکالنے خون کے مختلف ہوتے ہین بعضے طاقت اسکی
رکہتے ہین کہ پانچ یا چہہ رطل نکالا جاوے اگرچہ نحیف ہون اور بعضے بیچ صحت کے متحمل ایک
رطل کے نہین ہوسکتے پس عمدہ اس باب مین مراعات عادت کی ہے معتادین مین اور بیچ
غیر معتادین کے رعایت احوال ثلثہ کی لازم ہے ایک اون احوال سے قوت اور اشتراط

نکلنے خون کا ہے جب تک خون قوت سے آتا ہے اور کوئی اثر ضعف کا ظاہر نہین ہوتا اور
کثرت امتلا کی مجوز نکالنے کی ہے باک نہین ہے خصوصاً بیچ جوان دموی مزاج کے اور مقدار
معتدل بیچ حق ایسے آدمی کے دو حال ہے ایک مجلس مین اور ساتھ اسکے اگر حاجت باقی رہے
دوسرے دن تقسیم کر سکتے ہین لیکن یہ کہ یک دفعہ خون بہت لیا جاوے مناسب نہین ہے
مگر یہ کہ طبیب حاذق کہ اوپر عادت کے واقف ہے اوس مین مصلحت رکھے لیکن اوس صورت
مین کہ خون سستی سے نکلے باوجود فصد معتدل کے اور نہ مزاحم ہونے چربی کے اوپر بضع کے اور نہ زائل
ہونے بضع رگ کا محاذی بضع جلد سے اگر ساتھ اس حالت کے رنگ خون کا سرخ ہو اور ورم بیچ
بدن کے نہو اور علامت امتلا کی بہی موجب اوپر نکالنے کے نہو اوسکو فوراً بند کرین تو ضرر
نہ پڑے اس لیے کہ محمل ترین چند دن کی نکلنا خون صالح کا ہے اور اگر باوجود سستی نکلنے
کے فاسد اللون ہو اوسقدر نکالین کہ کیفیت کو اصلاح کرے اسلیے کہ جس وقت اقدام
فاسد کرنے خون کے باعتبار کیفیت کے ہو اور کمیت اوسکی محال ہو نکالنا تہوڑا اوس سے
اور بعد اسکے واسطے نکالنے اوس خلط کے کہ معتدل اوسکے مزاج کا ہوا ہو تنقیہ اوسکا اسہال سے
کفایت کرتا ہے دوسرا اون حالات سے رنگ خون کا ہے اسواسطے کہ اگر خون سیاہ اور غلیظ ہو اور
قوت سے نکلے اور کوئی خوف نہو چاہیے کہ نکلنے دین تو بقدر معتدل لیا جاوے اور اگر تغیر بیچ رنگ اور
قوت نکلنے خون کے ظاہر ہو قبل لینے قدر مطلوب سے اعتماد اوپر نبض کے ہو اور بہت ہوتا ہے
کہ فصد مین بیچ شروع نکلنے کے خون سرخ اور سفید آتا ہے اور طبیب کو مغالطہ مین ڈالتا ہے
پس اسوقت مین طبیب اگر اوپر اپنے حدس کے اعتماد رکھتا ہے اور بسبب وجود علامات امتلا کے خون
اور وجوب نکالنے اوسکے کی امر کیا ہے چاہیے کہ نہ ڈرے اور نکلنے دے کہ تہوڑے زمانے
مین خون سیاہ اور غلیظ واقع ہوگا اور یہ بہی مشروط فصد معتدل سے ہے اسلیے کہ بیچ فصد تنگ کے
نکالنا خون غلیظ کا محال ہے لیکن جہان ورم ہو اور فصد کرین اور خون سیاہ نکلے باک
نہین ہے مقدار مطلوب لینا چاہیے اسلیے کہ بیچ قدم کی توجہ خون کا طرف عضو متورم کے ہوتا ہے
اور تیسرا اون حالات واجب المراعات سے نبض ہے چاہیے کہ طبیب ہاتہ اوپر نبض ہاتہ غیر مفصود کے
رکھے رہے جس وقت تغیر کو حس کرے خصوصاً ضعف جلد بند کرے اور اسی طرح اگر اعراض خبر دینے والے

ضعف کے ظاہر ہوں مانند تثاوب اور تمطی اور فواق اور غثیان کے اور جسوقت تغیر بیچ رنگ خون کے
بلکہ تغیر نکلنے خون کی جلد ظاہر ہووے اور حال یہ کہ نکلنا ست خون کا واجب ہے پس اسوقت میں
اعتماد اوپر نبض کے ہے اگر نبض مائل بضعف نہیں ہوئی باک نہیں ہے اور جسقدر مطلوب ہے
لینا چاہیے ورنہ اوسی وقت بند کرنا چاہیے اور جاننا کہ آدمی گرم مزاج متخلخل البدن مستعد تر
ہین اوپر واقع ہونے غشی کے اور حال ابدان معتدلہ کثیفہ کا مخالف اسکے ہے **انتباہ** بیچ بیان
اون چیزون کے کہ لازم ہے ہونا اونکا ساتھ فصاد کے اور وہ کئی چیز ہین ایک وہ کہ نشتر بہت ہوون
اور بعضے اوسنے شفرہ رکھتے ہین اور بعضے بدون شفرہ کے تو اون سے جس مقام کے مناسب ہوون
کام میں لاوین اور بیچ فصد عروق نزوالہ کے مانند وداجین بضع شفرہ دار بہتر ہے اور نشتر شفرہ دار
اوسکو کہتے ہین کہ سر نشتر کا دونون طرف سے تیز ہو دوسری چیز یہ ہے کہ لکڑی کہ واسطے
قے لانے کے مقرر ہوتی ہے یا پر مرغ کا موجود ہو تو اگر غشی ہو جلدی سے اوس لکڑی یا پر کو
حلق میں ڈالیں تو قے لاوے کہ اسرع ترین چیزون میں واسطے افاقہ کے قے ہے تیسری چیز
کہ دواء المسک اور اقراص مساک تیار رکھے تو اگر ضعف یا غشی ہو انمین تھوڑی واسطے الغاش
حرارت کے دیوین آور یہی نافہ مشک کا تیار رکھے واسطے سونگھانے کے اس حالت میں کہ اوپر
گذر چکا ہے کہ ڈرنے والی چیزون سے بیچ فصد کے غشی ہے اسلیے کہ کبھی بعد غشی کے افاقہ
نہیں ہوتا پس لازم ہے کہ بمجرد احساس کرنے علامات غشی کے تدارک اوسکا کرین تو غشی
مفرط کو موقوف رکھے چوتھی وہ کہ دبر اللازب اور دواء الصبر والکندر کہ عنقریب گذرا ہے
تیار ہوں تو اگر نزف واقع ہو جلد تدارک کرین آور کہا گیا ہے کہ نزف الدم زخم شریانی کو لازم ہے
اور کبھی بیچ زخم اوردہ کے بھی ہو جاتا ہے اور اگر دقاق کندر کو باریک کرکے اور پشم خرگوش کا
اوس میں آلودہ کرکے بیچ بضع صاف نزف کے بیرین جلد بند کرے خصوصًا نزف الوریدی کو
انتباہ جاننا کہ غشی درمیان نکلنے خون کے کم ہوتی ہے اکثر وقوع اوسکا بعد بند کرنے
کے ہے مگر یہ کہ خون بہت لیا جاوے یا بخار صفراوی بدن میں بہت ہو اور بسبب حرکت
خون کے وہ بخار طرف دل کے جاوے کہ اس صورت میں بھی درمیان نکلنے کے کثرت
حدوث غشی کی ممکن ہے اور جو شخص کہ قبل فصد کی خون سے بیہوش ہوا اوسکا دل ضعیف اور روح اوسکی رقیق ہے

کہ مخنوق ہوگئی اور جو کوئی کہ اپنے خون کے دیکھنے سے یا کوئی بیگانہ کے خون دیکھنے سے غشی مین
پڑے باوجود نہ ڈرنے کے پس سبب اوسکا ضعف دماغ ہوگا یا بسبب خیال سوداوی کے
او تحقیق دیکھا ہمنے ایسے بہت آدمیون کو اور وجہ کثرت حدوث غشی کی بعد بند کرنے کے
اور ہونا غشی کا وقت نکلنے خون کے یہ ہے کہ طبیعت اور روح وقت نکلنے خون کے
طرف خارج کے متحرک ہوتی ہین واسطے التحام بضع کے اور یہ امر مانع غشی کا
ہوتا ہے مگر نزدیک افراط نکلنے کے اور جب خون بند ہوگیا طبیعت اور روح طرف
دل کے متوجہ ہوتی ہین اور روح بسبب انتشار کے اور مصاحبت خون کی مقدار
طبیعی سے کم ہوئی ہے ظاہر اور باطن کی تدبیر نہین کرسکتی ہے بالضرور مجتمع ہوگی دل مین
اور حواس ظاہری بیکار ہونگے جب تک کہ بسبب استراحت کے اور روح پیدا ہو اور
کفایت کرے مطالب کو تنبیہ جسوقت بیچ حمیات مطبقہ اور مبادی سکتہ اور خوانیق اور
اورام عظیمہ مہلکہ اور اوجاع شدیدہ کے فصد کرین اور قبل اسکے خون بقدر ضرورت کے
نکالین اور غشی واقع ہو باک نہین ہے تدارک غشی کا کرنا چاہیے اور پھر فصد کرنا چاہیے
تو موافق مقدار مطلوب کے خون نکلے لیکن اجازت اس عمل کی اوس صورت مین ہے
کہ قوت قوی ہو والا فلا **فائدہ** بیچ بیان فصد شرائین کے کہ ہاتھ مین واقع ہین جاننا
کہ داہنے ہاتھ اوپر پشت کف کے درمیان سبابہ اور ابہام کے شریان ہے کہ اوسکو واسطے
اوجاع مزمن کبد اور حجاب کے کہولتے ہین اور نفع عجیب ہوتا ہے جالینوس کو درد جگر تھا
خواب مین مامور اس علاج سے ہوا اوسکے کرنے سے بہت منتفع ہوا بعد اوسکے فائدہ اسکا
مشہور ہوا اور تجربہ مین آیا اور معلوم ہے کہ التحام بضع اون شرائین کا کہ بول سے دور ہین
دشوار نہین ہے اور فصد اونکی مخوف نہین ہے اور یہی شریان دوسری مائل تر شریان
مذکور سے طرف باطن کف دست کے ہے اور منفعت اوسکی فصد کی قریب منفعت فصد اوس
شریان کے ہے **فائدہ** بیچ بیان عرق مقصودہ پاؤن کے وہ چار رگ ہین ایک اوسمین
صافن ہے اور وہ اوپر جانب انسی کعب کے آئی ہے رگ بڑی اور ظاہر ہے اور معنی صافن
کے سلیم ہین اور جو یہ رگ نیچے انیسے اور بیچ انکے کوئی شریان اور عصب نہین رکھتی ہے

اس نام سی مسمے ہوئی اور نفع اوسکی فصد کا یہہ ہی کہ خون کو اون اعضا سے نکالتی ہی کہ بیچ کبد کے ہین
اور مائلہ کرے نواحی اعضای رئیسہ عالیہ سے طرف اعضاے سافلہ کے اسی سبب سی بیچ امراض ہموی
دماغی کی تقدم فصد صافن کا متضمن رکھا ہے چنانچہ قرشی بیچ بحث سبات کے کہ شیخ رئیس نے اشارہ کیا
طرف فصد قیفال اور صافن کے کہتا ہے کہ فصد صافن کی اور حجامت ساق اوسوقت کرسکتے ہین
کہ مادہ اول تصعد مین ہو اور آخر تصعد مین قیفال کہولنا چاہیے لیکن جسوقت مادہ سر مین مستقر ہو
اور صعود موقوف ہوا ہو بہتر وہ ہے کہ عروق جبہہ کو کہولین اور اوپر نقرہ کی حجامت کرین اور
بہی بیچ شرح اسباب اور علامات کی بیچ بحث مالنخولیا کی کہ سبب اوسکا امتلا تمام بدن کا ہو
لکہتا ہے بدون قید اول تصعد کے وفصد الصافن اولی من القیفال لیکون الانجذاب الی
المکان البعید وخاصۃ فی النساء اور جانین کہ فصد صافن کی اور طمث کرتی ہی زور سے اور
تفتیح افواہ بواسیر کرتی ہے اور قائم مقام عرق النسا کی ہے بیچ درد عرق النسا کے اور داسطے
خارش ران اور خصیہ اور قضیب کی اور اونکے قروح کے اثر تمام رکہتی ہے طریق اوسکی فصد کا
یہ ہے کہ پاتون کو اوپر تسمہ لنگ سے باندہین اور کئی قدم پہراوین اور گرم پانی بیچ پاون کے
رکہین اور کہین تو پاون کو اوسپر دباوے اور مقصود ان حیلون سے ظاہر ہونا رگ کا ہے
اور جسجگہ کہ رگ ظاہر ہو فقط بندش کافی ہے اور معلوم کرین کہ یہ رگ بیچ بعض آدمی کے
سید ہی آئی ہے بدون شعبون کے اور بعضون مین بعد پہونچنے کے قریب کتعت کی دو شاخ
دو جانب سی نکلتی ہین پس فصد نزدیک جوڑ کے کرنا چاہیے اور افضل اوسکی فصد مین یہ ہے
کہ بضع مورب مائل بعرض ہوا اور وقت فصد کرنے کے اگر کہڑا رہنا مقصود کا بدون تکلیف
میسر ہو بہتر ہے بسہولۃ خروج الدم والافلا دوسری وہ رگ ہے بدون نام کی کہ بیچ عرقوب کے
واقع ہی اور گویا شعبہ صافن کا ہی اور حکم اسکا حکم صافن کا ہی اور عرقوب نشیمن بیچ عصب غلیظ کو کہتے
ہین کہ اوپر عقب پاون آدمی کی نکلا ہے تیسری عرق النسا ہی اور یہ ایک رگ ہی کہ جانب وحشی پاون سے
کعب تک آئی ہی بعد اسکے اوپر پشت پاؤن کی بہی پہونچی ہی اور نشان اس رگ کا یہ ہی کہ اوپر کعب کی گرہ ہوتی ہین
اکثر اور نفع اوسکی فصد کا بیچ درد عرق النسا کی صافن سی بمراتب زیادہ ہی اور قریب صافن کی ہی اور انہون مین
اور طریق اوسکی فصد کا یہ ہی کہ دستار لامبی یا لواڑ لیکر ایک سرا اوسکا محل مقصود مین کہ اسفل ساق ہے

فصد صافن کا ... فصد صافن ... طرف ... دو ... اور مقصود ... سین ۱۱۸۲

متصل شتالنگ کے باندہین اور باقی کو اوپر تمام ساق اور ران کی لپیٹین استحکام سے اور مریض کو کہین کہ کئی بار بیٹہا اور اوٹہے اور اگر قبل فصد کی حمام مین گیا ہو تو تمام اوپر ظاہر ہو فرگ کی کرتا ہے اسلیئے کہ یہ رگ بیچ اکثر آدمی کے مخفی ہوتی ہے اور جو ظاہر ہو جاہیے کہ فصد دیا وَن مقصود کو اوپر انیٹ کی اور طرف وحشی کعب سے کہولین اوپر اوسکی پانچے اوسکی اور چاہیے کہ طول مین کہولین اسلیئے کہ دونون جانب اسکی عصبہ ہے اور اگر قریب شتالنگ کی نہ پائی جاوے شعبہ اوسکا کہ درمیان خنصر اور بنصر کے ہے کہولا چاہیے اور صاحب ذخیرہ لکہتا ہے کہ اگر یہ شعبہ پایا جاوے درمیان خنصر اور بنصر کے فصد اسکی بہتر ہے اسلیئے کہ خطا سے محفوظ ہے اور اگر اسجگہ ظاہر نہو تو قریب شتالنگ کی کہولنا چاہیے شیخ رئیس نے بیچ قانون کے درد مفاصل مین کہا ہے کہ العرق الذی بین الخنصر و البنصر من الرجل یفصد بعد فصد عرق النسا و قیل انہ انفع من عرق النسا اور یہ کلام مشعر ہے اسپر کہ وہ رگ کہ بیچ خنصر اور بنصر کے ہے سواے عرق النسا کے ہے جو بہتی مابض ہے اور وہ باطن رکبہ مین ہے اور جو اس مقام مین دو عصبہ ہے بجا لفنان واقع ہین رگ مذکور کا بہی یہی نام ہوا اور بعضے یہ کہتے ہین کہ باطن رکبہ کو مابض کہتے ہین اور اوس رگ کو کہ یہان ہے اضافت سے عرق مابض کہتے ہین اور کبہی مضاف کو حذف کرکے اوپر لفظ مابض کے کہ مضاف الیہ ہے قصر کرتے ہین اور فی الحقیقہ رگ مذکور کوئی نام نہین رکہتی ہے بالجملہ حکم اسکا مانند حکم صافن کے ہے لیکن بیچ اوبار حیض کے اور درد مقعد اور بواسیر کے صافن سے نافع زیادہ ہے اور واسطے درد احشا اور درد پشت اور درد رحم کے فائدہ کرتی ہے اور طریق اوسکی فصد کا یہ ہے کہ ساق کو باندہین اور ران کو بہی اور کئی قدم چلا دین اور کئی مرتبہ بٹہا لین اور اوٹہا دین تو رگ ظاہر ہو بعد اوسکے کہولین اور علامہ نے لکہا کہ چار انگل اوپر زانو کے باندہین زور سے اور صاحب فصد کو پیٹہہ پر لٹا دین اور دونون پاوَن کو اوٹہا کر رگ کو تلاش کرین بعد اوسکے کہولین انتباہ شیخ رئیس نے اس مقام مین لکہا ہے کہ فصد کرنا پاوَن کی رگون کا اون امراض سر کو کہ خون سے پیدا ہوے ہون نفع کرتا ہے اور بہی امراض سوداوی کو اور جانین کہ فصد پاوَن کی رگون کی ضعیف زیادہ کرتی ہے فصد ہاتہ کی رگون سے اور قرشی نے نکتہ اس مقام مین لکہا ہے و ذلک لانہ یبعد فصد عروق الرجل الدم و الروح عن القلب و الاعضاء الرئیسۃ

فائدہ بیچ اون رگون مفصودہ کے کہ سر اور منہ سے تعلق رکھتی ہین ان رگون کو موربّ کھولنا چاہیے
مگر وداجین کو اور جو بعضے ان عروق سے اور وہ ہین اور بعضے شرائین ہین اس فائدہ کو دو فتح
مین بیان کرتے ہین فتح پہلا بیچ عرق پیشانی کے اور وہ رگ منتصب ہے مابین حاجبین کے فصد
اسکی ثقل سر کو خصوصا کہ مائل موخر کے ہو اور ثقل آنکھونکو اور درد سر دائمی مزمن کو فائدہ
کرتی ہے اور اس رگ کو احتیاط سے کھولین تو وہ ترکہ ہلاک کا اور ٹانے والا ہے نہ کیجئے گا وقع
لا مذر و ماخس حلین فصد بنت الملک و قطع طرف الوتر فبقیت علیہا منغلقۃ کذا قال صاحب
شرح الاسباب والعلامات فی استرخاء الجفن دوسری وہ رگ ہے کہ ممتد بیچ وسط سر کے ہے
اور اسکو عرق الیافوخ کہتے ہین فصد اسکی شقیقہ اور قروح سر کو نفع کرتی ہے تیسری وہ
رگین ہین کہ اوپر صدغین کے واقع ہین اونکو عرقا الصدغین کہتے ہین اور صدغ کو بنا گوش فارسی
مین کہتی ہین اور ہندی مین کھپیا کان کی اور لونبی چوتھی وہ دو رگ ہین کہ بیچ کونے آنکھ کے
ہین اونکو عرق الماقین کہتے ہین اور یہ رگین اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین گردن کے دبانے
سے اور کھولنے منہ مقصود سے ظاہر ہوتی ہے اور واجب ہے کہ بضع انکے غائر نہو چاہیے سطحی ہو تا
کہ خوف ناسور کا ہو اور انسے خون تھوڑا بہتا ہے اور جب کہ اگر بہت نکلے اور حاجت بند
کرنے کی پڑے کو ندبیول کو باریک کرکے چھڑکین بس یہی کفایت کرتا ہے اور نفع انکی فصد کا
دفع کرنا صداع اور شقیقہ اور رمد مزمن اور دمعہ اور غشاوہ اور جرب الاجفان اور
بثور الجفن اور غشا کا ہے پانچوین تین رگین چھوٹی ہین کہ پیچھے کان کے واقع ہین ایک
انسے ظاہر تر ہے فصد انکی شروع نزول الما اور قروح الاذن اور قروح موخر راس کو
فائدہ کرتی ہے اور سر کو قبول کرنے بخار معدہ کو منع کرتی ہے اور اکثر اطبا کہتے ہین کہ فصد
انکی نسل کو باطل کرتی ہے لیکن جالینوس اس امر کا منکر ہے چھٹی اونمین سے وداجین ہین اور وہ
دو بڑی رگ ہین کہ دو طرف گردن کے واقع ہین فصد انکی شروع جذام اور خناق شدید
اور ضیق نفس اور بحہ گرم اور بحۃ الصوت اور ذات الریہ اور بہر کو کہ کثرت خون گرم سے
اور بیماریان طحال اور دونون جنب کو نافع ہے اور طریق انکی فصد کا یہ ہے کہ علیل اپنے
سر کو طرف مخالف جانب مقصود کے جھکا دے اور رگ کھنچ جاوے اور تن جاوے بعد اوسکے

دیکھین کہ رگ کس طرف اشد الزوال ہے اوس جہت کی ضد سے فصد کرین اور نشتر مشقرہ دار سے
کھولین اور اوپر کہا گیا کہ رگ شدید الزوال کو تیز نشتر سے کہ دونون جانب اوسکی تیز ہون
کھولنا چاہیے اور فصد ووداجین کی طول مین کھولنا واجب ہے ساتوین وہ رگ ہے کہ اوپر سر ناک کے
واقع ہے اوسکو عرق الارنبہ کہتے ہین اور موضع اوسکی فصد کا وسط سر ناک کا ہے کہ جگہ پھٹنی غضروف
کی ہے اور تفرق اوس مین اونگلی کے چھونے سے محسوس ہوتا ہے بیچ بالغون کے بلکہ اسی امر سے
دلیل پکڑتے ہین اوپر واقع ہونے کے اور اوسکی فصد کے لیے نشتر طویل الراس چاہیے اور
طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ نشتر کو جگہ معلوم مین لگاوین بدون ربط اور شد کردن کے اور خون
تھوڑا اوس سے نکلتا ہے نفع اسکا واسطے کلف اور کدورت رنگ اور بواسیر ناک اور بثور
اور حکہ ناک کے مخصوص ہے لیکن کبھی ہوتا ہے کہ بیچ رنگ منہ کے سرخی مشابہ سبغہ کے پیدا کرتی
ہے اور نقصان عظیم زیادہ اکثر اوسکے نفع سے ظاہر ہوتا ہے اور احوط اس مین وہ ہے
کہ پہلی فصد ہاتھہ کی کرین بعد اوسکی اسکی فصد کرین آٹھوین کئی رگ ہین کہ تحت الخشاء واقع ہین فصد انکی واسطے درد سر کے
کہ خون لطیف سے اور واسطے اوجاع قدیم سر کے مفید ہے خشا بالضم خاے معجمہ مشددہ نام ہڈی کا
ہے کہ پیچھے کان کے ہے اور اصل اسکی خششا ہے کہ بسبب ادغام کے خشا ہو گیا تثنیہ اوسکا
خشائین آتا ہے اور ان رگون کو اوس مقام مین کہ متصل نقرہ ہے کھولتے ہین نوین چار رگ ہین
کہ اوپر دونون لب کے واقع ہین یعنے اوپر دونون لب کے دو دو رگ ہین اور انکا نام جہارک
ہے فصد انکی واسطے قروح منہ اور قلاع اور درد دانت اور اورام اور استرخا اور قروح
لثہ کے اور بواسیر اور شقاق کہ لب مین واقع ہوتے ہین منع کرتی ہے اور اولے یہ ہے
کہ ان رگون کو نشتر مدور الراس سے کہ درد مشہور ہے کھولین دسوین ایک رگ ہے
نیچے زبان کے باطن ذقن مین فصد اسکی خوانیق اور اورام لوزتین کو فائدہ کرتی ہے
گیارہوین وہ رگ ہے کہ نیچے زبان کے خود زبان مین ہے فصد اسکی ثقل زبان کو کہ
خون سے ہو فائدہ کرتی ہے اور واجب ہے کہ اسکو لنبائی مین کھولین اسلیے اگر
چوڑائی مین کھولی جاوے نکلنا خون کا دشواری سے ہوتا ہے بارہوین وہ رگ ہے
کہ اوپر عنفقہ کے واقع ہے فصد اسکی بہر کو فائدہ کرتی ہے عنفقہ بالفتح کئی بال ہین کہ درمیان

اسفل اور فوق مین کے واقع ہین اور ان بالون کو بیچ ریش کہتے ہین تیرہوین عرق اللبہ ہے اور اوسکو بیچ
معالجات فم معدہ کے کہولتے ہین بسبب اور لبہ بالتحریک نام اوسکا جگہ کا ہے کہ دونون ہڈی حنجرہ گردن
کی وہان ملی ہین اوسی مقام مین اونٹ کو نحر کرتے ہین چودہوین ان اوردہ سے دو رگ باریک
ہین بیچ سوراخون ناک کے کہ اونکو عرق المنخرین کہتے ہین انکو واسطے نکالنے رطوبت او خون
آنکہ سے کہولتے ہین اس طریق سے کہ مریض کو آفتاب کے سامنے کہڑا کرتے ہین دونو سوراخ
ناک کے مقابل آفتاب کے رکہتے ہین اور اوس سے کہتے ہین کہ دم روکے یہان تک کہ منہ
سرخ ہو جاوے اور رگین ظاہر ہوں پس فصد پشت نشتر سے یا اوس آلہ سے کہ خاص
اس کام کے لیے ہے اور مانند حبت کے ہوتا ہے کہولین فتح دوسرا بیچ شرائین کے کہ سر مین
واقع ہین اور یہ دو قسم ہین ایک وہ کہ اوپر صدغ یعنی نبا گوش کے واقع ہے اور پیچہے صدغ کے ایک
شریان اور انکو کبہی فصد کرتے ہین اور کبہی بتر او کبہی سل اور کبہی داغ اور مقصود ان سب
علاجون سے بند کرنا نوازل حادہ لطیفہ کا ہے کہ طرف آنکہ کے گرتے ہین اور فصد آسان
زیادہ ہے داغ سے اور داغ بتر سے اور بتر سل سے اکثر آدمیون کو کہ خیالات متعددہ نزول
الماء مین مبتلا تہے مین نے داغ کیا فائدہ کیا اور مانع نزول کا ہوا اور شروع نزول اور انتشار
بہی یہ اعمال فائدہ کرتے ہین دوسری وہ کہ پیچہے کانون کے واقع ہین ہر طرف دو شریان
ہین واسطے اقسام رمد کے اور ابتدا سے نزول الماء اور غشاوہ اور غشا اور صداع مزمن کے
فصد انکی نافع ہے دلانکا فصد ہما عن قطع عدم الالتحام اور ان دونون رگ کو سل نہین کرتے اور
بتر بہی لہذا شارح اسباب لکہتا ہے واما اللذان خلف الاذنین فما رایتا وما سمعنا احدا فصدھما واما بترہما
فہو یوجب العنۃ وانقطاع النسل کما قال بقراط بیان بتر اور سل شرائین کا جان تو کہ شرائین بیچ لغت کے
قطع ہو کر بیچ عصب یا عروق کی ہوا اور اصطلاح مین وہ ہے کہ پوست اوپر شریان کا چیلین اور شریان کو
غبارہ سے اوسی جگہ سے لٹکا دین اور دونون جانب اوسکے دہاگا ابریشم کا باندہین اسطرح کہ فاصلہ
درمیان دونون بندش کے مقدار مین اونگلی مضموم کے ہو پس درمیان سے دونون بندش کو چہوڑ کر
قطع کر کے اور یہ قاطعہ خون کی لگا دین اور یہ بتر ساتہ داغ کے اکثر نہین ہوتا ہے اور صحیح بیچ بعض
کتابون کے مضبوط ہوا ہے کہ بتر کرین بعد اوسکے داغ کرین مقصود اوس سے بتر لغوی ہے یعنی کاٹنا بدون

بندش کے اور سل بالفتح وہ ہے کہ شریان کو بعد دور کرنے جلد کے اور ظاہر ہونے شریان کے نظر کرین کہ باریک ہے یا عظیم
اگر دقیق ہے صنانیر سے اوٹھا کر دونون جانب سے کاٹین اور ایک ٹکڑا اوسکا موافق طول مین انگلی مضموم کے
نکالین بعد اوس کے او وجہ قاطع خون کی مانند تشیم خرگوش اور دوا اکا ..ر اور روکنے والی کو لگا وین بعد اوسکی مراہم ملحم سے
التیام کرین اور اگر شریان بڑی ہے پہلے اوسکی فصد کرے کہ خون اوسکا بقدر حاجت کی نکالین بعد اوسکے
دونون جانب سے ریشم کے دھاگے سے مفاصلہ مین اونگلی مضموم کے باندھکر درمیان سے کاٹین جو کہ
ہوا البتر اور دور کرنا دوا قاطع الدم کا دونون حال مین لازم ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سل
مخصوص ہے اوس سے کہ شریان کو سلالہ سے قطع کرین اور سلالہ ایک آلہ ہے کہ واسطے سل کی بنایا ہے اسطرح
کہ ایک اوسکا مدور الراس کہ اوسکے درمیان بیچ مشابہ دوائر کے ہون شریان کو بعد انکشاف کے
اور بعد اوٹھانے صنارہ سے بیچ ایک دائرہ کے دوائر سے لگا کر آلہ مذکورہ کے بیچ دیوین یہان تک
کہ شریان منقطع ہوجاوے بالجملہ عمل سل کا خالی آفت سے نہین ہے اسواسطے کہ اس مین خوف یہ ہے
کہ بعد التیام کے اوسی جگہ متفق ہووے اور نزف الدم یا ابورسما ظاہر کرے اور یہی شدت درد سے
غشی اور تشنج پیدا کرے طبری نے کہا کہ انی رایت خاقا سلت شرائینہم فدخل ضرر علے حرکات عینہم
وضعف ابصارہم اور یہی اوسنے کہا کہ وقد رایت رجلا بالبصرۃ سلت شرائینہ فحدث بہ الحول الشنیع
من یومہ اور اوسی نے کہا کہ قد رایت من سل شریانہ فحدث بہ سیلان اللعاب اور شارح اسباب نے
کہا کہ اولی یہ ہے کہ جمع کیا جاوے درمیان قطع اور داغ کے بعد تنقیہ کے تو مضرت نہو اور گیلانی نے کہا ہے
کہ داغ ساتہ بتر مصطلح کے اور ساتہ سل کے جمع نہین ہوتا ہے **فائدہ** بیچ بیان عروق مفصودہ کی
کہ اوپر شکم کے واقع ہین یہ دو رگ ہین ایک موضع ہے اوپر کبد کے اور فصد اسکی امراض جگر کو مفید ہے
دوسری وہ کہ اوپر طحال کے موضع ہے فصد اسکی بیماریان طحال کو فائدہ کرتی ہے **انتباہ** بیچ بیان
اوقات فصد کے جانین کہ فصد کے دو وقت ہین ایک اختیاری دوسرا اضطراری وقت اختیاری
اوسمین ضحوۃ النہار بعد تمامی ہضم اور نفض فضول کے اور وقت اضطراری جو وقت ہو
کہ حاجت فصد کی داعی ہوتا خیر اوس مین جائز نہو اور اس وقت مین کوئی چیز مانع نہین ہے
اگر قوت اور سن مساعد ہون اور کوئی مانع حاجت سے قوی تر نہو اور معلوم کرین کہ واسطے
فصد کے اول شہر اور آخر اور اوسط اوسکے برابر ہین بخلاف حجامت کے کہ اول اور آخر شہر مین نہین

کرسکتے ہین اور بیچ مبحث حجامت کی دلیل منع اسکی اور دلیل تجویز فصد کی مشرح آتی ہے اور بعض
لوگ نے بیچ وسط شہر کے بسبب اختلاف فون فاسد کے ساتھ صالح کے ترک کرنا فصد کا سخت جانا ہے اور
جو چیزین کہ فصد کو لازم ہین یعنے غسل بضع کا اور طریق ربط کا اور اختیار کرنا نشترونکا اور مانند اسکے
درمیان ذکر کرنے اوردہ اور شرائطین کے بحث سلم مین کہہ چکے ہین اور نشتر زنگ بھرا ہوا اور کیونکر
اوسکو لینا چاہیے جو نہ شہو ہین سے ذکر نہین کیا تنبیہ جس شخص کے پیشاب بسبب امتلا کے بہت
نکلتا ہو علاج اوسکی فصد ہے اور شاید کہ محموم مصدع کو کہ واجب الفصد ہو اگر اسہال طبیعی
آوین فصد سے مستغنی کرین قسم دوسری بیچ حجامت کے اور یہ دو طرح سے ہے ایک وہ کہ ساتھ شرط کے
ہو اور عام ہے کہ ناری ہو یا نہ دوسرے وہ کہ بدون شرط کے ہو اور یہ بھی بدون آگ کی ہو یا ساتھ
آگ کے اور دونون کو دو بحث مین ذکر کرتے ہین بحث پہلی بیچ حجامت مع الشرط کے شرط فارسی
مین بالکی زدن کو کہتے ہین اور یہ بحث متضمن ہے اوپر دو فائدے کے فائدہ بیچ احکام کلی کہ متعلق ہے
سن اور وقت سے جانین کہ جیسے قبل دو برس کے حجامت روا نہین ہے بعد ساٹھ برس کو بھی
منع کیا ہے وجہ منع پہلے امر کی ظاہر ہے کہ لڑکے شیرخوار کو حاجت نکالنے خون کی کمتر ہے
اور مستقیم ہونا اعضا کا اوسمین مانع زیادہ ہے اور وجہ منع دوسرے امر کی یہ ہے کہ بعد ساٹھ برس کے
کہ سن شیخوخت شروع ہوتا ہے سردی مزاج مین غلبہ کرتی ہے اور غلظت خون مین ظاہر ہوتی
ہے رقت کم ہو جاتی ہے اور معلوم ہے کہ حجامت مین نہین نکلتا ہے مگر خون رقیق پس وقوع
حجامت کا اس سن مین لامحالہ غلظت کو زیادہ اور طبیعت کو متحیر اور جلد مین یبوست
پیدا کرتی ہے اور نکالنا خون مقصود کا نہین ہو سکتا بخلاف فصد کے کہ آخر عمر تک
رخصت ہے بشرط قوت کے اسلیے کہ تنقیہ اوسکا عام ہے رقیق اور غلیظ خون کو
لیکن قبل بارہ برس کے اور نزدیک بعضون کے قبل چودہ برس کے فصد جائز نہین
ہے اسلیے کہ مقصود فصد سے نکالنا بہت خون کا ہے اور اس سن مین نکلنا دم
کثیر کا مانع نمو کا ہوگا اور بھی تنقیہ فصد کا شامل ہے اعضاے رئیسہ کو بھی اور نکابت
تنقیہ کو لازم ہے اور حفاظت ان اعضا کی اس سن مین واجب زیادہ ہے
لہذا بعد دو برس سے چودہ برس تک نزدیک قصر کرنا اوپر حجامت اور جونک کے مستحسن جانا ہے

بلکہ واجب تو مطلب بدون آفت کے حاصل ہو اور جانین کہ منع کرنا حجامت کا بعد ساٹھ برس کے
اور منع کرنا فصد کا قبل چودہ برس کے مفید ہے اسلیے کہ ضرورت نہو ورنہ نزدیک حاجت
قوی اور شدید کے کہ کرنا حجامت کا لازم ہو وے کر سکتے ہین اور معلوم کرین کہ اول
اور آخر مہینے مین حجامت منع ہے اسلیے کہ ان ایام مین اخلاط ساکن ہوتے ہین اور
باطن کیطرف رجوع کرتے ہین اسلیے کہ ثابت ہوا کہ زیادتی اور کثرت حرکت رطوبات عام کی
بسبب تاثیر زیادتی نور قمر کے ہے پس واسطے حجامت کے اوسط مہینا محمود ہے خصوصاً
اول نصف ثانی مین کہ تاریخ سولھوین اور سترھوین ہو اسلیے کہ متحقق ہوا کہ رطوبات اور
اخلاط بدن کے بھی موافق زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتے ہین اور بالضرور ظاہر بدن کیطرف
میل کرتے ہین اور بیچ اوسط حقیقی کے کہ تاریخ چودھوین اور پندرھوین ہے کمال غلبہ کو
پہونچتے ہین پس متوجہ باطن کو ہوتے ہین اور اسی سبب سے کہ اخلاط صالح بہ سبب
لطافت کے سہل الحرکۃ ہین جلدتر باطن کو میل کرتے ہین اور اخلاط فاسد بسبب غلظت کے
سرعت سے حرکت نہین کرتے پس ظاہر ہے کہ اگر محجمہ کا اتفاق پڑے سولھوین یا سترھوین
تاریخ مین خون فاسد اکیلا نکلے گا وہو المطلوب انتہیٰ جو منع کرنا بیچ باب حجامت کے
یعنے اول شہر اور آخر مین واقع ہوا مخصوص حجامت سے ہے فصد کو اسپر قیاس
نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اول اور آخر شہر مین اخلاط باطن جمع ہوتے ہین اور فصد خون کو
باطن سے بھی نکالتی ہے بخلاف حجامت کے پس وہ ممتنع ہے نہ فصد نہایت
یہ کہ پہلے ہفتے مین کہ اخلاط شدید التکاثف ہین خصوصاً اس ہفتے کے شروع مین
اگر فصد اختیاری مین توقف ہو بہتر ہے اور اسی طرح آخر مہینے مین لما ذکر اسلیے
کہ نکالنا مادہ غیر متکاثف کا بہ نسبت متکاثف کے البتہ آسان زیادہ ہوتا ہے
اوپر طبیعت کے اور بہتر وقت حجامت کا دن ہے دوسری ساعت مین اگر
فصل گرمی کی ہے اور تیسری ساعت بلکہ چوتھی مین اگر فصل جاڑے کی ہو اسلیے
کہ اسوقت مین خون رقیق اور لطیف ہو جاتا ہے اور نکلنے مین اطاعت کرتا ہے
اور اگرچہ یہ وقت بیچ فصد کے بھی ممتاز ہے لیکن رعایت اسکی حجامت مین اوس سے زیادہ ہے کما علمت

اور اگر کہین کہ جو دن کو وقت دوپہر کے خون نہایت رقیق ہوتا ہے واسطے حجامت کے بہی وقت
اوسے بہتر ہم کہین گے اوسے ہونا اوس وقت کا بنظر رقت کے مسلم ہے لیکن بسبب ایک مانع کے
ترک ہوا یعنے اگر حجامت دوپہر دنکو مقرر کیجاوے غذا قبل اوس سے دین یا بعد اوسکے اگر پہلے
دیوین ظاہر ہے کہ ہضم کبدی اور عروقی اس مدت مین کامل نہین ہو سکتے ہین پس واقع ہونا
حجامت کا اس حالت مین موجب جذب غذاے غیر طعام النضیج کا ہوگا طرف عضو محجوم کے
اور اس مین خوف آفتون کا ہے ایک اون آفات سے برص الحجامت ہے اور اگر غذا نہ دین
ظاہر ہے کہ اوپر زیادتی خلو کے حجامت کرنا باعث ضعف کا اور گرنے صفرا کا طرف معدہ کے
ہوگا اور جانین کہ حجامت بعد حمام کے منع ہے مگر اوس شخص کو کہ غلیظ الدم ہو اسلیے کہ اوسکو
واجب ہے کہ پہلے استحمام کرین اور ایک ساعت آرام دین بعد اوسکے حجامت کرین فائدہ
بیچ احکام جزئی حجامت کے کہ اعضا سے تعلق رکہتے ہین جانین کہ مقدم بدن مین حس اور
ذہن کو ضرر کرتی ہے اسلیے کہ مبدء حس کا مقدم بدن ہے لہذا اکثر آدمی حجامت اس محل کی
مکروہ جانتے ہین اور حجامت اوپر نقرہ کے خلیفہ اکحل ہے اور نافع ہے ثقل حاجبون کو
اور مخفف جفن اور مفید جرب العین کو اور بخر فم کو لیکن نسیان لاتی ہے لہذا بیچ حدیث شریف
کے بہی اوس سے منع وارد ہوا ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ موخر دماغ محل حفظ کا ہے
اور ضعیف ہونا موضع محجوم کا حجامت مع الشرط کو لازم ہے لہذا واجب ہے کہ بیچ حجامت
نقرہ کے تہوڑا میل طرف اسفل کے کرین تو منفعت دن مضرت کے حاصل ہووے
اور نقرہ گڑہے کو کہتے ہین کہ پیچہے سر کے واقع ہے اور حجامت اوپر کاہل کے خلیفہ باسلیق کی ہے
اور نافع ہے درد منکب اور حلق کو لیکن فم معدہ کو ضعیف کرتی ہے پس بہتر یہ ہے کہ اسجگہ تہوڑا
میل صعود کی طرف کرین تو بے مضرت ہو لیکن اگر مقصود حجامت اس مقام سے معالجہ النفث الدم
اور کہانسی کا ہے تنزل کرنا چاہیے اور تصعد غیر مفید ہے اور تقویت فم معدہ کی اشیاء مقویہ سے
درصورت خوف کے ضعف اوسکا لازم کاہل مابین الکتفین کو کہتے ہین اور حجامت اوپر اخدعین
خلیفہ قیفال کی ہے اور نافع رعشہ سر کو اور مزیل بیماریون منہ کی اور دانتون اور ضرس اور کانون
اور آنکہین اور حلق اور ناک کو ہے اور کبہی سر مین رعشہ بیچ ضعیف دماغون کے پیدا کرتی ہے

اخدعان دو رگ ہین موضوع اوپر گردن مفرد اوسکا اخدع ہے بجائے معجمہ اوپر وزن
افعل کے اور حجامت اوپر ساق کے قریب ہے فصد صافن سے اور بیچ تنقیہ خون کے اور ادرار
حیض کے نفع کرتی ہے خصوصاً اوس عورت کو کہ سفید پوست اور متخلخل البدن اور رقیق الدم ہو
حجامت ساقون کی فصد صافن سے زیادہ تر نافع ہے امور مذکورہ مین **انتباہ** جو کچھ کہا گیا
کہ حجامت نقرہ کی خلیفہ اکحل کی ہے اور حجامت کاہل کی خلیفہ باسلیق کی اور حجامت اخدعین
کی خلیفہ قیفال کی مراد یہ ہے کہ بیچ ازالہ امراض عصبانی کے کہ قریب اس موضع کے ہین
اور فصد رگہین مذکور کی اون مواضع سے نفع کرتی ہین حجامت اماکن مذکورہ کی خلیفہ عروق
مذکورہ کی ہے نہ وہ کہ خلیفہ مطلق ہین اور قائم مقام اون کے ہین اسلیئے کہ ظاہر ہے کہ تنقیہ
فصد کا عام ہے اور تنقیہ حجامت کا خاص فلا یقوم بمقامہ فی الاکثر کذا قال القرشی فی
شرح القانون اور حجامت اوپر مقدم اور ہامہ کے امراض امکنہ کو فائدہ کرتی ہے مانند
جرب اور بثور اور موی سرخ کے اور مانند انکے لیکن ذہن کو ضرر کرتی ہے اور بلاہت
اور نسیان اور ردائت فکر لاتی ہے اور اون لوگونکو کہ نزول الماء مین مبتلا ہین مضر ہے
مگر بعض اوقات ہین کہ حال تقاضا کرے ہو سکتا ہے کہ مضرت نہ کرے اور بعض لوگ
دعا کرتے ہین کہ حجامت ان جگہون کی اختلاط عقل اور دوار کو نفع کرتی ہے اور
بوڑہاپے کو دیر مین لاتی ہے لیکن شیخ رئیس لکھتا ہے کہ فیہ نظر فاننا قد تفعل ذالک
فی ابدان دون ابدان وفی اکثر الابدان تشرع الشیب مقدم وہ بفتح قاف اور میم اور
سکون حا ہے مہملہ اور ضمہ دال مہملہ اور فتحہ دال اور بعد اسکے ہا بلندی پس سر کو کہتے ہین
کہ اوپر فقرے کے ہے اور ہامہ بالتخفیف درمیانہ سر کو کہتے ہین اور حجامت تحت الذقن
اسنان اور وجہ اور حلقوم کو مفید ہے اور تنقیہ سر اور فکین کا کرتی ہے اور حجامت
اوپر قطن کے دمامیل اور جرب اور بثور فخذ کو اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور
ریاح مثانہ اور رحم اور حکہ پیٹھ کو فائدہ کرتی ہے اور قطن بالتحریک درمیان دونون
سرین کو کہتے ہین اور حجامت اوپر فخذین کے قدام سے نفع کرتی ہے ورم خصیون کو
اور جراحات فخذین اور ساقون کو اور خلف سے فائدہ کرتی ہے اورام اور زخم سرین کو

اور حجامت اوپر اسفل رکبہ کے نفع کرتی ہے ضربان رکبہ کو کہ پیدا ہوا ہو اخلاط گرم سے اور
فائدہ کرتی ہے جراحات ردی اور قروح متعفنہ کہ بیچ ساق اور پاؤن کے ہون اور حجامت
اوپر کعبین کے نافع ہے احتباس حیض اور عرق النسا اور نقرس کو تنبیہ حجامت ساتھ شرط کے
تین فائدہ رکھتی ہے ایک وہ کہ استفراغ کرتی ہے خود عضو سے دوسرے وہ کہ
باوجود نکالنے خون کے اور اخلاط جوہر روح کو نہین نکالتی ہے غیر محل محجوم سے
اور اپنے حال پر باقی رکھتی ہے تیسری وہ کہ استفراغ اوسکا اعضاے رئیس سے
تعرض نہین کرتا اور جاننا چاہیئے کہ گہرا ہونا شرط کا واجب ہے تو جذب غور اور عمق سے کرے اور جس وقت
موضع لگانے محجمہ کا ورم کرے اور جدا کرنا محجمہ کا دشوار ہو جاوے چاہیئے کہ خرقہ یا ابر مردہ کو گرم پانی سے
کہ مائل بحرارت ہو بھگوئین اور گرد اوسکے کماد کرین تو نرمی اوس محل مین ظاہر ہو کر محجمہ آسانی سے
جدا ہووے اور ایسا ورم وقت استعمال محاجم کے اوپر نواحی پستان کے کہ واسطے منع
نزف حیض کے یا رعاف کے کام مین لاتے ہین اکثر عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے
کہ وضع محاجم کا اوپر نفس پستان کے کرین اور طریق لگانے محاجم کا یہ ہے کہ پہلے بیچ محل مقصود
کے روغن ملین بعد اوسکے خالی محجمہ لگا دین بدون شرط کے اور تہوڑی ساعت اس محجمہ کو
رکھکر جدا کرین بعد اسکے شرط کرین اور گذر چکا کہ شرط عمیق کرنا چاہیئے بعد اوسکے پھر محجمہ لگا دین
اور ایک زمانہ صالح تک رکھکر جدا کرین اور اندر محجمہ کا پاک کرکے اور عضو کو بھی کپڑے سے پاک کرکے
دوسری مرتبہ لگا دین اسی طرح تین چار مرتبہ کرین تو خون بقدر مطلوب نکل آویگا اور جس جگہ
جانین کہ بسبب نہونے شرط عمیق کے دوسری یا تیسری بار مین خون کما ینبغی نہین نکلتا ہے مکرر شرط
کرین اور چاہیئے کہ پہلے مرتبہ مین چوسنا خفیف ہو اور جلد اوکھاڑ لیوے بعد اوسکے ہر مرتبہ
آنے والی مین بتدریج زیادہ کرین بیچ قوت امتصاص اور دیر کرنے قلع کی اور بعد فراغت کے جب ایک ساعت
گذرے غذا دیوین اور محجوم صفراوی کو چاہیئے کہ بعد حجامت کے حب الرمان اور ماء الرمان اور رب [illegible]
ساتھ شکر کے اور کاہو کو ساتھ سرکہ کے تناول کرے تحقیق دوسری بیچ حجامت بلا شرط کی یہ بھی ساتھ آگ کے ہو یا بدون
آگ کے جو بدون آگ کے ہے چوسنے سے ہوتی ہے اور جو ساتھ آگ کے ہے معروف ہے اور طریق اوسکا اسی بحث
کے آخر مین آوے گا اور حجاب بے شرط جیسی طور سے کہ ہو واسطے کئی غرضون کے استعمال کرتے ہین ایک اون

غرضون سے یہ ہے کہ واسطے جذب مادہ کے طرف مخالف کے کرین جیسے واسطے حبس نزف دم الحیض
کے وضع محاجم کا اوپر پستانون کے کرین غرض دوسری واسطے ظاہر کرنے ورم غائر کے کرین
تو اثر دوا کے موضع کا آسانی سے پہونچے اسلیے کہ کبھی مادہ متورمہ عمیق عضو مین ہوتا ہے اور ظاہر مین
مائل نہین ہوتا اور دوا کہ اوسپر رکھتے ہین اثر نہین کرتی پس اسوقت وضع محاجم کا کرتے ہین تو مادہ
خارج کیطرف خواہش کرے غرض تیسری واسطے نقل کرنے ورم کے عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے
کہ ہمسایہ مین ہے استعمال کرین اور یہ جذب اول نکلنے ورم مین ہو سکتا ہے کہ مادہ اس جانب متوجہ کرنے کے
بسبب جذب محاجم کے مائل ہوتا ہے لیکن جسوقت ورم ظاہر ہو گیا نقل کرنا اوسکا طرف ہمسایہ کے
دشوار بلکہ متعذر ہے اور ممنوع اسلیے کہ باعث الم کا ہوتا ہے محل متورم مین اور الم اوسکا ورم زیادہ کو
کرتا ہے غرض چوتھی واسطے تسخین عضو کے اور جذب خون کے طرف اوسکے اور تحلیل کرنے اوسکے
ریاح کے کرین غرض پانچوین واسطے رد کرنے عضو کے طرف موضع طبیعی اوس عضو کے کرین جیسے واسطے
رد کرنے فقرے زائل کے وضع محجمہ کا اوپر فقرے کے کرتے ہین اور واسطے رد کرنے معا بارز نازلہ کے
بیچ خصیہ کے کہ اوسکا نام قیلہ ہے اوپر عانہ کے محجمہ لگاتے ہین اور واسطے رد کرنے خصیہ بلند ہو گئے کو لگاتے ہین
اور چوتھی ہین غرض چھٹی واسطے تسکین درد کے استعمال کرین جیسے قولنج شدید مین کہ بسبب ورم کے
ہو اور بیچ درد بیچی بطن کے اور بیچ درد رحم کے کہ عورتون کو وقت حرکت حیض کے
ہوتا ہے خصوصا جو اون کی محجمہ اوپر سرین کے لگاتے ہین اور محجمہ کہ واسطے تسکین درد کے کرتے ہین چاہیے کہ بڑا ہو
تو بہت موافق گرم و لاغر سے جاذب ہوا جانین کہ محجمہ بلا شرط بیچ جذب ریح کے موثر زیادہ ہے خصوصا
کہ ناری ہو اور حجامت اوپر سرین کے عرق النسا کو نافع ہے اور خوف خلع کو مفید ہے اور حجامت
درمیان دونون سرین کے اور دونون زانو اور دونون رانون کے بواسیر اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے
اور حجامت اوپر مقعد کے تمام بدن سے اور سر سے جذب کرتی ہے اور فائدہ دیتی ہے امعا کو اور
فساد حیض کو اور بدن کو ہلکا کرتی ہے لیکن کیفیت استعمال محجمہ ناری کی باعتبار رواج کہ ہر شہر مین
مختلف الاوضاع اور مشہور ہے بہترین طریق وہ ہے کہ اوپر عضو مقصود الحجامت کے بتی کو جلا کر رکھین
اسطور سے کہ عضو کو تکلیف نہ پہونچے بعد اوسکے محجمہ کو اوسپر اوندھا کرین اور گرد اوسکے مین اور خمیر لگاوین
اسطرح کہ ہوا کو طرف داخل کے راہ باقی نرہے اسلیے کہ جسوقت پہونچا ہوا سے خارجی کا اوسکی اندر ہو تو

ہوگا آگ کہ جل رہی ہے بالضرور بجھے گی بسبب منقطع ہونے مدد اشتعال کے کہ ہواے خارجی ہے اور
ظاہر ہے کہ ہواے داخلی بسبب حرارت آگ کے متحلل ہوتی ہے اور بسبب بجھنے کے دفعۃً پھر ہواے مذکور
میل طرف سردی کے کرتی ہے اور متکاثف ہوتی ہے اور محتاج ہوتی ہے طرف مکان تنگ کی پس ضرور
خلا کے جذب ہوتی ہے اور جلد اور گوشت کہ متصل ہواے مذکور کے ہین تو پھر لیوین اوس مکان کو
کہ ہوا وہان سے بواسطہ تکاثف کے خالی ہوا ہے لیکن محاجم بدون آگ کے پس سبب اوسکے جذب کا
امتصاص ہواے داخلی کا ہے کہ لازم کرتی ہے جذب جلد اور گوشت کو واسطے ضرورت خلا کے قسم تیسری
بیچ لگانے جونک کے یہ قسم متضمن ہے اوپر تین بحث کے بحث پہلی بیچ بیان اقسام جونک کے اور اوس چیز کے
کہ اس سے متعلق ہے جانین کہ اہل ہند نے اس مقام مین بہت بسط کیا ہے اسلیے کہ انکے شہرون مین
استعمال اوسکا بہت رائج ہے اور اطباے یونان کے اس سبب سے کہ اکثر انواع اوسکے سمی ہین اوسمین مبالغہ
اور طول نہین کیا بلکہ اکثر قدما نے اوسکا حکم نہین دیا لیکن اس سبب سے کہ متاخرین بیچ بعض مکانون کے
کہ لگانا محجمہ کا دشوار ہے اور جونک کے لگانے سے کام نکالتے ہین زیادتی احتیاط کی بیچ جونک مین پاکرین
احوال اونکا لازم جانا ہے معلوم کرین کہ جو جونک بڑے سر کی ہو اور رنگ اوسکا سرمئی سیاہ یا سبز ہو
اور جو رونگٹے والی ہو یعنے صاحب زغب اور جو مشابہ مار یا ماہی کے ہو اور جسکے اوپر خطوط لاجوردی ہون
اور جو رنگ مین مشابہ منقلبون کے ہو استعمال نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ ان سب مین سمیت ہے لگانا اونکا
موجب اورام اور غشی اور نزف الدم اور حمی اور استرخا اور قروح ردی کا ہوتا ہے اور منقلبون
لفظ مفرد ہے بصیغہ جمع پڑا اور وہ نام ایک چڑیا کا ہے کہ رنگ اوسکا عادسی ہے اور رنگ اوسکا
متغیر ہوتا ہے باعتبار تغیر اوضاع ناظرون کے اوسمین کذا قال القرشی فی شرحہ اور بھی پرہیز کرین
اوس جونک سے کہ بیچ پانی حمائی ردی کے ہو اور مختار وہ جونک ہی کہ میاہ طحلبی سے اور جگہ رہنے
مینڈک سے شکار کرین اور جو بعض لوگون نے کہا ہے کہ جو جونک پانی مینڈک والی ہوین ردی ہے
مقبول نہین ہے اور چاہیے کہ جونک ماشی رنگ ہو اوپر اوسکے مائل بسبزی ہو اور دو خط زرنیخی
ممتد ہون کہ یہ بدون مضرت کے ہے اور بھی جو جونک اشقر مستدیر الجنوب ہو یا کبدی اللون ہو
مشابہ چھوٹی مچھلی کے ہو یا مشابہ دم چوہے کے ہو یا صغیر الراس ہو نے آفت ہے اور جو
کہ شکم اوسکا سرخ ہو بہتر اوس سے ہے کہ پیٹ اوسکی سبز ہو خصوصًا اگر جگہ اوسکے رہنے کی

تحقیق لفظ منقلبون

پانی جاری ہو اور واجب ہے کہ ایک دن قبل استعمال کے شکار کرکے اوندھی کرین تو جو کچھ
اوسکے جوف مین ہے قے سے دفع ہو بعد اسکے تھوڑا خون بکری وغیرہ کا نزدیک
اوسکے ڈالین تو قبل لگانے کے اوس سے غذا کرے بعد اوسکے لیوین اور لزوجات اور
کدورات اوس سے پاک کرین مانند ابر مردہ سے تو مستعد ہو واسطے لگانے کے بحث دوسری
بیچ لگانے جونک کے جانین کہ جسوقت لگانا جونک کا منظور ہو اور جونک اچھی لائق اس کام
کے موجود ہو چاہیے کہ اوسکو میٹھے پانی مین کہ کلان باسن مین ہو ڈالین اور تھوڑی دیر پانی مین
پھرنے دیوین جو اسنے سریع الحرکت ہو چنانکہ پاک کرین او جگہ لگانے کی نمک پانی سے
دہو کر ملین تو سرخ ہو بعد اوسکے جونک اوسپر لگا دین اسطرح کہ معلوم ہے اور اگر جونک
جلد متعلق نہو او سجگہ تھوڑی مٹی سے لگانے کی یا خون ملین کہ اس سبب سے اسکے نشاط تمام سے
متعلق ہوگا اور جسوقت خون سے بھر ہون اور چھوڑانا اونکا منظور ہو تو تھوڑا نمک یا راکھ
یا بورق یا سوختہ کپڑے کتان کا یا ابر مردہ جلا یا ہوا یا صوف جلا یا ہوا اوسپر چھڑکین کہ جلد
گرتی ہین اور ہند مین برگ تنبول سے جدا کرتے ہین اور بعد گرنے کے نیک وہ ہے کہ
محجمہ سے اوسجگہ کو چوسین تو تھوڑا اور خون وہان سے نکلے اور کیفیت ضارہ سمی لسعی
کہ وہان ہو نکل آوے او یا مسہ ہے محجمہ ناری ہو یا غیر ناری اور واجب ہے کہ وقت
نکالنے کے چیزین حابس خون کی موجود ہون تو اگر بعد گرانے کے خون جاری رہے
جلد تدارک کر سکین اور بہترین حابسات مین اس مقام مین مازو جلا یا ہوا یا بورہ
بار اکمہ یا پھٹکری جو اسنے ہو بہت باریک پیسکر ذرور کرین بحث تیسری بیچ منافع
جونک کے جانین کہ بہت جگہین ہین کہ خاص تنقیہ اونکا محجمہ سے ممکن نہین ہے
اور شک نہین ہے کہ اسوقت مین جونک کفایت کرتی ہے لیکن
احوط وہ ہے کہ جونک کو اوسی جگہ کے لگا دین کہ لگانا محجمہ کا وہان ممکن ہو
اسلیے کہ چوسنا اوس جگہ کا بعد چھوڑانے جونک اور نکالنے تھوڑے
خون سے لازم ہے اگر مقدور ہو اور یہی معلوم ہے کہ بیچ اکثر طبایع کے
خصوصاً بیچ عورتون اور لڑکون اور ضعیفون کے کہ تحمل تکلیف شرط کا نہین رکھتی ہین لگانا جونک کا

بہتر چیز ہے اور جانیں کہ جذب خون کا جونک سے غور عضو سے زیادہ تر ہے جذب
حجامت سے اسی سبب سے اکثر بعد چھوڑانے جونک کے سیلان خون کا باقی رہتا ہے
اور محتاج بند کرنے کے ہوتا ہے بخلاف شرط حجامت کے کہ ترف اوسمین نہین رہتا ہے
مگر اسیانا اوس صورت مین کہ نیش بہت لگا ہو اور بیچ امراض مزمنہ جلدی کے مانند
سعفہ اور داد کے لگانا جونک کا کثیر الاثر ہے اور بعضے اطباء ہند کے اسپر ہین کہ جونک جذب
نہین کرتی مگر خون فاسد کو اور کہتے ہین کہ اسی سبب سے خون کہ اوس سے نکلتا ہے
سیاہ ہوتا ہے ہم کہتے ہین کہ اوپر نکلنے خون فاسد کے جذب جونک سے وجہ عقلی قائم ہے
اسلیے کہ جذب تدریجی ہے اور قسری نہین ہے پس طبیعت باذن اپنے خالق کے بسبب
تدریج کے جو خون فاسد ہے دیتی ہے لان[1] من شان الطبیعۃ حفظ الجید و دفع الردی ان لم
یعاوقہا الفاسد بخلاف حجامت کے کہ وہان بسبب ضرورت خلاکے جو اوس سے متصل ہے
منجذب ہوتا ہے بدون توقف کے صالح ہو یا فاسد **انتباہ** وہ شرائط کہ بیچ حجامت کے
مذکور ہوئی ہین یعنے نہ واقع ہونا اوسکا اول اور آخر ماہ مین اور اختیار کرنا لگانا اوسکا بعد گذرنے
نصف اول کے مہینے سے بیچ سابوع ثالث کے اور مانند انکے مقرر کرنا ساعات دن کا اور
رعایت کرنا اختیار اور اضطرار کا یہان بھی مرعی ہے لاتحاد[2] السبب فیہا اور شک نہین ہے
کہ جیسے حجامت مین ایک برس اور ڈیڑھ برس کے لڑکے کو رخصت نہین دی ہے اور بعد ساٹھ
برس کے بھی اوس سے منع کیا ہے بیچ جونک کے وہی اعتبار ہے لیکن بیچ تجربہ کے لڑکون
چھ مہینے کو بلکہ چالیس دن کے اجازت لگانے دو تین جونک کی کی گئی وقت حاجت کے
اور نفع بدون مضرت کے دیکھا گیا اور ہند مین معمول ہے کہ بہت چھوٹے لڑکے کہ جنکے سے نکلے ہون
تھوڑا افساد خون کا کہ سرخ بادہ مشہور ہے اونمین ظاہر ہوا وپر سر مقعد کے جونک لگاتی ہین
اور اسی طرح دو تین مہینے کے لڑکون کو کہ ناف انکی پک گئی ہو اور استعمال کرنے اطلیہ
اور ذرودات مجففہ سے نفع نہین پاتے واسطے لگانے جونک کے گرد ناف کے اجازت دی
مین نے تھوڑی مدت مین خشک ہو گئی اور تاثیر اوسکی موضعیہ کی فوراً ظاہر ہوئی اور احوط یہ ہے
کہ بدون ضرورت قوی کے خون کو اوپر مقعد سے نہ لینا چاہیے اور اگر اتفاق پڑے

[1] اسلیے کہ شان طبیعت سے ہے حفظ کرنا عمدہ چیز کا اور دفع کرنا ردی کا اگر نہ مزاحمت کرے اوسکی فاسد ۱۲

[2] بسبب اتحاد سبب کے دونون مین ۱۲

تقویت معدے کی تو شدا دے اور مانند اسکے گرمی مین ایک ہفتہ تک تو بے آفت ہو اور جو عوام الناس بیچ نکالنے خون جونک کی احتیاطاً ساتھ ادویہ کے اور مانند اسکے زیادہ اوس سے کہ چاہیے کرتے ہین لغو محض ہے نکالنا خون کا جس طرح ہو احتیاط اوسکی برابر ہے اور استعمال کرنا اشیاے گرم کا بعد نکلنے خون کے ممنوع ہے اور استعمال کرنا مہ ذات کا بدون ضرورت کے بھی تجویز نہین ہے اور اعتدال ہر کام مین محمود ہے

الفصل العاشر فی القئے والاسہال والحقنۃ فصل دسوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ بیان قے اور اسہال اور حقنہ کے اور یہ فصل تین قسم مین کہی جاتی ہے قسم پہلی بیچ قے کے اما القئے فقد یکون بالادویۃ واستعمالہا مخاطرۃ فربما خنق المستعمل لہ لیکن قے کبھی ہوتی ہے دواے حادسے مانند خربق کے اور استعمال کرنا اوسکا خطرہ رکہتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ خناق ہو اوسکے مستعمل کو وقد یکون لطعام فلینفی المعدۃ ویخفف ما یجاور ہا من الاعضاء اور کبھی ہوتی ہے ساتھ تناول کرنے طعام کے پس پاک کرتی ہے معدے کو اور ہلکا اور سبک کرتی ہے اعضاے مجاورہ معدہ کو جو کچہ تن مین تمام ذکور ہوا اب ہم مطالب کثیرہ کہ اس بحث کو لازم ہین ذکر کرتے ہین کئی فائدے مین **فائدہ** بیچ بیان اس امر کے کہ قے دو طرح ہے ایک وہ کہ واسطے حفظ صحت کے کرین دوسری وہ کہ واسطے دور کرنے مرض کے جو صحت مین کرتے ہین مقصود اوس سے حفظ صحت کی ہے اسواسطے کہ تناول غذا سے ہر دن غذا مین جو اجزاے غلیظ تر اور لزج تر ہین لامحالہ خمل معدے مین باقی رہتے ہین خصوصاً اگر ریاضت نہ کرتا ہو یا معدہ بارد رطب ہو اور ظاہر ہے کہ جمع ہوتا اوسکا تھوڑا تھوڑا کثیر ہو کر فساد پیدا کرتا ہے پس احوط وہ ہے کہ قبل تکثیر کے نکالا جاے لہذا بقراط نے ایک مہینے مین ایک مرتبہ عادت قے کی کرنا لازم جانا ہے لیکن دو دن متصل تو وہ خلط کہ پہلے دن اپنی جگہ سے حرکت کیا اور نہ نکلا دوسرے دن نکلے اور بقراط نے ادعا کیا ہے کہ اگر کوئی اس ترتیب کو نگاہ رکہے اور بیچ غذا اور تدابیر کے اسراف نہ کرین ضمان صحت کا میرے اوپر ہے اور شرط یہ ہے کہ تقرر دو دن متصل کا مہینے مین

واسطی قی کے بطور انتظام کی نہو تو واقع ہوتا قے کا بیچ ہر شہر کے نہو لیکن تاریخ مختلف ہین کہ یہ بات مستحسن ہے
بسبب نہ مالوف ہونے طبیعت سے کے لیکن جو قے مرض مین کرتے ہین دو طرح ہے ایک وہ کہ واسطے
تنقیہ معدہ کی ہو دوسری وہ کہ واسطے قلع اور جذب مواد کے اماکن بعیدہ سے ہو جو واسطے پاک ہونے
معدے کے ہو واجب ہے کہ وہان اوپر دیئے سکنجبین کے اور اون غذاؤن کی کہ خلط غلیظ کو پاک کرین
مانند مچھلی شور کے قصر کرین اور اگر حاجت ہو تھوڑا باقی سونے کا ساتھ سکنجبین عسلی کے دے سکتے ہین
تو قے آسان زیادہ ہو لیکن ساتھ ادویہ قوی کے ہرگز نہ کرین اور مبالغہ بیچ قے کرنے کی روا نہ رکھین
اسلیے کہ ادویہ قوی اور مبالغہ قے مین مواد بدن کو طرف معدے کے جذب کرتے ہین اور یہ بیان
منظور نہین ہے اور جو واسطے جذب مواد کی اعضاے بعیدہ سے ہو وہان ادویہ مقویہ اور مبالغہ سے
بچاو نہین ہے لیکن جب تک کام آسان سی نکلی مشکل سی مشغول نہونا چاہیے اور اگر احوال کوئی شخص کا معلوم نہ ہو
پہلے اوسکو آزمانا چاہیے مقیئات خفیفہ سی اگر مستعد پاوین اور ادویہ غیر قویہ کافی نہوں بیچ دینے ادویہ قوی کے
مانند خربق کی باک نہین ہے ورنہ حرج اور تکلیف گوارا نہ کرین عوض قی کی اور تدابیر سی مشغول ہوون اور جہان قے
سی بچاو نہین ہے اور مریض غیر مستعد قے کا ہی چاہیے کہ پہلے اوسکو مستعد کرین اسطرح کہ غذاے نرم اور چرب دین
اور ریاضت کو منع نہ کرین اور چکنی چیزین اور روغن کو لازم رکھین اور بتدریج عادت قے کی کرین اور جسدن کہ قے
نام کراوین کی قبل سے کے طعام جید مختلف الالوان کھلاوین بدون مضغ کثیر کی لیکن جید اسلیے کہ احیانا اگر قے
نہ آوے رہنا طعام کا بیچ معدے کی فساد پیدا نہ کرے اور کثیر اسلیے کہ جلد قے ہو وے کو قبول کرے بسبب امتلا کی
اور مختلف الالوان اسواسطے کہ قوت دافعہ معدے سی مخالفت نہ کری اور اوپر ایک طعام کو شامل ہونا معدے کا
بہت ہوتا ہی اور اس سبب سے فعل دافعہ کا اوسمین خوب زیادہ نہین ہوتا ہی بخلاف مختلف الالوان کے کہ بسبب
عدم اشتمال معدہ کو دافعہ سے مزاحمت نہین کرتا ہی اور بیچ قی کی متابعت کرتا ہی اور بدون مضغ کے اسلیے کہ
مضغ اغذیہ کا اور غیر اغذیہ کا قوت جاذبہ معدے کو حرکت مین لاتا ہی اور حرکت جاذبہ کی دافعہ سی مزاحمت کرتی
ہی اسی سبب سے قبل قے کے مضغ کرنے علک وغیرہ سے باز رکھنا لازم جانا ہی اور وہ اشیا کہ جنھین قے کی کے لیے
ہین تناول کرنا بجبر کا ہی اور فجل اور بطیخ اور خوخ جبلی تازہ اور پیاز اور کراث اور ماء الشعیر نقل ساتھ عسل
اور جرعہ باقلے کا ساتھ شکر کے اور شراب حلو ساتھ شہد کے اور بادام ساتھ شہد کے اور خربزہ اور کمیرہ اور تخم بادان کو یا
اصول انگور کو شکر پانی مین بھگووین اور شکر ملا کر دیوین اور شوربا مچھلی اور رشتی فطیر کے بیچ روغن کے پکاوین اور

بیچ شہد یا دو شاب کے رکھیں اور پانی انکے اور فقاع اگر ساتھ شہد کی ہیں بیچے حمام کے قے لاتا ہے
اور اسہال بھی فائدہ بیچ اون تدابیر کے کہ بیان ہو چکے کرتے ہیں جسوقت کہ تنقیہ قے کا کریں اور
استعانت بیچ معدے کے نفوذ کرکی مانع دوسرا بھی نفوذ یا ضعف اور تعب فرماویں تو قے اکثر اور
آسانی سے نکلے اسلیے کہ تعب محرک اور مسخن اخلاط ہے اور اس سبب سے صعود اوسکا آسانی سے
ہوتا ہے لہذا فاضل بقراط نے کہا کہ اگر کوئی شخص کو عرق قے دے تو بس چاہیے قصد بیچ اوسکی تحریک
کے زیادہ ہو اور بیچ تسکین اور تنویم کے کمتر اور اگر چاہے تو کہ استفراغ قے سے زیادہ ہو حرکت دیوے
بدن کو اور اگر چاہے تو کہ ساکن ہو بیچ تسکین تنویم کے کوشش کرے تو آو بھی شکم کو نرم رکھنا ہے
باندھیں متصل بہ بش سے تو واقع ہونے قے سے بدون مخالفت کے امن دیوے اسلیے
کہ ظاہر ہے کہ بندش ضعیف مانع قے کی نہیں ہو سکتی ہے اور شد قوی دشواری لاتی ہے اور چاہیے
کہ اسفل اس بندش کا قوی نہ ہو اعلی سے تو مدد کرے بیچ دفع کرنے مواد کے طرف اوپر کے اور بھی
دونوں آنکھ پر گدی رکھکر پٹی سے مضبوط باندھیں تا آنکھ کے نکلنے سے مانع ہو اور اگر بجائے گدی کے
بیچ خریطہ چھوٹے کے سرمہ بھر کر باندھیں بہتر ہے اور بعد شرب دوا کے جو ایک زمانہ معتد بہ کہ
اوسمیں اثر حاصل ہو سکتا ہو گذرے طرف قے کے متوجہ ہوں پس اگر طبیعت حرکت میں آوے
قے کے اور نہ پر مرغ یا روغن حنا وغیرہ میں چرب کرکے حلق میں ڈالیں اور اگر یہ بھی کفایت نہ کرے
تو پر ہلاویں اور اگر یہ بھی کافی نہو حمام میں لیجاویں کہ حرکت اور حمام اعانت کرتے ہیں اوپر قے کی
اور اسی طرح تسخین معدے کی اور اطراف کی لیکن واجب کہ تا تسخین معدہ کا متلی کو لازم ہے
اور ظاہر لیکن واجب کرنا تسخین اطراف کا متلی کو لازم ہے اسلیے کہ کبھی قے کو بند بھی کرتا ہے بسبب
جذب مواد کے معدے سے طرف اطراف کے اور جسوقت بعد پینے مقی کے کرب اور تقلیب واقع ہو
پانی گرم اور زیت دیویں تو قے لاوے یا اسہال اور جو ٹہرنا دوا کا بیچ معدے کے ضروری ہے تو تاثیر
کرے اور اگر قبل تاثیر کے بیچ عمل قے کے جلدی کرے واجب ہے کہ بیچ منع کرنے قے کے
کوشش کریں ساتھ سونگھنے رائحہ طیبہ کے اور دابنے اطراف کے اور پلانے تھوڑی سرکہ کے
اور تناول کرنے سیب اور بہی کے ساتھ تھوڑی مصطگی کے اور بیچ حال قے کے سیدھا بیٹھے
اور اگر کھڑے قے کرے بہتر ہو اور کوئی حال اوپر پہلو کے تکیہ نہ لگاویں فائدہ بیچ اوقات

احوال قی کے بہترین اوقات قی کے باعتبار فصول کے گرمی ہے اور باعتبار ساعات کے بوقت دوپہر کا اسواسطے کہ وقت گرم مدد دیتا ہے بیچ اخراج کے لیکن اعتبار کرنا آدہے دن کا بیچ حق اوس شخص کے ہے کہ قی نہار نہ کرے اسلیے کہ اگر قی نہار کرے افضل اوقات اوسکی حق مین بعد تکبر پہر دن نکلنے کے ہے اسلیے کہ اگر آدہے دن تک بہوکا رہیگا بہوک غالب ہوگی اور غلبہ بہوک کا قی کو مانع ہے اور جانیں کہ قی نہار کرنا اچہا نہیں ہے مگر مرطوب کو اور اوس شخص کو کہ خربق وغیرہ مقی قوی سے قی کرے اسلیے کہ بیچ قی کرنے کے مقی قوی سے ضرور ہے کہ معدہ غذا سے خالی ہو تو کثرت نکلنے سے کہ دفعتہ ہووے خناق نہ پیدا کرے اور امعا کو بہی چاہیے کہ ثفل سے پاک ہوں تو ثقل معدہ مین نہ آجاوے اور جہان کہ قی اوپر نہار کے ممکن نہو طعام لطیف قلیل المقدار دے سکتے ہین اور عدم امکان دو وجہ رکہتا ہے ایک وہ کہ قی کرنے والا معتاد اسکا ہو کہ اوس کو نہار قی نہین آتی ہے دوسرا وہ کہ فم معدہ نہایت شدید الحس ہو اور نہار پر تحمل لذع خربق کا نہین کر سکتا ہے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ رقت خلط کی دشواری سے قی لاتی ہے اس صورت مین تغلیظ اوسکی ساتہ تناول مستوجب الزمان کے لازم ہے

فائدہ بیچ شمار اون لوگون کے کہ صلاحیت قی کی نہین رکہتے ہین ضیق الصدر ردی النفس مہیا بنفث الدم دقیق الرقبہ مہیا واسطے حدوث ورم حلق کے ضعیف المعدہ فربہ مفرط غیر معتاد بقی متعسر القی جان تو کہ ان لوگون مین خوف آفات کا قی سے بہت ہے خصوصاً کہ ساتہ ادویہ قوی کے ہو لیکن اوس جگہ کہ حاجت ضروری داعی ہو اور تدابیر مسہل سے اور آسانی سے قی نہین کر سکتا باک نہین ہے اور اسی طرح جو شخص کہ ضعیف الدماغ یا آنکہہ اور کان مین کوئی مرض گرم بادی رکہتا ہو یا بیچ سینہ اور حجب کے ورم ہو قی درست نہین ہے اور بدستور حاملہ اسلیے کہ اخلاط بد سے ان کے بدن بہ سبب قی کے پاک نہین ہوتے ہین اور قوت قی سے اضطراب ان مین ظاہر ہوتا ہے لیکن وہ قی کہ حاملہ کو خود بخود آتی ہے بند ہی نہ کرنا چاہیے مگر وقت ضرورت کے **فائدہ** بیچ بیان اون تدابیر کے کہ بعد قی کے چاہیے جب قی سے فارغ ہو منہ اور چہرہ گرم پانی سے کہ ملایا گیا ساتہ سرکے کے ہو دہووین ملانا سرکے کا ساتہ پانی کے واسطے روع مواد کے ہے تو مادہ کہ صعود کیا ہے سر سے اوتر آوے اور ثقل دور ہووے اور دانت بہی

خطرا وسکے سے محفوظ رہین اور چاہیے کہ تھوڑی مصطگی ساتھ پانی سیب کے پہلے کھلاوین تو معدے کو
قوت قوی اور متلی کو منع کرے اور اگر پیاس ظاہر ہو پانی اور جلاب نہ دیوین اسلیے کہ یہ چیزین
مغثی ہین بلکہ ساتھ شربت سیب غیرہ کے کہ ساتھ سکنجبین کے ملایا ہو دفع پیاس کا کرے نفع شربت
سیب کا تقویت معدہ ہے اور فائدہ سکنجبین کا تحلیل اور تقطیع مواد کا کہ معدے مین باقی رہا ہے
اور اگر بدلے سکنجبین کے شربت لیمو یا شربت حماض کا دیوین بہتر ہووے اسلیے کہ سکنجبین خالی تغثیہ
سے نہین ہے اور بہی تھوڑا گلاب اور مصطگی اگر ملاوین بہتر ہے اور جانین کہ پیاس بعد قے کے
کہ واقع ہوتی ہے بدون تاثیر ادویہ گرم کے دلیل کمال تاثیر کی ہے اور بعد قے کے جب تک
کہ تشنگی غلبہ نہ کرے غذا نہ دیوین خصوصاً کہ قبل قے کے غذا کھائی ہو اور بہتر مین غذا اوسوقت مین
غذا ہے لطیف سریع الھضم کثیر التغذیہ ہے مانند چوزہ مرغ وغیرہ کے اور مرطوبی کو عصافیر اور نواہض
بہتر ہین اور بعد غذا کے چیزین ہاضم دیا چاہیے اور شراب خور کو تین پیالے شراب کے اور بہی
بعد قے کے استراحت لازم ہے اور تدہین اطراف کی اور استحمام اور یہ سب چیزین واسطے
دفع کرنے اعیا اور کلال کے ہین لیکن حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ نہا کر جلد نکل آوین تو بسبب خالی ہونے
اور ضعیف ہونے معدے کے کہ بسبب قے کے حاصل ہوا ہے رطوبات معدے پر نہ گرین اور
جو شخص کہ قے ترش کرے اور عادت اوسکی نہین ہے اور اوسکی نبض مین تھوڑی گرمی ہو اوسکو
مقدار آدھے دن کے غذا نہ دیوین اور قبل غذا کے گلاب پلا دین گرم کرکے اور جس شخص کو
قے سوداوی ہو اور دوام کرے ابر مردہ سرکہ تیز گرم کیے ہوے مین آلودہ کرکے اوپر
معدے کے رکھین تو بلغم کہ بسبب ضعف کے بیچ معدے کے جمع ہوا ہے پگھلے اور جس شخص کو
قے بلغمی آوے اوسکو عصافیر اور نواہض دیوین لیکن چاہیے کہ ہڈیان اطراف کی نہ کھاوے
اسلیے کہ وہ بطی الھضم ہین اور حمام مجفف مین یعنے بیچ ہوا ے حمام کے اکثر
بیٹھا رہین اور مکرر کرین **فائدہ** بیچ تدبیر افراط قے کے جس جگہ قے سوداوی
بخرہ بیچ خون ہو در صورت افراط کے بیچ تقویم کے کوشش کرین جس جگہ سے
کہ ممکن ہو اور اطراف باندہین اور اضمدہ قابضہ مقوی اوپر معدے کے رکھین
اور جس جگہ سے قے الدم ہو باوجود تدابیر حبس قے کے واسطے دفع خون کی عصارہ خرفہ کا ساتھ طین ارمنی کے [illegible]

نہانے اور جلاب نہ دینے کا بیان
شربت سیب
سکنجبین کا [illegible]
[illegible]

کرا دین اور طبیعت کو نرم کرین تو وہ خون کہ معدے مین ہو اور نا وسے کو عضو وسے بھی باز رکھے اور جس جگہ کہ خوف منعقد ہونے خون کا بیچ نواحی سینہ اور معدے کے ہو سکتے ہین ویوین تھوڑی تھوڑی برف مین سرد کر کے تو خون کو بسبب حموضت اور جلا کے پگھلا وسے اور بسبب برودت فعلی کے اعضا کو بھی مضبوط کرے اور رعونات کو گرنے سے موقوف رکھے **فائدہ** بیچ تدارک اون حالات کے کہ قے کرنے والے کو عارض ہوتے ہین اور یہ احوال کئی طرح ہین ایک وہ کہ تمدد اور درد پیچ شراسیف کے ظاہر ہوں تدبیر اونکی کماد کرنا گرم پانی سے اور استعمال کرنا اوپان ملین کے اور رکھنا محاجم ناری کا دوسرا وہ کہ لذع شدید معدے مین ہو اور با وجود قے آنے کے دور نہو تدبیر اوسکی پینا شوربا چکنے سریع الہضم کا ہے اور تمریخ معدے کی روغن بنفشہ سے کہ ملا یا گیا ہو روغن خیری سے ساتھ تھوڑے موم کے تیسرا وہ کہ ہچکی ہو اور رویت تک رہے تدبیر اوسکی تعطیش ہے اور گرم پانی تجرع کرنا اور جانین کہ تعطیش فواق امتلائی کو فائدہ کرتی ہے دلیس بخلاف گرم پانی کو کہ یہی فواق امتلائی کو نافع ہے اور یہی فواق یبسی کو کہ ممکن العلاج ہو بسبب نقل کی اول مین اور بسبب ترطیب کے ثانی مین اور امر تجرع کا اسواسطے کیا کہ گذرنا پانی کا اوپر فم معدہ کی زمانہ طویل تک ہو اور موثر زیادہ ہو اور خاصہ فواق امتلائی کا ہے کہ دفیع ہوتی ہے بخلاف یبسی کے کہ حدوث اوسکا بدون تدریج کے نہین ہوتا چوتھا وہ کہ اوس سے امراض بارده اور سبات اور انقطاع صوت ظاہر ہو تدبیر اونکی شدا اور ربط اطراف کا ہے اور کماد کرنا معدے کا زیت سے کہ اوسمین سداب اور تھا ء الحمار جوش کیا ہو اور پلانا شہد اور گرم پانی کا اور تصویت یعنے چلانا بیچ کان مسبوت کے جملہ منبہات سے ہے اور جانین کہ کزاز کہ بعد قے کے ہوتا ہے سبب اوسکا اکثر حدت دوا کی ہوتی ہے یا حدت خلط کی کہ فم معدہ کو لذع کرتا ہے اور نفع تدبیر مسطور کا اوسکے حق مین ظاہر ہے لیکن جس جگہ بسبب یبوست کے ہو نہایتی استفراغ سے اچھا ہونا اوسکا دشوار ہے علاج اوسکا اگر ہو سکتا ہے مانند روغن بنفشہ اور کدو کے اور ادہان قوی الترطیب مین لا غیر **فائدہ** بیچ بیان منافع قے کے اور بیان اون امراض کے کہ اوس سے دور ہوتے ہین جانین کہ قے حالت صحت مین واسطے اوسکی حفاظت کے اثر تام رکھتی ہے بشرط اعتدال کے اور وجہ نفع کی اور تعین اوسکی مدت کی پہلے فائدے مین کہی گئی اور قے کہ حالت صحت مین کرین بطور معمود کے

اور اکثر اوسمین ہو متضمن ہے اوپر کئی نفع کے نفع پہلا یہ کہ گرانی سر کو مفید ہے اسلیے کہ منع بخار تنقیہ
مادہ کا معدہ سے ہے بسبب کم ہونے اقتضا بخارات کے جو مادہ معدے سے لگے گا بالضرور سبکی سر مین
ظاہر آویگی نفع دوسرا وہ کہ بصر کو جلا دیتی ہے بسبب پاک کرنے روح باصرہ کو ابخرے سے
اسلیے کہ جسوقت مادہ معدے مین سے نکلتا ہے صعود کرتا بخار کہ سبب تاریکی بصر کا ہے
منقطع ہوتا ہے نفع تیسرا وہ کہ تخمہ کو مفید ہے اجلا دعاجلا نفع قے کا وقت موجود ہونے تخمہ کے
ظاہر ہے لیکن قبل حاصل ہونے تخمہ کے اسوجہ سے کہ واسطے تنقیہ معدے کے استعداد تخمہ کی
معدے سے منع کرتی ہے نفع چوتھا یہ کہ منع کرنے صفرا کا کرتا ہے اسلیے کہ جو شخص معتاد کرنے
صفرا سے اوپر معدے کے ہو اوسکو بھوک یا غصہ یا مانند انکے کہ موجب ہیجان صفرا کے
ہین اتفاق پڑے لازم ہے کہ پہلے قے کرے بعد اوس کے طعام کہا وے تو وارد ہونا غذا کا
معدہ نقی یعنی پاک مین ہوا اور بے آفت ہوا اور اگر بدون قے کیے ہوے غذا کہا وے
بسبب ملنے غذا کے صفرا سے فساد غذا مین ظاہر ہوگا نفع پانچوان یہ کہ اشتہا طعام کی
ظاہر کرتی ہے بسبب دور کرنے رطوبات وسمہ اور بلوہ کے معدہ سے اور شک نہین ہے کہ اجتماع
رطوبات کا بیچ معدہ کے شہوت صالح کو اسقاط اور شہوات ردی کو حادث کرتا ہے نفع چھٹا وہ
کہ بدن کو محکم کرتی ہے اور رتہل کو دور بسبب اصلاح ہضم کے اور کم کرنے رطوبات کی لیکن وہ
امراض کہ قے اونکو نفع کرتی ہے بہت ہین مانند استسقا صرع معدی مالیخولیا جذام نقرس
عرق النسا رعشہ فالج قروح گردہ و مثانہ رداءت لون یرقان انتصاب النفس وجع المفاصل
اور تمام بیماریان اسفل کی اور مادی اور اکثر امراض مادی علوی کے اور موافق ترین اشخاص
واسطے قے کے وہ شخص ہے کہ مزاج طبیعی اوسکا صفراوی ہو اور لاغر ہوا اور خالی ہو موانع
سے کہ اوپر بیان ہوے فائدہ بیچ مضار قے کے جانین کہ قے مفرط مضر اور مضعف معدہ کی
ہے بسبب کثرت حرکات متعبہ کے اور جذب مواد کثیرہ کے کہ اوسکو لازم ہے اور یہی صدر کو
ضرر کرتی ہے بسبب افراط تحریک آلات سینہ کے اور یہی بصر کو اور کان کو بسبب تحریک
مواد کے طرف اعلے کے اور یہی دانتو کو بسبب تعلق اوس چیز کے کہ قے سے نکلتی ہے
اور یہی اوجاع مزمن سر کو کہ مشارکت معدی سے ہون اور یہی صرع دماغی کو کہ بواسطہ او شرکت

معدہ کے نہو اور بہی کہا اور ریہ کو بسبب انجذاب مواد کے عروق سے طرف انکے اور پیدا کرنے
ضعف کے ان مین اور بہی عروق کو اس لیے کہ کبہی عروق پہٹ جاتی ہین امتلا ہوتا ہی اور قے مفرط سے اوٹ جاتی ہین
انصداع ہوجاتا ہی اور معلوم کرین کہ بعض آدمی خسیس الطبع نہایت حرص سے اوپر طعام کے ایک ایک دن
کبہی مرتبہ شکم سیر کہاتی ہین اور ہر مرتبہ قے سے دفع کرتے ہین یہ عمل بہت بد ہے امراض کثیرہ
پیدا کرتا ہے اور جلد بڈہا کرتا ہے احتراز اوس سے واجب ہے اور بہی حاملہ کو قے مضر ہے خصوصاً
کہ مفرط ہو قسم دوسری بیچ اسہال کے واما الاسہال فیشترط فیہ تقدیم الملینات لیکن اسہال پس شرط
کی گئی ہے اوس مین کہ پہلے تلیین کرین منضجات سے بعد اوسکے مسہل دین والسکون بعدہ وشم الروائح
المانعۃ من الغثیان کالسفرجل والنعناع اور بہی شرط ہے کہ سکون کرین بعد پینے مسہل کے اور سونگہین
اون بو کو کہ منع کرتی ہین متلی کو مانند بہی اور پودینہ کے اسلیے کہ متلی موجب قے کی ہے اور قے
مبطل عمل مسہل کی ہے پس پرہیز اوس سے ضروری ہوتا ہے وان افرط الاسہال فی تناول
مایحبسہ پس اگر افراط کرے مسہل پس دیجاوے وہ چیز کہ بند کرے اوسکو وان شرب الدواء
ولم یسہل اور اگر پی جاوے دواے مسہل اور عمل نہ کرے فالاولی ان لا یحرک الطبیعۃ
ان لم یحدث مرضاً مخوفاً پس بہتر وہ ہے کہ حرکت نہ دیجاوے طبع اگر پیدا نہ کرے مرض خوفناک کو
وان احدث فالاولی ان یبادر الی الحقنۃ اور اگر حادث کیا کوئی مرض تو پس بہتر وہ ہے
کہ دوڑے طرف حقنہ کے فانہا یستفرغ ما فی البطن والامعاء من الاخلاط پس تحقیق کہ حقنہ
نکالتا ہے اوس چیز کو کہ بیچ شکم اور انتڑیون کے اخلاط سے جو متن مین مذکور تہا تمام ہوا
اب ہم مشروحاً اسکو بیان کرتے ہین کئی فائدے مین اور ہر فائدے مین منافع کثیر مسطور ہین
فائدہ بیچ بیان اون تدابیر کے کہ قبل مسہل کے کام مین لاتے ہین اور بیچ بیان فرق کے
درمیان تلیین اور مسہل کے جانین کہ تلیین بیچ اصطلاح اطبا کے اوس چیز کو کہتی ہین کہ مواد کو
معدے اور امعا سے نکالے اور مسہل وہ ہی کہ مواد کو عروق اور اعضاے بعیدہ سے نکالے مانند شحم حنظل اور
سقمونیا کی اور استعمال ان چیزونکا بدون حاجت کے اور بدون اصلاح کے روا نہین ہی اور بعض ادویہ
مسہلہ جلد زہر ہونے سے ہین مانند دودہ شبرم اور حب الملوک اور مازریون غیر مدبر اور ریوند چینی اور مانند انکی اسلیے
کہ استفراغ ان ادویہ کا افراط سے ہوتا ہی اور مضرت انکی قوتون اور اعضاے رئیسہ کو ہوتی ہی اور احتمال ایسے چیزون کا کوئی

وجہ سے روا نہین ہے اور معلوم کرین کہ احوال سب آدمیون کا وہ حال ہے باہر نہین ہے یا یہ ہو کہ بدن اونکا مستعد ہے واسطے اسہال کے یعنے لین الطبیعہ ہین یا مخالف اسکے ہین اگر قبیل پہلے سے ہین تقدم استعمال منضجات اور مرطبات کا کافی ہے اور ساتہ اون ضعیفون کے کہ بیچ قسم ثانی کے تقدیم اونکی مستحب کہا ہے حاجت نہین ہے اور اگر قبیل دوسرے سے ہے یعنے بدن غیر مستعد اسہال کے ہین دیکہا چاہیے کہ وہ محتاج تلیین کے ہے یا اسہال کے اگر محتاج تلیین کے ہو مستحب ہے کہ اوسکو قبل دینے تلیین کے کہین کہ طعام کو کہ ایک وقت یا دو وقت عادت کہانے کی رکہتا ہو اوسی مقدار معین کو تین چار وقت کیا ہو اور بہی اطعمہ مختلفہ تناول کرے اور مقصود ترک کرنے عادت سے اور تداخل غذا سے ہے اور مختلف کرنے غذا سے وہ ہے کہ تو معدہ اوپر دفع کے مستعد ہو اور ساتہ تہوڑی حرکت کے نکلنے مین اوس چیز کے جو اوسمین ہے کرے لیکن اگر حاجت مسہل کی ہو وہان تقدیم اون امور کی جو گذرے روا نہین ہے اسواسطے کہ اختلاف اطعمہ و اشربہ اور ادخال اونکا بعض پر بعض مین موجب ضعف ہضم معدہ اور باعث فساد اور غلظ غذا اور یہ امر لامحالہ اسہال سے مناسبت نہین رکہتا ہے اور مانع نفوذ قوت مسہل کا اعضا مین ہے خصوص اون امراض مین کہ بیچ اوسکے نضج ضروری ہو پس واجب نزدیک پینے مسہل کے خاصۃً جب نضج ہو اور مطلوب ہو تقدیم استعمال منضجات اور مرطبات سے ہے **فائدہ** انضاج ظاہر ہے اور نفع ترطیب کا یہ ہے کہ بدن بوجہ حصول رطوبت آمادہ ساتہ اسہال کے ہو اور بہی خروج اخلاط سے کہ لازمہ مسہل ہے اور علت تجفیف کی ہے متنفر نہ ہو لہذا قبل پینے مسہل کی ترک تعب اور جماع اور احداث نفسانیہ قویہ لازم رکہا ہے اسواسطے کہ یہ سب امور مجفف ہین اور ترطیب مطلوب ہے اور بہت کم مدت کہ بیچ ترک ان امور اور مسہل کے چاہیے تین شبانہ روز ہون اور جب ترک مجففات قبل پینے مسہل کے ضروری ہوا تو روز مسہل اور بعد مسہل تا کہ بدن بحال اصلی پہر آوے بطریق اولے ضرور تر جانتے ہین اور نیکوترین مرطبات قبل اسہال سے استعمال حمام مرطب کا ہے بیچ اکثر ایام کے لیکن خشک مزاجون مین اچہا یہ ہو کہ ہر روز بلکہ ایک دن مین دو بار استحمام چاہیے فرماتا اور بہت ہوتا ہے کہ ہوس اونکی داعی اوپر اس کے ہوتی ہے کہ حکم کیا جاوے اونکو دخول آبزن کا ایک دن مین کئی دفعہ اور

جانئین کہ حمام باوجود ترطیب اوسکا فائدہ بہی دیتا ہے اور وہ ترقیق مواد ہے اور تسہیل اور
آمادہ کرنا اوسکا ہے اور وہی مطلوب خروج مین اور جانئین کہ موافق مواد کے منضج مختلف
ہوتے ہین اگر مادہ صفراوی ہے ماء الشعیر مع شکر کے عمدہ منضجات سے ہے اور اسی طرح سے
اشربہ مبردہ مرطبہ جیسے شراب اجاص اور نیلوفر اور اسیطرح سے نقوعات کہ شدید الحموضۃ ہون
اسواسطے کہ افراط حموضت مین مجفف ہے اور وہی منع کے لیے ہے نضج صفرا کو اور اگر مادہ
سوداوی ہو بہی ماء الشعیر مع شکر کے اچھا منضج ہے لیکن اگر سودا احتراقی ہو لازم ہے
کہ ماء الشعیر اوس چیز کا کہ ملطف اور قلیل التسخین ہو اور ساتہ اسکے تفریح رکہتا ہو اور مقوی
قلب ہو مثل گاؤزبان اور ریحان کہ ساتہ اصل السوس اور تخم بادیان اور مثل اسکی کے
مرکب ہو پکاوین اور اگر سودا احتراقی ہو احسن یہ ہے کہ بیچ ماء الشعیر کے مثل قثا و بزر بقلہ
و زہر نیلوفر پکاوین اور بیچ اسوقت کے ماء الشعیر مبرد نافع زیادہ ہے اور اگر مادہ بلغمی ہو
اور وہ بلغم شور ہو اسجگہ بہی ماء الشعیر مع شکر کے نافع ہے اور دیگر واسطے انضاج بلغم
غیر مالح کے جو چیز مسخن اور ملطف اور قاطع ہو چاہیے دینا اور اچھا منضجات کا بیچ اس جگہ کے
شراب اصول ہے مع سکنجبین عصلی کے خصوصاً کہ بطبیخ اصل السوس ممزوج ہو اور اسی
طرح سے یہ طبیخ بزر رازیانہ اور بزر کرفس اور بزر انیسون اور تین اور زبیب اور اصل السوس
اور پرسیاوشان کو پکاوین اور جلنجبین اور سکنجبین عصلی مصفی کرکے دین اور اگر بجای سکنجبین عنصلی
سکنجبین بزوری یا شربت لیمو ملاوین یہی عمل کرے اور جانئین کہ واسطے پکانے بلغم کے
تسخین شدید روا نہین ہے اسواسطے کہ حرارت مفرط بلغم کو خشک کرتی ہے اور اجزاے
لطیف اوسکو تحلیل کرتے ہین لیس غلظ بیچ اوسکے زیادہ ہوتا ہے اور خروج اوسکا متعسر
ہوتا ہے اور افراط سخونت تشنگی کی لاتا ہے اور کثرت سے پانی پلاتا ہے اور اس بات سے
بہی تفلیج بلغم ہوتی ہے اور قرشی نے بیچ شرح قانون کے اسی مقام پر کہا ہے کہ مما یغلط فیہ الاطبا
کثیرا استعمالہم التسخین الشدید فی الأمراض البلغمیۃ اور واجب ہے کہ منضجات کو گرم کرکے
استعمال کرین مگر اشربہ اور نقوعات کہ واسطے نضج صفرا کی کام مین لاوین اونکو بیچ گرمی کے چاہیے کہ سرد
استعمال کرین اور بیچ جاڑے کے تہوڑا گرم کرکے تو سردی اوسکی تہوڑی ہو اور غذائین کہ بیچ ایام

انضاج کو دین چاہیے کہ بیچ عین مرض کے مناسب ساتھ مرض کے ہوں لیکن بیچ حالت صحت کے گوشت آبہ
موافق مرغی کا یا گوسفند یکسالہ پلا دیں اور اسفیدباج چاہیے دنیا بیچ اوسوقت کی اجتناب مشوبات وقلایا و مطنجنات
اور مثل اوسکے سے جو کہ مجفف ہو لازم ہے اور اکثار مرق کا واجب ہو اور جگہ کہ گوشت نہو تو مع شکر خوب
ہے اور زردہ بیضہ مرغ سفید اور بھی بیچ وقت انضاج کے احتراز ہو سمک اور موالح اور حریف اور عفص اور
بقول اور فواکہ سے ضروری جانیں اور پہلے پینے مسہل سے طبیعت کو ساتھ حقنہ لینہ اور امراق مزلقہ
اور مانند اوسکے کے ملائم کریں اور ہر اسہال کہ مقصود اوس سے اخراج مواد کا عروق اور اعضای بعیدہ سے
ہو تقدیم انضاج اور ترطیب کی بیچ اوسکے لابد ہے خواہ بدن مستعد اسہال کا ہو یا نہو غایت یہ کہ غیر مستعد
محتاج زیادہ ہوتا ہے ساتھ نضج اور ترطیب کے اور ساتھ تلیین کے بھی مگر در صورتیکو صعوبت مرض مہلت
نہ دے اور اخراج تھوڑا مادہ سے ضرور پڑے بیچ اوسوقت کے واسطے ہلکا کرنے طبیعت کی بدون تقدیم
نضج اور ترطیب اور تلیین کے استفراغ چاہیے کرنا اور تھوڑا مادہ سے چاہیے نکالنا **فائدہ** بیچ قوانین
ضروریہ کے کہ تعلق ساتھ مسہل کے رکھتی ہیں جو کہ معتاد ساتھ مسہل کے نہو دوای قوی اوسکو ندیں جب تک
کہ امتحان اوسکا پہلے ساتھ دوا ضعیف کے دیکھیں اور ادویہ ضعیفہ سے مبارک بنفشہ اور شکر ہوا اور
مشایخ اور اوس کے تئین کہ ضعیف الامعا ہو حتی الامکان مسہل قوی ندیں کیونکہ بہت ہوتا ہے
کہ امعا انکے قوت مسہلہ دوا سے استفادہ کرتے ہیں اور اسہال تمادی ہو اور علاج کثیر سے قبض ہو
اور جسوقت کہ خلط بہت ہو اور قوت ضعیف بیچ کسی حال کی دوای قوی کہ بدن کو یکبارگی پاک کرے ندیں بلکہ ساتھ دوا
نرم اور مکرر کی تنقیہ کریں اور درمیان ہر استفراغ کی ساتھ اغذیہ ملائم اور لطیف کی حفظ قوت اور اصلاح خلط
متولد کی کریں لیکن اوس جگہ کہ قوت قوی ہو اور خلط فاسد قلیل یکبارگی اخراج چاہیے کرنا ساتھ ادویہ موافقہ
کے اور اوسجگہ کہ قوت قوی ہو اور خلط بہت ساتھ ادویہ قویہ اور مرات کثیرہ کی تنقیہ کریں اور اوسجگہ کہ قوت ضعیف ہو
اور خلط بھی تھوڑے ہوں شربت اور تنقیہ لطیف کافی ہے تو ہرگز اوپر قوت کی کوئی آفت نہ پہونچے اور چاہیے کہ دوا ویسی ہوں
کو دوای قوی نچاہیے دنیا ایک گرم شہر کے رہنے والے کو اوسی شہر میں دوسری خشک مزاج کو اس سبب سے
کہ بیچ قولنج یا یبس کے انتفاع ساتھ اشیای نرم لزج کے بہت ہوتا ہے لیکن تین آدمیوں کو لازم ہے کہ مسہل قوی دیں
ایک بارد شہر کے رہنے والے کو بیچ اوسکے شہر کے دوسرا اوس شخص کو کہ پانی بدن ہے تیسرا اوس شخص کو کہ طحول ہو بیچ شہر بارد کے
واسطے سردی کی کہ ضعیف کرنی والی عمل کی ہے اور بیچ آخر کے واسطے غلظ اخلاط کے اور واجب ہے کہ معدہ او قدم مسہل

پینے والے کو گرم رکھیں اور فرمائیں کہ بعد پینے کے سیدھا بیٹھے تو دوا بیچ معدہ سے نیچے اوترے
اور اولٹنا سانس کا ٹھہرے اوسوقت تھوڑا تھوڑا حرکت کرے تو اعانت دے اوپر نفوذ اور حرکت کو بغیر اسکے
کہ دفعۃً ہوا اور قوی ہو ہرگز نہ چاہیے کہ مخرج دوا کا ہے ساتھ جلدی کے اور جس شخص کو کہ بعد پینے مسہل کے
خوف حدوث کرب اور غثیان کا ہو چاہیے کہ دو روز یا تین روز پہلے پینے دوا سے قے کرے اقسام
کرب کہ بعد پینے مسہل کے ہوتا ہے دو طرح ہے ایک سو وہ کہ دوا کرب کرنے والی ہو جیسے کہ بسفایج
او بنفشہ اور سنا اور افتیمون اور مانند اوسکے اور اس مقام پر تقدم قے کا نفع نہیں رکھتا ہے دوسرے
وہ کہ رطوبات غلیظ بیچ معدہ کے ملتصق ہوں اور دوا سے متحرک ہوں اور جلد نہ نکلیں اور کرب لاحق ہو
اور فائدہ تقدم قے کا مخصوص ساتھ اسی قسم کے ہے اور چاہیے کہ واسطے قے کے کہ قبل دیں یا عرق اوسکا
تو تقطیع رطوبات لزجہ کی کما حقہ ہو جسوقت واسطے اسہال کے حبوب کام میں لاویں اگر مقصود
تنقیہ راس ہو محتاج اعانت کا نہیں ہے فقط وہی دینا چاہیے اور یہ گولیاں چاہیے کہ چھوٹی بناویں
اور بعد بنانے کے جسوقت کہ استمساک بیچ اون کے ظاہر ہوا اور بالکل خشک بھی نہ ہوں کھاویں اور بعد اوسکے
کھاویں تو واسطے کبر حجم اور استمساک کے اجزا جلد منحل نہ ہوں اور بیچ معدہ کے دیر تک رہیں اور قوت
دوا کی بر سبیل تبخیر طرف دماغ کے پہونچتی ہے اور اگر تنقیہ مفاصل کا مطلوب ہو اعانت حبوب کی ساتھ
مطبوخات کے لازم ہے تو قوت دوا کی محل مطلوب کو پہونچے لان ذلک مطلوب منہا اور چاہیے کہ
کہ مطبوخ مجانس حبوب ہو جس طرح سے کہ حب مسہل صفرا ہمراہ طبیخ شاہترہ کے دیں اور حب مسہل سودا
ہمراہ طبیخ افتیمون اور بسفایج اور مانند اوسکے اور حب مخرج بلغم ہمراہ طبیخ قنطوریون کے اور
مانند اوسکے اور گولیاں کہ ساتھ مطبوخ کے دیں چاہیے کہ چھوٹی اور قریب بعہد بیچ بنانے کے ہوں
تو جلد منحل ہوں اور قوت اوسکی محل مقصود کو جلد پہونچے اور لازم ہے کہ مسہل کے روز استنجا گرم
پانی سے کریں اور گرم مواد حاد سے حرقت بیچ مقعد کے ہو ساتھ طبیخ خطمی کے غسل اوسجگہ کا
چاہیے کرنا اور ضعیف الشرج کو بہتر وہ ہے کہ واسطے تلیین اور تقویت مقام کے بعد استنجا کرنے کے
ساتھ طبیخ خطمی کے روئی گرم کیے ہوئے روغن گل میں ملا دے اور اوسجگہ رکھے اور اگر تھوڑا عفص
ازرق بھی بیچ روغن گل کے ملا دے قوی زیادہ ہو بیچ تقویت محل کے اور حفظ اوسکا مضرت مواد
مواد سے اور واجب ہے کہ ساتھ ادویہ مسہلہ کے ادویہ عطرہ مخلوط کریں تو قوی اعضا کو

اور اسیطرح ادویہ قلبیہ بھی ملاوین تو روح حیوانی کو قوت دے بیچ ہر عضو کے اور جانین کہ بعض ادویہ ساتھ بعض مزاج کے مناسبت رکھتے ہین اور ساتھ بعضے کے نہین جیسا کہ سقمونیا بیچ اہل بلاد بارد کے عمل نہین کرتی ہے مگر عمل ضعیف مادام کہ مقدار کثیر نہ دیں اور اسیطرح ... مناسبت ہو کہ دوا قوی مانند تربد اور مسہل اوسکے بیچ اون شخص کے تحمل نہ کر اور ... اور مانند مفرط ... عمل نام کرے یا بیچ ایک وقت کے ایک چیز سے انتفاع ہوا اور بیچ وقت دوسرے کے برخلاف اوسکے ہو پس لحاظ رفق اور احتیاط اور مزاج فصل اور رواج وقت اور خاصیت ہوا کا بیچ اس امر کے واجب ہو تو بہت ہو کہ بیچ بعضے بلاد اور بیچ بعضے بدنون کے احتیاج ساتھ اوسکے پڑے کہ اجرام ادویہ استعمال نہ کرین بلکہ قوت اوس سے لین ساتھ نقیع کے اور طبیخ اور استلعاب وین اور طریق ترکیب ادویہ مسہلہ کا ساتھ فوائد کثیر کے بیچ فائدہ علیحدہ کے کہ مخصوص بیچ بیان ترکیب کے ہے کہا جائیگا **فائدہ**

بیچ بیان کیفیت تناول مسہلات کے اور گرم و سرد پانی اوپر اوسکے پینا واجب ہے کہ مطبوخ کو نیم گرم دین اور حبوب اور معجون اور مانند اونکے کو بھی ساتھ پانی نیم گرم کے دین خصوصاً بیچ جاڑے کے اور مبرود کو بخلاف شربت ورد مکرر اور مثل اوسکے کہ اسہال اوسکا ساتھ عصر کے ہوا اور ایسے مسہلات کو ساتھ پانی شدید البرودت کے چاہیے دینا تو برودت معین عصر کی ہو اور قرشی نے بیچ شرح کے لکھا کہ اطبا نے کہا ہے کہ وہ گولی کہ تربد اور زنجبیل اور نمک سے بناوین خاصیت اوسکی ہے کہ ساتھ پانی سرد کے عمل اوسکا قوی ہوتا ہے اور ساتھ پانی گرم کے منقطع ہوتا ہے **انتباہ** مسہل دو حال سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ سیال اور رقیق ہو مانند مطبوخ اور نقوع کے اور پینا گرم پانی کا اوپر اوسکے روا نہو مگر وقت ارادہ قطع عمل یا وقت ظہور مغص کے لیکن واسطے قطع عمل کے مقدار کثیر چاہیے دینا تو دوا کو معدہ سے جلد اوتار دے اور واسطے تسکین مغص کے تھوڑا تھوڑا بسبیل تجرع دین تو بیچ کھولنے معدہ کے یاری دے سبب مبادرت واسطے اخراج دوا کے دوسرے وہ کہ غیر سیال ہو مانند حبوب اور سفوب اور لعوق اور معجون اور مثل اوسکے کے اور اوپر اوسکے پینا گرم پانی کا لازم ہے تو دوا کو نکیلا دے اور طبیعت کو نکالنا اوسکی قوت کا سہولیت سے حاصل ہو لیکن تھوڑا تھوڑا دین تو کثرت مقدار سے دوا کو منحدر نہ کرے پہلے عمل سے اور معلوم کرین کہ جو کچھ کہ کہا گیا شرب پانی گرم سے اوس صورت مین ہے کہ مقصود اخراج مادہ غلیظ غیر حاد سے ہو کیونکہ

وقت استفراغ صفرا کے خصوصا کہ حاد رقیق ہو واجب ہے کہ ٹھنڈا پانی پیویں تو اعانت دے اوپر اسہال
کے ساتھ تعدیل قوام خلط اور تبدیل مزاج بدن اور تقویت قوے اور عصر مواد کے خصوصاً بیچ
اوس جگہ کے عمل مسہل ساتھ عصر کے ہو اور پانی ٹھنڈا بھی تھوڑا تھوڑا دینا چاہیے تو کثرت مقدار سے
اخراج مواد کا ساتھ سرعت کے نہ کرے اور اوس جگہ کہ استفراغ خلط غلیظ اور لزج مطلوب ہو پینا
پانی سرد سے واجب جانیں لانہ یزید فی غلظ الخلط ولزوجتہ تنبیہ گرمی مطبوخ اور گرمی پانی کی
کہ اوپر حبوب اور مثل اوسکے کے چاہیے دینا لازم ہے کہ بیاتہ ہو یعنے نیمگرم ہو کیونکہ اگر شدید
الحرارت ہو جلد منحدر ہو طرف امعا کے اور لبیث نہ کرے بیچ معدہ کے اور اس سبب سے
طبیعت تصرف تمام بیچ اوسکے نہ سکے گی کرنا اور قصور بیچ عمل کے آوے اور جو نیمگرم ہو بیچ معدہ کے
رہے اور ترقیق اخلاط و واکرتی ہے بلا اخراج اور اوپر اس بات کے جو کہ بعضون نے ایراد
کیا ہے کہ استعمال مسہلات شدید الحرارت کا چاہیے تو پگھلانا فضول اور جذب مواد کا حقنہ کرے
اور یہی ساتھ اخراج کے اعانت بعث کرے مسموع نہو فائدہ بیچ بیان سونگھنے رائحہ اور کھلانے
دوا کے اور تدبیر اوس چیز کی کہ قے سے نہ نکلے اوس شخص کو کہ رائحہ سے نفرت کرے سد منخرین کافی ہے
اور اوس شخص کو کہ کھانے سے نفرت کرے واسطے تحدید ذائقہ کے ورق طبرخون چبانا فرماویں اور ورق
عناب بیچ اس باب کی قوی زیادہ طبرخون سے ہے یہان تک کہ ماضغ اوسکا ایک لحظہ تک درمیان
شکر اور ایلوا کو فرق نہیں کرتا ہے حیلہ دوسرا بیچ کھانے حبوب کے وہ کہ ساتھ شہد کے ملاویں اور نگل جاویں
یا شہد قوام کیے ہوے یا شکر قوام کی ہوئی سے ایک غلاف اوپر اوسکے کریں اور اوتار جائیں
یا موم روغن اوپر اوسکے ملیں اور ٹیک زیادہ حیلہ وہ کہ منہ کو پانی یا دوسری چیز سے بھریں اور
اوپر اوسکے گولی ڈالکر نگل جاویں اور واسطے دفع کرنے خوف قے کے اطراف باندہیں اور
خوشبو مانع متلی مانند نعناع اور سداب اور بہی اور طین خراسانی کہ ملایا ہوا ساتھ گلاب اور تھوڑے سرکہ کی بو سونگھاویں
اور میوجات قابضہ کھلاویں بطریق امتصاص کے تو فم معدہ کو قوت دیکر اور متلی دور کرے فائدہ بیچ اون حالات
کے کہ اون میں مسہل نہ چاہیے دینا جسوقت بیچ امعا کے ثقل یابس ہو جب تک اخراج اوسکا حقنہ اور شیاف ملینہ اور امراق
مرققہ سے نہ کریں مسہل نہ دیں اور اسیطرح جسوقت کہ تیکو تخمہ اور بدہضمی ہو یا اخلاط اوسکی نضج پاکر استیفا و تعقد
ہوں یا اوسکی احشا میں التہاب اور سدہ ہوں جب تک کہ اغذیہ ملینہ اور حمام اور استراحت و ترک حرکات اور ملینات سے

اصلاح حالات مذکورہ کی نہو مسہل نچاہیے و نیا وجہ منع کی اندر تخمہ کے بسبب فجاجت اور غلظت
اخلاط صاحب اوسکے کے ہے اور بیچ تمددشر اسیف کے بھی اسی سبب سے کیونکہ تمدد مذکور بے
غلظ مادہ کے نہین ہوتا ہے اور بیچ اخلاط لزجہ کے سبب تشبث اوسکا ہے ساتھ اعضا کی اور ظاہر ہے
کہ خلط غلیظ اور لزج اثر دوا سے متاثر نہین ہوتا ہے اور مواد صالحہ بالضرور باہر آتا ہے اور ضرر لاتا ہے
لیکن منع اسہال کا نزد یک سوزش احشا کے اس سبب سے ہے کہ سوزش مذکور دلیل تیزی اخلاط
او ضعف احشا اور توجہ مواد طرف احشا کی ہے اور بیچ اس حالت کے اگر بے اصلاح تیزی اخلاط
کی مسہل دین خوف اوسکا ہے کہ مواد حادہ حرکت کر کے تمام طرف احشا کے آوے اور ورم پیدا کرے
انتباہ منع مسہل سے منع ملین لازم نچاہیے جانا کیونکہ بہت ہوتا ہے کہ ملین خفیف التہاب
احشا کو فائدہ دیتا ہے اور ورم سے بیخوف کرتا ہے لیکن منع اسہال کا وقت سدد کی واسطے
منع اوسکے کے ہے خصوصاً نفوذ قوت دوا اور انحدار مواد کو اور معلوم کرین کہ وہ احشا کہ وقت
اسہال کے مرور مواد کا اوپر اوسکے ہوتا ہے سدہ اوسی احشا کا مانع اسہال ہے نہین غیر اور
استحام منضج تخمہ اور سیل اخلاط لزجہ اور لطیف کرنیوالا اخلاط غلیظ کا ہے اور واسطے تحلیل ریاح
اور تمدد شر اسیف اور تفتیح سدہ کے مخصوص اور راحت اور ترک محرکات و ملینات منضج مواد ہے
اور التہاب احشا کو مفید **فائدہ** بیچ بیان احکام نیند کے مسہل کے روز معلوم کرین کہ قبل شروع
سے بیچ عمل کے خواب کرنا معین عمل کا ہے بشرطیکہ دوا قوی ہو ورنہ جوش کرنے والا یا ضعیف
کرنے والا اوسکا ہے لان الدواء یستہضم الدواء الضعیف عند النوم اور بعد شروع بیچ عمل کے
ترک نیند کا اولے ہے مسہل قوی ہو یا ضعیف اسلیے کہ عمل دوا کا بیچ حرکت کے ہے والنوم یلزمہ السکون
جمیع عملہ اور اگر کہین کہ نیند مین روح مداخل حرکت کرتی ہے اور اس سبب سی تمام اخلاط منہ طرف باطن کے
کرتے ہین پس چاہیے کہ خواب ہر حال مین معین اسہال کا ہوا اور یقظہ واسطے اوسکے کہ حرکت روح
اور اخلاط کی بیچ اوسکے خارج ہوتی ہے چاہیے کہ مانع جذب مسہل ہو اور اوپر اس تقدیر کے لازم آوے
کہ نوم اوپر پینے مسہل کے بہتر ہو انفراغ اوسکے عمل تک جواب اوسکا یہ ہے کہ بیچ یقظہ کی حرکت روح کی
دائمی ہے اور اس سبب سے حرکت اور تسییل بیچ اخلاط کے پڑتا ہے اور بعدہ تیار ہو اوپر اسہال کے
اور اس سبب سے کہ حرکت روح کی بظاہر بیچ اور طبعی ہے ساتھ عمل مسہل کے مخالفت بھی نہین

رکھتا ہے بخلاف نیند کے کہ بیچ اوسکے روح کو حرکت طرف باطن کے بیچ اول نیند کے ہوتی ہے ایک مرتبہ
اور بعد اوسکے سکون دائمی ہے بہی روح کو اور بہی اخلاط کو پس ضرور آئنت معین اسہال کی ہو نہ نیند کی
لیکن تجویز نیند کی بعد مسہل قوی کے پہلے شروع سے بسبب توجہ طبیعت کے اوس جانب سے ہے
پس نہین بیچ حاجت اوسکی بعد اوسکے اس سبب سے کہ بعد پینے مسہل کے بہت زمانہ تک ساکن بیٹہنا اور
حرکت نہ کرنا لازم جانا ہے تاکہ طبیعت متوجہ ہوکر تصرف بیچ دوا کے کرے اسلیئے مقرر ہوا کہ جب تک
طبیعت اوپر دوا کے مشتغل ہو اور عمل بیچ اوسکے نہ کرے دوا بیچ طبیعت کے عمل نہین کرتی ہے
فائدہ بیچ احکام حمام اور تدہین اور دلک کے مسہل کے دن معلوم کرین کہ بعد پینے مسہل کے
بیچ حمام کے نجانا ہے جانا اسلیئے کہ حمام جذب مواد کا طرف خارج کے کرتا ہے اور اوس سبب سے منع اسہال کا
کرتا ہے اور طبیعت کو واسطے جذبین متخالفین کے متحیر کرتا ہے اگر جاڑا ہو اور بیچ گہر ہیے کے کہ حرارت اوسکی
معین اوپر جذب کے ہو لیکن بشرہ کو نرم کرتی ہے اگر بیٹھے ڈر نہین ہے بلکہ اولے ہے اور تدہین بدن
اور دلک اوسکے کی ساتہ ایادی لینہ کے معینات اسہال سے ہے واسطے نکلانے اور تعبیہ اخلاط کے
لیکن دلک قوی اور خشن کبہی ہو کہ منع اسہال کا کرے اور معلوم کرین کہ غسل ٹھنڈے پانی سے اگرچہ
باعتبار تبرید کے ظاہر مین معین طبیعت اور اسہال کا ہے لیکن بہت ہوتا ہے کہ بعض اعضا سے قریب
جلد کے مانع آوے خروج مواد کو بیچ اسہال کے اسواسطے ترک غسل کا بہتر ہے اسوقت مین کہ مزاج
کسیقدر حار ہو اور فصل گرمی کی ہو اور مزاج قوی کہ غسل اوسکو ضرر نہ کرے **فائدہ** بیچ بیان وقت
مسہل کے بہتر وقت واسطے اس کام کے باعتبار چارون فصلون کے ربیع ہے اور خریف لتوسطہا
بین الصیف والشتاء واعتدال قوام الاخلاط فیہا لیکن اوجگہ کہ مقصود اسہال سے ازالہ امتلا بحسب
اوعیہ ہو ربیع بہتر زیادہ ہے اسواسطے کہ اخلاط بیچ اوسکے کثرت مین ہین اور اوسجگہ کہ مقصود اسہال سے
ازالہ امتلا بحسب قوت ہو خریف بہتر زیادہ ہے اسواسطے کہ مواد بیچ اوسکے ردی اور فاسد ہوتا ہے
اور چاہیے کہ بیچ ربیع کے مسہل لطیف دین نہ قوی کیونکہ گرمی متصل اوسکے پہونچنی ہے اور مسہل قوی
مجفف اور مضعف بدن ہے اور گرما گرمی کا اوپر ایسے بدن کے خراب کرنے والا اوسکا ہے
لیکن بیچ خریف کے جو کچھ دین مسہلات قویہ سے بحسب حاجت روا ہے اور اجتناب مسہل سے
بیچ گرمی اور جاڑے کے لازم ہے لیکن بیچ گرما کے اس سبب سے کہ اجتماع حرارت ہوا اور دوا اور حرکت

اخلاط کی موجب فساد مزاج اور مجے کا ہے اور اگر کہیں تو جو کچھ کہا گیا وجہ منع اسہال سے اندر قے کی کہ بیچ
اس فصل کے ہو ہی موجود ہے مع قوت حرکت کے لان اسلقے زلزلۃ البدن اور باوجود اس بہتر وقت
سکے واسطے قے کے گرما کسواسطے مقرر ہوا جواب اوسکا یہ ہے کہ اخلاط بیچ گرمی کے طافی ہوتی ہین
اس باعث سے بیچ قے کے سہولیت سے نکلتے ہین اور طبیعت کو حرج نہین ہوتا ہے بخلاف اسہال
کے کہ اخلاط کو طرف اسفل کے کہ جانب مخالف کے میل اونکا ہے کھینچتا ہے اور باعث تعب طبیعت کا
ہوتا ہے اور منع اسہال بیچ جاڑے کے واسطے جمود اخلاط اور کثافت اعضا کے ہے انتہا
جو کچھ کہ کہا گیا اختیار فصلون متوسط سے واسطے اسہال کے اور منع اوسکا بیچ گرمی اور جاڑے کے
مخصوص واسطے اوس اسہال کے ہے کہ واسطے استظہار اور تقدم حفظ کے کرین و گرنہ وقت
مس حاجت اور حصول مرض کے ہر وقت وقت اوسکا ہے ولا یجوز التوقف فیہ لان القاء المرض
مدۃ طویلۃ لا محالۃ ذو خطر نعم اگر بیچ جاڑے کے حبس روز کہ ہوا شمالی یا ہوا جنوبی ہو مسہل دین بہتر ہے
اسلیے کہ دن بیچ ہوا کا لا محالہ گرم ہے وہو المطلوب فی الشتاء اور ہوا جنوبی بہی بہ نسبت شمالی
کے گرم ہے لیکن بیچ گرمی کے اگر شہر قریب دریا کے ہو جس روز کہ ہوا شمالی ہو بہتر ہے واسطے
معتدل کرنے یبوست شمالی کے رطوبت ہوا سے شہر کو اور اگر شہر قریب بحر کے نہو اور یبوست اوسکی
ہوا کی غالب زیادہ ہو اور اوسکی حرارت سے ہو جس روز کہ ہوا جنوبی ہو بہتر ہے بسبب معتدل کرنے
رطوبت جنوبی ہوا کے یبوست ہوا سے شہر کو بالجملہ مقصود یہ ہے کہ جو روز کہ معتدل الکیفیت ہو
واسطے اسہال کی اختیار کرنا چاہیے اور وقت مختار واسطے مسہل کی باعتبار شب و روز وہا تکی ہو کہ تنقیہ عام مقصود ہو
اور ٹہرنا دوا کا زمانہ طویل تک بیچ بدن کی مطلوب نہو دن ہو اور جس جگہ تنقیہ عضو خاص جیسا معدہ ہی مانند سر کی مطلوب
بالغرض درساتہ اطالت لبث دوا کے حاجت ہو تو بسبیل تبخیر قوت دوا کی دماغ مین پہونچی اور بیچ اس صورت
کی رات بہتر ہو اس سبب سے جو بسبب منقی الدماغ کا رات کو کہانا مقرر ہوا اور وہ دوا کہ رات کو کہا دین قوی چاہیے تو بسبب
نوم کی فتور اوسکے عمل مین نہ آوے اور قسم جو بیچ چاہیے تو دیر تک ٹہرے اور ساعتون دن سے جو کہ مناسب تفصیل ہو اختیار کرنا
چنانچہ گرمی مین صبح یا شام اور جاڑے مین دوپہر کو اور اسی طرح اصلاح ہوا کی موافق ہر فصل کی وقت شرب مسہل کے
واجب ہے اور بہترین ہوا اون مسہل کردہ ہی کہ مائل بحرارت قلیل ہو چنانچہ کہیں عرق اور کرب نہ لاوے اسلیے کہ ہوا کی بہت سرد اور
بہت گرم دونون مانع اسہال کو ہین کما لا یخفی احد چاہیے کہ مسہل نہار کہا دین وقت خلوی معدہ اور باعث بقا ہے

اور جگر کی غذا اسی کیونکہ اگر غذا بیچ معدہ کی ہو منع کرتی ہے نفوذ قوت دوا کو طرف اعضا کے اور اگر بیچ ماساریقا اور جگر کے ہو منع کرتی ہے انحدار مواد مجذوبہ کو طرف امعا کے اور نفوذ قوت دوا کو بھی بگر یہ کہ دوا بغایت قوی ہوا اور پہ نفوذ واہ جذب سے کے یا غذا قلیل ہو لیکن اگر کوئی گرم مزاج ضعیف التر کیب ضعیف المعدہ ہوا اوسکو پہلے تھوڑی غذا سے لطیف خفیف مانند ماء الشعیر اور آب انار اور مانند اوسکے چاہیے دنیا اور بعد اوسکے دوا تو معدہ اوسکا جذب صفرا سے محفوظ رہے کذا قال الشیخ اور قرشی نے لکھا بہتر زیادہ ذہ ہے کہ شخص مذکور مسہل پہر نہار کہا دے پہلے وقت بہوک سے اور بعد تھوڑی دیر کے بروقت معتاد کے تھوڑا غذا سے مذکور سے تناول کرے تو بوجہ نفوذ قوت دوا اور جذب فضول بلا ممانعت ہوا اور نہی انصباب صفرا اور نزدیک اس فقیر کے جو کچہ کہ شیخ نے فرمایا تقدم تناول غذا سے بیچ حق شخص مذکور کے قریب بصواب معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ درصورت تقدم دوا کے احتمال قوی ہے کہ صفرا مستعد بانصباب بنا بر جذب دوا و خلو معدہ غذا سے حرکت مین آوے اور اوپر معدہ کے گرے اور کہانا غذا کا بعد اوسکے مفید نہو بلکہ ضعیفی بیچ دوا کے اور فساد اوسکا بیچ مزاج کے لاوے اگر بعد شرب دوا اور شروع بیچ عمل کے بسبب خلو کے خوف انصباب صفرا کا ہو پہر تھوڑی غذا چاہیے دنیا اور معلوم کرین کہ بعد شرب مسہل کے پہلے اتمام عمل سے کہانا غذا کا جائز نہین ہے مگر اوس شخص کو کہ ناتوان ہوا اور بہوکا رہا ہو یا معتاد ہو ساتہ کرنے صفرا کے وقت خلو معدہ کے

فائدہ اوس بیان مین کہ جو مسہل عمل تمام کرے واسطے تغذیہ امعا و تعدیل مزاج کی برو زمناسب مع اشیاء موافقہ چاہیے دنیا مثلاً محرور کو اسغول ساتہ روغن بنفشہ کے چرب کرکے اور ساتہ پانی سرد کے کہ شکر یا جلاب بیچ اوسکے حل کیا ہو ملا کر پلاوین اور مبرود کو کہ بلغم اوسکے مزاج مین غالب ہو حرف مغسول ساتہ پانی گرم اور زیت کے ملاکر دیوین اور معتدل مزاج کو تخم ریحان روغن بادام مین چرب کرکے اور بیچ شربت قند کے ملاکر چاہیے دنیا اور بہ تخمین قبل استکمال عمل دوا سے مدبرین کہ جبس اسہال کرتی ہین اور اوسجگہ کہ خوف بیچ ہو گل ارمنی ساتہ آب انار کے اچہا شربت ہے اور جو بعد شرب مفرغات کے ایک ساعت گذرے غذا ملائم چاہیے دنیا اور بہتر غذا اون سے بیچ حق اوس شخص کے کہ قوی دوا کہائی ہو ماء الشعیر ہے لاہ بدفع غائلۃ المسہل

ولیفسل ما التزق بالماء اور بعد پینے کے تین روز تک غذاے ثقیل اور حرکت عنیف اور جماع و تعب سے پرہیز لازم ہے اور اوس شخص کو کہ بعد مسہل کے تپ آوے بہ پرہیز ون سے ماء الشعیر ہے غذا اور دوا اوسکی جبتک کہ دو روز یا تین روز گذرین سرکہ اور سکنجبین ندین کہ ہیجان لاتا ہے اور اسی طرح شراب نہ دیجیے مسہل کے پیچھے کہ مورث حمیات و اضطراب ہے **فائدہ** بیچ بیان قطع عمل اور نشان کمال اسہال کے جسوقت اسہال مواد کا کما حقہ ہوا اور پیاس معلوم ہو دلیل کمال عمل کی ہوا اور اسیطرح جسوقت وہ مسہل کہ مخصوص واسطے اخراج خلط واحد کے ہے شروع بیچ اخراج دوسرے کے کرے دلیل کمال عمل کی ہووے کذا قال الشیخ فان المسہل الصفراء اذا رای بالاسہال قد انتہی الی البلغم علم انہ قد اکمل و کیف اذا انتہی الی اسہال السوداء واما الدم فہو اعظم خطرا و اجل خطبا **انتباہ** جو کہا گیا ہے ہونا پیاس کا دلیل اوپر کمال نقا اور اعتدال کے عمل تحقیق کرنے اوسکے کا اوپر اس تقدیر کے ہے کہ سبب پیاس کا تنقیہ رطوبات کا ہو لا غیر اسلیے کہ نزدیک استفراغ رطوبات معتدل المقدار کے واسطے پینے پانی کے شوق طبیعت کا ضرور ہوتا ہے پس حاصل ہونا پیاس کا نزدیک تنقیہ مواد کے لازم آیا اور جسقدر نکلنا اخلاط کا بیشتر ہو غلبہ پیاس کا زیادہ تر الا ان یمنع مانع اور قید لا غیر کی اس سبب سے کی گئی کہ اوس پیاس کو کہ دن مسہل کے بسبب حرارت یا یبوست معدہ یا حدت دوا یا حدت خلط مستفرغ سے ظاہر ہو دلیل کمال عمل کی نجانا ہیے جانا بل انما یدل علی ذلک اذا علم ان حدوث ذلک العطش عن الاستفراغ لا عن سبب آخر اور قید الا ان یمنع مانع کی اس سبب سے کی گئی تو جانین کہ بہت ہوتا ہے کہ بسبب برودت اور رطوبت معدہ کے یا بلت اور رطوبت دوا کی خلط عطش ظاہر نہین ہوتا ہے باوجود استفراغ اخلاط کی جیسا کہ چاہیے بالجملہ جسوقت خلط مقصود الدفع نکلتا ہے اور نکلنا آسانی سے ہے اور بدن کو فرحت حاصل ہو خوف افراط کا نہو خصوص اگر پیاس بھی ظاہر ہو لیکن جسوقت پیاس مفرط ہو اور مواد کثیر نکلا ہو البتہ بند کیا چاہیے کرنا خصوصاً اوسجگہ کہ سبب پیاس کا استفراغ ہو نہ دوسرا امر جسکا ذکر ہوا اور معلوم کرین کہ نزدیک طبیعت کی محبوب ترین اخلاط کا خون ہے لہذا نزدیک جذب مسہل کرنا مقدور اوسکو نکلنے نہین دیتی ہین اس سبب سے کہ جب دوا افراط عمل مین کرتی ہے آخر سب اخلاط کی خون کو نکالتی ہے لیکن وہ خون کہ پینے مسہل سے بیچ افراط عمل مین احیانا ظاہر ہوتا ہے بسبب کھلنے منہ کسی رگ کی ہوگا کہ تیزی دوا کی سبب نکلنے خون کا ہوا نہ یہ کہ بسبب جذب دوا کی منجذب ہوا اور

کیفیت جاذب دوا اور خصوصیت دوا کی خلط سے جدا فائدے مین کمی ہو جاتی فائدہ بیچ بیان اسباب افراط اسہال کے
اور ذکر تدارک افراط اوسکا آگے معلوم کرین کہ اسباب باوفی اسہال کی چار ہین ایک وہ کہ عروق ضعیف ہون
اور بسبب ضعف کے نزدیک جذب دوا کے رطوبات طبیعت کو محفوظ نرکہ سکین اور مسہل جذب اخلاط
ناطبیعیہ کا کرے ساتھ اوسکے رطوبات طبیعیہ بھی منجذب ہوتے ہین بمنزلہ اسکے کہ لوہا کہ مقناطیس سے منجذب ہو
ہر جسم قابل الانجذاب کہ متصل اوس آہن کی ہو بھی اوسکی تبعیت مین کھنچتا ہے اگر کوئی چیز مانع نہو دوسرے
کہ افواہ عروق کی وسیع ہون اور اس سبب سے مسہل متوسط القوۃ قادر ہوا و بیکمال سدا افواہ کے
تو منع کرے رطوبات طبیعت کو نکلنے سے ساتھ مصاحبت اخلاط مستفرغہ کی تیسرے یہ وہ کہ مسہل فی نفسہ لذع ہو
اور اوس سبب سے جسوقت کیفیت لاذعہ اوسکی عروق کی مُنہ مین پہونچے عروق متحرک ہون بارادۂ دفعہ الی
جہتہ محیطہا پس بالضرور وسیع ہون اور حیثیت لذع سے منضم نہون چوتھے وہ کہ اکتساب کرے
بدن دوائی مستفرغ سوء مزاج حار کو یا مجری مجری سوء مزاج کو کہ کیفیت مسہلہ ہو نظیر پہلی سخونت مزاج
ہے افراط سے اور شک نہین ہے کہ بیچ اس صورت کے رطوبات ممتد ہوتے ہین اور طبیعت واسطے
تصرف کے محتاج دوا کی ہوتی ہے اور نظیر دوسری اکتساب امعا ہے دوا سے قوت مسہلہ کو اور ظاہر ہے
کہ بیچ اس حالت کے اگرچہ دوا نکلتی ہے لیکن اوس سبب سے کہ قوت اوسکی بیچ امعا کے باقی ہے
اسہال آتا ہے اور پوشیدہ نہین ہے کہ قوت مسہلہ جاری مجری سوء مزاج ہے باعتبار احداث
ضرر کے اسلیے کہ سوء مزاج محصور ہے بیچ کیفیات اربعہ کے اور قوت مسہلہ غیر اوسکے ہے اور جب اسباب
افراط اسہال کے معلوم ہوے تدارک اوسکا جس چیز سے کہ مناسب ہو چاہیے کرنا مثلاً در صورت
ضعف عروق کی تقویت مین ساتھ غذاؤن مقوی قابض کے اور سونگھانے عطریات قابض کے وقت کھلانے دوا کے منہ رکھنے کی بھی تقویت لازم ہے
ہو ساتھ اغذیہ اور شموم مذکورہ کے اور واسطے تشدد کے مغریات کو بھی ساتھ مقویات کے ملا دینا اور اس سبب سے کہ فرق بیچ ان کے بیچ حیثیت الاثار
مشکل ہے ساتھ ادویہ مشترک النفع کے علاج چاہیے کرنا لان تدبیر کلیہما واحد اور بیچ وقت حدت دوا کے انہ الدلیع کا مغریات اور
مبردات سے چاہیے کرنا اور بہترین اشیا بیچ اسجگہ کے وہی ہے اور بیچ سوء مزاج اور بقائے قوت مسہلہ کے تعدیل مزاج اور اصلاح
حال عضو کرین اب وہ تدبیرین کہ مخصوص واسطے قطع اسہال کے ہین ذکر کرتا ہون مین موافق حاجت کے کام مین لاوین ربط اطراف
مقیئہ پہلی بغل اور ران سے باندھنا شروع کرین اور اسفل کی طرف اوتارین اور بھی تریاق فاروق اور فلونیا نافع ہے
اور بھی تعریق قابض ہے بسبب جذب کرنے مادہ کے طرف ظاہر کے خواہ تعریق استحمام سے کرین خواہ تجمیر یا فی کرم سے

چادر بدن پر لپیٹ کر اور سر اوس سے باہر نکالکر اور اگر پسینا زیادہ ہو شربت انار اور شربت بہی کا
پلاویں اور پانی سیب اور بہی کا اور پانی مورد تر کا اوپر بدن کے ملیں خصوصاً پیٹہ میں اور لخلخے طیبہ
پانیوں ریاحین اور عصارات فواکہ طیبہ اور صندل اور کافور اور گلاب سے ترتیب دیکر سونگہاویں اور یہی
ملنا اعضا کا اور گرم کرنا اونکا اور لگانا محاجم ناری تحت الاضلاع اور بین الکتفین کا اور تضمید معدہ
اور احشا کا ساتہ اضمدہ قابضہ کے کہ جو کی ستو اور سیب کے پانی اور بہی کے پانی اور آب مورد اور گلنار
اور طباشیر اور خرنوب اور مانند اونکی سے بنایا ہو فائدہ مند ہے اور اسیطرح تدہین پیٹہ کی روغن بہی اور
روغن مصطگی سے اور اسیطرح تقویت مشمومات طیبہ سے اور اسیطرح چند لقمہ روٹی کے بیچ پانی کہٹے انار
کے ڈبوکر کہلانا اور بعد اوسکے تہوڑا کعک کہ سکر شراب ریحانی میں تر کرکے دینا اور اسیطرح
ستو جو کی تہوڑی خشخاش میں پیسکر کہلانا اور اسیطرح حب الرشاد تین درم بھونکر اور دہی میں جوشش
دیکر جسکا رب ہو پلانا وہ نہایت فی القبض و نفع المرطوب اور اسی طرح اسپغول بریان اور گوند
اور گل ارمنی روغن گل میں چرب کرکے مع رب بہ اور رب سیب اور شراب غورہ کے دینا اوس شخص کو
کہ مزاج اوسکا بہت گرم ہو اور اسی طرح ہیجان میں لانا قے کا اگر پینے گرم پانی سے ہو اور وضع
الاطراف بیچ پانی گرم کے مانع اسہال ہے اور واجب ہے کہ غذا بہی قابض دیں اور پانی غورہ کا اور
مانند اونکے برف میں ٹھنڈا کرکے مفید ہے اور چاہیے کہ ہوا گہر کی معتدل کریں اسلیے کہ ہوا سے
بارد واسطے عصر مواد کے اسہال کو مدد دیتی ہے اور ہوا سے گرم بہی مدد اوسکی ہے اگر قوت
مسترخی ہو اور تبرید ظاہر تن معین منع اسہال ہے اور شرب شراب بدستور پس اجتناب
ان سے لازم جانیں اور معلوم کریں کہ جسوقت تدبیریں معدلہ اور قابضہ مفید نہوں اور ضرورت ہو
آخر الامر مخدرات اور حابسات تو بیہ چاہیے دینا اور واجب ہے کہ قرص اور سفوف قابضہ
نزدیک طبیب کے موجود رہیں تو وقت حاجت کے کام میں لاوے جو یہ اشیا بیچ قرابادینوں کے
علحدہ علحدہ لکہنا اونکا اچہا نہیں جسکا جی چاہے اون میں دیکہ لے فائدہ بیچ تدبیر اوس شخص کے
کہ اوسکو مسہل دیں اور عمل نہ کرے جسوقت بیچ عمل مسہل کے دیری معلوم ہو اور جانیں کہ عمل
نہ کرنا اوسکا کچہ ایذا نہیں دیتا ہے بہتر وہ ہے کہ اوپر حرکت کے باعث نہوں بیچ اوس دن کے
اور اگر مغص اور تشویش اور صداع اور صداع اور تملی اور تشارب لاوے اور درد والا ب تک بیچ معدہ کے ہو

ماء العسل گرم یا پانی گرم نمک ڈالکر دین تو دوا اخلاط کو رقیق کرکے مدد دے اوپر اجابت کے اور چاہیے
کہ مطبوخات فواکہ اور ازہار ملینہ سے مدد دین اور یہی اسوقت مین مصطگی پسی ہوئی ایک درم کو دو مثقال
تک ساتھ پانی گرم کے کہانا نعم المعین ہے اور اسی طرح تناول اشیاے قابضہ کا خصوصاً کہ عطریہ ہون
مانند سفرجل اور تفاح اور مثل انکے اس مقام پر تعدیل ہین اسلیے کہ یہ چیزین واسطے قبض فم معدہ کے
اور اوسکے ماتحت کو کہ اوسکے قریب ہے معصر کرتی ہین اور متلی دفع کرتی ہین اور دوا اور خلط کو
فوق سے مائل طرف اسفل کے کرتی ہین اور بسبب عطریت کے طبیعت کو قوت دیتی ہین اور اشیاے
مذکور لامحالہ اعانت دیتی ہین اوپر اجابت کے اور اگر ان تدبیرون سے اجابت نہو جلدی کرین
تو دوا کہ بیچ معدہ کے باقی ہے مرتفع ہو اور امن اوسکی مضرت سے ہو اور جسوقت دوا معدہ سے
امعا میں گئی ہو اور وہان بند ہوئی ہو اسیطرح ماء العسل اور کہاری پانی دین اور اسوقت
بین حقنہ اور شیاف ملینہ سے مدد کرنا چاہیے اور نشان خالی ہونے معدہ کا دوا سے اور اوترنے
اوسکے کا طرف امعا کی وہ ہے کہ بیچ معدہ کے کچہ ثقل اور اضطراب اور متلی نرہے اور ڈکار خالی اچہ
دوا سے آوے اور اوسجگہ کہ حقنہ اور اور تدبیرین فائدہ ندین اور اعراض ردیہ مانند تمدد و ثقل
اور جحوظ عین اور مانند اوسکے ظاہر آوین اور دوا اخلاط کو حرکت کری اور کوئی چیز نہ نکلے واجب ہے
کہ فصد کرین تو مواد متحرکہ نکل جاوین اور اعضا اونکے گرنے سے محفوظ رہین اور احوط وہ ہے کہ جسوقت
مسہل دین اور عمل نہ کرے اگر اعراض ردی ظاہر نہون فصد کرنا چاہیے اگرچہ بعد دو تین دن کے ہو
تو مبادا العیاذ کچہ دلون کے مادہ حرکت کرے اور اعضاے رئیسہ کی طرف میل کرے لیکن جمع کرنا
دو مسہل کا ایک دن مین خوف رکھتا ہے اور خارج صواب سے ہے یعنے بعد تناول کرنے مسہل
کامل الوزن کی بسبب دیری اوسکی عمل کی مسہل نیا دہی مسہل ہو یا دوسرا نچاہیے اسلیے کہ ہو سکتا ہے
کہ دلون بیچ حرکت کے آوین اور اسہال افراط سے ہو اور دوسری سے بھی عمل نہو لیکن بعض نے ہو
اور جائز ہین کہ جسوقت پینے والا مسہل کا مریض ہو اور مسہل خفیف ہو اور اوسکے رہنے سے بدی مین
مضرت متوقع نہو وقت عمل نہ کرنے کے حاجت تحریک کی نہین ہے مگر تدابیر مذکورہ سے جو کوئی کہ اس مسہل
اور اصلاح حال مرض سے ہو کام مین لاسکتے ہین **فائدہ** بیچ بیان اون اعراض اور امراض کے
کہ بعد مسہل کے اتفاق ہوتا ہے اور بیان اونکی تدارک کا بہت اتفاق ہوتا ہے کہ بیچ اسہال

اور فصد سے درد جگر میں ظاہر ہوتا ہی بسبب حرکت مادہ کے اوس میں نزدیک ہو جانے کے جیسے کہ
اسہال میں یا وقت صعود کی سبب کہ فصد میں اسلیے کہ جگر معبر مواد کا ہے اور نزدیک اسہال کی شاید ہوا
منجذب بعروق سی کہ طریق امعا سے متوجہ نکلنے کے ہین جب جگر مین پہونچین بسبب ضعف دوا کے
یا بسبب اور کوئی امر کے تھوڑا اوسمین جگر مین رہجاوے اور درد پیدا کرے بسبب اذیت دینے
اوسکے غشای مجلل کے اسیطرح نزدیک فصد کے اس سبب سے کہ مواد معدہ سے اور حوالی
اوسکے سے متوجہ طرف جگر کے ہوتے مین یا جانب عروق سے نکلتے ہین شاید کہ تھوڑا اوسمین جگر مین
رہجاوے اور درد پیدا کرے اور علاج ان دردون کا پینا گرم پانی کا ہی اسلیے کہ پانی گرم اوسکو نکالتا ہی
اوسکو بسبب غسل اور تحلیل کے اور جو مادہ قلیل ہے اور غیر متشبث بیچ جگر کے اور بسبب قوت
معدہ کے ضعف بیچ قوت جگر کے پیدا نہین کیا ہی حاجت معالجہ قوی کی نہین ہی گرم پانی کافی ہوتا ہے
اور اسیطرح بہت ہوتا ہی کہ بعد اسہال کی حمی ظاہر ہوتی ہی یا اورامراض دموی اس سبب سے
کہ خون بیچ بدن کے بہت ہو اور بسبب اسہال کی حرارت لازمہ اوسکی ہے باعتبار حرکت مواد کے
اور حرارت دوا کی خون مین ہیجان ہو کر تب ظاہر ہوتی ہی علاج اسکی فصد ہی اور اکثر امرمین یہی کافی
ہوتا ہی اور شاید کہ بعد فصد کے طرف تبرید قوی کی مانند قرص کافور کے اور مانند انکے حاجت پڑتی ہے
وقت قوی ہونے جوش کی اور یہی بہت ہوتا ہی کہ اگرچہ دوا معدہ سے نکل گئی ہو لیکن اوسکی
باقی ہوا اوسکا گمان ہو کہ دوا باقی ہے مریض اوسکا تناول کرتا سو جیکا ہی اور یہی بہت ہوتا ہی کہ بعد
اسہال کی ہچکی ظاہر ہوتی ہے تدبیر اسکی یہ ہے کہ اسبغول بیچ روغن کدو اور پانی سرد کی چہڑک کر دیوین
اور اطراف باندہین اور مصطگی کے سونگہانی سے چھینک لاوین اور یہی بعد اسہال کے سوزش
اور حرارت بیچ معدہ کے ظاہر ہوتی ہی مہیا لعاب اسبغول اور لعاب بہدانہ کا ساتھ روغن گل کی یا روغن بادام کا
یا روغن تخم کدو کا ملایا ہوا مریض اوسکا ہر ساعت میں دینا چاہیے اور اگر سبب سوزش کا وارد ہونا مادہ کریہ کا ہو اور
زوال اوسکی حدت کا ان چیزون سی ہو سکے کرنا چاہیے اور کبھی تناول کرنا قوابض کا بسبب عصر کرنے اعلاے
معدہ کے اوسکو انحدار کرتے ہین اور متلی اور کرب کو دور کرتے ہین اور یہی بعض اور غشی اور مانند اسکے
عوارض مکروہ سی کہ نزدیک عمل تنقیہ کر نیوالی ظاہر ہوتی ہین بعد عمل کی بھی اتفاق انکا ہوتا ہی بسبب انحدار مادی
کی طرف معدہ سے اور حوالی قلب کے اور نہ نکلنا اوسکا تمام اوسکی بھی تعدیل ہی اور نکالنا ذی ہمراہ تناول قوابض

انتباہ ادویہ مسہلہ سے بعضے کثیر الغائلہ ہین یعنے اون مین تکلیفین اور اذیت بہت ہے مانند خربق اسود
اور فرفیون اور تربد کے کہ سفید اور جید نہو بلکہ سیاہ اور تر ہو اور عفن ہوا ہو اور مانند غاریقون سیاہ اور
مازریون اور ریوند چینی کے کہ فارسی مین اوسکو ریوند خطائی کہتے ہین اور مانند انکے جہان تک ممکن ہے
انکو استعمال نہ کرین اور اگر اتفاق پڑے بہتر وہ ہے کہ دوا کو جہان تک ہوسکے بدن سے نکالین براہ
قے کے یا باحدار اور واسطے دور کرنے سمیت کے تریاق دیوین اور واسطے دفع مضرت مازریون کے
لعاب بہدانہ اور روغن بادام اور مسکہ اور روغن تل نفع تمام رکھتے ہین اور چیزین مذکورکو مکرر دینا چاہیے
اور بعد انکے تھوڑا سرکہ ساتھ پانی سرد کے اور واسطے تیزی فرفیون کے روغن گاو اور مسکہ لعاب بہیدانہ
اور بہان اور گلاب سرد کرکے اور ماء الشعیر ساتھ روغن بادام کے اور پانی انار اور پانی سیب کا اور
شوربا مرغ مسمن مفید ہوتا ہے اور صندل اور کافور اور گلاب سونگھانا نافع ہے اور واسطے
اذیت ریوند چینی کے رب سیب اور رب بہی دینا اور سر پانی سے غسل کرنا اور اوپر سر کے سرد پانی
بہت ڈالنا فائدہ مند ہے اور واسطے تربد اصفر اور عفن کے پانی شدید البرد پلانا اور اندر اوسکے
بٹھانا نافع ہے اور جانین کہ تناول ماست یعنے جغرات کا مضرت اکثر مسہلات سمی کو مانند مازریون کے
دفع کرتا ہے اور اسہال مفرط کو باز رکھتا ہے اور شیر تازہ گرم کیا ہوا حدت دوا کو دور کرتا ہے لیکن اگر تپ ساتھ
حرارت مفرطہ کے ہووین اور جسوقت بعد دوا کے خونکی آوے شراب انگوری تازہ دودہ مین ملاوین
اسطرح کہ دودہ زیادہ ہو اوسکو دیوین ضرر ادویہ کو روکتا ہے اور پیاز سرکہ مین پروردہ کرکے اوس تہوع کو
کہ بعد دوا کے پیدا ہوتی ہے روکتا ہے **فائدہ** بیچ بیان ترکیب ادویہ مسہلہ کے اور انکی ترکیب مین
دو چیز مرعی رکھنا چاہیے ایک وہ کہ جانین کہ ادویہ مسہلہ تمام فم معدہ کو مضر ہین لیس لازم ہے کہ ادویہ
طیبہ مقویہ قلب ساتھ اوسکے ملاوین تو ضرر اوسکا فم معدہ سے باز رکھے اور روح حیوانی کو
کہ سب اعضا مین آمیزے قوت دے اور اوپر اسہال کے مدد کرے دوسری وہ کہ ساتھ دوا
مسہل کے چیزین بہت مدر نملاوین لان الادرار ینقص الاسہال لانصراف المواد الی المثانۃ تیسرے وہ کہ
دوا سے سخت شیرین نہ کرین اسلیے کہ بہت ہوتا ہے کہ طبیعت بسبب حلاوت کے اوسکو عوض غذا کے
تصرف کرے اور اجزا سے منفعل نہو جوتہے وہ کہ دوا سے سریع العمل کو ساتھ بطی العمل کے مرکب نکرین
کیونکہ ممکن ہے کہ بطی العمل قوت سریع العمل کو توڑتی ہے جب تک سریع العمل جلد فارغ ہو بطی العمل بعد اوسکے

بیچ حرکت کر آدمی اور بسبب زیادتی عمل کے بیچ تاثیر ہر واحد کے ضعف ہوتا ہے اور مقصود حاصل نہین ہوتا
اور اگر ترکیب ایسی دو دوا کی اتفاق پڑے چاہیے کہ مقدار وزن کا اور تجویز اخلاط ایسی کرین کہ
دونون دوا سے ایک مزاج اور ایک قوت ظاہر ہو پانچوین وہ کہ جانین کہ بہت چیزین ایسی ہین کہ بدون
امتزاج تیز چیز کے جلد عمل نہین کرتی ہین اور مادہ غلیظ کو نہین نکالتی ہین لہذا ملانا سونٹھ کا بیچ
تربد کے لازم جانا ہے چھٹے وہ کہ دوا قابض مانند ہلیلہ کے کہ استفراغ اونکا بعصر ہو ساتھ دواے
لزج کے کہ عمل اوسکا پھیلانے سے ہوتا ہے مرکب نہ کرین اور اگر کرین ایسا چاہیے کہ پہلے قابض
عصر کرین بعد اوسکے لزج خلط کو جنبش دے اسواسطے کہ اس صورت مین خوف اسکا ہے کہ قابض نے
بہ سبب عصر کے مجاری کو تنگ کیا ہو اور لزج کہ بعد اسکے خلط کو جنبش دے راہ نکلنے کی نہ پاوے
اور شاید کہ عضو مین رہجاوے اور ورم پیدا کرے یا سدہ بلکہ ایسا دینا چاہیے کہ پہلے دواے
لزج خلط کو پھیلانے لگے بعد اوسکے قابض عصر کرے تو خلط جلد دفع ہو تمام قوت سے اور یہ
امر بسبب تنقیص مقدار قابض کے اور تکثیر مقدار لزج کے یا بسبب تقدم شرب لزج
کے حاصل ہو ساتوین وہ کہ جانین کہ جو چیز مصلح ہے منقص عمل کی ہے پس جسقدر مصلح ہو
اسطرح کہ اصلاح کرے اور نقصان عمل مین بہت نہ کرے بہتر ہے اور تقدیر اوسکے
مقدار کی وقت تیقن ضرر کے چوتہائی حصہ ہے اور وقت تیقن ضرر کے برابر مسہل کے
بلکہ زیادہ اوس سے اوس درجے تک کہ بطلان بیچ عمل مسہل کے نہ لاوے اور حصول تیقن مضرت کا
بیچ حق کسی شخص کے بدون تجربہ یا حدس صائب کے کہ باعتبار مزاج کے حکم اوس سے کرین نہین ہو سکتا ہے
کما لا یخفے آٹھوین وہ کہ اگر اجزاے مختلف سے مطبوخ بناوین یا نقوع جو اجزاے مذکور سے قابل
پگھلانے کے ہون مانند نمک اور صمغ کے اونکو موافق مقدار شربت کے ڈالنا چاہیے اور جنکا
ثفل رہجاتا ہے اور قوت اونکی بیچ مطبوخ کے آتی ہے وزن اوسکے دونے کرنا چاہیے تو عوض
ثفل کے قوت اوسکی ساتھ مقدار شربت کے برابر آوے مثلاً جس شخص کو کہ جرم ہلیلہ دو درم
دیتے ہین بیچ مطبوخ کے چھ درم ڈالنا چاہیے یا چار درم اور تربد کہ شربت اوسکے جرم کا
مثلاً آدہا درم ہے مطبوخ مین دو درم ڈالنا چاہیے اور انہین پہ قیاس کیا اور دواون کو
نوین وہ کہ جو دوائین متعددہ کو مرکب کرین وزن ہر ایک کے وزن خاص اوسکے سے

کو اکیلی دیتے ہین کم کرنا چاہیے تو مجموع سے مقدار شربت معتدل حاصل ہو مثلاً جہان تربد اکیلا دو درم
کفایت کرتا ہی اور ہلیلہ چار درم اور غاریقون ایک مثقال اور صبر آدہا درم جب ان چارون کو
ترکیب کرین تربد چار دانگ اور ہلیلہ ایک درم اور غاریقون آدہا درم اور صبر چار دانگ لینا چاہیے
لیکن جانین کہ یہ اوس صورت مین ہے کہ جس شخص کو ایک دوا شربت کامل دیتی ہین اور عمل تمام کرتی ہے
اوسکے وقت ترکیب کی کم کرنا مقدار کا لازم ہے تو عمل مین افراط نہو لیکن اوس شخص کو کہ شربت کامل
ایک دوا اثر تام نہین کرتا ہے اور محتاج تکثیر کی ہے بیچ حق اوس شخص کے وقت ترکیب کے بھی اگر ادویہ
متعددہ ہر ایک سے شربت کامل کرین باک نہین ہے بالجملہ احتیاط واجب ہے اور تجربون سے
دریافت کرنا حال کا واجب اور کثرت شربات کی بدون تحقیق مزاج کے غیر مناسب ہے اور جو بیچ
قرابادینون کی مسہلات مرکبہ انواع انواع لکھی ہین لکھنا اونکا یہان مناسب نہ جانا **فائدہ**
بیچ بیان اس امر کہ عمل ادویہ مسہلہ کا کتنی قسم ہے معلوم کرین کہ دوای مسہل بعضی اسہال کرتی ہین بسبب تحلیل کے
ساتہ خاصیت کی نظیر اوسکی تربد ہے اور بعضی بسبب عصر کے ساتہ خاصیت کی مثال اوسکی ہلیلہ ہے اور بعضی بسبب زلاق کے
مانند آلو اور لعاب اسبغول کی اور اکثر ادویہ قویہ سمیت رکہتی ہین اور بطریق قہر طبیعت کو اسہال لاتی ہین اور
اصلاح ایسی چیزون کی ساتہ اون چیزون کی کہ اونمین فادزہریت ہو واجب ہے اور معلوم کرین کہ مرارت اور
حراقت اور قبض اور عفوصت اور حموضت اکثر مدد کرتی ہے اوپر عمل دوا کی بشرطیکہ خاصیت اونکی موافق آوے خاصیت اوسکی کو
اسلیے کہ مرارت اور حراقت مدد کرتی ہین اوپر تحلیل کی اور عفوصت مدد کرتی ہے اوپر عصر کو اور حموضت اوپر تقطیع کے
اور اوپر گذر چکا ہے کہ برودت مدد دیتی ہے مسہل بالعصر کو اور حرارت اوسکی مضعف ہے **فائدہ** بیچ بیان کیفیت ادویہ
مسہلہ اور مقیئہ کے اور طریق نفوذ کرنے قوت دوا اور جذب کرنے اخلاط اور ذکر خصوصیت بعض دوا کی ساتہ بعضے
مواد کے اور علت جذب دوا کی اور کمیت نکلنے مواد کی بدن سے بعد منجذب ہونے کے اور پہونچنا اونکا بیچ جگر کے اور
بیان فرق کا بیچ عمل جاذبہ مسہلہ اور مقیئہ کے یہ فائدہ متضمن ہے تین نکتہ پر نکتہ بیچ عمل دوا اور طریق اوسکے نفوذ
دوا کی اور انجذاب مواد کے اور ذکر خصوصیت بعض دوا اون کا ساتہ بعضے اخلاط کے جاننا چاہیے کہ بیچ جذب مواد کے
تین مذہب ہین ایک بعض محدثین کا دوسرا بعض اقدمین کا تیسرا محققین کا مذہب بعض محدثین کا یہ ہے کہ جذب
مواد کا بسبب اضطرار خلا کے ہے اس سبب سے کہ جو دوا اوپر معدہ کے وارد ہوتی ہے طبیعت کو حرکت دیتی ہے
اوپر دفع فضول کے کہ معدہ اور حوالی معدہ مین ہین اور نزدیک نکلنے فضلات مذکور کے فضول دیگر اعضا مجاورہ

منجذب ہوتے تھے بسبب محال ہونے خلا کے اور یہ راے نزدیک اہل تحقیق کے فاسد ہے اس دلیل سے
کہ اگر انجذاب مواد کا بسبب استحالہ خلا کے ہو وقت پینے اوس دوا کے کہ واسطے نکالنے ایک خلط کے مخصوص ہے بغیر فراغ
اوس خلط کا نہ ہو سکے اسلیے کہ خلا نہیں جذب کرتی ہے مگر اوسکو کہ وہ انجذاب مین تابعداری زیادہ ہو بعد اوسکے جذب
کرتی ہے اوسکو کہ وہ خاصی زیادہ ہے اور حال یہ ہے کہ بیان ایسا مشہور نہیں ہے اور مذہب
بعض اقدمین کا وہ ہے کہ انجذاب مواد کا جاذب دوا سے ہے نہ خلا سے اور نشان اوسکی
یہ ہے کہ پہلے مادہ رقیق کو جذب کرتی ہے اور یہ قوم اگرچہ بیچ اثبات جذب کے بسبب
دوا کے ساتھ اہل تحقیق کے موافقت رکہتے ہین لیکن بیچ تخصیص جذب کرنے اول مادہ
رقیق کے خطا کیا ہے اس حجت سے کہ اگر ایسا ہوتا نکلنا خلط غلیظ کا پہلے قطعاً نہ ہو سکتا
اور حال یہ ہے کہ بعض دوائین پہلے مادہ غلیظ کو نکالتی ہین فقط بدون اسکے کہ پہلے مادہ رقیق کو
نکالین پس باطل ہوے دونون مذہب لیکن مذہب حق محققین کا یہ ہے کہ جذب دوا کا جاذبہ دوا
ہے بسبب اوس خاصیت کے کہ صانع حقیقی نے اوس مین ودیعت کیا ہے اوسی قوت سے جذب
مواد کرتی ہے بشابہ مقناطیس کے لوہے کو اور بیچ جذب دوا کے تقدم انجذاب بعض رقیق کا اور تاخر غلیظ کا
شرط نہیں ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے لیکن بعض دوا ساتھ جذب بعض دوا کے مخصوص ہے جیسا کہ بیان
اوسکا آتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جرم دوا کا بیچ بدن کے نفوذ نہیں کرتا ہے اور موضع خلط مین نہیں پہونچتا ہے
اور نفس دوا معدے یا امعا مین رہتی ہے اور یہ مقدمہ براہین سے ثابت ہوا واجب التسلیم ہے
اور معلوم کرین کہ جیسا نکلنا خلط کا محتاج مجاری کے ہے پہونچنا قوت دوا کا موضع خلط تک
محتاج اوسکے نہین ہے اسلیے کہ قوت دوا کی جسم نہین ہے اس سبب سے اوپر گوشت اور پوست
اور عصب اور استخوان اور غشا کے گذرتی ہے اور محل مقصود تک پہونچتی ہے اور کام کرتی ہے
اور حائل ہونا ان چیزون کا مانع نفوذ قوت کا نہیں ہوتا ہے جیسے ضمادون مین کہ اوپر ظاہر بدن کے
کرتے ہین محسوس ہے کہ جس طرح اثر اونکا باطن مین سرایت کرتا ہے یہی حکم بیچ باطن کے ہے اگر جرم
دوا نافذ ہوتا بسبب کثافت کے ہڈی اور اعضا دوسرے سے کیونکر نافذ ہوتا پس ثابت ہوا کہ قوت
دوا کی نافذ ہوتی ہے **انتباہ** بعض دوائین واسطے جذب ایک خلط کے مخصوص ہین اور بعضے
واسطے جذب زیادہ ایک خلط سے اور بعضے ایک خلط کو دوسرے خلط سے زیادہ جذب کرتی ہین

اور جو دوا ایسی ہے کہ واسطے جذب ایک خلط کے مخصوص ہیں اون میں بھی بعض واسطے بعض انواع اوسی خلط کے
مخصوص ہیں جیسے تربد اور شحم حنظل کہ واسطے تنقیہ بلغم کے مخصوص ہیں لیکن ہر ایک بلغم دوسری کو نکالتی
اور دوسری وجہ کے عضو دوسرے سے بمقدار دوسرے کے اور مقرر ہوا ہے کہ سقمونیا مسہل
صفرا ہے اور تربد مسہل بلغم اور حجر ارمنی مسہل سودا اور صبر مسہل صفرا و سودا اور غاریقون مسہل تینوں
خلط کا لیکن بلغم کو سودا سے زیادہ نکالتا ہے اور سودا کو صفرا سے زیادہ اور بادآورد ایون مسہل
مائیت ہے اور جاننا چاہئے کہ مراد اس تقریر اور تخصیص سے وہ ہے کہ خاصیت بعض اشیا کی ایسی ہے
کہ بعض اخلاط کو پہلے جذب کرتی ہے اور جب تک کہ جنس اوس خلط کا بیچ بدن کے ہے اور طبیعت کو
اوسکے دینے میں بخل نہیں ہے دوسرے خلط کو جذب نہیں کرتی ہے نہ یہ کہ سوا اسے خلط مخصوص کے
اور خلط کو ہرگز جذب نہیں کرتی ہے اسلیے کہ تحقیق ہوا ہے کہ ہر دوا کہ واسطے نکالنے ایک خلط کے
کہ مخصوص ہے جو اوسکے تنقیہ سے فارغ ہوئی اور ابھی تک بدن میں ہے نکالنا اور انواع کا اخلاط
دیگر سے شروع کرتا ہے لہذا نکلنا بلغم کا وقت پینے مسہل صفرا کے دلیل خوب پاک ہونے صفرا کی ہے
نہایت یہ ہے کہ جو خلط عسیر اور تھوڑا ہے مانند سودا کے یا محجوب زیادہ ہے اور بطیع ہے مانند
خون کے انجذاب اوسکا جاذب صفرا یا بلغم سے آسان نہیں ہے خصوصاً خون کہ کوئی دوا واسطے
اوسکے جذب کے مخصوص نہیں ہے اور تنقیہ اوسکا دوا سے معمول اور معقول نہیں ہے جب تک ممکن ہے
طبیعت اوس کو منجذب ہونے نہیں دیتی لان خروجہ بالاسہال موقع فی الآفات بلا اعمال اور
معلوم کریں کہ جذب دوا کا ساتھ اخلاط فاسدہ کے اختصاص نہیں رکھتا ہے بلکہ اخلاط صالحہ کو بھی
منجذب کرتا ہے وقت کم ہونے فاسدہ کے کذا قیل المسہل ینقی و ینکی او یقیلی بالکافۃ من النکایۃ
او بالام من الابتلاء اور یہی معلوم کریں کہ جو دوا واسطے نکالنے ہر خلط کے خاص ہے اوسکی شان
کہ استفراغ رطوبت بدن کا زیادہ اوسی کدورت کا کہ استفراغ اوس خلط کا کرے کہ اوس سے مخصوص ہے اور
اسی سبب سے دن مسہل میں انگوٹھی انگلی میں ڈھیلی ہو جاوے لہذا مدقوق کو پینا مسہل کا ممنوع ہے کہ
ہمیشگی ہلاک کرتا ہے اور جاننا چاہئے کہ جیسے بعض دوا ساتھ بعض اخلاط کے خصوصیت رکھتی ہے
اسیطرح ساتھ بعض اعضا کے بھی مخصوص کیا ہے باعتبار کثرت استفراغ کرنے اوس دوا کے
اوس عضو سے مانند شحم حنظل کے ساتھ دماغ اور اعصاب کے اور مانند سورنجان کے ساتھ مفاصل

اور علی ہذا القیاس ورنہ دواے منقی جیسے جذب کرتی ہے مادۂ فاسد کو ان اعضاسے اور
اعضاسے بھی کرتی ہے لیکن کثرت اور قلت سے اور بدستور جیسے دواے منقی جذب مواد فاسده
کرتی ہے عضو علیل سے جذب مواد صالحہ کا اعضاے سالم سے بھی کرتی ہے لیکن تفاوت سے
جیسا ذکر کیا گیا اور پوشیدہ نہ ہے کہ انجذاب اخلاط کا بسبب جذب دوا کے اکثر مسالک عروق
سے ہوتا ہے لیکن جسوقت مادہ بیچ اعضاے مجاور معدہ کے ہو ہو سکتا ہے کہ بعض مواد طریق
مناعذ سے بدون وساطت عروق کے بھی منجذب ہو اور بیچ ایسے جذب کے شدت مجاورت کی
اور تخییت ہونا جرم عضو معلوم کا شرط ہے تو نفوذ جسم مادہ کا ہو سکے اور یہ امر بیچ امراض ریہ کے
مشہور ہے لہذا شیخ نے کہا ہے کہ الاخلاط التی فی الریۃ فانہا تجذب من طریق المجاورۃ الی المعدۃ
والامعاء وان لم تسلک العروق تکملہ بیچ علیت جذب دوا کی جانتے ہیں کہ علت جذب دوا کی نزدیک
جالینوس کے مشاکلت ہے بیچ جوہر دوا اور خلط کے اس دلیل سے کہ جنسیت یعنی ایک جنس ہونا
سبب ضم کا یعنی ملنے کا ہے اور کہا ہے کہ مسہل غیر سمی جسوقت عمل نہ کرے اور ہضم ہو جاوے
پیدا کرتا ہے اوس خلط کو کہ اوس سے مخصوص ہے بیچ نکالنے کے واستدل علی ذلک بان
ذلک الخلط کثیر فی البدن حینئذ اور قید مسہل غیر سمی کی اسلیے کی گئی کہ دواے سمی تولید خلط سے
لامحالہ محروم ہے بالاتفاق اور شیخ رئیس کہتا ہے کہ مشاکلت کو علت جذب کی مقرر کرنا صحیح نہیں ہے
اسلیے کہ اگر ایسا ہوتا ہر طرح بہت لوہا تھوڑے لوہے کو اور بہت سونا تھوڑے سونے کو
منجذب کرتا لان المشارکۃ بین اشخاص النوع الواحد لاشک انہا یکون اکثر من المشاکلۃ التی بین الحدید
وحجر المقناطیس جالینوس فیلیس اور قرشی نے بیچ دفع استدلال جالینوس کے کہا کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ کثرت
عمل نہ کرنے مسہل کے خلط بہت ہوتا ہے بسبب استحالہ دوا کے اوس خلط سے اسلیے کہ احتمال
رکھتا ہے کہ سبب کثرت کا متخلخل ہونا خلط کا ہو کہ دوا کی حرکت سے اوس تخلخل کو پیدا کیا ہے اور
اس صورت مین کثرت زعمی ہے نہ حقیقی اور ہو سکتا ہے کہ اور اخلاط کا استحالہ ہوا ہو ساتھ
خلط معہود کے اور بسبب اوسکے کثرت حقیقی اوس خلط مین ظاہر ہوئی پس استحالہ دوا کا ساتھ خلط کا
نہین ہوتا ہی ساتھ اس امر کو کہ مقرر ہوا ہی کہ دوا ی مطلق خلط نہین ہوتی ہی اور ادویہ مسہلہ لامحالہ یا دوا
ہین یا دواے سمی قائم ہو اگر کوئی شخص جانب جالینوس سے کہے کہ اوسنے بھی یہی اعتراض کہ شیخ نے کیا ہے الخ

مشاکلت کے کیا ہے اور جواب بھی دیا ہے کہ علت جذب کی مشاکلت تام نہین ہے اسلیے کہ اگر
ایسا ہو تمایل سے میل کرنا وہ تشاکل کا لازم آوے اور یہ بدون انفعال میل کرنے والے کے
نہین ہوتا ہے اور حال یہ ہے کہ انفعال کوئی شے کا اپنی مثل سے ممنوع ہے بلکہ حصول جذب کا
اس طریق سے ہے کہ درمیان ذات جاذب اور ذات مجذوب کے ایک وجہ سے مشاکلت
اور دوسری وجہ سے مخالفت ہوتی ہے پس بسبب حیثیت مشاکلت کے جو غالب ہے جذب
کرتا ہے مغلوب کو اور وہ مغلوب بسبب حیثیت مباینت اور مخالفت کے کہ وہ بھی درمیان
دوا کے ثابت ہے منفعل ہوتا ہے غالب کے جذب سے پس نہ جذب کرنے لوہے سے لوہے کو
بیچ ہونے مشاکلت کے علت جذب کے اعتراض وارد نہین ہوتا ہے جواب اسکا جانب شیخ رئیس سے
ایسا کہتے ہین ہم کہ اس کلام سے بھی علت ہونا جذب کا مشاکلت سے متعلق ہے نہایت یہ ہے
کہ واسطے انجذاب کے انفعال مباینت کی بھی شرط ہوئی اور اوپر اس تقدیر کے لازم آتا ہے
کہ جس قدر جذب قوی زیادہ اور اکثر ہوتا ہے مشاکلت زیادہ اور تمام ہوتی ہے اگرچہ کسی وجہ سے
ہو اور حال یہ ہے کہ ادویہ قویۃ الاسہال اکثر سمی ہین اور اشیاے سمی لامحالہ شدید المباینت ہین
واسطے رطوبات بدنی کے اور ہرگز درمیان اوسکے اور رطوبات بدن کے مشاکلت نہین ہے
چنانچہ جالینوس نے خود اقرار کیا ہے کہ دواے سمی مستحیل بخلط نہین ہوتی ہے پس جذب کو
مشاکلت پر محصور کرنا صادق نہین آتا ہے آرے اگر کوئی جگہ جذب بہ مشاکلت سے ہے
ممنوع بھی نہین ہے اور حق یہ ہے کہ عقل انسانی بیچ دریافت کرنے حقیقت معانی کے
کہ جملہ خواص اشیا سے ہین سواے اقرار کرنے ہیچمدانی کے لیاقت نہین رکھتی ہے لہذا قرشی
کہتا ہے کہ قول حکما کا کہ جنسیت علت ضم کی ہے اور یہ کہ شے مثل اپنے سے منفعل نہین ہوتی
ہے مقدمات مشہورہ سے ہے لیکن واجب الصدق نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الامور نکتہ
بیچ علت نکلنے مواد کے بدن سے بعد پہونچنے کے اوپر جگر کے اور فرق بیچ عمل مسہل اور مقی کے
جاننا چاہیے کہ اوپر کہا گیا ہے کہ جرم دواے مسہل اور مقی کا جگر مین نہین جاتا بلکہ معدے مین
ٹھہرا رہتا ہے قوت اوسکی سب اعضا کو پہونچتی ہے مسالک عروق وغیرہ سے اور انجذاب
مواد کا اعضاے بعیدہ سے نہین ہوتا ہے مگر عروق سے اور جگر سے اور جب قوت دوا کی

جگر مین پہونچتی ہے اگر دوا اسہال ہے اور طرف امعا کے نازل ہوئی اور مادہ بہی جگر سے امعا کی طرف
گر کر وہان سے بسبب دفع طبیعت کے منخرج ہوتا ہے اسہال سے اور اگر دوا ابہی تک معدے مین پہونچی ہے
اور بہی طبیعت مادے کو جگر سے جانب امعا کے دفع کرتی ہے اور یہ جذب
دوا سے غلبہ کر سکے اور وجہ اسکی بیان ہوتی ہے اور کبہی دوا ئ مسہل کو معدے مین
ہوتی ہے مادے کو جگر سے طرف معدے کے کہینچتی ہے پس قے مین نکلتا ہے بسبب دفع طبیعت کے
وہ مواد اکثر یا طرف امعا دفع ہوتا ہے لیکن اگر دوا مقی ہو مادے کو جگر مین پہونچا کر طرف اپنے مقام کے
کہ معدہ ہے منجذب کرتی ہے اور جو معدے مین پہونچا طبیعت اوسکو قے سے دفع کرتی ہے اور
کبہی مادہ جگر مین پہونچکر طرف معدے کے جذب دوا ے مقی سے منجذب نہین ہوتا بلکہ بسبب دفع
طبیعت کے بہی جگر سے طرف امعا کے جاتا ہے اور کبہی معدے مین پہونچکر جانب امعا کے منحدر ہوتا ہے
وہ مواد قلیل اور رباب سے قے مین وجہ ہوجانی مقی کی کبہی مسہل اور کبہی ہو جانے مسہل کے مقی مشروحا
بیان ہوئی ہے بالجملہ فرق بیچ دوا ے مسہل اور مقی کے یہ ہے کہ ادویہ شدید الجذب معدے سے
امعا مین نہین جاتی ہین اور اونکے ٹہرنے کے معدے مین اور قوی ہونے جذب کے مادے کو کہ
جگر مین پہونچا ہے اپنی طرف اور قوت دافعہ جگر کی کہ مدفع اوسکا وہ ماساریقا مین کہ امعا سے
متصل ہین شدت جذب دوا سے طاقت نہین رکہتی ہے کہ اوسکو طرف امعا کے دفع کرے اور جو مادہ
معدے مین پہونچتا ہے قوت دافعہ معدے کی مواد موذی کو اقرب طریق سے کہ مری ہے نکالتی ہے
مگر یہ کہ کوئی مانع ہو پہونچ جاتی ہے بیچ دوا ے مقی مسہل بخلاف ادویہ مسہلہ کہ شدید الجذب نہین ہین لہذا
طرف امعا کے کہ جلد منحدر ہوتے ہین اور اگر بیچ معدے کے بہی ہون مادے کو جگر سے بسبب مقاومت
اوسکے دافعہ کے کہ وہ چاہتی ہے اوسکو امعا مین بہیجنا طرف اپنے نہین کہینچ سکتی ہے پس متحقق ہوا کہ
جو شدید الجذب ہے مقی ہوا اور غیر شدید الجذب مسہل اور فرق درمیان دونون کے یہی ہے الا لیس
اور جو دافعہ اعضا کی مفوض ہے واسطے نکالنے مواد کے اور نکالنا مادے کا ہر عضو سے طریق اقرب سے
مسہل ہے اور یہ طبیع کے دفع کرنا طبیعت کا فرق کرنے والا ہوا اور درمیان مقی اور مسہل کے ورنہ باعتبار
نفس جذب کے اور نہ تقاضا کرنا دوا خروج کو درمیان مسہل اور مقی کے فرق نہین ہے اسلیے کہ
نکالنا مواد مجذوبہ کا بسبب تقاضا ے طبیع کے مقرر ہوا ہے کما مر اور اگر کہین کہ ہم نہین مانتے ہین

نکلنا اخلاط منجذبہ کا بعد پہونچنے کے بیچ معدے اور امعا کے دفع طبیعت سے بلکہ یہ کہتے ہین
کہ جو مادہ نزدیک دوا کے جاذب کے پہونچتا ہے اوس سے ملکر تشبث ہوتا ہے اور دوا کی
شان سے یہ ہے کہ بعد فراغت عمل کے بدن سے نکل جاتی ہے اوس طریق سے کہ اقرب ہے
اور جو دوا نکلتی ہے مواد بہی کہ ساتھ اوسکے تشبث رکہتے ہین جیسے لوہے مین دیکھا گیا ہے
کہ ساتھ انتقال مقناطیس کے وہ بہی منتقل ہوتا ہے پس بیچ استفراغ کے حاجت ساتھ دفع طبیعت
کے لازم نہین آتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات صحیح نہین ہے دو وجہ سے ایک وہ کہ اگر ایسا ہوتا
ہر طرح نکلتا مواد کا قے اور اسہال مین بدون ہمراہی دوا کے نہین ہوتا اور حال ایسا نہین ہے
اسلیے کہ بارہا دیکھا گیا خصوصًا بیچ اسہال کے کہ دوا ے مسہل آخر اسہال تک ہرگز نہ نکلی
بعد نکلنے مواد کے ایک دو دست مین اکیلی بالکل نکل گئی اور یہ بات باطل کرتی ہے قیاس کو
دوسرا وہ کہ اگر نکلنا مواد کا بہ تبعیت مواد کے ہو لازم ہے کہ ہر دست مین تھوڑی دوا نکلے
اس سبب سے بیچ اوسکے عمل کے نقصان ہر دست مین زیادہ ہو اور مشہود ایسا نہین ہے
اور جو بطلان اس قول کا ثابت ہوا حاجت ساتھ دفع طبیعت کے بیچ نکالنے مواد مجذوبہ
کے متحقق ہوئی فافہم **فائدہ** بیچ بیان اس امر کے کہ بیچ تنقیہ کے حاجت اسہال کی کون
وقت لازم ہے اور کفایت کرنا اوپر فصد کے کون وقت واجب ہے اور جمع کرنا درمیان دونون
کے کون وقت مجوز ہے اور نزدیک جواز جمع کے مقدم کرنا کس کا ضرور ہے جاننا چاہیے
کہ امتلا محتاج کرنے والی استفراغ کی تین حال سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ باعتبار اوعیہ
کے یعنی مقدار اخلاط کے زیادہ ہو دوسرا باعتبار قوت کے یعنی زیادتی کیفیت
اخلاط کی ہو اور اطلاق امتلا کا اوپر غلبہ کیفیات کے مجاز ہے تیسرا باعتبار دونون کے
ہو اور اس بحث کو تین نوع مین ذکر کرتے ہین نوع پہلی بیچ امتلا باعتبار اوعیہ کے
وہ دو طرح ہے ایک وہ کہ امتلا سب اخلاط سے ہو دوسرا وہ کہ بعضے اخلاط سے ہو
اور یہ نوع امتلا کی دو صنف مین بیان ہوتی ہے صنف پہلی وہ کہ امتلا بیچ سب اخلاط کی ہو
اور یہ بہی دو طور ہے ایک وہ کہ نسبت طبیعی کہ درمیان اخلاط بدنی کی قبل امتلا کے حالت صحت مین
واقع ہو بعد زائد ہونے مقادیر کے بہی وہی نسبت باقی ہو مثلًا ہم فرض کرین کہ نسبت طبیعی اخلاط کی آپس مین وہ ہے

کہ خون تین حصہ بلغم سے زائد ہوا اور بلغم دونا صفرا کا اور صفرا ایک حصہ سودا کا پس یہ نسبت فرضی بعد امتلا
کے بھی اسی طرح پر محفوظ رہے درمیان اخلاط کے اور اس صورت مین واجب وہ ہے کہ فصد کرین اور
اوپر اسی فصد کے قصر کرین اور اسہال نہ کرین قصر کرنا اوپر فصد کے اس سبب سے ہے کہ اخلاط محفوظ
النسبت مین اور عروق مین شامل اور واقع ہونا فصد کا بیچ نکالنے سب خلطون کے علی السویہ کافی ہے
مگر یہ کہ فصد تنگ ہو اور اخلاط غلیظ بھی ہون کہ یہ ما نحن فیہ سے خارج ہے اور نہ مشغول ہونا اسہال
سے اسلیے ہے کہ اسہال مین نکالنا دم کا نہین ہوتا ہے پس اگر اوسی پر کفایت کرین اور اخلاط
نکلین گے اور خون اوسی طرح باقی رہیگا اور اگر بعد اسہال کے واسطے تنقیہ خون کے فصد کرین
تو خون مرکب الاخلاط ہے اور اخلاط بھی بالضرور نکلین گے اور بیچ تشبث طبعی کے لامحالہ اختلاف
پڑے گا بہ سبب کم ہونے مقدار اخلاط کے بہ نسبت خون کے اور یہ مطلوب نہین ہے اور
اگر بعد فصد کے کوئی خلط مین غلبہ ظاہر ہو تنقیہ اوسکا کیا چاہیے دوسرا وہ کہ بیچ نسبت طبیعی
مذکور کے فتور ہوا ہوا اور اس صورت مین نظر کرین کہ غالب زیادہ خون ہے یا خلط دوسرا اگر خون غالب
زیادہ ہے ہی فصد کرین اور اوسی فصد پر کفایت کرین اور وجہ اسکی گذر چکی ہے اور اگر غالب زیادہ دوسرا
خلط ہو چاہیے کہ جمع کرین بیچ فصد اور مسہل کے اور یہ امر کہ در صورت جمع کرنے کے ابتدا کس سے کیا چاہیے
تفصیل طلب ہے اور تفصیل اوسکی یون ہے کہ اگر حاجت بیچ اسہال کے ساتھ دواے قوی کے
ہے تقدم فصد سے کرین بشرطیکہ خلط مذکور شدید اللزوجت اور کثیر البرودت
نہو ورنہ اسہال کو مقدم رکھین اور یہ اسہال اسطرح چاہیے کہ جسقدر خلط
کہ اوپر نسبت طبعی اخلاط زائد کے ہے اوسی طرح نکلے نہ وہ کہ بدرجہ تعدیل کے
پہونچے اسلیے کہ اسہال خلط مذکور کا اوس درجے کہ تعدیل اوس مین ظاہر ہو جائز نہین ہے اسلیے کہ
نکلنا اوسکا دوسرے مرتبہ بیچ فصد کے کہ مستلزم نقصان مقدار معتدل کا ہے لامحالہ نقصان کرتا ہے
اسلیے کہ حصول صحت کا موقوف ہے اوپر باقی رہنے اعتدال کے اور اگر حاجت بیچ اسہال کے ساتھ
دواے قوی کے نہو بلکہ دواے نرم ضعیف کافی ہو تقدم اسہال سے کرین اور یہان بھی وہی
قانون مرعی رکھین کہ خلط غالب زیادہ اغلبیت سے نکلے اور اوپر نسبت طبیعیہ کے عود کرے
فقط نہ یہ کہ درجہ اعتدال کو پہونچے تو نزدیک فصد کے کہ وہ سب اخلاط کو نکالتی ہے اعتدال

سب اخلاط مین ظاہر ہووے بدون کم ہونے کوئی خلط کے اخلاط سے اور معلوم کرین کہ حاجت دوائی قوی
اور ضعیف کی باعتبار غلظت اور لطافت مواد کے ہے جس قدر کہ مادہ کثیف زیادہ ہے حاجت دوائی قوی
کی زیادہ ہے اور بالعکس اور وجہ تقدم فصد کی بیچ صورت دواے قوی کے وہ ہے کہ جس وقت
خون بیچ بدن کے زیادہ قدر معتدل سے ہوا در واسطے خلط غالب تر کے دواے قوی دیوین لامحالہ
خون حرکت مین آوے گا حرارت دواسے اور جو خون بہ سبب حرکت کے نذر نہین ہو سکتے کہ طرف
بعض مخالف کے گرے اور نفع دوسرا بیچ تقدم فصد کے اس حالت مین وہ ہے کہ ادویہ قویہ خصوصاً
مسہلہ اکثر سمی ہوتی ہین اور نزدیک کثرت غلبہ خلط کے استکثار مقدار کی لازم ہے اور نزدیک قلت غلبہ
کے قدر قلیل کافی ہے اور ظاہر ہے کہ جو تقدم فصد سے ہو ہر ایک خلط کم ہوتا ہے اور اس سبب سے
استکثار دوا کی حاجت نہین ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ دواے سمی جسقدر کمتر استعمال کرین بہتر ہے
اور شرط خالی ہونے خلط غالب تر کی لزوجت اور برودت کثیرہ سے بیچ تقدم فصد کو اس سبب سے
ہے کہ اگر باوجود لزوجت اور برودت خلط کے تقدم فصد سے کرین بسبب نکلنے خون کے کہ گرم ہے
برودت بیچ مزاج کے عارض ہوا اور اس سبب سے غلظت اور لزوجت خلط کی بڑھ جاوے
اور بھی جو خلط کی شان سے تشبث ساتھ اعضا کے ہے نکلنا اوسکا ہمراہ خون کے بہ نسبت اور
اخلاط کے بہت کم ہوگا اور بعد فصد کے بالضرور نسبت اوسکی ساتھ باقی اخلاط کے زیادہ اور بھی
ہوگی کہ پہلی تھی بسبب احالۂ مزاج کے اور اخلاط کے طرف طبیعت اپنی کے کہ کثرت کو لازم ہے
کثرت بہت اوس خلط مین ظاہر ہوگی اور طبیعت کما ینبغی تصرف اوسمین نہ کرسکے گی پس اس صورت مین
تقدم اسہال کا لازم ہے لہذا شیخ نے فرمایا ہے کہ اذا اوجبت الضرورۃ فصدا او استفراغا
بمثل الخربق و بالادویۃ القویۃ فیجب ان یبدأ بالفصد و کذلک اذا کانت الاخلاط البلغمیۃ مختلطۃ بالدم
و لکن اذا کانت الاخلاط لزجۃ باردۃ فربما زادہا الفصد غلظا و لزوجۃ فالواجب ان یبدا بالاسہال
لیکن وجہ تقدم اسہال کی اوس صورت مین کہ ساتھ دواے قوی کے حاجت نہو وہ ہے
کہ خلط محتاج دواے نرم کا اکثر ہی صفرا ہے اور اس حالت مین اگر تقدم فصد سے کرین صفرا
حرکت مین آوے اور بدن مین منتشر ہوگا اور آفات لاوے گا بہ سبب زائل ہونے اوسکے
تقادم کے کہ خون ہے اسلیے کہ خون توڑتا ہے تیزی صفرا کی بسبب اپنی رطوبت کے اسی سبب سے

اکثر آدمیون کو بعد فصد کے شورا در جرب اور حمی غب ظاہر ہوتے ہین بخلاف اوسکے کہ تقدیم اسہال
سے کرین کہ دوا سے ملین تحریک فاحش خون مین نہین لاتی ہے اور نکالن خلط غالب تر کا کہ پہلے
دفع اوسکا مطلوب ہے بدون اذیت کے کرتا ہے اور اگر کہین کہ جو نکالنا صفرا کا بعد فصد کے
ممکن ہے اسہال سے پس تقدیم فصد سے مضر نہین ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ فصل درمیان
دونون تنقیہ کے لازم ہے اور بعد حرکت صفرا کے خوف بعض امراض مہلکہ متوقع ہے پس اس صورت
مین کیا ضرور ہے کہ باوجود ان احتمالات کے آدمی کو کئی دن تک آفات مین مبتلا کیا جاوے
اور اوسکے حق مین خوشنما اک تجویز کیا جاوے صنف دوسری پہلی نوع سے وہ کہ امتلا بیچ
بعض اخلاط کے ہو اور یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ خون فقط غالب ہو اس حالت مین
بھی فصد اکیلی کافی ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے لیکن واجب ہے کہ خون اوسقدر لیوین کہ
اعتدال اوسمین ظاہر ہو اور ابھی تک کچھ مادہ اوسمین باقی رہا ہو کہ بند کرے اور وجہ اسکی
یہ ہے کہ دم مرکب الاخلاط ہے اور بیچ اوسکے نکلنے کے سبب اخلاط کا نکلنا لازم ہے پس
جسوقت کہ اخلاط اوپر مقادیر معتدلہ اپنے کے ہون اور خون اکیلا زائد ہو اگر نکالنا
خون کا اوس حد تک ہو کہ اعتدال اوس مین ظاہر ہو بالضرور نقصان ظاہر درجہ اعتدال
سے بیچ اور اخلاط کے پڑے گا اور یہی مطلوب اور منظور نہین ہے اور اگر کہین کہ جو زیادتی
اخلاط ناقصہ کی ممکن ہے نکالنا خون کا اس طرح کہ اعتدال کو پہونچے ممنوع تو جواب اسکا یہ ہے
کہ زیادتی کرنے والا اور اخلاط کا لامحالہ کم کرنے والا خون کا ہے اور جب خون بدرجہ اعتدال
پہونچ گیا ہو کم کرنا مضرترین اشیا ہے بخلاف اوسکے کہ ابھی کچھ زیادتی خون مین باقی ہو اور
واسطے زیادہ کرنے اخلاط کے کہ درجہ اعتدال مین تھے اور نکلنے خون سے نقصان اونمین
واقع ہوا توجہ کیا جاوے اوسی قدر خون کہ قدر معتدل سے زیادہ رہا ہے بسبب تکثیر اخلاط
کے نقصان پاوے گا اور برابری بیچ نسبت مطلوبہ کے حاصل ہوگی بدون تکلیف کے دوسرا وہ کہ خلط دوسرا
اخلاط ثلثہ سے غالب ہو اور یہ بھی دو طرح ہے پہلا وہ کہ باوجود غالب ہونے اوس خلط کے خون بھی غلبہ رکھتا ہو اس حالت مین
جمع درمیان فصد اور اسہال کو اور رعایت نہ پہونچانے ہر ایک کو ان مین سے بدرجہ اعتدال کو واجب ہے
وقت دو تنقیہ کے اعتدال درمیان انکے بدون مضرت کے ظاہر ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور

مستحب ہوتا تقدم انکا کس سے ہو ضوابط مسطوریہ سے مخفی نہین ہے دوسرا وہ کہ کوئی خلط اخلاط ثلاثہ سے اکیلا یا ساتھ دوسرے کے غالب ہوا و خون اوپر اعتدال کے ہو اور اس صورت مین تنقیہ خلط غالب کا کافی ہے اور فصد کی حاجت نہین ہے نوع دوسری بیچ امتلا باعتبار قوت کے یعنے کیفیت اخلاط کی زیادہ ہو یہ بہی دو طرح ہے ایک یہ کہ سوء مزاج محتاج کرنیوالا استفراغ کا قبیل حرارت سے ہو اوسوقت نظر کرین کہ خون ناقص ہے یا نہین اگر خون مین نقصان ہو اسہال پر کفایت کرین ورنہ فصد بہی جائز ہے اور اسہال بہی دوسرا وہ کہ سوء مزاج محتاج کرنیوالا استفراغ کا قبیل برودت سے ہو یہان اسہال کافی ہے اور فصد جائز نہین ہے اسلیے کہ فصد سردی کو زیادہ کرتی ہے نوع تیسری وہ کہ امتلا باعتبار اوعیہ اور قوت کے ہو معا حکم اسکا دو نوع سابق سے نکال سکتے ہین ساتھ لحاظ کرنے شرائط اور مراتب کے کہ مشروحا بیان ہوا ہے اور سبب اس امر کا کہ سوء مزاج ساذج کون وقت استفراغ کا محتاج کرتا ہے اور تنقیہ اوسکا صرف واسطے کم کرنے کیفیت کے ہے پس ساتھ تکثیر استفراغ کے حاجت نہین ہے بیچ اپنی بحث کے مضبوط ہوا ہے پس چاہیے کہ وہان دیکھا جاوے قسم تیسری دسوین فصل سے ثابت ہے بیچ بیان حقنہ کے جانئین کہ عمل احتقان کا افضل ترین معالجات کا ہے بیچ نقص فضول کے امعا سے اور واسطے تسکین اوجاع کلیہ اور مثانہ اور اورام ان اعضا کے اور واسطے قولنج کے اور جذب کرنے فضول کے اعضاے رئیسہ عالیہ سے مگر یہ کہ حقنہ حادہ مضعف جگر اور مورث حمی ہے جہانتک ممکن ہو مبادرت نہ کرین حقنہ حادہ سے اور واسطے دور کرنے اون فضلون کے کہ اور استفراغات سے باقی رہے ہون حقنہ خوب مددگار ہے اور اسی طرح سافہ قائم مقام حقنہ کا ہے آور جو بیچ فصل آٹھوین کے مقالہ چوتہے سے کہ بیچ علاج مرضیا کے ہے منافع حقنہ کے اور صورت محقنہ کی اور طریق اوسکے استعمال کا اور بیان مقادیر اور تراکیب کا اور سوا اسکے جو کچہ کہ اس سے متعلق ہے مشروحا مذکور ہوا تہا بیان مکرر نہین کیا گیا آور بہی جانئین کہ اوسی فصل مین معنی قطور اور نطول اور سکوب اور کماد اور طلا اور ضماد اور شموم اور لخلخہ اور نفوخ اور عطوس اور وجور اور سعوط اور سنون اور کحل اور ذرور اور برود اور تنجید اور تمریخ اور دہن اور تدہین اور شیافہ

اور فتیلہ اور آبزن اور باشویہ اور شداطراف اور حمول اور فرزجہ اور انکباب
کے ساتھ فوائد کثیرہ کے اور قواعد استعمال کے اور طریق جبر اور ربط اور کی کے مشروح
لکھے گئے تھے یہان بطریق تنبیہ اور تذکیر کے اشارہ کیا مین نے تو طالب کو آسانی ہووے
بیچ عذر قصر کرنے کے اوپر شرح کرنے کلیات قانونچہ کے اور نہ مشغول ہونے کے بیچ شرح
معالجات کے مشہور ارباب کمال کے ہو جیو کہ اس فقیر نے قبل اس سے ایک کتاب مبسوط
کہ نام اوسکا طب اکبر ہے اور اوپر اکثر مطالب شرح اسباب اور علامات کے اور کتب
معتبرہ کے بیچ معالجات کے تالیف کیا تہا اور چاہتا تہا کہ بیچ کلیات کے بہی کچہ لکہے اتفاقاً
ایک دوست ولی کہ مجہ سے قانونچہ پڑہتے تھے اس امر پر باعث ہوے کہ اسکی شرح
لکہا وے چنانچہ بعنایت سبحانی بیچ آخر سلطنت عالمگیر غازی غفر اللہ کے شروع اوسمین
ہوا اور بسبب اسکے کہ جانا اس عاجز کا دکن سے طرف شاہجہان آباد کے اور حدوث
حوادث زمانے کے کہ کوئی افراد انسانی اوس سے خالی نہین ہے خصوص فتور سرعت
تغیرات سلاطین جہانی سے توقف اور تاخیر اوسکے اتمام مین ہوا تہا اور بسبب ہجوم عوارض
کے بہی فرصت کم ہوتی تہی بہر حال اول جلوس پادشاہ دین پناہ وحید اوانی محمد فرخ سیر
بادشاہ عالمگیر ثانی ادام اللہ ابقاءہ واجری فی السنۃ العالمین وفی قلوب العارفین شہادۃ
دعا دہ اتمام کو پہونچایا اور باعتبار ذہن قاصر اپنے کے بیچ بسط کلام کے اور تنقیح مرام کے
تقصیر نہین کیا اغلب کہ منظور نظر علماے عظام اور حکماے کرام کے آوے وما توفیقی
الا باللہ اور درمیان لکہنے اس رسالہ کے اگرچہ اکثر کتب حاضر تہین لیکن اکثر قانون اور
شرح قرشی علیہ الرحمۃ والغفران سے مرقوم ہوتا تہا اگر کوئی جگہ کسی شخص کو کچہ تردد ہووے
وہان دیکہ لیوے اور احیاناً اگر کوئی خطا اس عاجز کی سمجہنے مین واقع ہوئی ہو بعد ظاہر ہونے خطا کے ظاہر کرنا
اوسکا اوپر اوس شخص کے کہ جو واقف ہوا ہو واجب اسلیے کہ غرض اس محنت سے صرف انتفاع عام ہے والسلام

خاتمۃ الطبع

حکیم مطلق اور شافی برحق کا شکر ہے کہ ان دنون نسخہ اکسیر القلوب ترجمہ مفرح القلوب مترجمہ مولوی
محمد نور کریم غفرلہ اللہ بلطفہ العمیم ماہ جولائی سنہ [illegible] ع مقام لکہنؤ مطبع منشی نولکشور مین طبع ہو کر بحلیۃ الجواہر [illegible]